لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ

اسوۂ حسنہ

مصنف

انوار اللہ طیبی

پی ایچ ڈی اسکالر کراچی یونیورسٹی پاکستان

خادم شعبہ تبلیغ و تربیت

آستانہ عالیہ حضرت کرمانوالہ شریف

کرمانوالہ بک شاپ

لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ

بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات گرامی
میں تمہارے لیے بہترین نمونہ ہے۔

صلی اللہ علی حبیبہ محمد وآلہ وسلم

اسوۂ حسنہ

انوار اللہ طیبی

پی ایچ ڈی اسکالر کراچی یونیورسٹی پاکستان

خادم شعبہ تبلیغ وتربیت

آستانہ عالیہ حضرت کرمانوالہ شریف

تبلیغی وتربیتی نصاب

آستانہ عالیہ
حضرت کرمانوالہ شریف

کرمانوالہ بک شاپ

Ph: 042 7249 515

marfat.com

Marfat.com

جملہ حقوق محفوظ

نام کتاب .... اُسوۂ حسنہ

مصنف .... انوار اللہ طبی

تصحیح و پروف ریڈنگ .... مفتی غلام یٰسین طبی

پروف ریڈنگ قرآنی آیات .... سید کامران حسین طبی

کمپوزنگ .... زوجہ انوار اللہ طبی

ٹائیٹل ڈیزائننگ .... سمیع اللہ برکت

ناشر .... کرمانوالہ بک شاپ

قیمت 350

ملنے کا پتہ

(1) دربار عالیہ آستانہ عالیہ حضرت کرمانوالہ شریف ضلع اوکاڑہ

فون نمبرز: 044-2513347 - 0321-2073884

(2) کرمانوالہ بک شاپ دکان نمبر 2 دربار مارکیٹ لاہور

042-7249515

سیف اللہ برکت

0307-4132690

marfat.com

Marfat.com

فہرست

نمبر شمار	نام باب	صفحہ نمبر
1	عرض ناشر	☆
2	تاثرات	☆
3	انتساب	☆
4	عرض مصنف	☆
5	اسوۂ حسنہ سے درس دینے کا طریقہ	☆
6	آسان دین پر عمل کریں	17
7	اخلاق اچھے کرلیں	43
8	اخلاص پیدا کریں	57
9	اعتدال سے کام لیں	71
10	انفاق فی سبیل اللہ کریں	83
11	تبلیغ دین ضرور کریں	117
12	تلاوت قرآن کریں	145
13	توبہ واستغفار کریں	167
14	جہاد فرمائیں	177
15	حج ادا کریں	205
16	حسد بالکل نہ کریں	225
17	خوف خدا دل میں ہو	233
18	درگذر کریں	251
19	دعا کریں	277
20	دنیاوی مال کی شدید محبت اور موت سے غفلت مناسب نہیں!	307

marfat.com

Marfat.com

337	ذکر الٰہی کریں	21
359	رسول اللہ ﷺ سے محبت کریں	22
473	روزہ رکھیں	23
489	روزمرہ زندگی اسوۂ حسنہ کے مطابق گزاریں	24
527	سچ بولیں	25
541	سوال نہ کریں	26
549	صبر اور شکر کریں	27
569	شرم وحیا اختیار فرمالیں	28
579	صلہ رحمی کریں	29
599	عدل وانصاف سے کام لیں	30
605	عجز وانکساری اختیار کریں	31
613	عقائد قرآن وسنت کے مطابق کرلیں	32
693	علم نافع حاصل کریں	33
711	غیبت اور دوسری بیاریوں سے زبان کو بچائیں	34
721	کسب حلال کریں	35
737	مسکرانا ترک نہ کریں	36
743	مہمان نوازی کریں	37
753	نماز قائم کریں	38
781	وعدہ پورا کریں	39
......	خطبات عیدین، جمعہ، نکاح	40
......	دعا	41

marfat.com

Marfat.com

عرض ناشر

بلا شک وشبہ یہ بات کہی جا سکتی ہے کہ ہمارے اسلاف نے دین کی تبلیغ وترویج محض زبانی کلامی نہیں کی بلکہ اس کے لئے باقاعدہ مدارس، مکاتب اور خانقاہیں قائم کیں جیسے سپین، غرناطہ، سسلی، تیونس، الجزائر اور ترکستان وغیرہ میں اگرچہ ان علاقوں کی آبادی مکمل طور پر مسلمان نہ تھی اور اسلامی دنیا میں بھی انہوں نے تبلیغ کو صرف خطاب تک محدود نہیں کیا بلکہ دینی علوم کو کتابی شکل میں مدون کر کے آنے والی نسلوں کی راہنمائی کا عظیم الشان فریضہ سرانجام دیا۔

ہمارے پیرو مرشد حضور قبلہ پیر سید میر طیب علی شاہ صاحب بخاری مدظلہ العالی ایک روشن ضمیر اور اسلام کا درد رکھنے والی شخصیت ہیں۔ آپ نے جب یہ مشاہدہ فرمایا کہ اہل اسلام کی زبوں حالی کی وجہ کیا ہے تو اپنے عقیدتمندوں اور عام مسلمانوں کو ان کی دینی اور دنیاوی اصلاح کے لئے حضور نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ کے مبارک طریقہ کے مطابق زندگی گزارنے کا حکم فرمایا اور اس کام کیلئے ایک تبلیغی نصاب کی تدوین کا حکم ارشاد فرمایا۔

اس عظیم الشان نصاب کی تالیف کرنے کے لئے مرشد خانہ سے جس علمی وادبی شخصیت کی ڈیوٹی لگائی گئی وہ پی۔ ایچ۔ ڈی اسکالر انوار اللہ طیبی خلیفہ مجاز آستانہ عالیہ حضرت کرماں والا شریف کی شخصیت ہے۔ مرشد کریم کے حکم سے آپ نے انتہائی جانفشانی سے ''اسوۂ حسنہ'' کے نام سے مطلوبہ تبلیغی نصاب تحریر فرمایا جس کی کمی ایک عرصہ

marfat.com

Marfat.com

سے محسوس کی جا رہی تھی۔ ہمیں امید ہے کہ یہ اہل اسلام کے لئے بہت مفید ثابت ہوگا۔ زندگی کو درست انداز میں گزارنے کے لئے نظام زندگی کا شاید ہی کوئی ایسا شعبہ ہوگا کہ اس کتاب میں فاضل مصنف نے اس کا ذکر نہ کیا ہو۔ شروع میں اس بات کی بھی وضاحت کر دی ہے کہ کس طرح ایک مبلغ یا معلم اس کتاب سے سامعین کو درس دے سکتا ہے۔

ادارہ کرماں والا بک شاپ اس کتاب کی اشاعت پر بجا طور پر فخر کا اظہار کرتا ہے کہ اسے یہ سعادت حاصل ہو رہی ہے۔ بلاشبہ یہ ہمارے مرشد کامل حضور قبلہ پیر سید میر طیب علی شاہ بخاری دامت برکاتہم القدسیہ کا فیضانِ نظر ہے اور ہمارے جداعلیٰ حضرت صوفی برکت علی نقشبندی مرحوم و مغفور نیز ہمارے والد گرامی پیر انعام اللہ طیبی خلیفہ مجاز آستانہ عالیہ حضرت کرماں والا شریف کی دعاؤں کا نتیجہ ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ صدقہ خیر الانام ﷺ ہمارے گناہوں کو معاف فرما کر ہم پر اپنی عنایات جاری رکھے اور ہمارے اس کام کو اپنی بارگاہ میں قبول و منظور فرمائے۔ (آمین)

محمد سمیع اللہ برکت طیبی
مہتمم ادارہ کرماں والا بک شاپ

marfat.com
Marfat.com

تاثرات

از

حضرت استاذ العلماء مفتی غلام یٰسین طیبی نقشبندی

انچارج دارالافتاء، دارلعلوم اشرف المدارس، اوکاڑہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ الحمد للہ العالمین والعاقبة للمتقین والصلوة والسلام علی سید الانبیاء والمرسلین علی اله واصحابه اجمعین۔

تحمید و تصلیه کے بعد یہ فقیر عرض گذار ہے کہ آستانہ عالیہ نقشبندیہ حضرت کرماں والا شریف کے موجودہ سجادہ نشین مرشدِ العصر، قطب وقت، ہادی راہ خدا، حضور صاحبزادہ پیر سید میر طیب علی شاہ بخاری دامت برکاتہم العالیہ نے الحمد اللہ سلسلہ عالیہ نقشبندیہ اور مذہب مہذب اہلسنت و جماعت کے لیے تقریباً تیرہ (13) سال سے جس قدر جانفسانی، محنت اور دل جمعی کے ساتھ کام کیا ہے وہ اپنی مثال آپ ہے اور یہ بات اہل نظر سے بھی پوشیدہ نہیں۔ آپ نے اپنی زندگی کا مقصد وحید صرف اور صرف فروغ عشق مصطفٰے ﷺ کو قرار دیا ہے جو کہ بارہا آپ کی زبان مبارک سے ہم نے سنا ہے اور یہی صحابہ کرام اور اہل بیت اور جمیع اولیاء اللہ کا مطمع نظر رہا ہے۔ آپ اس پر متفق علیہ حدیث پاک بھی سناتے ہیں کہ:

ترجمہ: تم میں (کامل) کوئی مومن نہیں ہوسکتا حتی کہ وہ سید دو عالم ﷺ کو اپنے باپ اور اولاد اور تمام لوگوں سے زیادہ محبوب نہ سمجھے۔

اسی بناء پر آپ سنن رسول اللہ ﷺ پر عمل کا سبق دیتے ہیں۔ الحمد اللہ یہاں صرف زبانی نہیں بلکہ عملی طور پر بھی تربیت ہوتی ہے بندہ ناچیز ایک مرتبہ لاہور کے سہ روزہ تربیتی پروگرام میں شریک ہو چکا ہے جہاں درس قرآن، درس حدیث، قرآن خوانی اور درس تصوف (جو کہ سراسر آپ ﷺ کا خلق عظیم ہے) نماز پنجگانہ باجماعت بلکہ درود پاک کی تسبیحات، معین وقت میں شب بیداری، تنظیم سازی، اطاعت شیخ، بڑوں کی تسلیم اور چھوٹوں پر شفقت، مخالفین کی طعن و تشنیع پر تسلیم ورضائے الٰہی اور عفو

marfat.com

Marfat.com

درگزراہم موضوع تھے۔آپ نے رات کو جب محفل ایک بجے کے بعد اختتام پذیر ہوئی تو فرمایا نوافل تہجد بھی ادا کرنے ہیں اور صبح نماز باجماعت بھی۔اگر میں خود نماز فجر کی جماعت میں شامل نہ ہوا تو آپ مجھ سے پوچھ سکتے ہیں۔سبحان اللہ پھر ان گناہگار آنکھوں نے دیکھا کہ آپ تکبیر اولی سے ہی نماز فجر میں شریک ہیں۔

آستانہ عالیہ سے وابستہ افراد کی تعداد لاکھوں میں ہے،آپ کے قلب میں مدت سے یہ آرزو تھی کہ وابستگان سلسلہ کے لیے (جنہیں بیلیوں کے نام سے یاد کیا جاتا ہے) ایک تبلیغی نصاب کی جامع کتاب ہو جس میں قرآن احادیث کی روشنی میں اوامر ونواہی اخلاق وعادات نبوی ﷺ اور اقوال وحکایات بزرگان دین بالخصوص سلسلہ نقشبندیہ کے دلنشین پیرایہ میں بیان کیے جائیں نیز وہ آداب شیخ ودیگر ضروریات سے مملو ہو۔اس معاملہ میں متعدد حضرات نے کاوشیں کیں لیکن عزیز مکرم فاضل محتشم مفتی انوار اللہ طیبی کا تحریر کردہ نصابی مواد مجھ ناقص کے خیال میں قابل قدر ہے۔جب میرے شیخ باباجی سرکار دام ظلکم علینا نے بھی اس کو شرف قبولیت کی سند سے نوازا ہے اور آپ کا پسندیدہ بھی ہے تو میں کون اور کسی لائق ہوں۔ہم سب جناب کے حلقہ بگوش ہیں،اپنا تو عقیدہ یہ ہے بلکہ ہر مرید کا یہی فیصلہ ہے۔

شنیدم کہ در روز امید و بیم بداں را بہ نیکاں بخشد کریم

خدایا بحق بنی فاطمہ کہ بر قول ایمان کنی خاتمہ

گر دعوتم ردکنی ور قبول من و دست و دامان آل رسول

علموا اولادکم محبة الرسول و محبة اهل بيته واصحابه و ازواجه وصلى الله على حبيبه محمد و آله و اصحابه اجمعين برحمتك يا ارحم الرحمين

کتبہ

یکے از خدام آستانہ عالیہ حضرت کرمانوالا شریف

لاشی غلام یاسین طیبی،اوکاڑہ

۷ رمضان المبارک ۱۴۲۷ھ بمطابق یکم اکتوبر ۲۰۰۶ء

marfat.com
Marfat.com

انتساب

فخر السادات، زینتِ سادات نورِ سادات مُرشد العصر شیخ المشائخ

واقفِ اسرارِ حقیقت غواص بحرِ معرفت عارفِ رموزِ شریعت

ہادیٔ راہِ طریقت باباجی

پیر سید میر طیّب علی شاہ بخاری دامت برکاتہم قدس سرہٗ

کے نام

جن کی نگاہ مُردہ دلوں کو جلا بخشتی ہے

marfat.com
Marfat.com

کی محمد ﷺ سے وفا تو نے تو ہم تیرے ہیں
یہ جہاں چیز ہے کیا لوح و قلم تیرے ہیں

marfat.com
Marfat.com

......عرض مصنف......

یوں تو گزشتہ کئی سالوں سے آستانہ عالیہ حضرت کرماں والا شریف کے مبلغین کے لئے ایک تبلیغی نصاب کی ضرورت محسوس کی جا رہی تھی لیکن تبلیغی سلسلے کے تیزی سے پھیلتے ہوئے ظاہری اور باطنی مربوط نظام نے گزشتہ چند مہینوں سے اس کمی کا شدت سے احساس دلایا۔ چنانچہ راقم کو مرشد گرامی نے تبلیغی نصاب کی تیاری کا حکم فرمایا۔ اگرچہ آستانہ عالیہ حضرت کرماں والا شریف کے خدام میں ایسے لوگوں کی کمی نہیں ہے جو اعلیٰ تعلیم یافتہ ہونے کے ساتھ ساتھ عقل و دانش میں راقم سے کہیں بڑھ کر ہیں لیکن تبلیغی نصاب لکھنے کی سعادت جو راقم کے حصے میں آئی تو یہ محض ان کا کرم ہے۔

اس تبلیغی نصاب کا نام بابا جی سید میر طیب علی شاہ بخاری (سجادہ نشین آستانہ عالیہ حضرت کرماں والا شریف) نے بیلیوں (یعنی برادران طریقت) کی مشاورت اور اتفاق رائے سے ''اسوۂ حسنہ'' تجویز فرمایا ہے۔ اسوۂ حسنہ کی ترکیب نبی کریم ﷺ کی ظاہری اتباع کے حوالے سے انتہائی جامع ہے۔

راقم نے اس کتاب میں عقائد، عبادات، معاملات اور اخلاقیات کے حوالے سے قرآن مجید اور نبی کریم ﷺ کی احادیث مبارکہ کے آسان فہم اردو ترجمہ کو پیش کرنے کی

marfat.com
Marfat.com

کوشش کی ہے، کہیں کہیں وضاحت کے لئے اسلاف اور بزرگان دین کے فرمودات اور واقعات کو بھی نقل کیا ہے۔

راقم نے اپنے تئیں پوری کوشش کی ہے کہ اردو عبارت میں مشکل الفاظ کم سے کم ہوں اسی لئے بعض جگہوں پر جہاں کہیں مشکل لفظ کا احساس ہوا وہاں بریکٹوں میں اس کی وضاحت کر دی ہے۔ پھر بھی قارئین اور سامعین سے درخواست ہے کہ جہاں کہیں بشری کمزوری کی وجہ سے اس طرح کی کوئی گنجائش باقی رہ گئی ہو، اس کی نشاندہی کر کے راقم کو خبردار کر دیں تاکہ آئندہ ایڈیشن میں اس کو درست کیا جا سکے۔

راقم نے احادیث نقل کرتے ہوئے حتی الامکان امہات کتب سے دیکھ کر لکھنے کا اہتمام کیا ہے اور جو کتابیں میسر نہ تھیں ان کو دیکھنے کے لئے انٹرنیٹ کی سہولت سے استفادہ کیا ہے۔ بعض محدثین نے امت مسلمہ پر احسان فرماتے ہوئے اپنی کتب میں ایک عنوان کے تحت مختلف محدثین سے مروی بہت سی احادیث کو جمع کیا ہے، راقم نے ان محدثین کی ثقاہت کا اعتبار کرتے ہوئے ان کی کتب سے بھی استفادہ کیا ہے لیکن جہاں ضرورت محسوس کی وہاں اصل کتابوں سے بھی ان احادیث کو دیکھ لیا ہے۔

عربی عبارات کا ترجمہ کرتے ہوئے بامحاورہ ترجمہ کیا ہے اور دوسرے مترجمین کے تراجم کو بھی پیش نظر رکھا ہے۔ بایں ہمہ راقم ایک عام انسان ہے جس سے خطا کا سرزد ہو جانا عین ممکن ہے۔ امام مزنی بیان کرتے ہیں کہ میں نے امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب ''الرسالۃ'' ان کے سامنے اسی (80) مرتبہ پڑھی اور ہر مرتبہ امام شافعی اس میں کسی خطا پر مطلع ہوئے۔ آخر کار امام شافعی نے فرمایا:

''اب تصحیح کو چھوڑ دو کیونکہ اللہ تعالیٰ اس بات سے انکار فرماتا ہے کہ اس کی کتاب کے سوا کوئی کتاب صحیح ہو'' (یعنی خطا سے پاک ہو)۔ ❁

اگرچہ حضرت استاذ الاساتذہ علامہ مفتی حافظ غلام یٰسین طیبی نے ''اسوۂ حسنہ''

marfat.com
Marfat.com

کی تصحیح کا کام بحسن وخوبی انجام دیا اور جامع مسجد حضرت کرماں والا شریف کے موجودہ امام حافظ قاری سید کامران حسین علیمی نے آیات قرآنی کی پروف ریڈنگ بہت ذمہ داری اور نہایت اچھے طریقے سے نبھائی بایں ہمہ اگر اس کتاب میں کہیں کوئی غلطی باقی رہ گئی ہو تو اسے راقم کی نادانستہ کوتاہی سمجھا جائے ، اللہ رسول (ﷺ) اس سے یقیناً بری ہیں اور ایسی کوئی چیز آستانہ عالیہ حضرت کرماں والا شریف کی تعلیمات کا حصہ نہیں جو شریعت مطہرہ کے خلاف ہو۔

''اسوۂ حسنہ'' کے ابواب کو حروف تہجی کے لحاظ سے ترتیب دیا گیا ہے تا کہ قارئین کو مطلوبہ عنوان کی تلاش میں آسانی رہے۔

''اسوۂ حسنہ'' نبی کریم ﷺ کی صرف ظاہری اتباع کے لئے ہے اور آپ کی باطنی اتباع کے لئے تو ایسے مرشد کامل کی ضرورت ہوتی ہے جو باطنی نعمت سے سرفراز ہو اور نبی کریم ﷺ کی باطنی اتباع میں مشغول ہو۔ ایسے مرشد کامل کی تلاش ہمہ وقت سچی طلب کے ساتھ جاری رکھنا چاہئے اور جب کوئی ایسا صاحب حال مل جائے تو فوراً اس کی غلامی اختیار کر کے اسے اپنی توجہ کا قبلہ بنا کر اپنا ظاہر و باطن اس کے سپرد کر دینا چاہئے۔ تزکیۂ باطن کے لئے کسی مرد کامل کی نگاہ میسر آ جانا بہت بڑی سعادت ہے کیونکہ حضور نبی کریم ﷺ کی کامل باطنی اتباع کامل تزکیۂ کے بغیر ممکن نہیں ہے۔

آخر میں راقم نبی کریم ﷺ کے وسیلے سے اللہ رب العالمین کے حضور دعا گو ہے کہ اے اللہ! اس کتاب ''اسوۂ حسنہ'' کو قبول فرما کر اسے اپنے بندوں کے لئے نافع بنا دے۔ اس کے بے اثر الفاظ میں روح پیدا فرما دے، اس کو پڑھنے اور سننے والوں کی اصلاح فرما دے، اس کے ذریعے اپنا ظاہر درست کرنے والوں کا باطن بھی درست فرما دے، اس کے وسیلے سے میری، میرے والدین کی اور تمام مسلمان مردوں، عورتوں کی مغفرت فرما دے، مجھے باطنی دولت سے سرفراز فرما اور اپنے شیخ طریقت کی ظاہری اور

marfat.com

Marfat.com

باطنی اطاعت واتباع کی توفیق بخش دے، مجھے ان کا روحانی قرب عطا فرما، ان کو مجھ سے اور مجھے ان سے مکمل طور پر راضی کر دے، میرے مرشد کامل کو اپنا وہ قرب خاص عطا فرما جو تو اپنے اخص الخواص بندوں میں سے بعض کو عطا فرماتا ہے، انہیں مخالفوں، حاسدوں اور دشمنوں کے شر سے محفوظ فرما، جس طرح وہ عالم اسلام کے لئے باطنا ہدایت کا مبدأ ہیں اسی طرح انہیں ظاہراً بھی تمام مسلمانوں کے لئے مبدأ ہدایت بنا دے، ان کی روحانی، جسمانی اولاد کا حال اور استقبال روشن کر دے، حضرت کرماں والا اسلامک یونیورسٹی کی جلد تکمیل فرما، آستانہ عالیہ حضرت کرماں والا شریف کے تمام فلاحی اور اصلاحی منصوبوں کو کامیابی سے ہمکنار فرما دے، حضرت کرماں والا شریف سے محبت کرنے والوں کے ایمان، جان، عزت وآبرو اور مال واولاد کو اپنے حفظ وامان میں رکھ اور آمین کہنے والوں کے حق میں بھی یہ دعا مقدر فرما دے۔ آمین بجاہ النبی الامین علیہ افضل الصلوٰۃ واطیب التسلیم۔

سراسر غفلت

انوار اللہ طیبی

marfat.com
Marfat.com

اسوۂ حسنہ سے درس دینے کا طریقہ

اسوۂ حسنہ سے درس دینے کے لئے درج ذیل باتوں کا خیال رکھیں:

☆ درس دینے کے لئے ایسی جگہ کا انتخاب کریں جہاں کچھ لوگ سننے کے لئے آمادہ ہوں۔ ایسی جگہ مسجد، مرکز محفل میلاد، گھر، چوک یا کوئی گراؤنڈ بھی ہو سکتا ہے۔

☆ عام طور پر کسی خاص وجہ کے بغیر دس منٹ سے زیادہ درس نہ دیں کہ لوگ اکتانے لگیں گے۔

☆ درس کا آغاز اس طرح کریں:

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْن. وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِيْن. وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْاَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِيْن. وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَاَهْلِبَيْتِهٖ اَجْمَعِيْن .

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم

اس کے بعد اس طرح مخاطب ہوں:

محترم سامعین کرام! یا یوں کہیں: حاضرین محترم! یا کہیں: میرے پیارے بھائیو! یا کہیں: میرے پیارے بیلیو! (جیسا ماحول ہو ویسے ہی مخاطب ہوں۔) اس کے بعد کہیں:

"اللہ تعالیٰ نے حضور نبی کریم ﷺ کو ہماری رہنمائی کے کامل نمونہ بنا کر بھیجا ہے۔ یقیناً ہماری دنیا کی کامیابی اور آخرت کی نجات صرف اس صورت ممکن ہے کہ ہم نبی کریم ﷺ کے اسوۂ حسنہ کے مطابق اپنی زندگیوں کو ڈھالیں۔ آج ہم اسوۂ حسنہ کے ایک انتہائی اہم پہلو پر چند منٹ گفتگو کریں گے۔ پہلے حضور نبی کریم ﷺ کی مقدس بارگاہ میں کم از کم ایک بار درود شریف کا نذرانہ پیش کر لیں۔"

☆ سب سے پہلے "رسول اللہ ﷺ سے محبت کریں" کے باب سے چند منٹ پڑھ کر سنائیں۔ اس کے بعد کہیں سے بھی چند منٹ پڑھ کر سنائیں۔

☆ جہاں ایک بار درس دیں وہاں مستقل مزاجی سے روزانہ درس دیتے رہیں۔

marfat.com
Marfat.com

☆ ٹھہر ٹھہر کر پڑھیں اور اگر عربی عبارت بھی پڑھنا چاہیں تو درس سے پہلے اچھی طرح اس کو دہرالیں یا صرف اردو ترجمہ ہی سنادیں۔

☆ درس کے اختتام پر سامعین کو آستانہ عالیہ حضرت کرماں والا شریف کے تبلیغی سلسلے سے آگاہ کرتے ہوئے قریبی مرکز تبلیغ پر ہونے والی ہفتہ وار یا ماہانہ تربیتی نشست کی ان الفاظ میں دعوت دیں:

''الحمد للہ آستانہ عالیہ حضرت کرماں والا شریف خانقاہی نظام کا ایک عظیم الشان تسلسل ہے جہاں سے شریعت و طریقت کا فیضان جاری ہے۔ شریعت و طریقت کی عملی تربیت کے لئے (1 ....) میں آستانہ عالیہ حضرت کرماں والا شریف کی طرف سے ''مرکز تبلیغ'' قائم کر دیا گیا ہے۔ اس ''مرکز تبلیغ'' پر ہر (2 ....) کو بعد نماز (3 ....) علم دین سیکھنے اور سکھانے کے لئے تربیتی نشست کا اہتمام کیا جاتا ہے۔ آپ سے بھی درخواست ہے کہ اپنی اہم مصروفیات سے کچھ وقت نکال کر شرکت فرمائیں ہوسکتا ہے اللہ رب العزت کو ہمارا یہی عمل پسند آجائے اور کل بروز قیامت ہماری نجات کا ذریعہ بن جائے۔''

☆ درس کے بعد خشوع وخضوع کے ساتھ مختصر دعا مانگیں۔

☆ دعا کے بعد تمام درس سننے والوں سے مصافحہ اور سلام کریں۔ ان کی خیریت دریافت کریں اور جہاں تک ہوسکے انہیں تربیتی نشست کی انفرادی دعوت بھی پیش کریں اور کوشش کریں کہ وعدہ کرنے والوں کو تربیتی نشست میں ساتھ لے کر جائیں۔

نوٹ: اوپر چھوڑی گئی خالی جگہوں کو درج ذیل نکات کے مطابق پر کرلیں۔
1۔ علاقے اور مرکز تبلیغ کی جگہ کا نام لکھیں۔ 2۔ ہفتہ یا اتوار یا جو دن بھی تربیتی نشست کے لئے مقرر کیا گیا ہو وہ لکھ لیں۔ 3۔ فجر یا ظہر یا عصر یا مغرب یا عشاء یا جو وقت مقرر ہو وہ لکھیں۔

marfat.com
Marfat.com

آسان دین پر عمل کریں

marfat.com
Marfat.com

فہرست

صفحہ نمبر	نام عنوان	نمبر شمار
21	اللہ تعالیٰ کتنا مہربان ہے!	1
22	اللہ اور اس کے رسول آسانی چاہتے ہیں	2
24	مسواک کو ہر نماز کے لئے واجب نہ فرمایا	3
26	نماز تراویح کو تین دن سے زیادہ باجماعت ادا نہ فرمایا	4
29	بچے کے رونے کی آواز سن کر نماز مختصر فرمادی	5
30	نماز مختصر پڑھانے کا حکم فرمایا	6
32	لمبی نمازیں پڑھانے والوں پر سختی فرمائی	7
33	حضور ﷺ خانہ کعبہ میں داخل ہو کر غمگین ہو گئے	8
35	وصال کے روزے رکھنے سے منع فرمادیا	9
36	نفس کا بھی تم پر حق ہے	10
37	صوفیاء عظام کا اسوۂ حسنہ پر عمل	11
39	ماضی قریب کے عظیم صوفی بزرگ	12
40	حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد	13
40	احکام نماز میں آسانی	14

marfat.com
Marfat.com

15	احکام زکوۃ میں آسانی	40
16	احکام حج میں آسانی	41
17	احکام نکاح میں آسانی	41
18	کھانے پینے کے احکام میں آسانی	41
19	پہننے کے احکام میں آسانی	41

marfat.com
Marfat.com

اَلْحَمْدُلِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْن. وَالْعَاقِبَۃُ لِلْمُتَّقِیْن. وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْاَنْبِیَاءِ وَالْمُرْسَلِیْن. وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَاَھْلِبَیْتِہٖ اَجْمَعِیْن.

اَمَّا بَعْدُ

فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ٥ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ٥
لَقَدْ کَانَ لَکُمْ فِیْ رَسُوْلِ اللّٰہِ اُسْوَۃٌ حَسَنَۃٌ لِمَنْ کَانَ یَرْجُوا اللّٰہَ وَالْیَوْمَ الْاٰخِرَ وَذَکَرَ اللّٰہَ کَثِیْرًا ٥

ترجمہ: بے شک رسول اللہ ﷺ (کی زندگی) میں تمہارے لئے بہترین نمونہ ہے۔ (یہ نمونہ) اس کے لئے ہے جو اللہ (سے ملنے) اور قیامت کے دن کی امید رکھتا ہو اور اللہ کو بہت یاد کرتا ہو۔

......اللہ تعالیٰ نے حضرت انسان کو اپنی ساری مخلوق سے افضل بنایا ہے۔ اسے اچھائی اور برائی کا فرق سمجھنے کے لئے عقل عطا فرمائی ہے۔ نفع اور نقصان، کامل اور ناقص، کھرا اور کھوٹا پرکھنے کی صلاحیت دی ہے۔ اسی لئے ہر کوئی اپنا فائدہ سوچتا ہے اور کسی بھی طرح کے نقصان سے بچنے کی پوری کوشش کرتا ہے۔ لیکن بعض اوقات برائی ایسے خوبصورت اور خوشنما لباس میں سامنے آتی ہے کہ انسانی عقل دھوکہ کھا جاتی ہے اور نقصان کو نفع اور کھوٹے کو کھرا سمجھنے لگتی ہے۔ اس کی مثال ایسے ہے جیسے ایک چھوٹا بچہ جب سردی لگنے سے بیمار ہو جاتا ہے اور بیماری کی حالت میں ٹھنڈی بوتل یا آئس کریم مانگتا ہے تو اس کے والدین جو اس سے سچی محبت کرتے ہیں اسے ایسی چیزوں سے روکتے ہیں کیونکہ بیماری کی حالت میں اس کے لئے یہ چیزیں نقصان دہ ہیں حالانکہ اُسے وہ چیزیں اچھی لگ رہی ہوتی ہیں۔ اسی طرح ہمیں اس دنیا میں کچھ چیزیں اچھی لگتی ہیں اور ہم سمجھتے ہیں کہ ان میں ہمارا فائدہ ہے جب کہ حقیقت میں وہ ہمارے لئے بہت نقصان دہ ہوتی ہیں۔ ہمارا خالق و مالک جو تمام جہانوں کو پالنے والا ہے ہمیں ان نقصان دہ چیزوں سے بچانا چاہتا ہے

marfat.com
Marfat.com

کیونکہ اس رحمٰن ورحیم کو ہم سے جو محبت ہے وہ والدین کی محبت سے کہیں بڑھ کر ہے۔
قرآن مجید میں ہے:

وَعَسٰی اَنْ تَكْرَهُوْا شَيْاً وَّهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ وَعَسٰی اَنْ تُحِبُّوْا شَيْاً وَّهُوَ شَرٌّ لَّكُمْ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ (البقرہ:۲۱۶)

ترجمہ: ہو سکتا ہے کہ کسی چیز کو تم برا سمجھو اور وہ تمہارے حق میں بہتر ہو اور ہو سکتا ہے کہ تم کسی چیز کو پسند کرو اور وہ تمہارے حق میں بری ہو اور اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔

اللہ تعالیٰ کتنا مہربان ہے!

صحیح بخاری میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی روایت موجود ہے۔ آپ فرماتے ہیں:

''حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں کچھ قیدی آئے ہوئے تھے ان قیدیوں میں ایک عورت گھبرائی گھبرائی پریشان سی پھر رہی تھی (شاید اس کا بچہ گم ہو گیا تھا) جب قیدیوں میں اسے کوئی بچہ دکھائی دیتا تو وہ اسے لپک کر اٹھا لیتی اور چھاتی سے لگا کر اسے دودھ پلانا شروع کر دیتی (اس کی یہ کیفیت دیکھتے ہوئے) حضور نے ارشاد فرمایا کیا تمہارے خیال میں یہ عورت اپنے بچے کو آگ میں ڈال سکتی ہے؟ ہم نے عرض کیا اللہ کی قسم وہ ہرگز ایسا نہیں کر سکتی تب آپ نے فرمایا جتنی یہ عورت اپنے بچے پر مہربان ہے اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر اس سے کہیں زیادہ مہربان ہے''۔

اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر کتنا مہربان ہے! صحیح بخاری اور صحیح مسلم کی ایک اور روایت ملاحظہ فرمائیے:

حضور نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ''اللہ کی سو رحمتیں ہیں اس میں سے ایک حصہ اس نے جنوں، انسانوں، جانوروں اور کیڑوں مکوڑوں کے لئے اتارا۔ یہ اس رحمت کے ایک حصے کا ہی اثر ہے کہ سب ایک دوسرے کے ساتھ نرمی سے پیش آتے ہیں اور ایک دوسروں

marfat.com
Marfat.com

پر مہربان ہوتے ہیں اور اسی کا اثر ہے کہ وحشی جانور بھی اپنے بچے پر نرمی کرتے ہیں۔ ننانوے رحمتیں اللہ تعالیٰ نے اپنے پاس رکھ چھوڑی ہیں۔ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ انہی رحمتوں کے ذریعے سے اپنے بندوں پر رحم فرمائے گا۔"

......خوب غور فرمایئے۔ وہ رحمٰن ورحیم جو تمام مہربانوں سے بڑھ کر مہربانی فرمانے والا ہے کب ہمارا نقصان چاہے گا وہ تو یہی چاہتا ہے کہ ہماری اِس دنیا کی زندگی بھی بہتر ہو جائے اور اِس دنیا سے چلے جانے کے بعد اُس دنیا کی زندگی بھی سنور جائے۔ اور ہم ہر طرح کے نقصان اور خسارے سے بچ جائیں۔ اس مقصد کے لئے اس نے ہمیں ایک ایسی کسوٹی عطا کی ہے جو حق و باطل، کامل و ناقص اور نفع و نقصان کو الگ الگ کرنے کی پوری صلاحیت رکھتی ہے۔ وہ کسوٹی ایک ایسا پیمانہ ہے جس کی پیمائش اور جانچ، پرکھ کے نتائج سو فیصد صحیح ہوتے ہیں۔ وہ کسوٹی ایک ایسا قاعدہ ہے جو انسانی زندگی کے ہر شعبے پر لاگو ہوتا ہے۔ حالات کیسے ہی ناساز کیوں نہ ہوں اور دور کیسا ہی پُرفتن کیوں نہ ہو، ہماری محدود عقل تو دنیا کی رنگینیوں میں کھو کر کوئی غلط فیصلہ کر سکتی ہے لیکن ایسا ممکن نہیں ہے کہ اس پیمانے کی عمدگی اور خوبی میں کوئی کمی آجائے یا اس قاعدے کے لاگو ہونے میں کوئی کجی پائی جائے۔

......وہ پیمانہ اور کسوٹی رسول اللہ ﷺ کا اسوۂ حسنہ ہے۔ اگر ہم اس دنیا میں بھرپور اور کامیاب زندگی گزارنا چاہتے ہیں تو اللہ رب العالمین نے اپنے کلامِ مجید میں آپ کے اسوۂ حسنہ کو ہی ایک معیار اور نمونہ قرار دیا ہے۔ ارشاد ہوتا ہے:

بے شک رسول اللہ ﷺ (کی پاکیزہ اور مبارک زندگی) میں تمہارے لئے (زندگی گزارنے کا) بہترین نمونہ (موجود) ہے۔

(سورۃ الاحزاب آیت نمبر 21)

اللہ اور اس کے رسول ﷺ آسانی چاہتے ہیں:

اللہ رب العالمین جو رحمٰن ورحیم ہے اور سب کریموں سے بڑھ کر کرم فرمانے

marfat.com
Marfat.com

والا ہے چاہتا ہے کہ میرے بندے تکلیفوں، تنگیوں اور مصیبتوں سے نکل کر راحتوں، آسانیوں اور کامیابیوں کی طرف آجائیں۔ آفتوں سے بچ جائیں اور رافتوں کو پالیں، شقاوتوں کو چھوڑ کر سعادتوں کو حاصل کر لیں۔ اس کا تذکرہ اپنے پاک کلام میں اس طرح فرماتا ہے:

''بے شک اللہ تعالیٰ تمہارے لئے آسانی چاہتا ہے اور تنگی نہیں چاہتا''

(سورۃ البقرہ آیت نمبر 185)

اس لئے جو بھی اس کی مخلوق کے ساتھ اچھا سلوک کرتا ہے اسے وہ پسند فرماتا ہے۔ جو اس کی مخلوق پر مہربانی کرتا ہے وہ ربِ کائنات اس پر مہربانی فرماتا ہے۔ حضور نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے:

''تم زمین والوں پر رحم کرو آسمان والا تم پر رحم فرمائے گا''

ایک اور جگہ ارشاد ہے:

''پوری مخلوق اللہ کا کنبہ ہے۔ اللہ تعالیٰ کو اپنی مخلوق میں سے وہ شخص زیادہ پسند ہے جو اس کے کنبے کے ساتھ اچھا ہے۔''

اللہ رب العالمین کی اس شانِ کریمی اور صفتِ رحیمی کا اظہار حضور نبی اکرم ﷺ کی ذات کے واسطے اور ذریعے سے ہی ہوتا ہے۔ اسی لئے خالقِ کائنات خود رب العالمین (تمام جہانوں کا پروردگار) ہے اور اپنے حبیب ﷺ کو رحمۃ للعالمین (تمام جہانوں کے لئے رحمت) بنایا ہے۔ انسانی خیر خواہی اور مخلوقِ خدا کی بھلائی اور آسانی چاہنے کا جو جذبہ آپ ﷺ کے قلب انور میں اللہ تعالیٰ نے پیدا فرمایا وہ بے مثال ہے۔ ذرا غور فرمایئے کہ آپ کو اللہ رب العالمین نے نبوت و رسالت کی عظیم روحانی قوت کے علاوہ بشری اور جسمانی طور پر جو بے پناہ طاقت عطا فرمائی تھی وہ چالیس جنتی مردوں کے برابر تھی۔ اور ایک جنتی مرد کو دنیا کے سو مردوں جتنی طاقت حاصل ہوگی۔ اس قدر قوت کے باوجود آپ ہمیشہ آسانی

marfat.com
Marfat.com

کو ترجیح دیتے۔ امام بخاری اور دوسرے محدثین نے لکھا ہے کہ:

''رسول اللہ ﷺ کو جب بھی دو کاموں کا اختیار دیا گیا آپ نے اس میں سے آسان کام کو پسند فرمالیا جب تک کہ وہ گناہ نہ ہو اور اگر وہ آسان کام گناہ ہوتا تو آپ تمام لوگوں سے زیادہ اس سے دور رہنے والے ہوتے۔''

(صحیح البخاری، کتاب الادب، باب قول النبی یَسِّرُوا ولا تُعَسِّرُوا)

مشکل کاموں کو چھوڑ کر سہولت اور آسانی اختیار کرنے کی وجہ دراصل یہ ہے کہ آپ کو ہم جیسے کمزوروں کا بہت زیادہ خیال ہے۔ بعض اوقات وہ کام جو آپ کو پسند ہوتے صرف اس وجہ سے چھوڑ دیتے کہ کہیں ان کاموں کو امت پر فرض نہ کر دیا جائے۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں:

''حضور نبی اکرم ﷺ ایک کام کو چھوڑ دیا کرتے تھے جب کہ آپ اس کام کے کرنے کو پسند بھی فرماتے تھے۔ صرف اس اندیشہ کی وجہ سے کہ لوگ اس پر سختی سے عمل کرنا شروع کر دیں گے اور اس طرح وہ ان پر فرض کر دیا جائے گا۔

(صحیح البخاری، کتاب التہجد، باب التحریض النبی علیٰ قیام اللیل)

مسواک کو ہر نماز کے لئے واجب قرار نہ دیا:

آپ ﷺ کا دہن مبارک اتنا پاکیزہ تھا کہ لب ہائے مبارک کھولتے تو سانس کی خوشبو فضاؤں کو معطر کر دیتی۔ خود سوچئے! جن کا لعاب دہن کھاری کنویں میٹھے کر دیتا ہو، دکھتی آنکھیں تندرست کر دیتا ہو، ہانڈی میں ڈالنے سے شوربے اور بوٹیوں کے چشمے بہا دیتا ہو، سانپ سے ڈسی ہوئی ایڑی پر لگ جائے تو تریاق کا کام دیتا ہو، نکلی ہوئی آنکھ کے ڈیلے پر لگ جائے تو نہ صرف تندرست کرتا ہو بلکہ بینائی میں بھی اضافہ کر دیتا ہو ان کے منہ کی طہارت و پاکیزگی اور صفائی کا کیا عالم ہوگا! اس قدر صفائی اور پاکیزگی کے باوجود آپ مسواک کا بہت زیادہ اہتمام فرماتے۔ سو کر اٹھتے تو مسواک کرتے، ہر وضو

marfat.com
Marfat.com

سے پہلے مسواک فرماتے یہاں تک کہ حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا گیا:

بِاَیِّ شَیْءٍ کَانَ یَبْدَأُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا دَخَلَ بَیْتَهٗ قَالَتْ بِالسِّوَاکِ

(صحیح مسلم، کتاب الطهارة، باب السواک)

ترجمہ: رسول اللہ ﷺ جب گھر تشریف لاتے تو پہلے کیا کام کرتے تھے؟ آپ نے فرمایا مسواک۔

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

میرے پاس جب بھی حضرت جبریل علیہ السلام آئے تو مجھے مسواک کرنے کو کہا مجھے اندیشہ ہوا کہ کہیں (زیادہ مسواک کرنے سے) اپنے منہ کے اگلے حصہ کو چھیل نہ ڈالوں۔ (مسند احمد)

آپ نے مسواک کی فضیلت بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

جس نماز کے لئے مسواک کی جائے وہ اس نماز پر ستر گنا زیادہ ہے جس پر مسواک نہ کی جائے۔

(بیہقی شعب الایمان)

آپ کو مسواک سے کتنی محبت تھی اس کا اندازہ لگانے کے لئے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی وہ روایت کافی ہے جسے امام بخاری نے کتاب الجمعہ اور کتاب المغازی میں نقل کیا ہے۔ ام المومنین رضی اللہ عنہا ارشاد فرماتی ہیں:

(حضور ﷺ کے وصال کے وقت) عبدالرحمن بن ابی بکر میرے پاس آئے۔ ان کے ہاتھ میں مسواک تھی اور رسول اللہ ﷺ مجھ پر ٹیک لگائے ہوئے تھے۔ میں نے دیکھا کہ حضور ﷺ عبدالرحمن کی طرف دیکھ رہے ہیں۔ میں نے سمجھ لیا کہ حضور مسواک کو پسند فرما رہے ہیں۔ میں نے عرض کیا۔ کیا آپ کے لئے مسواک لے لوں؟ آپ نے سر کے اشارے سے ہاں فرمایا تو میں نے (ان) سے مسواک لے لی (اور آپ کو دے دی) لیکن وہ

marfat.com
Marfat.com

آپ سے نرم نہ ہوئی۔ میں نے عرض کیا۔ میں آپ کے لئے اسے نرم کردوں؟ آپ نے سر کے اشارے سے ہاں فرمایا تو میں نے اس کو نرم کر دیا پھر حضور نے اسے اپنے مبارک منہ میں پھیرا۔ آپ کے سامنے ایک بڑا پیالہ تھا جس میں پانی تھا آپ اپنے ہاتھوں کو پانی میں ڈالتے پھر چہرۂ اقدس پر ملتے ہوئے فرماتے لاالہ الا اللہ بے شک موت کے لئے سختیاں ہیں پھر حضور ﷺ نے اپنے ہاتھوں کو اٹھایا اور فرمانے لگے:

"رفیقِ اعلیٰ (کی بارگاہ) میں"

یہاں تک کہ آپ کی روح جسم انور سے نکال لی گئی اور آپ کا ہاتھ ڈھلک گیا۔

...... بخاری شریف کی یہ روایت مسواک کی اہمیت کو روز روشن کی طرح واضح کر رہی ہے۔ اندازہ لگائیے کہ مسواک حضور نبی کریم ﷺ کو کتنی محبوب ہوگی! بیماری کی شدت ہے، وصال کا وقت قریب ہے اور مسواک طلب فرما رہے ہیں۔ ایسی محبوب چیز کو تو واقعی پوری امت کے لئے لازم قرار دینا چاہئے لیکن نگاہ نبوت دیکھ رہی ہے کہ اگر اسے لازم کر دیا گیا تو امت کے بہت سارے لوگ اس پر پورا نہ اتر سکیں گے اور گناہ گار ٹھہریں گے اسی لئے اس رؤوف ورحیم کی شان والے آقا نے اپنے غلاموں کی سہولت دیکھتے ہوئے اسے لازم قرار نہ دیا۔ خود ارشاد فرماتے ہیں:

"لَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلٰی اُمَّتِیْ. اولَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلَی النَّاسِ. لَاَمَرْتُهُمْ بِالسِّوَاکِ مَعَ کُلِّ صَلَاةٍ

(صحیح بخاری، کتاب الجمعہ، باب السواک یوم الجمعة)

ترجمہ: اگر مجھے اپنی امت کے مشقت میں پڑنے کا اندیشہ نہ ہوتا (یا آپ نے فرمایا اگر مجھے لوگوں کے مشقت میں پڑنے کا خدشہ نہ ہوتا) تو میں ضرور انہیں ہر نماز (یعنی وضو جیسا کہ دوسری احادیث میں اس کی وضاحت ہے) کے ساتھ مسواک کرنے کا حکم دے دیتا۔

نماز تراویح کو تین دن سے زیادہ باجماعت ادا نہ فرمایا

marfat.com

Marfat.com

رمضان المبارک میں نماز تراویح باجماعت ادا کرنا حضور نبی کریم ﷺ کی نورانی سنت ہے۔ احادیث میں ہے کہ آپ ﷺ نے تین راتوں تک مسلسل مسجد میں تشریف لا کر باجماعت نماز تراویح ادا فرمائی اور چوتھے روز تشریف نہ لائے تاکہ امت پر کہیں نماز تراویح فرض نہ کر دی جائے۔ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں:

رسول اللہ ﷺ آدھی رات کو تشریف لے گئے اور مسجد میں نماز ادا فرمائی۔ لوگوں نے بھی آپ کے پیچھے نماز پڑھنی شروع کر دی۔ صبح لوگوں نے آپس میں اس واقعہ کا تذکرہ کیا اور (حضور ﷺ کے پیچھے نماز پڑھنے کے شوق میں) پہلی بار سے زیادہ لوگ جمع ہو گئے دوسری رات رسول اللہ ﷺ تشریف لے گئے اور لوگوں نے آپ کی اقتداء میں نماز ادا کی، پھر لوگوں نے صبح اس واقعہ کا ایک دوسرے سے تذکرہ کیا تیسری رات مسجد میں بہت زیادہ لوگ جمع ہو گئے، رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور لوگوں نے آپ کی اقتداء میں نماز پڑھی اور چوتھی رات کو (حضور ﷺ کے پیچھے نماز پڑھنے کے شوق میں) اس قدر کثرت سے صحابہ جمع ہوئے کہ مسجد تنگ پڑ گئی اور رسول اللہ ﷺ ان کے پاس تشریف نہ لائے۔ لوگوں نے ''نماز! نماز!'' پکارنا شروع کر دیا (لیکن) آپ تشریف نہ لائے۔ حتی کہ صبح کی نماز کے وقت تشریف لائے۔ جب صبح کی نماز ہو گئی تو آپ لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے، کلمہ شہادت پڑھا اور اس کے بعد فرمایا:

فَاِنَّهُ لَمْ يَخْفَ عَلَيَّ شَانُكُمُ اللَّيْلَةَ وَلٰكِنِّيْ خَشِيْتُ اَنْ تُفْرَضَ عَلَيْكُمْ صَلٰوةُ اللَّيْلِ فَتَعْجِزُوْا عَنْهَا۔

ترجمہ: پچھلی رات تمہارا حال مجھ پر پوشیدہ نہ تھا لیکن مجھے یہ ڈر تھا کہ تم پر رات کی نماز (تراویح) فرض کر دی جائے گی اور تم اس کی ادائیگی سے عاجز آ جاؤ گے۔

(صحیح مسلم، کتاب صلوۃ المسافرین)

......غور کیجئے! صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو تو عبادت کا بے حد شوق تھا اسی لئے

marfat.com

Marfat.com

تو چوتھی رات مسجد نبوی علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام میں تل دھرنے کو جگہ نہ تھی۔ وہ تو چاہتے تھے کہ اپنے محبوب آقا ﷺ کے پیچھے زیادہ سے زیادہ نمازیں ادا کریں اور اسے وہ اپنے لئے بہت بڑی سعادت سمجھتے تھے۔ اگر نماز تراویح فرض ہو جاتی تو وہ اسے بصد شوق قبول کرتے لیکن اس رحمتوں والے آقا کی نظر کرم تو ہم جیسوں کی طرف تھی۔ آپ جانتے تھے کہ بعد میں آنے والے میرے کچھ امتی غفلت اور کمزوری کا شکار ہوں گے اور وہ اس فرض کو ادا نہ کر سکیں گے اس لئے آپ نے صرف ہماری خاطر صحابہ رضی اللہ عنھم کے شوق عبادت کو نظر انداز کر دیا اور بعض اوقات تو ایسے مواقع پر سختی اور ناراضگی کا اظہار بھی فرمایا۔ امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی صحیح میں حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کی روایت نقل کی ہے۔ آپ لکھتے ہیں:

”حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے کھجور کے پتوں یا چٹائی کا حجرہ بنایا پھر آپ اس میں نماز پڑھنے کے لئے تشریف لائے۔ صحابہ رضی اللہ عنھم نے بھی آکر آپ کے پیچھے نماز پڑھنا شروع کر دی۔ حضرت زید کہتے ہیں کہ ایک دن بہت سے صحابہ آگئے اور رسول اللہ ﷺ نے تشریف لانے میں دیر کر دی۔ حضرت زید بن ثابت کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ تشریف نہیں لائے، صحابہ باآواز بلند باتیں کرنے لگے اور (حضور ﷺ کے پیچھے نماز پڑھنے کی لذت حاصل کرنے اور شوق عبادت سے بے خود ہو کر) دروازے پر کنکریاں پھینکنا شروع کر دیں۔ (تب) رسول اللہ ﷺ ناراضگی اور جلال کی حالت میں تشریف لائے اور فرمایا:

مَازَالَ بِكُمْ صَنِيعُكُمْ حَتّٰى ظَنَنْتُ اَنَّهُ سَيُكْتَبُ عَلَيْكُمْ فَعَلَيْكُمْ بِالصَّلٰوةِ فِيْ بُيُوْتِكُمْ فَاِنَّ خَيْرَ صَلٰوةِ الْمَرْءِ فِيْ بَيْتِهٖ اِلَّا الصَّلٰوةَ الْمَكْتُوْبَةَ.

ترجمہ: (اگر) تم ایسا ہی کرتے رہے تو میرا گمان ہے کہ یہ نماز تم پر فرض کر دی جائے گی۔ تم اپنے گھروں میں نماز پڑھا کرو کیونکہ فرائض کے بعد کسی شخص کی بہترین نماز وہ ہے جس

marfat.com
Marfat.com

کو وہ گھر میں ادا کرے۔

(صحیح مسلم، کتاب صلوٰۃ المسافرین، باب استحباب صلوٰۃ النافلۃ فی بیتہ)

بچے کے رونے کی آواز سنتے اور نماز مختصر کر دیتے:

نماز کو اسلامی عبادات میں بنیادی اہمیت حاصل ہے۔ اللہ رب العالمین نے قرآن مجید میں سینکڑوں بار نماز قائم کرنے کا حکم فرمایا ہے۔ حضور نبی کریم ﷺ نے نماز کو دین کا ستون، مؤمن کی معراج، ایمان کی علامت، جان کی راحت اور اپنی آنکھوں کی ٹھنڈک قرار دیا ہے۔ آپ فرائض کے علاوہ اتنی کثرت سے نماز ادا فرماتے کہ زیادہ دیر کھڑے رہنے سے آپ کے پاؤں مبارک سُوج جاتے۔ جب آپ سے عرض کیا جاتا کہ آپ تو بخشے ہوئے ہیں پھر اتنی مشقت کیوں اٹھاتے ہیں تو آپ فرماتے:

''کیا میں اپنے رب کا شکر گزار بندہ نہ بنوں؟''

(صحیح بخاری، کتاب الرقاق، باب الصبر عن محارم اللہ)

محدثین نے لکھا ہے کہ آپ سفر سے واپس تشریف لاتے تو سب سے پہلے مسجد میں جاتے اور نماز ادا فرماتے۔

(صحیح البخاری، کتاب الجهاد والسیر، باب الصلوٰۃ اذا قدم من سفر)

کفار کے طعنوں اور مسلسل ظلم وستم سے جب آپ کی طبیعت غمزدہ اور پُر ملال ہوتی تو نماز ادا فرماتے۔

......حضور نبی کریم ﷺ کے نزدیک نماز کی جو اہمیت تھی اور آپ کو نماز سے جو محبت اور قلبی وابستگی تھی وہ آپ نے ملاحظہ فرمائی۔ اب اندازہ لگایئے کہ آپ کو انسانوں اور اپنے غلاموں سے کتنی محبت ہے اور آپ ان کی سہولت کا کتنا خیال رکھتے ہیں۔

......آنکھیں بند کر کے ذرا تصور کیجئے سرکارِ کائنات جب بنفسِ نفیس امامت کے مصلے پر کھڑے ہو کر جماعت کرواتے ہوں گے اور صحابہ رضی اللہ عنہم اخلاص کا پیکر بن

marfat.com
Marfat.com

کر پیچھے کھڑے ہوتے ہوں گے اس وقت کیا منظر ہوتا ہوگا۔ جب رسالت کی زبان سے تلاوت ہوتی ہوگی تو کائنات کی گردش تھم جاتی ہوگی۔ ہوائیں اور فضائیں بھی ساکت ہوجاتی ہوں گی۔ سننے والے سب کچھ بھول کر تلاوت میں گم ہوجاتے ہوں گے۔ گھربار کا ہوش کسے رہتا ہوگا؟ اس وقت بچوں کا خیال کسے آتا ہوگا؟ یہ سب باتیں اپنی جگہ درست ہیں لیکن حضرت رحمۃ للعالمین ﷺ کی شفقتوں اور مہربانیوں کو کون ہے جو شمار کر سکے؟۔ عین نماز کی حالت میں مخلوقِ خدا کی آسانی اور سہولت کی آپ کو اتنی فکر ہوتی کہ نماز کے دوران اگر کسی بچے کے رونے کی آواز سن لیتے تو نماز کو جلدی ختم کر دیتے اس وجہ سے کہ بچے کا رونا کہیں اس کی ماں کو بے چین نہ کردے۔ آپ خود ارشاد فرماتے ہیں:

اِنِّیْ لَاَدْخُلُ فِی الصَّلٰوۃِ اُرِیْدُ اِطَالَتَھَا فَاَسْمَعُ بُکَاءَ الصَّبِیِّ فَاُخَفِّفُ مِنْ شِدَّۃِ وَجْدِ اُمِّہٖ بِہٖ

ترجمہ: ''میں نماز پڑھانا شروع کرتا ہوں اور ارادہ کرتا ہوں کہ اسے لمبا کروں، پھر کسی بچے کے رونے کی آواز آتی ہے تو اس خیال سے نماز کو مختصر کر دیتا ہوں کہ اس کی ماں کو اس کے رونے کی وجہ سے سخت تکلیف ہو رہی ہوگی۔''

(صحیح مسلم کتاب الصلوٰۃ، باب امر الائمۃ بتخفیف الصلوٰۃ فی تمام)

مختصر نماز پڑھانے کا حکم دیا گیا:

نماز با جماعت کی فضیلت بیان کرتے ہوئے رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''با جماعت نماز ادا کرنا اکیلے نماز پڑھنے سے ستائیس گنا زیادہ افضل ہے''۔

(صحیح البخاری، کتاب الاذان، باب فضل صلاۃ الجماعۃ)

وہ حدیث شریف جسے امام ابوداؤد اور امام نسائی نے حضرت عبداللہ ابن ام مکتوم سے روایت کیا ہے نماز با جماعت کی اہمیت کو خوب ظاہر کرتی ہے۔

حضرت عبداللہ ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ نے رسول کریم ﷺ سے عرض کیا:

marfat.com

Marfat.com

یا رسول اللہ ﷺ! مدینہ میں سانپ، بچھو بکثرت ہیں اور میں نابینا ہوں۔ کیا میرے لئے جماعت چھوڑنے کی رخصت ہے؟

آپ نے ارشاد فرمایا:

کیا تم حی علی الصلوٰۃ، حی علی الفلاح کی آواز سنتے ہو؟

انہوں نے عرض کیا جی ہاں۔ آپ نے فرمایا:

''تو پھر تمہیں مسجد میں آ کر جماعت میں ہی شامل ہونا چاہئے''۔

بلاعذر جماعت چھوڑنے والوں سے رسول اللہ ﷺ نے شدید ناراضگی کا اظہار فرمایا۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ روایت کرتے ہیں:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے میں نے ارادہ کیا کہ کچھ لوگوں کو لکڑیاں جمع کرنے کا حکم دوں، پھر نماز کے لئے اذان کہنے کا حکم دوں، پھر کسی کو حکم دوں کہ وہ امامت کرے اس کے بعد انہیں چھوڑ کر ان لوگوں کی طرف جاؤں جو جماعت میں حاضر نہیں اور ان کے گھروں کو جلا ڈالوں۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے اگر ان لوگوں کو معلوم ہو جاتا کہ (مسجد میں باجماعت نماز پڑھنے سے) گوشت ملے گا تو ضرور عشاء میں شامل ہوتے۔

(کتاب الآذان، باب وجوب صلاۃ الجماعۃ)

......آپ نے دیکھا کہ حضور نبی کریم ﷺ رحمۃ للعالمین ہو کر جماعت میں شامل نہ ہونے والوں کے گھروں کو جلانے کا ارادہ فرما رہے ہیں۔ یہ حدیث اس بات کو واضح کرتی ہے کہ جماعت میں شامل نہ ہونے والے بہت بڑے نقصان میں ہیں۔ نماز باجماعت کے روحانی وجسمانی، ظاہری وباطنی اور دینی ودنیوی بے شمار فائدے ہیں۔ سرکار دو عالم ﷺ رؤف ورحیم ہو کر کب چاہیں گے کہ ان کے غلام ان فوائد سے محروم رہ جائیں۔ اسی لئے تو آپ

marfat.com
Marfat.com

نے باجماعت نماز کی اتنی سختی سے تاکید فرمائی ہے۔ بہرحال اس قدر تاکید کے باوجود آپ نے ہم جیسوں کی سہولت کا پورا خیال رکھا ہے اور نماز پڑھانے والے آئمہ کرام کو خاص تاکید فرمائی ہے کہ بہت زیادہ لمبی لمبی نمازیں نہ پڑھائیں کیونکہ ہوسکتا ہے پیچھے نماز پڑھنے والوں میں کوئی بیمار، کمزور یا کوئی ضروری کام والا ہو اور اسے لمبی نماز پڑھنے میں مشکل ہو جائے۔ امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا "جب تم میں سے کوئی نماز پڑھائے تو مختصر نماز پڑھائے کیونکہ پیچھے نماز پڑھنے والوں میں بچے، بوڑھے، کمزور اور بیمار (ہر طرح کے) لوگ ہوتے ہیں (لیکن) جب تنہا نماز پڑھے تو جتنی (لمبی) نماز پڑھنا چاہے پڑھے۔

(صحیح مسلم، کتاب الصلوٰۃ، باب أمر الائمة بتخفيف الصلوٰۃ)

لمبی نمازیں پڑھانے والوں پر سختی:

محنت کشوں اور حاجت مندوں پر خصوصی شفقت فرماتے ہوئے اور ان کی آسانی چاہتے ہوئے بعض اوقات آپ نے لمبی نمازیں پڑھانے والے اماموں پر سختی بھی فرمائی۔ اس حوالے سے یہاں حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کا وہ واقعہ ایمان کی تازگی کا باعث ہو گا جسے محدثین نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

حضرت معاذ رضی اللہ عنہ حضور نبی اکرم ﷺ کے پیچھے نماز پڑھتے اور پھر ہمارے پاس آتے اور ہمیں نماز پڑھاتے۔ ایک بار حضور نے عشاء کی نماز میں تاخیر فرمائی۔ حضرت معاذ نے آپ کے ساتھ نماز ادا کی اور پھر اپنے قبیلے میں آئے اور انہیں نماز پڑھانے لگے۔ آپ نے جب سورۃ البقرہ شروع کی تو ایک شخص نے (سارا دن کی تھکان، اتنی رات گئے اور اتنی لمبی سورت شروع کرنے پر بہت زیادہ بوجھ محسوس کرتے

marfat.com
Marfat.com

ہوئے) نماز کی نیت توڑی اور الگ ہو کر اکیلے نماز پڑھ لی۔ لوگوں نے (ناراضگی کا اظہار کرتے ہوئے) کہا کیا تم منافق ہو گئے ہو؟۔ اس نے کہا میں منافق نہیں ہوا ہوں۔ میں اس معاملے کو رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پیش کروں گا۔ پھر وہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا یا رسول اللہ ﷺ! معاذ آپ کے ساتھ نماز پڑھتے ہیں پھر واپس آ کر ہمیں نماز پڑھاتے ہیں۔ یا رسول اللہ ﷺ! ہم اونٹوں سے کھیتی باڑی کرنے والے اور محنت مشقت کرنے والے لوگ ہیں۔ یہ معاذ آتے ہیں اور نماز میں سورۃ بقرہ جیسی لمبی لمبی سورتیں پڑھنا شروع کر دیتے ہیں۔ آپ نے (سختی سے سمجھاتے ہوئے اور ناراضگی کا اظہار کرتے ہوئے) تین مرتبہ فرمایا اے معاذ! کیا تم دین میں فتنہ کھڑا کرنا چاہتے ہو؟ جب لوگوں کو نماز پڑھایا کرو تو سَبِّحِ اسْمَ رَبِّکَ الْاَعْلیٰ۔ وَالشَّمْسِ وَضُحٰهَا اور وَالَّیْلِ اِذَا یَغْشٰی جیسی چھوٹی سورتیں پڑھا کرو کیونکہ تمہارے پیچھے نماز پڑھنے والوں میں بوڑھے کمزور اور ضروری کام والے لوگ بھی ہوتے ہیں۔

(صحیح البخاری ،،باب من شکا امامہ اذا طول، سنن ابی داؤد،،باب تخفیف الصلوٰۃ. سنن نسائی ،باب اختلاف نیۃ الامام والمأموم)

حضور ﷺ خانہ کعبہ میں داخل ہو کر غم زدہ ہو گئے

دنیا میں آج تک ایسا کوئی قانون بنانے والا نہیں گزرا جسے لوگوں کے آرام کا اتنا خیال ہو جتنا اللہ کے اس آخری اور محبوب رسول ﷺ کو ہے۔ ان کا بنایا ہوا قانون دو چار سال کے لئے نہیں بلکہ قیامت تک کے لئے ہے، جو ہر زمانے کے تقاضوں پر پورا اتر رہا ہے اور جس کی اہمیت اور افادیت صدیاں گزرنے کے بعد بھی کم نہیں ہوئی۔ حق تو یہ ہے کہ ایسا سو فیصد درست قانون وہی ہستی بنا سکتی ہے جس کا تعلق براہ راست اس کائنات کے پیدا کرنے والے سے ہو اور جو معمولی سے معمولی حکم کو ہر زاویے سے اس طرح مکمل کر دے کہ اگر زمانے اور علاقے کے بدلنے سے لوگوں کے مزاج اور ماحول تبدیل ہو جائیں تو پھر بھی اس کے حکم میں تبدیلی کی بالکل ضرورت نہ پڑے۔ یقیناً وہ ہستی

marfat.com
Marfat.com

رسول اللہ ﷺ کی ذات گرامی ہے۔اس لئے کہ آپ سینکڑوں سال بعد آنے والی مشکل کو دیکھتے ہیں اوراس مشکل کوحل فرمانے کے لئے پہلے سے ہی وضاحت کردیتے ہیں ۔ذرا توجہ فرمایئے!

رسول اللہ ﷺ نے سات ہجری میں عمرہ ادا فرمایا تھا۔اس وقت کفر کا غلبہ تھااور خانہ کعبہ بتوں سے بھرا ہوا تھا شاید اسی لئے آپ خانہ کعبہ میں داخل نہ ہوئے ۔اس کا ذکر صحیح بخاری، کتاب الحج میں موجود ہے ۔دس ہجری میں آپ نے حجۃ الوداع فرمایا تو خانہ کعبہ بتوں کی نجاست سے مکمل طور پر پاک ہو چکا تھا۔آپ چاہتے تھے کہ خانہ کعبہ جو عبادت الٰہی کا سب سے پہلا مرکز ہے اس کے اندر داخل ہوں ۔آپ اس کے اندر تشریف لے گئے ۔حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنھا بیان فرماتی ہیں:

نبی کریم ﷺ میرے پاس سے تشریف لے گئے تو بہت خوش اور مسرور تھے ۔پھر جب واپس آئے تو پریشان تھے ۔میں نے (پریشانی کا سبب) پوچھا تو فرمایا میں خانہ کعبہ میں داخل ہوااور میں نے دل میں سوچا کہ نہ داخل ہوتا تو اچھا تھا(کیونکہ) مجھے ڈر ہے کہ میرے بعد میری امت مشقت میں نہ پڑ جائے ۔امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

(جامع ترمذی،ابواب الحج،باب ما جاء فی دخول الکعبۃ)

......کروڑوں بار قربان اس رؤوف ورحیم ذات پر جوامت کی سہولت کی خاطر بعض نیک اور پسندیدہ کاموں کوبھی چھوڑ دیتے ہیں۔خانہ کعبہ اللہ کا گھر ہے اورظاہر ہے کہ اللہ کے گھر میں داخل ہونا ایک مستحب اور نیک کام ہے۔آپ خانہ کعبہ میں داخل ہوئے تو خانہ کعبہ میں داخل ہونا پوری امت کے لئے نیکی اورثواب کا کام بن گیا۔
پھر آپ کوامت کی کثرت کا خیال آیا ہوگا۔۔۔۔اتنے زیادہ لوگ کیسے خانہ کعبہ میں داخل ہوسکیں گے!۔۔۔۔جب کہ امت کو آپ کی پیروی کا حکم بھی دیا گیا

marfat.com
Marfat.com

ہے!۔۔۔کہیں ایسا نہ ہو کہ خانہ کعبہ میں داخل ہونا ارکانِ حج یا واجباتِ حج میں شامل کر دیا جائے۔۔۔کہیں ایسا نہ ہو کہ میری امت مشقت میں پڑ جائے!

یہ باتیں سوچ کر آپ پریشان ہو گئے ہوں گے اسی لئے ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے فرمایا کہ میں نے سوچا اگر خانہ کعبہ میں داخل نہ ہوتا تو اچھا تھا۔ایسے کریم اور مہربان نبی پر بے شمار درود و سلام ہوں جنہیں اپنی امت کی سہولت کا اتنا خیال ہے۔

وصال کے روزے رکھنے سے منع فرمادیا:

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم وہ قدسی صفات لوگ ہیں جن کے باطن آپ ﷺ کی صحبت کے اثر سے نفسانی خواہشات سے بالکل پاک ہو چکے تھے اور جن کے ظاہر آپ کی اتباع اور پیروی کے نور سے روشن ہو چکے تھے۔انہیں آپ کی ہر ہر سنت پر عمل کرنے کا بے حد شوق تھا۔آپ کی اتباع میں انہیں جو کیف و سرور حاصل ہوتا اور جو ناقابل بیان لذت ملتی اسے حاصل کرنے کے لئے وہ دنیاوی آرام و سکون قربان کرنے کو ہر وقت تیار رہتے تھے۔حضور نبی کریم ﷺ وصال کے روزے رکھا کرتے تھے (یعنی وہ روزے جن میں افطار نہیں ہوتا تھا اور بغیر کھائے پیئے، پے در پے روزے رکھنا ہوتے تھے)۔صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے جب آپ کی اس ادا کو دیکھا تو انہوں نے بھی اپنے محبوب آقا کی اداؤں کو اپنانے کے شوق میں وصال کے روزے رکھنا شروع کر دیئے۔حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہ فرماتی ہیں رسول اللہ ﷺ نے (صحابہ کی طبیعتوں میں کمزوری دیکھی تو) مہربانی فرماتے ہوئے انہیں وصال کے روزے رکھنے سے منع کر دیا انہوں نے (ادب سے) عرض کیا:

اِنَّکَ تُوَاصِلُ قَالَ اِنِّی لَسْتُ کَهَیْئَتِکُمْ اِنِّی یُطْعِمُنِی رَبِّی وَ یَسْقِیْنِی

(صحیح البخاری، کتاب الصوم، باب الوصال ومن قال لیس فی اللیل صیام)

marfat.com

Marfat.com

ترجمہ: یا رسول اللہ ﷺ آپ بھی تو وصال کے روزے رکھا کرتے ہیں۔آپ نے ارشاد فرمایا میں تمہاری طرح نہیں ہوں (یعنی مجھے اپنے اوپر قیاس نہ کرو۔ کچھ کام ایسے ہیں جو صرف میرے لئے خاص ہیں) میرا حال تو یہ ہے کہ میرا رب مجھے کھلاتا اور پلاتا ہے۔(بعض روایات میں ہے کہ میں رات کو اپنے رب کے پاس ہوتا ہوں اور وہ مجھے کھلاتا اور پلاتا ہے)۔

نفس کا بھی تم پر حق ہے:

حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ بہت عابد وزاہد صحابی تھے۔رسول اللہ ﷺ نے مدینہ طیبہ کے مسلمانوں میں بھائی چارہ قائم فرمایا تو حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کو آپ کا بھائی بنا دیا۔ایک مرتبہ حضرت سلمان رضی اللہ عنہ ملاقات کے لئے حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ کے پاس گئے۔جب ان کے گھر پہنچے تو دیکھا کہ ان کی اہلیہ کام کر رہی ہیں۔انہوں نے حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ کی اہلیہ سے کہا کہ آپ کو کیا ہو گیا ہے آپ خود کام کر رہی ہیں۔آپ کی اہلیہ نے جواب دیا ''تمہارے بھائی ابوالدرداء کو تو دنیا سے کوئی سروکار نہیں ہے۔پھر حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ آئے تو ان کی اہلیہ نے حضرت سلمان کے لئے کھانا بنایا۔حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ نے حضرت سلمان رضی اللہ عنہ سے کہا:

''آپ کھایئے میں تو روزے سے ہوں۔''

حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے کہا:

''اگر آپ نہیں کھائیں گے تو میں بھی نہیں کھاؤں گا۔''

(اس پر حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ کو اپنا نفلی روزہ توڑنا پڑا) اور انہوں نے (حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ) کھانا کھایا۔پھر رات ہوئی تو حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ بستر سے اٹھنے لگے۔حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا ابھی سو جایئے۔وہ

marfat.com
Marfat.com

سو گئے۔تھوڑی دیر بعد وہ پھر اٹھنے لگے تو پھر حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا ابھی سو جایئے۔(وہ دوبارہ لیٹ گئے)۔جب رات کا آخری پہر آیا تو حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا اب اٹھیے۔وہ اٹھے اور دونوں نے نماز (تہجد) ادا کی پھر حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے انہیں سمجھاتے ہوئے فرمایا:

اِنَّ لِرَبِّکَ عَلَیْکَ حَقاً وَلِنَفْسِکَ عَلَیْکَ حَقاً وَلِاَھْلِکَ عَلَیْکَ حَقاً،فَاَعْطِ کُلَّ ذِیْ حَقٍ حَقَّہٗ،فَاَتَی النَّبِیَّ ﷺ فَذَکَرَ لَہٗ،فَقَالَ النَّبِیُّ ﷺ "صَدَقَ سَلْمَانُ"

ترجمہ:"بے شک تمہارے رب کا تم پر حق ہے اور تمہارے نفس کا (بھی) تم پر حق ہے اور تمہارے گھر والوں کا (بھی) تم پر حق ہے۔تو آپ ہر حق دار کو اس کا حق ادا کریں۔(پھر) وہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ سے یہ سارا واقعہ بیان کیا۔آپ نے (سن کر) فرمایا سلمان رضی اللہ عنہ نے سچ کہا۔"

(صحیح البخاری، کتاب الادب، باب صنع الطعام والتکلف للضیف)

صوفیاءِ عظام کا اُسوۂ حسنہ پر عمل:

عام طور پر یہ سمجھا جاتا ہے کہ صوفیاءِ عظام نے ترکِ دنیا کا درس دیا ہے اور کچھ لوگ تو اولیاء اللہ کے مجاہدات کو رہبانیت کا نام دے کر اللہ والوں کے سیرت و کردار کو غلط رنگ میں پیش کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔حالانکہ یہی وہ پاک ہستیاں ہیں جنہوں نے کفر کی تاریکیوں کو دور کر کے بے شمار سینوں کو اسلام کے نور سے منور کیا ہے۔ظاہر ہے اسلام کا مبلغ ایک مبلغ ہونے کی حیثیت سے رسول اللہ ﷺ کے اسوۂ حسنہ سے بال برابر بھی ادھر ادھر نہیں ہو سکتا پھر یہ اتنے عظیم لوگ جنہوں نے لاکھوں کو مسلمان کیا ہے کس طرح ہو سکتا ہے کہ رہبانیت کی تعلیم دیں جو اسلام کی نہیں عیسائیت اور ہندومت کی تعلیم ہے۔ہم یہاں حوالے کے طور پر صوفیاء کے سلاسل طریقت میں سے سلسلہ عالیہ نقشبندیہ کا ذکر کر رہے

marfat.com
Marfat.com

ہیں۔ نقشبندیہ ایک ایسا سلسلۂ طریقت ہے جس کے بزرگ باطن کی صفائی کے لئے سخت ریاضتوں، مجاہدوں، چلّوں اور شدید بھوک برداشت کرنے کی بجائے ہر کام میں میانہ روی اور سُنّت کی پیروی پر زور دیتے ہیں۔ امام ربانی حضرت مجدد الف ثانی فاروقی سرہندی رحمۃ اللہ علیہ جو نقشبندی مشائخ کے پیشوا ہیں، مکتوبات شریف میں لکھتے ہیں:

''حضرت والد بزرگوار فرمایا کرتے تھے کہ میں نے علم سلوک میں ایک رسالہ دیکھا ہے جس میں لکھا ہوا تھا کہ کھانے پینے کی اشیاء میں میانہ روی کو اختیار کرنا مطلوب (یعنی ذات باری تعالیٰ) تک پہنچنے کے لئے کافی ہے۔ (حضرت مجدد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں) بلاشبہ کھانے پینے اور کپڑوں بلکہ تمام کاموں میں اعتدال اور میانہ روی پر قائم رہنا بہت ہی اچھا ہے۔

نہ چنداں بخور کز دہانت بر آید

نہ چنداں کہ از ضعف جانت بر آید

ترجمہ: نہ اتنا زیادہ کھا کہ منہ سے باہر آنے لگے اور نہ اتنا کم کہ کمزوری سے جان ہی نکل جائے۔

حضرت حق سبحانہ وتعالیٰ نے ہمارے پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام کو چالیس مردوں کی قوت عطا فرمائی تھی اور آپ اس قوت کی وجہ سے سخت بھوک کو برداشت کر لیتے تھے۔ صحابہ کرام بھی آپ کی صحبت کی برکت سے اس بوجھ کو اٹھا لیتے تھے اور ان کے اعمال وافعال میں کسی قسم کی سستی اور خلل واقع نہیں ہوتا تھا۔ اس طرح کی شدید بھوک کے باوجود دشمنوں کے خلاف جنگ کرنے کی ایسی قدرت رکھتے تھے کہ آج پیٹ بھر کر کھانے والے اس کے دسویں حصے کو نہیں پہنچ سکتے۔ اسی لئے یہ بات تھی کہ صبر کرنے والے بیس صحابہ دوسو پر غالب آ گئے تھے۔

صحابہ کے علاوہ بھوک کی مشقت اٹھانے والے ہو سکتا ہے کہ سنتیں اور مستحبات ادا

marfat.com
Marfat.com

کرنے سے بھی عاجز رہیں۔ بلکہ بعض اوقات یہ بھی ہوسکتا ہے کہ مشکل سے فرض ہی ادا کر پائیں۔اس لئے طاقت کے بغیر اس معاملے میں صحابہ کرام کی تقلید کرنا گویا سنتوں اور فرضوں کی ادائیگی سے اپنے آپ کو عاجز کرنا ہے۔

منقول ہے کہ حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ کی پیروی میں صوم وصال اختیار فرمایا اور کمزوری کی وجہ سے بے اختیار زمین پر گر پڑے۔حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا تم میں سے میری مثل کون ہوسکتا ہے۔میں رات کو اپنے رب کے پاس ہوتا ہوں۔وہاں کھاتا اور پیتا ہوں۔تو آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے طاقت کے بغیر پیروی کرنا اچھا قرار نہ دیا۔

(مکتوب شریف نمبر 313 دفتر اول حصہ پنجم)

ماضی قریب کے عظیم صوفی بزرگ:

ماضی قریب کے عظیم صوفی بزرگ اور سلسلہ نقشبندیہ مجددیہ کے پیشوا حضرت سید محمد اسماعیل شاہ بخاری المعروف حضرت کرماں والے رحمۃ اللہ علیہ ہیں جو شرقپور شریف جیسے بے مثال نقشبندی مجددی آستانے سے فیضیاب ہوئے اور آپ نے پہلے فیروز پور (انڈیا) میں اور پھر پاکستان بننے کے بعد حضرت کرماں والا شریف (اوکاڑہ) میں مخلوق خدا کی راہنمائی کے لئے روحانی خانقاہ کی بنیاد رکھی۔ بے شمار لوگ آپ کی خدمت میں دعا کروانے ، دین سیکھنے اور روحانی تربیت حاصل کرنے کے لئے آتے۔جو بھی آتا اسے لنگر (یعنی کھانا) کھائے بغیر واپس جانے کی اجازت نہیں ہوتی تھی۔جو درویش (یعنی زیر تربیت لوگ) آپ کے پاس مستقل رہائش پذیر ہوکر تربیت حاصل کرتے ، ان کی جسمانی صحت عام لوگوں سے بہتر ہوتی تھی اور علاقے کے لوگ ان کی اچھی صحت اور شکل وصورت سنت کے مطابق ہونے کی وجہ سے انہیں دیکھتے ہی پہچان لیتے کہ یہ حضرت کرماں والا شریف کے درویش ہیں۔اس کی وجہ یہ تھی کہ آپ ان درویشوں کو فاقہ کشی کی

marfat.com
Marfat.com

بجائے کھانے پینے کی ہدایت فرماتے اور اس کے بعد خوب کام کرنے کا حکم فرماتے۔

آپ کا جاری کیا ہوا نقشبندی طریقہ آج بھی اسی طرح قائم ہے بلکہ روز بروز ترقی کر رہا ہے۔آپ کی درگاہ کے موجودہ سجادہ نشین باباجی سید میر طیب علی شاہ بخاری انتہائی اخلاص اور جانفشانی کے ساتھ شریعت کی بالادستی اور اس روحانی سلسلے کی ترقی کے لئے کوشش فرما رہے ہیں۔

حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد:

دینی احکام کی آسانی کے بارے حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کا وہ مکتوب شریف قابل توجہ ہے جو آپ نے خان خاناں کی طرف لکھا ہے۔آپ لکھتے ہیں:

انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی پیروی کی ترغیب اور اس بیان میں کہ احکامِ شرعیہ میں آسانی اور سہولت کی پوری رعایت کی گئی ہے۔

احکام نماز میں آسانی:

یہ اللہ جل شانہ کی کمال مہربانی ہے کہ تمام شرعی احکام اور دینی امور میں نہایت ہی آسانی اور سہولت کو مدنظر رکھا گیا ہے۔مثلاً رات دن کے آٹھ پہر میں صرف سترہ رکعت (فرض) نماز ادا کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔اور ان کے ادا کرنے میں سارا ایک گھنٹہ بھی صرف نہیں ہوتا۔علاوہ ازیں نماز میں قرأت جس قدر میسر آسکے اسی پر کفایت کی اجازت دی گئی ہے۔اور اگر قیام مشکل ہو تو بیٹھ کر ادا کرنے کی اجازت ہے۔اور اگر بیٹھ کر ادا کرنا مشکل ہو تو لیٹ کر ادا کرنے کی اجازت ہے۔اور جب رکوع وسجود مشکل ہو اشارے سے ادا کرنے کا حکم ہے۔اور وضو میں اگر پانی استعمال کرنے پر قدرت نہ ہو تو تیمم کو اس کی جگہ مقرر کیا ہے۔

احکام زکوٰۃ میں آسانی:

زکوٰۃ میں چالیس حصوں میں سے صرف ایک حصہ فقراء ومساکین کے لئے مقرر

marfat.com
Marfat.com

فرمایا گیا ہے۔اور اسے بھی بڑھنے والے مالوں اور چرنے والے مویشیوں پر منحصر کیا ہے۔

احکام حج میں آسانی:

تمام عمر میں صرف ایک حج فرض کیا ہے۔اور اس کے لئے بھی راستے کے خرچ،سواری اور راستے میں خطرہ نہ ہونے کے ساتھ مشروط فرمایا ہے۔اور دائرہ مباح کو وسیع اور کشادہ کر دیا ہے۔

احکام نکاح میں آسانی:

ایک مرد کے لئے چار آزاد عورتیں نکاح میں رکھنا جائز قرار فرمائی ہیں ۔اور طلاق کو نکاح کی تبدیلی کا ذریعہ بنایا گیا ہے۔

کھانے پینے کے احکام میں آسانی:

کھانے پینے اور پہننے کی چیزوں میں زیادہ مباح اور کم حرام کی ہیں وہ بھی بندوں کی بہتری اور ان کے فائدے کی خاطر۔مثلاً ایک بدمزہ اور نقصان سے لبریز شراب کو حرام کیا۔اور اس کے عوض بے شمار فائدے مند اور خوش ذائقہ اور خوشبودار شربتوں کو جائز اور مباح فرمایا ہے۔عرق لونگ اور عرق دار چینی میں ان کے خوش مزہ اور خوشبودار ہونے کے باوجود اس قدر فائدے اور منافع ہیں جو بیان میں نہیں آسکتے ۔کڑوی ،بدمزہ بدبو،بدخو،اور ہوش وحواس کھونے والی اور پرخطر (شراب) کو خوشبودار اور خوشگوار چیز سے کیا نسبت ہوسکتی ہے۔ان دونوں میں بڑا فرق ہے ۔اس کے علاوہ ان دونوں میں حلال وحرام کے اعتبار سے جو فرق ہے وہ الگ ہے اور وہ فرق وتمیز جو اللہ تعالیٰ کی رضامندی کی وجہ سے ہے الگ ہے۔

پہننے کے احکام میں آسانی:

اگر بعض ریشمی کپڑوں کو حرام کیا ہے تو کیا ڈر ہے؟ جبکہ کئی طرح کے قیمتی اور دیدہ زیب کپڑے ان کے بدلے حلال کر دیئے ہیں ۔پشمینہ اور صوف کا لباس جو عام طور پر

marfat.com
Marfat.com

مباح ہے، ریشمی لباس سے کئی درجے بہتر ہے۔ پھر ریشمی لباس بھی صرف مردوں کے لئے حرام ہے عورتوں کے لیے حلال اور جائز ہے۔ اور اس کے منافع بھی مردوں کو ہی پہنچتے ہیں۔ یہی سونے چاندی کا حال ہے کہ ان سے عورتوں کے زیورات درحقیقت مردوں ہی کے لئے تیار ہوتے ہیں۔

اگر کوئی بے انصاف اس آسانی اور سہولت کے باوجود (اسلام پر چلنا) مشکل اور دشوار جانے تو مرض قلبی میں مبتلا اور باطنی بیماری میں گرفتار ہے۔

بہت سے کام ایسے ہیں جن کا کرنا تندرست لوگوں کے لئے آسان ہوتا ہے۔ لیکن کمزور لوگوں کے لئے وہ نہایت ہی مشکل ہوتے ہیں۔ اور مرض قلبی سے مراد اللہ تعالیٰ کے احکام پر دلی یقین کا نہ ہونا ہے۔ ایسے لوگوں کو اس وقت جو تصدیق (یعنی ایمان) حاصل ہے وہ صرف صورتِ تصدیق ہے نہ کہ حقیقت تصدیق۔ حقیقت تصدیق کے حصول کی علامت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے احکام پر چلنا آسان معلوم ہو۔ ورنہ بے فائدہ رنج اٹھانے کی بات ہے۔

(مکتوب شریف نمبر 191، مکتوبات امام ربانی حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ)

marfat.com
Marfat.com

اخلاق اچھے کرلیں

marfat.com
Marfat.com

فہرست

صفحہ نمبر	نام عنوان	نمبر شمار
45	اچھے خلق کے ساتھ پیش آؤ	1
46	میرے اس بندے سے درگزر کرو	2
46	اچھے اخلاق کی فضیلت	3
47	جنت اور دوزخ میں داخلے کی وجہ	4
48	میزان میں سب سے وزنی چیز	5
48	کبھی نہ کہا کہ یہ کام کیوں کیا یہ کیوں نہ کیا	6
49	غلاموں اور لونڈیوں کے ساتھ حسن اخلاق	7
49	مجھ سے تمہیں کون بچائے گا؟	8
50	نہ کہنا عادت نہیں رسول اللہ ﷺ کی	9
51	رحمت ہی رحمت!	10
53	آپ خود گھر کے کام کاج فرماتے	11
53	آپ دوسروں کے لئے تکلیف اٹھاتے	12
54	آپ بلا امتیاز دعوت قبول فرماتے	13
55	آپ خوش طبعی فرماتے	14
55	میں خود پسندی پسند نہیں کرتا	15

marfat.com
Marfat.com

قرآن مجید میں اچھے اخلاق کا بیان:

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں حضور نبی کریم ﷺ کے اخلاق اور حسن سلوک کو اس طرح بیان فرمایا:

فَبِمَا رَحمَةٍ مِّنَ اللهِ لِنْتَ لَهُمْ اِنْ كُنْتَ فَظاً غَلِيظَ الْقَلْبِ لَانْفَضُّوا مِنْ حَوْلِكَ فاعْف عَنْهُم وَاسْتَغْفِرْلَهُمْ وَشَاوِرْهُمْ فِىْ الْاَمْرِ..الخ

ترجمہ: پس اللہ کی رحمت سے آپ ان کے لئے نرم ہو گئے۔اگر آپ تند خو اور سخت دل ہوتے تو وہ آپ کے پاس سے بھاگ جاتے۔آپ ان کو معاف فرما دیں اور ان کے لئے مغفرت طلب کریں اور ان سے (اہم) کام میں مشورہ لے لیا کریں۔

(آل عمران آیت نمبر: 159)

یہاں اللہ رب العزت نے بہت وضاحت کے ساتھ بیان فرمایا کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جو پروانوں کی طرح حضور نبی کریم ﷺ کے اردگرد موجود رہتے ہیں اس کی ایک وجہ یہ ہے کہ آپ ان کے لئے بہت مہربان اور رحم دل ہیں۔اگر آپ ان پر سختی فرماتے تو وہ آپ کے پاس سے بھاگ جاتے۔ہم میں سے جو لوگ دوسروں سے درجے میں بڑے ہیں ان کو اس آیت مبارکہ سے سبق حاصل کرنا چاہیے۔ذرا غور فرمائیں اگر سید الانبیاء ﷺ کے سختی فرمانے سے ان کے چاہنے والے ان سے دور ہو جاتے ہوں تو میں اور آپ کس شمار میں ہیں؟

اچھے خلق کے ساتھ پیش آؤ:

حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم جہاں کہیں بھی ہو اللہ سے ڈرتے رہو،اور جب تم کسی گناہ کے بعد کوئی نیک کام کر لو گے تو وہ اس گناہ کو مٹا دے گا،اور لوگوں کے ساتھ حسن خلق کے ساتھ پیش آؤ۔

(سنن الترمذی رقم الحدیث: ۱۹۸۷، مسند احمد ج ۵ ص ۱۵۳)

marfat.com
Marfat.com

میرے اس بندے سے درگزر کرو:

حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اللہ کے سامنے اس کے بندوں میں سے ایک ایسے بندہ کو پیش کیا گیا جس کو اللہ تعالیٰ نے مال عطا فرمایا تھا، اللہ تعالیٰ نے اس سے پوچھا تم نے دنیا میں کیا عمل کیا؟ اس نے کہا اے میرے رب! تو نے مجھے اپنا مال عطا کیا تھا، اور میں لوگوں سے خرید وفروخت کرتا تھا، اور میرا اخلاق (طریقہ) یہ تھا کہ میں لوگوں سے درگزر کرتا تھا، میں امیر آدمی کے لیے آسانی کرتا تھا اور غریب آدمی کو مہلت دیتا تھا، اللہ تعالیٰ نے فرمایا تمہاری نسبت میرا زیادہ حق ہے کہ درگزر کروں، (پھر فرشتوں سے فرمایا) میرے اس بندے سے درگزر کرو۔

(صحیح البخاری رقم الحدیث: ۲۳۸۰، صحیح مسلم رقم الحدیث: ۱۵۶۰)

اچھے اخلاق کی فضیلت:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مومنین میں سے سب سے کامل ایمان والا وہ شخص ہے جس کا خلق سب سے اچھا ہو۔

(سنن الترمذی رقم الحدیث: ۱۱۶۲، مسند احمد ج ۲ ص ۴۷۲)

حضرت ابو امامہ باہلی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

میں جنت کے اندر اس شخص کے گھر کا ضامن ہوں جو جھگڑے کو ختم کرنے کے لئے اپنا حق چھوڑ دے، اور اس شخص کے لیے جنت کے درمیان میں گھر کا ضامن ہوں کہ جو جھوٹ نہ بولے خواہ مذاق کر رہا ہو، اور اس شخص کے لیے جنت کے سب سے بلند درجہ میں گھر کا ضامن ہوں جس کا خلق سب سے اچھا ہو۔

(سنن ابوداؤد رقم الحدیث: ۴۸۰۰)

marfat.com
Marfat.com

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ مومن اپنے اخلاق کی وجہ سے دن کو روزہ رکھنے والے اور رات کو جاگ کر عبادت کرنے والے کا اجر وثواب پالیتا ہے۔

(سنن ابوداؤد رقم الحدیث:۴۷۹۸)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مجھے اس لیے مبعوث کیا گیا ہے کہ میں صالح (یعنی نیک) اخلاق کو پورا کردوں۔

(مسند احمد ج ۲ ص ۳۸۱)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

قیامت کے دن میرے نزدیک تم میں سے سب سے زیادہ محبوب اور سب سے زیادہ میری مجلس کے قریب وہ لوگ ہوں گے جن کے اخلاق سب سے اچھے ہوں گے، اور میرے نزدیک تم میں سب سے زیادہ ناپسندیدہ اور سب سے زیادہ میری مجلس سے دور وہ لوگ ہوں گے جو تکلف سے زیادہ باتیں کرتے ہوں گے اور فصاحت وبلاغت بگھارتے ہوں گے اور اپنے فضائل کا اظہار کرکے تکبر کرتے ہوں گے۔

(سنن الترمذی رقم الحدیث:۲۰۱۸)

جنت اور دوزخ میں داخلے کی وجہ:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا گیا کہ کس چیز کی وجہ سے زیادہ لوگ جنت میں داخل ہوں گے؟ آپ نے فرمایا: اللہ کے ڈر اور اچھے اخلاق کی وجہ سے اور آپ سے پوچھا گیا کہ کس چیز کی وجہ سے زیادہ لوگ دوزخ میں داخل ہوں گے؟ آپ نے فرمایا، منہ اور شرمگاہ کی وجہ سے۔

(سنن الترمذی رقم الحدیث:۲۰۰۴، سنن ابن ماجہ رقم الحدیث:۴۲۴۶)

marfat.com

Marfat.com

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ (مجھ کو یمن رخصت کرتے وقت) جب میرا پاؤں رکاب میں تھا تو سب سے آخر میں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وصیت کی، اس میں فرمایا:

اے معاذ بن جبل لوگوں کے ساتھ اچھے اخلاق سے پیش آنا۔

(مؤطا امام مالک ج ۲ ص ۴۰۳، رقم الحدیث: ۱۷۱۶)

میزان میں سب سے وزنی چیز!

حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے:

قیامت کے دن مومن کے میزان میں حسن خلق سے زیادہ کوئی چیز وزنی نہیں ہوگی اور اللہ تعالیٰ بے حیائی اور بری باتیں کرنے والے کو ناپسند فرماتا ہے۔

(سنن الترمذی رقم الحدیث: ۲۰۰۲، سنن ابوداؤد رقم الحدیث: ۴۷۹۹)

کبھی نہ کہا کہ یہ کام کیوں کیا، کیوں نہ کیا:

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا خُلق سب سے اچھا تھا، ایک دن آپ نے مجھے کسی کام سے بھیجنا تھا، میں نے کہا اللہ کی قسم! میں نہیں جاؤں گا۔ حالانکہ میرے دل میں یہ تھا کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم حکم دیں گے تو میں چلا جاؤں گا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں چلا گیا اور بچوں کے پاس سے گذرا جو بازار میں کھیل رہے تھے کہ اچانک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیچھے سے آکر مجھے گدی سے پکڑا۔ میں نے آپ کی طرف دیکھا تو آپ ہنس رہے تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

اے انیس (حضرت انس کو پیار سے انیس فرمایا) وہاں جاؤ جہاں جانے کا میں نے تمہیں حکم دیا ہے۔ میں نے کہا:

marfat.com
Marfat.com

جی ہاں! یارسول اللہ ﷺ! میں جارہا ہوں۔

حضرت انس نے فرمایا:

اللہ کی قسم! میں سات سال آپ کی خدمت میں رہا، مجھے علم نہیں کہ آپ نے کسی کام کے متعلق یہ فرمایا ہو کہ تم نے یہ کام کیوں کیا یا کسی کام کے متعلق یہ فرمایا ہو کہ تم نے یہ کام کیوں نہیں کیا۔

(سنن ابوداؤد رقم الحدیث:۴۷۷۳)

غلاموں اور لونڈیوں کے ساتھ حسن اخلاق:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اہل مدینہ کی باندیوں میں سے کوئی باندی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہاتھ پکڑ کر جہاں چاہتی وہاں لے جاتی۔

(صحیح البخاری رقم الحدیث:۶۰۷۲)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی کسی کو اپنے ہاتھ سے نہیں مارا۔ کسی بیوی کو نہ کسی خادم کو سوا اس کے کہ آپ اللہ کی راہ میں جہاد کرتے تھے، اور جب بھی کسی شخص نے آپ کو تکلیف پہنچائی تو آپ نے اس سے انتقام نہیں لیا۔ ہاں اگر اللہ کی حرام کی ہوئی حدود کو کسی نے پامال کیا تو آپ اللہ تعالیٰ کے لیے انتقام لیتے تھے۔

(صحیح مسلم رقم الحدیث:۲۳۲۸)

مجھ سے تمہیں کون بچائے گا؟

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نجد کی طرف ایک غزوہ میں گئے، جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واپس آئے تو وہ بھی آپ کے ساتھ واپس آگئے، ایک وادی جس میں بہت زیادہ درخت تھے وہاں سب کو نیند آگئی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہاں ٹھہر گئے، اور لوگ منتشر ہو کر درختوں کے سائے میں آرام کرنے لگے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک درخت کے نیچے اترے، اور

marfat.com

Marfat.com

اپنی تلوار درخت پر لٹکا دی، اور ہم لوگ سو گئے۔ اچانک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں بلایا، اور اس وقت وہ اعرابی آپ کے پاس کھڑا ہوا تھا آپ نے فرمایا:
جس وقت میں سویا ہوا تھا تو اس عرابی نے تلوار مجھ پر سونت لی، میں بیدار ہوا تو وہ ننگی تلوار لیے ہوئے کھڑا تھا اس نے کہا:

تمہیں مجھ سے کون بچائے گا! میں نے تین بار کہا: اللہ!

پھر آپ نے اس کو سزا نہیں دی اور تشریف فرما ہو گئے۔

(صحیح البخاری رقم الحدیث: ۲۹۱۰، صحیح مسلم رقم الحدیث: ۸۴۳)

نہ کہنا عادت نہیں رسول اللہ ﷺ کی:

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک عورت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک چادر لے کر آئی، اس چادر کے دونوں کناروں پر بیل بوٹے کڑھے ہوئے تھے، اس عورت نے کہا یا رسول اللہ ﷺ میں آپ کو یہ چادر پہناؤں گی۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ چادر لے لی اور آپ کو اس کی ضرورت بھی تھی۔ آپ نے اس چادر کو پہن لیا، صحابہ میں سے ایک شخص نے اس چادر کو دیکھا اس نے کہا یا رسول اللہ ﷺ یہ چادر کتنی خوبصورت ہے! آپ یہ چادر مجھے دے دیجئے۔ آپ نے فرمایا: اچھا! جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اٹھ کر چلے گئے تو آپ کے اصحاب نے اس شخص کو ملامت کی اور کہا تم نے یہ اچھا نہیں کیا۔ جب تم کو معلوم تھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ضرورت کی وجہ سے یہ چادر لی ہے، پھر تم نے آپ سے اس چادر کا سوال کر لیا اور تم کو معلوم ہے کہ آپ سے کسی چیز کا سوال کیا جائے تو آپ منع نہیں فرماتے۔ اس شخص نے کہا جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس چادر کو پہن لیا تو میں اس چادر میں برکت کی توقع رکھتا تھا، تاکہ میں اس چادر میں کفن دیا جاؤں، پھر وہ چادر اس کا کفن ہو گئی۔

(صحیح البخاری رقم الحدیث: ۶۰۳۶)

marfat.com
Marfat.com

رحمت ہی رحمت!

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما کو بوسہ دیا۔ اس وقت آپ کے پاس الاقرع بن حابس تمیمی بھی بیٹھا ہوا تھا۔ اس نے کہا میرے دس بیٹے ہیں اور میں نے ان میں سے کسی کو بھی بوسہ نہیں دیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی طرف دیکھ کر فرمایا:

جو شخص کسی پر رحم نہیں کرتا اس پر رحم نہیں کیا جاتا۔

(صحیح البخاری رقم الحدیث: ۵۹۹۷، صحیح مسلم رقم الحدیث: ۲۳۱۸)

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس جب کوئی سائل آتا یا آپ سے کوئی حاجت طلب کی جاتی تو آپ فرماتے (اس کی) سفارش کرو (یعنی بیان کرو)، تم کو اجر دیا جائے گا اور اللہ اپنے نبی کی زبان سے جو چاہے گا فیصلہ فرمائے گا۔

(صحیح البخاری رقم الحدیث: ۱۴۳۲، صحیح مسلم رقم الحدیث: ۲۶۲۷)

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ گویا میں اس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے (نورانی) چہرے کی طرف دیکھ رہا تھا، آپ نبیوں میں سے کسی نبی کا واقعہ بیان فرما رہے تھے کہ ان کی قوم نے ان کو زدوکوب کیا اور ان کا چہرہ خون آلود کر دیا، اور وہ اپنے چہرے سے خون پونچھتے ہوئے دعا کر رہے تھے کہ اے میرے رب! میری قوم کو معاف کر دے کیونکہ وہ مجھے نہیں جانتے۔

(صحیح البخاری رقم الحدیث: ۶۹۲۹، صحیح مسلم رقم الحدیث: ۱۷۹۲)

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ایک دن انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا آپ پر جنگ اُحد سے بھی کوئی سخت دن آیا تھا۔ آپ نے فرمایا:

میں نے تمہاری قوم کی طرف سے بہت زیادہ تکلیفیں اٹھائی ہیں۔ ایک دن میں نے اپنے

marfat.com

Marfat.com

آپ کو ابن عبد یالیل بن عبد کلال پر پیش کیا میں جو کچھ چاہتا تھا اس نے اس کا کوئی جواب نہیں دیا، پھر میں انتہائی افسردگی کے ساتھ چل پڑا، میں اس وقت قرن الثعالب میں تھا اور میرا غم ابھی دور نہیں ہوا تھا، میں نے سر اوپر اٹھایا تو ایک بادل نے مجھ پر سایہ کیا ہوا تھا۔ میں نے دیکھا تو وہاں پر حضرت جبریل تھے انہوں نے مجھے آواز دی اور کہا بے شک اللہ نے سن لیا ہے کہ آپ نے اپنی قوم کو کیا پیغام سنایا اور انہوں نے آپ کو کیا جواب دیا، اور اللہ تعالیٰ نے آپ کے پاس پہاڑوں کے فرشتہ کو بھیجا ہے، تا کہ آپ جو چاہیں اس کو حکم دیں، پھر پہاڑوں کے فرشتہ نے مجھے آواز دی اور مجھے سلام کیا، پھر کہا اے محمد! (صلی اللہ علیک وسلم) آپ جو چاہیں! اگر آپ چاہیں تو میں ان لوگوں کو دو پہاڑوں کے درمیان پیس ڈالوں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

نہیں، میں یہ توقع رکھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کی اولاد سے ایسے لوگوں کو پیدا فرمائے گا جو اللہ وحدہ کی عبادت کریں گے، اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہیں بنائیں گے۔

(صحیح البخاری رقم الحدیث: ۳۲۳۱، صحیح مسلم رقم الحدیث: ۱۷۹۵)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آپ سے عرض کیا گیا یا رسول اللہ ﷺ! مشرکین کے خلاف دعا کیجئے۔ آپ نے فرمایا:

مجھے لعنت کرنے والا بنا کر نہیں بھیجا گیا۔ مجھے تو صرف رحمت بنا کر بھیجا گیا ہے۔

(صحیح مسلم رقم الحدیث: ۲۵۹۹، الادب المفرد رقم الحدیث: ۳۲۷ شرح السنۃ ج ۱۳ ص ۲۴۰)

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جا رہا تھا، آپ کے اوپر ایک نجرانی چادر تھی جس کے کنارے سخت موٹے تھے ایک اعرابی نے اس چادر کو پکڑ کر سختی سے کھینچا میں نے دیکھا کہ اس چادر کو سختی کے ساتھ کھینچنے کی وجہ سے آپ کے کندھے پر نشان پڑ گئے تھے، پھر اس اعرابی نے کہا اے محمد! (صلی اللہ علیک وسلم) آپ کے پاس جو اللہ کا مال ہے اس میں سے مجھے دینے کا حکم دیجئے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی طرف چہرۂ انور موڑ کر دیکھا پھر آپ ہنسے اور آپ نے اس کو

marfat.com
Marfat.com

کچھ عطا کرنے کا حکم دیا۔

(صحیح البخاری رقم الحدیث: ۶۰۸۸، صحیح مسلم رقم الحدیث: ۱۰۵۷)

آپ ﷺ خود گھر کے کام کاج فرماتے:

حضرت اسود بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گھر میں کیا کام کرتے؟ انہوں نے کہا کہ آپ گھر کے کام کاج میں مشغول رہتے تھے اور جب نماز کا وقت آتا تو نماز کے لیے کھڑے ہو جاتے۔

(صحیح البخاری رقم الحدیث: ۶۰۳۹، سنن الترمذی رقم الحدیث: ۲۴۸۹)

حضرت عمرہ بیان کرتی ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا گیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گھر میں کیا کام کرتے تھے۔ انہوں نے کہا آپ (گھر میں) دوسرے افراد کی طرح ایک فرد ہوتے تھے۔ کپڑے صاف کر لیتے تھے۔ بکری کا دودھ دوہ لیتے تھے اور اپنے کام کرتے تھے۔

(شمائل ترمذی رقم الحدیث: ۳۴۳ حلیۃ الاولیاء ج ۸ ص ۳۳۱، دلائل النبوۃ للبیہقی ج ا ص ۳۲۸)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنی جوتی مرمت کر لیتے تھے، اور کپڑے سی لیتے تھے۔ اور گھر میں اس طرح کام کرتے تھے جس طرح تم میں سے کوئی شخص کام کرتا ہے۔

(مسند احمد ج ۶ ص ۱۰۶، سنن الترمذی رقم الحدیث: ۲۴۸۹)

آپ ﷺ دوسروں کے لئے تکلیف اٹھاتے:

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نہیں دیکھا کہ کبھی کسی شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کان کے ساتھ اپنا منہ لگایا ہو اور آپ نے اس کے پاس سے اپنا سر ہٹا لیا ہو، حتیٰ کہ وہ خود اپنا سر ہٹاتا تھا اور میں نے نہیں دیکھا کہ کسی شخص نے آپ کا ہاتھ پکڑا ہو اور آپ نے اپنا ہاتھ اس سے چھڑا لیا ہو حتیٰ کے وہ خود اپنا ہاتھ چھڑاتا تھا، اور امام ترمذی کی روایت میں ہے کہ جب کوئی شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے آکر

marfat.com
Marfat.com

آپ سے مصافحہ کرتا تو آپ اس سے اپنا ہاتھ نہیں چھڑاتے تھے حتیٰ کہ وہ خود آپ سے اپنا ہاتھ چھڑا لیتا تھا، اور آپ کسی شخص سے اپنا چہرہ نہیں پھیرتے تھے حتیٰ کہ وہ شخص خود اپنا چہرہ پھیر لیتا تھا۔ (حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک عورت نے مدینہ طیبہ کے راستوں میں سے کسی راستہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اپنی حاجت پیش کی۔ آپ نے فرمایا اے ام فلاں! تم مدینہ کی گلیوں میں سے کسی گلی میں بھی بیٹھ جاؤ میں تمہارے پاس بیٹھ جاؤں گا۔ اس عورت نے ایسا ہی کیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے پاس بیٹھ گئے اور اس کی مشکل کو حل فرما دیا۔

(صحیح مسلم رقم الحدیث: ۲۳۲۶، سنن ابوداؤد رقم الحدیث: ۴۸۱۹، مسند احمد ج ۳ ص ۹۸)

آپ ﷺ بلا امتیاز دعوت قبول فرماتے:

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مریض کی عیادت کرتے تھے۔ جنازہ کے ساتھ جاتے تھے، خادم کی دعوت کو قبول کر لیتے تھے، اور دراز گوش پر سوار ہو جاتے تھے، میں نے خود جنگ خیبر کے دن دیکھا آپ دراز گوش پر سوار تھے اس کی لگام خشک گھاس کی تھی۔

(سنن ترمذی رقم الحدیث: ۱۰۱۷، سنن ابن ماجہ رقم الحدیث: ۴۱۷۸، شرح السنۃ رقم الحدیث: ۳۶۷۳)

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دراز گوش کی ننگی پشت پر سوار ہوتے تھے، اور مملوک (خادم) کی دعوت کو قبول فرما لیتے تھے، اور زمین پر سوتے تھے اور زمین پر بیٹھ جاتے تھے، اور زمین پر (بیٹھ کر) کھاتے تھے، اور فرماتے تھے اگر مجھے بکری کے ایک پائے کو کھانے کی دعوت دی گئی تو میں چلا جاؤں گا، اور اگر مجھے بکری کی ایک دستی کی بھی دعوت دی گئی تو میں اس کو قبول کر لوں گا۔

(سنن الترمذی رقم الحدیث: ۱۳۳۸، شمائل ترمذی رقم الحدیث: ۳۳)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ اگر کوئی شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو آدھی رات کے وقت بھی جو کی روٹی کھانے کے لیے بلاتا تھا تو آپ چلے جاتے تھے۔

marfat.com
Marfat.com

(المعجم الصغیر رقم الحدیث: ۴۱، المعجم الاوسط رقم الحدیث: ۲۵۷۱، مجمع الزوائد رقم الحدیث: ۱۴۲۲۱)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی کسی کھانے کی مذمت نہیں کی، اگر آپ کو کوئی چیز پسند ہوتی تو آپ اس کو کھا لیتے ورنہ اس کو چھوڑ دیتے۔

(صحیح البخاری رقم الحدیث: ۳۵۶۳، صحیح مسلم رقم الحدیث: ۲۰۶۴)

آپ خوش طبعی فرماتے:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں مزاح بھی کرتا ہوں لیکن میں حق کے سوا کوئی بات نہیں کہتا۔

(مجمع الزوائد رقم الحدیث: ۱۴۲۰۱)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی نازل ہوتی یا آپ وعظ فرماتے تو ہم دل میں کہتے کہ اب آپ لوگوں کو عذاب سے ڈرائیں گے اور جب آپ سے یہ کیفیت دور ہو جاتی تو میں دیکھتا کہ آپ سب لوگوں سے زیادہ کشادہ رو، سب سے زیادہ خوش طبع اور سب سے زیادہ حسین لگتے۔

(مسند البزار رقم الحدیث: ۲۴۷۷، مجمع الزوائد رقم الحدیث: ۱۴۲۰۲)

حضرت عمران بن الحصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرے میں کنواری لڑکی کے چہرے سے زیادہ شرم وحیاء ہوتی تھی اور جب آپ کو کوئی چیز ناگوار ہوتی تھی تو ہم آپ کے چہرے سے جان لیتے تھے۔

(المعجم الکبیر ج ۱۸ ص ۲۰۶، مجمع الزوائد رقم الحدیث: ۱۴۲۰۵)

میں خود پسندی کو پسند نہیں کرتا:

حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مسجد کی طرف گیا آپ کی (مبارک) جوتی کا تسمہ ٹوٹ گیا۔ میں آپ کی (نورانی) جوتی کو ٹھیک کرنے لگا۔ آپ نے میرے ہاتھ سے جوتی لے لی اور فرمایا:

marfat.com
Marfat.com

یہ خود پسندی اور خود کو دوسرے پر ترجیح دینا ہے اور میں خود پسندی کو پسند نہیں کرتا۔

(مسند ابو یعلیٰ رقم الحدیث: ۳۳۶۸، مجمع الزوائد رقم الحدیث: ۱۳۲۲۳)

حضرت جریر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کھڑا ہوا کپکپا رہا تھا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے کہا تم آرام اور اطمینان سے کھڑے رہو، کیونکہ میں بادشاہ نہیں ہوں میں قریش کی ایک ایسی عورت کا بیٹا ہوں جو گوشت سکھا کر کھاتی تھی۔

(المعجم الاوسط رقم الحدیث: ۱۲۸۲، مجمع الزوائد رقم الحدیث: ۱۳۲۳۰)

marfat.com

Marfat.com

......اپنے اندر اِخلاص پیدا کیجئے......

marfat.com
Marfat.com

فہرست

صفحہ نمبر	نام عنوان	نمبر شمار
59	اللہ تعالیٰ کے ساتھ اخلاص	1
59	کمزور لوگوں کے اخلاص کی وجہ سے امت کی مدد	2
60	اللہ اس شخص کو تر و تازہ رکھے	3
60	اعمال کی قبولیت کا معیار	4
62	قیامت کے دن تین گروہ	5
63	اخلاص کے بغیر نیک عمل کا بھی نقصان ہے	6
64	بے چارے شہید، عالم، قاری اور سخی	7
65	بنی اسرائیل کا عابد اور شیطان	8
67	رسول اللہ ﷺ کو اپنی امت کی ریاکاری کا خوف	9
68	نیک عمل کر کے اس میں اخلاص باقی رکھنا	10
68	ریاکاری سے عمل پاک نہیں رہتا	11
69	اخلاص کے ساتھ تھوڑا عمل بھی کافی ہے	12
69	اللہ تعالیٰ تمہاری صورتوں کو نہیں دیکھتا	13
69	تھوڑی سی ریاکاری بھی شرک ہے	14
70	جو جس کے لئے عمل کرے اسی سے اجر مانگے	15

marfat.com
Marfat.com

اللہ تعالیٰ کے ساتھ اخلاص:

اللہ تعالیٰ کے ساتھ اخلاص کا مطلب ہے یہ ہے کہ بندہ صرف اللہ کو راضی کرنے کی نیت سے اس کی عبادت کرے۔ بندے کی عبادات میں نہ تو کسی کو اپنی عبادت گزاری اور پرہیزگاری دکھانے کی نیت ہو اور نہ ہی دنیا کا مال کمانے کی۔ اللہ تعالیٰ کے ساتھ ایسا اخلاص ہی اس کی رضا اور خوشنودی کا باعث ہے۔ یہاں یہ جاننا بھی ضروری ہے کہ عبادت صرف نماز روزے کا نام نہیں بلکہ وہ تمام جائز کام جو بندہ اپنی روزمرہ زندگی میں اپنے لئے کرتا ہے اور بظاہر ان کا تعلق عبادات سے نہیں ہوتا ان میں بھی اگر اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے کی نیت کرلی جائے تو وہ کام عبادت بن جاتے ہیں۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جو شخص اس حال میں دنیا سے رخصت ہوا کہ وہ اللہ وحدہ کے ساتھ اخلاص پر تھا اور اس کی عبادت میں کسی کو شریک نہیں کرتا تھا اور نماز قائم کرتا تھا اور زکوٰۃ ادا کرتا تھا تو وہ اس حال میں مرا کہ اللہ اس پر راضی تھا۔

(سنن ابن ماجہ رقم الحدیث: ۷۰، المستدرک ج ۲ ص ۳۳۲)

کمزور لوگوں کے اخلاص کی وجہ سے امت کی مدد:

مصعب بن سعد اپنے والد رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ان کا یہ گمان تھا کہ ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ان اصحاب پر فضیلت حاصل ہے جن کے پاس ان سے کم مال ہے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ اس امت کی مدد صرف ضعیف مسلمانوں کی دعاؤں، ان کی نمازوں اور ان کے اخلاص کی وجہ سے فرماتا ہے۔

(سنن النسائی رقم الحدیث: ۳۱۷۸)

marfat.com
Marfat.com

اللہ اس شخص کو تروتازہ رکھے:

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ اس شخص کو تروتازہ رکھے جس نے میری حدیث سنی، اس کی حفاظت کی اور اس کو یاد رکھا اور اس کی تبلیغ کی، بعض فقیہ اس کو اپنے سے زیادہ فقیہ تک پہنچا دیتے ہیں۔ تین اشخاص کے دلوں میں کینہ اور حسد نہیں ہوتا (1) جو اخلاص کے ساتھ اللہ کے لیے عمل کرتے ہوں (2) ائمہ مسلمین کی خیرخواہی کرتے ہوں (3) اور مسلمانوں کی جماعت کے ساتھ لازم ہوں، ان کی دعا دوسروں کو بھی شامل ہوتی ہے۔

(سنن الترمذی رقم الحدیث: ۲۶۵۸، سنن ابوداؤد رقم الحدیث: ۳۶۶۰، مسند احمد ج ۵ ص ۱۸۳)

اعمال کی قبولیت کا معیار:

حضرت ضحاک بن قیس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے میرا کوئی شریک نہیں ہے جس نے میرے ساتھ کسی کو (عمل میں) شریک کیا پس وہ (عمل) میرے شریک کے لیے ہے، اے لوگو! اللہ کے لیے اخلاص کے ساتھ اپنے اعمال بجالاؤ، کیونکہ اللہ تبارک وتعالیٰ ان ہی اعمال کو قبول فرماتا ہے جو خالص اس کے لیے ہوں اور یہ نہ کہو کہ یہ عمل اللہ کے لیے ہے اور رشتہ داروں کے لیے، کیونکہ پھر وہ عمل رشتہ داروں ہی کے لیے ہے اور اللہ کے لیے وہ عمل بالکل نہیں ہے اور یہ نہ کہو کہ یہ تمہاری خاطر ہے، کیونکہ پھر وہ تمہاری ہی خاطر ہے اور اللہ کے لیے بالکل نہیں ہے۔

(مسند البزار رقم الحدیث: ۳۵۶۷)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے میں سب سے بہتر شریک ہوں، جس شخص نے کوئی عمل کیا اور

marfat.com
Marfat.com

اس میں میرے غیر کو شریک کیا تو میں اس سے بَری ہوں وہ اسی کا عمل ہے جس کو اس نے شریک کیا ہے۔

(تفسیر امام ابن ابی حاتم رقم الحدیث:۱۳۰۲۱)

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک شخص آیا اور اس نے کہا یہ بتایئے ایک شخص جہاد کرتا ہے اس میں اجرت بھی طلب کرتا ہے اور اپنی شہرت بھی، اس کو کیا ملے گا؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین بار فرمایا اس کو کچھ نہیں ملے گا۔ پھر فرمایا:

اللہ تعالیٰ اس عمل کو قبول فرماتا ہے جو خالص اس کے لیے کیا جائے اور اس عمل سے اس کی رضا کا ارادہ کیا جائے۔

(سنن النسائی رقم الحدیث:۳۱۴۰)

حضرت ضحاک بن قیس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:۔

اپنے تمام اعمال اخلاص کے ساتھ کرو۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ اخلاص کے بغیر کسی عمل کو قبول نہیں کرتا۔

(سنن دار قطنی، ج۱، رقم الحدیث:۱۳۰، الجامع الصغیر، ج۱، رقم الحدیث:۲۹۹؛ الجامع الکبیر، ج۱، رقم الحدیث:۷۳۲)

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:۔

اللہ کی عبادت اخلاص کے ساتھ کرو۔ پانچ (فرض) نمازیں پڑھو اور اپنے اموال کی زکوٰۃ خوشی سے ادا کرو۔ اپنے مہینہ (رمضان) کے روزے رکھو، اپنے بیت (کعبہ) کا حج کرو (اور) اپنے رب کی جنت میں داخل ہو جاؤ۔

(حلیۃ الاولیاء، ج۵، ص۱۶۶، مجمع الزوائد، ج۱، ص۴۵، الجامع الصغیر، ج۱، رقم الحدیث:۳۰۰)

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے:

اعمال کا مدار صرف نیتوں پر ہے۔ ہر شخص کے عمل کا وہی اجر ہے جس کی اس نے

marfat.com

Marfat.com

نیت کی ہے، تو جس شخص کی ہجرت اللہ اور اس کے رسول کی طرف ہے تو اس کی ہجرت اللہ اور اس کے رسول کی طرف ہے اور جس شخص کی ہجرت دنیا کے لئے ہو کہ اس کو وہ پالے یا کسی عورت کی طرف ہو جس سے وہ نکاح کرے تو اللہ کے نزدیک اس کی ہجرت اسی کی طرف ہے جس کی اس نے نیت کی ہے۔

(صحیح البخاری، ج ۱، رقم الحدیث: ۱، صحیح مسلم، الامارۃ: ۱۵۵، (۱۹۰۷) سنن ابوداؤد، ج ۲، رقم الحدیث: ۲۲۰۱)

شہر بن حوشب بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص حضرت عبادہ بن الصامت رضی اللہ عنہ کے پاس گیا اور آپ سے سوال کیا کہ یہ بتایئے کہ ایک شخص اللہ کے لیے نماز پڑھتا ہے اور یہ چاہتا ہے کہ نماز پر اس کی تعریف کی جائے، اور ایک شخص اللہ کے لیے روزے رکھتا ہے اور یہ چاہتا ہے کہ اس کی تعریف کی جائے، حضرت عبادہ نے کہا:

اسے کسی چیز کا اجر نہیں ملے گا۔ اللہ عزوجل فرماتا ہے میں سب سے اچھا شریک ہوں، جس نے میرے ساتھ کسی کو شریک بنایا تو وہ کام اس کے لیے ہے مجھے اس کی کوئی حاجت نہیں۔

(جامع البیان رقم الحدیث: ۱۷۶۵۲)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب قیامت کے دن مہر زدہ نامہ اعمال لائیں گے، اللہ تبارک وتعالیٰ فرمائے گا، اس صحیفہ کو قبول کرلو اور اس صحیفہ کو چھوڑ دو۔ فرشتے کہیں گے تیری عزت کی قسم! ہم نے وہی لکھا ہے جو اس نے عمل کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا:

تم نے سچ کہا (لیکن) اس کا عمل میری ذات کے لیے نہیں تھا۔ آج میں صرف اسی عمل کو قبول کروں گا جو میری ذات کے لیے کیا گیا ہوگا۔

(المعجم الاوسط، ج ۷، رقم الحدیث: ۶۱۲۹، سنن دارقطنی، ج ۱، رقم الحدیث: ۱۲۹، مجمع الزوائد، ج ۱۰، ص ۳۵)

قیامت کے دن تین گروہ:

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:۔

قیامت کے دن میری امت کے تین گروہ ہوں گے۔ ایک گروہ ان لوگوں کا ہوگا

marfat.com
Marfat.com

جنہوں نے خالص اللہ عزوجل کے لیے عبادت کی ہوگی۔ایک گروہ ان لوگوں کا ہوگا جنہوں نے دکھاوے کے لیے اللہ تعالیٰ کی عبادت کی ہوگی۔اور ایک گروہ ان لوگوں کا ہوگا جنہوں نے دنیا کے لیے اللہ تعالیٰ کی عبادت کی ہوگی۔تو جس نے دنیا کے لیے اللہ تعالیٰ کی عبادت کی ہوگی،اس سے اللہ تعالیٰ فرمائے گا،تو نے میری عبادت سے کس چیز کا ارادہ کیا تھا؟وہ کہے گا دُنیا کا۔اللہ تعالیٰ فرمائے گا:

یقیناً جس چیز کو تو نے جمع کیا تھا،اس نے تجھ کو نفع نہیں دیا اس کو دوزخ میں لے جاؤ اور جس نے ریاکاری کے لیے عبادت کی تھی،اس سے اللہ تعالیٰ فرمائے گا:

تیری عبادت صرف ریاکاری کے لیے تھی،اس میں سے میری طرف کوئی چیز نہیں پہنچی اور وہ ریا آج تجھے نفع نہیں دے گا،اس کو دوزخ میں لے جاؤ اور جس نے خالص اللہ عزوجل کے لیے عبادت کی تھی،اس سے فرمائے گا:

تو نے میری عبادت کرنے سے کس چیز کا ارادہ کیا تھا۔وہ شخص کہے گا تیری عزت اور جلال کی قسم!تو ضرور مجھ سے زیادہ جاننے والا ہے۔میں تیری رضا جوئی اور جنت کے لیے تیری عبادت کرتا تھا۔اللہ تعالیٰ فرمائے گا:

میرے بندے نے سچ کہا اس کو جنت کی طرف لے جاؤ۔

(شعب الایمان،ج ۵،رقم الحدیث:۶۸۰۸،المعجم الاوسط،ج ۶،رقم الحدیث:۵۱۰۱،مجمع الزوائد،ج ۱۰،ص ۳۵۰)

اخلاص کے بغیر نیک عمل کا بھی نقصان ہے:

حضرت جندب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جس نے سنایا اللہ تعالیٰ اس کو سنائے گا اور جس نے دکھایا اللہ تعالیٰ اس کو دکھائے گا۔یعنی جس نے لوگوں کو دکھانے کے لیے عمل کیا قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کی رسوائی لوگوں کو دکھائے گا اور جس نے لوگوں کو سنانے کے لیے عمل کیا اللہ تعالیٰ اس کی فضیحت قیامت کے دن لوگوں کو سنائے گا۔

marfat.com
Marfat.com

(صحیح البخاری رقم الحدیث:۶۳۹۹، صحیح مسلم رقم الحدیث:۲۹۸۸، سنن ابن ماجہ رقم الحدیث:۳۹۷۰)

بے چارے شہید، عالم، قاری اور سخی:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:۔

قیامت کے دن سب سے پہلے جس کے خلاف فیصلہ کیا جائے گا وہ ایک شہید ہوگا۔ اس کو لایا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ اس کو دی ہوئی نعمتیں بتلائے گا۔ جن کا وہ اعتراف کرے گا۔ پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا تم نے ان نعمتوں کے مقابلہ میں کیا عمل کیا؟ وہ کہے گا میں نے تیری راہ میں قتال کیا حتیٰ کہ میں شہید ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا:۔ تم جھوٹ کہتے ہو تم نے اس لیے قتال کیا تا کہ یہ کہا جائے کہ تم بہت بہادر ہو۔ سو وہ کہا گیا۔ پھر اللہ تعالیٰ کے حکم سے اس کو اوندھے منہ جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔

پھر ایک شخص کو لایا جائے گا جس نے علم حاصل کیا اور پڑھایا اور قرآن پڑھا۔ اللہ تعالیٰ اس کو اپنی دی ہوئی نعمتیں بتلائے گا جس کا وہ اعتراف کرے گا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا تم نے ان نعمتوں کے مقابلہ میں کیا عمل کیا؟ وہ کہے گا میں نے علم حاصل کیا اور پڑھایا اور میں نے تیرا قرآن پڑھا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا تم نے جھوٹ بولا تم نے اس لیے علم حاصل کیا تھا تا کہ تم کو عالم کہا جائے اور تم نے قرآن پڑھا تا کہ یہ کہا جائے کہ ''وہ قاری ہے'' سو کہا گیا۔ پھر اللہ تعالیٰ کے حکم سے اس کو جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔

پھر اس شخص کو پیش کیا جائے گا جس کو اللہ تعالیٰ نے وسعت دی تھی اور اس کو ہر قسم کا مال عطا فرمایا تھا۔ اللہ تعالیٰ اس کو اپنی دی ہوئی نعمتیں بتلائے گا اور وہ ان کا اعتراف کرے گا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا تم نے ان نعمتوں کے مقابلہ میں کیا عمل کیا؟ وہ کہے گا میں نے اپنے مال کو نیکی کے ہر اس راستہ میں تیری خاطر خرچ کیا جو تجھ کو پسند ہے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا تم نے جھوٹ بولا تم نے تو یہ اس لیے کیا تھا تا کہ یہ کہا جائے کہ یہ بہت سخی ہے۔ سو وہ کہا گیا۔ پھر اللہ تعالیٰ کے حکم سے اس کو جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔

(صحیح مسلم، ۱۵۱، ج۳، ۱۵۱۳(۱۹۰۵)، ۴۸۴۰، سنن الترمذی، ج۴، رقم الحدیث:۲۳۸۹)

marfat.com

Marfat.com

بنی اسرائیل کا عابد اور شیطان:

امام محمد بن محمد غزالی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

ایک عابد بہت بڑے عرصہ تک اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتا رہا۔ اس کے پاس کچھ لوگ آئے اور انہوں نے کہا کہ فلاں جگہ لوگ اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر ایک درخت کی عبادت کرتے ہیں۔ وہ عابد غضبناک ہوا اور کلہاڑا کندھے پر رکھ کر اس درخت کو کاٹنے کے لیے چل پڑا۔ راستے میں ابلیس اس کو ایک بوڑھے آدمی کی شکل میں ملا اور پوچھا کہاں جا رہے ہو؟ اس نے کہا میں اس درخت کو کاٹنے جا رہا ہوں۔ ابلیس نے کہا تمہارا اس درخت سے کیا تعلق ہے؟ تم بلا وجہ اپنی عبادت کو چھوڑ کر ایک غیر اہم کام کے پیچھے پڑ رہے ہو۔ عابد نے کہا یہ کام بھی میری عبادت ہے۔ ابلیس نے کہا میں تم کو وہ درخت کاٹنے نہیں دوں گا۔ پھر ان دونوں میں کشتی ہوئی۔ عابد نے اس کو اٹھا کر زمین پر پٹخ دیا اور اس کے سینہ پر چڑھ کر بیٹھ گیا۔ ابلیس نے کہا مجھے چھوڑ دو۔ میں تم کو ایک مشورہ دیتا ہوں۔ عابد نے اس کو چھوڑ دیا۔ ابلیس نے کہا اے شخص! اللہ تعالیٰ نے تم سے یہ کام ساقط کر دیا ہے۔ اور تم پر اس کو فرض نہیں کیا۔ اور تم اس درخت کی عبادت نہیں کرتے اور اگر کوئی عبادت کرتا ہے تو اس کی تم سے پوچھ گچھ نہیں ہوگی اور اس زمین میں اللہ تعالیٰ کے انبیاء بہت ہیں۔ اگر اللہ تعالیٰ چاہے گا تو اس درخت کی پوجا کرنے والوں کی طرف اپنا کوئی نبی بھیج دے گا۔ اور اس نبی کو اس درخت کے کاٹنے کا حکم دے گا۔ عابد نے کہا میں اس درخت کو ضرور کاٹوں گا اور ابلیس کو کشتی کے لیے للکارا اور عابد ابلیس کو پچھاڑ کر اس کے سینہ پر چڑھ کر بیٹھ گیا۔ آخر ابلیس عاجز آ گیا اور اس سے کہنے لگا تمہارا کیا مشورہ ہے؟ میں تم کو درمیانی راہ بتاتا ہوں۔ وہ تمہارے لیے زیادہ بہتر اور زیادہ فائدہ مند ہوگی۔ عابد نے پوچھا: وہ کیا ہے؟ ابلیس نے کہا مجھے چھوڑ دو تاکہ میں تم کو تفصیل سے بتاؤں! عابد نے اس کو چھوڑ دیا۔ ابلیس نے کہا تم فقیر آدمی ہو۔ تمہارے پاس مال نہیں ہے۔ لوگ تمہاری کفالت کرتے

marfat.com
Marfat.com

ہیں اور تم ان پر بوجھ ہو۔ اور شاید کہ تمہارے دل میں خواہش ہو کہ تم اپنے بھائیوں کی مالی امداد کرو اور اپنے پڑوسیوں کے ساتھ غم خواری کرو اور تم سیر ہو کر کھاؤ اور لوگوں سے مستغنی رہو؟ عابد نے کہا ہاں! ابلیس نے کہا پھر درخت کاٹنے سے باز آ جاؤ اور تمہیں ہر رات اپنے سرہانے دو دینار مل جائیں گے۔ صبح کو تم وہ دو دینار لے لینا اور ان کو اپنے آپ پر اور اپنے عیال پر خرچ کرنا اور اپنے بھائیوں پر صدقہ کرنا۔ یہ تمہارے اور دیگر مسلمانوں کے لیے اس درخت کے کاٹنے سے زیادہ فائدہ مند ہوگا۔ اور اس درخت کے بعد وہاں اور درخت اگ سکتا ہے اور اس کے کاٹنے سے پوجا کرنے والوں کو کوئی نقصان نہیں پہنچے گا اور تمہارے مسلمان ضرورت مند بھائیوں کو اس درخت کے کاٹنے سے کوئی فائدہ نہیں پہنچے گا۔ عابد ابلیس کی اس پیشکش پر غور کرنے لگا اور بے ساختہ کہنے لگا بات تو اس بوڑھے کی سچی ہے۔ میں نبی تو ہوں نہیں جو مجھ پر اس درخت کا کاٹنا لازم ہو اور نہ اللہ تعالیٰ نے مجھے اس درخت کے کاٹنے کا حکم دیا ہے کہ میں اس درخت کے نہ کاٹنے کی وجہ سے گنہ گار ہو جاؤں اور جو صورت اس نے بتائی ہے اس میں زیادہ نفع ہے۔ سو دونوں نے قسم کھا کر اس بات پر معاہدہ کر لیا۔ عابد لوٹ آیا۔ اس نے اپنے عبادت خانے میں رات گزاری۔ صبح کو اسے اپنے سرہانے دو دینار مل گئے۔ اس نے وہ دینار لے لیے۔ اسی طرح اگلے دن بھی ہوا۔

تیسری صبح عابد کو اپنے سرہانے کوئی چیز نہ ملی۔ وہ غضبناک ہوا اور کلہاڑی کندھے پر ڈال کر چل پڑا۔ اس کے سامنے سے ابلیس ایک بوڑھے کی صورت میں آتا ہوا ملا۔ اس نے پوچھا کہاں جا رہے ہو؟ عابد نے کہا میں اس درخت کو کاٹوں گا۔ ابلیس نے کہا تم جھوٹ بولتے ہو۔ خدا کی قسم! تم اس درخت کو کاٹنے پر قادر نہیں ہو۔ اور تمہارے لیے یہ ممکن نہیں ہے۔ عابد پہلی بار کی طرح اس سے کشتی کے لیے آگے بڑھا۔ ابلیس نے کہا اب یہ نہیں ہو سکتا۔ اور ایک ہی حملے میں اس کو پچھاڑ دیا اور عابد چڑیا کی طرح اس کے پیروں

marfat.com
Marfat.com

میں گر پڑا اور ابلیس اس کے سینہ پر بیٹھ گیا۔ ابلیس نے کہا: باز آ جاؤ ورنہ میں تم کو ذبح کر دوں گا۔ عابد نے غور کیا تو اس کو ابلیس کے مقابلہ میں بالکل طاقت محسوس نہ ہوئی۔ عابد نے کہا تم مجھ پر غالب آ گئے۔ اب مجھ کو چھوڑ دو اور یہ بتاؤ کہ میں پہلی بار تم پر کس طرح غالب آیا تھا اور اس بار کیوں نہ غالب آ سکا؟ ابلیس نے کہا: اس لیے کہ پہلی بار تم اللہ تعالیٰ کے لیے غضبناک ہوئے تھے اور تمہاری نیت آخرت کی تھی۔ اس لیے اللہ تعالیٰ نے مجھ پر تمہیں غالب کر دیا اور اس بار تم اپنے نفس اور دنیا کے لیے غضبناک ہوئے تو میں نے تم کو پچھاڑ دیا۔

(احیاء العلوم، ج ۴، ص ۲۸۵_۲۸۴)

رسول اللہ ﷺ کو اپنی امت کی ریاکاری کا خوف:

حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ مجھے اپنی امت پر شرک اور شہوت خفیہ کا خطرہ ہے میں نے عرض کیا: کیا آپ کے بعد آپ کی امت شرک کرے گی؟ آپ نے فرمایا: سنو! وہ سورج، چاند، پتھروں اور بتوں کی عبادت نہیں کریں گے لیکن وہ لوگوں کو دکھانے کے لیے عمل کریں گے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! اور شہوت خفیہ کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا:
ایک شخص روزے کی حالت میں صبح اٹھے گا پھر اس کو شہوت ہوگی اور وہ روزہ چھوڑ کر جنسی عمل کرے گا۔

(تفسیر امام ابن ابی حاتم رقم الحدیث:)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اس وقت ہم آپس میں مسیح الدجال کا ذکر کر رہے تھے آپ ﷺ نے فرمایا:
کیا میں تم کو یہ نہ بتاؤں کہ مسیح الدجال سے زیادہ مجھ کو تم پر کس چیز کا خطرہ ہے؟ ہم نے

marfat.com
Marfat.com

عرض کیا کیوں نہیں یا رسول اللہ ﷺ! آپ نے فرمایا:
شرک خفی (ریاکاری) کا، ایک شخص کھڑے ہو کر نماز پڑھتا ہے کہ کوئی شخص اس کی نماز کو دیکھ رہا ہے تو وہ نماز کو زیادہ مزین کر کے پڑھتا ہے۔ (یعنی اچھی طرح رکوع، سجود کرنے لگتا ہے)

(سنن ابن ماجہ رقم الحدیث: ۴۲۰۴ شعب الایمان رقم الحدیث: ۶۸۳۲، مسند الفردوس: ۸۱۶۳)

نیک عمل کر کے اس میں اخلاص باقی رکھنا:

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:۔
کسی نیک عمل کو باقی رکھنا نیک عمل کرنے سے زیادہ دشوار ہے۔ ایک شخص تنہائی میں کوئی نیک عمل کرتا ہے تو اس کا اجر ستر گنا لکھ دیا جاتا ہے۔ پھر شیطان اس کو بہکاتا رہتا ہے حتیٰ کہ وہ اس عمل کا لوگوں سے ذکر کرتا ہے اور اس کا اعلان کر دیتا ہے۔ پھر اس کی وہ نیکی (پوشیدہ نیکیوں کی بجائے) ظاہر نیکیوں میں لکھ دی جاتی ہے اور تنہائی میں عمل کرنے کی وجہ سے جو اس کا زیادہ اجر تھا، وہ کم کر دیا جاتا ہے اور شیطان اس کو مسلسل ورغلاتا رہتا ہے حتیٰ کہ وہ چاہتا ہے کہ اس کی اس نیکی کا ذکر کیا جائے اور اس نیکی پر اس کی تعریف کی جائے۔ پھر اس کے عمل کو ظاہری نیکیوں سے بھی کاٹ دیا جاتا ہے اور یہ لکھ دیا جاتا ہے کہ اس نے یہ عمل ریاکاری کے طور پر کیا تھا۔ سو جو شخص اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے، وہ اپنے دین کی حفاظت کرتا ہے اور بے شک ریاکاری شرک ہے۔

(شعب الایمان، ج ۵، رقم الحدیث: ۶۸۱۳)

ریاکاری سے عمل پاک نہیں رہتا:

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ جندب بن زہیر عامری نے کہا میں ایک عمل اللہ کے لیے کرتا ہوں پھر کوئی اس پر مطلع ہوتا ہے تو مجھے خوشی ہوتی ہے۔
تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
اللہ تعالیٰ طیب ہے، وہ طیب کے سوا کوئی عمل قبول نہیں کرتا اور جس عمل میں کسی کو شریک کیا

marfat.com
Marfat.com

گیا ہو وہ اس عمل کو قبول نہیں فرماتا۔

(اسباب النزول للواحدی رقم الحدیث: ۶۰۴)

اخلاص کے ساتھ تھوڑا عمل بھی کافی ہے:

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب انہیں یمن کی طرف بھیجا گیا تو انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! مجھے نصیحت کیجئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

تم اخلاص کے ساتھ عبادت کرو، تمہیں تھوڑا عمل بھی کافی ہوگا۔

(امام حاکم نے کہا یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔ المستدرک: ۳۱۴۷)

اللہ تعالیٰ تمہاری صورتوں کو نہیں دیکھتا:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

بے شک اللہ تمہارے جسموں کی طرف نہیں دیکھتا اور نہ تمہاری صورتوں کی طرف دیکھتا ہے لیکن وہ تمہارے دلوں کی طرف دیکھتا ہے۔

(صحیح مسلم رقم الحدیث: ۲۵۶۴، مسند احمد ج ۲ ص ۲۸۴، سنن ابن ماجہ رقم الحدیث: ۴۱۴۳)

حضرت ابی ابن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اس امت کو دوسری امتوں پر اللہ کے نزدیک چند درجوں کی بشارت دے دو، پس جس شخص نے آخرت کا عمل دنیا کے لیے کیا اس کے لیے آخرت میں کوئی حصہ نہیں ہوگا۔

(مسند احمد ج ۵ ص ۱۴۳، صحیح ابن حبان رقم الحدیث: ۲۵۰۱، مجمع الزوائد ج ۱۰ رقم الحدیث: ۲۲۰)

تھوڑی سی ریاکاری بھی شرک ہے:

زید بن اسلم اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ مسجد کی طرف گئے تو دیکھا کہ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر انور کے پاس بیٹھے ہوئے رو رہے ہیں، انہوں نے ان سے پوچھا تمہیں کیا چیز رلا رہی ہے؟

marfat.com

Marfat.com

انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ حدیث سنی ہے کہ:

تھوڑا سا ریا بھی شرک ہے، اور جس نے اولیاء اللہ سے عداوت رکھی اس نے اللہ سے اعلان جنگ کر دیا۔ اللہ تعالیٰ نیک اور متقی لوگوں سے محبت کرتا ہے جو چھپ کر رہتے ہیں اگر وہ غائب ہو جائیں تو ان کو تلاش نہیں کیا جاتا اور اگر وہ حاضر ہوں تو ان کو کوئی پہچانتا نہیں ہے، ان کے دل ہدایت کے چراغ ہیں وہ ہر گرد آلود اندھیرے سے نکل جاتے ہیں۔

(سنن ابن ماجہ رقم الحدیث: ۳۹۸۹، المستدرک ج ۱ ص ۴، ج ۳ ص ۲۷۰، یہ حدیث صحیح ہے)

جو جس کے لئے عمل کرے اسی سے اجر مانگے:

حضرت محمود بن لبید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مجھے تم پر شرک اصغر کا سب سے زیادہ خطرہ ہے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے پوچھا یا رسول اللہ ﷺ! شرک اصغر کیا ہے؟ آپ نے فرمایا:

''ریا'' جب لوگوں کو ان کے مال کی جزا دی جائے گی تو اللہ تعالیٰ ان سے فرمائے گا جاؤ ان سے جا کر اپنے اعمال کی جزا لو جن کو دکھانے کے لیے تم عمل کرتے تھے۔ پس تمہارا کیا خیال ہے؟ کیا تم کو ان سے جزا ملے گی؟۔

(مسند احمد ج ۵ ص ۴۲۸، شعب الایمان رقم الحدیث: ۴۸۳۱، مجمع الزوائد ج ۱ ص ۱۰۲)

حضرت ابو سعید بن ابی فضالہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے:

قیامت کے دن جب اللہ عزوجل اولین اور آخرین کو جمع کرے گا تو ایک منادی ندا کرے گا جس نے اللہ کے لیے عمل میں کسی کو شریک کیا تو وہ اسی سے اپنے ثواب کو طلب کرے کیونکہ اللہ شریکوں کے شرک سے مستغنی (یعنی بے نیاز) ہے۔

(سنن الترمذی رقم الحدیث: ۳۱۵۴، سنن ابن ماجہ رقم الحدیث: ۴۲۰۳)

marfat.com
Marfat.com

اعتدال سے کام لیں

marfat.com
Marfat.com

فہرست

صفحہ نمبر	نام عنوان	نمبر شمار
73	اعتدال کا مطلب	1
73	قرآن پاک میں میانہ روی کا حکم	2
73	اللہ کی نعمت کا اثر تم پر ظاہر ہو	3
74	بلا عذر میلا کچیلا نبی کریم ﷺ کو پسند نہیں	4
74	تنگ دستی کا علاج	5
75	نبوت کے چوبیس اجزا میں سے ایک	6
75	عبادات میں میانہ روی کا حکم	7
75	میں تم سے زیادہ اللہ سے ڈرنے والا ہوں	8
76	ہر حقدار کو اس کا حق ادا کرو	9
77	میری سنت سے منہ موڑنے والے	10
78	تمہاری بیوی کا تم پر حق ہے	11
78	پہلے لوگ سختی کی وجہ سے ہلاک ہوئے	12
79	اپنے نفس کو کیوں عذاب میں ڈالا؟	13
80	اللہ کے نزدیک پسندیدہ عمل	14
81	اللہ کو کسی کے پیدل چلنے کی حاجت نہیں	15
81	میں یہودیت اور نصرانیت کے ساتھ نہیں بھیجا گیا	16
82	دین اس پر غالب آجائے گا	17

marfat.com

Marfat.com

اعتدال کا مطلب:

اعتدال کا مطلب یہ ہے کہ میانہ روی اختیار کی جائے۔ شدت پسندی کہیں بھی پسندیدہ نہیں ہوتی اور اسلام میں تو اس کی بالکل ہی گنجائش نہیں ہے۔ اگر مال خرچ کرنے کا موقع ہو تو ایسا نہ ہو کہ اپنے مال کو پانی کی طرح بے جا بہا دیا جائے اور ایسا بھی نہ ہو کہ جہاں خرچ کرنے کی جگہ ہو وہاں ضرورتاً بھی خرچ نہ کیا جائے، اسی طرح دوسرے معاملات میں اور عبادات میں نہ تو اتنی غفلت ہو کہ فرائض سے لاپرواہی برتی جائے اور نہ ہی ایسا ہو کہ انسان نفلی عبادت کیلئے سب کچھ چھوڑ بیٹھے بلکہ درمیانہ راستہ اختیار کیا جائے۔

قرآن پاک میں میانہ روی کا حکم:

اللہ تعالیٰ کا ارشاد پاک ہے:

ترجمہ: ''اور وہ لوگ جب خرچ کرتے ہیں تو نہ فضول خرچی کرتے ہیں اور نہ تنگی سے کام لیتے ہیں اور ان کا خرچ کرنا میانہ روی سے ہوتا ہے''۔ (الفرقان:٦٧)

ترجمہ: ''اور (اے مخاطب) رشتہ داروں کو ان کا حق ادا کرو اور مسکینوں اور مسافروں کو اور بے جا خرچ نہ کرو''۔ (بنو اسرائیل:٢٦)

ترجمہ: ''اور اپنا ہاتھ گردن سے بندھا ہوا نہ رکھ، اور نہ اس کو پوری طرح کھول دے کہ بیٹھا رہے ملامت زدہ، تھکا ہارا۔ (بنو اسرائیل:٢٩)

ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے بے جا خرچ کرنے سے منع فرمایا ہے اور ضرورت کی جگہ خرچ نہ کرنے سے روکا بھی ہے اور معاملات میں میانہ روی کا حکم فرمایا ہے۔ نبی کریم ﷺ کا اسوۂ حسنہ بھی یہی ہے۔ آپ ﷺ نے مال ہونے کے باوجود اپنی حالت غریبوں اور مسکینوں جیسی بنانے سے منع فرمایا ہے۔

اللہ کی نعمت کا اثر تم پر ظاہر ہو:

حضرت ابو الاحوص اپنے والد رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں میں نبی کریم

marfat.com
Marfat.com

صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں معمولی کپڑے پہنے ہوئے حاضر ہوا تو آپ نے پوچھا: کیا تمہارے پاس مال ہے؟ میں نے عرض کیا جی ہاں! آپ نے پوچھا کون کون سا مال ہے؟ میں نے عرض کیا مجھے اللہ تعالیٰ نے اونٹ، بکریاں، گھوڑے اور غلام سب کچھ دیا ہے، آپ نے فرمایا:

جب تمہیں اللہ تعالیٰ نے مال دیا ہے تو اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی نعمت اور عزت کا اثر تم پر ظاہر ہونا چاہیے۔

(سنن ابوداؤد رقم الحدیث: ۴۰۶۳، سنن النسائی رقم الحدیث: ۵۱۰۰)

بلا عذر میلا کچیلا نبی کریم ﷺ کو پسند نہیں:

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں گئے آپ نے ایک شخص کو دیکھا جس کے بال گرد و غبار سے اٹے ہوئے اور بکھرے ہوئے تھے، آپ ﷺ نے فرمایا:

کیا اس شخص کو کوئی ایسی چیز نہیں ملتی جس سے یہ اپنے بالوں کو درست کر سکے، پھر ایک اور شخص کو دیکھا جو میلے کپڑے پہنے ہوئے تھا، آپ نے فرمایا کیا اس شخص کو کوئی ایسی چیز نہیں ملتی جس سے یہ اپنے کپڑے دھو سکے۔

(سنن ابوداؤد رقم الحدیث: ۴۰۶۲، سنن النسائی رقم الحدیث: ۵۲۵۱)

تنگ دستی کا علاج:

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جس شخص نے اعتدال اور میانہ روی اختیار کی وہ تنگ دست نہیں ہوگا۔

(مسند احمد ج ۱ص ۴۴۷، رقم الحدیث: ۴۲۶۹)

امام بیہقی حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

marfat.com
Marfat.com

خرچ کرنے میں اعتدال اور میانہ روی نصف معیشت ہے۔

(الدر المنثور ج ۵ ص ۲۷۷)

نبوت کے چوبیس اجزا میں سے ایک:

حضرت ابو عبداللہ بن سرجس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

نیک سیرت، اطمینان اور اعتدال نبوت کے چوبیس اجزا میں سے ایک جز ہے۔

(سنن الترمذی رقم الحدیث: ۲۰۱۰، المعجم الاوسط رقم الحدیث: تاریخ بغداد ج ۳ ص ۶۶)

عبادات میں میانہ روی کا حکم:

جس طرح نبی کریم ﷺ کا اسوۂ حسنہ ہے کہ آپ معاملات میں میانہ روی کا حکم فرماتے ہیں اسی طرح آپ ﷺ اپنی امت کے لئے عبادات میں بھی اعتدال سے کام لینے کو پسند فرماتے ہیں۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک شخص کے پاس سے گزر ہوا جو ایک چٹان پر نماز پڑھ رہا تھا۔ آپ مکہ مکرمہ کی طرف گئے وہاں کچھ دیر ٹھہرے پھر واپس آئے تو وہ شخص اسی طرح نماز پڑھ رہا تھا آپ نے اپنے ہاتھ اکٹھے کیے اور کھڑے ہو کر تین بار فرمایا:

اے لوگو! اعتدال اور میانہ روی کو لازم رکھو کیونکہ اللہ تعالیٰ (اجر دینے سے) نہیں اکتاتا یہاں تک کہ تم (عبادت کرنے سے) اکتا جاتے ہو۔

(سنن ابن ماجہ رقم الحدیث: ۴۲۴۱، مسند ابو یعلی رقم الحدیث: ۷۹۷، صحیح ابن حبان رقم الحدیث: ۳۵۷)

میں تم سے زیادہ اللہ سے ڈرنے والا ہوں:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات کے حجروں میں تین شخص آئے۔ اور انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ

marfat.com
Marfat.com

وسلم کی عبادت کے متعلق سوال کیا۔ جب انہیں آپ کی عبادت کا معمول بتایا گیا، تو انہوں نے اس عبادت کو کم سمجھا اور کہا:

کہاں ہم اور کہاں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم! آپ تو بخشے ہوئے ہیں۔ (یعنی آپ کو زیادہ عبات کرنے کی کیا ضرورت ہے۔) تو ان میں سے ایک نے کہا:

میں تو ہمیشہ ساری رات نماز پڑھوں گا۔

دوسرے نے کہا:

میں ہمیشہ روزہ رکھوں گا اور کبھی افطار نہیں کروں گا۔

تیسرے نے کہا:

میں عورتوں سے الگ رہوں گا اور کبھی شادی نہیں کروں گا۔

پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

تم وہ لوگ ہو جنہوں نے اس اس طرح کہا ہے۔ سنو! بخدا میں تم سے زیادہ اللہ سے ڈرنے والا اور سب سے زیادہ متقی ہوں، لیکن میں روزہ بھی رکھتا ہوں اور کھاتا پیتا بھی ہوں اور نماز بھی پڑھتا ہوں اور سوتا بھی ہوں اور عورتوں سے شادی بھی کرتا ہوں، سو جس نے میری سنت سے منہ موڑا وہ میرے طریقہ پر نہیں ہے۔

(صحیح البخاری، ج ٦، رقم الحدیث: ٥٠٦٣)

ہر حق دار کو اس کا حق ادا کرو:

حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سلمان اور حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہما کو آپس میں بھائی بنایا۔ ایک دن حضرت سلمان، حضرت ابو الدرداء سے ملنے گئے تو انہوں نے حضرت ام الدرداء رضی اللہ عنہا کو پھٹے پرانے کپڑے پہنے دیکھا، حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے کہا یہ آپ نے اپنا کیا حال بنا رکھا ہے؟ انہوں نے کہا آپ کے بھائی ابو الدرداء کو دنیا سے کوئی دلچسپی نہیں ہے۔ جب

marfat.com
Marfat.com

حضرت ابوالدرداء آئے تو ان کی اہلیہ نے ان کے لیے کھانا تیار کیا، حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوالدرداء سے کہا آپ بھی کھائیے۔ انہوں نے کہا میں روزے سے ہوں۔ حضرت سلمان نے کہا جب تک آپ کھانا نہیں کھائیں گے، میں بھی نہیں کھاؤں گا۔ پھر حضرت ابوالدرداء نے کھانا کھالیا۔ جب رات ہوئی تو حضرت ابوالدرداء نماز کے لیے کھڑے ہوگئے۔ حضرت سلمان نے کہا سو جائیں، وہ سو گئے۔ پھر نماز کے لیے کھڑے ہوئے۔ انہوں نے پھر کہا سو جائیں۔ جب رات کا آخری حصہ رہ گیا تو حضرت سلمان نے کہا اب کھڑے ہوں۔ پھر دونوں نے نماز (تہجد) پڑھی، پھر حضرت سلمان نے کہا:

آپ کے رب کا آپ پر حق ہے اور آپ کے نفس کا آپ پر حق ہے اور آپ کے اہل (بیوی) کا آپ پر حق ہے، ہر حقدار کو اس کا حق ادا کریں۔ حضرت ابوالدرداء نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئے اور آپ سے اس واقعہ کا ذکر کیا، آپ ﷺ نے فرمایا:

سلمان نے سچ کہا۔

(صحیح البخاری، ج ۲، رقم الحدیث: ۵۹۶۸، سنن ترمذی، ج ۴، رقم الحدیث: ۲۴۲۱)

میری سنت سے منہ موڑنے والے:

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے چند نفوس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج سے خلوت میں آپ کی عبادت کے متعلق سوال کیا ہے۔ پھر بعض اصحاب نے کہا میں کبھی نکاح نہیں کروں گا اور بعض نے کہا میں گوشت نہیں کھاؤں گا۔ بعض نے کہا میں بستر پر نہیں سوؤں گا۔ آپ نے اللہ کی حمد و ثناء کرنے کے بعد فرمایا:

فلاں فلاں لوگوں کا کیا حال ہے؟ جو اس طرح کہتے ہیں، لیکن میں نماز بھی پڑھتا ہوں اور سوتا بھی ہوں، روزہ بھی رکھتا ہوں اور کھاتا پیتا بھی ہوں، اور عورتوں سے نکاح بھی کرتا ہوں۔ سو جس نے میری سنت سے منہ موڑا وہ میرے طریقہ پر نہیں ہے۔

marfat.com

Marfat.com

(صحیح مسلم، نکاح ۵، (۱۴۰۱) ۳۳۴۳، سنن النسائی، ج ۶، رقم الحدیث: ۳۲۱۷)

تمہاری بیوی کا تم پر حق ہے:

حضرت ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ خویلد بنت حکیم جو حضرت عثمان بن مظعون کے نکاح میں تھیں، وہ میرے پاس آئیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو بہت خراب حال میں دیکھا، آپ نے مجھ سے فرمایا اے عائشہ! خویلد کس قدر ابتر حال میں ہے۔ حضرت عائشہ نے کہا یا رسول اللہ ﷺ! جس عورت کا خاوند دن کو روزہ رکھتا ہو اور ساری رات نماز پڑھتا ہو، وہ اس عورت کی طرح ہے جس کا کوئی خاوند نہ ہو۔ سو اس نے اپنے آپ کو ضائع کرنے کے لیے چھوڑ دیا۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عثمان بن مظعون کو بلوایا۔ جب حضرت عثمان بن مظعون آئے تو آپ ﷺ نے فرمایا:

اے عثمان! کیا تم میری سنت سے منہ موڑنے والے ہو؟

انہوں نے کہا: نہیں! بخدا یا رسول اللہ ﷺ! میں تو آپ کی سنت کو طلب کرتا ہوں۔ آپ نے فرمایا:

میں سوتا بھی ہوں اور نماز بھی پڑھتا ہوں، روزہ بھی رکھتا ہوں اور کھاتا پیتا بھی ہوں، اور عورتوں سے نکاح بھی کرتا ہوں۔ اے عثمان! اللہ سے ڈرو، کیونکہ تمہارے اہل (بیوی) کا بھی تم پر حق ہے اور تمہارے مہمان کا بھی تم پر حق ہے، اور تمہارے نفس کا بھی تم پر حق ہے، سو تم روزہ رکھو اور کھاؤ پیو بھی، اور نماز بھی پڑھو اور سوؤ بھی۔

(اس حدیث کی سند صحیح ہے، مسند احمد، ج ۱۰، رقم الحدیث: ۲۶۳۶۸)

پہلے لوگ سختی کی وجہ سے ہلاک ہوئے:

حضرت ابو قلابہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض صحابہ نے یہ ارادہ کیا کہ دنیا کو ترک کردیں اور عورتوں کو چھوڑ دیں اور راہب ہو جائیں، رسول اللہ صلی

marfat.com
Marfat.com

اللہ علیہ وسلم نے ان سے ناراض ہو کر فرمایا:

تم سے پہلے لوگ صرف (دین میں) سختی کرنے کی وجہ سے ہلاک ہوئے تھے۔ انہوں نے اپنے اوپر سختی کی، تو اللہ تعالیٰ نے ان کے اوپر سختی کی، ان کے بچے کھچے لوگ مندروں اور گرجوں میں ہیں۔ اللہ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو، حج کرو اور عمرہ کرو، تم سیدھے رہو تو تمہارے لیے استقامت ہوگی، اور ان ہی لوگوں کے متعلق یہ آیت نازل ہوئی:

''اے ایمان والو! تم ان پسندیدہ چیزوں کو حرام قرار نہ دو جن کو اللہ نے تمہارے لیے حلال کر دیا ہے۔''

قتادہ بیان کرتے ہیں کہ یہ آیت ان صحابہ کے متعلق نازل ہوئی ہے جنہوں نے ارادہ کیا تھا کہ اچھے کپڑے اتار دیں، عورتوں کو چھوڑ دیں اور زاہد بن جائیں۔

(امام ابوجعفر محمد بن جریر طبری متوفی ۳۱۰ھ، جامع البیان، جز ۷، ص ۱۳)

اپنے نفس کو کیوں عذاب میں ڈالا؟

امام ابوداؤد سلیمان بن اشعث رحمۃ اللہ علیہ روایت کرتے ہیں:

مجیبہ باہلیہ اپنے والد یا چچا سے روایت کرتی ہیں کہ ان کے باپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئے، پھر واپس چلے آئے۔ پھر ایک سال کے بعد دوبارہ آپ سے ملنے گئے، اس وقت ان کا جسم کمزوری کی وجہ سے بہت متغیر ہو چکا تھا۔ انہوں نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ! کیا آپ نے مجھے نہیں پہچانا؟۔ آپ نے پوچھا کون ہو؟ انہوں نے کہا فلاں باہلی ہوں جو ایک سال پہلے آپ سے ملنے آیا تھا۔ آپ نے پوچھا تم کس وجہ سے اس قدر بدل گئے؟ تم تو بہت خوبصورت تھے؟ انہوں نے کہا میں جب سے آپ کے پاس سے گیا ہوں، میں نے کبھی دن کو کھانا نہیں کھایا، صرف رات کو کھانا کھایا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم نے اپنے نفس کو کیوں عذاب میں ڈالا؟ پھر آپ نے فرمایا رمضان

marfat.com
Marfat.com

کے روزے رکھا کرو اور ہر مہینہ میں ایک روزہ رکھ لیا کرو۔ انہوں نے کہا زیادہ کریں مجھ میں اس کی طاقت ہے۔ آپ نے فرمایا ہر ماہ دو روزے رکھ لو، انہوں نے پھر کہا زیادہ کریں، آپ نے فرمایا ہر ماہ تین روزے رکھ لو۔ انہوں نے پھر کہا، زیادہ کریں۔ فرمایا حرم کے مہینہ میں روزہ رکھو۔ پھر چھوڑ دو، حرم کے مہینہ میں روزہ رکھو پھر چھوڑ دو، حرم کے مہینہ میں روزہ رکھو پھر چھوڑ دو۔ آپ نے تین انگلیوں کو ملا کر اشارہ کیا، پھر چھوڑ دیا۔ (اس کا مطلب یہ ہے کہ حرم کے مہینہ میں تین مسلسل روزے رکھو، پھر تین دن چھوڑ دو، اور اس طرح تین بار کرو، یعنی صرف حرم کے مہینہ میں نفلی روزے رکھنے کی اجازت دی۔ (حرم کے مہینہ سے مراد ایام حج کے مہینے میں۔)

(سنن ابوداؤد، ج ۲، رقم الحدیث: ۲۴۲۸)

اللہ کے نزدیک پسندیدہ عمل:

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ان کے پاس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے، اس وقت ان کے پاس ایک عورت بیٹھی ہوئی تھی۔ آپ نے پوچھا یہ کون ہے؟ حضرت عائشہ نے کہا یہ فلاں عورت ہے، اس کی نمازوں کا بڑا چرچا ہے۔ آپ نے فرمایا:

چھوڑو، اتنا عمل کرو جو ہمیشہ کر سکو، بخدا! اللہ اس وقت تک نہیں اکتا تا جب تک تم نہ اکتاؤ، اور اللہ کے نزدیک پسندیدہ عمل وہ ہے جس پر بندہ ہیشگی کرے۔

(صحیح البخاری، ج ۱، رقم الحدیث: ۴۳، صحیح مسلم، مسافرین، ۲۲۱، ۷۸۵)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم گھر میں داخل ہوئے تو دو ستونوں کے درمیان ایک رسی بندھی ہوئی تھی۔ آپ نے پوچھا یہ رسی کیسی ہے؟ تو کہا گیا یہ زینب کی رسی ہے۔ جب وہ (نماز میں) تھک جاتی ہیں تو اس رسی کے سہارے کھڑی ہوتی ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

نہیں! اس کو کھول دو، تم میں سے کوئی شخص جب تک خوشی سے نماز پڑھ سکتا ہے، پڑھے اور

marfat.com
Marfat.com

جب تھک جائے، تو بیٹھ جائے۔

(صحیح البخاری، ج ۲، رقم الحدیث: ۱۱۵۰، سنن النسائی، ج ۳ رقم الحدیث: ۱۶۴۲)

اللہ کو کسی کے پیدل چلنے کی حاجت نہیں:

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میری بہن نے نذر مانی تھی کہ وہ پیدل چل کر بیت اللہ جائے گی۔ انہوں نے کہا کہ میں نے سوچا کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے متعلق مسئلہ معلوم کروں۔ میں نے آپ سے پوچھا تو آپ نے فرمایا وہ حج کو جائے اور سوار ہو۔ امام ترمذی نے اس حدیث کو حضرت انس سے روایت کیا ہے۔ اس حدیث میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اللہ اس کے پیدل چلنے سے بے نیاز ہے، اس سے کہو سوار ہو جائے۔

(صحیح البخاری، ج ۲، رقم الحدیث: ۲۸۶۶، صحیح مسلم، نذر، ۱۱، (۱۶۴۴) ۴۱۷۲)

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا، ایک بوڑھا شخص جو پیدل نہیں چل سکتا، اسے اس کے دو بیٹے پکڑ کر چلا رہے تھے آپ نے پوچھا یہ ایسا کیوں کر رہا ہے؟ صحابہ نے کہا اس نے پیدل حج کرنے کی نذر مانی تھی۔ آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ اس سے بے نیاز ہے کہ یہ اپنے نفس کو عذاب دے اور اس کو سوار ہونے کا حکم دیا۔

(صحیح البخاری، ج ۲، رقم الحدیث: ۱۸۶۵، صحیح مسلم، نذر ۹، (۱۶۴۲) ۴۱۶۹، سنن ابوداؤد ج ۲، رقم الحدیث: ۳۳۰۱)

میں یہودیت اور نصرانیت کے ساتھ نہیں بھیجا گیا:

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک لشکر میں گئے، ایک شخص ایک غار میں گیا جس میں پینے کے لیے پانی بھی تھا، اس شخص کے دل میں یہ خیال آیا کہ اگر وہ اس غار میں رہے تو اس میں پانی بھی ہے اور اس کے ارد گرد سبزیاں بھی ہیں، وہ دنیا کے بکھیڑوں سے آزاد ہو کر اس غار میں رہ کر زندگی بسر کر سکتا ہے۔ پھر اس نے سوچا کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جا کر اس کا ذکر

marfat.com

Marfat.com

کروں۔ اگر آپ نے اجازت دے دی، تو میں اس غار میں رہوں گا، ورنہ نہیں رہوں گا۔

اس نے آپ سے عرض کیا:

یا نبی اللہ ﷺ! میں ایک غار کے پاس سے گزرا، اس میں زندگی بسر کرنے کے لیے پانی بھی ہے اور سبزیاں بھی ہیں، میرے دل میں آیا کہ میں اس غار میں رہوں اور دنیا کے بکھیڑوں سے آزاد ہو جاؤں۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

میں یہودیت اور نصرانیت کے ساتھ نہیں بھیجا گیا، میں ملت حنیفیہ کے ساتھ بھیجا گیا ہوں، جو بہت آسان ہے اور اس ذات کی قسم جس کے قبضہ وقدرت میں میری جان ہے! اللہ کی راہ میں ایک صبح کرنا یا ایک شام گزارنا، دنیا و مافیہا (یعنی جو کچھ اس میں ہے) سے بہتر ہے، اور تم میں سے کسی ایک شخص کا جہاد کے لیے صف میں کھڑے ہونا اس کی (تنہا) ساٹھ سال کی نمازوں سے بہتر ہے۔

(مسند احمد ج ۵، ص ۲۶۶، المعجم الکبیر للطبرانی، ج ۸، رقم الحدیث: ۷۸۶۸، مجمع الزوائد ج ۵، ص ۲۷۹)

دین اس پر غالب آ جائے گا:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

بلاشبہ دین آسان ہے جو شخص اس دین کو مشکل بنانے کی کوشش کرے گا، دین اس پر غالب آ جائے گا۔

(صحیح البخاری، ج ۱، رقم الحدیث: ۳۹)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک اعرابی (دیہاتی) نے مسجد میں پیشاب کر دیا لوگ اس کو مارنے کے لیے جھپٹے تو رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا:

اس کو چھوڑ دو، اور اس کے پیشاب کے اوپر ایک یا دو ڈول پانی بہا دو، کیونکہ تم آسانی کرنے کے لیے بھیجے گئے ہو، مشکل میں ڈالنے کے لیے نہیں بھیجے گئے۔

(صحیح البخاری رقم الحدیث: ۶۱۲۸، صحیح مسلم رقم الحدیث: ۲۸۴)

marfat.com
Marfat.com

......انفاق فی سبیل اللہ کریں......

marfat.com
Marfat.com

فہرست

صفحہ نمبر	نام عنوان	نمبر شمار
87	انفاق فی سبیل اللہ کے متعلق قرآن مجید کی وضاحت	1
88	اخص الخواص کی زکوٰۃ	2
88	صدقہ دینے سے مال کم نہیں ہوتا	3
89	لنگر جاری کرنے والے بہترین لوگ ہیں	4
90	صدقہ کیا ہے؟	5
90	ہر نیک کام صدقہ ہے	6
91	انسان کے ہر جوڑ پر صدقہ واجب	7
91	خاتون کو صدقے کا اجر	8
91	بخل (کنجوسی) ہلاکت کا ذریعہ ہے	9
92	کنجوس جنت سے دور	10
92	کنجوس کے پاس مال ہونا اللہ کی ناراضگی کی وجہ سے ہے	11
92	صدقہ دینے کے آداب	12
92	پہلے گھر والوں کو دیں	13
93	صدقہ وہ جس کے بعد محتاجی نہ ہو	14
94	صدقہ دینے کی ترتیب	15
95	اہل وعیال کو نہ دینا گناہ ہے	16

marfat.com

Marfat.com

17	اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے	95
18	صدقہ پاک کمائی سے ہو	96
19	صدقہ دے کر جتانے والوں کی محرومی	96
20	بیوہ اور مساکین کو صدقہ دینے والا مجاہد کی طرح	97
21	خفیہ صدقہ دینے کا اجر	97
22	صدقہ دے کر اللہ کے غضب کو ٹھنڈا کر لو	98
23	خفیہ صدقہ دینے والا اللہ کا محبوب	98
24	فرشتوں کی دعا	99
25	اے ابن آدم! تو خرچ کر	99
26	رسول اللہ ﷺ کی دعا	100
27	سخی کا ہاتھ اللہ پکڑ لیتا ہے	100
28	تنگ دلی سے بچو	100
29	کنجوسی بدترین اخلاق ہے	100
30	ہاتھ نہ روکو	101
31	صدقہ کی مختلف برکتیں	101
32	جو دیا وہی بچا ہے	102
33	دینار غبن کرنے والے کی توبہ	102
34	کنجوسی کا عام ہونا بدترین دور کی علامت ہے	103
35	مسلمان میں دو خصلتیں نہیں ہو سکتیں	104

marfat.com
Marfat.com

36	تین لوگ جنت میں داخل نہیں ہوں گے	104
37	آج کل زمین کا نیچے والا حصہ بہتر ہے	104
38	سات ہلاک کرنے والی چیزوں سے بچو	105
39	قرب قیامت میں کنجوسی زیادہ ہوگی	105
40	کنجوسی کرنا دوزخی عورتوں کی نشانی	105
41	کنجوس کے لئے خوفناک عذاب	106
42	زکوٰۃ نہ دینے والوں کو عذاب	108
43	مال داروں پر افسوس ہے	112
44	حضرت ابوبکر صدیق کا زکوٰۃ نہ دینے والوں سے جہاد	112
45	زکوٰۃ سے مال کی حفاظت	113
46	زکوٰۃ لینے والے صوفیا کا ہاتھ نیچا نہیں	113
47	اللہ سے جھگڑا مناسب نہیں	114
48	میں اس کی تکلیف کو ضائع نہیں کرنا چاہتا	115
49	سوال کرنے کی ذلت	116

marfat.com
Marfat.com

انفاق فی سبیل اللہ کے متعلق قرآن مجید کی وضاحت:

اللہ تبارک وتعالیٰ کا ارشاد ہے:

لَیْسَ الْبِرَّ اَنْ تُوَلُّوْا وُجُوْھَکُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَلٰکِنَّ الْبِرَّ مَنْ آمَنَ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْمَلٰئِکَۃِ وَالْکِتَابِ وَالنَّبِیّٖنَ وَآتَی الْمَالَ عَلٰی حُبِّہٖ ذَوِی الْقُرْبٰی وَالْیَتٰمٰی وَالْمَسَاکِیْنَ وَابْنَ السَّبِیْلِ وَالسَّائِلِیْنَ فِی الرِّقَابِ وَاَقَامَ الصَّلٰوۃَ وَآتَی الزَّکٰوۃَ وَالْمُوْفُوْنَ بِعَھْدِھِمْ اِذَا عَاھَدُوْا وَالصَّابِرِیْنَ فِی الْبَاْسَآءِ وَالضَّرَّاءِ وَحِیْنَ الْبَاْسِ اُولٰئِکَ الَّذِیْنَ صَدَقُوْا وَ اُولٰئِکَ ھُمُ الْمُتَّقُوْنَ (البقرہ:۱۷۷)

ترجمہ: (اصل) نیکی یہ نہیں ہے کہ تم اپنے منہ مشرق یا مغرب کی طرف پھیر لو، (اصل) نیکی اس شخص کی ہے جو اللہ، قیامت کے دن، فرشتوں، (آسمانی) کتاب اور نبیوں پر ایمان لائے، اور مال سے محبت کے باوجود رشتہ داروں، یتیموں مسکینوں، مسافروں، سوال کرنے والوں اور غلاموں کو آزاد کرانے کے لیے مال دے، نماز قائم کرے اور زکوٰۃ ادا کرے اور (اصل نیکی ان لوگوں کی ہے) جو وعدہ کریں تو پورا کریں اور سختی اور تکلیف میں اور میدان جہاد میں ثابت قدم رہنے والے ہوں۔ یہی لوگ ہیں جو سچے ہیں اور یہی اللہ سے ڈرنے والے ہیں۔

اس آیت مبارکہ میں اللہ تعالیٰ نے مال کو مختلف طریقوں سے اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کا ذکر فرمایا ہے اور اس کے بعد زکوٰۃ کا علیحدہ سے ذکر فرمایا ہے، اس سے ظاہر ہوا کہ اگرچہ فرض تو صرف زکوٰۃ ہی ہے لیکن زکوٰۃ کے علاوہ بھی اللہ کی راہ میں مال خرچ کرنا اللہ رب العزت کو بہت زیادہ پسند ہے اور اس کی رضا اور خوشنودی کا ذریعہ ہے۔ جیسا کہ درج ذیل حدیث پاک میں ہے:

حضرت فاطمہ بن قیس رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

marfat.com
Marfat.com

سے زکوٰۃ کے متعلق سوال کیا گیا، آپ ﷺ نے فرمایا:

مال میں زکوٰۃ کے سوا بھی حق ہے، پھر آپ نے اس آیت کی تلاوت فرمائی:

(اصل) نیکی یہ نہیں ہے کہ تم اپنے منہ مشرق یا مغرب کی طرف پھیر لو، (اصل) نیکی اس شخص کی ہے جو اللہ، قیامت کے دن، فرشتوں، (آسمانی) کتاب اور نبیوں پر ایمان لائے، اور مال سے محبت کے باوجود رشتہ داروں، یتیموں مسکینوں، مسافروں، سوال کرنے والوں اور غلاموں کو آزاد کرانے کے لیے مال دے۔ (البقرہ: ۱۷۷)

(سنن الترمذی رقم الحدیث: ۶۵۹، سنن ابن ماجہ رقم الحدیث: ۱۷۸۹، سنن الدارمی رقم الحدیث: ۱۶۳۷)

اخص الخواص بندوں کی زکوٰۃ:

عوام کی زکوٰۃ یہ ہے کہ جس مال (بقدر نصاب) پر ایک سال گزر چکا ہو اور وہ اس کی ضروریات اصلیہ سے زائد ہو، اس مال میں سے چالیسواں حصہ ادا کر دیں، اور خواص کی زکوٰۃ یہ ہے کہ اپنے دلوں سے دنیا کی محبت کا زنگ اتارنے کے لیے اور دلوں کو صاف کرنے کے لیے ضرورت سے زائد تمام مال راہ خدا میں دے دیں، اور اخص الخواص میں زکوٰۃ یہ ہے کہ اپنے معبود کے لیے اور اپنے مقصود کے حصول کے لیے اپنے وجود کو ہی خرچ کر دیں۔

(تبیان القرآن از علامہ غلام رسول سعیدی)

صدقہ دینے سے مال کم نہیں ہوتا:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

صدقہ دینے سے مال کم نہیں ہوتا، اور جب بندہ کسی کو معاف کر دے تو اس کی عزت میں اضافہ ہوتا ہے اور جو شخص اللہ کے لیے تواضع کرتا ہے اللہ اس کا مرتبہ بلند کرتا ہے۔

(صحیح مسلم رقم الحدیث: ۲۵۸۸)

marfat.com
Marfat.com

لنگر جاری کرنے والے بہترین لوگ ہیں:

حضرت حمزہ بن صہیب بیان کرتے ہیں کہ حضرت صہیب کی کنیت ابو یحییٰ تھی اور وہ اپنے آپ کو عرب کہتے تھے ور وہ لوگوں کو بہت زیادہ طعام کھلاتے تھے، ان سے ایک دن حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا اے صہیب! تم نے ابو یحییٰ کنیت کیوں رکھی ہے؟ حالانکہ تمہارا کوئی بیٹا نہیں ہے اور تم اپنے آپ کو عرب کہتے ہو اور تم بہت زیادہ طعام کھلاتے ہو اور یہ مال میں اسراف ہے۔ حضرت صہیب نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میری کنیت ابو یحییٰ رکھی تھی، اور رہا نسب کے متعلق آپ کا اعتراض! تو میں اہل موصل کے نمر بن قاسط کے خاندان سے ہوں، جب میں کم عمر تھا تو مجھے قیدی بنا لیا گیا لیکن مجھے اپنے گھر والوں کا اور اپنی قوم کا شعور تھا، اور رہا آپ کا یہ اعتراض کہ تم کھانا زیادہ کھلاتے ہو تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:

تم میں بہترین شخص وہ ہے جو کھانا کھلائے اور سلام کا جواب دے تو اس ارشاد نے مجھ کو اس پر ابھارا کہ میں زیادہ کھانا کھلاؤں۔

(مسند احمد رقم الحدیث: ۲۴۴۲۲، سنن ابن ماجہ رقم الحدیث: ۳۷۳۸)

الحمد للہ! صوفیاء کرام وہ عظیم شخصیات ہیں جنہوں نے اسلام کی تعلیمات کو دنیا کے گوشے گوشے میں پہنچایا۔ برصغیر پاک و ہند میں ان قدسی صفات لوگوں نے جگہ جگہ روحانی خانقاہیں قائم کیں جہاں ہر عام و خاص کے لئے لنگر جاری کئے۔ آج بھی ان اللہ والوں کے آستانے مرجع خلائق ہیں۔ لاہور میں داتا گنج بخش علی ہجویری، اجمیر میں خواجہ معین الدین چشتی غریب نواز، پاک پتن میں بابا فرید الدین گنج شکر، شرقپور میں حضور میاں شیر محمد شرقپوری اور حضرت کرماں والا میں سید محمد اسماعیل شاہ بخاری المعروف حضرت کرماں والے رحمہم اللہ علیہم اجمعین کے آستانوں اور ان کے علاوہ دوسرے بہت سے صوفیاء کی خانقاہوں پر جا کر آج بھی دیکھا جا سکتا ہے کہ وہاں کیسے فیضِ عام جاری ہے۔

marfat.com
Marfat.com

صدقہ کیا ہے؟

حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جب کوئی مسلمان ثواب کی نیت سے اپنی بیوی پر خرچ کرے تو وہ بھی اس کے لیے صدقہ ہے۔

(صحیح البخاری رقم الحدیث: ۵۳۵۱، صحیح مسلم رقم الحدیث: ۱۰۰۲، سنن الترمذی رقم الحدیث: ۱۹۶۰، سنن النسائی رقم الحدیث: ۲۵۴۵، سنن ابن ماجہ رقم الحدیث: ۲۲۲۷)

ہر نیک کام صدقہ ہے:

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ہر نیک کام صدقہ ہے، اور جس چیز کو انسان اپنے آپ پر اور اپنی اہلیہ پر خرچ کرتا ہے وہ بھی صدقہ ہے، اور جس چیز کو خرچ کر کے انسان اپنی عزت کو بچاتا ہے وہ بھی صدقہ ہے، اور انسان جس چیز کو اپنی ضرورت پر خرچ کرتا ہے تو اس کا بدل عطا کرنا اللہ کے ذمہ کرم پر ہے ماسوا اس کے جو انسان (بلا ضرورت) عمارت پر خرچ کرے یا گناہ پر خرچ کرے۔

(سنن دار قطنی ج ۳ ص ۲۸، رقم الحدیث: ۱۰۱، المستدرک ج ۲ ص ۵۰، رقم الحدیث: ۲۳۱۱)

اگر انسان کے پاس رہنے کے لئے محفوظ جگہ نہ ہو تو گھر بنانا انسان کی ضرورت ہے اس پر خرچ کرنے سے اجر بھی ملے گا اور اللہ تعالیٰ اس مال کا اس کو بدل بھی عطا کرے گا۔ مکان بنانے کی ضرورت کو اس حدیث شریف میں بیان کیا گیا ہے:

حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ابن آدم کے لیے ان چیزوں کے سوا اور کسی چیز میں حق نہیں ہے، وہ مکان جس میں وہ رہائش رکھ سکے، اتنا کپڑا جس سے وہ شرمگاہ چھپا سکے، روٹی کا ٹکڑا اور پانی۔ (یعنی انسان کو ان چیزوں کے علاوہ صرف عیش پرستی کی خاطر مال جمع کرنے کی اجازت نہیں ہے)

marfat.com
Marfat.com

(سنن الترمذی رقم الحدیث: ۲۳۴۱، مسند احمد ج ۱ ص ۶۲، مسند البزار رقم الحدیث: ۴۱۴، حلیۃ الاولیاء ج ۲ ص ۶۱، المعجم الکبیر رقم الحدیث: ۱۴۷)

انسان کے ہر جوڑ پر صدقہ واجب:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ہر روز جب سورج طلوع ہوتا ہے تو انسان کے ہر جوڑ کے اوپر ایک صدقہ واجب ہوتا ہے، انسان کسی شخص کو سواری میں سوار ہونے پر مدد کرے یا اس کا سامان سواری پر لادے تو یہ صدقہ ہے، نیک بات کہنا صدقہ ہے، نماز کی طرف ہر قدم چلنا صدقہ ہے اور راستہ سے کوئی تکلیف دہ چیز ہٹانا صدقہ ہے۔

(صحیح البخاری رقم الحدیث: ۲۹۸۹، صحیح مسلم رقم الحدیث: ۱۰۰۹، مشکوۃ رقم الحدیث: ۱۸۹۷)

خاتون کو صدقے کا اجر:

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
جب کوئی خاتون اپنے گھر کے طعام سے خرچ کرے (یعنی خود کھائے اور گھر والوں کو کھلائے) اس حال میں کہ وہ اس کو ضائع کرنے والی نہ ہو تو اس کو طعام خرچ کرنے کا اجر ملتا ہے، اور اس کے خاوند کو کمانے کا اجر ملتا ہے اور خازن کو بھی اتنا ہی اجر ملتا ہے اور ان میں سے کوئی کسی دوسرے کے اجر میں کمی نہیں کرتا۔

(صحیح البخاری رقم الحدیث: ۱۴۲۵، صحیح مسلم رقم الحدیث: ۱۰۲۴، سنن الترمذی رقم الحدیث: ۶۷۲، سنن ابوداؤد رقم الحدیث: ۱۶۸۵، سنن ابن ماجہ رقم الحدیث: ۲۲۹۴)

بخل (کنجوسی) ہلاکت کا ذریعہ ہے:

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
ظلم کرنے سے بچو کیونکہ ظلم قیامت کے اندھیرے ہیں اور بخل کرنے سے بچو کیونکہ پچھلی امتوں کو بخل نے ہلاک کر دیا تھا، اس بخل نے ان کو خون ریزی کرنے اور حرام کو حلال

marfat.com
Marfat.com

کرنے پر ابھارا تھا۔

(صحیح مسلم رقم الحدیث:۲۵۷۸)

کنجوس جنت سے دور:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

سخی اللہ کے قریب ہے، جنت کے قریب ہے، لوگوں کے قریب ہے، اور بخیل اللہ سے دور ہے جنت سے دور ہے، لوگوں سے دور ہے، دوزخ کے قریب ہے۔۔الخ۔

(سنن الترمذی رقم الحدیث:۱۹۶۱)

کنجوس کے پاس مال ہونا اللہ کی ناراضگی کی وجہ سے ہے:

حضرت حسن رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جب اللہ کسی قوم سے خیر کا ارادہ کرتا ہے تو ان کے معاملات کا والی حکماء کو (یعنی عقلمند لوگوں کو) بنا دیتا ہے اور مال سخیوں کے پاس رکھتا ہے، اور جب اللہ کسی قوم کے ساتھ بھلائی کا ارادہ نہیں کرتا ہے تو ان کے معاملات کا والی جاہلوں کو بنا دیتا ہے اور مال بخیلوں (یعنی کنجوسوں) کے پاس رکھ دیتا ہے۔

(فردوس بماثور الخطاب للدیلمی رقم الحدیث:۱۹۵۳ الترغیب والترہیب رقم الحدیث: ۳۸۴۷)

صدقہ دینے کے آداب:

صدقہ دینے کی جہاں بہت زیادہ فضیلت ہے وہاں اس کے کچھ آداب اور طریقے بھی ہیں۔ صدقہ دینے کے آداب کے بارے چند احادیث پیش خدمت ہیں:

پہلے گھر والوں کو دیں:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے

marfat.com
Marfat.com

فرمایا:

سب سے افضل صدقہ وہ ہے جس کے بعد خوشحالی ہو، اور اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے اور اپنے عیال سے دینے کی ابتداء کرو، عورت کہے گی مجھے کھلاؤ یا مجھے طلاق دے دو اور غلام کہے گا مجھے کھلاؤ اور مجھ سے کام لو اور (نابالغ) کہے گا مجھے کھلاؤ، تم مجھے کس پر چھوڑ رہے ہو!

(صحیح البخاری رقم الحدیث: ۵۳۵۵، مسند احمد رقم الحدیث: ۷۷۲۷)

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جب اللہ تم میں سے کسی کو خیر (یعنی رزق) عطا فرمائے تو وہ اپنے نفس سے اور اپنے گھر والوں سے ابتداء کرے۔

(صحیح مسلم رقم الحدیث: ۱۸۲۲)

امام نسائی نے طارق محاربی کی سند سے روایت کیا ہے کہ ہم جب مدینہ منورہ میں آئے تو اس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر کھڑے ہوئے لوگوں کو خطبہ دے رہے تھے، آپ فرما رہے تھے:

دینے والے کا ہاتھ اوپر ہے، اپنے عیال سے (دینے کی) ابتداء کرو، تمہاری ماں، تمہارا باپ، تمہاری بہن اور تمہارا بھائی پھر جو تمہارے زیادہ قریب ہو، جو تمہارے زیادہ قریب ہو۔

(سنن النسائی رقم الحدیث: ۲۵۳۱)

صدقہ وہ جس کے بعد محتاجی نہ ہو:

حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں تھے، اس وقت ایک شخص انڈے کے برابر سونا لے کر آیا، اس نے کہا یا رسول اللہ ﷺ! مجھے یہ معدن (کان) سے ملا ہے، آپ اس کو لے لیں، یہ صدقہ ہے، میرے پاس اس کے سوا اور مال نہیں ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے

marfat.com
Marfat.com

اعراض کیا (یعنی رخ انور دوسری طرف کرلیا)، وہ پھر دائیں جانب سے آیا، آپ نے اس سے اعراض (یعنی رخ انور دوسری طرف کرلیا) کیا وہ پھر بائیں جانب سے آیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے اعراض کیا (یعنی رخ انور دوسری طرف کرلیا) وہ پھر پیچھے سے آیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو (یعنی سونے کو) لے کر پھینک دیا۔ اگر وہ اس کو لگ جاتا تو وہ زخمی ہو جاتا۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

تم میں سے ایک شخص کوئی چیز لے کر آتا ہے جس کا وہ مالک ہے اور کہتا ہے کہ یہ صدقہ ہے، پھر بیٹھ کر لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلاتا ہے، بہترین صدقہ وہ ہے جس کے بعد کوئی محتاجی نہ ہو۔

(سنن ابوداؤد رقم الحدیث: ۱۶۷۳)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے اپنے غلام سے کہا کہ وہ اس کے مرنے کے بعد آزاد ہوگا، اس کے پاس اس کے علاوہ اور کوئی مال نہیں تھا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس غلام کو فروخت کرنے کا حکم دیا اور فرمایا:

تم اس کی قیمت کے زیادہ حق دار ہو اور اللہ اس سے غنی (یعنی بے نیاز) ہے۔

(صحیح ابن حبان رقم الحدیث: ۳۳۴۳، اس کی سند امام بخاری کی شرط کے مطابق صحیح ہے)

صدقہ دینے کی ترتیب:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

صدقہ کرو، ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ میرے پاس ایک دینار ہے، آپ نے فرمایا اس کو اپنے نفس پر خرچ کرو، اس نے کہا میرے پاس ایک اور دینار ہے، آپ نے فرمایا اس کو اپنی بیوی پر خرچ کرو، اس نے کہا میرے پاس ایک اور دینا ہے آپ نے فرمایا اس کو اپنی اولاد پر خرچ کرو، اس نے کہا میرے پاس ایک اور دینار ہے آپ نے فرمایا اس کو اپنے

marfat.com
Marfat.com

خادم پر خرچ کرو اس نے کہا میرے پاس ایک اور دینار ہے آپ نے فرمایا تم اس کے معرف کو خود بہتر جانتے ہو۔

(اس حدیث کی سند حسن ہے، سنن النسائی رقم الحدیث: ۲۵۳۴، صحیح ابن حبان رقم الحدیث: ۴۲۳۵، سنن ابوداؤد رقم الحدیث: ۱۶۹۱، المستدرک رقم الحدیث: ۱۵۱۴)

اہل وعیال کو نہ دینا گناہ ہے:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علی وسلم نے فرمایا:

کسی شخص کے گناہ گار ہونے کے لیے یہ کافی ہے کہ وہ اپنے اہل وعیال کو ضائع کردے۔

(امام ابوبکر محمد بن جعفر الخرائطی المتوفی ۳۲۷ھ، مکارم الاخلاق ج ۲ ص ۵۹۶)

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اے ابن آدم! اگر تو خرچ کرے تو یہ تیرے لیے بہتر ہے اور اگر تو بخل کرے تو یہ تیرے لیے بدتر ہے اور تیری ضرورت پر تجھے ملامت نہیں کی جائے گی، اور اپنے اہل وعیال سے ابتداء کر اور اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے۔

(صحیح مسلم ج ۲ ص ۱۸۷، سنن کبریٰ للبیہقی ج ۴ ص ۱۸۱)

اوپر والا ہاتھ نیچے والے سے بہتر ہے:

حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اوپر والا ہاتھ نچلے ہاتھ سے بہتر ہے، اور اپنے عیال سے ابتدا کرو، بہترین صدقہ وہ ہے جو انسان خوشحالی کے وقت دے، جو شخص سوال سے رُکے گا (یعنی شدید ضرورت کے بغیر ہاتھ نہیں پھیلائے گا) اللہ اس کو سوال سے باز رکھے گا (یعنی اس کو محتاج نہیں کرے گا)، اور جو مستغنی (بے نیاز) رہے گا اللہ اس کو مستغنی (بے نیاز) رکھے گا۔

marfat.com
Marfat.com

(صحیح البخاری رقم الحدیث: ۱۴۲۸، صحیح مسلم رقم الحدیث: ۱۰۳۵، سنن الترمذی رقم الحدیث: ۲۴۶۳، سنن النسائی رقم الحدیث: ۲۶۰۳، سنن ابوداؤد رقم الحدیث: ۱۶۷۶، سنن الدارمی رقم الحدیث: ۲۷۵۰)

صدقہ پاک کمائی سے ہو:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جس شخص نے پاک کمائی سے ایک کھجور کے برابر بھی صدقہ کیا اور اللہ صرف پاک چیز ہی کو قبول کرتا ہے، تو اللہ اس کو اپنے دائیں ہاتھ سے (یعنی خوشی سے) قبول فرماتا ہے، پھر اس کی پرورش کرتا رہتا ہے جس طرح تم میں سے کوئی شخص اپنے بچھڑے کی پرورش کرتا ہے حتیٰ کہ وہ صدقہ پہاڑ جتنا ہو جاتا ہے۔

(صحیح البخاری رقم الحدیث: ۱۴۱۰، صحیح مسلم رقم الحدیث: ۱۰۱۴، مشکوٰۃ رقم الحدیث: ۱۸۸۸)

صدقہ دے کر جتانے والوں کی محرومی:

حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کچھ لوگ کسی آدمی کو اللہ کی راہ میں بھیجتے ہیں یا کسی آدمی پر خرچ کرتے ہیں، پھر اس پر احسان رکھتے ہیں اور اس کو ایذاء پہنچاتے ہیں اور کہتے ہیں میں نے اللہ کی راہ میں اتنا اتنا خرچ کیا، اللہ کے نزدیک اس عمل کا شمار نہیں ہوگا، اور جو لوگ کسی کو دے کر یہ کہتے ہیں کہ کیا میں نے تم کو فلاں فلاں چیز نہیں دی تھی وہ اس کو ایذاء پہنچاتے ہیں۔

(امام ابن ابی حاتم بحوالہ الدر المنثور ج ۱ ص ۳۳۹_۳۳۶)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

احسان جتلانے والا، ماں باپ کا نافرمان، عادی شرابی، جادو پر ایمان رکھنے والا اور کاہن جنت میں داخل نہیں ہوگا۔

(امام ابن ابی شیبہ، امام احمد، امام ابن المنذر، امام بیہقی، شعب الایمان بحوالہ الدر المنثور ج ۱ ص ۳۳۹_۳۳۶)

marfat.com
Marfat.com

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

قیامت کے دن اللہ تین شخصوں کی طرف نظر (رحمت) نہیں فرمائے گا۔ ماں باپ کا نافرمان، عادی شرابی اور کچھ دے کر احسان جتلانے والا۔

(امام بزار اور امام حاکم نے کہا کہ اس حدیث کی سند صحیح ہے۔ بحوالہ الدر المنثور ج ا ص ۳۳۹۔۳۳۶)

بیوہ اور مساکین کو صدقہ دینے والا مجاہد کی طرح:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جو شخص بیوہ اور مساکین کے لیے کوشش کرنے والا ہو وہ اس شخص کی طرح ہے جو اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والا ہو، یا رات کو قیام کرنے والے اور دن کو روزہ رکھنے والے کی طرح ہے۔

(صحیح البخاری رقم الحدیث: ۵۳۵۳، صحیح مسلم رقم الحدیث: ۲۹۸۲، سنن الترمذی رقم الحدیث: ۱۹۶۹، سنن النسائی رقم الحدیث: ۲۵۷۷، سنن ابن ماجہ رقم الحدیث: ۲۱۴۰)

خفیہ صدقہ دینے کا اجر:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

سات آدمی اللہ (کی رحمت) کے سائے میں ہوں گے، جس دن اللہ (کی رحمت) کے سائے کے سوا کسی کا سایہ نہیں ہوگا۔

(۱) امام عادل (۲) وہ نوجوان جس کی اللہ کی عبادت میں نشونما ہوئی (۳) وہ شخص جس کا دل مسجد میں لگا رہتا ہے (۴) وہ آدمی جو اللہ کی محبت کی وجہ سے ملتے ہیں اور اللہ کی محبت کی وجہ سے جدا ہوتے ہیں (۵) وہ شخص جس کو کسی خوبصورت اور اثر ورسوخ والی عورت نے گناہ کی دعوت دی اور اس نے کہا: ''میں اللہ سے ڈرتا ہوں'' (۶) وہ شخص جس نے خفیہ

marfat.com

Marfat.com

صدقہ دیا حتی کہ بائیں ہاتھ کو بھی پتہ نہیں چلا کہ اس کے دائیں ہاتھ نے کیا خرچ کیا ہے (۷) اور وہ آدمی جس نے تنہائی میں اللہ کو یاد کیا حتی کہ اس کی آنکھوں سے آنسو نکلنے لگے۔

(امام بخاری، امام مسلم، امام نسائی بحوالہ الدر المنثور ج ۱ ص ۳۵۵-۳۵۳)

صدقہ دے کر اللہ کے غضب کو ٹھنڈا کر لو:

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

نیکی کے کام بری آفتوں سے بچاتے ہیں، اور خفیہ صدقہ کرنا اللہ کے غضب کو ٹھنڈا کرتا ہے، اور رشتہ داروں کے ساتھ نیک سلوک کرنا عمر کو بڑھاتا ہے۔

(امام طبرانی بحوالہ الدر المنثور ج ۱ ص ۳۵۵-۳۵۳)

خفیہ صدقہ دینے والا اللہ کا محبوب:

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

تین آدمیوں سے اللہ محبت رکھتا ہے اور تین آدمیوں سے اللہ بغض رکھتا ہے، جن سے اللہ محبت رکھتا ہے وہ یہ ہیں:

(۱) ایک شخص لوگوں کے پاس گیا اور اس نے ان سے محض اللہ کی وجہ سے سوال کیا۔ اس کی ان سے قرابت داری نہیں تھی، ایک شخص ان کے پیچھے سے اٹھا اور اس کو خفیہ طور پر صدقہ دیا۔ اللہ کے سوا اس صدقہ کا کسی کو علم نہیں تھا یا اس سائل کو علم تھا۔

(۲) کچھ لوگوں نے رات کو سفر کیا اور ایک جگہ ٹھہر کر سو گئے ان میں سے ایک شخص رات کو اٹھا اور اللہ کو یاد کرنے لگا اور اس کی آیات تلاوت کرنے لگا۔

(۳) ایک شخص کسی لشکر میں تھا، ان کا دشمن سے مقابلہ ہوا انہوں نے دشمن

marfat.com

Marfat.com

کوشکست دیدی اس شخص نے آگے بڑھ کر مقابلہ کیا حتی کہ وہ شہید ہو گیا یا فتح یاب ہو گیا،
اور جن تین شخصوں سے اللہ بغض رکھتا ہے وہ یہ ہیں:

(۱) بوڑھا زانی (۲) متکبر فقیر (۳) ظالم تو نگر (یعنی وہ امیر آدمی جو ظالم ہو)

(امام ابوداؤد نے، امام ترمذی، امام نسائی، امام ابن خزیمہ، امام ابن حبان، امام حاکم بحوالہ الدرالمنثور ج ا ص ۳۵۵_۳۵۳)

فرشتوں کی دعا:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ہر روز جب بندے صبح کرتے ہیں تو دو فرشتے نازل ہوتے ہیں ان میں سے ایک کہتا ہے:
اے اللہ خرچ کرنے والے کو بدل عطا فرما اور دوسرا کہتا ہے:
اے اللہ! بخیل کو ضائع کر دے۔

(صحیح البخاری رقم الحدیث: ۱۴۴۲، صحیح مسلم رقم الحدیث: ۱۰۱۰، السنن الکبریٰ للنسائی رقم الحدیث: ۹۱۷۸)

اے ابن آدم! تو خرچ کر:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

اے ابن آدم! تو خرچ کر، میں تجھ پر خرچ کروں گا۔

(صحیح البخاری رقم الحدیث: ۵۳۵۲، صحیح مسلم رقم الحدیث: ۹۹۳)

حضرت اسماء رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ مجھ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

تم اپنی تھیلی کا منہ بند نہ رکھو ورنہ اللہ بھی تم سے اپنے خزانے کا منہ بند رکھے گا۔ ایک روایت میں ہے تم گن گن کر نہ دو ورنہ اللہ بھی تم کو گن گن کر دے گا۔

(صحیح البخاری رقم الحدیث: ۱۴۳۳، سنن النسائی رقم الحدیث: ۲۵۴۸، مسند احمد رقم الحدیث: ۲۷۴۶۱)

marfat.com
Marfat.com

رسول اللہ ﷺ کی دعا:

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بکثرت یہ دعا کرتے ہوئے سنا ہے:

اے اللہ! میں پریشانی، غم، عاجز ہونے، سستی، بخل، بزدلی، قرض کی زیادتی اور لوگوں کے غلبہ سے تیری پناہ میں آتا ہوں۔

(صحیح البخاری ج ۳ ص ۳۰۵ رقم الحدیث ۲۸۹۳)

سخی کا ہاتھ اللہ پکڑ لیتا ہے:

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

سخی کی لغزش سے درگذر کرو کیونکہ وہ جب بھی لڑکھڑاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے ہاتھ کو پکڑ لیتا ہے۔

(امام خرائطی متوفی ۳۲۷ھ، مکارم الاخلاق ج ۲ ص ۵۹۰)

تنگ دلی سے بچو:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ دیتے ہوئے فرمایا:

تنگ دلی سے بچو، کیونکہ تم سے پہلے لوگ تنگ دلی کی وجہ سے ہلاک ہو گئے، اس تنگ دلی نے ان کو بخل کا حکم دیا تو انہوں نے بخل کیا اور اس نے ان کو قطع تعلق کرنے کا حکم دیا تو انہوں نے قطع تعلق کیا اور اس نے ان کو جھوٹ بولنے کا حکم دیا تو انہوں نے جھوٹ بولا۔

(امام ابوداؤد سلیمان بن الاشعث سجستانی متوفی ۲۷۵ھ، مختصر سنن ابوداؤد ج ۲ ص ۲۶۳)

کنجوسی بدترین اخلاق ہے:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

marfat.com

Marfat.com

فرمایا:

انسان کا بدترین خلق گھبراہٹ پیدا کرنے والا بخل ہے (یعنی کسی کو دینے سے دل گھبراتا ہو) اور بے شرمی والی بزدلی ہے۔

(سنن ابوداؤد ج ۳ ص ۱۲، رقم الحدیث ۲۵۱۱)

ہاتھ نہ روکو:

حضرت اسماء رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! میرے پاس صرف وہ مال ہے جو مجھے (حضرت) زبیر نے دیا ہے، کیا میں صدقہ کروں؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

صدقہ کرو اور ہاتھ نہ روکو ورنہ تم سے بھی روک لیا جائے گا۔

(صحیح البخاری رقم الحدیث: ۲۵۹۰، صحیح مسلم رقم الحدیث: ۱۰۲۹، سنن الترمذی رقم الحدیث: ۱۹۶۰، سنن النسائی رقم الحدیث ۲۵۵۱، سنن ابوداؤد رقم الحدیث: ۱۶۹۹)

صدقہ کی مختلف برکتیں:

حضرت عمرو بن عوف رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مسلمان کا صدقہ عمر میں زیادتی کرتا ہے، بری موت کو دور کرتا ہے اور اللہ اس کی وجہ سے تکبر اور فخر کو دور کرتا ہے۔

(المعجم الکبیر ج ۱۷ ص ۲۲، مجمع الزوائد رقم الحدیث: ۴۶۰۹)

حضرت عقبہ بن عامر بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

صدقہ، صدقہ دینے والوں کی قبروں سے گرمی کو دور کرتا ہے اور مسلمان قیامت کے دن صرف اپنے صدقہ کے سائے میں ہوگا۔

(المعجم الکبیر ج ۱۷ ص ۲۸۶، مجمع الزوائد رقم الحدیث: ۴۶۱۲)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ نے ہمیں خطبہ دیتے ہوئے فرمایا:

اے لوگو موت آنے سے پہلے اللہ سے توبہ کرلو، اور مشغول ہونے سے پہلے (یعنی دنیا کے

marfat.com
Marfat.com

کاموں سے پہلے) نیک عمل کرلو، اور اللہ کو بہت یاد کرکے اس سے وصل کرو، اور خفیہ اور علانیہ صدقہ دو تمہیں رزق دیا جائے گا، تمہاری مدد کی جائے گی اور تمہارا نقصان پورا کیا جائے گا۔

(امام ابن ماجہ بحوالہ الدر المنثور ج ۱ ص ۳۵۵۔۳۵۳)

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ نے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صدقہ برائی کے ستر دروازوں کو بند کرتا ہے۔

(امام طبرانی بحوالہ الدر المنثور ج ۱ ص ۳۵۵۔۳۵۳)

جو دے دیا وہی باقی بچا ہے:

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ گھر والوں نے ایک بکری کو ذبح کیا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا:

اس میں سے کچھ بچا ہے؟

حضرت عائشہ نے عرض کیا: اس کا صرف ایک شانہ (یعنی کندھا) باقی ہے۔

آپ نے فرمایا:

اس شانہ کے علاوہ باقی سب باقی ہے۔(یعنی جو اللہ کی راہ میں دے دیا وہی باقی بچا ہے۔)

(سنن الترمذی رقم الحدیث: ۲۴۷۰، مسند احمد ج ۶ ص ۵۰، حلیۃ الاولیاء ج ۵ ص ۲۳)

دینار غبن کرنے والے کی توبہ:

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں عبدالرحمٰن بن خالد بن ولید کی قیادت میں مسلمانوں نے جہاد کیا، ایک مسلمان نے مال غنیمت میں سے رومی دینار غبن کر لیے۔ جب لشکر واپس چلا گیا اور سب لوگ اپنے اپنے گھر چلے گئے تو وہ مسلمان بہت نادم ہوا ،اس نے امیر لشکر کے پاس یہ دینار پہنچائے۔ اس نے ان کو لینے سے انکار کر دیا کہ جن اہل لشکر میں یہ دینار تقسیم کیے جا سکتے ہیں وہ سب تو اپنے اپنے گھر چلے گئے، اب میں ان کو کیسے

marfat.com

Marfat.com

لے سکتا، تم قیامت کے دن یہ دینار خدا کو پیش کر دینا۔ اس شخص نے بہت سے صحابہ سے یہ مسئلہ معلوم کیا، سب نے یہی جواب دیا۔ وہ دمشق گیا اور حضرت معاویہ سے ان کو قبول کرنے کی درخواست کی۔ انہوں نے بھی انکار کیا، وہ روتا ہوا عبداللہ بن الشاعر کے پاس سے گزرا، انہوں نے اس سے رونے کا سبب پوچھا۔ اس نے سارا ماجرا سنایا۔ اس نے کہا:
تم حضرت معاویہ کے پاس جاؤ اور ان سے کہو اس میں سے پانچواں حصہ جو بیت المال کا حق ہے وہ لے لیں اور بیس دیناران کے حوالے کردو اور باقی اسی (۸۰) دیناران اہل لشکر کی طرف سے صدقہ کر دو جو ان کے مستحق ہو سکتے ہیں، کیونکہ اللہ ان کے ناموں اور ان کے پتوں سے واقف ہے۔ وہ ان کو ان دیناروں کا ثواب پہنچا دے گا اور اللہ اپنے بندوں کی توبہ قبول کرنے والا ہے، سو اس مسلمان نے ایسا ہی کیا۔ حضرت معاویہ نے کہا:
اگر یہ فتویٰ میں نے دیا ہوتا تو مجھے یہ فتویٰ اپنی ساری مملکت سے زیادہ محبوب تھا۔
(مختصر تاریخ دمشق لابن عساکر ج ۱۲ص ۲۵۴، تفسیر ابن کثیر ج ۲ص ۴۳۲)

کنجوسی کا عام ہونا بدترین دور کی علامت ہے:

ابو امیہ شعبانی کہتے ہیں کہ میں نے ابو ثعلبہ خشنی سے پوچھا کہ تم "علیکم انفسکم" (المائدہ: ۱۰۵) "ترجمہ: تم (صرف) اپنی جانوں کی فکر کرو" کی کیا تفسیر کرتے ہو؟ انہوں نے کہا میں نے اس آیت کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا تھا، آپ نے فرمایا:
نیکی کا حکم دو اور برائی سے منع کرو حتی کہ تم جب یہ دیکھو کہ بخل کی موافقت کی جا رہی ہے اور خواہش کی پیروی کی جا رہی ہے اور دنیا کو ترجیح دی جا رہی ہے اور رائے والا اپنی ہی رائے کو اچھا سمجھ رہا ہے تو تم صرف اپنی جان کی فکر کرو اور عوام کو چھوڑ دو، کیونکہ تمہارے بعد صبر کے ایام ہوں گے، ان میں صبر کرنا انگاروں کو پکڑنے کی مثل ہے اور ان ایام میں (نیک) عمل کرنے والے کو پچاس آدمیوں کے (نیک) عمل کا اجر ملے گا۔

marfat.com
Marfat.com

(سنن ابوداؤد ج ۴ ص ۱۲۱، رقم الحدیث ۴۳۴۱)

مسلمان میں دو خصلتیں نہیں ہو سکتیں:

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مسلمان میں دو خصلتیں جمع نہیں ہوتیں۔ بخل اور بدخلقی

(الجامع الصحیح ج ۴ ص ۳۴۳، رقم الحدیث: ۱۹۶۲)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی علیہ وسلم نے فرمایا:

کسی بندہ کے پیٹ میں اللہ کی راہ کا غبار اور جہنم کا دھواں جمع نہیں ہوگا اور کسی بندے کے دل میں ایمان اور بخل، جمع نہیں ہوں گے۔

(امام احمد بن حنبل، مسند احمد ج ۲ ص ۳۴۰)

تین لوگ جنت میں داخل نہیں ہوں گے:

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

دھوکا دینے والا، احسان جتلانے والا اور بخیل جنت میں داخل نہیں ہوگا۔

(جامع صحیح ج ۴ ص ۳۴۳، رقم الحدیث: ۱۹۶۳-۱۹۶۲)

آجکل زمین کا نیچے والا حصہ بہتر ہے:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جب تمہارے اچھے لوگ تمہارے حاکم ہوں اور تمہارے مال دار سخی ہوں، اور تمہارے آپس کے کام مشاورت سے ہوں تو زمین کے اوپر رہنا تمہارے لیے زمین کے نیچے دفن

marfat.com

Marfat.com

ہونے سے بہتر ہے، اور جب تمہارے بدترین لوگ تمہارے حاکم ہوں اور تمہارے مالدار بخیل ہوں اور تمہارے امور تمہاری عورتوں کے سپرد ہوں تو زمین کے نیچے دفن ہونا تمہارے لیے زمین کے اوپر رہنے سے بہتر ہے۔

سات ہلاک کرنے والی چیزوں سے بچو:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

سات ہلاک کرنے والی چیزوں سے بچو، عرض کیا گیا وہ کیا ہیں؟ فرمایا: اللہ کے ساتھ شرک کرنا، بخل کرنا (ایک روایت میں سحر ہے) ناحق قتل کرنا، سود کھانا، یتیم کا مال کھانا، جنگ کے دن پیٹھ پھیرنا، پاک دامن، مومن بھولی بھالی عورتوں کو تہمت لگانا۔

(امام احمد بن شعیب نسائی، سنن نسائی ج ۲ ص ۱۳۴)

قرب قیامت میں کنجوسی زیادہ ہوگی:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

(قرب قیامت میں) احکام میں سختی زیادہ ہوگی، اور دنیا سے صرف بدبختی زیادہ ہوگی، اور لوگوں میں صرف بخل زیادہ ہوگا اور قیامت صرف بدترین لوگوں پر قائم ہوگی اور عیسیٰ بن مریم کے سوا کوئی ہدایت یافتہ نہیں ہوگا۔

(امام ابو عبداللہ محمد بن یزید ابن ماجہ، سنن ابن ماجہ ج ۲ ص ۱۳۴۱۔۱۳۴۰، رقم الحدیث ۴۰۳۹)

کنجوسی کرنا دوزخی عورتوں کی نشانی:

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ظہر یا عصر کی نماز پڑھ رہے تھے، اچانک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی چیز کو پکڑنے لگے، پھر آپ پیچھے ہٹ گئے، جب آپ نے نماز پڑھ لی تو حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ

marfat.com
Marfat.com

نے پوچھا آپ نے نماز میں ایک کام کیا جو آپ پہلے نہیں کرتے تھے آپ ﷺ نے فرمایا: مجھ پر جنت پیش کی گئی اس میں چمک اور ترو تازگی تھی۔ میں نے تمہارے پاس لانے کے لیے انگوروں کا ایک گچھا پکڑا تو میرے اور اس کے درمیان ایک چیز حائل کر دی گئی، اگر میں اس کو لے آتا تو اس کو آسمان اور زمین کے درمیان کھایا جاتا اور اس میں کچھ کمی نہیں ہوتی، پھر میرے سامنے دوزخ پیش کی گئی جب میں نے اس کی تپش دیکھی تو میں اس سے پیچھے ہٹا، اور میں نے دوزخ میں ان عورتوں کو دیکھا جن کو کوئی راز بتایا جاتا تو وہ اس کو افشاء کر دیتیں، (یعنی ظاہر کر دیتیں) ان سے سوال کیا جاتا تو وہ بخل (یعنی کنجوسی) کرتیں اور جب وہ خود سوال کرتیں تو گڑگڑا کر (یعنی رو رو کر) کرتیں اگر ان کو کچھ دیا جاتا تو وہ اس کا شکر ادا نہ کرتیں۔

(مسند احمد ج ۳ ص ۳۵۳_۳۵۲)

کنجوس کے لئے خوفناک عذاب:

حضرت حجر بن بیان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جو شخص اپنے کسی رشتہ دار کے پاس جا کر اس سے کسی فاضل چیز کا سوال کرے جو اس کو اللہ نے دی ہے اور وہ اس کے دینے سے بخل کرے تو وہ چیز قیامت کے دن آگ کا سانپ بن کر اس کے گلے میں طوق بن جائے گی اور اس کو اپنے جبڑوں سے چبائے گی، پھر انہوں نے یہ آیت پڑھی:

وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ بِمَآ اٰتٰهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ هُوَ خَيْرًا لَّهُمْ بَلْ هُوَ شَرٌّ لَّهُمْ سَيُطَوَّقُوْنَ مَا بَخِلُوْا بِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَلِلّٰهِ مِيْرَاثُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ (آل عمران: ۱۸۰)

ترجمہ: وہ لوگ جو [illegible] میں بخل کرتے ہیں جو ان کو اللہ نے اپنے فضل سے عطا فرمایا

marfat.com
Marfat.com

وہ اس (بخل کرنے) کو اپنے لئے بالکل بھی اچھا نہ سمجھیں بلکہ یہ ان کے لئے برا ہے، قیامت کے دن یہ مال جس میں وہ بخل کرتے ہیں ان کی گردنوں میں طوق بنا کر ڈال دیا جائے گا اور آسمانوں اور زمینوں کا وارث اللہ تعالیٰ ہی ہے اور جو کام تم کرتے ہو اللہ کو ان کی پوری خبر ہے۔

بہز بن حکیم اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جس شخص کا غلام اس کے پاس جائے اور اس سے کسی فالتو چیز کا سوال کرے اور وہ اس کو نہ دے تو قیامت کے دن وہ فالتو چیز جس سے اس نے منع کیا تھا ایک گنجا سانپ بن کر اس کو اپنے جبڑوں سے چبائے گی۔

(سنن کبریٰ للبیہقی: ج ۴ ص ۱۷۹)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اس آیت کی تفسیر میں بیان کرتے ہیں کہ ایک سانپ ان (کنجوسوں) میں سے کسی ایک کے سر کو کھوکھلا کرے گا اور کہے گا میں تیرا وہ مال ہوں جس کے ساتھ تو نے بخل کیا تھا۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ قیامت کے دن اس کنجوس کا مال ایک سانپ کی شکل میں آئے گا اور اس کے سر کو کھوکھلا کرے گا اور کہے گا میں تیرا وہ مال ہوں جس کے ساتھ تو نے بخل کیا تھا پھر اس کی گردن پر لپٹ جائے گا۔ ابو وائل بیان کرتے ہیں کہ اس سے مراد وہ شخص ہے جس کو اللہ نے مال دیا ہو اور وہ اپنے قرابت داروں کو اس کا حق دینے سے منع کرے جو اللہ نے اس کے مال میں ان کا حق رکھا ہے پھر اس مال کو سانپ بنا کر اس کے گلے میں طوق ڈال دیا جائے گا وہ شخص کہے گا تیرا مجھ سے کیا واسطہ ہے؟ وہ سانپ کہے گا: میں تیرا مال ہوں۔

(امام ابوجعفر محمد بن جریر طبری، جامع البیان ج ۴ ص ۱۲۸۔۱۲۷)

marfat.com
Marfat.com

زکوۃ نہ دینے والوں کو عذاب:

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
اللہ تعالیٰ نے دولت مند مسلمانوں پر ان کے اموال میں فقراء کے لیے اتنی مقدار فرض کی ہے جس سے فقراء کی ضرورتیں پوری ہو جائیں اور فقراء اسی وقت بھوک اور لباس کے نہ ہونے کی مشقت میں مبتلا ہوں گے جب دولت مند ان کو ضائع کر دیں گے، سنو اللہ تعالیٰ ایسے مال داروں سے سخت حساب لے گا اور ان کو دردناک عذاب میں مبتلا کرے گا۔

(المعجم الکبیر للطبرانی رقم الحدیث: ۴۵۳، مجمع الزوائد ج ۳ ص ۶۲)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
جس شخص کو اللہ تعالیٰ نے مال دیا ہو اور وہ اپنے مال کی زکوۃ ادا نہ کرے تو وہ مال قیامت کے دن ایک گنجا سانپ بنا دیا جائے گا اس کے پھن پر انگور کے برابر دو غدود ہوں گے اس کو طوق بنا کر اس کے گلے میں ڈال دیا جائے گا، پھر وہ اس شخص کو اپنے جبڑوں سے پکڑے گا۔ پھر کہے گا میں تیرا مال ہوں اور میں تیرا خزانہ ہوں۔ پھر آپ نے اس آیت کی تلاوت فرمائی:

وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ بِمَآ اٰتٰهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ هُوَ خَيْرًا لَّهُمْ بَلْ هُوَ شَرٌّ لَّهُمْ سَيُطَوَّقُوْنَ مَا بَخِلُوْا بِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَلِلّٰهِ مِيْرَاثُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ (آل عمران: ۱۸۰)

ترجمہ: ”جو لوگ اس مال میں بخل کرتے ہیں جو ان کو اللہ نے اپنے فضل سے عطا کیا ہے وہ اس (بخل) کو اپنے لیے اچھا گمان نہ کریں بلکہ وہ ان کے لیے بہت بدتر ہے، جس چیز میں انہوں نے بخل کیا ہے اس کا طوق بنا کر قیامت کے دن ان کے گلے میں ڈال دیا جائے گا“

(صحیح البخاری رقم الحدیث: ۱۴۰۳، مسند احمد رقم الحدیث: ۸۶۴۶)

marfat.com
Marfat.com

امام شمس الدین محمد بن احمد ذہبی لکھتے ہیں:

محمد بن یوسف فریابی (یہ امام احمد اور امام بخاری کے ساتھیوں میں سے ہیں) بیان کرتے ہیں میں اپنے اصحاب کے ساتھ ابو سنان رحمہ اللہ کی زیارت کے لیے گیا، جب ہم ان کے پاس گئے تو انہوں نے کہا چلو ہم اپنے پڑوسی کی تعزیت کے لیے جائیں اس کا بھائی فوت ہو چکا ہے۔ جب ہم اس کے پاس پہنچے تو وہ اپنے بھائی پر زار و قطار رو رہا تھا ہم نے اس کو تسلی دی اور تعزیت کی لیکن اس کو قرار نہیں آیا۔ ہم نے اس سے کہا تم کو معلوم ہے کہ موت سے کوئی بچ نہیں سکتا۔ اس نے کہا یہ ٹھیک ہے میں اس لیے رو رہا ہوں کہ میرے بھائی کو صبح شام عذاب ہوتا ہے، ہم نے کہا کیا تم پر اللہ نے غیب کو ظاہر کر دیا ہے؟ اس نے کہا نہیں۔ لیکن جب میں نے اس کو دفن کیا اور اس پر مٹی برابر کی، اور لوگ چلے گئے تو میں اس کے پاس بیٹھ گیا اچانک میں نے یہ آواز سنی، آہ انہوں نے مجھے اکیلے بٹھا دیا ہے اور میں عذاب برداشت کر رہاں ہوں، حالانکہ میں نماز پڑھتا تھا اور روزے رکھتا تھا۔ مجھے اس کے کلام نے رلا دیا۔ میں نے قبر سے مٹی کھود کر ہٹائی تا کہ اس کا حال دیکھوں، اس وقت اس کی قبر آگ سے بھڑک رہی تھی، اور اس کی گردن میں آگ کا طوق پڑا ہوا تھا، بھائی کی محبت سے مجبور ہو کر میں نے اس کی گردن سے طوق نکالنے کے لیے ہاتھ بڑھایا تو میری انگلیاں اور ہاتھ جل گیا۔ پھر اس نے ہمیں اپنے ہاتھ نکال کر دکھایا جو جل کر سیاہ ہو چکا تھا، اس نے کہا میں نے قبر پر دوبارہ مٹی ڈال دی اور لوٹ آیا، ہم نے پوچھا تمہارا بھائی دنیا میں کیا عمل کرتا تھا؟ اس نے کہا وہ اپنے مال کی زکوٰۃ ادا نہیں کرتا تھا، ہم نے کہا یہ اس آیت کی تصدیق ہے:

وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِينَ يَبْخَلُونَ بِمَا آتَاهُمُ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ هُوَ خَيْرًا لَهُمْ بَلْ هُوَ شَرٌّ لَهُمْ سَيُطَوَّقُونَ مَا بَخِلُوا بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلِلَّهِ مِيرَاثُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ (آل عمران: ۱۸۰)

marfat.com
Marfat.com

ترجمہ: وہ لوگ جو اس مال میں بخل کرتے ہیں جو ان کو اللہ نے اپنے فضل سے عطا فرمایا ہے وہ اس (بخل کرنے) کو اپنے لئے بالکل بھی اچھا نہ سمجھیں بلکہ یہ ان کے لئے برا ہے، قیامت کے دن یہ مال جس میں وہ بخل کرتے ہیں ان گردنوں میں طوق بنا کر ڈال دیا جائے گا اور آسمانوں اور زمینوں کا وارث اللہ تعالیٰ ہی ہے اور جو کام تم کرتے ہو اللہ کو ان کی پوری خبر ہے۔

تمہارے بھائی کو قیامت کا عذاب قبر میں جلدی دے دیا گیا۔

(الکبائر ص ۴۰۔۳۹، والزواجر ج اص ۳۳۲۔۱۳۳)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ہر وہ اونٹ والا جو اونٹوں کا حق ادا نہیں کرے گا قیامت کے دن اس کے اونٹ بہت فربہ (یعنی موٹے) ہو کر آئیں گے اور ان کے سامنے چٹیل میدان میں مالک کو بٹھا دیا جائے گا اور اونٹ اس کو اپنی ٹانگوں اور کھروں کے ساتھ روندتے ہوئے گزر جائیں گے، اور جو گائے والا گائے کا حق ادا نہیں کرے گا قیامت کے دن وہ گائیں بہت فربہ (یعنی موٹی) ہو کر آئیں گی، ان کے سامنے چٹیل میدان میں ان کے مالک کو بٹھا دیا جائے گا اور وہ اس کو سینگوں سے مارتی ہوئی اور پیروں سے کچلتی ہوئی گزر جائیں گی، اور جو بکریوں والا بکریوں کا حق ادا نہیں کرے گا وہ بکریاں قیامت کے دن بہت فربہ (یعنی موٹی) ہو کر آئیں گی ان کے سامنے چٹیل میدان میں مالک کو بٹھا دیا جائے گا اور وہ اس کو سینگوں سے مارتی ہوئی اور کھروں سے روندتی ہوئیں گزر جائیں گی، اس دن نہ ان میں بغیر کوئی سینگ کے ہوگی نہ کسی کا سینگ ٹوٹا ہوا ہوگا، اور جو خزانہ والا خزانہ میں سے اللہ کا حق ادا نہیں کرے گا تو قیامت کے دن اس کا خزانہ گنجے سانپ کی شکل میں منہ کھولے اس کے پیچھے دوڑے گا، خزانہ کا مالک بھاگے گا تو ایک منادی آواز دے کر کہے گا:

marfat.com
Marfat.com

اپنا خزانہ لے لو، ہمیں اس کی ضرورت نہیں ہے، جب خزانہ کے مالک کو کوئی چارہ نظر نہیں آئے گا تو وہ اس سانپ کے منہ میں ہاتھ ڈال دے گا، اور سانپ اونٹ کی طرح اس کے ہاتھ کو چبائے گا۔ الخ

(امام مسلم بن حجاج قشیری، صحیح مسلم ج ۲ ص ۶۸۴، رقم الحدیث: ۹۸۸)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جس شخص کو اللہ نے مال عطا کیا اور اس نے اس کی زکوۃ ادا نہیں کی، قیامت کے دن اس کے لیے ایک گنجا سانپ بنایا جائے گا جس کے دو زہریلے ڈنک ہوں گے، اس سانپ کو اس زکوۃ نہ دینے والے کا طوق بنا دیا جائے گا، پھر وہ اس کو اپنے جبڑوں سے پکڑے گا، پھر کہے گا:

میں تیرا مال ہوں، میں تیرا خزانہ ہوں۔ پھر آپ ﷺ نے آل عمران: ۱۸۰ کی تلاوت فرمائی۔

(صحیح البخاری رقم الحدیث: ۱۴۰۳، سنن النسائی رقم الحدیث: ۱۴۴۰، موطا امام مالک رقم الحدیث: ۳۰۵، صحیح ابن خزیمہ رقم الحدیث: ۲۲۵۷، مسند احمد ج ۲ ص ۹۸)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہر وہ شخص جس کے پاس سونا اور چاندی ہو اور اس کا حق ادا نہ کرتا ہو، جب قیامت کا دن ہو گا تو اس کے لیے آگ کے پترے تیار کیے جائیں گے، اور ان کو جہنم کی آگ میں گرم کیا جائے گا، پھر ان کے ساتھ اس شخص کے پہلو، پیشانی اور پیٹھ کو داغا جائے گا جس کی مقدار پچاس ہزار سال ہو گی، اس کو یہ عذاب دیا جاتا رہے گا حتیٰ کہ تمام لوگوں کا فیصلہ کر دیا جائے گا، پھر وہ دیکھے گا اس کا ٹھکانا، جنت کی طرف ہو گا یا دوزخ کی طرف، اور جو اونٹوں کا حق ادا نہیں کرے گا اس کو اس پورے دن اونٹ اپنے پیروں سے روندتے رہیں گے اور اپنے مونہوں سے کاٹتے رہیں گے، حتیٰ کہ تمام لوگوں کے درمیان فیصلہ کر دیا جائے گا۔ پھر وہ دیکھے گا اس کا ٹھکانا

marfat.com
Marfat.com

جنت کی طرف ہوگا یا دوزخ کی طرف اور جو شخص بکریوں اور بھیڑوں کا حق ادا نہیں کرے گا وہ اس کو اس پورے دن تک اپنے سینگوں سے زخمی کرتی رہیں گی اور اپنے پیروں سے روندتی رہیں گی، حتیٰ کہ تمام لوگوں کے درمیان فیصلہ کر دیا جائے گا۔ پھر وہ دیکھے گا اس کا ٹھکانا جنت کی طرف ہوگا یا دوزخ کی طرف۔ الحدیث۔

(صحیح مسلم، الزکوۃ: ۲۴ (۹۸۷) ۲۲۵۴، صحیح البخاری رقم الحدیث: ۲۸۶، سنن النسائی رقم الحدیث: ۲۵۶۳، سنن ابوداؤد رقم الحدیث: ۱۶۵۸، مسند احمد، ج ۲، ص ۳۸۳، السنن الکبریٰ ج ۴ ص ۸۱)

مال داروں پر افسوس ہے:

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ان مال داروں پر افسوس ہے جن کے متعلق قیامت کے دن فقراء یہ کہیں گے:

اے ہمارے رب! تو نے ہمارے حقوق ان پر فرض کیے تھے ان مال داروں نے ہمارے ان حقوق پر ظلم کیا، تب اللہ تعالیٰ فرمائے گا: مجھے اپنے عزت و جلال کی قسم! میں تم کو ضرور جزا دوں گا، اور میں ان کو ضرور دور رکھوں گا، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آیت کی تلاوت کی:

وَالَّذِيْنَ فِيْٓ اَمْوَالِهِمْ حَقٌّ مَّعْلُوْمٌ لِّلسَّآئِلِ وَالْمَحْرُوْمِ (المعارج: ۲۵-۲۴)

ترجمہ: ”اور وہ لوگ جن کے مالوں میں مقررہ حصہ ہے مانگنے والوں کا اور محروم کا“۔

(المعجم الکبیر للطبرانی رقم الحدیث: ۶۹۳، مجمع الزوائد ج ۳ ص ۶۲)

حضرت ابوبکر صدیق کا زکوۃ نہ دینے والوں سے جہاد:

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

اللہ کی قسم! میں اس شخص سے ضرور جنگ کروں گا جس نے نماز اور زکوۃ میں فرق کیا کیونکہ زکوۃ مال کا حق ہے اور اللہ کی قسم! بکری کا بچہ جس کو وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں دیتے تھے اگر وہ اس کو مجھے دینے سے منع کریں تو میں اس کے منع کرنے پر ان سے

marfat.com
Marfat.com

ضرور لڑوں گا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا پس اللہ کی قسم یہ وہ چیز ہے جس کے لیے اللہ تعالیٰ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا سینہ کھول دیا تھا پس میں نے جان لیا کہ یہی حق ہے۔

(صحیح البخاری رقم الحدیث: ۱۴۰۰، صحیح مسلم رقم الحدیث: ۲۰ سنن ابو داؤد رقم الحدیث: ۱۵۵۶، سنن الترمذی رقم الحدیث: ۲۶۰۷، سنن النسائی رقم الحدیث: ۳۴۴۳)

زکوٰۃ سے مال کی حفاظت:

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

زکوٰۃ کی ادائیگی سے اپنے مالوں کی حفاظت کرو اور صدقہ سے اپنے بیماروں کا علاج کرو اور دعا سے مصائب کی تیاری کرو۔ (یعنی دعا کرو کہ اے اللہ! ہمیں مصیبت کے وقت ثابت قدم رکھنا)

(المعجم الکبیر للطبرانی رقم الحدیث: ۱۰۱۹۶، المعجم الاوسط للطبرانی رقم الحدیث: ۱۹۸۴، مجمع الزوائد ج ۳ ص ۶۴)

زکوٰۃ لینے والے صوفیا کا ہاتھ نیچا نہیں:

حضرت داتا گنج بخش علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

صوفیہ مشائخ میں سے بعض نے زکوٰۃ لی ہے اور بعض نے نہیں لی۔ جنہوں نے فقر کو خود اختیار کیا ہوا تھا اس خیال سے کہ نہ ہم مال جمع کریں گے نہ ہمیں زکوٰۃ دینا پڑے گی۔ جن کا فقر مجبوراً غربت کی وجہ سے تھا انہوں نے زکوٰۃ لی اپنی ضرورت کے لئے نہیں بلکہ مسلمان بھائی کی گردن سے قرض کا بوجھ اتارنے کے لئے۔ اس نیت کے پیش نظر ان (لینے والوں) کا ہاتھ اونچا رہا دینے والے کا نہیں۔ اگر دینے والے کا ہاتھ بلند تر ہوتا تو اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں (اپنے بارے) یوں نہ فرماتا:

ویاخذ الصدقات (سورۃ توبہ: ۱۰۴)

"وہ صدقات لیتا ہے"

اگر کوئی کہے کہ زکوٰۃ دینے والا زکوٰۃ لینے والے سے افضل ہے تو یہ اعتقاد واضح

marfat.com

Marfat.com

گراہی ہے۔ ہاتھ اس کا بلند ہے جو واجب کی تکمیل (اور اللہ کے حکم کی تعمیل) کے لئے مسلمان بھائی کی گردن پر سے بوجھ اٹھالے۔ فقراء دنیا دار نہیں ہوتے۔ ان کی نظر آخرت پر ہوتی ہے اور آخرت پر نظر رکھنے والے اگر اہلِ دنیا کی گردن سے بوجھ نہ اٹھائیں تو قیامت کے دن اس کوتاہی کے لئے وہ (اللہ کی بارگاہ میں) جوابدہ ہوں گے۔ حق تعالیٰ نے آخرت پر نظر رکھنے والوں کا (زکوٰۃ لینے میں) مناسب اور آسان امتحان لیا ہے تاکہ ان کے ذریعہ اہلِ دنیا اپنا بوجھ اتار سکیں۔ یقیناً ہاتھ فقراء کا ہی بلند ہوتا ہے جو احکام شریعت کے مطابق اس شخص سے (وہ) حق لیتے ہیں جس پر باری تعالیٰ کا حق واجب ہوتا ہے۔ اگر زکوٰۃ لینے والوں کا ہاتھ نیچا ہوتا جیسے لوگوں کی ایک جماعت (حشویہ) کا خیال ہے تو چاہئے تھا کہ پیغمبروں کا ہاتھ بھی نیچا ہوتا۔ (معاذاللہ) کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کا حق بندوں سے وصول کرتے ہیں اور حسب شرائط اس کا صحیح استعمال کرتے ہیں۔ ظاہر ہے کہ ایسے لوگ (جو یہ کہتے ہیں کہ زکوٰۃ لینے والوں کا ہاتھ نیچا ہوتا ہے) غلطی پر ہیں اور نہیں جانتے کہ پیغمبر حکم الٰہی کے مطابق زکوٰۃ لیتے ہیں۔ پیغمبروں کے بعد دین کے امام بھی اسی طریقے پر عمل پیرا رہے ہیں اور بیت المال کا حق لیتے رہے ہیں۔ جو کوئی زکوٰۃ لینے والے ہاتھ کو نیچا اور زکوٰۃ دینے والے ہاتھ کو اونچا سمجھتا ہے۔ وہ سخت غلطی میں مبتلا ہے۔ ان باتوں کو تصوف میں ایک بنیادی حیثیت حاصل ہے۔

(کشف المحجوب ملخصاً، ص:۴۴۴)

اللہ تعالیٰ سے جھگڑا مناسب نہیں:

حضرت داتا گنج بخش علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

کہتے ہیں نیشاپور میں ایک سوداگر تھا جو اکثر حضرت شیخ ابوسعید رحمۃ اللہ علیہ کی مجلس میں حاضری دیا کرتا تھا۔ ایک دن شیخ نے کسی درویش کے لئے کچھ طلب کیا۔ سوداگر کا بیان ہے کہ اس وقت اس کے پاس ایک دینار اور ایک چھوٹا چاندی کا سکہ تھا۔ پہلے اس

marfat.com

Marfat.com

نے سوچا کہ دینار دے دے۔ پھر خیال آیا کہ چاندی کا سکہ دے دینا چاہئے۔ چنانچہ وہی دے دیا۔ جب شیخ فارغ ہو کر باتیں کرنے لگے تو سوداگر نے پوچھا۔ "کیا حق تعالیٰ سے جھگڑا کرنا مناسب ہے؟" شیخ نے فرمایا:

"تو نے ابھی حق تعالیٰ سے جھگڑا کیا۔ اس کا حکم تھا مانگنے والے کو دینار دو مگر تم نے چاندی کا سکہ دیا۔"

(کشف المحجوب، ص: ۴۳۷)

میں اس کی تکلیف کو ضائع نہیں کرنا چاہتا:

حضرت داتا گنج بخش علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

کہتے ہیں حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ ایک بار کسی نخلستان کے قریب ایک جماعت سے ملے۔ دیکھا کہ ایک حبشی غلام بھیڑ بکریاں چرا رہا ہے۔ ایک کتا آ کر اس کے نزدیک بیٹھ گیا۔ غلام نے روٹی نکال کر کتے کے آگے ڈال دی۔ پھر اسی طرح دوسری اور تیسری بھی ڈال دی۔ عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بڑھ کر پوچھا:

تجھے ہر روز کتنی روٹیاں ملتی ہیں؟

غلام نے جواب دیا:

جتنی آپ نے دیکھیں۔

آپ نے کہا:

ساری روٹیاں تو نے کتے کے آگے ڈال دیں؟

غلام نے کہا: جی ہاں۔ دراصل یہ کتوں کی جگہ نہیں۔ خبر نہیں وہ کتنی دور سے اس امید پر آیا ہے۔ میں اس کی تکلیف کو ضائع نہیں کرنا چاہتا۔

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کو اس کی یہ بات بہت پسند آئی اور آپ رضی اللہ عنہ نے غلام کو بھیڑ بکریوں اور نخلستان سمیت خرید لیا۔ پھر غلام کو راہ خدا میں آزاد کر کے سب

marfat.com
Marfat.com

کچھ اس کے سپرد کر دیا۔ غلام نے آپ رضی اللہ عنہ کو دعا دی اور بھیڑ بکریاں وغیرہ سب اللہ تعالیٰ کی راہ میں دے کر وہاں سے چلا گیا۔

(کشف المحجوب، ص:۴۳۹)

سوال کرنے کی ذلت:

حضرت داتا گنج بخش علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

روایت ہے کہ کوئی شخص حضرت حسن بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دروازے پر گیا اور عرض کی اے فرزند رسول ﷺ! میرے ذمے چار سو درہم چاندی قرض ہیں۔ حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسی وقت چار سو درہم دینے کا حکم دیا اور خود روتے ہوئے گھر کے اندر چلے گئے۔ لوگوں نے پوچھا آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کیوں روتے ہیں؟ فرمایا اس لئے کہ میں نے اس شخص کا پہلے حال کیوں نہ دریافت کیا تاکہ اسے سوال کرنے کی ذلت برداشت نہ کرنا پڑتی۔

(کشف المحجوب، ص:۴۳۹)

marfat.com
Marfat.com

......تبلیغِ دین ضرور کریں......

marfat.com
Marfat.com

فہرست

صفحہ نمبر	نام عنوان	نمبر شمار
120	قرآن مجید میں امت مسلمہ کی فضیلت	1
120	تبلیغ دین کے لئے مختلف الفاظ	2
120	ایمان کا اعلیٰ درجہ برائی کو ہاتھ سے روکنا	3
121	سب سے افضل جہاد	4
121	ایمان کی علامت، برائی سے روکنا	5
122	اللہ کا خوف یا لوگوں کا؟	6
122	وہ ہم میں سے نہیں	7
122	خاموش رہنے سے بہتر	8
123	تبلیغ دین نہ کرنا عذاب کو دعوت دینا ہے	9
123	تبلیغ دین کرو، اپنا بھی فائدہ دوسروں کا بھی	10
124	برائی روکنے کی ذمہ دار پوری قوم ہے	11
124	علماء اور مبلغین کے لئے درس عبرت	12
125	تم اپنی فکر کرو	13
126	تبلیغ دین کے تین اصول	14
126	اللہ کا خوف سب سے بڑی حکمت	15
127	جہاں مناسب ہو وہاں حکمت بیان بھی کریں	16
128	نیکی کی دعوت کو آہستہ آہستہ آگے بڑھانا	17

marfat.com

Marfat.com

129	اللہ مبلغ کی حاجت پوری کرنے میں رہتا ہے	18
130	ظالم کی مدد کیسے؟	19
131	برے سے نہیں، برائی سے نفرت	20
131	ایسا شخص ابدال میں سے ہے	21
132	مبلغ کو سب کے لئے دعا کرنی چاہئے	22
132	آگ کی لگام	23
133	شہر والوں کو پلٹ دو	24
133	مبلغ خود بھی اپنی تبلیغ پر عمل کرے	25
134	بے عمل خطیبوں کا حال	26
135	مبلغ کے دل میں تڑپ موجود ہو	27
136	مبلغ صبر و استقامت کا پیکر ہو	28
136	مبلغ صاحب کردار ہو	29
137	تبلیغ انتہائی نرم لہجے میں کی جائے	30
138	مسجد نبوی میں پیشاب کرنے والے سے حسن سلوک	31
138	نمازی کی اصلاح	32
139	ایمان باللہ کے بعد عقل کا بڑا تقاضا	33
139	عمدہ طریقے سے بحث کریں	34
140	وحشی کے ساتھ عمدہ بحث کا ایک نمونہ	35
141	ولی اللہ کے عمل میں عمدہ بحث کا نمونہ	36

marfat.com

Marfat.com

قرآن مجید میں امت مسلمہ کی فضیلت:

اللہ تعالیٰ نے امت مسلمہ کی فضیلت بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

كُنتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنكَرِ وَتُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ. (سورۃ آل عمران/۱۱۰)

ترجمہ: تم بہترین امت ہو جنہیں لوگوں کی (ہدایت و بھلائی) کے لئے ظاہر کیا گیا ہے تم نیکی کا حکم دیتے ہو اور برائی سے روکتے ہو اور اللہ پر ایمان رکھتے ہو۔

اس آیت مبارکہ میں اللہ رب العزت نے اس امت کی فضیلت بیان فرمائی ہے اور ساتھ ہی اس فضیلت کی وجہ بھی ارشاد فرمادی کہ تمہاری فضیلت کی وجہ یہ ہے کہ تم نیکی کا حکم دیتے ہو اور برائی سے روکتے ہو اور اللہ تعالیٰ پر ہی ایمان رکھتے ہو۔ اب ظاہر ہے امت مسلمہ کو یہ فضیلت قائم رکھنے کے لئے برائی سے روکتے اور نیکی کی دعوت دیتے رہنا ہوگا۔

تبلیغ دین کے لئے مختلف الفاظ:

قرآن وسنت میں تبلیغ دین کے لئے مختلف الفاظ استعمال ہوئے ہیں۔ کہیں امر بالمعروف ونہی عن المنکر (یعنی نیکی کا حکم دینا اور برائی سے روکنا)، کہیں اعلائے کلمۃ الحق، (یعنی کلمہ حق کی سربلندی) اور کہیں دعوت الی اللہ (یعنی اللہ کی طرف بلانا) فرمایا گیا۔ ان تمام الفاظ کا اصل مطلب اور مفہوم ایک ہی ہے۔

ایمان کا اعلیٰ درجہ برائی کو ہاتھ سے روکنا:

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

تم میں سے جو شخص برائی کو دیکھے وہ اپنے ہاتھ سے برائی کو مٹائے، اگر وہ اس کی طاقت نہ رکھتا ہو تو اپنی زبان سے مٹائے اور اگر اس کی بھی طاقت نہ رکھتا ہو تو دل سے اس کو برا

marfat.com
Marfat.com

جانے، اور یہ سب سے کمزور درجہ کا ایمان ہے۔

(صحیح مسلم ج ۱ ص ۵۱)

سب سے افضل جہاد:

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

بادشاہ یا ظالم امیر کے سامنے حق بات کہنا سب سے افضل جہاد ہے۔

(سنن ابوداؤد، جامع ترمذی، سنن ابن ماجہ بحوالہ الترغیب والترہیب ج ۱ ص ۲۲۳۔۲۲۴)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: حمزہ بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ سید الشہداء ہیں، اور وہ شخص (بھی) جس نے ظالم حاکم کے سامنے کھڑے ہو کر نیکی کا حکم دیا اور برائی سے روکا اور اس ظالم حاکم نے اسے قتل کر دیا۔

(امام ترمذی، امام حاکم۔ حاکم نے کہا ہے کہ اس کی سند صحیح ہے۔ بحوالہ الترغیب والترہیب ج ۱ ص ۲۲۳۔۲۲۴)

ایمان کی علامت، برائی سے روکنا:

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اللہ نے جس نبی کو بھی مجھ سے پہلے کسی امت پر مبعوث فرمایا اس نبی کے اس امت میں حواری ہوتے تھے، اور اس کے اصحاب ہوتے تھے جو اس کی سنت پر عمل کرتے تھے اور اس کے حکم پر عمل کرتے تھے، پھر ان کے بعد ایسے برے لوگ آتے جو ایسی باتیں کرتے تھے جن پر خود عمل نہیں کرتے تھے اور ایسے کام کرتے تھے جن کا انہیں حکم نہیں دیا گیا تھا، سو ان سے جو ہاتھ کے ساتھ جہاد کرے وہ مومن ہے، اور جو ان کے ساتھ زبان سے جہاد کرے وہ بھی مومن ہے، اس کے علاوہ ایک رائی کے دانہ کے برابر بھی ایمان نہیں ہے۔

(صحیح مسلم بحوالہ الترغیب والترہیب ج ۱ ص ۲۲۳۔۲۲۴)

marfat.com
Marfat.com

اللہ کا خوف یا لوگوں کا؟

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

تم میں سے کوئی شخص اپنے آپ کو حقیر نہ جانے صحابہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! ہم میں سے کوئی شخص کیسے اپنے آپ کو حقیر جانے گا؟

آپ نے فرمایا:

وہ یہ گمان کرے گا کہ اس کے اوپر کلام کی گنجائش ہے پھر وہ کلام نہیں کرے گا۔

اللہ عزوجل قیامت کے دن اس سے فرمائے گا:

تمہیں میرے متعلق کس چیز نے کلام سے روکا تھا؟

وہ کہے گا: لوگوں کے خوف نے۔

اللہ تعالیٰ فرمائے گا: میں اس کا زیادہ حقدار تھا کہ تم مجھ سے خوف کھاتے۔

(اس حدیث کو امام ابن ماجہ نے روایت کیا ہے اور اس کے تمام راوی ثقہ ہیں بحوالہ الترغیب والترہیب ج ۱ص ۲۴۳۔۲۲۳)

وہ ہم میں سے نہیں:

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جو شخص ہمارے چھوٹوں پر رحم نہ کرے اور ہمارے بڑوں کی عزت نہ کرے اور نیکی کا حکم نہ دے اور برائی سے نہ روکے وہ ہم میں سے نہیں ہے۔

(الترغیب والترہیب ج ۱ص ۲۴۳۔۲۲۳)

خاموش رہنے سے بہتر:

امام ابوبکر احمد بن حسین بیہقی رحمۃ اللہ علیہ روایت کرتے ہیں:

حضرت بشیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

marfat.com
Marfat.com

نیکی کا حکم دینا اور برائی سے روکنا خاموش رہنے سے بہتر ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جو شخص کسی مقام پر کھڑا ہو کر حق بات کہہ سکتا ہے اس کو حق بات کہہ دینی چاہئے کیونکہ یہ (یعنی حق کہنا) اس کی موت کو مقدم کر سکتا ہے نہ اس کو اس کے لکھے ہوئے رزق سے محروم کر سکتا ہے۔

تبلیغ دین نہ کرنا عذاب کو دعوت دینا ہے:

مالک بن دینار کہتے ہیں کہ ہم نے دنیا کی محبت کی وجہ سے دیناروں سے صلح کر لی ہے ہم میں سے کوئی کسی کو نیکی کا حکم دیتا ہے اور نہ برائی سے روکتا ہے اور اللہ تعالیٰ ہمیں اس حال پر نہیں چھوڑے گا۔ کاش مجھے علم ہوتا کہ ہم پر کون سا عذاب نازل ہوگا۔

(شعب الایمان ج ٦ ص ٩٧۔٩٢)

حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اس ذات کی قسم! جس کے قبضہ وقدرت میں میری جان ہے، تم ضرور نیکی کا حکم دیتے رہنا اور برائی سے روکتے رہنا، ورنہ عنقریب اللہ تم پر عذاب بھیج دے گا، پھر تم دعا کرو گے تو تمہاری دعا قبول نہیں ہوگی۔

(سنن ترمذی، ج ٤، رقم الحدیث: ٢١٧٦، سنن ابوداؤد، ج ٣، رقم الحدیث: ٤٣٣٨، سنن ابن ماجہ، ج ٢، رقم الحدیث: ٤٠٠٥)

تبلیغ دین کرو، اپنا بھی فائدہ دوسروں کا بھی:

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اللہ کی حدود قائم کرنے والے اور اللہ کی حدود کی خلاف ورزی کرنے والے (ترمذی کی

marfat.com
Marfat.com

روایت میں ہے اور اللہ کی حدود میں سستی اور نرمی کرنے والے) کی مثال اس طرح ہے کہ ایک قوم نے کشتی میں بیٹھنے کے لیے قرعہ اندازی کی، بعض لوگوں کے نام اوپر کی منزل کا قرعہ نکلا اور بعض لوگوں کے نام نچلی منزل کا۔ نچلی منزل والے پانی لینے کے لیے اوپر کی منزل میں گئے۔ پھر انہوں نے کہا: اگر ہم کشتی کے پیندے میں سوراخ کر کے سمندر سے پانی لے لیں تو اوپر کی منزل والوں کو زحمت نہیں ہوگی۔ اگر اوپر کی منزل والوں نے ان کو اپنا ارادہ پورا کرنے کے لیے چھوڑ دیا تو سب ڈوب کر ہلاک ہو جائیں گے اور اگر ان کے ہاتھوں کو سوراخ کرنے سے روک لیا تو وہ بھی نجات پالیں گے اور نچلی منزل والے بھی۔

(صحیح البخاری، ج ۳، رقم الحدیث: ۲۴۹۳، ۲۶۸۶، سنن ترمذی، ج ۴، رقم الحدیث: ۲۱۸۰)

برائی روکنے کی ذمہ دار پوری قوم ہے:

حضرت جریر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جس قوم میں گناہوں کے کام کیے جا رہے ہوں اور وہ ان گناہوں کو مٹانے کی قدرت رکھتے ہوں، اور پھر نہ مٹائیں تو اللہ ان کو مرنے سے پہلے عذاب میں مبتلا کر دے گا۔

(صحیح ابن حبان، ج ۱، رقم الحدیث: ۳۰۰، سنن ابوداؤد، ج ۳، رقم الحدیث: ۴۳۳۹، سنن ابن ماجہ، ج ۲، رقم الحدیث: ۴۰۰۹، مسند احمد ج ۴، ۳۶۶۔ ۳۶۴، المعجم الکبیر للطبرانی، ج ۲ رقم الحدیث: ۲۳۸۲، ۲۳۸۳)

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ:

جب لوگ کسی برائی کو دیکھیں اور اس کو نہ مٹائیں تو عنقریب اللہ ان سب پر عذاب نازل فرمائے گا۔

(سنن ابوداؤد رقم الحدیث: ۴۳۳۹، سنن ابن ماجہ رقم الحدیث: ۴۰۰۹)

علماء اور مبلغین کے لئے درس عبرت:

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ

marfat.com
Marfat.com

وسلم نے فرمایا:

بنو اسرائیل میں سب سے پہلی خرابی یہ واقع ہوئی کہ ایک شخص دوسرے شخص سے ملاقات کر کے یہ کہتا، اے شخص! اللہ سے ڈر، اور جو کام تو کر رہا ہے اس کو چھوڑ دے، کیونکہ یہ کام تیرے لیے جائز نہیں ہے۔ پھر جب دوسرے دن اس سے ملاقات کرتا، تو اس کا وہ کام اس کو اس کے ساتھ کھانے پینے اور اٹھنے بیٹھنے سے منع نہ کرتا، جب انہوں نے اس طرح کیا تو اللہ تعالیٰ نے ان کے دل ایک جیسے کر دیئے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

بنو اسرائیل میں سے جنہوں نے کفر کیا، ان پر حضرت داؤد اور حضرت عیسیٰ بن مریم (علیہما السلام) کی زبان سے لعنت کی گئی، کیونکہ انہوں نے نافرمانی کی اور وہ حد سے تجاوز کرتے تھے۔ وہ ایک دوسرے کو ان برے کاموں سے نہیں روکتے تھے جو وہ کرتے تھے اور جو کچھ وہ کرتے تھے، وہ بہت برا کام تھا (المائدہ: ۷۹-۷۸)

پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ہرگز نہیں! بخدا! تم ضرور نیکی کا حکم دیتے رہنا اور برائی سے روکتے رہنا اور تم ضرور ظلم کرنے والے کے ہاتھوں کو پکڑ لینا اور تم اس کو ضرور حق پر عمل کے لیے مجبور کرنا، ورنہ اللہ تمہارے دل بھی ایک جیسے کر دے گا، پھر تم پر بھی اس طرح لعنت کرے گا جس طرح ان پر لعنت کی تھی۔

(سنن ابن ماجہ، ج ۳، رقم الحدیث: ۴۳۳۶-۴۳۳۷، امام ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن غریب ہے، سنن ترمذی، ج ۵، رقم الحدیث: ۳۰۵۹، ۳۰۵۸، سنن ابن ماجہ، ج ۲، رقم الحدیث: ۴۰۰۶)

تم اپنی فکر کرو:

قیس بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے حمد و ثنا کرنے کے بعد فرمایا اے لوگو! تم یہ آیت تلاوت کرتے ہو:

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا عَلَيْكُمْ اَنْفُسَكُمْ لَا يَضُرُّكُمْ مَّنْ ضَلَّ اِذَا اهْتَدَيْتُمْ (المائدہ: ۱۰۵)

"اے ایمان والو تم اپنی فکر کرو، جب تم ہدایت پر ہو تو کسی کی گمراہی سے تمہیں کوئی نقصان

marfat.com
Marfat.com

نہیں ہوگا"

تم اس آیت سے غلط مطلب نکالتے ہو اور ہم نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جب لوگ ظالم کو دیکھیں اور اس کے ہاتھوں کو نہ پکڑیں تو اللہ ان سب پر عذاب لے آئے گا اور ایک روایت میں ہے جس کسی قوم میں گناہوں پر عمل کیا جاتا ہے اور وہ ان گناہوں کو مٹانے پر قادر ہوں پھر نہ مٹائیں تو عنقریب اللہ ان سب پر عذاب لے آئے گا۔

(سنن ابو داؤد، ج ۳، رقم الحدیث: ۴۳۳۸، سنن ترمذی، ج ۵، رقم الحدیث: ۳۰۶۸، سنن کبریٰ للنسائی، ج ۶، رقم الحدیث: ۱۱۱۵۷، سنن ابن ماجہ، ج ۲، رقم الحدیث: ۴۰۰۵)

تبلیغ دین کے تین اصول:

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے تبلیغ دین کرنے، برائی سے روکنے، نیکی کی دعوت دینے اور اللہ کے راستے کی طرف بلانے کا طریقہ یوں ارشاد فرمایا ہے:

اُدْعُ اِلٰی سَبِیْلِ رَبِّکَ بِالْحِکْمَةِ وَ الْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ وَجَادِلْهُمْ بِالَّتِیْ هِیَ اَحْسَنُ (النحل: ۱۲۵)

ترجمہ: حکمت اور عمدہ نصیحت کے ساتھ اپنے رب کے راستہ کی طرف بلائیں اور ان کے ساتھ وہ بحث کریں جو بہت اچھی ہو۔

اس آیت مبارکہ میں اللہ تعالیٰ نے تبلیغ دین کے تین اصول واضح طور پر بیان فرما دیئے ہیں۔(۱) حکمت کے ساتھ تبلیغ کرنا۔(۲) عمدہ وعظ و نصیحت کرنا۔(۳) پسندیدہ بحث و مباحثہ کرنا۔

اللہ کا خوف سب سے بڑی حکمت:

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

marfat.com
Marfat.com

سب سے بڑی حکمت اللہ تعالیٰ کا خوف ہے۔

(شعب الایمان ج ۱ ص ۴۷۰، الفردوس لدیلمی ج ۲ ص ۳۰۷۷، کنز العمال رقم الحدیث: ۵۸۷۳، الجامع الصغیر رقم الحدیث: ۴۳۶۱)

اس حدیث شریف سے معلوم ہوا کہ جس کے دل میں اللہ کا خوف نہ ہو اس کے پاس حکمت بھی نہیں ہوتی اور جس کے دل میں خوف خدا نہ ہو وہ بہت جلد گناہوں کی طرف مائل ہو جاتا ہے۔ ایک اور حدیث شریف میں ایسے شخص کو ''منافق عالم'' کہا گیا ہے جو دانائی اور حکمت کی باتیں کرتا ہے لیکن اس کے ساتھ ساتھ گناہ کے کام بھی کرتا ہے۔ مبلغ کے لئے ضروری ہے کہ وہ گناہوں سے دور رہ کر اپنے دل میں خوف خدا پیدا کرے تاکہ اسے حکمت کی نعمت نصیب ہو کیونکہ حکمت کے بغیر تبلیغ کا مقصد پورا ہونے کی بجائے الٹا نقصان ہی ہوتا ہے۔ اسی لئے نبی کریم ﷺ نے ایسے شخص کو خطرہ قرار دیا ہے۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مجھے تم پر ہر اس شخص کا خطرہ ہے جو منافق عالم ہو، وہ حکمت کی باتیں کرے گا اور گناہ کے کام کرے گا۔

(کنز العمال رقم الحدیث: ۲۹۰۴۴، اتحاف السادۃ المتقین رقم الحدیث: ۹۶۳۷)

جہاں مناسب ہو وہاں حکمت بیان بھی کریں:

حضور نبی کریم ﷺ کا انداز تبلیغ یہ بھی تھا کہ آپ ﷺ کسی کام سے منع فرماتے تو اس کی حکمت بھی بیان فرما دیتے۔ مثلاً یہ حدیث ہے:

حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:۔

سب سے بڑا گناہ یہ ہے کہ کوئی شخص اپنے ماں باپ کو لعنت کرے۔ عرض کیا گیا یا رسول اللہ ﷺ! کوئی شخص اپنے ماں باپ پر کیسے لعنت کرے گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

marfat.com
Marfat.com

ایک شخص کسی کے باپ کو گالی دے تو وہ (جواب میں) اس کے باپ اور ماں کو گالی دے گا۔

(صحیح البخاری، رقم الحدیث:۵۹۷۳، سنن ابوداؤد، رقم الحدیث:۵۱۴۱، سنن الترمذی، رقم الحدیث:۱۹۰۲)

دراصل آپ ﷺ یہ کہنا چاہتے تھے کہ کوئی شخص کسی کے ماں باپ کو گالی نہ دے، لیکن آپ ﷺ نے اس کو حکمت کے ساتھ ایسے مؤثر انداز میں فرمایا کہ جب تم کسی کے ماں باپ کو گالی دو گے تو وہ تمہارے ماں باپ کو گالی دے گا اور اس طرح تم اپنے ماں باپ کو گالی دینے کا سبب بنو گے۔ چنانچہ فرمایا تم اپنے ماں باپ کو گالی نہ دو۔

نیکی کی دعوت کو آہستہ آہستہ آگے بڑھانا:

تبلیغ میں تدریج کے عمل کو بروئے کار لانا چاہئے۔ یعنی آہستہ آہستہ لوگوں کو نیکی کے قریب کیا جائے اور وقفہ وقفہ سے ان پر اسلامی احکام اور ان کے فوائد وثمرات کو بیان کیا جائے تا کہ وہ ذہنی طور پر نیکی کی دعوت کو قبول کرنے اور اس پر عمل پیرا ہونے کے لئے تیار ہو جائیں۔ خود نبی کریم ﷺ نے اپنے صحابہ کرام کو یہی تعلیم دی اور اسی طرح سے تربیت فرمائی۔

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یمن کی طرف بھیجا اور فرمایا:

تم بعض اہل کتاب کے پاس جا رہے ہو تو پہلے ان کو اللہ تعالیٰ کی وحدانیت اور میری رسالت کی گواہی دینے کی دعوت دینا جب وہ اس کو مان لیں تو انھیں بتانا کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر دن رات میں پانچ نمازیں فرض کی ہیں۔ جب وہ ان کو تسلیم کر لیں تو ان کو بتانا کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر زکوۃ بھی فرض کی ہے جو ان کے دولت مند لوگوں سے لے کر ان کے فقراء میں تقسیم کی جائے گی۔ جب وہ اس کو قبول کر لیں تو زکوۃ میں ان کا بہترین مال ہرگز نہ لینا اور مظلوم کی دعا سے بچنا کیوں کہ مظلوم کی بددعا اور اللہ تعالیٰ کے درمیان

marfat.com
Marfat.com

کوئی حجاب نہیں ہے۔

(صحیح مسلم، کتاب الزکوۃ، باب الدعاء الی الشہادتین وشرائع الاسلامؒ)

اس حدیث مبارک میں آپ ﷺ نے کتنے واضح انداز میں تبلیغ کے اس اصول کو واضح فرمایا ہے کہ اگر آپ نے پہلی بار ہی یہ تمام احکامات بتا دیئے تو ہوسکتا ہے وہ دین کو اپنے لئے بہت مشکل سمجھ لیں اور اس کو ماننے سے ہی انکار کردیں اس لئے تم انہیں ایک بات کی تعلیم دو جب وہ اسے قبول کرنا شروع کردیں اور اس پر عمل پیرا ہو جائیں تو پھر اس کے بعد درجہ بدرجہ انہیں سارے احکام سکھاتے جاؤ۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ قرآن میں سب سے پہلے جو چیز نازل ہوئی وہ ایک مفصل سورۃ ہے جس میں جنت و دوزخ کا ذکر ہے۔ یہاں تک کہ جب لوگ جنت کے دائرے میں آگئے تب حلال و حرام کے احکامات نازل ہوئے اگر بالکل شروع میں ہی یہ حکم نازل ہوتا کہ شراب نہ پیو تو لوگ کہتے کہ ہم ہرگز شراب کو نہیں چھوڑیں گے، جب یہ حکم دیا جاتا کہ زنا نہ کرو تو وہ کہتے ہم ہرگز زنا کو نہیں چھوڑیں گے۔

(صحیح بخاری، کتاب، باب تالیف القرآن)

اللہ تعالیٰ مبلغ کی حاجت پوری کرنے میں رہتا ہے:

جو بندہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی نافرمانی میں مبتلا ہوتا ہے وہ سخت مصیبت میں ہوتا ہے کیونکہ کل قیامت کو اس کی نافرمانی اسے مصیبت میں مبتلا کرنے والی ہے۔ وہ اس چیز کا بہت زیادہ حاجت مند ہوتا ہے کہ اس سے یہ مصیبت دور کی جائے۔ مبلغ کا یہی کام ہوتا ہے کہ اس کو نیکی کی دعوت دے کر اور برائی سے روک کر اس مصیبت میں اس کی مدد کرے۔

بچے! اب حدیث شریف سے معلوم کرتے ہیں کہ جو مسلمان اپنے مسلمان بھائی کی حاجت پوری کرنے میں رہتا ہے اور اس سے مصیبت کو دور کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسے کیا اجر

marfat.com
Marfat.com

عطا فرمائے گا۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مسلمان، مسلمان کا بھائی ہے، اس پر ظلم کرے نہ اس کو بے عزت کرے، اور جو اپنے بھائی کی حاجت پوری کرنے میں رہتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی حاجت پوری کرنے میں رہتا ہے اور جو شخص کسی مسلمان سے کسی مصیبت کو دور کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی قیامت کی مصیبتوں میں سے کوئی مصیبت دور فرمادے گا، اور جو شخص کسی مسلمان کا پردہ رکھتا ہے تو قیامت کے دن اللہ اس کا پردہ رکھے گا۔

(صحیح البخاری رقم الحدیث: ۲۴۴۲، سنن ابوداؤد رقم الحدیث: ۴۸۹۳، سنن الترمذی رقم الحدیث: ۱۴۲۶، السنن الکبریٰ للنسائی رقم الحدیث: ۷۲۹۱)

ظالم کی مدد کیسے؟

اللہ اور اس رسول ﷺ کے احکام کی نافرمانی کرنے والا ظالم بھی ہے اور مظلوم بھی۔ ظالم اس طرح کہ وہ اپنی جان پر ظلم کر رہا ہوتا ہے کیونکہ نافرمانی کر کے وہ اپنی جان کو ہلاکت خیز عذاب کی طرف دھکیل رہا ہوتا ہے اور مظلوم اس طرح کہ ظلم بھی اسی پر ہو رہا ہوتا ہے۔ اسی لئے نبی کریم ﷺ نے ہمیں ظالم اور مظلوم دونوں کی مدد کرنے کا حکم فرمایا ہے۔ نیکی کی دعوت دے کر اور برائی سے روک کر ظالم اور مظلوم دونوں کی مدد کرنی چاہئے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اپنے بھائی کی مدد کرو خواہ وہ ظالم ہو یا مظلوم، صحابہ نے کہا یا رسول اللہ ﷺ! ہم مظلوم کی مدد تو کرتے ہیں، ظالم کی کیسے مدد کریں؟ آپ ﷺ نے فرمایا تم اس کے ہاتھوں کو

marfat.com
Marfat.com

(یعنی اس کو ظلم نہ کرنے دو)۔

(صحیح البخاری رقم الحدیث:۲۴۴۴،سنن الترمذی رقم الحدیث:۲۲۵۵)

برے سے نہیں برائی سے نفرت کرو:

عام طور پر ہمارے معاشرے میں یہ برائی موجود ہے کہ لوگ اگر کسی کی کوئی اچھائی دیکھ لیں تو خاموش رہتے ہیں اور اگر خدانخواستہ کوئی برائی دیکھ لیں تو اس کو خوب اچھالتے ہیں لیکن مبلغ کی شان یہ نہیں ہے کہ وہ لوگوں کی برائیوں کا چرچا کرتا پھرے۔ایسا مبلغ جس کو اللہ تعالیٰ نے حکمت کی دولت سے نوازا ہو وہ برائیوں سے تو نفرت کرتا ہے لیکن لوگوں سے نفرت نہیں کرتا اور نہ ہی ان کی برائیوں کو اچھالتا ہے بلکہ ان پر پردہ ڈالنے کی کوشش کرتا ہے اور موقع پا کر ان برائیوں کو ختم کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ایسا شخص جو اپنے پڑوسی کی برائیوں کا چرچا کرتا ہے وہ اس کی اصلاح کے امکانات کم سے کم کر دیتا ہے اور ایسے شخص کے بارے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ وہ فقر میں مبتلا ہونے والا ہے۔

حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

تین قسم کے لوگ فقر میں مبتلا ہونے والے ہیں،ایسا امام کہ تم اس کے ساتھ نیکی کرو تو وہ شکر نہ کرے،اگر تم غلطی کرو تو وہ معاف نہ کرے،اور ایسا پڑوسی کہ اگر وہ اچھائی دیکھے تو اس کو چھپائے اور اگر وہ کوئی برائی دیکھے تو اس کا چرچا کرے،اور ایسی بیوی کہ اگر تم حاضر ہو تو وہ تم کو ایذاء پہنچائے اور اگر تم اس سے غائب ہو تو وہ تمہاری خیانت کرے۔

(جمع الجوامع رقم الحدیث:۱۰۷۶۸،کنز العمال رقم الحدیث:۴۳۷۸۵)

ایسا شخص اَبدال میں سے ہے:

حضرت معاذ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
جس شخص میں تین خصلتیں ہوں وہ ابدال میں سے ہے (۱) وہ تقدیر پر راضی ہو (۲) جن

marfat.com
Marfat.com

چیزوں کو اللہ نے حرام کیا ہے ان پر صبر کرے (یعنی ان کے کرنے سے رک جائے) (۳) اللہ عزوجل کی ذات کی وجہ سے غضب ناک ہو۔

(اتحاف ج ۸ص ۳۸۶، جمع الجوامع رقم الحدیث: ۱۰۷۸۹، کنز العمال رقم الحدیث: ۴۴۵۹۹)

مبلغ کو سب کے لئے دعا کرنی چاہئے:

کسی قوم کا امام ان کے لئے مبلغ بھی ہوتا ہے۔ اسی طرح پیر اپنے مریدوں کے لئے اور استاد اپنے شاگردوں کے لئے مبلغ ہوتا ہے جو ان کو نیکی کا حکم دیتا ہے اور برائی سے منع کرتا ہے اور اس کے دل میں سب کے لئے خیر خواہی اور بھلائی کا جذبہ ہوتا ہے۔ اس لئے اس کو سب کے لئے دعا مانگنی چاہئے۔ جیسا کہ حدیث شریف میں اس امام کو خیانت کرنے والا کہا گیا ہے جو صرف اپنے لئے دعا مانگے:

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

تین کاموں کا کرنا کسی کے لیے جائز نہیں ہے، ایک آدمی کسی قوم کا امام ہو اور صرف اپنے لیے دعا کرے، اگر وہ ایسا کرے گا تو ان کی خیانت کرے گا، اجازت طلب کرنے سے پہلے کسی کے گھر میں نہ جھانکے اگر اس نے ایسا کیا تو گویا وہ ان کے گھر میں داخل ہو گیا، اس حالت میں نماز نہ پڑھے کہ وہ پیشاب یا پاخانہ کو روک رہا ہو۔

(سنن ابوداؤد رقم الحدیث: ۹۰، مشکوۃ رقم الحدیث: ۱۰۷۰، کنز العمال رقم الحدیث: ۲۰۳۹۸)

آگ کی لگام:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جس شخص سے کسی چیز کے علم کا سوال کیا گیا اور اس نے اس کو چھپا لیا تو اس کے منہ میں آگ کی لگام ڈالی جائے گی۔

(سنن ابوداؤد رقم الحدیث: ۳۶۵۸، سنن الترمذی رقم الحدیث: ۲۶۴۹، سنن ابن ماجہ رقم الحدیث: ۲۶۶)

marfat.com
Marfat.com

شہر والوں کو پلٹ دو:

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
اللہ عزوجل نے جبریل علیہ السلام کی طرف وحی کی کہ فلاں شہر اور اس میں رہنے والوں کو الٹ دو۔ حضرت جبریل نے کہا اے رب! اس میں تیرا فلاں بندہ ہے جس نے پلک جھپکنے میں بھی تیری نافرمانی نہیں کی۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اس کو اور شہر والوں کو پلٹ دو (کیونکہ) اس شخص کا چہرہ ایک لمحے کے لیے بھی میری نافرمانی سے متغیر نہیں ہوا۔ (یعنی اس شخص نے میری نافرمانی ہوتے دیکھ کر ناپسندیدگی کا اظہار نہیں کیا اور نافرمانی کو روکنے کی کوشش نہیں کی۔)

(شعب الایمان رقم الحدیث: ۷۵۹۵)

مبلغ خود بھی اپنی تبلیغ پر عمل کرے:

مبلغ کے لئے ضروری ہے کہ وہ ان تعلیمات پر خود بھی عمل پیرا ہو جن کی وہ دوسروں کو تعلیم دے رہا ہے۔ جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

اَتَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَ تَنْسَوْنَ اَنْفُسَكُمْ (البقرہ/۴۴)

کیا تم دوسروں کو نیکی کا حکم دیتے ہو اور خود اپنے آپ کو بھول جاتے ہو؟

ایک دوسرے مقام پر اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

يَاۤاَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لِمَ تَقُولُونَ مَالَا تَفْعَلُوْنَ (الصف/۲)

اے ایمان والو! تم ایسی بات کیوں کہتے ہو جو کرتے نہیں۔

حضور نبی کریم ﷺ جس چیز کا حکم دیتے تھے خود اس پر زیادہ عمل کرتے تھے۔ آپ ﷺ نے ہمیں پانچ فرض نمازیں پڑھنے کا حکم دیا اور خود بشمول تہجد چھ(6) نمازیں پڑھتے تھے۔ آپ ﷺ نے ہمیں طلوع فجر سے لے کر غروب آفتاب تک روزہ رکھنے کا حکم دیا اور خود وصال کے روزے رکھے جس میں بغیر افطار اور سحر کے روزے پر روزہ ہوتا ہے۔ اور

marfat.com

Marfat.com

یہ کئی کئی دن کے روزے ہوتے تھے۔ ہمیں مال کا چالیسواں حصہ زکوۃ دینے کا حکم فرمایا اور خود اپنے پاس بالکل مال نہیں رکھتے تھے، ہمارے ترکہ میں وراثت جاری رکھی اور اپنا تمام ترکہ صدقہ قرار دیا۔

بے عمل مبلغ کو اس حدیث شریف سے درس عبرت حاصل کرنا چاہئے۔ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

قیامت کے دن ایک شخص کو بلایا جائے گا اور اس کو آگ میں ڈال دیا جائے گا اس کی انتڑیاں بکھر جائیں گی وہ دوزخ میں اس طرح چکر کھائے گا جس طرح گدھا چکی کے گرد چکر کاٹتا ہے۔ دوزخ والے اس کے گرد جمع ہو کر کہیں گے:

اے فلاں شخص تجھے کیا ہوا؟ کیا تو ہم کو نیکی کا حکم نہیں دیتا تھا اور ہم کو برائی سے نہیں روکتا تھا! وہ کہے گا ہاں! میں تم کو نیکی کا حکم دیتا تھا اور خود نیک کام نہیں کرتا تھا اور میں تم کو برے کاموں سے منع کرتا تھا اور خود برے کام کرتا تھا۔

(صحیح البخاری رقم الحدیث: ۲۲۶۷، صحیح مسلم رقم الحدیث: ۲۹۸۹)

بے عمل خطیبوں کا حال:

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جس رات مجھے معراج کرائی گئی میں نے کچھ لوگ دیکھے جن کے ہونٹ آگ کی قینچیوں سے کاٹے جا رہے تھے۔ میں نے پوچھا: اے جبریل یہ کون لوگ ہیں؟ کہا: یہ آپ کی امت کے وہ خطیب ہیں جو لوگوں کو نیکی کا حکم دیتے تھے اور خود کو بھول جاتے تھے۔ ایک اور روایت میں ہے کہ یہ آپ کی امت کے وہ خطباء ہیں کہ جو وہ کہتے تھے کرتے نہیں تھے اور اللہ کی کتاب پڑھتے تو تھے لیکن اس پر عمل نہیں کرتے تھے۔

(شرح السنہ رقم الحدیث: ۴۱۵۹، شعب الایمان رقم الحدیث: ۱۷۷۳)

marfat.com
Marfat.com

حضرت مولا علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مجھے اپنے بعد تم پر کسی یقین کرنے والے مومن سے خطرہ نہیں ہے اور نہ کسی ظاہر کافر سے خطرہ ہے۔ رہا یقین کرنے والا مومن تو اس کو اس کا ایمان روکے گا (یعنی اس کی اچھائی کو ظاہر کر دے گا) اور رہا ظاہر کافر تو اس کو اس کا کفر روکے گا۔ (یعنی اس کی برائی کو ظاہر کر دے گا) مجھے اپنے بعد اس شخص سے خطرہ ہے جس کی زبان عالم ہو گی اور اس کا دل جاہل ہو گا۔ وہ باتیں نیکی کی کرے گا اور عمل جاہلوں کے کرے گا۔

(المطالب العالیہ رقم الحدیث: ۲۹۶۸، اتحاف السادۃ المھرۃ رقم الحدیث: ۷۹۶۴)

مبلغ کے دل میں تڑپ موجود ہو:

ایک کامیاب مبلغ کے لئے ضروری ہے کہ اس کے دل میں مخلوق خدا کی بھلائی اور خیر خواہی کی تڑپ موجود ہو وہ انہیں گمراہی وضلالت اور کفر وشرک کی لعنت سے ہمیشہ ہمیشہ کے لئے نجات دلانے کے جذبہ سے لبریز ہو۔ اور ان کی ابدی نجات کے لئے کوئی بھی قربانی دینے کے لئے تیار ہو۔ یہی وہ جذبہ تھا جس کی بنا پر خود مبلغ اعظم ہادی عالم رحمت مجسم حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے طرح طرح کی تکلیفیں برداشت کیں۔ اپنا جسم لہولہان کروایا، طعنے برداشت کئے، دانت مبارک شہید کروائے، تین سال تک شعب ابی طالب میں اپنے خاندان سمیت قید رہے لیکن ان سب باتوں کے باوجود دعوت وتبلیغ کو نہ چھوڑا بلکہ مکہ کے بازاروں میں، کعبۃ اللہ کی دیواروں کے سائے میں، کبھی تنہائی میں ایک ایک کو اور کبھی حاجیوں کے اجتماعات میں جا جا کر درد وسوز میں بھری ہوئی آواز میں اسلام کا پیغام سنایا۔ اور راتوں کو اللہ رب العزت کی بارگاہ میں سر سجدے میں رکھ کر ان کی ہدایت کی دعائیں مانگتے رہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب ﷺ کو تسلی دیتے ہوئے ارشاد فرمایا:

marfat.com
Marfat.com

ترجمہ: گویا آپ ان (کفار) کے قرآن کریم پر ایمان نہ لانے کی وجہ سے افسوس کر
ہوئے فرط غم سے اپنی جان کو ختم کرلیں گے۔ (الکھف/۶)

مبلغ صبر واستقامت کا پیکر ہو:

مبلغ کے لئے ضروری ہے کہ وہ اسلام کی دعوت وتبلیغ کے وقت تکالیف او
مصیبتوں کو خندہ پیشانی سے برداشت کرے۔ ان کے سامنے ڈٹ جائے اور اپنے کام می
مگن رہے۔ لوگوں کے طعنوں، مالی نقصان اور جسمانی وذہنی اذیتوں کو خاطر میں نہ لا
ہوئے دین اسلام کی سربلندی اور کلمۃ اللہ کی سربلندی کی خاطر جان کی بازی لگانے س
بھی دریغ نہ کرے۔ کیوں کہ وہ لوگ جو دین اسلام کی تعلیمات سے کوسوں دور رہ ک
کفر وشرک کی زندگی گزار رہے ہیں اور وہ لوگ جو اسلام کو قبول کرنے کے بعد گناہوں ک
دلدل میں پھنسے ہوئے ہیں یا جو نفس امارہ کے اطاعت گزار اور نفسانی خواہشات کے غلا
ہیں، انھیں اسلام، ایمان اور نیکی کی طرف لانا، اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت
فرمانبرداری کی جانب مائل کرنا اتنا آسان کام نہیں ہے۔ یہ کام جتنا اہم ہے اتنا ہی مشکل
بھی ہے۔ اس کے لئے صبر واستقامت کی بھی بڑی ضرورت ہے۔

قرآن حکیم میں اللہ تعالیٰ نے حضرت لقمان کا ذکر فرمایا ہے۔ حضرت لقمان اپنے بیٹے کو اس
چیز کی تعلیم دے رہے ہیں:

ترجمہ: میرے پیارے بچے! نماز صحیح صحیح ادا کیا کرو، نیکی کا حکم دیا کرو اور برائی سے روکتے
رہو اور صبر کیا کرو ہر مصیبت پر جو تمہیں پہنچے، بے شک یہ بڑی ہمت کے کام ہیں۔
(سورۃ لقمان/۱۷)

مبلغ صاحب کردار ہو:

مبلغ کا صاحب کردار ہونا بہت ہی ضروری ہے۔ جب تک کوئی مبلغ خود پاکیز
کردار کا مالک نہیں ہوگا اس کی بات کسی پر اثر انداز نہیں ہوگی اور نہ کوئی دوسرا اس کی با

marfat.com
Marfat.com

سننے کے لئے آمادہ ہوگا۔ خود نبی کریم علیہ الصلوۃ والسلام نے جب دعوت اسلام کا آغاز فرمایا تو کوئی اور معجزہ دکھانے کی بجائے اپنی چالیس سالہ زندگی کا کردار ہی اپنی قوم کے سامنے رکھا اور کوہِ صفا پر کھڑے ہو کر فرمایا:

اگر میں کہوں کہ اس پہاڑ کے پیچھے ایک لشکر ہے جو تم پر حملہ کرنے والا ہے تو کیا تم اس بات کا یقین کر لو گے؟ تو ساری قوم نے آپ کی سچائی اور امانت داری کی گواہی دی۔ کفار مکہ انتہائی مخالفت کے باوجود حضور نبی کریم ﷺ کی سیرت پر انگلی نہیں اٹھا سکتے تھے۔ اسی لئے آپ کے خون کے پیاسے ہوتے ہوئے بھی امانتیں آپ کے پاس رکھتے تھے اور آپ کو صادق اور امین کے لقب سے پکارتے تھے۔ ابوجہل نے بھی ایک دن کہا تھا: اے محمد (ﷺ) میں آپ کو جھوٹا نہیں کہتا مگر کیا کروں آپ کی دعوت پر میرا دل نہیں جمتا۔ آپ کے بعد صحابہ کرام اور اولیاء عظام نے بھی اپنی پاکیزہ سیرتوں کے ذریعے ہی دین اسلام کو دنیا کے دور دراز گوشوں تک پھیلایا۔

تبلیغ انتہائی نرم لہجے میں کی جائے:

تبلیغ اور دعوت کے لئے ضروری ہے کہ انتہائی نرم لہجہ میں ہو۔ اگر مبلغ ترش، کھردرے انداز اور سخت کلامی سے کام لے گا تو لوگ اس کی طرف مائل ہونے اور اس کی گفتگو کو غور سے سننے کی بجائے اس سے نفرت کریں گے اور اس سے دور بھاگیں گے جس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ وہ شخص اپنی بات ہی دوسروں تک نہیں پہنچا سکے گا۔ لہٰذا مبلغ کے لئے ضروری ہے کہ وہ نرم مزاج اور شیریں کلام ہو۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ اور حضرت ہارون علیہما السلام کو سخت قسم کے کافر فرعون کے ساتھ بھی نرمی سے بات کرنے کا حکم فرمایا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

فقو لا له قولا لينا. (سورۃ طٰہٰ:۴۴)

"اس کے ساتھ نرمی سے گفتگو کرنا۔"

marfat.com
Marfat.com

علامہ قرطبی علیہ الرحمۃ نے اس آیت کی تفسیر میں لکھا ہے:
"قول لین" سے مراد ایسی گفتگو ہے جس میں کسی بھی قسم کی کوئی سخت کلامی وغیرہ نہ ہو۔ جب حضرت موسیٰ علیہ السلام کو یہ حکم دیا گیا کہ وہ فرعون کے ساتھ بھی نرم لہجہ میں گفتگو کریں تو آپ کے علاوہ دوسرے لوگ تو اس بات کے زیادہ حقدار ہیں کہ وہ اس آیت کی اتباع کریں اور تند کلامی اور سخت گفتگو سے گریز کریں اور کلام میں نرمی اور شیریں بیانی کو پیش نظر رکھیں۔

(الجامع لاحکام القرآن ج٦ص٩٦زیر آیت فقولا له قولا لینا)

مسجد نبوی میں پیشاب کرنے والے سے حسن سلوک:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم مسجد میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے، اچانک ایک اعرابی آیا اور کھڑا ہو کر مسجد میں پیشاب کرنے لگا۔ رسول اللہ ﷺ کے صحابہ اس کو ڈانٹنے لگے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:۔
اس کا پیشاب نہ روکو، اس کو چھوڑ دو، پس انہوں نے اس کو چھوڑ دیا، حتیٰ کہ اس نے پیشاب کرلیا۔ (امام بخاری کی روایت میں ہے: آپ ﷺ نے فرمایا:۔ اس کے پیشاب کے اوپر ایک ڈول پانی بہا دو، تم آسانی کرنے کے لیے بھیجے گئے ہو، مشکل میں ڈالنے کے لیے نہیں بھیجے گئے۔ رقم الحدیث: ٢٢٠) پھر رسول اللہ ﷺ نے اس اعرابی کو بلایا اور فرمایا یہ مساجد پیشاب یا کوئی اور گندگی ڈالنے کے لئے نہیں ہوتیں، یہ تو صرف اللہ تعالیٰ کے ذکر، نماز اور قرآن پڑھنے کے لیے ہیں پھر آپ ﷺ نے ایک شخص کو ایک ڈول پانی لانے کا حکم دیا اور اس پر بہا دیا۔

(صحیح البخاری، رقم الحدیث: ٦٠٢٥، سنن النسائی، رقم الحدیث ٥٣، سنن ابن ماجہ، رقم الحدیث: ٥٢٨)

نمازی کی اصلاح:

حضرت معاویہ بن الحکم سلمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

marfat.com
Marfat.com

میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھ رہا تھا، نمازیوں میں سے کسی شخص کو چھینک آئی۔ میں نے کہا یرحمک اللہ، تو نمازی مجھے گھور کر دیکھنے لگے، میں نے (آہستہ آواز میں اپنے آپ سے) کہا: ان کی ماں انہیں روئے۔ (پھر بلند آواز سے انہیں کہا) تم مجھے کیوں گھور رہے ہو؟ پھر وہ اپنی رانوں پر ہاتھ مارنے لگے، تب میں نے جان لیا کہ وہ مجھے چپ کرانا چاہتے ہیں، سو میں چپ ہو گیا۔ جب رسول اللہ ﷺ نے نماز پڑھ لی، آپ ﷺ پر میرے ماں باپ فدا ہو جائیں، آپ ﷺ نے مجھے مارا نہ ڈانٹا نہ برا کہا۔ آپ ﷺ نے فرمایا:۔
نماز میں لوگوں کے ساتھ باتیں کرنا جائز نہیں ہے۔ نماز میں تو صرف تسبیح، تکبیر اور قرآن کی قرأت ہوتی ہے۔ امام ابوداؤد کی دوسری روایت میں ہے:

انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ کی طرح نرمی کرنے والا کوئی معلم نہیں دیکھا۔

(سنن ابوداؤد، رقم الحدیث: ۹۳۱۔ ۹۳۰، سنن النسائی، رقم الحدیث: ۱۲۱۷، سنن دارمی، رقم الحدیث: ۱۵۰۲)

ایمان باللہ کے بعد عقل کا بڑا تقاضا:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
ایمان باللہ کے بعد عقل کا بڑا تقاضا لوگوں کے ساتھ نرم گفتگو کرنا ہے، دنیا کے نیک لوگ آخرت میں بھی نیک ہوں گے اور دنیا کے برے لوگ آخرت میں بھی برے ہوں گے۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ج ۲ ص ۱۰۲، جمع الجوامع رقم الحدیث: ۱۲۳۳۴، الجامع الصغیر رقم الحدیث: ۴۳۷۰)

حضرت مولا علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ایمان باللہ کے بعد عقل کا بڑا تقاضا لوگوں سے محبت کرنا ہے اور ہر نیک و بد کے ساتھ اچھا سلوک کرنا ہے۔

(المعجم الاوسط رقم الحدیث: ۶۰۶۷، حلیۃ الاولیاء، ج ۳ ص ۲۰۶، الجامع الصغیر رقم الحدیث: ۴۳۶۴)

عمدہ طریقے سے بحث کریں:

marfat.com
Marfat.com

عام طور پر بحث مباحثے میں یہی کوشش کی جاتی ہے کہ سامنے والے کو نیچا دکھایا جائے اور ایسی گفتگو کی جائے کہ وہ لاجواب ہو کر خاموش ہو جائے۔ اس طرح کی بحث سے یہ تو ہو سکتا ہے کہ اس پر علمیت کی دھاک بیٹھ جائے لیکن ایسا شخص کبھی قائل نہیں ہو سکتا۔ دین کی تبلیغ کرتے ہوئے ایسے بحث مباحثے سے منع کیا گیا ہے کیونکہ تبلیغ کا مقصد کسی کو نیچا دکھانا نہیں بلکہ اس کو گمراہی کے اندھیروں سے نکال کر ہدایت کی روشنی میں لانا ہے۔ اس لئے دینی بحث کرتے ہوئے مبلغ کو یہ خیال رکھنا چاہیے کہ وہ کسی کی ذات کو تنقید کا نشانہ نہ بنائے اور جس سے بحث ہو رہی ہو اس کی ہر کڑوی کسیلی بات سننے کے لئے بخوشی تیار رہے۔

وحشی کے ساتھ عمدہ بحث کا ایک نمونہ:

حافظ ابن عساکر روایت کرتے ہیں:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کے قاتل وحشی کو بلایا اور ان کو سلام کی دعوت دی۔ وحشی نے کہا:

اے محمد! (صلی اللہ علیہ وسلم) آپ مجھے کس طرح اپنے دین کی دعوت دے رہے ہیں حالانکہ میں نے شرک کیا ہے، قتل کیا ہے اور زنا کیا ہے اور آپ یہ پڑھتے ہیں:

ترجمہ: "اور جو لوگ اللہ کے ساتھ کسی دوسرے معبود کی عبادت نہیں کرتے اور جس شخص کے قتل کو اللہ نے حرام کیا ہے اس کو قتل نہیں کرتے مگر حق کے ساتھ (مثلاً قصاص میں) اور زنا نہیں کرتے اور جو شخص ایسا کرے گا وہ سزا پائے گا۔ قیامت کے دن اس کے عذاب کو دگنا کر دیا جائے گا اور وہ اس عذاب میں ہمیشہ ذلت کے ساتھ رہے گا"۔ (الفرقان ۶۹۔۶۸)

جب وحشی نے یہ کہا تو اللہ تعالیٰ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر یہ آیت نازل کر دی:

ترجمہ: "لیکن جو (موت سے پہلے) توبہ کر لے، اور ایمان لے آئے اور نیک کام کرے اللہ ان لوگوں کی برائیوں کو نیکیوں سے بدل دے گا اور اللہ بہت بخشنے والا بے حد رحم

marfat.com
Marfat.com

فرمانے والا ہے"۔(الفرقان:۷۰)

وحشی نے کہا:

اے محمد! (صلی اللہ علیہ وسلم) یہ بہت سخت شرط ہے کیونکہ اس میں ایمان لانے سے پہلے کے گناہوں کا ذکر ہے، ہوسکتا ہے مجھ سے ایمان لانے کے بعد گناہ ہو جائیں تو پھر ایمان لانے کے بعد اگر میری بخشش نہ ہو تو پھر میرے ایمان لانے کا فائدہ! تب اللہ عزوجل نے یہ آیت نازل فرمائی:

ترجمہ: "بے شک اللہ اپنے ساتھ شریک کیے جانے کو نہیں بخشتا اور اس کے علاوہ جو گناہ ہوا جس کے لیے چاہتا ہے بخش دیتا ہے"۔(النساء:۴۸)

وحشی نے کہا:

اے محمد! (صلی اللہ علیہ وسلم) اس آیت میں تو مغفرت اللہ کے چاہنے پر ہے، ہوسکتا ہے اللہ تعالیٰ مجھے بخشنا نہ چاہے پھر میرے ایمان لانے کا کیا فائدہ! تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی:

ترجمہ: "آپ کہیئے کہ اے میرے بندو، جو اپنی جانوں پر زیادتیاں کر چکے ہو، اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہو بے شک وہی بہت بخشنے والا بے حد رحم فرمانے والا ہے"۔(الزمر:۵۳)

وحشی نے کہا:

اب مجھے اطمینان ہوا پھر اس نے کلمہ پڑھا اور مسلمان ہو گیا۔

صحابہ رضی اللہ عنہم نے پوچھا: یہ بشارت صرف وحشی کے لیے ہے یا سب کے لیے ہے؟

آپ ﷺ نے فرمایا: "سب کے لیے ہے۔"

(حافظ ابوالقاسم علی بن الحسن ابن عساکر، مختصر تاریخ دمشق ج ۲۶ ص ۲۶۳۔۲۶۲)

ولی اللہ کے عمل میں عمدہ بحث کا نمونہ:

حضرت سید محمد اسماعیل شاہ بخاری المعروف حضرت کرماں والے رحمۃ اللہ علیہ ایک عظیم ولی

marfat.com
Marfat.com

اللہ ہونے کے ساتھ ساتھ بہت زبردست مبلغ بھی تھے۔آپ کی تبلیغ سے بے شمار لوگوں کو اللہ تعالیٰ نے ہدایت عطا فرمائی۔آپ کے انداز تبلیغ میں عمدہ بحث کا نمونہ دیکھنے کے لئے اس واقعہ کو ملاحظہ فرمایئے:

مولانا بشیر احمد خلیب اعظم چشتیاں شریف حال ہی میں فارغ التحصیل ہوئے تھے۔آپ کی شہرت سنی تو سوچا کہ کیوں نہ حضرت کی اصلاح کر کے ثواب کمایا جائے اور پھر علم غیب رسول ﷺ پر مناظرہ کرنے کی ٹھان لی۔ لگے قرآن وحدیث کے دلائل کو ازبر کرنے۔ جب تیاری مکمل ہوگئی تو حضرت کرماں والا شریف آپہنچے۔دن ڈھلے کا سماں تھا۔ان کا خیال تھا اگلے دن مناظرہ کیا جائے اور آج رات آرام کر کے سفر کی تھکاوٹ دور کرلی جائے اور ویسے بھی حضرت کو میری آمد کا تو کوئی علم نہیں ہے اور نہ ہی ان کو مناظرے کے متعلق کوئی اطلاع دی ہے۔نماز عشاء سے فارغ ہو کر مسجد میں ہی سونے کے لئے لیٹ گئے۔تھوڑی ہی دیر گزری تھی کہ کوئی شخص آوازیں دیتا ہوا نظر آیا کہ دیوبندی مولوی کو حضرت صاحب بلا رہے ہیں۔یہ چپکے لیٹے رہے کہ کسی دوسرے دیوبندی مولوی کو بلایا ہوگا جب کوئی نہ اٹھا تو وہ شخص واپس چلا گیا کچھ دیر بعد پھر آیا اور سب سے باری باری پوچھنے لگا۔ جب دیوبندی ہونے کا کسی نے اقرار نہ کیا تو ان کے سرہانے آکر پوچھا کیا تم دیوبندی مولوی ہو؟ اب تو انکار نہ کر سکتے تھے مجبوراً اقرار تو کرلیا لیکن تھکاوٹ وجہ سے کہہ دیا کہ کل ملیں گے۔وہ شخص بھی تربیت یافتہ درویش تھا اپنے درویشانہ رُعب سے کہا:

"حضرت صاحب تو اس وقت کسی سے ملتے ہی نہیں تم کتنے خوش قسمت ہو کہ تمہیں خود بلا رہے ہیں۔جلدی اٹھو!"

اب تو اٹھے بغیر کوئی چارہ نہ تھا۔اٹھ کھڑے ہوئے اور حضرت صاحب کی خدمت میں گئے۔حیران تھے کہ آپ کو تو میرا نام تک معلوم نہیں اور نہ یہ کہ میں کہاں رہتا ہوں نہ جانے کس نے میرا بتا دیا۔۔۔۔

marfat.com
Marfat.com

جونہی آپ کی خدمت میں پہنچے آپ نے فرمایا: مولوی جی! آئیں ابھی علم غیب کے موضوع پر ٹنک چک (یعنی فیصلہ) کرلیں۔ انھوں نے جتنی آیات قرآنی اور احادیث نبوی (علی صاحبھا الصلوۃ والسلام) یاد کی تھیں سب باری باری پڑھ ڈالیں آپ خاموشی سے سنتے جاتے، کبھی اکتے تو فرماتے، ہوں مولوی جی پھر؟، یہ پھر پڑھنے لگتے یہاں تک کہ ان کا سارا مواد ختم ہوگیا۔ جب یہ خاموش ہو گئے تو آپ نے صرف اتنا ہی فرمایا:

''مولوی جی! قرآن وحدیث میں جہاں بھی علم غیب کی نفی ہے وہ علم غیب ذاتی کی نفی ہے۔ ہم حضور ﷺ کے لیے علم غیب عطائی کے قائل ہیں۔ یعنی ذاتی علم غیب صرف اللہ کا ہے اور حضور ﷺ کا علم غیب اللہ کی عطا سے ہے۔''

مولانا صاحب سے کوئی جواب نہ بن پڑا۔ اگلے دن اجازت لے کر رخصت ہو گئے۔

گھر پہنچے تو نہایت بے قرار تھے ایک تو مناظرے میں ہار جانے کا قلق اور دوسرا اپنی کم علمی کا احساس۔ کسی پل چین نہ آتا تھا۔ سوچا کہ ناکامی، کامیابی کا زینہ ہے دوبارہ کسی اور موضوع پر بات کرنی چاہیے۔ دراصل حضرت صاحب کی ایک مرتبہ زیارت کر لینے کے بعد دوبارہ زیارت کا اشتیاق بڑھ جاتا تھا۔ یہی ان کے ساتھ بھی ہوا۔ اب اصلاح کے جذبے کی بجائے دل کے نہاں خانوں میں ملاقات کا شوق تھا۔ ایک دوبار مختلف موضوعات پر حضرت صاحب سے گفتگو ہوئی لیکن آپ کے ایک دو جملے ہی ان کے جملہ دلائل عقلیہ ونقلیہ کو کافی ہو جاتے۔

ایک مرتبہ سوچا کہ حضرت صاحب تو پیر ہیں علم نحو سے زیادہ واسطہ کہاں ہوگا! اگر کبھی پڑھا بھی ہوگا اب تک بھول چکے ہوں گے۔ اس موضوع پر آپ سے مناظرہ کر کے اگلا پچھلا حساب چکا دینا چاہیے۔ تیار ہو کر آپہنچے دل ہی دل میں خوش ہو رہے تھے کہ آج میرے علم کی دھاک بیٹھ جائے گی۔ آتے ہی حضرت صاحب نے فرمایا:

مولوی جی شرح ملا جامی (علم نحو کے موضوع پر درس نظامی کے نصاب کی آخری کتاب) کا

marfat.com
Marfat.com

خطبہ پڑھیں:

انھوں نے پڑھنا شروع کیا:

"الحمدلو لیہ وا لصلوۃعلی نبیہ......"

حضرت صاحب نے ہاتھ کے اشارے سے روکا اور فرمایا:

مولوی جی علم نحو کا قاعدہ ہے کہ ضمیر کو مرجع کے بغیر ذکر نہیں کیا جاتا یہاں "ہ" ضمیر کا مرجع کیوں ذکر نہیں کیا گیا؟"

مولانا اس غیر متوقع سوال کا کوئی معقول جواب نہ دے سکے۔ اس طرح کی چند ملاقاتوں میں حضرت صاحب رحمتہ اللہ علیہ کی روحانی توجہ، عمدہ بحث اور آپ کے محبت بھرے انداز تبلیغ نے ایسا اثر دکھایا کہ وہی مولانا جو آپ کی اصلاح کی نیت سے آئے تھے نہ صرف اپنے فاسد عقائد سے تائب ہو گئے بلکہ آپ کے دست حق پرست پر بیعت بھی ہو گئے۔

(مولانا بشیر احمد صاحب ماشاء اللہ تا دم تحریر بقید حیات ہیں اور پنجاب ضلع بہاولنگر میں سکونت پذیر ہیں۔ راقم کو انہوں نے یہ واقعہ دوران انٹرویو سنایا جو الحمدللہ ویڈیو ریکارڈنگ کی صورت میں موجود ہے۔)

marfat.com
Marfat.com

......تلاوتِ قرآن کریں......

marfat.com
Marfat.com

سب سے بہتر شخص:

حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

تم میں بہترین شخص وہ ہے جو قرآن مجید کا علم حاصل کرے اور لوگوں کو قرآن کریم کی تعلیم دے۔

(صحیح البخاری ج ۲ ص ۷۵۲)

تلاوت کے وقت نزول رحمت:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا:۔
جب کچھ لوگ اللہ تعالیٰ کے گھروں میں سے کسی گھر میں جمع ہو کر قرآن پاک کی تلاوت کرتے اور درس وتدریس میں مصروف ہوتے ہیں تو ان پر سکون واطمینان اترتا ہے۔ رحمت انہیں ڈھانپ لیتی ہے اور فرشتے انہیں گھیر لیتے ہیں اور اللہ تعالیٰ اپنی خاص مجلسوں میں ان کا ذکر فرماتا ہے۔

(صحیح مسلم، فضل الاجتماع علی تلاوۃ القرآن)

حضرت براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص سورہ کہف پڑھ رہا تھا، اس کے گھر میں ایک جانور تھا۔ اچانک وہ جانور بدکنے لگا اس نے دیکھا کہ ایک بادل نے اس کو ڈھانپا ہوا ہے، اس شخص نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس واقعہ کا ذکر کیا، آپ ﷺ نے فرمایا: اے شخص! پڑھتے رہو، یہ سکینہ ہے جو قرآن مجید کی تلاوت کے وقت نازل ہوتی ہے۔

(صحیح مسلم ج ۱ ص ۲۶۹)

اٹک کر پڑھنے والوں کو دو گنا اجر:

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

marfat.com
Marfat.com

ارشاد فرمایا:

جو شخص قرآن مجید میں ماہر ہو وہ معزز اور بزرگ فرشتوں کے ساتھ رہتا ہے، اور جس شخص کو قرآن مجید پڑھنے میں دشواری ہوتی ہو اور وہ اٹک اٹک کر قرآن مجید پڑھتا ہو اس کو دو اجر ملتے ہیں۔

(صحیح مسلم ج ا ص ۲۶۹)

فتنوں سے نکلنے کی صورت:

حضرت مولا علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ:

سنو! عنقریب فتنے برپا ہوں گے، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان فتنوں سے نکلنے کی کیا صورت ہے؟ آپ نے فرمایا: کتاب اللہ۔ اس میں تم سے پہلے لوگوں کی خبریں ہیں اور تمہارے بعد والوں کے لیے پیش گوئیاں ہیں اور یہ تمہارے درمیان حکم ہے، یہ (حق اور باطل کے درمیان) فیصل ہے، بے فائدہ نہیں، جس متکبر نے اس کو ترک کر دیا اللہ تعالیٰ اس کو ہلاک کر دے گا، جس نے اس کے علاوہ کسی اور چیز میں ہدایت کو تلاش کیا اللہ تعالیٰ اس کو گمراہی میں رہنے دے گا، یہ اللہ تعالیٰ کی مضبوط رسی ہے، یہ حکمت آمیز نصیحت ہے۔ یہ صراط مستقیم ہے۔ اس کی وجہ سے خواہشات میں کجی نہیں آئے گی، کسی زبان کا کلام اس کے مشابہ نہیں ہو سکتا۔ علماء اس سے کبھی سیر نہیں ہوں گے، بار بار پڑھنے کے باوجود اس سے اکتاہٹ نہیں ہو گی، اس کے اسرار کبھی ختم نہیں ہوں گے، جنوں نے جب اس کو سنا تو اس پر ایمان لانے میں بالکل توقف نہیں کیا اور بے ساختہ کہا:

"بے شک ہم نے حیرت انگیز کلام سنا جو صراط مستقیم کی طرف ہدایت دیتا ہے، ہم اس پر ایمان لے آئے۔"

جس نے اس کے مطابق کہا اس نے سچ کہا۔ جس نے اس پر عمل کیا اس کو اجر دیا گیا۔ جس

marfat.com

Marfat.com

نے اس کے مطابق حکم کیا اس نے عدل کیا۔ جس نے اس کی دعوت دی وہ صراط مستقیم پر ہدایت یافتہ ہے۔

(جامع ترمذی ص ۴۱۳-۴۱۲)

ایک حرف پر دس نیکیاں:

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جس شخص نے کتاب اللہ سے ایک حرف پڑھا اس کے لیے ایک نیکی ہے اور ایک نیکی کا دس گنا اجر ہے، اور میں یہ نہیں کہتا کہ ''الم'' ایک حرف ہے، بلکہ الف ایک حرف ہے، لام ایک حرف ہے اور میم ایک حرف ہے۔ (یعنی الم پڑھنے کی تیس نیکیاں ہیں)

(یہ حدیث حسن صحیح ہے، جامع ترمذی ص ۴۱۳)

اے اللہ! اس سے راضی ہو جا:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

قیامت کے دن قرآن پڑھنے والا آئے گا تو قرآن کہے گا اے رب اس کو مزین کر، تب اس کو عزت کا تاج پہنایا جائے گا۔ پھر قرآن کہے گا:

اے رب! اس سے راضی ہو جا! تو اللہ تعالیٰ اس سے راضی ہو جائے گا۔ پھر اس شخص سے کہا جائے گا قرآن پڑھتا جا اور (جنت کے درجوں میں) چڑھتا جا اور ہر آیت کے بدلہ میں اس کو نیکی دی جائے گی۔

(یہ حدیث حسن ہے، جامع ترمذی ص ۴۱۳)

جس دل میں قرآن نہیں وہ ویران ہے:

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

marfat.com

Marfat.com

جس شخص کے پیٹ میں قرآن نہ ہو وہ ویران گھر کی مانند ہے۔

(یہ حدیث حسن ہے، جامع ترمذی ص ۴۱۴)

قرآن پڑھنے سے جنت میں ترقی:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

قرآن پڑھنے والے سے کہا جائے گا قرآن پڑھتا جا اور جنت کے درجوں میں چڑھتا جا اور جس طرح دنیا میں آہستہ آہستہ قرآن پڑھتا تھا اسی طرح پڑھ، جہاں تو آخری آیت پڑھے گا وہاں ہی تیرا ٹھکانہ ہوگا۔

(یہ حدیث حسن صحیح ہے، جامع ترمذی ص ۴۱۴)

بلند اور آہستہ آواز میں قرآن پڑھنے کا اجر:

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے:

اعلانیہ قرآن پڑھنے والا، اعلانیہ صدقہ کرنے والے کی مانند ہے اور پوشیدگی سے قرآن پڑھنے والا پوشیدگی سے صدقہ دینے والے کی طرح ہے۔

(جامع ترمذی، ص ۴۱۴)

مانگنے والوں سے زیادہ عطا کروں گا:

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے جو شخص قرآن پڑھنے میں مشغولیت کی وجہ سے میرا ذکر نہ کر سکا اور مجھ سے دعا نہ کر سکا۔ میں اس کو دعا کرنے والوں سے زیادہ عطا فرماؤں گا، اور اللہ کے کلام کی فضیلت باقی کلاموں پر ایسی ہے جیسے اللہ کی فضیلت مخلوق پر ہے۔

(جامع ترمذی، ص ۴۱۵)

marfat.com

Marfat.com

قرآن والے اللہ والے ہیں:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

بے شک اللہ کی مخلوق میں سے کچھ لوگ اللہ والے ہیں، صحابہ نے کہا یا رسول اللہ ﷺ! وہ کون ہیں آپ نے فرمایا:

قرآن والے اللہ والے ہیں اور اللہ کے خاص بندے ہیں۔

(سنن کبری ج ۵ ص ۱۷)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

میری امت کے بزرگ لوگ حاملین قرآن ہیں۔

(مجمع الزوائد ج ۷ ص ۱۶۱)

دو خصلتوں میں رشک کرنا جائز:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

صرف دو خصلتوں میں حسد (یعنی رشک) کرنا جائز ہے، ایک وہ شخص جس کو اللہ نے مال دیا اور وہ دن رات اس مال کو (اللہ کی راہ میں) خرچ کرتا ہے، اور دوسرا وہ شخص جس کو اللہ تعالیٰ نے قرآن دیا اور وہ دن رات قیام میں قرآن پڑھتا ہے۔

(سنن کبری ج ۵ ص ۲۷)

بیٹے کے قرآن پڑھنے کا صلہ:

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں قرآن پڑھانے کا حکم دیا اور اس پر ترغیب دلائی، اور فرمایا قیامت کے دن جب

marfat.com
Marfat.com

قرآن پڑھنے والے کے گھر بہت سخت حاجت ہوگی تو قرآن ان کے پاس آئے گا اور مسلمان سے کہے گا: مجھے پہچانتے ہو؟ وہ شخص کہے گا تم کون ہو؟ وہ کہے گا میں وہ ہوں جس سے تم محبت کرتے تھے اور اس سے جدائی کو ناپسند کرتے تھے۔ جو تم کو کھینچتا تھا اور تم کو قریب کرتا تھا۔ وہ شخص کہے گا شاید تم قرآن ہو۔ پھر قرآن اس کو اس کے رب عزوجل کے پاس لے جائے گا۔ اس کے دائیں طرف فرشتہ ہوگا اور بائیں طرف جنت ہوگی۔ اس کے سر کے پر سکینہ رکھا جائے گا اور اس کے ماں باپ کو تمام دنیا سے قیمتی حلے دیئے جائیں گے۔ وہ کہیں گے کہ ہمارے اعمال تو اس انعام کے لائق نہیں۔ یہ کس چیز کا صلہ ہیں؟ قرآن کہے گا: یہ تمہارے بیٹے کے قرآن کے پڑھنے کی وجہ سے ہے۔

(مجمع الزوائد ج ۷ ص ۱۶۰)

سورج کی روشنی سے زیادہ خوبصورت تاج:

معاذ بن انس رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا:

جس شخص نے سبحان اللہ العظیم کہا اس کے لیے جنت میں ایک پودا اگایا جاتا ہے اور جس نے پورا قرآن پڑھا اور اس پر عمل کیا اس کے والدین کو ایک تاج پہنایا جائے گا جو سورج کی روشنی سے زیادہ حسین ہوگا۔

(مجمع الزوائد ج ۷ ص ۱۶۲، ۱۶۱)

تلاوت قرآن قیامت کا نور:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جس شخص نے قرآن مجید کی کسی ایک آیت کو قصداً سنا، اس کے لیے ایک نیکی کو دوگنا کر کے لکھا جائے گا اور جس نے اس کو تلاوت کیا وہ قیامت کے دن اس کے لیے نور ہو

marfat.com
Marfat.com

جائے گی۔

(مجمع الزوائد ج ۷ ص ۱۶۲)

گھر کے دس افراد کی شفاعت:

حضرت مولا علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جس شخص نے قرآن مجید پڑھا اور اس کو حفظ کیا، اللہ تعالیٰ اس کو جنت میں داخل کردے گا اور اس کو اس کے گھر کے دس ایسے افراد کی شفاعت کرنے والا بنائے گا جن میں سے ہر ایک کے لیے جہنم واجب ہو چکی ہوگی۔

(سنن ابن ماجہ ص ۱۹)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جو شخص قرآن کے حلال کو حلال قرار دے اور اس کے حرام کو حرام قرار دے تو وہ اپنے گھر کے ان دس افراد کے لیے شفاعت کرے گا جن میں سے ہر ایک کے لیے جہنم واجب ہو چکی ہوگی۔

(مجمع الزوائد ج ۷ ص ۱۶۲)

اللہ اور اسکے رسول ﷺ سے محبت کی نشانی:

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا جو شخص یہ پسند کرتا ہے کہ اس سے اللہ اور رسول محبت کریں وہ غور کرے اگر وہ قرآن سے محبت کرتا ہے تو وہ اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہے۔ (اس حدیث کو طبرانی نے روایت کیا ہے اور اس کے تمام راوی ثقہ ہیں۔) حضرت عبداللہ بن مسعود نے فرمایا جو شخص علم کا ارادہ کرے وہ قرآن میں غور کرے کیونکہ اس میں اوّلین اور آخرین کا علم ہے۔

(مجمع الزوائد ج ۷ ص ۱۶۵)

marfat.com
Marfat.com

اگلے پچھلے گناہوں کی معافی:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
جس شخص نے اپنے بیٹے کو ناظرہ قرآن پڑھایا اس کے اگلے اور پچھلے گناہ بخش دیے جائیں گے اور جس نے اس کو زبانی قرآن پڑھایا تو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کو ایسی صورت پر اٹھائے گا جیسے چودھویں رات کا چاند ہوتا ہے اور اس کے بیٹے سے کہا جائے گا قرآن پڑھو جب بھی وہ ایک آیت پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس کے باپ کا ایک درجہ بلند کر دے گا حتیٰ کہ اس کا بیٹا وہ تمام قرآن پڑھ لے گا جو اس کو یاد ہے۔

(مجمع الزوائد ج ۷ ص ۱۶۶۔۱۶۵)

باپ کے سر پر تاج:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
جو شخص بھی اپنے بچے کو دنیا میں قرآن کی تعلیم دیتا ہے اس کو قیامت کے دن جنت میں تاج پہنایا جائے گا جس کو تمام جنت والے پہچان لیں گے کہ یہ دنیا میں اس کے بیٹے کو قرآن پڑھانے کی وجہ سے پہنایا گیا ہے۔

(مجمع الزوائد ج ۷ ص ۱۶۶۔۱۶۵)

گھر میں قرآن پڑھنے سے خیر ہوتی ہے:

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
جس گھر میں قرآن پڑھا جائے اس میں بہت خیر ہوتی ہے اور جس گھر میں قرآن نہ پڑھا جائے اس میں کم خیر ہوتی ہے۔

(مجمع الزوائد ج ۷ ص ۱۷۱)

سورۃ اخلاص تہائی قرآن کے برابر:

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے سورۃ

marfat.com
Marfat.com

اخلاص پڑھنے کے بارے میں فرمایا:۔

اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے یہ تہائی قرآن کے برابر ہے۔

ایک روایت میں ہے نبی کریم ﷺ نے صحابہ کرام سے فرمایا:۔

کیا تم میں سے کوئی اس بات سے عاجز ہے کہ ایک رات میں تہائی قرآن پڑھے؟ صحابہ کرام کو یہ بات مشکل معلوم ہوئی انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! ہم میں سے کون اس کی طاقت رکھتا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا:۔ سورۂ اخلاص قرآن کا تہائی حصہ ہے۔

(صحیح بخاری، کتاب فضائل القرآن)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک آدمی نے کسی کو "قل هو الله احد" پڑھتے ہوئے سنا وہ بار بار پڑھ رہا تھا۔ صبح ہوئی تو وہ بارگاہ رسالت ﷺ میں حاضر ہوا اور یہ واقعہ عرض کیا۔ یہ شخص اس بات کو معمولی جانتا تھا۔ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:۔

اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے۔ یہ سورت تہائی قرآن کے برابر ہے۔

(صحیح بخاری، کتاب فضائل القرآن)

سورۃ اخلاص کی محبت جنت میں داخل کرے گی:

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! میں اس سورت "قل هو الله احد" کو پسند کرتا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا:۔

بلاشبہ اس کی محبت تمہیں جنت میں داخل کرے گی۔

(جامع ترمذی، باب ما جاء فی سورۃ الاخلاص)

دجال کے فتنے سے محفوظ:

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا:۔

جس نے سورۂ کہف کی ابتدائی دس آیات یاد کرلیں وہ دجال (کے فتنہ) سے محفوظ ہو گیا۔

marfat.com

Marfat.com

ایک روایت میں سورۂ کہف کی آخری آیات کے بارے میں ہے۔
(صحیح مسلم بحوالہ مشکوٰۃ)

بری نظر سے حفاظت کا دم:

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:۔
کیا تو نے ان چند آیات کو نہیں دیکھا جو آج رات نازل ہوئیں؟ ان کی مثال کبھی نہیں دیکھی گئی "قل اعوذ برب الفلق" اور "قل اعوذ برب الناس" (اس سے سورۃ فلق اور سورۃ الناس مراد ہیں۔)

(صحیح مسلم بحوالہ مشکوٰۃ)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:
نبی کریم ﷺ جنوں اور انسانوں کی بری نظر سے پناہ مانگا کرتے تھے۔ جب یہ دو سورتیں نازل ہوئیں تو آپ ﷺ نے انہیں اختیار فرمالیا اور ان کے علاوہ کو چھوڑ دیا۔
(جامع ترمذی، یہ حدیث حسن ہے۔ بحوالہ مشکوٰۃ)

سورۃ ملک سفارش کرے گی:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا:۔
قرآن پاک کی ایک سورت جو تیس آیات پر مشتمل ہے۔ ایک آدمی (پڑھنے والے) کی سفارش کرے گی یہاں تک کہ اسے بخش دیا جائے گا۔ یہ "سورۂ ملک" ہے۔
(ابوداؤد، ترمذی، یہ حدیث حسن ہے۔ بحوالہ مشکوٰۃ)

سورۃ البقرہ کی فضیلت:

حضرت ابو مسعود بدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا:۔
جس نے رات کو سورۂ بقرہ کی آخری دو آیات پڑھیں وہ اسے کافی ہوں گی۔
(صحیح بخاری و صحیح مسلم بحوالہ مشکوٰۃ)

مفسرین فرماتے ہیں کہ اس سے مراد ہے رات کو مکروہ چیز سے کفایت کریں گی اور بعض نے

marfat.com

Marfat.com

قیام لیل سے کفایت کرنا مراد لیا ہے۔ (یعنی اسے رات بھر کھڑے ہو کر نوافل پڑھنے کا ثواب ملے گا)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:۔
اپنے گھروں کو قبرستان نہ بناؤ۔ بے شک شیطان اس گھر سے بھاگتا ہے جس میں سورۂ بقرہ پڑھی جائے۔

(صحیح مسلم بحوالہ مشکوٰۃ)

قرآن کی باعظمت آیت:

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:۔
اے ابوالمنذر! کیا تمہیں معلوم ہے کہ تمہارے پاس آیاتِ قرآن میں سے کونسی آیت زیادہ باعظمت ہے؟ (فرماتے ہیں) میں نے عرض کیا "اللہ لا الہ الا ھو الحی القیوم" (یعنی آیت الکرسی) (یہ سُن کر) آپ ﷺ نے اپنا دست مبارک میرے سینے پر مارا اور فرمایا ابوالمنذر! تمہیں علم مبارک ہو۔

(صحیح مسلم بحوالہ مشکوٰۃ)

اس نے سچ کہا حالانکہ وہ جھوٹا ہے:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے مجھے صدقۂ فطر کی حفاظت پر مقرر فرمایا۔ چنانچہ ایک آنے والا آیا اور غلہ اٹھانے لگا۔ میں نے اسے پکڑ لیا اور کہا میں تجھے ضرور نبی کریم ﷺ کی خدمت میں پیش کروں گا۔ اس نے کہا میں محتاج ہوں، مجھ پر اہل وعیال کا بوجھ ہے اور میں سخت حاجت مند ہوں۔ (حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں) میں نے اسے چھوڑ دیا۔ صبح ہوئی تو رسول کریم ﷺ نے فرمایا:۔
اے ابو ہریرہ! گزشتہ رات کے تمہارے چور نے کیا کیا؟
میں نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! اس نے حاجت اور اہل وعیال کی شکایت کی تو میں نے

marfat.com
Marfat.com

رحم کھاتے ہوئے اسے چھوڑ دیا۔

آپ ﷺ نے فرمایا: اس نے تم سے جھوٹ بولا ہے۔ وہ پھر آئے گا

(آپ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں) مجھے نبی کریم ﷺ کے ارشاد کے مطابق یقین تھا کہ وہ لوٹ کر آئے گا۔ چنانچہ میں اس کا انتظار کرنے لگا۔ وہ آیا اور غلہ اٹھانے لگا۔ میں نے کہا میں ضرور بضرور تجھے بارگاہِ رسالت ﷺ میں پیش کروں گا۔ اس نے کہا مجھے چھوڑ دو کیونکہ میں محتاج اور عیال دار ہوں۔ آئندہ نہیں آؤں گا۔ (ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں) میں نے رحم کرتے ہوئے اسے چھوڑ دیا۔ صبح کے وقت نبی کریم ﷺ نے مجھے فرمایا:

اے ابو ہریرہ! تمہارے گزشتہ رات کے قیدی نے کیا کیا؟

میں نے عرض کیا:

یارسول اللہ ﷺ! اس نے ضرورت اور عیال داری کی شکایت کی تو میں نے اس پر ترس کھاتے ہوئے چھوڑ دیا۔

آپ ﷺ نے فرمایا:

اس نے تم سے جھوٹ بولا ہے۔ عنقریب وہ پھر آئے گا۔

(ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں) میں تیسری مرتبہ اس کا انتظار کرنے لگا۔ وہ آکر غلہ اٹھانے لگا تو میں نے اسے پکڑ لیا۔ میں نے کہا میں ضرور تجھے رسول اللہ ﷺ کے پاس لے جاؤں گا۔ یہ تیسری بار ہے تو کہتا رہا کہ واپس نہیں آؤں گا پھر آتا رہا۔

اس نے کہا:

مجھے چھوڑ دے میں تجھے چند کلمات سکھاؤں گا جن کے باعث اللہ تعالیٰ تجھے نفع عطا فرمائے گا۔

میں نے کہا: وہ کلمات کیا ہیں؟

اس نے کہا: جب تو اپنے بستر پر جائے تو آیۃ الکرسی پڑھ لیا کر۔ بے شک اللہ تعالیٰ کی

marfat.com
Marfat.com

طرف سے تجھ پر ایک نگہبان مقرر ہوگا۔ اور صبح تک شیطان تیرے قریب نہیں آئے گا۔ پس میں نے اسے چھوڑ دیا۔

صبح ہوئی تو رسول اکرم ﷺ نے مجھے فرمایا:۔ تیرے رات کے قیدی نے کیا کیا؟

میں نے عرض کیا: ''یارسول اللہ ﷺ! اس نے بتایا کہ وہ مجھے چند کلمات سکھائے گا جن سے اللہ تعالیٰ مجھے فائدہ پہنچائے گا۔

آپ ﷺ نے فرمایا:۔ وہ کلمات کیا ہیں؟

میں نے عرض کیا: اس نے مجھے کہا کہ جب بستر پر جائے تو آیت الکرسی شروع سے ختم آیت تک پڑھ لیا کر۔ اور مجھے کہا کہ تو ہمیشہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک محافظ کی حفاظت میں رہے گا اور شیطان ہرگز تیرے قریب نہیں آئے گا حتیٰ کہ صبح ہو جائے (یہ سن کر) رسول کریم ﷺ نے فرمایا:

سنو! اس نے تم سے سچ کہا حالانکہ وہ جھوٹا ہے۔ اے ابو ہریرہ! جانتے ہو تم تین دن کس سے مخاطب رہے؟

میں نے عرض کیا: ''میں نہیں جانتا''

آپ ﷺ نے فرمایا:۔

''وہ شیطان تھا۔''

(صحیح بخاری بحوالہ مشکوٰۃ)

سورۃ فاتحہ قرآن کی سب سے عظیم سورۃ ہے:

حضرت ابو سعید بن معلی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نماز پڑھ رہا تھا (دوران نماز) نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بلایا، میں حاضر نہ ہوا اور عرض کیا: یارسول اللہ! میں اس وقت نماز پڑھ رہا ہوں، آپ نے فرمایا، کیا اللہ نے یہ نہیں فرمایا؟

اِسْتَجِيْبُوْا لِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ اِذَا دَعَاكُمْ لِمَا يُحْيِيْكُمْ (الانفال: ۲۴)

marfat.com
Marfat.com

ترجمہ: ''اللہ اور رسول کے بلانے پر (فوراً) حاضر ہو جاؤ۔''

پھر فرمایا: سنو! میں تم کو مسجد سے باہر نکلنے سے پہلے قرآن کی سب سے عظیم سورت کی تعلیم دوں گا، پھر آپ نے میرا ہاتھ پکڑ لیا، جب ہم نے باہر نکلنے کا ارادہ کیا تو میں نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! آپ نے فرمایا تھا کہ میں تم کو قرآن کی سب سے عظیم سورت کی تعلیم دوں گا، آپ نے فرمایا الحمد للہ رب العالمین یہ ''سبع مثانی'' ہے اور یہ وہ قرآن عظیم ہے جو مجھے دیا گیا۔

(صحیح بخاری ج ۲ ص ۷۴۹)

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قرآن مجید کی سب سے عظیم سورت، سورت فاتحہ ہے، اور اس کا نام '' السبعُ المثانی '' بھی ہے، اور یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اگر نماز کے دوران بلائیں، تب بھی آنا واجب ہے، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہونے سے نماز نہیں ٹوٹتی۔

سورۃ فاتحہ میں شفا ہے:

عبدالملک بن عمیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

فاتحہ الکتاب سے ہر بیماری کی شفاء ہے۔

(سنن دارمی ج ۲ ص ۳۲۰)

رسول اللہ ﷺ فاتحہ کیسے تلاوت فرماتے!

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ٹھہر ٹھہر کر پڑھتے تھے۔ الحمد للہ رب العلمین پڑھتے پھر ٹھہرتے، پھر الرحمن الرحیم پڑھتے، پھر ٹھہرتے پھر مالک یوم الدین پڑھتے۔

(جامع ترمذی ص ۴۱۵)

سورۃ فاتحہ کا دم اور دم کی اجرت:

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ روایت کرتے ہیں:

marfat.com
Marfat.com

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے چند صحابہ سفر میں تھے۔ ان کا عرب کے قبیلوں میں سے ایک قبیلے کے پاس سے گزر ہوا، صحابہ نے ان سے مہمانی طلب کی۔ انہوں نے صحابہ کو مہمان نہیں بنایا۔ اس قبیلے کے سردار کو بچھو نے ڈنگ مارا تھا۔ اس کے لئے تمام جتن کیے لیکن کسی چیز سے اس کو فائدہ نہیں ہوا۔ پھر ان میں سے کسی نے کہا یہ جماعت جو یہاں ٹھہری ہوئی ہے ہو سکتا ہے ان کے پاس کوئی ایسی چیز ہو۔ وہ ان کے پاس گئے اور کہا کہ اے لوگو! ہمارے سردار کو بچھو نے ڈنگ مار دیا ہے اور ہم ہر کوشش کر چکے ہیں ان کو کسی چیز سے فائدہ نہیں پہنچ رہا۔ کیا تم میں سے کسی کے پاس کوئی چیز ہے؟ ایک صحابی نے کہا ہاں! اللہ کی قسم میں دم کرتا ہوں، لیکن اب میں تم پر بالکل دم نہیں کروں گا حتیٰ کہ تم مجھے کوئی انعام دو کیونکہ ہم نے تم سے مہمانی طلب کی تھی، تم نے ہماری مہمانی نہیں کی۔ انہوں نے بکریوں کی ایک معین تعداد (سنن ابن ماجہ میں ہے تیس بکریوں) پر صلح کی، پھر وہ گئے اور الحمد للہ رب العالمین (صحیح مسلم میں ہے سورہ فاتحہ) پڑھ کر اس پر دم کیا۔ وہ بالکل تندرست ہو گیا اور اس طرح چلنے لگا کہ گویا اس کو کوئی بیماری ہی نہیں تھی۔ سردار نے کہا ہے کہ ان سے جس انعام کا وعدہ کیا ہے وہ ان کو پورا پورا دو۔ بعض صحابہ نے کہا کہ اس انعام کو پورا پورا تقسیم کر لو، بعض نے کہا نہیں یہ دم کی اجرت ہے اس کو اس وقت تک تقسیم نہ کرو یہاں تک کہ ہم نبی کریم ﷺ تک پہنچ جائیں اور ہم آپ کے سامنے تمام ماجرا بیان کریں اور پھر دیکھیں کہ آپ ﷺ اس میں کیا حکم فرماتے ہیں۔ جب وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس پہنچے تو سارا ماجرا بیان کیا۔ آپ نے فرمایا:

تمہیں کس نے بتایا کہ یہ دم ہے؟ پھر آپ نے فرمایا:

تم نے درست کیا اس کو تقسیم کر لو اور اس میں سے میرا حصہ بھی نکالو، پھر آپ ﷺ ہنسے۔

(صحیح البخاری رقم الحدیث: ۲۲۷۶، صحیح مسلم رقم الحدیث: ۲۲۰۱، سنن ابوداؤد رقم الحدیث: ۳۹۰۲، سنن الترمذی رقم الحدیث: ۲۰۶۴، سنن ابن ماجہ رقم الحدیث: ۲۱۵۶)

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سورہ فاتحہ پڑھ کر بیمار شخص پر دم کرنا نہ صرف جائز

marfat.com
Marfat.com

ہے بلکہ صحابہ کرام کی سنت بھی ہے، اور یہ کہ قرآن شریف پڑھ کر دم کرنے کی اجرت لینا جائز ہے۔اس حدیث شریف میں اس بات کا بھی ثبوت ہے کہ مرید کو اگر شیخ کی تعلیم سے کوئی آمدنی ہو تو اس میں شیخ کا بھی حصہ ہوتا ہے۔اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ مرید کو چاہئے کہ اپنے شیخ کو نذر پیش کرے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ اگر شیخ چاہے تو مرید کی فتوحات سے حصہ مانگ سکتا ہے۔

ہمارے دم میں شفا کیوں نہیں؟

کچھ لوگ یہ کہتے ہیں کہ ہم کسی بیمار کو سورہ فاتحہ پڑھ کر دم کریں تو شفا کیوں نہیں ہوتی تو اس کی وجہ یہ ہے کہ سورہ فاتحہ کے شفاء ہونے میں تو کوئی کمی نہیں ہے البتہ دم کرنے والے میں روحانیت کی کمی ہوسکتی ہے یا پھر یہ بھی ہوسکتا ہے کہ دم کرنے والے میں روحانیت کی کمی نہ ہو لیکن اللہ تعالیٰ کے ہاں اس بیمار کے حق میں شفا سے زیادہ بیماری بہتر ہو۔

سورۃ فاتحہ بے مثل سورۃ ہے:

حضرت ابوزید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مدینہ منورہ کے کسی راستہ پر جارہا تھا، آپ نے ایک شخص کی آواز سنی جو تہجد کی نماز میں ام القرآن (یعنی سورہ فاتحہ) پڑھ رہا تھا، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو کر اس سورت کو سنتے رہے حتیٰ کہ اس نے وہ سورت ختم کر لی آپ نے فرمایا:

قرآن میں اس کی مثل (اور کوئی سورت) نہیں ہے۔

(مجمع الزوائد ج ۶ ص ۳۱۰)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کے پاس تشریف لے گئے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اے ابی! اور وہ اس وقت نماز پڑھ رہے تھے، حضرت ابی نے مڑ کر دیکھا اور جواب نہ دیا،

marfat.com
Marfat.com

حضرت ابی نے جلدی جلدی نماز پڑھی پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: السلام علیکم یا رسول اللہ! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وعلیکم السلام اے ابی جب میں نے تم کو بلایا تھا تو تم کو آنے سے کس چیز نے روکا تھا؟ انہوں نے کہا یا رسول اللہ! میں نماز میں تھا، آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے جو میری طرف وحی فرمائی ہے کیا تمہیں اس میں یہ حکم نہیں ملا:

اِسْتَجِيْبُوا لِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ اِذَا دَعَاكُم لِمَا يُحْيِيْكُم (الانفال: ۲۴)

ترجمہ: ''جب اللہ اور رسول تمہیں اس چیز کی طرف بلائیں جو تمہیں زندہ کر دے گی تو (فوراً) حاضر ہو جاؤ۔''

حضرت ابی رضی اللہ عنہ نے کہا کیوں نہیں؟ اور میں انشاء اللہ دوبارہ ایسا نہیں کروں گا، آپ ﷺ نے فرمایا، کیا تم یہ پسند کرتے ہو کہ میں تم کو ایسی سورت کی تعلیم دوں، جس کی مثل تورات میں نازل ہوئی نہ انجیل میں، نہ زبور میں نہ قرآن میں، میں نے کہا جی! یا رسول اللہ! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم نماز میں کس طرح پڑھتے ہو؟ تو انہوں نے ام القرآن (سورہ فاتحہ) پڑھی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اس ذات کی قسم جس کے قبضہ وقدرت میں میری جان ہے! اس کی مثل تورات میں نازل ہوئی ہے نہ انجیل میں، نہ زبور میں نہ فرقان میں، یہ السبع من المثانی (دو دو بار پڑھی جانے والی سات آیتیں) ہیں اور وہ قرآن عظیم ہے جو مجھے دیا گیا ہے۔

(یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ جامع ترمذی رقم الحدیث: ۲۸۷۵)

نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہونے سے نماز باطل نہیں ہوتی:

اس حدیث کو امام بغوی نے بھی اپنی سند کے ساتھ روایت کیا ہے، اور وہ اس حدیث کی تشریح میں لکھتے ہیں:

اس حدیث میں یہ دلیل ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہونے سے نماز

marfat.com
Marfat.com

باطل نہیں ہوتی، کیونکہ تم السلام علیک ایھا النبی کہہ کر نماز میں حضور سے خطاب کرتے ہو، جب کہ کسی اور کے ساتھ نماز میں مخاطب ہونے سے نماز باطل ہو جاتی ہے۔

(شرح السنۃ ج ۳ ص ۱۵۔۱۴)

سورۃ فاتحہ، بندے اور اللہ کے درمیان مکالمہ:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے فرمایا، میرے اور میرے بندے کے درمیان سورہ فاتحہ کو آدھا، آدھا تقسیم کر دیا ہے۔ میرے بندے کے لیے وہ چیز ہے جس کا وہ سوال کرے اور جب بندہ کہتا ہے **الحمد لله رب العلمين** تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میرے بندے نے میری حمد کی، اور جب وہ کہتا ہے الرحمٰن الرحیم تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میرے بندے نے میری ثناء کی، اور جب وہ کہتا ہے **مالک یوم الدین** تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میرے بندے نے میری تعظیم کی، اور ایک بار فرمایا میرے بندے نے (خود) کو میرے سپرد کر دیا، اور جب وہ کہتا ہے **ایاک نعبد وایاک نستعین** تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: یہ میرے اور میرے بندہ کے درمیان ہے، اور میرے بندہ کے لیے وہ ہے جس کا وہ سوال کرے، اور جب وہ کہتا ہے **اهدنا الصراط المستقيم صراط الذين انعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين** تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یہ میرے بندہ کے لیے ہے اور میرے بندہ کے لیے وہ چیز ہے جس کا وہ سوال کرے۔

(صحیح مسلم ج ا ص ۱۷۰۔۱۶۹)

آپ کو دو نوروں کی بشارت ہو:

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جس وقت جبرائیل علیہ السلام نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے تو انہوں نے اوپر کی جانب سے ایک چرچراہٹ کی آواز سنی، حضرت جبرائیل نے کہا یہ آسمان کا ایک دروازہ ہے جو آج کھولا گیا

marfat.com

Marfat.com

ہے اور آج سے پہلے کبھی نہیں کھولا گیا۔ اس دروازہ سے ایک فرشتہ نازل ہوا، حضرت جبرائیل نے کہا یہ فرشتہ جو زمین کی طرف نازل ہوا ہے یہ آج سے پہلے کبھی نازل نہیں ہوا تھا، اس فرشتہ نے آکر سلام کیا اور کہا آپ کو دو نوروں کی بشارت ہو جو آپ کو دیے گئے ہیں اور آپ سے پہلے کسی نبی کو نہیں دیئے گئے، (ایک نور) فاتحہ الکتاب ہے اور (دوسرا) سورہ بقرہ کی آخری آیتیں ہیں، ان میں سے جس حرف کو بھی آپ پڑھیں گے وہ آپ کو دے دیا جائے گا۔

(سنن نسائی ۵ ص ۱۳۔۱۲)

نزول فاتحہ کے دن ابلیس رویا:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جس دن فاتحہ الکتاب (یعنی سورہ فاتحہ) نازل ہوئی، اس دن ابلیس بہت رویا تھا، اور یہ سورت مدینہ منورہ میں نازل ہوئی تھی۔

(اس حدیث کو امام طبرانی نے معجم اوسط میں روایت کیا ہے اور اس کی سند صحیح ہے۔ مجمع الزوائد ۶ ص ۳۱۱)

marfat.com
Marfat.com

......توبہ اور استغفار کریں......

marfat.com
Marfat.com

فہرست

صفحہ نمبر	نام عنوان	نمبر شمار
169	قرآن مجید میں استغفار کا طریقہ	1
170	اللہ تعالیٰ خوش ہوتا ہے	2
171	اللہ کی رحمت اس ناراضگی پر غالب ہے	3
171	اللہ بار بار توبہ قبول فرماتا ہے	4
172	رات کے پچھلے پہر استغفار کی فضیلت	5
173	استغفار سے پریشانی کا حل	6
173	استغفار کے آداب	7
173	بندہ اس طرح دعا کرے	8
174	عبادات سے گناہوں کی معافی	9
174	بخشش رمضان کے قیام سے	10
175	بخشش روزہ رکھنے سے	11
175	بخشش حج کرنے سے	12
176	اللہ کی رحمت تو بخشش کے بہانے ڈھونڈتی ہے	13

marfat.com
Marfat.com

قرآن مجید میں استغفار کا طریقہ:

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا (سورۃ النساء آیت: 64)

ترجمہ: اور اگر وہ اپنی جانوں پر ظلم کر لیں تو (یا رسول اللہ ﷺ) آپ کی بارگاہ میں حاضر ہو جائیں پھر اللہ سے مغفرت طلب کریں اور ان کے لئے رسول بھی استغفار کریں تو وہ ضرور اللہ کو توبہ قبول فرمانے والا اور بے حد رحم فرمانے والا پائیں گے۔

اس آیت مبارکہ میں اللہ تعالیٰ نے توبہ اور استغفار کا طریقہ بڑی وضاحت سے بیان فرمایا ہے کہ گناہ گار توبہ کی مقبولیت چاہتے ہیں تو حضور نبی کریم ﷺ کا وسیلہ اختیار کریں۔ حضرت آدم علیہ السلام کی توبہ بھی آپ ﷺ کے وسیلے سے ہی قبول ہوئی۔ آج بھی جو حضور نبی کریم ﷺ کے وسیلے سے استغفار کرتا ہے اللہ رب العزت اس کی مغفرت فرما دیتا ہے۔ امام قرطبی لکھتے ہیں:

''ابو صادق حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم ﷺ کے وصال کے تین دن بعد ایک اعرابی ہمارے پاس آیا اس نے اپنے آپ کو قبر انور پر گرالیا اور وہاں کی مٹی اپنے سر پر ڈال لی اور کہنے لگا: یا رسول اللہ ﷺ ہم نے آپ کا ارشاد پاک سنا آپ نے اللہ تعالیٰ سے اور ہم نے آپ سے کلام الٰہی کو سنا۔ جو کلام اللہ تعالیٰ نے آپ پر نازل فرمایا اس میں ہے: ''ترجمہ: اور اگر وہ اپنی جانوں پر ظلم کر لیں تو (یا رسول اللہ ﷺ) آپ کی بارگاہ میں حاضر ہو جائیں پھر اللہ سے مغفرت طلب کریں اور ان کے لئے رسول بھی استغفار کریں تو ضرور اللہ کو توبہ قبول فرمانے والا اور بے حد رحم فرمانے والا پائیں گے۔'' یا رسول اللہ ﷺ میں نے اپنی جان پر ظلم کر لیا ہے اور آپ کی بارگاہ میں

marfat.com
Marfat.com

سیدالاستغفار یہ ہے کہ بندہ دعا کرے:

اے اللہ تو میرا رب ہے! تیرے سوا کوئی عبادت کا مستحق نہیں ہے تو نے مجھے پیدا کیا اور میں تیرا بندہ ہوں اور میں اپنی استطاعت کے مطابق تیرے عہد اور وعدہ پر قائم ہوں، میں اپنی بداعمالیوں کے شر سے تیری پناہ میں آتا ہوں، تیری مجھ پر جو نعمتیں ہیں میں ان کا اعتراف کرتا ہوں اور تیرے سامنے اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں سو میری مغفرت فرما کیونکہ تیرے سوا کوئی اور گناہوں کی مغفرت کرنے والا نہیں ہے۔ آپ نے فرمایا جس شخص نے صبح کے وقت یقین کے ساتھ یہ دعا کی اور اس دن کو رات ہونے سے پہلے وہ فوت ہو گیا تو وہ اہل جنت سے ہوگا اور جس نے رات کو یقین کے ساتھ یہ دعا کی اور وہ اسی رات کو صبح ہونے سے پہلے فوت ہو گیا تو وہ اہل جنت سے ہوگا۔

(امام محمد بن اسماعیل بخاری، صحیح بخاری ج ۲ ص ۹۳۳)

عبادات سے گناہوں کی معافی:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جس نے ایمان کی حالت میں ثواب کی نیت سے لیلۃ القدر میں قیام کیا، اس کے پچھلے گناہ بخش دیے جائیں گے۔

(صحیح البخاری رقم الحدیث: ۳۵، صحیح مسلم رقم الحدیث: ۷۶۰، سنن النسائی رقم الحدیث: ۲۲۰۶، السنن الکبریٰ للنسائی رقم الحدیث: ۲۴۱۳، مسند احمد رقم الحدیث: ۱۰۵۴۴، سنن ابوداؤد رقم الحدیث: ۱۳۷۳، سنن ابن ماجہ رقم الحدیث: ۱۳۲۶، سنن الترمذی رقم الحدیث: ۶۸۳، صحیح ابن خزیمہ رقم الحدیث: ۱۸۹۴)

بخشش رمضان کے قیام سے:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جس نے ایمان کی حالت میں ثواب کی نیت سے رمضان میں قیام کیا، اس کے پچھلے گناہ بخش دیے جائیں گے۔

marfat.com

Marfat.com

(صحیح البخاری رقم الحدیث: ۳۷ صحیح مسلم رقم الحدیث: ۷۵۹، سنن النسائی رقم الحدیث: ۲۲۰۶، السنن الکبریٰ للنسائی رقم الحدیث: ۳۴۱۳، مسند احمد رقم الحدیث: ۱۰۵۴۴)

بخشش روزہ رکھنے سے:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جس نے ایمان کی حالت میں ثواب کی نیت سے روزہ رکھا اس کے پچھلے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔

(صحیح البخاری رقم الحدیث: ۳۸، صحیح مسلم رقم الحدیث: ۷۶۰، سنن النسائی رقم الحدیث: ۲۲۰۶، السنن الکبریٰ للنسائی رقم الحدیث: ۳۴۱۳، مسند احمد رقم الحدیث: ۱۰۵۴۴)

بخشش حج کرنے سے:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ:

جس شخص نے اللہ کے لیے حج کیا، اس نے دوران حج فحش گفتگو نہ کی اور نہ کوئی اور گناہ کیا تو وہ حج کر کے اس طرح لوٹے گا جس طرح اپنی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا تھا۔

(صحیح البخاری رقم الحدیث: ۱۵۲۱، صحیح مسلم رقم الحدیث: ۱۳۵۰، سنن النسائی رقم الحدیث: ۲۶۲۶، سنن ابن ماجہ رقم الحدیث: ۲۸۸۰، سنن الترمذی رقم الحدیث: ۸۱۱، مسند احمد رقم الحدیث: ۷۱۳۶)

ابن شمامہ بیان کرتے ہیں کہ ہم حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کے پاس گئے، اس وقت وہ موت کے قریب تھے اور رو رہے تھے، انہوں نے کہا جب اللہ نے میرے دل میں اسلام ڈالا تو میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! اپنا ہاتھ بڑھایئے تاکہ میں آپ کے ہاتھ پر بیعت کروں، آپ ﷺ نے اپنا ہاتھ بڑھایا تو میں نے اپنا ہاتھ کھینچ لیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

اے عمرو! کیا ہوا؟ میں نے کہا میرا ارادہ ہے کہ میں کچھ شرط لگاؤں، آپ نے پوچھا: تم کیا

marfat.com
Marfat.com

شرط عائد کرتے ہو؟ میں نے عرض کیا میری مغفرت کر دی جائے، آپ نے فرمایا: کیا تم کو معلوم نہیں، اے عمرو! اسلام پہلے گناہوں کو مٹا دیتا ہے اور ہجرت پہلے گناہوں کو مٹا دیتی ہے، اور حج پہلے گناہوں کو مٹا دیتا ہے۔

(صحیح مسلم رقم الحدیث: ۱۲۱، صحیح ابن خزیمہ رقم الحدیث: ۲۵۱۵، الترغیب والترہیب رقم الحدیث: ۱۶۴۲)

اللہ کی رحمت تو بخشش کے بہانے ڈھونڈتی ہے:

امام ابوالقاسم قشیری سے روایت ہے کہ خراسان کے بادشاہوں میں سے عمرو بن لیث المعروف صفار کو کسی نے خواب میں دیکھا اور پوچھا کہ اللہ تعالی نے تیرے ساتھ کیا معاملہ کیا؟ اس نے کہا اللہ تعالی نے مجھے بخش دیا۔ پوچھا کس سبب سے؟ کہا ایک دن میں بلند پہاڑ پر چڑھا تو میں نے اپنے لشکروں پر نگاہ ڈالی مجھے ان کی کثرت بہت بھلی معلوم ہوئی۔ میں نے دل میں تمنا کی کہ کاش! میں رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں حاضر ہوتا تو اپنے لشکروں کے ساتھ غزوات اور جنگوں میں حضور ﷺ کی خدمت اور مدد کرتا اللہ تعالیٰ نے اسی وجہ سے مجھ پر انعام فرمایا اور مجھے بخش دیا''

(علامہ احمد شہاب الدین الخفاجی المصری ''نسیم الریاض جلد ثالث صفحہ نمبر ۳۸۲_۳۸۱)

marfat.com
Marfat.com

...... جہاد فی سبیل اللہ فرمائیں ......

marfat.com
Marfat.com

فہرست

صفحہ نمبر	نام عنوان	نمبر شمار
181	جہاد کا مفہوم	1
181	جہاد کا حکم	2
182	جہاد کی فضیلت	3
182	جہاد چھوڑنے والوں پر عذاب	4
182	نفاق پر موت	5
182	جنت میں سو درجے	6
183	جنت تلواروں کے سائے میں	7
183	شہداء کی روحیں سبز پرندوں کے پوٹوں میں	8
184	حضرت حارثہ بن سراقہ رضی اللہ عنہ فردوس اعلیٰ میں	9
184	کھجوریں پھینک دیں اور لڑنے لگے	10
185	کون کون شہید ہے	11
185	والدین کی خدمت میں جہاد	12
186	حق کی خاطر لڑنے والے ہمیشہ رہیں گے	13
186	اللہ کی خاطر پہرہ دینے کی فضیلت	14
187	جو اللہ کی راہ میں نکل گیا	15

marfat.com

Marfat.com

16	دنیاوی مال کی خواہش رکھنے والا	187
17	ایمان والوں کی تین قسمیں	188
18	شہید جنت میں	188
19	مجاہدین کو خرچ بھیجنے والا	189
20	شہید کی چار قسمیں	190
21	شہید کی تین قسمیں	191
22	ایک رات اللہ کی راہ میں پہرہ دینے والا	192
23	شہادت کی فضیلت	193
24	شہید کے خون کا پہلا قطرہ	193
25	معذور کیلئے مجاہد کا اجر	194
26	جذبہ شہادت کام آگیا	194
27	دُشمن سے مقابلہ کی خواہش کرنا بہادری نہیں	195
28	جہاد میں ثابت قدم رہنے کی فضیلت	196
29	تیراندازی کے فضائل اور مفہوم	197
30	یقیناً قوت تیراندازی ہے	198
31	تیراندازی ہرگز نہ چھوڑو	198
32	ایک تیر کے سبب تین آدمی جنت میں	198
33	حضور ﷺ نے تیراندازی کا مقابلہ دیکھا	199
34	جہاد قرض کے سوا ہر چیز کا کفارہ ہے	199

marfat.com
Marfat.com

35	مجاہد فی سبیل اللہ [illegible]	200
36	دنیا و ما فیہا سے بہتر	201
37	رسول اللہ ﷺ نے شہادت کی آرزو فرمائی	201
38	خون سے مشک کی خوشبو	201
39	شہید کو شہادت کے وقت درد	201
40	شہید خواہش کرے گا کہ میں دنیا میں واپس جاؤں	202
41	شہداء کو مردہ گمان نہ کرو	202
42	سب سے افضل عمل	203
43	حضور نے [illegible] کی اجازت نہ دی	203
44	اسلام کا سب سے اعلیٰ درجہ	203
45	قدموں پہ جہنم کی آگ حرام	204
46	آنکھوں [illegible] کو دوزخ کی آگ نہیں چھوئے گی	204
47	جنت واجب ہو گئی	204

marfat.com
Marfat.com

جہاد کا مفہوم:

جہاد کا مطلب کوشش کرنا ہے جو مومن بسبیل اللہ کے دین کی سربلندی اور اس کی رضا کو حاصل کرنے کی کوشش کرتا ہے تو شریعت میں اس کی یہ کوشش جہاد کہلاتی ہے۔ عام طور پر یہی سمجھا جاتا ہے کہ اسلحہ لے کر میدانِ جنگ میں جانا اور اسلام کے دشمنوں سے لڑنا ہی جہاد ہے۔ حالانکہ حدیث شریف میں نبی کریم ﷺ نے ایک غزوہ سے واپسی پر صحابہ کرام کو جہاد کے مفہوم سے آگاہ فرماتے ہوئے اپنی خواہش کے ساتھ لڑنے کو جہاد اکبر (یعنی بڑا جہاد) فرمایا اور ظاہر ہے کہ اپنی خواہش کو بھی کریم ﷺ کے لائے ہوئے قانون کا اطاعت گزار بنانا ہی اصل جہاد ہے۔ جہاد بالسیف یعنی اسلحہ کے ساتھ اللہ کے دشمنوں سے جنگ کرنا بھی اسی جہاد کا ایک شعبہ ہے۔ جہاد بالسیف کی تو مخصوص حالات میں ضرورت پڑتی ہے لیکن جہاد بالنفس (یعنی اپنی خواہش کے ساتھ جہاد) ہر وقت جاری رہتا ہے۔ یہاں اس کی صورتیں مختلف ہوتی ہیں۔ مومن کبھی جہاد باللسان (یعنی زبان کے ساتھ جہاد جیسے تبلیغ دین) کرتا ہے، کبھی جہاد بالقلم (یعنی لکھ کر) اور کبھی جہاد بالمال (یعنی مال دے کر جہاد) کرتا ہے۔ گویا مومن ہر وقت ہی مجاہد ہوتا ہے۔ جہاد بالسیف کی نبی کریم ﷺ نے بہت زیادہ فضیلت بیان فرمائی ہے۔ بعض احادیث میں بالخصوص جہاد بالسیف کی فضیلت بیان فرمائی اور بعض میں صرف جہاد کی جس میں جہاد کی تمام صورتیں شامل ہیں۔

جہاد کا حکم:

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید فرقان حمید میں ارشاد فرمایا:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَابْتَغُوا إِلَيْهِ الْوَسِيلَةَ وَجَاهِدُوا فِي سَبِيلِهِ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ (سورۃ المائدہ آیت:35)

ترجمہ: اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور اس کی طرف وسیلہ تلاش کرو اور اس کی راہ

marfat.com
Marfat.com

میں جہاد کرو تاکہ تم کامیاب ہو جاؤ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:۔
مشرکوں کے ساتھ اپنے مالوں، اپنی جانوں اور اپنی زبانوں کے ساتھ جہاد کرو۔
(مشکوۃ، کتاب الجہاد، الفصل الثانی، بحوالہ ابو داؤد، نسائی، دارمی)

جہاد کی فضیلت:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:۔
اسلام کو پھیلاؤ، کھانا کھلاؤ اور کھوپڑیوں پر مارو (یعنی کفار کے ساتھ لڑو) تو جنت کے وارث بنا دیئے جاؤ گے۔
(مشکوۃ، بحوالہ ترمذی کتاب الجہاد، الفصل الثانی، امام ترمذی نے کہا یہ حدیث غریب ہے)

جہاد چھوڑنے والوں پر عذاب:

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے روایت کیا ہے کہ جو قوم جہاد کو ترک کر دیتی ہے اللہ اس پر عام عذاب بھیجتا ہے۔
(امام طبرانی، بحوالہ الدر المنثور ج ا ص ۲۴۹۔۲۴۴)

نفاق پر موت:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
جو اس حال میں مرا کہ اس نے جہاد کیا نہ اس کے دل میں جہاد کی خواہش ہوئی وہ نفاق کے ایک شعبہ پر مرا۔ (یعنی منافقت کی ایک قسم پر)
(صحیح مسلم، الامارہ: ۱۵۸ (۱۹۱۰) ۴۸۴۸، سنن ابو داؤد، رقم الحدیث: ۲۵۰۲، سنن النسائی، رقم الحدیث: ۳۰۹۷)

جنت میں سو درجے:

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:۔
جو اللہ کے رب ہونے، اسلام کے دین ہونے اور محمد مصطفیٰ ﷺ کے رسول ہونے پر راضی

marfat.com
Marfat.com

ہوا اُس کے لئے جنت واجب ہوگئی۔ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ کو اِس پر تعجب ہوا لہٰذا عرض گزار ہوئے:

یارسول اللہ ﷺ! مجھے یہ دوبارہ بتائیے۔ چنانچہ آپ ﷺ نے دوبارہ بتایا، پھر فرمایا:۔

دوسری چیز بھی ہے جس کے باعث اللہ تعالیٰ جنت میں بندے کے سو درجے بلند فرمائے گا، ہر دو درجوں کے درمیان زمین و آسمان کے برابر فاصلہ ہے۔ صحابہ عرض گزار ہوئے کہ یارسول اللہ ﷺ! وہ کیا چیز ہے؟ فرمایا:۔

اللہ کی راہ میں جہاد، اللہ کی راہ میں جہاد، اللہ کی راہ میں جہاد۔

(مشکوٰۃ کتاب الجہاد، الفصل الثالث بحوالہ صحیح مسلم)

جنت تلواروں کے سائے میں:

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:۔

بیشک جنت کے دروازے تلواروں کے سائے میں ہے۔ ایک پراگندہ حال شخص کھڑا ہو کر عرض گزار ہوا:۔ اے ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ! کیا یہ آپ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے خود سُنا؟ فرمایا: ہاں۔ وہ شخص اپنے ساتھیوں کی طرف لوٹا، اُنہیں سلام کیا۔ پھر اپنی تلوار کا غلاف توڑ کر پھینک دیا اور ننگی تلوار لے کر دشمن کی طرف پیش قدمی کی۔ اُس کے ساتھ دشمن پر وار کئے یہاں تک کہ قتل کر دیا گیا۔

(مشکوٰۃ کتاب الجہاد، الفصل الثالث بحوالہ صحیح مسلم)

شہداء کی روحیں سبز پرندوں کے پوٹوں میں:

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے اصحاب رضی اللہ عنہم سے فرمایا:۔

جب تمہارے بھائیوں کو غزوۂ اُحد میں شہید کر دیا گیا تو اللہ تعالیٰ نے اُن کی روحیں سبز پرندوں کے پوٹوں میں رکھ دیں جو جنت کی نہروں پر جاتے، اُس کے پھل کھاتے اور

marfat.com
Marfat.com

سونے کی قندیلوں کی طرف لوٹ آتے ہیں جو عرش کے سائے میں لٹکی ہوئی ہیں۔ جب اُنہیں عمدہ کھانا، پینا اور رہنے کے ٹھکانے مل گئے تو کہنے لگے: ہمارے بھائیوں کو ہماری خبر کون پہنچائے گا کہ ہم جنت میں زندہ ہیں تاکہ وہ جنت سے بے رغبت نہ ہوں اور لڑائی کے وقت سستی نہ دکھائیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:۔ تمہاری خبر میں پہنچاؤں گا۔ پس اللہ تعالیٰ نے وحی نازل فرمائی:۔

اور جو اللہ کی راہ میں مارے گئے اُنہیں مردہ گمان نہ کرو بلکہ وہ تو زندہ ہیں۔ (۳:۱۶۹) آخر آیت تک۔

(مشکوٰۃ کتاب الجہاد، الفصل الثالث، بحوالہ ابوداؤد)

حضرت حارثہ بن سراقہ رضی اللہ عنہ فردوس اعلیٰ میں:

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت حارثہ بن سراقہ رضی اللہ عنہ کی والدۂ ماجدہ حضرت ربیع بنت براء رضی اللہ عنہا نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوکر عرض گزار ہوئیں:۔

اے نبی اللہ ﷺ! کیا آپ مجھے حارثہ کے متعلق نہیں بتائیں گے جنہیں غزوۂ بدر میں نامعلوم تیر لگا تھا۔ اگر وہ جنت میں ہے تو میں صبر کروں، اور اگر معاملہ اس کے برعکس ہے تو میں اُس پر خوب گریہ وزاری کروں۔ فرمایا:۔

اے امِ حارثہ! جنت میں کتنے ہی درجے ہیں اور بیشک تمہارا بیٹا فردوسِ اعلیٰ میں ہے۔

(مشکوٰۃ کتاب الجہاد، الفصل الاول، بحوالہ صحیح البخاری)

کھجوریں پھینک دیں اور لڑنے لگے:

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ اور آپ ﷺ کے اصحاب چلے یہاں تک کہ مقامِ بدر پر مشرکوں سے پہلے جا پہنچے اور مشرکین آئے تو رسول اللہ ﷺ نے اپنے صحابہ سے فرمایا:۔

marfat.com
Marfat.com

ت کی طرف کھڑے ہو جاؤ جس کی چوڑائی زمین و آسمان کے برابر ہے۔ حضرت عُمیر بن
مام رضی اللہ عنہ نے کہا: بہت خوب۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:۔ تمہیں بہت خوب کہنے پر
س بات نے آمادہ کیا؟ انہوں نے عرض کیا: خدا کی قسم! یا رسول اللہ ﷺ بس اس امید
نے کہ میں بھی جنتی ہو جاؤں۔ فرمایا:۔ تم جنتی ہو۔ راوی کا بیان ہے کہ انہوں نے اپنے
کش سے کھجوریں نکالیں اور کھانے لگے۔ پھر کہا کہ اگر میں کھجوروں کے کھانے تک زندہ
ا تو یہ زندگی بڑی طویل ہے۔ راوی کا بیان ہے کہ جتنی کھجوریں اُن کے پاس تھیں وہ
ینک دیں۔ پھر اُن کفار سے لڑے یہاں تک کہ شہید کر دیئے گئے۔

(مشکوۃ کتاب الجہاد، الفصل الاول، بحوالہ صحیح المسلم)

ون کون شہید ہے:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:۔
اپنے میں سے شہید کس کو شمار کرتے ہو؟ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ ﷺ! جو
کی راہ میں قتل کر دیا جائے وہ شہید ہے فرمایا:۔
ں تو میری امت کے شہید تھوڑے رہ جائیں گے۔ جو اللہ کی راہ میں مرے وہ شہید
ہے، جو طاعون سے مرے وہ شہید ہے اور جو پیٹ کی بیماری سے مرے وہ بھی شہید ہے۔

(مشکوۃ کتاب الجہاد، الفصل الاول، بحوالہ صحیح المسلم)

ضرت سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:۔
سچے دل کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے شہادت مانگے تو اللہ تعالیٰ اُسے شہیدوں کے درجوں پر
چا دیتا ہے اگر چہ وہ اپنے بستر پر فوت ہو۔

(مشکوۃ کتاب الجہاد، الفصل الاول، بحوالہ صحیح المسلم)

لدین کی خدمت میں جہاد:

حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کی

marfat.com
Marfat.com

بارگاہ میں حاضر ہوا اور اُس نے جہاد کی اجازت مانگی۔ آپ ﷺ نے فرمایا:۔
کیا تمہارے والدین زندہ ہیں؟ عرض گزار ہوا: ہاں۔ فرمایا:۔ تو اُن کے پاس رہتے ہوئے جہاد کرو۔

(مشکوٰۃ کتاب الجہاد، الفصل الاول، بحوالہ صحیح المسلم وصحیح البخاری، ایک روایت میں ہے کہ اپنے والدین کی طرف لوٹ جاؤ اور اُن سے اچھا سلوک کرو۔)

حق کی خاطر لڑنے والے ہمیشہ رہیں گے:

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:۔

میری امت کا ایک گروہ ہمیشہ حق کی خاطر لڑتا رہے گا اور اپنے دشمنوں پر غالب رہے گا، یہاں تک کہ اُن کا آخری گروہ دجال سے لڑے گا۔

(مشکوٰۃ کتاب الجہاد، الفصل الثانی، بحوالہ سنن ابی داؤد)

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:۔

جو نہ خود جہاد کرے، نہ کسی مجاہد کو سامان سے مدد دے اور نہ کسی غازی کے گھر والوں کی بھلائی کے ساتھ نگرانی کرے تو اللہ تعالیٰ قیامت سے پہلے اُسے حوصلہ شکن مصیبت پہنچائے گا۔

(مشکوٰۃ کتاب الجہاد، الفصل الثانی، بحوالہ سنن ابی داؤد)

اللہ کی خاطر پہرہ دینے کی فضیلت:

حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:۔

ہر مرنے والے کے اعمال کا سلسلہ ختم ہو جاتا ہے مگر جو اللہ کی راہ میں نگرانی کرتا ہوا مرے کیونکہ اُس کا عمل قیامت تک بڑھایا جاتا ہے اور قبر کی آزمائش سے امن رہتا ہے۔

(مشکوٰۃ کتاب الجہاد، الفصل الثانی، بحوالہ سنن ابی داؤد، ترمذی، دارمی)

marfat.com
Marfat.com

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:۔

اللہ کی راہ میں ایک دن گھوڑا باندھ کر نگرانی کرنا دوسرے دنوں میں ہزار روز ٹھہرنے سے افضل ہے۔ (یعنی مسلمانوں کے لشکر یا اسلامی ملکوں کی سرحدوں کی حفاظت کرنا)

(مشکوٰۃ کتاب الجہاد، الفصل الثانی، بحوالہ سنن ترمذی، نسائی)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:۔

جو اللہ تعالیٰ سے ملے (یعنی مرجائے) اور اُس پر جہاد کا کوئی نشان (یعنی کسی زخم یا کسی جسمانی مشقت کا نشان) نہ ہو تو اُس میں کمی ہے۔

(مشکوٰۃ کتاب الجہاد، الفصل الثانی، بحوالہ سنن ترمذی، ابن ماجہ)

جو اللہ کی راہ میں نکل گیا:

حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سُنا:۔

جو اللہ کی راہ میں نکل گیا، پھر مرگیا یا قتل کر دیا گیا یا اُس کا گھوڑا یا اونٹ اُسے کچل دے یا کوئی زہریلا جانور اُسے ڈس لے یا اپنے بستر پر مرجائے جیسے بھی اللہ چاہے تو وہ شہید ہے اور اُس کے لئے جنت ہے۔

(مشکوٰۃ کتاب الجہاد، الفصل الثانی، بحوالہ سنن ابی داؤد)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:۔

لڑائی کی نوبت نہ آئی تب بھی جہاد کی طرح ہے۔ (یعنی اگر دشمن سے لڑائی کی نیت سے نکلے اور لڑائی کی نوبت نہ آئی)

(مشکوٰۃ کتاب الجہاد، الفصل الثانی، بحوالہ سنن ابی داؤد)

دنیاوی مال کی خواہش رکھنے والا:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے عرض کی:

marfat.com
Marfat.com

یارسول اللہ ﷺ! ایک شخص اللہ کی راہ میں جہاد کرنا چاہتا ہے اور وہ دنیاوی مال سے کسی مال کی خواہش بھی رکھتا ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

اُس کے لیے کوئی ثواب نہیں ہے۔

(مشکوٰۃ کتاب الجہاد، الفصل الثانی، بحوالہ سنن ابی داؤد)

حضرت عُبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔

جس نے اللہ کی راہ میں جہاد کیا اور ایک رسّی کی نیت بھی رکھی تو اُس کے لئے وہی ہے جس کی نیت کی ہو۔ (یعنی یہ نیت رکھی کہ مال غنیمت حاصل ہوگا تو اس کے لئے ثواب نہیں)

(مشکوٰۃ کتاب الجہاد، الفصل الثالث، بحوالہ سنن نسائی)

ایمان والوں کی تین قسمیں:

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:۔

ایمان والے اس دنیا میں تین طرح کے ہیں۔

ایک وہ جو اللہ اور اُس کے رسول پر ایمان رکھتے ہیں، پھر شک میں نہیں پڑتے اور اپنے مالوں اور جانوں کے ساتھ اللہ کی راہ میں جہاد کرتے ہیں۔

دوسرے وہ جو لوگوں کو اُن کے مالوں اور جانوں کی طرف سے بے خوف رکھتے ہیں۔

پھر تیسرے وہ جو کسی طمع (یعنی خواہش) کو دیکھتے ہیں تو اللہ تعالیٰ کے لئے اُسے چھوڑ دیتے ہیں ﷺ

(مشکوٰۃ کتاب الجہاد، الفصل الثالث، بحوالہ مسند احمد)

شہید جنت میں:

حسناء بنت معاویہ کا بیان ہے کہ ہم سے حدیث بیان کرتے ہوئے میرے چچا جان نے فرمایا

marfat.com
Marfat.com

میں نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں عرض گزار ہوا اور پوچھا کہ جنت میں کون جائے گا؟ فرمایا: نبی جنت میں ہے، شہید جنت میں ہے، نومولود جنت میں ہے اور زندہ درگور کی ہوئی (بچی) جنت میں ہے۔

(مشکوۃ کتاب الجہاد، الفصل الثالث، بحوالہ سنن ابی داؤد)

مجاہدین کو خرچ بھیجنے والا:

حضرت خریم بن فاتک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:۔

جس نے اللہ کی راہ میں مال خرچ کیا تو اُس کے لئے سات سو گنا (اجر) لکھ دیا جاتا ہے۔

(مشکوۃ کتاب الجہاد، الفصل الثانی، بحوالہ ترمذی و سنن نسائی)

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:۔

صدقات میں افضل یہ ہے کہ کسی (مجاہد فی سبیل اللہ) کو اللہ کی راہ میں سائے کے لئے خیمہ دے دے اور اللہ کی راہ میں کسی کو خادم کا تحفہ دے دے اور اللہ کی راہ میں سواری کے لئے اونٹ دے دے۔

(مشکوۃ کتاب الجہاد، الفصل الثانی، بحوالہ سنن ترمذی)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:۔

غازی کے لئے اجر ہے اور سامان دینے والے کے لیے اپنا اور غازی کے برابر اجر ہے۔ (یعنی دوہرا اجر ہے)

(مشکوۃ کتاب الجہاد، الفصل الثانی، بحوالہ سنن ابی داؤد)

حضرت علی، حضرت ابو درداء، حضرت ابو ہریرہ، حضرت ابوامامہ، حضرت عبداللہ بن عمر، حضرت جابر بن عبداللہ اور حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہم سب سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

marfat.com
Marfat.com

جس نے مجاہدین کے لئے خرچ بھیجا اور خود اپنے گھر میں رہا اُس کے لئے ہر درہم کے بدلے سات سو درہم ہیں اور جس نے خود بھی جہاد کیا اور اُس میں مال خرچ کیا تو اُس کے لئے ہر درہم کے بدلے سات لاکھ درہم ہیں۔ پھر آپ ﷺ نے یہ آیت پڑھی:

''اور اللہ کئی گنا بڑھا دیتا ہے جس کے لئے چاہے'' (۲:۲۶۱) آخر آیت تک۔

(مشکوۃ کتاب الجہاد، الفصل الثالث، بحوالہ سنن ابن ماجہ)

حضرت زید بن خالد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:۔

جس نے سامان درست کر کے اللہ کی راہ میں دیا تو اُس نے جہاد ہی کیا اور جس نے مجاہد کے گھر والوں کی نگرانی کی تو اُس نے بھی جہاد کیا۔

(مشکوۃ کتاب الجہاد، الفصل الاول، بحوالہ صحیح المسلم وصحیح البخاری)

حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ایک آدمی مُہار والی اُونٹنی لے کر آیا اور عرض گزار ہوا۔ یہ جہاد فی سبیل اللہ کے لئے ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تمہیں اس کے بدلے بروز قیامت سات سو اونٹنیاں ملیں گی اور سب ہی مُہار والی ہوں گی۔

(مشکوۃ کتاب الجہاد، الفصل الاول، بحوالہ صحیح المسلم)

شہید کی چار قسمیں:

حضرت فضالہ بن عبید کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سُنا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سُنا:

شہید چار قسم کے ہوتے ہیں۔

ایک وہ آدمی پکے ایمان والا ہے جو دشمن سے ملے تو اس حالت میں قتل کر دیا جائے کہ وہ اللہ کی تصدیق کرتا تھا۔ قیامت کے روز ایسے شخص کی طرف لوگ نگاہیں اُٹھا کر دیکھیں گے اور پھر آپ نے اپنا سر اُٹھایا یہاں تک کہ آپ کی ٹوپی گر پڑی۔ (راوی کہتے

marfat.com
Marfat.com

ہیں کہ مجھے نہیں معلوم کہ اس وقت حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی ٹوپی مراد ہے یا نبی کریم ﷺ کی ٹوپی مبارک)

دوسرا وہ آدمی جو پکے ایمان والا ہے لیکن جب دشمن سے ملے تو گویا اس کی کھال میں بزدلی کے باعث کانٹا چبھ جاتا ہے۔ ایک انجنی تیر آتا ہے جس سے وہ جاں بحق ہو جاتا ہے تو یہ دوسرے درجے میں ہے۔

تیسرا وہ آدمی جو ایمان والا ہے لیکن اُس کے اچھے اور بُرے اعمال ملے ہوئے ہیں۔ وہ قتل ہونے تک اللہ کی تصدیق کرتا ہے تو یہ تیسرے درجے میں ہے۔

چوتھا وہ آدمی جو ایمان والا ہے مگر اس نے اپنی جان پر زیادتی کی ہے (یعنی گناہگار ہے) یہاں تک کہ دشمن سے ملا اور اللہ کی تصدیق کرتا ہوا قتل کر دیا گیا۔ یہ چوتھے درجے میں ہے۔

(مشکوۃ کتاب الجہاد، الفصل الثالث، بحوالہ سنن ترمذی)

شہید کی تین قسمیں:

حضرت عتبہ بن عبد سلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: شہید تین قسم کے ہیں۔

ایک وہ مومن جو اپنی جان اور مال کے ساتھ اللہ کی راہ میں جہاد کرے۔ جب دشمن سے سامنا ہو تو لڑے، یہاں تک کہ قتل کر دیا جائے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:۔ یہ وہ شہید ہے جس کی آزمائش کی گئی جو عرش کے نیچے اللہ کے خیمے میں ہوگا۔ انبیاء کرام کو اس پر فضیلت نہیں ہوگی مگر مقام نبوت ہی کے باعث۔

دوسرا وہ مومن جس نے اچھے اور بُرے اعمال ملائے رکھے۔ اپنی جان اور مال سے اللہ کی راہ میں جہاد کیا۔ جب دشمن سے مقابلہ ہو تو لڑے یہاں تک کہ قتل کر دیا

marfat.com
Marfat.com

جائے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:۔
اُس میں کمی ہے لیکن اُس کے گناہ اور خطائیں مٹادی جائیں گی کیونکہ تلوار پوری طرح گناہوں کو مٹادیتی ہے اور اُسے جنت کے جس دروازے سے چاہے داخل کیا جائے گا۔
تیسرا منافق جو اپنی جان اور مال کے ساتھ جہاد کرے جب دشمن سے مقابلہ ہو تو لڑے یہاں تک کہ قتل کردیا جائے۔ یہ جہنم میں جائے گا کیونکہ تلوار نفاق (یعنی منافقت) کو نہیں مٹاتی۔

(مشکوٰۃ کتاب الجہاد، الفصل الثالث، بحوالہ سنن دارمی)

ایک رات اللہ کی راہ میں پہرہ دینے والا:

حضرت ابنِ عائذ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک آدمی کے جنازے کے ساتھ نکلے۔ جب اُسے رکھا گیا تو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ عرض گزار ہوئے:
یا رسول اللہ ﷺ! اِس پر نماز نہ پڑھیے کیونکہ یہ بڑا گنہگار ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے لوگوں کی جانب متوجہ ہوکر فرمایا:۔
کیا تم میں سے کسی نے اِس کا کوئی اسلامی کام بھی دیکھا ہے؟ ایک آدمی عرض گزار ہُوا کہ یا رسول اللہ ﷺ! ہاں، ایک رات اِس نے اللہ کی راہ میں پہرہ دیا تھا۔ پس رسول اللہ ﷺ نے اُس کی نمازِ جنازہ پڑھی اور اُس پر مٹی ڈالی اور فرمایا:۔ تمہارے ساتھی یہی گمان کرتے تھے کہ تم جہنمی ہو لیکن میں گواہی دیتا ہوں کہ تم جنتی ہو نیز فرمایا:۔
اے عمر رضی اللہ عنہ! تم سے لوگوں کے اعمال نہیں پوچھے جائیں گے بلکہ فطرت کے متعلق پوچھا جائے گا۔

(مشکوٰۃ کتاب الجہاد، الفصل الثالث، بحوالہ شعب الایمان للبیہقی)

marfat.com
Marfat.com

شہادت کی فضیلت:

حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

شہید اپنے گھر کے ستر افراد کی شفاعت کرے گا۔

(سنن ابوداؤد ج ا ص ۳۴۱)

حضرت مقدام بن معد یکرب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اللہ کے نزدیک شہید کے چھ خصال (یعنی اجر) ہیں، پہلی مرتبہ اس کی مغفرت کردی جائے گی، وہ جنت میں اپنا مقام دیکھ لے گا، وہ عذاب قبر سے محفوظ رہے گا، (حشر کے دن) فزع اکبر (یعنی سب سے ہولناک۔ گھبراہٹ اور پریشانی) سے امن میں رہے گا، اس کو یا قوت کا تاج وقار پہنایا جائے گا جس میں دنیا اور مافیہا کی خیر ہوگی، بڑی آنکھوں والی بہتر حوروں سے اس کا نکاح کیا جائے گا وہ اپنے ستر رشتہ داروں کی شفاعت کرے گا۔

(الجامع الصحیح ج ۴ ص ۱۸۸۔۱۸۷، حدیث: ۱۶۶۳)

شہید کے خون کا پہلا قطرہ:

امام ابن ماجہ اور امام احمد نے بھی اس حدیث کو روایت کیا ہے اس میں ہے خون کا پہلا قطرہ گرتے ہی شہید کی مغفرت کردی جائے گی اور وہ جنت میں اپنا مقام دیکھ لے گا، باقی درجات کا اسی طرح ذکر ہے اور ان میں ایک اور درجہ کا ذکر کیا گیا ہے کہ اس کو ایمان کا حلہ پہنایا جائے گا۔

(سنن ابن ماجہ ج ۲ ص ۹۳۶، حدیث: ۲۷۹۹، مسند احمد ج ۴ ص ۱۳۱،۲۰)

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

marfat.com
Marfat.com

اللہ تعالیٰ کو دو قطروں اور دو اثروں (نشانوں) سے زیادہ کوئی چیز محبوب نہیں ایک آنسو کا وہ قطرہ جو اللہ کے خوف سے گرا ہو، دوسرا خون کا وہ قطرہ جو اللہ کی راہ میں گرایا گیا ہو اور رہے اثر تو ایک اثر (یعنی نشان) اللہ کی راہ میں (زخم لگنے سے) ہے اور ایک اثر (یعنی نشان) اللہ کے فرائض میں سے کسی فرض کی ادائیگی میں ہے۔

(امام ابوعیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی، جامع ترمذی ج ۳ ص ۱۷۶، الحدیث: ۱۶۳۲)

معذور کے لئے مجاہد کا اجر:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم مدینہ میں ایسے لوگوں کو چھوڑ کر آئے ہو کہ تم نے جو سفر بھی کیا یا تم جس وادی میں بھی گئے وہ تمہارے ساتھ تھے۔ (یعنی ان کو بھی تمہاری طرح اجر ملے گا) صحابہ رضی اللہ عنہم نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ! وہ ہمارے ساتھ کیسے ہوں گے حالانکہ وہ مدینہ میں ہیں۔

آپ ﷺ نے فرمایا:

وہ عذر کی وجہ سے نہیں جا سکے۔

(سنن ابوداؤد رقم الحدیث: ۲۵۰۸، صحیح البخاری رقم الحدیث: ۴۴۲۳، سنن ابن ماجہ رقم الحدیث: ۲۷۶۴)

جذبہ شہادت کام آ گیا:

ابن الکلبی نے بیان کیا ہے کہ حضرت عمرو بن الجموح رضی اللہ عنہ انصار میں سے آخر میں اسلام لائے تھے۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو غزوہ بدر میں شرکت کے لیے بلایا اور انہوں نے دیگر صحابہ کے ساتھ غزوہ بدر کی طرف نکلنے کا ارادہ کیا تو ان کے بیٹوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کی وجہ سے ان کو منع کیا کیونکہ ان کی ٹانگ میں شدید لنگ تھا۔ پھر جب جنگ احد کا دن آیا تو انہوں نے اپنے بیٹوں سے کہا: تم لوگوں نے مجھے غزوہ بدر کی طرف نکلنے نہیں دیا تھا، سو اب تم مجھے غزوہ احد کی طرف نکلنے

marfat.com
Marfat.com

سے منع نہ کرنا۔انہوں نے کہا:

اللہ نے آپ کو جہاد میں شرکت سے معذور رکھا ہے۔پھر انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جا کر عرض کیا:

یارسول اللہ ﷺ! میرے بیٹے مجھے اس لنگ کی وجہ سے آپ کے ساتھ جہاد میں جانے کے لیے منع کرتے ہیں اور اللہ کی قسم! مجھے امید ہے کہ میں اپنی اس لنگڑی ٹانگ کے ساتھ جنت میں چلوں گا، تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم کو اللہ نے جہاد سے معذور قرار دیا ہے اور تم پر جہاد فرض نہیں ہے اور ان کے بیٹوں سے فرمایا: تم پر کوئی حرج نہیں ہے اگر تم ان کو منع نہ کرو، شاید کہ اللہ انہیں شہادت عطا فرمائے۔پھر حضرت عمرو بن الجموح نے اپنے ہتھیار اٹھائے اور احد کے لیے روانہ ہو گئے اور دعا کی: اے اللہ! مجھے شہادت عطا فرما! اور مجھے اپنے اہل کی طرف نامراد واپس نہ کر، اور جب جنگ احد میں شہید ہو گئے تو ان کی بیوی ہند بنت عمرو جو حضرت جابر کی پھوپھی تھیں وہ آئیں اور انہوں نے ان کو اور اپنے بھائی عبداللہ بن عمرو بن حرام (حضرت جابر کے والد) کی لاشوں کو اٹھایا اور ان دونوں کو ایک قبر میں دفن کیا گیا، پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اس ذات کی قسم جس کے قبضہ وقدرت میں میری جان ہے بے شک میں نے اس کو دیکھا وہ اپنی لنگڑی ٹانگ کے ساتھ جنت میں چل رہا تھا۔

(اسد الغابہ ج ۴ ص ۱۹۶۔۱۹۵، السنن الکبریٰ للبیہقی ج ۹ ص ۲۴، دلائل النبوۃ للبیہقی ج ۳ ص ۲۴۶، اتحاف السادۃ المتقین ج ۱۰ ص ۳۴۲)

دشمن سے مقابلہ کی خواہش کرنا بہادری نہیں:

یحییٰ بن ابی کثیر بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

دشمن سے مقابلہ کی تمنا نہ کرو۔کیونکہ تم نہیں جانتے ہو سکتا ہے کہ تم ان کی وجہ سے کسی مصیبت میں مبتلا کیے جاؤ۔اور اللہ تعالیٰ سے عافیت کا سوال کرو اور جب وہ اشتعال انگیز گیت

marfat.com
Marfat.com

گاتے ہوئے اور چلاتے ہوئے آئیں تو تم زمین کو لازم پکڑ لینا، زمین پر بیٹھ جانا اور یہ دعا کرنا:

اے اللہ ہمارے اور ان کے رب! ہماری پیشانیاں اور ان کی پیشانیاں تیرے ہاتھ میں ہیں، اور تو ہی ان کو قتل کرے گا۔ اور جب وہ تمہارے قریب پہنچیں تو تم ان پر حملہ کر دینا اور یہ یاد رکھنا کہ جنت تلواروں کے نیچے ہے۔

(امام ابوبکر عبدالرزاق بن ہمام صنعانی، المصنف، ج ۵، ص ۲۴۸، رقم الحدیث: ۹۵۱۴)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

دشمن سے مقابلہ کی تمنا نہ کرو، اور اللہ سے عافیت کا سوال کرو اور جب تمہارا دشمن سے مقابلہ ہو تو ثابت قدم رہو اور اللہ کا ذکر کرو اور اگر وہ (یعنی دشمن) چلائیں تو تم خاموش رہنا۔

(المصنف، ج ۵، ص ۲۵۰، رقم الحدیث: ۹۵۱۸، تفسیر امام ابن ابی حاتم، ج ۵، رقم الحدیث: ۱۷۱۱)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دشمن سے مقابلہ کی تمنا نہ کرو کیونکہ تم نہیں جانتے کہ اس میں کیا ہوگا۔

(امام ابوالقاسم سلیمان بن احمد طبرانی متوفی، المعجم الاوسط، ج ۹، ص ۲۷، رقم الحدیث: ۸۰۵۲)

جہاد میں ثابت قدم رہنے کی فضیلت:

حضرت ابو ایوب خالد بن زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

جو شخص دشمن سے مقابلہ میں صابر رہا حتیٰ کہ وہ شہید کر دیا گیا یا اس نے کسی دشمن کو قتل کیا تو وہ قبر کے فتنہ میں مبتلا نہیں ہوگا۔

(المعجم الاوسط، ج ۵، ص ۷۳، رقم الحدیث: ۴۱۳۱)

حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے

marfat.com
Marfat.com

فرمایا:

جس شخص نے دشمن سے مقابلہ میں صبر کیا حتیٰ کہ وہ قتل کر دیا گیا یا اس نے دشمنوں کو قتل کیا تو وہ قبر کے فتنہ میں مبتلا نہیں ہوگا۔

(المعجم الاوسط، ج ۹، ص ۱۱۶۔۱۱۵، رقم الحدیث: ۸۲۳۹)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

بہترین دوست چار ہیں۔ اور چار سو پر مشتمل بہترین فوج ہے اور چار ہزار پر مشتمل بہترین لشکر ہے اور جو لشکر بارہ ہزار پر مشتمل ہو تو وہ تعداد میں کمی کی وجہ سے شکست نہیں کھائے گا بشرطیکہ وہ سچ بولیں اور ثابت قدم رہیں۔

(سنن ابو داؤد، رقم الحدیث: ۲۶۱۱، مسند ابو یعلی، رقم الحدیث: ۲۷۱۴، سنن الترمذی، رقم الحدیث: ۲۷۲۱، مصنف عبد الرزاق، رقم الحدیث: ۹۶۹۹، صحیح ابن حبان، رقم الحدیث: ۴۷۱۷، مسند احمد، ج ۱، ص ۲۹۴، سنن بیہقی، ج ۹، ص ۱۵۶)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

جو شخص دو آدمیوں سے بھاگا وہ بھاگنے والا ہے اور جو تین کے مقابلہ سے بھاگا وہ بھاگنے والا نہیں ہے۔

(المعجم الکبیر، ج ۱۱، ص ۷۰۶، رقم الحدیث: ۱۱۱۵۱، مجمع الزوائد، ج ۵، ص ۳۲۸)

تیر اندازی کے فضائل اور مفہوم:

نبی کریم ﷺ نے تیر اندازی کے بہت زیادہ فضائل بیان فرمائے ہیں۔ کیونکہ عہد رسالت میں سب سے زیادہ مہلک ہتھیار تیر تھا۔ لیکن آج حالات بدل گئے ہیں اور تیروں کی جگہ میزائلوں نے لے لی ہے۔ احادیث مبارکہ میں جہاں بھی آپ ﷺ نے تیر اندازی کی تاکید فرمائی ہے وہاں اس سے مراد وہی اسلحہ ہے جو جس زمانے میں زیادہ مؤثر ہو۔ کیونکہ آپ ﷺ یہی چاہتے ہیں کہ جب دشمنان اسلام سے مقابلہ ہو تو ان کے خلاف جو اسلحہ سب سے زیادہ مؤثر ہو وہی استعمال کرو۔ اسی لیے نبی کریم ﷺ نے اُس زمانے کے حالات

marfat.com
Marfat.com

کے لحاظ سے مومنوں کو تیر اندازی سیکھنے اور تیر و کمان کے حصول کی بہت زیادہ ترغیب دی ہے۔ جیسا کہ حسب ذیل احادیث سے ظاہر ہوتا ہے۔

یقیناً قوت تیر اندازی ہے:

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو منبر پر وَاَعِدُّوْا لَهُمْ مَّا اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ قُوَّةٍ کی تفسیر میں یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ:

سنو! یقیناً قوت تیر اندازی ہے۔ سنو! یقیناً قوت تیر اندازی ہے، سنو! یقیناً قوت تیر اندازی ہے۔

(صحیح مسلم، الامارہ: ۱۶۷ (۱۹۱۷) ۴۸۶۳، سنن ابوداؤد، رقم الحدیث: ۲۵۱۴، سنن ابن ماجہ، رقم الحدیث: ۲۸۱۳)

تیر اندازی ہرگز نہ چھوڑو:

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے:

عنقریب تمہارے لیے زمینیں فتح کی جائیں گی اور اللہ تمہیں کافی ہوگا۔ تم میں سے کوئی شخص اپنے تیروں کے ساتھ کھیلنے سے عاجز نہ ہو۔ (یعنی تیر اندازی نہ چھوڑے)

(صحیح مسلم، الامارۃ: ۱۶۸ (۱۹۱۸) ۴۸۶۴)

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

جس شخص نے تیر اندازی کو سیکھ کر پھر اس کو ترک کر دیا، وہ ہم میں سے نہیں ہے، یا فرمایا اس نے نافرمانی کی۔

(صحیح مسلم، الامارۃ: ۱۶۹ (۱۹۱۹) ۴۸۶۶)

ایک تیر کے سبب تین آدمی جنت میں:

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے:

marfat.com
Marfat.com

بے شک اللہ عزوجل ایک تیر کے سبب سے تین آدمیوں کو جنت میں داخل فرمائے گا تیر کا بنانے والا جو تیر بنانے میں ثواب کی نیت کرتا ہو، اور تیر کو حاصل کرنے والا اور تیر اندازی کرنے والا، تم تیر اندازی کرو اور شہہ سواری کرو، اگر تم تیر اندازی کرو تو وہ میرے نزدیک گھڑ سواری سے زیادہ پسندیدہ ہے۔ کھیل میں صرف تین چیزیں پسندیدہ ہیں، کسی شخص کا اپنے گھوڑے کو سدھانا، کسی شخص کا اپنی زوجہ سے دل لگی کرنا، کمان سے تیر مارنا اور پکڑنا اور جس شخص نے تیر اندازی سیکھ کر اس کو ناپسند کر کے اس کو چھوڑ دیا تو یہ ایک نعمت ہے جس کو اس نے ترک کر دیا یا اس نے کفران نعمت کیا۔ (یعنی نعمت کی ناشکری کی)

(سنن ابوداؤد، رقم الحدیث: ۲۵۱۳، سنن الترمذی، رقم الحدیث: ۲۹۷۹، سنن ابن ماجہ، رقم الحدیث: ۲۸۱۱، سنن دارمی، رقم الحدیث: ۲۴۰۵، مسند احمد، ج ۶، رقم الحدیث: ۱۷۳۰۲)

حضور ﷺ نے تیر اندازی کا مقابلہ دیکھا:

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ ایک جماعت کے پاس سے گزرے وہ آپس میں تیر اندازی کا مقابلہ کر رہے تھے (کہ کس کا تیر نشانہ پر پہنچتا ہے) نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

اے بنو اسماعیل تیر اندازی کرو! کیونکہ تمہارے باپ تیر انداز تھے۔ تم تیر مارو اور میں بنو فلاں کے ساتھ ہوں تو ان میں سے ایک فریق نے اپنے ہاتھ روک لیے۔ رسول اللہ ﷺ نے پوچھا کیا ہوا؟ تم کیوں نہیں تیر مارتے؟ انہوں نے کہا ہم کیسے تیر ماریں حالانکہ آپ ﷺ ان کے ساتھ ہیں۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

تم تیر مارو میں تم سب کے ساتھ ہوں!

(صحیح بخاری، رقم الحدیث: ۲۸۹۹، سنن ابن ماجہ، رقم الحدیث: ۲۸۱۵)

جہاد قرض کے سوا ہر چیز کا کفارہ ہے:

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ان کے (یعنی

marfat.com
Marfat.com

درد ہوتا ہے۔

(سنن الترمذی، رقم الحدیث: ۱۶۷۵، سنن النسائی، رقم الحدیث: ۳۱۶۱، سنن الدارمی، رقم الحدیث: ۲۴۰۸)

شہید خواہش کرے گا میں دنیا میں واپس جاؤں:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

جو شخص بھی فوت ہوا اور اس کے لیے اللہ کے پاس اجر ہو وہ دنیا میں واپس جانے سے خوش نہیں ہوگا، خواہ اس کو دنیا و مافیہا مل جائیں، ماسوا شہید کے، کیونکہ وہ یہ تمنا کرے گا کہ وہ دنیا میں واپس جائے اور پھر قتل کیا جائے کیونکہ وہ شہادت کی فضیلت دیکھ لے گا۔

(صحیح البخاری، رقم الحدیث: ۲۸۱۷، صحیح مسلم، الامارہ: ۱۰۸(۱۸۷۷) ۴۷۸۴، سنن الترمذی، رقم الحدیث: ۱۶۶۸)

شہداء کو مردہ گمان نہ کرو:

مسروق بیان کرتے ہیں کہ ہم نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے اس آیت کے متعلق پوچھا:

''جو لوگ اللہ کی راہ میں قتل کیے گئے ان کو مردہ گمان مت کرو بلکہ وہ اپنے رب کے پاس زندہ ہیں ان کو رزق دیا جاتا ہے'' (آل عمران: ۱۶۹)

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہم نے رسول اللہ ﷺ سے اس آیت کے متعلق پوچھا تھا، آپ ﷺ نے فرمایا:

شہداء کی روحیں سبز پرندوں کے پیٹ میں ہیں، ان کے لیے عرش میں قندیلیں لٹکی ہوئی ہیں وہ جہاں چاہتی ہیں چرتی ہیں، اور پھر ان قندیلوں کی طرف لوٹ جاتی ہیں۔ پھر ان کا رب ان کی طرف متوجہ ہوتا ہے اور فرماتا ہے تم کسی چیز کو چاہتے ہو؟ وہ کہتے ہیں ہم اب کس چیز کی خواہش کریں کہ ہم جنت میں جہاں چاہتے ہیں کھاتے پیتے ہیں۔ یہ مکالمہ تین مرتبہ ہوگا۔ جب وہ دیکھیں گے کہ ان کو بغیر پوچھے نہیں چھوڑا جا رہا تو وہ کہیں گے کہ ہمارے رب ہماری خواہش یہ ہے کہ ہماری روحوں کو ہمارے جسموں میں دوبارہ لوٹا دیا جائے حتیٰ کہ

marfat.com
Marfat.com

تیری راہ میں دوبارہ قتل کیے جائیں جب اللہ تعالیٰ یہ دیکھے گا کہ اِن کو اور کوئی خواہش نہیں ہے تو ان کو چھوڑ دیا جائے گا۔

(صحیح مسلم، الامارہ (۱۸۸۷) ۴۸۰۲، سنن الترمذی، رقم الحدیث: ۳۰۱۸، سنن ابن ماجہ، رقم الحدیث: ۲۸۰۱)

سب سے افضل عمل:

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے روایت کیا ہے کہ ﷺ نے فرمایا: سب سے افضل عمل نماز کو اس کے وقت میں پڑھنا ہے اور اللہ کی راہ میں جہاد کرنا ہے۔

(امام بیہقی، شعب الایمان، بحوالہ الدر المنثور ج ۱ ص ۲۴۹۔۲۴۴)

حضور ﷺ نے گوشہ نشینی کی اجازت نہ دی:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے ایک شخص کا جنگل میں میٹھے پانی کے ایک چشمہ سے گزر ہوا اس نے سوچا میں لوگوں کو چھوڑ کر یہیں رہ جاؤں، میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت لے کر یہیں آجاؤں گا، جب اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت طلب کی تو آپ نے فرمایا ایسا نہ کرو۔ ساٹھ سال اپنے گھر میں نماز پڑھنے سے تمہارا ایک وقت اللہ کی راہ میں گزارنا افضل ہے۔ کیا تم یہ پسند نہیں کرتے کہ اللہ تمہاری مغفرت کردے اور تم کو جنت میں داخل کردے؟ اللہ کی راہ میں جہاد کرو جو شخص اونٹنی کا دودھ دوہے جانے کے وقت کے برابر بھی اللہ کی راہ میں جہاد کرتا ہے اس کے لیے جنت واجب ہو جاتی ہے۔

(امام ترمذی، امام بزار، امام حاکم، امام بیہقی بحوالہ الدر المنثور ج ۱ ص ۲۴۹۔۲۴۴)

اسلام کا سب سے اعلیٰ درجہ:

فضالہ بن عبید نے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسلام کے تین درجے ہیں، ادنیٰ، اوسط اور اعلیٰ۔ ادنیٰ درجہ کا اسلام یہ ہے جس میں عام مسلمان ہیں تم جس سے بھی سوال کرو گے وہ کہے گا میں مسلمان ہوں! اور اوسط درجہ میں

marfat.com
Marfat.com

بعض مسلمانوں کے عمل بعض سے افضل ہوتے ہیں اور سب سے اعلیٰ درجہ اللہ کی راہ میں جہاد کرنا ہے۔

(امام طبرانی بحوالہ الدر المنثور ج اص ۲۳۹۔۲۴۴)

قدموں پر جہنم کی آگ حرام:

عبدالرحمان بن جبران رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
جس شخص کے پیر اللہ کی راہ میں غبار آلود ہوئے اللہ ان پیروں پر جہنم کی آگ حرام کر دیتا ہے۔

(امام احمد، امام بخاری، امام ترمذی اور امام نسائی بحوالہ الدر المنثور ج اص ۲۳۹۔۲۴۴)

آنکھوں کو دوزخ کی آگ نہیں چھوئے گی:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ تین آنکھیں ایسی ہیں جن کو دوزخ کی آگ نہیں چھوئے گی، ایک وہ آنکھ جو اللہ کی راہ میں نکال دی گئی، دوسری وہ آنکھ جو اللہ کی راہ میں جاگتی رہی اور تیسری وہ آنکھ جو اللہ کے خوف سے روتی رہی۔

(امام حاکم بحوالہ الدر المنثور ج اص ۲۳۹۔۲۴۴)

جنت واجب ہوگئی:

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول ﷺ نے فرمایا:
جس شخص نے (صرف) اتنی دیر جہاد کیا جتنا وقت ایک اونٹنی کا دودھ دوہنے میں لگتا ہے اس کے لیے (بھی) جنت واجب ہوگئی اور جس شخص نے صدق دل سے شہادت کے حصول کی دعا کی وہ مرجائے یا قتل کر دیا جائے اس کو شہادت کا درجہ ملے گا، اور جو اللہ کی راہ میں زخمی ہوا وہ قیامت کے دن اسی طرح زخمی اٹھے گا اس کے خون کا رنگ زعفران کی طرح ہوگا اور اس سے مشک کی خوشبو آرہی ہوگی۔

(امام عبدالرزاق، امام احمد، امام ابوداؤد، امام ترمذی، امام نسائی، امام ابن ماجہ، امام ابن حبان، امام حاکم اور امام بیہقی بحوالہ الدر المنثور ج اص ۲۳۹۔۲۴۴)

marfat.com
Marfat.com

......اگر استطاعت ہو تو حج بیت اللہ کریں......

marfat.com
Marfat.com

فہرست

صفحہ نمبر	نام عنوان	نمبر شمار
208	قرآن مجید میں حج کا حکم	1
208	حج کا مفہوم	2
208	حج فرض ہونے کی شرائط	3
208	حج کے فرائض یہ ہیں	4
208	حج کے واجبات یہ ہیں	5
208	حج میں یہ کام ممنوع ہیں	6
209	اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر	7
209	کیا حج ہر سال فرض ہے؟	8
210	مقبول حج کا اجر	9
210	رمضان میں عمرہ کا ثواب	10
210	باپ اور بہن کی طرف سے حج	11
211	پہلے اپنی طرف سے حج ادا کرو	12
211	آپ کے تین عمرے ذیقعد میں	13
211	عورتیں محرم کے بغیر سفر نہ کریں	14
212	حج ادا کرنے میں جلدی کرو	15
212	تنگدستی کا علاج	16

marfat.com

Marfat.com

17	بھیک مانگ کر کھانا توکل نہیں	212
18	حاجی اللہ کے مہمان ہیں	213
19	حاجی کو سلام کرو	213
20	عورتوں پر بھی جہاد ہے	213
21	جو حج یا جہاد کے ارادے سے چلا	213
22	حج کے بعد جلدی گھر کو جاؤ	214
23	حج نہ کرنے والا یہودی ہو کر مرے یا نصرانی	214
24	ایک انصاری اور ایک ثقفی	214
25	بے حساب جنت میں	216
26	حج اکبر کا دن	216
27	اللہ تعالیٰ فخر فرماتا ہے	217
28	دو عیدوں کے دن نازل ہونے والی آیت	217
29	اللہ والوں کا حج	218
30	اپنے آپ کی قربانی	219
31	مسجد حرام اور مسجد نبوی میں حاضری کے آداب	219
32	رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں حاضری کا طریقہ	220

marfat.com
Marfat.com

قرآن مجید میں حج کا حکم:

اللہ تعالیٰ کا قرآن مجید میں ارشاد پاک ہے:

وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيْلًا.وَمَنْ كَفَرَ فَإِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ عَنِ الْعَالَمِيْنَ. (سورۃ آل عمران:۹۷)

ترجمہ: ان لوگوں پر جو بیت اللہ تک پہنچنے کی استطاعت رکھتے ہوں، اللہ کے لئے بیت اللہ کا حج فرض ہے اور جو انکار کرے تو اللہ تمام جہانوں سے بے نیاز ہے۔

حج کا مفہوم:

حج کا لغوی معنی ''قصد یا ارادہ'' اور اس کا شرعی معنی ''بیت اللہ کی زیارت کا ارادہ کرنا'' ہے۔

حج فرض ہونے کی شرائط:

زندگی میں ایک بار حج کرنا فرض ہے۔ اسلام، حریت (یعنی آزاد ہونا)، عقل، بلوغ اور حج کی استطاعت حج کی فرضیت کے لیے شرط ہیں۔

حج کے فرائض یہ ہیں:

وقوف عرفات اور طواف زیارت حج کے فرائض ہیں۔

حج کے واجبات یہ ہیں:

میقات یا اس سے پہلے احرام باندھنا، غروب آفتاب تک میدان عرفات میں رہنا۔ وقوف مزدلفہ، صفا اور مروہ میں دوڑنا، شیطان کو منیٰ میں کنکریاں مارنا، سر منڈوانا یا بال کٹانا اور غیر ملکی کے لیے طواف وداع کرنا۔

حج میں یہ کام ممنوع ہیں:۔

عمل زوجیت، بال کاٹنا، ناخن کاٹنا، خوشبو لگانا، سر اور چہرہ ڈھانپنا، سلا ہوا کپڑا

marfat.com

Marfat.com

پہننا، کسی دوسرے محرم کا سر مونڈنا، حل اور حرم میں شکار کرنا۔

(فتح القدیر ج۲ص۲۲۱،۲۲۰)

اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:۔

اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے۔ اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور حضرت محمد ﷺ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں، نماز قائم کرنا، زکوٰۃ ادا کرنا، بیت اللہ شریف کا حج کرنا اور رمضان کے روزے رکھنا۔

(مشکوٰۃ، کتاب الایمان، الفصل الاول بحوالہ مسند احمد، صحیح بخاری، صحیح مسلم، جامع ترمذی)

کیا حج ہر سال فرض ہے:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے خطبہ دیتے ہوئے فرمایا:

اللہ تعالیٰ نے تم پر حج فرض کیا ہے لہٰذا تم حج کرو۔ ایک شخص نے سوال کیا: یارسول اللہ ﷺ! کیا ہر سال؟ یہ سن کر نبی کریم ﷺ خاموش رہے تو اس نے اپنا سوال کا تین مرتبہ دہرایا۔ بعد میں آپ ﷺ نے فرمایا:

اگر میں ہاں کہہ دیتا تو ہر سال حج تم پر لازم ہو جاتا جو تمہاری استطاعت سے باہر ہوتا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جس بات کو میں نظر انداز کروں تو اس پر اصرار نہ کرو۔ پہلے لوگوں کے امتی اپنے نبیوں سے سوالات کی کثرت اور اختلاف کی وجہ سے ہلاک ہوئے۔ جب میں تمہیں کسی بات کا حکم دوں تو استطاعت کے مطابق عمل کرو اور جب کسی بات سے منع کروں تو اس کے کرنے سے رک جاؤ۔

(صحیح مسلم، کتاب الحج)

marfat.com
Marfat.com

مقبول حج کا اجر:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:۔
جس نے اللہ کے لیے حج کیا اور اس کے درمیان کوئی غلط اور گناہ کا کام نہیں کیا تو وہ اس طرح واپس ہوگا جیسا کہ ماں کے پیٹ سے پیدا ہوتے وقت تھا۔

(مشکوۃ، کتاب المناسک، الفصل الاول، بحوالہ صحیح بخاری وصحیح مسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:۔
ایک عمرہ سے دوسرے عمرہ تک کا درمیانی عرصہ گناہوں کا کفارہ ہے اور مقبول حج کی جزا جنت ہے۔

(مشکوۃ، کتاب المناسک، الفصل الاول، بحوالہ صحیح بخاری وصحیح مسلم)

رمضان میں عمرہ کا ثواب:

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:۔
رمضان میں عمرہ کا ثواب حج کے برابر ہے۔

(مشکوۃ، کتاب المناسک، الفصل الاول، بحوالہ صحیح بخاری وصحیح مسلم)

باپ اور بہن کی طرف سے حج:

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ قبیلہ خثعم کی ایک عورت نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! رب تعالیٰ کے فرائض میں ایک فریضہ حج میرے والد پر لازم ہو گیا ہے لیکن وہ اتنے بوڑھے ہیں کہ وہ سواری پر نہیں بیٹھ سکتے کیا میں ان کی طرف سے حج کروں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا:۔
ہاں! راوی کہتے ہیں یہ واقعہ حجۃ الوداع کا ہے۔

(مشکوۃ، کتاب المناسک، الفصل الاول، بحوالہ صحیح بخاری وصحیح مسلم)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے آکر رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا میری بہن نے حج کی نذر مانی تھی لیکن اس کا انتقال ہو گیا۔

marfat.com
Marfat.com

نبی کریم ﷺ نے فرمایا:۔ اگر اس پر قرض ہوتا تو کیا تم ادا کرتے؟ اس نے کہا ہاں! تو آپ ﷺ نے فرمایا:۔

اب اللہ تعالیٰ کے قرض کو ادا کرو اس کو ادا کرنے کی زیادہ ضرورت ہے۔

(مشکوٰۃ، کتاب المناسک، الفصل الاول، بحوالہ صحیح بخاری وصحیح مسلم)

پہلے اپنی طرف سے حج ادا کرو:

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو شُبْرُمَہ کی جانب سے لبیک پکارتے سن کر اس سے دریافت فرمایا شبرمہ کون ہے؟ تو اس شخص نے کہا میرا بھائی یا رشتہ دار (راوی کو شک ہے) نبی کریم ﷺ نے اس سے دریافت فرمایا: کیا تم اپنا حج کر رہے ہو؟ اس نے جواب دیا نہیں۔ تو سرکار دو عالم ﷺ نے فرمایا:۔

پہلے اپنا حج کرو اس کے بعد شُبْرُمَہ کی جانب سے حج کرو۔

(مشکوٰۃ، کتاب المناسک، الفصل الثانی، بحوالہ سنن ابی داؤد، ابن ماجہ)

آپ کے تین عمرے ذیقعدہ میں:

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے چار مرتبہ عمرہ کیا اور یہ تمام عمرے ذی القعدہ کے مہینہ میں ہوئے سوائے اس عمرے کے جو حج کے ساتھ کیا تھا۔ ایک عمرہ حدیبیہ کے موقع پر، دوسرا عمرہ اس کے اگلے سال اور ایک عمرہ جعرانہ سے جنگ حنین کے بعد اموال غنیمت کی تقسیم سے فارغ ہو کر روانہ ہوتے ہوئے۔ یہ تین عمرے ذی القعدہ میں، ایک عمرہ حج کے ساتھ (ذی الحجہ میں)۔

(مشکوٰۃ، کتاب المناسک، الفصل الاول، بحوالہ صحیح بخاری وصحیح مسلم)

عورتیں محرم کے بغیر سفر نہ کریں:

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے

marfat.com

Marfat.com

فرمایا:۔

لوگ غیر عورتوں کے ساتھ علیحدگی میں نہ بیٹھیں اور عورتیں محرم کے علاوہ کسی کے ساتھ سفر میں نہ جائیں۔ اس وقت ایک صحابی نے کہا کہ میرا نام تو فلاں فلاں غزوہ کے لئے مقرر ہوا ہے اور میری بیوی حج کے لئے نکلی ہے تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

تم جاؤ اور اپنی بیوی کے ساتھ حج کرو۔

(مشکوٰۃ، کتاب المناسک، الفصل الاول، بحوالہ صحیح بخاری و صحیح مسلم)

حج ادا کرنے میں جلدی کرو:

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ سرکار دو عالم ﷺ نے فرمایا:

جس شخص کا حج کا ارادہ ہو وہ اس کو پورا کرنے میں جلدی کرے۔

(مشکوٰۃ، کتاب المناسک، الفصل الثانی، بحوالہ سنن ابی داؤد، دارمی)

تنگ دستی کا علاج:

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:۔

حج و عمرہ یکے بعد دیگرے کرو کیونکہ یہ دونوں تنگدستی اور گناہوں کو دور کرتے ہیں جس طرح بھٹی میں لوہے، سونے اور چاندی کا میل صاف ہو جاتا ہے اور حج مقبول کا ثواب جنت کے علاوہ اور کچھ نہیں۔

(مشکوٰۃ، کتاب المناسک، الفصل الثانی، بحوالہ سنن ترمذی، نسائی)

بھیک مانگ کر کھانا توکل نہیں:

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ یمن والوں کا طریقہ یہ تھا کہ جب وہ حج کے لئے آتے تو اپنے ساتھ زادِ راہ نہ لاتے اور مکہ میں آ کر بھیک مانگتے اور کہتے کہ ہم تو متوکل ہیں۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم فرمایا:

"زادِ راہ لے کر چلو اور بہتر زادِ راہ تقویٰ ہے۔"

(مشکوٰۃ، کتاب المناسک، الفصل الثالث، بحوالہ صحیح البخاری)

marfat.com

Marfat.com

حاجی اللہ کے مہمان ہیں:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
"حاجی اور عمرہ کرنے والے اللہ تعالیٰ کے مہمان ہیں۔ اگر وہ دعا کریں گے تو قبول ہو گی اور اگر مغفرت چاہیں گے تو بخشے جائیں گے۔"

(مشکوٰۃ، کتاب المناسک، الفصل الثالث، بحوالہ ابن ماجہ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں:
"میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے مہمان تین ہیں۔ مجاہد، حج یا عمرہ کرنے والا۔"

(مشکوٰۃ، کتاب المناسک، الفصل الثالث، بحوالہ نسائی، شعب الایمان)

حاجی کو سلام کرو:

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
جب تمہاری کسی حاجی سے ملاقات ہو تو اس کو سلام کرو، اس سے مصافحہ کرو اور اپنے لئے اس کے گھر میں داخل ہونے سے پہلے بخشش کی دعا کے لئے کہو کیونکہ وہ بخشا ہوا ہے۔

(مشکوٰۃ، کتاب المناسک، الفصل الثالث، بحوالہ مسند احمد)

عورتوں پر بھی جہاد ہے!

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے معلوم کیا کہ کیا عورتوں پر جہاد ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا:
"ہاں ایسا جہاد جس میں جنگ و جدل نہیں، وہ حج و عمرہ ہے۔"

(مشکوٰۃ، کتاب المناسک، الفصل الثالث، بحوالہ ابن ماجہ)

جو حج یا جہاد کے ارادے سے چلا:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

marfat.com
Marfat.com

جو شخص حج، عمرے یا جہاد کے ارادے سے گھر سے چلا اور راستہ میں اس کو موت آ گئی تو اللہ تعالیٰ اس کو غازی، حاجی اور عمرہ کرنے والے کا ثواب عطا فرماتا ہے۔

(مشکوٰۃ، کتاب المناسک، الفصل الثالث، بحوالہ شعب الایمان)

حج کے بعد جلد گھر کو جاؤ:

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جب تم حج پورا کرلو تو جلد گھر کی طرف روانہ ہو اس سے زیادہ اجر ملے گا۔

(امام حاکم نے کہا اس کی سند صحیح ہے بحوالہ الدر المنثور ج ا، ص: ۲۲۷)

حج نہ کرنے والا یہودی ہو کر مرے یا نصرانی:

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''جس شخص کو حج کی ادائیگی میں نہ تو کوئی ظاہری رکاوٹ پیش آئی، نہ وہ بیماری یا حاکم کے جبر کی وجہ سے رکا بلکہ بلا وجہ حج نہ کیا تو اب اس کو چاہیے کہ وہ یہودی ہو کر مرے یا نصرانی ہو کر۔''

(مشکوٰۃ، کتاب المناسک، الفصل الثالث، بحوالہ دارمی)

ایک انصاری اور ایک ثقفی:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مسجد حنیف میں بیٹھا ہوا تھا، کہ ایک انصاری اور ایک ثقفی آئے، انہوں نے آ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام عرض کیا اور کہا:

یا رسول اللہ ﷺ! ہم آپ سے ایک سوال کرنے آئے ہیں۔

آپ ﷺ نے فرمایا:

اگر تم چاہو تو میں خود تمہارا سوال بیان کروں، اور اگر تم چاہو تو تم سوال کرو۔

انہوں نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ! آپ بیان فرمائیں ہمارا ایمان اور زیادہ ہوگا! انصاری

marfat.com

Marfat.com

نے ثقفی سے کہا تم سوال کرو اس نے کہا بلکہ تم سوال کرو، انصاری نے کہا یا رسول اللہ ﷺ!
ہمیں بتائیے! آپ ﷺ نے فرمایا:

تم یہ سوال کرنے آئے ہو کہ جب تم اپنے گھر سے بیت اللہ کے لیے روانہ ہو اور بیت اللہ کا طواف کرو تو اس میں تمہارے لیے کیا اجر ہے؟ اور طواف کے بعد دو رکعت نماز پڑھنے کا کیا اجر ہے؟ اور صفا اور مروہ کے درمیان سعی کا کیا اجر ہے؟ اور وقوف عرفہ کا کیا اجر ہے؟ اور رمی جمار (کنکری پھینکنے) کا کیا اجر ہے؟ اور نحر (قربانی) کا کیا اجر ہے؟ اور سر منڈانے کا کیا اجر ہے؟ اور اس کے بعد طواف (زیارت) کا کیا اجر ہے؟

انصاری نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ! اس ذات کی قسم! جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے، ہم آپ سے یہی سوال کرنے آئے تھے۔

آپ ﷺ نے فرمایا:

جب تم اپنے گھر سے بیت اللہ کے لیے روانہ ہوتے ہو تو تمہاری سواری کے ہر قدم رکھنے اور اٹھانے کے بدلہ میں اللہ تمہارے لئے ایک نیکی لکھتا ہے، ایک گناہ مٹاتا ہے اور ایک درجہ بلند کرتا ہے اور جب تم طواف کے بعد دو رکعت نماز پڑھتے ہو تو تمہیں اولاد اسماعیل سے ایک غلام آزاد کرنے کا اجر ملتا ہے، اور جب تم صفا اور مروہ کے درمیان سعی کرتے ہو تو تمہیں ستر غلام آزاد کرنے کا اجر ملتا ہے، اور جب تم زوال آفتاب کے بعد میدان عرفات میں وقوف کرتے ہو تو اللہ آسمان دنیا کی طرف متوجہ ہوتا ہے اور تمہاری وجہ سے فرشتوں پر فخر کرتا ہے اور فرماتا ہے:

یہ میرے وہ بندے ہیں جو دور دراز کے علاقوں سے بکھرے ہوئے غبار آلود بالوں کے ساتھ آئے ہیں۔ یہ میری رحمت اور میری مغفرت کی امید رکھتے ہیں سو اگر تمہارے گناہ ریت کے ذروں اور سمندر کے جھاگ کے برابر بھی ہوں تو اللہ ان کو معاف کردے گا۔ میرے بندو! عرفات سے مزدلفہ کی طرف جاؤ، تمہاری بھی مغفرت ہوگی اور جن کی تم

marfat.com

Marfat.com

شفاعت کرو گے اس کی بھی مغفرت ہو گی، اور جب تم رمی جمار کرتے ہو (یعنی کنکری پھینکتے ہو) تو ہر کنکری کے بدلہ میں تمہارا ایک کبیرہ گناہ معاف کر دیا جاتا ہے، اور تمہاری قربانی تمہارے رب کے پاس ذخیرہ کی جائے گی اور جب تم سر منڈاتے ہو تو ہر بال کے بدلہ میں ایک گناہ معاف کر دیا جاتا ہے اور ایک نیکی لکھ دی جاتی ہے۔

انصاری نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ! اگر اس کے گناہ کم ہوں؟

آپ ﷺ نے فرمایا:

تو پھر اس کی نیکیاں ذخیرہ کی جائیں گی اور جب تم اس کے بعد طواف (زیارت) کرو گے تو تم اس حال میں طواف کرو گے کہ تمہارا کوئی گناہ نہیں ہو گا، پھر ایک فرشتہ تمہارے دو کندھوں کے درمیان ہاتھ رکھ کر کہے گا:

جاؤ از سر نو عمل کرو تمہارے پچھلے گناہ معاف کر دیئے گئے ہیں۔

(حافظ شہاب الدین بن علی بن حجر عسقلانی، المطالب العالیہ ج ۱ ص ۳۱۴-۳۱۲)

بے حساب جنت میں:

حضرت ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جو شخص حج کے لیے روانہ ہوا اور مر گیا اس سے حساب نہیں لیا جائے گا اور اس سے کہا جائے گا کہ جنت میں داخل ہو جا۔

(مجمع الزوائد ج ۳ ص ۲۰۸)

حج اکبر کا دن:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جمعہ کے دن حج کیا اور جس دن نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حج کیا اسی دن حج کرنا حج اکبر ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب

marfat.com
Marfat.com

حج ادا کیا تو آپ یوم النحر (۱۰ ذوالحجہ) کو جمرات کے درمیان کھڑے ہوئے اور فرمایا:

یہ حج اکبر کا دن ہے۔

(صحیح البخاری رقم الحدیث: ۱۷۴۲، سنن ابوداؤد رقم الحدیث: ۱۹۴۵، سنن الترمذی رقم الحدیث: ۲۱۶۶، سنن ابن ماجہ رقم الحدیث: ۳۰۵۵)

اللہ تعالیٰ فخر فرماتا ہے:

حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ:

یوم عرفہ کو اللہ تعالیٰ فرشتوں کے سامنے اپنے بندوں کی وجہ سے فخر فرماتا ہے اور ارشاد فرماتا ہے کہ میرے بندے بکھرے ہوئے غبار آلود بالوں کے ساتھ میری رحمت کی طلب میں آئے ہیں، میں تمہیں گواہ کرتا ہوں کہ میں نے ان کے نیکوں کو بخش دیا ہے اور ان کے نیکوں کو ان کے بروں کے لیے شفاعت کرنے والا بنا دیا اور جمعہ کے دن بھی اسی طرح فرماتا ہے۔

(امام محمد بن سعد، طبقات کبریٰ)

دو عیدوں کے دن نازل ہونے والی آیت:

حضرت عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے ایک یہودی کے سامنے یہ آیت پڑھی:

الیوم اکملت لکم دینکم (المائدہ: ۳)

ترجمہ: ''آج میں نے تمہارا دین تمہارے لئے مکمل کر دیا''

اس یہودی نے کہا اگر ہم میں یہ آیت نازل ہوتی تو ہم اس دن عید مناتے۔ حضرت ابن عباس نے فرمایا:

یہ آیت دو عیدوں کے دن نازل ہوئی ہے۔ جمعہ کے دن اور عرفہ کے دن

(سنن الترمذی رقم الحدیث: ۳۰۵۵، صحیح البخاری رقم الحدیث: ۴۵، ۴۴۰۷، ۷۲۶۸، صحیح مسلم رقم الحدیث: ۳۰۱۷، سنن

marfat.com
Marfat.com

النسائی رقم الحدیث: ۳۰۰۲، ۵۰۲۷)

اللہ والوں کا حج:

حضرت داتا گنج بخش علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

کوئی شخص حضرت جنید رضی اللہ عنہ کے پاس آیا۔آپ نے پوچھا کہاں سے آئے ہو؟ عرض کی میں حج کے لئے گیا ہوا تھا۔آپ نے پوچھا کیا حج کرلیا؟ اس نے جواب دیا جی ہاں۔فرمایا: کیا گھر اور وطن کو چھوڑتے ہوئے سب گناہوں کو بھی چھوڑا؟ اس نے جواب دیا نہیں۔آپ نے فرمایا: تم نے گھر سے سفر ہی نہیں کیا۔

اچھا جب تم گھر سے نکلے اور رات کے وقت کسی جگہ قیام کیا تو کیا راہ حق کی کوئی (روحانی) منزل بھی طے کی۔اس کا جواب پھر نفی میں تھا۔آپ نے فرمایا تم نے کوئی منزل طے ہی نہیں کی۔

اچھا جب تم نے میقات پر (کپڑے اتار کر) احرام باندھا تو کیا اپنی بشری صفات کو بھی اتارا۔اس نے کہا نہیں۔فرمایا تم نے احرام ہی نہیں باندھا۔

اچھا جب تم عرفات کے میدان میں کھڑے ہوئے تو کیا کشف اور مشاہدہ میں بھی کھڑا ہونا نصیب ہوا؟ اس نے پھر نفی میں جواب دیا۔آپ نے فرمایا تم عرفات کے میدان میں کھڑے ہی نہیں ہوئے۔

اچھا جب تم مزدلفہ میں گئے اور تمہارا مقصد پورا ہوگیا تو کیا اپنی نفسانی خواہشات کو چھوڑ دیا؟ جواب ملا نہیں۔فرمایا تم مزدلفہ بھی نہیں گئے۔

اچھا جب بیت اللہ کا طواف کیا تو باطن کی آنکھ سے تنزیہ (یعنی اللہ تعالیٰ کو ہر عیب سے پاک سمجھنا) کے مقام میں اللہ کے جلووں کو دیکھا؟ اس نے کہا نہیں۔آپ نے فرمایا تم نے طواف نہیں کیا۔

اچھا صفا مروہ کے درمیان سعی کرتے وقت تم نے صفا اور مروہ کا درجہ سمجھا؟ اس کا جواب نفی

marfat.com

Marfat.com

میں تھا۔فرمایا تم نے سعی بھی نہیں کی۔

اچھا جب تم منیٰ میں آئے تو کیا تمہاری حسرتیں ختم ہوگئیں؟اس نے کہا نہیں۔آپ نے فرمایا تم منیٰ بھی نہیں گئے۔

اچھا جب قربان گاہ پر قربانی کی تو کیا اپنے نفس کی خواہشات کو قربان کیا؟اس نے کہا نہیں۔آپ نے فرمایا تم نے قربانی بھی نہیں کی۔

اچھا جب کنکر پھینکے تو کیا تمام نفسانی امور بھی پھینکے؟اس کا جواب نفی میں تھا۔آپ نے فرمایا تم نے کنکر بھی نہیں پھینکے۔پھر فرمایا واپس جاؤ اور اسی طریقے سے حج کرو تا کہ تمہیں مقام ابراہیم (کی اتباع) نصیب ہو۔

(کشف المحجوب،ص ۴۵۲)

اپنے آپ کی قربانی:

حضرت ذوالنون مصری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے ایک نوجوان کو منیٰ میں بیٹھے ہوئے دیکھا۔سب لوگ قربانی میں مشغول تھے۔میں اسے دیکھتا رہا کہ وہ کون ہے اور کیا کرتا ہے؟وہ کہہ رہا تھا:

اے میرے رب!سب لوگ قربانی کر رہے ہیں،میں اپنے نفس کو تیری راہ میں قربان کرنا چاہتا ہوں۔مجھے قبول فرما۔

یہ بات کہی اور شہادت کی انگلی سے اپنے گلے کی طرف اشارہ کیا اور گر پڑا۔میں نے دیکھا تو اس کی روح اس کے جسم سے نکل چکی تھی۔اللہ تعالیٰ اس پر رحم فرمائے۔

(کشف المحجوب،ص ۴۵۴)

مسجد حرام اور مسجد نبوی میں نمازوں کا ثواب:

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

جس شخص نے میری مسجد میں چالیس نمازیں پڑھیں اور اس کی کوئی نماز قضا نہیں ہوئی اس

marfat.com
Marfat.com

کے لیے جہنم سے آزادی اور عذاب سے نجات لکھ دی جائے گی اور وہ نفاق سے بری ہو جائے گا۔

(مسند احمد ج ۳ ص ۱۵۵، الترغیب والترہیب ج ۲ ص ۲۱۵)

رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہونے کا طریقہ:

جو شخص نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں حاضری کا ارادہ رکھتا ہو اس کو چاہیے کہ وہ زیادہ سے زیادہ آپ پر درود شریف پڑھے، کیونکہ آپ خود بھی درود شریف کو سنتے ہیں اور فرشتے بھی آپ کے پاس درود شریف پہنچاتے ہیں جب زائر مدینہ منورہ کی دیواروں کو دیکھے تو درود شریف پڑھ کر یہ کہے:

اے اللہ! یہ تیرے نبی کریم ﷺ کا حرم ہے اور تیری وحی کے نازل ہونے کی جگہ ہے تو مجھے یہاں حاضر ہونے کی نعمت عطا فرما اور یہاں کی حاضری کو میرے لیے جہنم سے نجات کا ذریعہ بنا دے اور مجھے قیامت کے دن نبی کریم ﷺ کی شفاعت سے بہرہ مند فرما، اور نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہونے سے پہلے غسل کرے، اچھا لباس زیب تن کرے، خوشبو لگائے پھر انتہائی تواضع اور انکساری کے ساتھ آپ کے روضہ کی طرف روانہ ہو، اور درود شریف پڑھتا ہوا اور اپنی مغفرت کی دعائیں مانگتا ہوا چلتا رہے اور یہ پڑھے:

بِسْمِ اللّٰهِ وَعَلٰى مِلَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ رَبِّ اَدْخِلْنِیْ مُدْخَلَ صِدْقٍ وَّاَخْرِجْنِیْ مُخْرَجَ صِدْقٍ وَّاجْعَلْ لِّیْ مِنْ لَّدُنْکَ سُلْطَانًا نَصِیْرًا اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ ذُنُوْبِیْ وَافْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِکَ.

پھر مسجد شریف میں داخل ہو اور دو رکعت تحیۃ المسجد پڑھے آپ کی قبر شریف اور منبر کے درمیان کی جگہ جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے اس جگہ دو رکعت بطور شکر پڑھے، پھر نبی کریم ﷺ کے قبر سے چار ہاتھ کے فاصلہ پر ادب سے کھڑا ہو، آپ کے مواجہ شریف (سر اور چہرہ) کی طرف منہ اور کعبہ کی طرف پیٹھ کرے اور یوں سلام عرض کرے:

marfat.com
Marfat.com

السلا مُ عَلَیْکَ یَا سَیِّدِی یَا رَسُولَ اللہِ، السَّلام عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللہِ ،السَّلامُ عَلَیْکَ یَاحَبِیْبَ اللّٰہِ ،السَّلامُ عَلَیْکَ یا نَبِیَّ الرَّحْمَۃِ السَّلامُ عَلَیْکَ یَا شَفِیْعَ الْاُمَّۃِ السَّلامُ عَلَیْکَ یَا سَیِّدَ الْمُرْسَلِیْنَ السَّلامُ عَلَیْکَ یَاخَاتَمَ النَّبِیِّیْنَ، السَّلامُ عَلَیْکَ یَامُزَّمِّلُ ،السَّلامُ عَلَیْکَ یَا مُدَّثِّرُ ،السَّلَامُ عَلَیْکَ وَعَلٰی اُصُوْلِکَ الطَّیِّبِیْنَ ،وَاَھْلِ بَیْتِکَ الطَّاھِرِیْنَ.

پھر کہے:

میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ اللہ کے رسول ہیں آپ نے فریضہ رسالت کو ادا کر دیا اور امانت کو پہنچا دیا اور امت کی خیر خواہی کی اور واضح دلائل بیان کیے ،اور اللہ کی راہ میں جہاد کا حق ادا کیا ،اور دین کو قائم کیا حتی کہ آپ رفیق اعلیٰ سے واصل ہو گئے ۔اللہ تعالیٰ آپ پر صلوۃ وسلام نازل فرمائے جس جگہ آپ اپنے جسد اطہر کے ساتھ تشریف فرما ہیں وہ جگہ تمام جگہوں سے افضل جگہ ہے ۔اللہ تعالیٰ آپ پر اور اس جگہ پر ہمیشہ اتنی بار صلوۃ وسلام نازل فرمائے جس کا عدد اللہ ہی کے علم میں ہے ۔یارسول اللہ ﷺ! ہم آپ کے حرم مقدس ور آپکی عظیم بارگاہ میں حاضر ہیں ،ہم دور دراز کے علاقوں سے آپ کے حضور میں آپ کی شفاعت کی امید سے آئے ہیں ،آپ ہمارے رب کے حضور ہماری شفاعت فرمائیں گناہوں کے بوجھ سے ہماری کمر ٹوٹ رہی ہے ،آپ ہی ایسے شفاعت کرنے والے ہیں جن سے شفاعت کبریٰ ،مقام محمود اور وسیلہ کا وعدہ کیا گیا ہے اور اللہ نے فرمایا ہے:

وَلَوْ اَنَّھُمْ اِذْ ظَّلَمُوْٓا اَنْفُسَھُمْ جَآءُ وْکَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰہَ وَاسْتَغْفَرَ لَھُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰہَ تَوَّابًا رَّحِیْمًا (سورۃ النساء آیت: 64)

ترجمہ: اور اگر یہ اپنی جانوں پر ظلم کر گزریں ،تو آپ کے پاس آئیں اور اللہ سے مغفرت طلب کریں اور رسول ﷺ بھی ان کی شفاعت کریں ،تو یہ بیشک اللہ تعالیٰ کو بہت توبہ قبول کرنے

marfat.com
Marfat.com

والا اور بہت رحم کرنے والا پائیں گے۔

اور بیشک ہم اپنی جانوں پر ظلم کر کے آپ کے پاس آئے ہیں اور اللہ سے اپنے گناہوں کی مغفرت طلب کرتے ہیں سو آپ ہمارے لیے اپنے رب سے شفاعت کیجئے اور اللہ سے دعا کیجئے کہ آپ کی سنت پر خاتمہ فرمائے اور آپ کے دین میں ہمیں قیامت کے دن اٹھائے اور ہمیں آپ کے حوض کوثر پر وارد کرے اور بغیر کسی شرمندگی اور رسوائی کے ہمیں آب کوثر پلائے، یا رسول اللہ شفاعت فرمائیے، یا رسول اللہ شفاعت فرمائیے یا رسول اللہ شفاعت فرمائیے، (تین بار کہے) اے اللہ ہماری مغفرت فرما، اور جو ہم سے پہلے فوت ہو گئے ہیں ان کی مغفرت فرما، اور مسلمانوں کے خلاف ہمارے دلوں میں کینہ نہ رکھ، اے رب! تو رؤف رحیم ہے، پھر جن لوگوں نے آپ کے سلام پہنچانے کی درخواست کی تھی ان کا سلام پیش کرے اور کہے یا رسول اللہ فلاں فلاں کی طرف سے آپ کو سلام ہو، یا رسول اللہ وہ آپ سے شفاعت کے طلبگار ہیں ان کی شفاعت فرمائیے، پھر درود شریف پڑھ کر جو چاہے دعا کرے۔

اس کے بعد حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے سر کے بالمقابل کھڑا ہو اور کہے:

السلامُ عَلَیْکَ یَا خَلِیْفَۃَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا صَاحِبَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَنِیْسَہٗ فِیْ الْغَارِ وَرَفِیْقَہٗ فِیْ الْاَسْفَارِ وَاَمِیْنَہٗ فِی الْاَسْرَارِ.

اللہ تعالیٰ آپ کو بہترین جزا عطا فرمائے، آپ نے بہترین خلافت کی، اور نبی کریم ﷺ کے طریقہ پر قائم رہے، اور آپ نے طریقہ کے مطابق کار خلافت انجام دیئے آپ نے مرتد اور بدعتی لوگوں سے جہاد کیا اور اسلام کے قلعہ کو مضبوط کیا، آپ بہترین امام تھے، آپ تادم حیات دین کی خدمت کرتے رہے، آپ اللہ سبحانہ سے دعا کریں کہ وہ ہمارے دلوں میں ہمیشہ آپ کی محبت رکھے اور قیامت کے دن ہمیں آپ کی جماعت میں اٹھائے اور

marfat.com
Marfat.com

ہماری زیارت کو قبول فرمائے۔ السَّلامُ عَلَیْکَ وَرَحْمَةُ اللّٰہِ

اس کے بعد حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے سر مبارک کے بالمقابل کھڑا ہو اور یوں سلام عرض کرے:

السَّلامُ عَلَیْکَ یَا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ السَّلامُ عَلَیْکَ یَا مُظْہِرَ الْاِسْلَامِ السَّلامُ عَلَیْکَ یَا مُکَسِّرَ الْاَصْنَامِ۔

اللہ تعالیٰ آپ کو ہماری طرف سے بہترین جزا عطا فرمائے، آپ نے اسلام اور مسلمانوں کی نصرت فرمائی اور رسول اللہ ﷺ کے بعد بڑے بڑے شہروں کو فتح کیا۔ یتیموں کی کفالت کی اور صلہ رحمی کی۔

اے رسول اللہ ﷺ کے وزیر و رفیق و مشیر اور دین قائم کرنے میں آپ کی معاونت کرنے والو اور آپ کے بعد مسلمانوں کی بہتری کے لیے کارہائے نمایاں کرنے والو آپ دونوں پر سلام ہو، اللہ آپ کو ہماری طرف سے اور تمام مسلمانوں کی طرف سے بہترین جزا عطا فرمائے، ہم آپ کی خدمت میں اس لیے حاضر ہوئے ہیں کہ آپ رسول اللہ ﷺ سے درخواست کریں کہ حضور ہماری شفاعت فرمائیں، اور اللہ تعالیٰ سے دعا فرمائیں کہ وہ ہمارے اس حج اور زیارت کو قبول فرمائے، ہمیں آپ کے دین پر زندہ رکھے اور اسی پر ہمارا خاتمہ فرمائے اور آپ کی جماعت میں ہمارا حشر فرمائے۔

پھر اپنے لیے دعا کرے، اپنے والدین کے لیے دعا کرے اور جنہوں نے دعا کی درخواست کی تھی ان کے لیے دعا کرے، پھر تمام مسلمانوں کے لیے دعا کرے، پھر دوبارہ حضور نبی ﷺ کے مواجہہ شریف میں جا کر کھڑا ہو، اسی طرح سلام پیش کرے اور آپ سے شفاعت کی درخواست کرے اور اسی طرح دعا کرے۔

حضرت ابولبابہ رضی اللہ عنہ کے ستون کے پاس نماز پڑھے، اور دیگر متبرک مقامات پر نمازیں پڑھے، بقیع شریف میں جائے، شہداء احد کی قبروں کی زیارت کرے،

marfat.com
Marfat.com

حضرت سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ کی قبر پر حاضری دے، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ، حضور کے صاحبزادہ حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ، ازواج مطہرات اور دیگر شہداء کی قبروں پر حاضر ہو اور تمام مزارات پر آیۃ الکرسی پڑھے، گیارہ بار سورہ اخلاص پڑھے اور اگر یاد ہو تو سورہ یٰسین پڑھے اور رسول اللہ ﷺ کے واسطہ سے ان کا ثواب ان تمام ارواح قدسیہ کو پیش کرے، مسجد قبا میں حاضر ہو کر وہاں نماز پڑھے۔ وہاں دو رکعت پڑھنے کا اجر عمرہ کے برابر ہے۔

(سنن کبری ج ۵ ص ۲۴۸)

marfat.com
Marfat.com

......حسد بالکل نہ کریں......

marfat.com
Marfat.com

فہرست

صفحہ نمبر	نام عنوان	نمبر شمار
227	قرآن مجید میں حسد کا بیان	1
227	حسد نہ کرو	2
228	حسد نیکیوں کو کھاتا ہے	3
228	حسد سے بچنے کا طریقہ	4
229	حاسد ہمیشہ تکلیف میں رہتا ہے	5
229	حسد نہ کرنے سے خیریت وابستہ ہے	6
229	حاسد حضور ﷺ کے طریقے پر نہیں	7
229	سب سے افضل شخص	8
230	ابدال کیونکر جنت میں داخل ہوں گے	9
230	حسد سے بچنے کا دوسرا طریقہ	10
230	حسد دین کو مونڈتا ہے	11
231	حسد نہ کرنے والا جنتی	12

marfat.com
Marfat.com

قرآن مجید میں حسد کا بیان:

قرآن مجید فرقان حمید میں حسد کرنے والے کے شر سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگنے کی تلقین کرتے ہوئے ارشاد ہوتا ہے:

وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ (سورۃ الفلق: 5)

ترجمہ: (کہیے میں پناہ مانگتا ہوں) اور حاسد کے شر سے جب وہ حسد کرے۔

حسد وہ منفی اور گھٹیا جذبہ ہے جو اس بات کا تقاضا کرتا ہے کہ جو نعمت دوسرے کے پاس ہے وہ اس کے پاس نہ رہے۔ اس کی بجائے رشک ایک مثبت اور اعلیٰ جذبہ ہے کہ جس میں یہ جذبہ موجود ہو وہ یہ چاہتا ہے کہ جو نعمت دوسرے کے پاس ہے اس کے پاس بھی رہے اور ویسی نعمت اسے بھی مل جائے۔

سب سے پہلے ابلیس نے حضرت آدم علیہ السلام سے حسد کیا اور اس برائی کی ابتدا کی، یہودِ مدینہ کا خیال تھا نبی آخر الزماں ﷺ بنی اسرائیل میں سے تشریف لائیں گے لیکن جب آپ ﷺ بنی اسماعیل میں سے تشریف لے آئے تو انہوں نے آپ سے حسد کرنا شروع کر دیا۔ اللہ تعالیٰ نے ان حاسدوں کے شر سے محفوظ رہنے کے لئے سورۃ الفلق اور سورۃ الناس نازل فرمائیں۔

حسد نہ کرو:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک دوسرے سے بغض نہ کرو، ایک دوسرے سے حسد نہ کرو، ایک دوسرے سے دشمنی نہ کرو، اور اللہ کے بندے بھائی بھائی ہو جاؤ اور کسی مسلمان کے لیے یہ جائز نہیں ہے کہ وہ اپنے بھائی کو تین (دن) سے زیادہ چھوڑے رکھے۔

(صحیح البخاری رقم الحدیث: ۶۰۶۵، صحیح مسلم رقم الحدیث: ۲۵۵۹ سنن ابوداؤد رقم الحدیث: ۴۹۱۰، سنن الترمذی رقم الحدیث: ۱۹۳۵، سنن ابوداؤد رقم الحدیث: ۴۹۰۳)

marfat.com

Marfat.com

حسد نیکیوں کو کھاتا ہے:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
حسد سے بچو کیونکہ حسد نیکیوں کو اس طرح کھا جاتا ہے جس طرح آگ سوکھی لکڑیوں اور گھاس کو کھا جاتی ہے۔

(سنن ابو داؤد ج ۲ ص ۳۱۶، سنن ابن ماجہ ص ۳۱۰، شعب الایمان ج ۵ ص ۲۶۷_۲۶۶)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

کسی بندے کے دل میں احسان (یعنی نیکی) اور حسد جمع نہیں ہوتے۔

(سنن نسائی ۲ ص ۴۴، شعب الایمان ج ۵ ص ۲۶۷_۲۶۶)

حسد سے بچنے کا طریقہ:

حضرت حارثہ بن نعمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
تین چیزیں میری امت کو لازم ہیں (یعنی میری امت میں ضرور ہوں گی) بد فالی، حسد اور بدگمانی، ایک شخص نے پوچھا یا رسول اللہ ﷺ! جس شخص میں یہ خصلتیں ہوں وہ ان سے کس طرح بچے؟ آپ ﷺ نے فرمایا:
جب تم حسد کرو تو اللہ تعالیٰ سے استغفار کرو، اور جب بدگمانی کرو تو اس پر جمے نہ رہو اور جب تم کسی کام کی بد فالی نکالو تو وہ کام کر گزرو۔

(معجم کبیر ج ۳ ص ۲۲۸)

بشر بن حارث بیان کرتے ہیں کہ رشتہ داروں میں عداوت ہوتی ہے، پڑوسیوں میں حسد ہوتا ہے اور بھائیوں میں منفعت ہوتی ہے۔ (یعنی ایک دوسرے کو فائدہ پہنچانا)

(شعب الایمان ج ۵ ص ۲۷۳)

marfat.com
Marfat.com

احنف بن قیس فرماتے ہیں: پانچ چیزیں ایسی ہیں جس طرح ان کو میں بیان کرتا ہوں کوئی بیان نہیں کرتا (۱) حاسد کے لیے کوئی راحت نہیں ہے (۲) جھوٹے کی کوئی مروت نہیں ہے (۳) حاکم کی وفا نہیں (۴) بخیل کا کوئی حیلہ نہیں (۵) بدخلق کی کوئی سیاست نہیں ہے۔

(شعب الایمان ج ۵ ص ۲۷۳)

حسد نہ کرنے سے خیریت وابستہ ہے:

حضرت ضمرہ بن ثعلبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جب تک لوگ حسد نہیں کریں گے وہ خیریت سے رہیں گے۔

(معجم کبیر ج ۸ ص ۳۰۹، الترغیب والترہیب ج ۳ ص ۵۴۷)

حاسد حضور ﷺ کے طریقے پر نہیں:

حضرت عبداللہ بن بسر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ حسد کرنے والا، چغلی کرنے والا اور کہانت کرنے والا میرے طریقہ پر نہیں ہے، اور نہ میں ان کے طریقہ پر ہوں۔

(امام طبرانی بحوالہ الترغیب والترہیب ج ۳ ص ۵۵۱۔۵۴۷)

سب سے افضل شخص:

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ سے پوچھا گیا: یا رسول اللہ ﷺ سب سے افضل کون سا شخص ہے؟ آپ نے فرمایا: جو مخموم القلب اور راست گو (یعنی سیدھی بات کہنے والا) ہو (یعنی سیدھی بات کہنے والا)، صحابہ رضی اللہ عنہم نے کہا: ہم راست گو کو تو جانتے ہیں لیکن مخموم القلب کا کیا معنی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جو شخص متقی ہو، صاف دل ہو، اس نے کوئی گناہ اور سرکشی نہ کی ہو، وہ کسی سے نہ کینہ رکھتا ہو

marfat.com
Marfat.com

ہم راست گوکو تو جانتے ہیں لیکن مخموم القلب کا کیا معنی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جو شخص متقی ہو، صاف دل ہو، اس نے کوئی گناہ اور سرکشی نہ کی ہو، وہ کسی سے نہ کینہ رکھتا ہو اور نہ کسی سے حسد رکھتا ہو۔

(امام ابن ماجہ، امام بیہقی بحوالہ الترغیب والترہیب ج ۳ ص ۵۵۱۔۵۴۷)

ابدال کیونکر جنت میں داخل ہوں گے:

حضرت حسن رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
میری امت کے ابدال زیادہ نمازوں، روزوں اور صدقات کی وجہ سے جنت میں داخل نہیں ہوں گے لیکن وہ اللہ کی رحمت، نفس کی سخاوت اور (حسد و بغض سے) سینے صاف رکھنے کی وجہ سے جنت میں داخل ہوں گے۔

(امام ابن ابی الدنیا، کتاب الاولیاء بحوالہ الترغیب والترہیب ج ۳ ص ۵۵۱۔۵۴۷)

حسد سے بچنے کا دوسرا طریقہ:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
تین چیزوں میں سے کوئی شخص نہیں بچ سکے گا: حسد، بدگمانی اور بدفالی۔ اور میں تم سے عنقریب بیان کروں گا کہ ان سے نکلنے کی کیا صورت ہے۔ (ان سے بچنے کا طریقہ یہ ہے کہ) جب تم کسی سے حسد کرو تو اس سے بغض نہ رکھو، اور جب تم بدگمانی کرو تو اس کے پیچھے نہ پڑو، اور جب تم بدشگونی نکالو تو اپنے کام پر روانہ ہو جاؤ۔

(کنز العمال رقم الحدیث: ۴۴۷۸۹)

حسد دین کو مونڈتا ہے:

حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
پہلی امتوں کی (نفسانی) بیماریاں تم میں سرایت کر جائیں گی، حسد اور بغض اور یہ مونڈنے والی بیماریاں ہیں۔ میں یہ نہیں کہتا کہ یہ بالوں کو مونڈتی ہیں بلکہ یہ دین کو مونڈتی ہیں، اور

marfat.com
Marfat.com

اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے، تم اس وقت تک جنت میں داخل نہیں ہو گے جب تک کہ ایمان نہ لے آؤ اور تم اس وقت (کامل) مومن نہیں ہو گے جب تک کہ تم ایک دوسرے سے محبت نہ کرو، اور کیا میں تم کو یہ خبر نہ دوں کہ کیا چیز محبت کو ثابت کر سکتی ہے، آپس میں ایک دوسرے کو سلام کیا کرو۔

(سنن الترمذی رقم الحدیث: ۲۵۱۰، سنن ابوداؤد الطیالسی رقم الحدیث: ۱۹۳، مسند احمد ج اص ۱۶۷، مسند ابو یعلی رقم الحدیث: ۶۶۹، شعب الایمان رقم الحدیث: ۸۷۴۷)

حسد نہ کرنے والا جنتی:

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دن ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے آپ نے فرمایا:

ابھی تمہارے پاس اس راستے سے شخص آئے گا وہ اہل جنت میں سے ہے۔ پھر انصار میں سے ایک شخص آیا، وضو کی وجہ سے اس کی ڈاڑھی سے پانی کے قطرے ٹپک رہے تھے، اس نے اپنے بائیں ہاتھ میں جوتیاں اٹھائی ہوئی تھیں، اس نے آکر سلام کیا۔ دوسرے دن پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی طرح فرمایا، پھر وہی شخص اسی کیفیت سے آیا۔ تیسرے دن پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی طرح فرمایا اور پھر وہی شخص اسی طرح آیا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اٹھ گئے۔ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص اس شخص کے پیچھے گئے۔ انہوں نے اس سے کہا میرا اپنے والد سے جھگڑا ہو گیا ہے اور میں نے قسم کھائی ہے کہ میں تین دن تک ان کے پاس نہیں رہوں گا، اگر تم اجازت دو تو میں تین دن تمہارے ساتھ گزاروں؟ اس شخص نے کہا ٹھیک ہے۔ حضرت انس بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ تین راتیں اس کے پاس رہے، انہوں نے اسے تہجد پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا البتہ جب وہ نیند سے بیدار ہوتا تو اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتا، اور اللہ اکبر کہہ کر صبح کی نماز پڑھنے چلا جاتا۔ حضرت عبداللہ نے کہا البتہ میں نے اس کے منہ سے سوا نیکی کے اور کوئی بات نہیں سنی، جب ہم تین

marfat.com

Marfat.com

دن گزار کر فارغ ہو گئے اور اس وقت میں اس کے اعمال کو بہت کم سمجھ رہا تھا۔ میں نے کہا: اے اللہ کے بندے! میرے اور میرے والد کے درمیان نہ تو کوئی جھگڑا ہوا تھا اور نہ ہی میں نے ان کو چھوڑا تھا، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے تین مرتبہ یہ سنا کہ تمہارے پاس اہل جنت میں سے ایک شخص آئے گا۔ پھر تین مرتبہ تم آئے تو میں نے ارادہ کیا کہ میں تمہارے پاس ٹھہروں تا کہ میں تمہارے اعمال کو دیکھوں اور ان اعمال کی پیروی کروں، لیکن میں نے تم کو کوئی بہت نیک عمل کرتے ہوئے نہیں دیکھا، تو وہ کون سا نیک عمل ہے جس کی وجہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمہارے متعلق بشارت دی؟ اس شخص نے کہا: بس وہی عمل ہے جو تم نے دیکھا البتہ میں اپنے دل میں کسی مسلمان کے خلاف کینہ نہیں رکھتا اور نہ کسی مسلمان کے پاس اللہ تعالیٰ کی کوئی نعمت دیکھ کر اس پر حسد کرتا ہوں۔ حضرت عبداللہ نے کہا تم میں یہی خوبی ہے جس سے تم کو یہ بشارت ملی اور اسی کی ہم طاقت نہیں رکھتے (یعنی وہ شخص حسد کی تمام اقسام سے سلامت اور محفوظ تھا)

(مسند احمد ج ۳ ص ۱۶۶، طبع قدیم، مسند احمد رقم الحدیث: ۱۲۷۲۶، مصنف عبدالرزاق رقم الحدیث: ۲۰۵۵۹، مسند عبد بن حمید رقم الحدیث: ۱۱۶۰، عمل الیوم واللیلہ للنسائی رقم الحدیث: ۸۶۳)

marfat.com
Marfat.com

......خوف خدا دل میں ہو......

marfat.com
Marfat.com

فہرست

صفحہ نمبر	نام عنوان	نمبر شمار
235	خوف خدا کی قسمیں، سب سے زیادہ ڈرنے والے	1
235	یا رسول اللہ ﷺ! آپ بوڑھے ہو گئے	2
236	کاش! میں ایک درخت، رسول اللہ ﷺ کے آنسو نکل رہے	3
237	ان کے دل کپکپا رہے ہوتے، قبر کی تیاری کر لو	4
238	آنسو دوزخ کو حرام کر دیتا ہے	5
238	حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کا خوف خدا	6
239	حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا خوف خدا	7
240	رونے کی وجہ سے لکیریں، کپڑوں میں پیوند	8
241	تین صفوں تک آواز پہنچی، حکمرانوں کے لئے درس	9
241	ایمان امید اور خوف کے درمیان ہے	1
242	کاش سب برابر برابر ہی ہو جائے	11
243	کاش میں یہ تنکا ہوتا	12
243	حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کا خوف خدا	13
244	خود کھانا کھلاتے، آپ کی پشت پر، قبر کے پاس کھڑے ہو کر	14
245	شہادت سے پہلے حضور کی زیارت، بوقت شہادت تلاوت	15
246	حضرت علی شیر خدا رضی اللہ عنہ کا خوف خدا	16
247	قلفہ کھانے کی عادت نہ پڑ جائے، بیت المال سے کپڑے	17
248	صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا خوف خدا	18
249	امام اعظم رضی اللہ عنہ کا خوف خدا	19

marfat.com

Marfat.com

خوف خدا کی قسمیں:

اللہ تعالیٰ کے خوف کی دو قسمیں ہیں ایک ہے عذاب کے خوف سے گناہوں کو ترک کرنا، یہ خوف عام مسلمانوں کو ہوتا ہے بلکہ عام مسلمانوں میں سے بھی پرہیزگاروں کو ہوتا ہے، اور دوسری قسم ہے اللہ تعالیٰ کے جلال اور اس کی عظمت سے اور اس کی بے نیازی سے ڈرنا، یہ خوف انبیاء، مرسلین، اولیاء کاملین اور ملائکہ مقربین کو ہوتا ہے اور جس کا اللہ تعالیٰ سے جتنا زیادہ قرب ہوتا ہے اس کو اتنا زیادہ خوف ہوتا ہے۔

سب سے زیادہ ڈرنے والے:

امام بخاری نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

میں تم سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والا ہوں اور تم سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ کو جاننے والا ہوں۔

(صحیح البخاری، رقم الحدیث:۲۰)

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

اللہ کی قسم مجھے امید ہے کہ میں تم سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والا ہوں اور تم سب سے زیادہ تقویٰ کو جاننے والا ہوں۔

(صحیح مسلم، صوم:۷۹(۱۱۱۰)، ۲۵۵۲، سنن ابوداؤد، رقم الحدیث:۲۳۸۹)

رسول اللہ ﷺ! آپ بوڑھے ہو گئے!

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! آپ بوڑھے ہو گئے! (یا آپ ﷺ کے بال سفید ہو گئے) آپ ﷺ نے فرمایا:

مجھے سورہ ہود، سورۃ الواقعہ اور سورۃ المرسلات نے بوڑھا کر دیا۔ (ان سورتوں میں قیامت کا ذکر ہے، یعنی قیامت کی ... کے بال سفید

marfat.com

Marfat.com

ہو گئے۔)

(شمائل ترمذی، رقم الحدیث: ۳۱، سنن الترمذی، رقم الحدیث: ۳۲۹۷، حلیۃ الاولیاء، ج ۴ ص ۳۵، المستدرک، ج ۲، ص ۳۴۳، المعجم الکبیر، ج ۱۷، ص ۲۸۶، رقم الحدیث: ۷۹۰)

کاش میں ایک درخت ہوتا!

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

بے شک میں وہ چیزیں دیکھتا ہوں جس کو تم نہیں دیکھتے، اور میں وہ آوازیں سنتا ہوں جن کو تم نہیں سنتے، بے شک آسمان چر چرا رہا ہے (یعنی خوف خدا سے ڈری ہوئی آوازیں نکال رہا ہے) اور اس پر حق ہے کہ وہ چر چرائے، اور اللہ کی قسم اگر تم ان چیزوں کو جان لو جن کو میں جانتا ہوں تو تم ہنسو کم اور روؤ زیادہ، اور تم بستروں پر عورتوں سے لطف اندوز ہونا چھوڑ دو اور تم گھر سے باہر صحن میں نکل جاؤ اور بہ آواز بلند اللہ تعالیٰ سے فریاد کرو۔ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے کہا اللہ کی قسم! میری خواہش ہے کہ میں ایک درخت ہوتا جس کو کاٹ دیا جاتا۔

(سنن الترمذی، رقم الحدیث: ۲۳۱۸، سنن ابن ماجہ، رقم الحدیث: ۴۱۹۰)

رسول اللہ ﷺ کے آنسو نکل رہے تھے:

حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مجھ سے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

مجھے قرآن سناؤ، تو میں نے سورۃ النساء پڑھی۔ حتیٰ کہ جب میں اس آیت پر پہنچا:

"اس وقت کیا حال ہوگا جب ہم ہر امت سے ایک گواہ لائیں گے اور ہم آپ کو ان پر گواہ بنا کر لائیں گے۔" (النساء: ۴۱)

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور ﷺ کی طرف دیکھا تو آپ ﷺ کی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے۔

(صحیح البخاری، رقم [illegible] ۴۵۸۲ [illegible] سنن ابوداؤد، رقم الحدیث: ۳۶۶۸، سنن الترمذی، رقم

marfat.com
Marfat.com

الحدیث: ۳۰۳۶، سنن ابن ماجہ، رقم الحدیث: ۴۱۹۴، مسند احمد، ج۱، رقم الحدیث: ۳۵۵۰)

ان کے دل کپکپا رہے ہوتے ہیں:

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس آیت کے متعلق سوال کیا:

ترجمہ: ''اور وہ جو کچھ (راہ خدا میں) دیتے ہیں وہ اس حال میں دیتے ہیں کہ ان کے دل (خوف خدا سے) کپکپا رہے ہوتے ہیں کہ وہ اپنے رب کی طرف لوٹنے والے ہیں''

(المومنون: ۶۰)

کیا یہ آیت ان لوگوں کے متعلق ہے جو شراب پیتے ہیں اور چوری کرتے ہیں؟ آپ نے فرمایا:

اے صدیق کی بیٹی! لیکن یہ وہ لوگ ہیں جو روزہ رکھتے ہیں، نماز پڑھتے ہیں اور صدقہ کرتے ہیں اور اس کے باوجود وہ اس بات سے ڈرتے رہتے ہیں کہ ان کا یہ عمل قبول نہ کیا جائے گا اور یہ وہ لوگ ہیں جو نیک کام کرنے میں سبقت کرتے ہیں۔

(سنن الترمذی رقم الحدیث: ۳۱۷۵، سنن ابن ماجہ رقم الحدیث: ۴۱۹۸، مسند احمد ج ۵ ص ۱۵۹، المستدرک ج ۲ ص ۳۹۳)

قبر کی تیاری کرلو:

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک جنازہ میں تھے، آپ ﷺ ایک قبر کے کنارے بیٹھ گئے اور آپ ﷺ رونے لگے حتیٰ کہ قبر کی مٹی بھیگ گئی۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا:

اے میرے بھائیو! اس کی مثل کے لیے تیاری کرو۔ (یعنی قبر کے لئے تیاری کرلو)

(سنن ابن ماجہ، رقم الحدیث: ۴۱۹۵)

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

روؤ، اگر تم رونہ سکو تو رونے جیسی شکل بنالو۔ (یعنی خوف خدا سے روؤ)

marfat.com
Marfat.com

(سنن ابن ماجہ، رقم الحدیث: ۴۱۹۶)

آنسو دوزخ حرام کر دیتا ہے:

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

جس بندۂ مومن کی آنکھ سے اللہ تعالیٰ کے خوف سے آنسو نکلے خواہ وہ مچھر کے سر جتنا ہو، پھر وہ آنسو رخسار کے حصہ کو مس کرے تو اللہ تعالیٰ اس پر دوزخ کی آگ کو حرام کر دیتا ہے۔

(سنن ابن ماجہ، رقم الحدیث: ۴۱۹۷)

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا خوف خدا:

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا ایک غلام تھا جو آپ کے لیے کما کر لاتا تھا۔ ایک رات آپ کے لیے کھانا لے کر آیا، آپ نے اس میں سے کچھ کھا لیا۔ غلام نے کہا کیا وجہ ہے کہ آپ ہر رات مجھ سے سوال کرتے تھے کہ یہ کہاں سے لائے ہو؟ آج آپ نے سوال نہیں کیا۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

میں بھوک کی شدت کی وجہ سے ایسا نہ کر سکا، اب بتاؤ تم یہ کہاں سے لائے ہو؟

اس نے کہا: میں زمانہ جاہلیت میں کچھ لوگوں کے پاس سے گزرا اور میں نے منتر پڑھ کر ان کا علاج کیا تھا۔ انہوں نے مجھ سے معاوضہ دینے کا وعدہ کیا تھا۔ آج جب میرا وہاں سے گزر ہوا تو وہاں شادی تھی تو انہوں نے اس میں سے مجھے یہ کھانا دیا۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

افسوس! تم نے مجھے ہلاک کر دیا۔ پھر آپ اپنے حلق میں ہاتھ ڈال کر قے کرنے لگے، اور چونکہ خالی پیٹ میں وہ لقمہ کھایا گیا تھا، وہ نکل نہیں رہا تھا۔ ان سے کہا گیا کہ بغیر پانی پیے یہ لقمہ نہیں نکلے گا، پھر آپ نے پانی کا پیالہ منگایا۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ پانی پیتے

marfat.com
Marfat.com

رہے اور اس لقمہ کو نکالنے کی کوشش کرتے رہے۔ ان سے کہا گیا کہ اللہ آپ پر رحم کرے۔ آپ نے اس لقمہ کی وجہ سے اتنی مشقت اٹھائی۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ:

جسم کا جو حصہ مال حرام سے بنا ہوہ دوزخ کا زیادہ مستحق ہے، پس مجھے یہ خوف ہوا کہ میرے جسم کا کوئی حصہ اس لقمہ سے بن جائے گا۔

(صفوۃ ج اص ۱۱۱، حلیۃ الاولیاء ج اص ۶۵، اتحاف السادۃ المتقین ج ۵ ص ۲۲۶)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ایک مرتبہ میں نے نئی قمیض پہنی، وہ مجھے بہت اچھی لگ رہی تھی اور میں اس کو دیکھ رہی تھی۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم کیا دیکھ رہی ہو کہ اللہ تعالیٰ تم پر نظر رحمت نہیں فرمارہا! پھر فرمایا: کیا تم کو معلوم نہیں کہ جب بندہ دنیا کی زیب وزینت پر خوش ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس سے ناراض ہو جاتا ہے۔ حتیٰ کہ وہ اس زینت کو چھوڑ دے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا پھر میں نے اس قمیض کو اتار کر (صدقہ) دے دیا، تب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

ہوسکتا ہے کہ اب یہ صدقہ تمہارا کفارہ ہو جائے۔

(حلیۃ الاولیاء، رقم الحدیث: ۷۵)

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا خوف خدا:

حسن بن ابی الحسن بیان کرتے ہیں کہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی ایک زوجہ سے (ان کی وفات کے بعد) شادی کی اور ان سے کہا:

میں نے مال اور اولاد کی رغبت کی وجہ سے تم سے شادی نہیں کی، میں نے تم سے صرف اس وجہ سے شادی کی ہے کہ تم مجھے بتاؤ کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ رات کو نماز کس طرح پڑھتے تھے؟۔ انہوں نے کہا:

حضرت عمر رضی اللہ عنہ عشاء کی نماز پڑھتے، پھر ہم سے فرماتے کہ میرے سرہانے پانی کا

marfat.com

Marfat.com

ایک برتن بھر کر رکھ دو، پھر رات کو بیدار ہوتے اور اس پانی سے وضو کرتے، پھر اللہ عزوجل کا ذکر کرتے رہتے حتیٰ کہ آپ کو اونگھ آجاتی پھر بیدار ہوتے حتیٰ کہ رات کی وہ گھڑی آجاتی جس میں آپ قیام کرتے تھے۔ (یعنی تہجد پڑھتے تھے)

(امام احمد، کتاب الزھد ص ۱۴۸)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ تا حیات لگاتار روزے رکھتے رہے۔ سعید بن المسیب بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر آدھی رات کے وقت نماز پڑھنے کو پسند کرتے تھے۔

(صفوۃ الصفوۃ ج ا ص ۱۲۹)

رونے کی وجہ سے لکیریں:

عبداللہ بن عیسیٰ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے چہرے پر مسلسل رونے کی وجہ سے دو سیاہ لکیریں پڑ گئی تھیں۔

(امام احمد کتاب، الزھد ص ۱۵۰، صفوۃ الصفوۃ ج ا ص ۱۲۸)

کپڑوں میں پیوند:

ابو عثمان بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے کہا میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھا وہ رمی جمار کر رہے تھے (یعنی شیطان کو کنکریاں مار رہے تھے) اور انہوں نے جو چادر پہنی ہوئی تھی اس میں چمڑے کے پیوند لگے ہوئے تھے۔

(امام احمد، کتاب الزہد ص ۱۵۱)

حضرت حسن رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جس وقت حضرت عمرؓ خلیفہ تھے وہ لوگوں کو خطبہ دے رہے تھے اور ان کے تہبند میں بارہ پیوند لگے ہوئے تھے۔ (امام ابن جوزی نے چودہ پیوند کی روایت ذکر کی ہے)

(احمد کتاب، الزہد ص ۱۵۴، صفوۃ ج ا ص ۱۲۷)

حضرت حسن رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

marfat.com
Marfat.com

بخدا! اگر میں چاہوں تو سب سے زیادہ ملائم لباس پہنوں اور سب سے لذیذ کھانا کھاؤں اور سب سے اچھی زندگی گزاروں لیکن میں نے سنا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ایک قوم کو ان کے کاموں پر ملامت کی اور فرمایا:

ترجمہ ''تم اپنی عمدہ لذیذ چیزیں اپنی دنیوی زندگی میں لے چکے اور تم نے ان سے (خوب) فائدہ اٹھالیا۔ (یعنی آخرت میں تمہیں یہ چیزیں نہیں ملیں گی)

(حلیۃ الاولیاء رقم الحدیث: ۱۱۷)

تین صفوں تک آواز پہنچتی:

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز پڑھی تو تین صفوں تک ان کے رونے کی آواز پہنچتی تھی۔

(حلیۃ الاولیاء رقم الحدیث: ۱۳۴)

حکمرانوں کے لئے درس:

حضرت داؤد بن علی کہتے ہیں کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا:
اگر فرات کے کنارے ایک بکری بھی ضائع ہو گئی تو مجھے ڈر ہے کہ اللہ مجھ سے اس کے متعلق سوال کرے گا۔

(حلیۃ الاولیاء رقم الحدیث: ۱۴۱، صفوۃ الصفوۃ ص ۱۲۸)

حاکموں اور افسروں کو اس سے سبق حاصل کرنا چاہئے کیونکہ قیامت کے دن ان سے ان کے ماتحتوں کے بارے سوال کیا جائے گا۔

ایمان امید اور خوف کے درمیان ہے:

یحییٰ بن کثیر روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا:
اگر آسمان سے ایک منادی یہ ندا کرے کہ اے لوگو! تم سب کے سب جنت میں داخل ہو جاؤ، سوا ایک شخص کے، تو مجھے ڈر ہے کہ وہ ایک شخص میں ہوں گا اور اگر منادی یہ

marfat.com
Marfat.com

ندا کرے کہ اے لوگو! تم سب کے سب دوزخ میں داخل ہو جاؤ، سوا ایک شخص کے تو مجھے امید ہے کہ وہ ایک شخص میں ہوں۔ (یعنی اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا خوف بھی ہے اور اس کی رحمت کی امید بھی ہے، اور یہی ایمان ہے۔)

(حلیۃ الاولیاء رقم الحدیث: ۱۴۲)

کاش سب برابر برابر ہی ہو جائے:

عمرو بن میمون بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے کہا:

اے عبداللہ بن عمر! ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس جاؤ اور ان سے کہو کہ عمر بن الخطاب آپ کو سلام عرض کرتا ہے، اور ان سے یہ سوال کرو کہ میں اپنے صاحبوں (سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر) کے ساتھ دفن کر دیا جاؤں؟

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا:

میں اپنے لیے اس جگہ دفن ہونے کا ارادہ رکھتی تھی، لیکن آج عمر کو اپنے اوپر ترجیح دیتی ہوں۔ جب حضرت ابن عمر واپس آئے تو حضرت عمر نے پوچھا کیا ہوا؟

انہوں نے کہا: اے امیر المومنین! انہوں نے آپ کو اجازت دے دی۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

میرے نزدیک اس جگہ مدفون ہونے سے زیادہ اور کوئی اہم چیز نہیں تھی، جب میں فوت ہو جاؤں تو میرے جنازہ کو ام المومنین کے پاس لے جانا، ان کو سلام عرض کرنا پھر کہنا عمر بن الخطاب آپ سے اجازت طلب کرتا ہے، اگر وہ اجازت دے دیں تو مجھے دفن کر دینا ورنہ مجھے مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کر دینا۔ پھر فرمایا میرے نزدیک اس خلافت کا ان مسلمانوں سے زیادہ کوئی اور مستحق نہیں جن سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے وصال کے وقت راضی تھے، پس میرے بعد جس کو بھی خلیفہ بنا دیا جائے تم سب اس کے احکام سننا اور اس کی اطاعت کرنا، پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ نام لیے:

marfat.com

Marfat.com

حضرت عثمان، حضرت علی، حضرت طلحہ، حضرت زبیر، حضرت عبدالرحمن بن عوف اور حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہم۔

اس وقت انصار کا ایک نوجوان آیا اور کہا اے امیر المومنین! آپ کو اللہ کی طرف سے خوشخبری ہو، آپ کو معلوم ہے کہ آپ اسلام لانے میں مقدم ہیں، پھر آپ کو خلیفہ بنایا گیا تو آپ نے عدل کیا، پھر ان تمام (خوبیوں) کے بعد آپ کو شہادت ملی۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

اے میرے بھتیجے! کاش کہ یہ سب برابر برابر ہی ہو جائے، مجھے عذاب ہو نہ ثواب ہو، الحدیث۔

(صحیح البخاری، رقم الحدیث:۱۳۹۲)

کاش میں یہ تنکا ہوتا:

حضرت عبداللہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو دیکھا، انہوں نے زمین سے ایک تنکا اٹھا کر کہا:
کاش! میں یہ تنکا ہوتا، کاش میں پیدا نہ کیا جاتا، کاش میری ماں مجھے نہ جنتی، کاش میں کچھ بھی نہ ہوتا، کاش میں بھولا بسرا ہوتا۔

(صوۃ الصفوۃ ا ص ۱۲۸)

حضرت عثمان غنی ﷛ کا خوف خدا:

عبداللہ بن الرومی کہتے ہیں کہ حضرت عثمان ﷛ رات کو اٹھتے اور وضو کے لیے پانی لیتے۔ ان کی اہلیہ نے کہا آپ خادموں کو کیوں نہیں کہتے وہ آپ کے لیے پانی لے آئیں گے۔ حضرت عثمان نے فرمایا: نہیں ان کو نیند میں آرام کرنے دو۔

(امام احمد، کتاب الزہد ص ۱۵۸)

زہیمہ بیان کرتی ہیں کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ دن کو روزہ رکھتے تھے اور رات کو قیام کرتے تھے اور رات کو اول حصہ میں صرف تھوڑی دیر سوتے تھے۔

marfat.com
Marfat.com

(امام احمد، کتاب الزہد ص ۱۳۱، صفوۃ الصفوۃ ج ا ص ۱۳۶)

خود کھانا کھلاتے:

شرجیل بن مسلم بیان کرتے ہیں کہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ لوگوں کو امیروں والا کھانا کھلاتے تھے اور جب گھر میں داخل ہوتے تو سرکہ اور زیتون کے تیل سے روٹی کھاتے تھے۔

(امام احمد، کتاب الزہد، ص ۱۶۰، صفوۃ الصفوۃ ج ا ص ۱۳۷)

آپ کی پشت پر کنکریوں کے نشان تھے:

حضرت حسن رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ جن دنوں خلیفہ تھے وہ مسجد میں سوئے ہوئے تھے اور ان کی پشت پر کنکریوں کے نشان تھے، اور یہ کہا جاتا تھا یہ امیر المومنین ہیں، یہ امیر المومنین ہیں۔

(کتاب الزہد لاحمد ص ۱۵۸، حلیۃ الاولیاء رقم الحدیث: ۱۷۹، صفوۃ الصفوۃ ج ا ص ۱۳۷)

قبر کے پاس کھڑے ہو کر روتے:

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے آزاد شدہ غلام ہانی بیان کرتے ہیں کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ جب کسی قبر کے پاس کھڑے ہوتے تو اس قدر روتے کہ ان کی داڑھی آنسوؤں سے بھیگ جاتی۔ ان سے پوچھا گیا کہ آپ جنت اور دوزخ کا ذکر کرتے ہیں تو نہیں روتے اور قبر کو دیکھ کر اس قدر روتے ہیں، تو انہوں نے کہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:

قبر آخرت کی منازل میں سب سے پہلی منزل ہے۔ جو اس منزل سے نجات پا گیا اس کے لیے اس کے بعد کی منازل زیادہ آسان ہیں اور اگر اس سے نجات حاصل نہیں ہوئی تو بعد کی منازل زیادہ دشوار ہیں۔

(امام احمد، کتاب الزہد ص ۱۲۹، حلیۃ الاولیاء رقم الحدیث: ۱۸۹)

marfat.com
Marfat.com

شہادت سے پہلے حضور کی زیارت:

نافع بیان کرتے ہیں جس دن حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ شہید ہوئے اس دن صبح کو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اپنے اصحاب سے وہ خواب بیان کیا جو اس رات انہوں نے دیکھا تھا۔ انہوں نے کہا:

میں نے گزشتہ رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی، آپ نے مجھ سے فرمایا: اے عثمان! آج روزہ ہمارے پاس افطار کرنا، پھر حضرت عثمان ﷺ نے اس دن روزہ رکھ لیا اور اس دن وہ شہید ہو گئے۔

(الطبقات الکبریٰ ج ۳ ص ۵۵)

کثیر بن الصلت الکندی بیان کرتے ہیں جس دن حضرت عثمان ﷺ شہید ہوئے، اس دن وہ سو گئے اور وہ جمعہ کا دن تھا۔ جب وہ بیدار ہوئے تو انہوں نے کہا: اگر تم یہ نہ کہو کہ عثمان تمنائیں اور آرزوئیں کر رہے ہیں تو میں تمہیں ایک بات بتاتا ہوں، ان کے اصحاب نے کہا اللہ آپ کی حفاظت کرے ہم لوگوں کی طرح باتیں بنانے والے نہیں ہیں۔ حضرت عثمان نے کہا: میں نے خواب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی، آپ نے فرمایا: تم اس جمعہ کو ہمارے پاس حاضر ہونے والے ہو۔

(الطبقات ج ۳ ص ۵۵)

حضرت عثمان کی زوجہ بنت الفرافصہ نے بیان کیا کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو اونگھ آ گئی، جب وہ بیدار ہوئے تو انہوں نے کہا:

یہ لوگ مجھے شہید کر دیں گے۔ میں نے کہا: ہرگز نہیں! اے امیر المومنین۔ حضرت عثمان نے کہا: میں نے خواب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابو بکر اور حضرت عمر کی زیارت کی ہے، انہوں نے فرمایا: آج رات ہمارے پاس روزہ افطار کرنا۔

(الطبقات ج ۳ ص ۵۵)

بوقت شہادت تلاوت قرآن:

زبیر بن عبداللہ اپنی دادی سے روایت کرتے ہیں، جب حضرت عثمان رضی اللہ

marfat.com
Marfat.com

عنہ پر چھریوں سے وار کیے گئے تو انہوں نے کہا بسم اللہ توکلت علی اللہ ، خون ان کی داڑھی پر بہہ رہا تھا، قرآن مجید ان کے سامنے رکھا تھا، وہ قرآن مجید پڑھ رہے تھے اور خون قرآن مجید پر بہہ رہا تھا حتیٰ کہ خون اس آیت پر ٹھہر گیا:

فَسَيَكْفِيكَهُمُ اللّٰهُ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ (البقرہ:۱۳۷)

(الطبقات الکبریٰ ج ۳ ص ۵۵۔۵۴، امام احمد، کتاب الزہد ص ۱۵۹۔۱۵۸)

ابن سیرین بیان کرتے ہیں کہ جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو شہید کر دیا گیا تو ان کی اہلیہ نے کہا: تم نے ان کو شہید کر دیا، وہ ہر رات نماز میں قیام کرتے تھے اور ایک رکعت میں پورا قرآن ختم کر دیتے تھے۔

(الطبقات الکبریٰ ج ۲ ص ۵۶، حلیۃ الاولیاء، رقم الحدیث: ۱۶۵)

حضرت علی شیر خدا رضی اللہ عنہ کا خوف خدا:

جمیع بن عمر التیمی بیان کرتے ہیں کہ میں اپنی پھوپھی کے ساتھ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا، میں نے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سب سے زیادہ کون محبوب تھا؟ انہوں نے فرمایا: (سیدتنا) فاطمہ (رضی اللہ عنہا) پوچھا گیا اور مردوں میں؟ فرمایا: ان کے خاوند (حضرت علی رضی اللہ عنہ) بے شک جہاں تک مجھے معلوم ہے وہ بہت زیادہ روزے رکھنے والے اور بہت زیادہ راتوں کو قیام کرنے والے تھے۔

(سنن الترمذی رقم الحدیث: ۳۸۷۴، مسند ابویعلیٰ رقم الحدیث: ۵۸۵۷، المستدرک ج ۳ ص ۱۵۴)

بیت المال کو دھو ڈالتے:

مجمع بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیت المال کا سارا مال تقسیم کرنے کا حکم دیتے، پھر اس میں جھاڑو دے کر اس کو دھو ڈالتے پھر اس میں نماز پڑھتے اور یہ امید رکھتے کہ قیامت کے دن یہ بیت المال گواہی دے گا کہ انہوں نے بیت المال کے مال کو مسلمانوں سے روکا نہیں۔

(امام احمد، کتاب الزہد ص ۱۶۳، صفوۃ ج ۱ ص ۱۳۲)

marfat.com
Marfat.com

قلفہ کھانے کی عادت نہ پڑھ جائے:

حبہ بن جوین بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس فالودہ لایا گیا اوران کے سامنے رکھا گیا تو حضرت علی ﷛ نے فرمایا:

تیری بہت اچھی خوشبو ہے اور بہت اچھا رنگ ہے اور بہت اچھا ذائقہ ہے لیکن مجھے یہ ناپسند ہے کہ تجھ کو کھانے کی مجھے عادت پڑ جائے۔

(امام احمد، کتاب الزہد ص ۱۶۵)

ان کے اہل کے لئے کوئی خادم نہ تھا:

حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما نے حضرت علی کی شہادت کے بعد خطبہ دیا کہ تمہارے پاس سے ایک امین شخص چلا گیا، پہلوں میں اس جیسا کوئی امین تھا اور نہ بعد میں کوئی ان جیسا ہوگا، بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کو جہاد کے لیے بھیجتے تھے اور ان کو جھنڈا عطا فرماتے اور وہ ہمیشہ فتح و کامرانی کے ساتھ لوٹتے تھے۔ انہوں نے اپنے ترکہ میں کوئی سونا، چاندی نہیں چھوڑا علاوہ سات سو درہم کے جو انہوں نے مستحقین میں تقسیم کرنے کے لیے رکھے ہوئے تھے اور ان کے اہل کے لیے کوئی خادم نہیں تھا۔

(امام احمد، کتاب الزہد ص ۱۶۶)

بیت المال سے کپڑے نہ بنوائے:

یزید بن محجن بیان کرتے ہیں کہ ہم حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے، آپ نے اپنی تلوار منگوا کر اس کو میان سے نکالا پھر فرمایا:

اس تلوار کو کون خریدے گا، بخدا اگر میرے پاس لباس کو خریدنے کے لیے پیسے ہوتے تو میں اس کو نہ فروخت کرتا۔

(کتاب الزھد لاحمد ص ۱۶۴، حلیۃ الاولیاء رقم الحدیث: ۲۵۸)

ہارون بن عنترہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میں حضرت مولا علی ﷛ کی خدمت میں حاضر ہوا، وہ ایک چادر میں کپکپا رہے تھے۔ میں نے کہا:

marfat.com
Marfat.com

اے امیر المومنین ﷺ! اللہ نے آپ کے لیے اور آپ کے اہل کے لیے بھی اس بیت المال میں حصہ رکھا ہے، اور آپ نے اپنا یہ حال بنا رکھا ہے! حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں تمہارے مال میں سے کچھ کم نہیں کرنا چاہتا، میرے پاس صرف میری یہ چادر ہے جو میں مدینہ سے لایا تھا۔

(صفوۃ الصفوۃ ج اص ۱۴۳)

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا خوف خدا:

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم وہ قدسی صفات لوگ تھے جن کے دل حضور نبی کریم ﷺ کی صحبت کے اثر سے دنیاوی خواہشات سے مکمل طور پر پاک ہو چکے تھے۔ آیئے! ان کے زہد و تقویٰ اور خوف خدا کے بارے کچھ آگاہی حاصل کرتے ہیں۔

کاش میں ایک مینڈھا ہوتا:

زیاد بن مخراق بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ نے کہا: میری خواہش ہے کہ میں اپنے گھر کا ایک مینڈھا ہوتا، گھر میں کوئی مہمان آتا اور مجھے ذبح کر دیا جاتا اور گھر والے مجھے کھا لیتے۔

(کتاب الزہد لابن المبارک، رقم الحدیث: ۲۳۸)

قتادہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے کہا کاش! میں ایک مینڈھا ہوتا، مجھے گھر والے ذبح کر دیتے اور میرا گوشت کھا لیتے۔ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے کہا میں چاہتا ہوں کہ میں گھاس ہوتا اور مجھے تیز ہوا کے دن آندھی اڑا کر لے جاتی۔

(کتاب الزہد لابن المبارک، رقم الحدیث: ۲۴۱)

کاش میں پیدا نہ کی جاتی!

اسحاق بیان کرتے ہیں کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا:

کاش میں ایک درخت ہوتی جس کو کاٹ دیا جاتا! کاش میں پیدا نہ کی جاتی۔

marfat.com
Marfat.com

(کتاب الزہد للوکیع، رقم الحدیث: ۱۶۱، الطبقات الکبری، ج ۷، ص ۷۵، مصنف ابن ابی شیبہ، ج ۲، ص ۲۵۲-۲۵۱)

ضحاک بن مزاحم بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا کاش میں پرندہ ہوتا۔

(کتاب الزہد للوکیع، رقم الحدیث: ۱۶۲)

کاش مجھے مرنے کے بعد اٹھایا ہی نہ جاتا!

قاسم بن عبدالرحمٰن بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے پاس ایک شخص نے کہا کاش میں اصحاب الیمین سے ہوتا، حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا:

کاش مجھے مرنے کے بعد اٹھایا نہ جاتا۔

(کتاب الزہد للوکیع، رقم الحدیث: ۱۶۳)

کاش میں ایک پرندہ ہوتا!

یعقوب بن زید بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے درخت پر ایک پرندے کو دیکھ کر کہا کاش میں اس پرندہ کی جگہ ہوتا۔

(کتاب الزہد للوکیع، رقم الحدیث: ۱۶۵)

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اللہ عزوجل قیامت کے دن فرمائے گا ان کو دوزخ سے نکال لو جو میرا ذکر کرتے تھے، یا جو کسی بھی دن کسی بھی جگہ پر مجھ سے ڈرے تھے۔

(سنن الترمذی رقم الحدیث: ۲۵۹۴، کتاب الزہد لاحمد رقم الحدیث: ۲۱۶۴، المستدرک ج ۱ ص ۷۰)

امام اعظم رضی اللہ عنہ کا خوف خدا:

امام زعفرانی لکھتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہارون الرشید نے امام ابو یوسف سے کہا کہ امام ابوحنیفہ کے اوصاف بیان کیجئے۔ فرمایا:

امام اعظم حرام کاموں سے شدید اجتناب کرتے تھے۔ بغیر علم کے دین میں کوئی بات کہنے سے سخت ڈرتے تھے، وہ اللہ تعالیٰ کی عبادت میں انتہائی مجاہدہ کرتے، اہل دنیا کے منہ پر

marfat.com

Marfat.com

کبھی ان کی تعریف نہیں کرتے تھے۔ اکثر خاموش رہتے اور مسائل دینیہ میں غور فکر کرتے رہتے تھے۔ اتنے عظیم علم کے باوجود بے حد سادہ اور منکسر المزاج تھے۔ جب ان سے کوئی سوال پوچھا جاتا تو کتاب و سنت کی طرف رجوع کرتے اور اگر اس کی نظیر قرآن و حدیث میں نہ ملتی تو پھر قیاس کرتے۔ نہ کسی شخص سے طمع کرتے اور نہ بھلائی کے سوا کبھی کسی کا تذکرہ کرتے۔ ہارون الرشید یہ سنتے ہی کہنے لگا، صالحین کے اخلاق ایسے ہی ہوتے ہیں، پھر اس نے کاتب کو ان اوصاف کے لکھنے کا حکم دیا اور اپنے بیٹے سے کہا:

ان اوصاف کو یاد کرلو۔

(امام ابن بزار کردری، مناقب کردری ج ۱ ص ۲۲۶)

امام ابو یوسف ﷫ فرماتے ہیں کہ امام اعظم ﷫ اگر کسی کو کچھ عطا فرماتے اور وہ اس پر ان کا شکر گزار ہوتا تو آپ کو بے حد افسوس ہوتا۔ فرماتے: شکر کا مستحق تو صرف اللہ تعالیٰ ہی ہے جس کا دیا ہوا مال میں نے تم تک پہنچایا ہے۔ امام ابو یوسف نے کہا: امام اعظم بیس سال تک میری اور میرے اہل وعیال کی کفالت فرماتے رہے۔ ایک دن میں نے عرض کیا کہ میں نے آپ جیسا فیاض کوئی شخص نہیں دیکھا۔ فرمایا، تم نے حماد کو نہیں دیکھا ورنہ ایسا کبھی نہ کہتے۔

فضل بن وکیل کہتے ہیں کہ میں نے تابعین میں امام ابو حنیفہ ﷫ کی طرح کسی شخص کو شدت خشوع سے نماز پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا۔ دعا مانگتے وقت خوف خداوندی سے آپ کا چہرہ زرد ہو جاتا تھا اور کثرت عبادت کی وجہ سے آپ کا بدن کسی سال خوردہ مشک کی طرح مرجھایا ہوا معلوم ہوتا تھا۔ ایک بار آپ نے رات کو نماز میں قرآن کریم کی آیت مبارکہ بل الساعة موعدهم والساعة ادهى وامر کی تلاوت کی پھر اس کی قرأت سے آپ پر ایسا کیف طاری ہوا کہ بار بار اس آیت کو دہراتے رہے یہاں تک کہ مؤذن نے صبح کی اذان کہہ دی۔

(علامہ ابن حجر ہیتمی مکی، الخیرات الحسان ص ۸۳)

marfat.com

Marfat.com

......درگذر کریں......

marfat.com
Marfat.com

فہرست

صفحہ نمبر	نام عنوان	نمبر شمار
254	قرآن مجید میں معاف کر دینے کی فضیلت	1
254	نبی کریم ﷺ کا اسوۂ حسنہ	2
255	آپ کا حلم غضب پر بھاری رہتا	3
256	دیہاتی آدمی سے بدلہ نہ لیا	4
257	عبداللہ بن ابی کی گستاخیوں پر معافی	5
258	قرض کو اچھے طریقے سے ادا کرو	6
259	قتل کے لئے آنے والے کو امان لکھ دی	7
260	میں گواہی دیتا ہوں آپ اللہ کے رسول ہیں	8
263	عبداللہ بن ابی کی نماز جنازہ پڑھا دی	9
264	اہل مکہ کو مکمل معافی دے دی	10
265	ہند کی بیعت	11
266	عمیر بن وہب کی صفوان بن امیہ کے لئے سفارش	12
267	عکرمہ بن ابی جہل کو بھی معاف کر دیا	13
269	ہبار بن اسود کو معاف فرما دیا	14
270	معاف کرنے والے کی عزت بڑھتی ہے	15
270	حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کے قاتل وحشی کو معاف کر دیا	16
272	غصہ کیا ہے؟	17

marfat.com

Marfat.com

273	غصہ کا علاج	18
274	ہمارے دادا مرشد کا ارشاد	19
274	جو بدلے کی قوت کے باوجود غصے کو روکے	20
275	بڑا پہلوان کون؟	21
275	سرکارِ کائنات ﷺ کی نصیحت	22
276	مشرکہ ماں کے ساتھ نرمی کا حکم	23

marfat.com
Marfat.com

قرآن مجید میں معاف کردینے کی فضیلت:

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا:

خُذِ الْعَفْوَ وَاْمُرْ بِالْعُرْفِ وَاَعْرِضْ عَنِ الْجَاهِلِيْنَ (الاعراف:۱۹۹)

ترجمہ: "معاف کرنا اختیار فرمائیں، نیکی کا حکم دیں۔ اور جاہلوں سے رخ انور پھیر لیں"

وَلْيَعْفُوْا وَلْيَصْفَحُوْا اَلَا تُحِبُّوْنَ اَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَكُمْ (النور:۲۲)

ترجمہ "(اور اہل فضل کو چاہئے) کہ وہ معاف کردیں اور درگزر کریں کیا تم یہ پسند نہیں کرتے کہ اللہ تمہیں بھی بخش دے"۔

وَالَّذِيْنَ يَجْتَنِبُوْنَ كَبَائِرَ الْاِثْمِ وَالْفَوَاحِشَ وَاِذَا مَا غَضِبُوْا هُمْ يَغْفِرُوْنَ (الشوریٰ:۳۷)

ترجمہ "اور جو لوگ کبیرہ گناہوں اور بے حیائی کے کاموں سے بچتے ہیں اور جب وہ غضبناک ہوں تو معاف کر دیتے ہیں"۔

وَجَزٰٓؤُا سَيِّئَةٍ سَيِّئَةٌ مِّثْلُهَا فَمَنْ عَفَا وَاَصْلَحَ فَاَجْرُهٗ عَلَى اللّٰهِ (الشوریٰ:۴۰)

ترجمہ "برائی کا بدلہ اسی کی مثل برائی ہے، پھر جو معاف کردے اور اصلاح کرے تو اس کا اجر اللہ (کے ذمہ کرم) پر ہے۔

وَلَمَنْ صَبَرَ وَغَفَرَ اِنَّ ذٰلِكَ لَمِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ (الشوریٰ:۴۳)

ترجمہ "اور البتہ جو صبر کرے اور معاف کردے تو یقیناً ضرور یہ ہمت والوں کے کاموں میں سے ہے"۔

نبی کریم ﷺ کا اسوۂ حسنہ:

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم طبعاً سخت مزاج اور درشت کلام کرنے والے نہ تھے اور نہ ہی تکلفاً سخت مزاج تھے اور نہ بازار میں شور کرتے تھے اور نہ برائی کا جواب برائی سے دیتے تھے۔ ہاں! معاف کردیتے تھے اور درگزر کرتے تھے۔

(یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ سنن الترمذی رقم الحدیث:۲۰۱۶)

marfat.com
Marfat.com

جس طرح حضور نبی کریم ﷺ کی سیرت کے دوسرے اخلاقی پہلو نہایت عظیم الشان ہیں اسی طرح نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم معاف کرنے اور بدلہ نہ لینے میں آپ کی شان بہت ارفع واعلیٰ ہے۔آپ کے دشمنوں نے آپ کو سخت سزا پہنچائی حتیٰ کہ آپ کے سامنے کا نچلا دانت شہید کردیا اور آپ کا چہرہ خون آلود کردیا۔آپ کے بعض اصحاب نے فرمایا آپ ان کے خلاف دعا فرمائیں۔آپ نے فرمایا مجھے لعنت کرنے والا بنا کر نہیں بھیجا گیا بلکہ مجھے دعا کرنے والا اور رحمت کرنے والا بنا کر بھیجا گیا ہے، اے اللہ! میری قوم کی مغفرت فرما، میری قوم کو ہدایت دے کیونکہ وہ مجھے نہیں پہچانتے۔

آپ کا حلم غضب پر بھاری رہتا:

امام طبرانی، امام ابن حبان، امام حاکم اور امام بیہقی نے یہودیوں کے ایک ایسے عالم سے روایت کیا جو مسلمان ہو چکے تھے۔انہوں نے کہا نبوت کی جتنی علامات تھیں وہ سب میں نے سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چہرے کو دیکھتے ہی پہچان لیں مگر دو علامتوں کے متعلق مجھے کوئی خبر نہ تھی۔میں نے ایک مقررہ مدت کے ادھار پر آپ کو کھجوریں فروخت کیں اور مدت کے آنے سے پہلے میں نے آپ سے قیمت کا تقاضا کیا، ابھی دو تین دن رہتے تھے کہ میں نے آپ کی قمیض پکڑ لی اور سخت غصہ سے آپ کو گھورا اور کہا اے محمد! آپ میرا حق ادا نہیں کرتے۔اللہ کی قسم! اے عبدالمطلب کی اولاد! تم لوگ سخت نادہند ہو (معاذ اللہ)۔حضرت عمر نے کہا: اے اللہ کے دشمن! تو میرے سامنے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے ایسی بات کہہ رہا ہے، اللہ کی قسم اگر مجھے تیری قوم سے معاہدہ کا خیال نہ ہوتا تو میں اپنی تلوار سے تیرا سر قلم کردیتا۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انتہائی سکون سے تبسم فرماتے ہوئے حضرت عمر کی طرف دیکھ رہے تھے۔پھر فرمایا مجھے اور اس شخص کو کسی اور بات کے کہنے کی ضرورت تھی۔تم مجھے اچھی طرح قرض ادا کرنے کا کہتے اور اس کو اچھے طریقے سے تقاضا کرنے کا کہتے، جاؤ عمر (رضی اللہ عنہ) اس کا قرض ادا کر

marfat.com
Marfat.com

دو اور اس کے اس حق کے علاوہ بیس صاع زیادہ دینا۔ حضرت عمر نے اسی طرح کیا۔ میں نے کہا اے عمر! میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرے میں نبوت کی تمام علامات دیکھ چکا تھا مگر میں دو علامتیں دیکھنا چاہتا تھا، ایک یہ کہ آپ کا حلم آپ کے غضب پر غالب رہتا ہے اور دوسری یہ کہ زیادہ غضب آپ میں صرف حلم کو ہی زیادہ کرتا ہے۔ اب میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کو رب مان کر راضی ہوں اور اسلام کو دین مان کر اور سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو نبی مان کر راضی ہوں۔

دیہاتی آدمی سے بدلہ نہ لیا:

امام ابوداؤد نے روایت کیا ہے کہ ایک اعرابی نے آپ کی چادر اتنے زور سے کھینچی کہ آپ کی گردن پر نشان پڑ گیا۔ وہ یہ کہہ رہا تھا کہ مجھے ان دو اونٹوں پر کھانے پینے کی چیزیں لاد کر دیجئے کیونکہ آپ مجھے نہ تو اپنے مال سے کچھ دیں گے نہ ہی اپنے باپ کے مال سے۔ آپ نے فرمایا نہیں اور تین بار اللہ سے مغفرت چاہی اور فرمایا میں اس وقت تک تم کو ان اونٹوں پر غلہ لاد کر نہیں دوں گا جب تک تم مجھے اس چادر کھینچنے کا بدلہ نہیں دو گے، اس نے کہا اللہ کی قسم! میں بدلہ نہیں دوں گا۔ آپ نے ایک شخص کو بلا کر فرمایا اس شخص کو ایک اونٹ پر کھجوریں لاد دو اور ایک اونٹ پر جَو لاد دو۔

امام بخاری نے جو روایت کی ہے اس میں ہے کہ جب اس نے زور سے چادر کھینچی تو آپ نے اس کی طرف مڑ کر دیکھا پھر آپ ہنسے اور اس کو دینے کا حکم دیا۔ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ معاف کرنے اور درگزر کرنے اور ایذاء رسانی پر صبر کرنے کی آپ میں بہت عظیم صفت تھی۔ آپ کی اس عظیم صفت کی وجہ سے سخت طبیعت اور جفا کیش، سنگ دل لوگ جو پہلے آپ سے وحشیوں کی طرح متنفر تھے، آپ کی اس نرم دلی کو دیکھ کر آپ کے فرمانبردار ہو گئے اور آپ پر اپنی جان و مال نچھاور کرنے لگے۔

(علامہ ابن حجر مکی، اشرف الوسائل ص ۵۰۳)

marfat.com

Marfat.com

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے کبھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی ذات پر کیے جانے والے ظلم کا بدلہ لیتے ہوئے نہیں دیکھا۔ جب تک کوئی شخص اللہ تعالیٰ کی حدود میں سے کسی حد کو نہ توڑے اور جب کوئی شخص اللہ تعالیٰ کی حدود میں سے کسی حد کو توڑتا تھا تو آپ سے بڑھ کر غضب ناک کوئی نہیں ہوتا تھا اور جب بھی آپ کو دو کاموں میں سے کسی ایک کام کا اختیار دیا جاتا تو آپ ان میں سے آسان کام کو اختیار فرما لیتے بشرطیکہ وہ گناہ نہ ہو۔

(صحیح البخاری رقم الحدیث: ۳۵۶۰، صحیح مسلم رقم الحدیث: ۲۳۲۷، سنن ابوداؤد رقم الحدیث: ۴۷۸۵)

عبداللہ ابن ابی کی گستاخیوں پر معافی:

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فدک کی بنی ہوئی ایک موٹی چادر اوڑھ کر دراز گوش پر سوار ہو کر بنو خزرج کے امیر حضرت سعد بن عبادہ کی عیادت کے لیے جا رہے تھے اور حضرت اسامہ آپ کے پیچھے بیٹھے ہوئے تھے۔ یہ جنگ بدر سے پہلے کا واقعہ ہے۔ آپ ایک مجلس کے پاس سے گزرے جس میں عبد اللہ بن ابی ابن سلول بیٹھا ہوا تھا۔ یہ اس وقت تک اسلام نہیں لایا تھا۔ اس مجلس میں مسلمانوں، مشرکوں، بت پرستوں اور یہودیوں کے بہت سے لوگ تھے اور مسلمانوں میں حضرت عبداللہ بن رواحہ بھی تھے۔ جب اس مجلس کو آپ کی سواری کے گرد و غبار نے ڈھانپ لیا تو عبداللہ بن ابی نے اپنی ناک پر چادر رکھ لی، پھر کہا ہم پر گرد نہ ڈالو۔ رسول اللہ ﷺ وہاں سلام کر کے رک گئے، اور ان لوگوں کو اللہ کی (عبادت کی) دعوت دی اور ان کو قرآن پڑھ کر سنایا۔ عبداللہ بن ابی نے کہا اے شخص! اگر یہ حق ہے تو اس کلام سے اچھی کوئی چیز نہیں ہے۔ تم ہمیں ہماری مجلس میں ایذا نہ دو اور اپنی سواری پر واپس چلے جاؤ، اور جو تمہارے پاس آئے اس کو سناؤ۔ حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ نے کہا کیوں نہیں! یا رسول اللہ ﷺ! آپ ہماری مجلس میں ٹھہریں، ہم اس کو پسند کرتے ہیں، پھر

marfat.com
Marfat.com

مسلمان، مشرک اور یہود ایک دوسرے کو برا کہنے لگے، حتی کہ وہ لڑنے کے قریب ہو گئے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان کو سمجھاتے رہے یہاں تک کہ وہ خاموش ہو گئے، پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی سواری پر بیٹھ کر روانہ ہو گئے اور حضرت سعد بن عبادہ کے پاس پہنچے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے سعد! کیا تم نے نہیں سنا کہ ابو حباب (عبداللہ بن ابی) نے کیا کہا ہے؟۔ (پھر فرمایا) اس نے یہ، یہ کہا ہے۔ (یعنی آپ نے راستے والا سارا واقعہ بیان فرمایا)، حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ! اس کو معاف کر دیجئے اور اس سے درگزر فرمائیے۔ اس ذات کی قسم جس نے آپ پر حق کتاب نازل کی ہے۔ اس شہر کے لوگوں نے اس پر اتفاق کر لیا تھا کہ وہ عبداللہ بن ابی کو سرداری کا تاج پہنائیں گے اور جب اللہ تعالیٰ نے آپ کو حق دے کر بھیجا اور اس (کی سرداری کو) ناپسند فرمایا تو اس کو اس سے بہت تکلیف پہنچی۔ اس کی آپ کے ساتھ بدسلوکی کی یہی وجہ ہے۔ آپ ﷺ نے اس کو معاف کر دیا، اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب، اللہ کے حکم کے مطابق اہل کتاب اور یہودیوں کو معاف کر دیتے تھے اور ان کی ایذا پر صبر کرتے تھے۔

(صحیح البخاری، رقم الحدیث: ۴۵۶۶، اس حدیث کو امام مسلم اور امام احمد نے بھی روایت کیا ہے۔)

قرض کو اچھے طریقے سے ادا کر دو:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے تقاضا کیا اور بہت بدکلامی کی، آپ کے اصحاب نے اس کو مارنے کا ارادہ کیا، آپ نے فرمایا اس کو چھوڑ دو، کیونکہ صاحب حق کے لیے بات کرنے کی گنجائش ہوتی ہے اور ایک اونٹ خرید کر اس کا حق ادا کر دو، صحابہ نے کہا اس وقت جو اونٹ دستیاب ہیں اس کے اونٹ سے افضل ہیں۔ آپ نے فرمایا وہی خرید کر اس کو ادا کر دو، کیونکہ تم میں سے بہترین شخص وہ ہے جو قرض اچھی طرح ادا کرے۔

marfat.com
Marfat.com

(صحیح بخاری ج۱ص ۳۲۲،۳۲۱،۳۰۹)

قتل کے لئے آنے والے کو امان لکھ دی:

حضرت براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ کی طرف ہجرت کر رہے تھے تو سراقہ بن مالک بن جعشم نے آپ کا پیچھا کیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی تو اس کا گھوڑا زمین میں دھنس گیا، اس نے کہا: آپ میرے لیے اللہ سے دعا کیجئے میں آپ کو کوئی نقصان نہیں پہنچاؤں گا، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے لیے دعا کی۔

(صحیح بخاری ج۱ص ۵۵۵)

عبدالرحمن بن مالک المدلجی (سراقہ بن مالک کے بھتیجے) روایت کرتے ہیں کہ سراقہ بن مالک بیان کرتے ہیں کہ ہمارے پاس کفار قریش کے قاصد آئے اور انہوں نے کہا قریش نے یہ اعلان کیا ہے کہ جو شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر رضی اللہ عنہ کو قتل کرے گا (معاذ اللہ) یا ان کو گرفتار کر کے لائے گا تو ہر ایک کے بدلہ میں اس کو سو اونٹ انعام میں دیئے جائیں گے۔ اسی وقت ایک شخص آیا اور اس نے کہا میں نے ساحل کے ساتھ ساتھ کچھ لوگ دیکھے ہیں اور میرا گمان ہے کہ وہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اور ان کے اصحاب ہیں، میں نے اس کو ٹالنے کے لیے کہا وہ نہیں ہوں گے اور تم نے فلاں فلاں کو دیکھا ہوگا، میں تھوڑی دیر تک وہاں بیٹھا رہا پھر میں گھر گیا اور میں نے اپنی کنیز سے کہا کہ میری گھوڑی کو فلاں ٹیلے کے پیچھے لے جاؤ۔ میں اپنا نیزہ لے کر گھوڑی پر سوار ہوا یہاں تک کہ میں ان کے قریب جا پہنچا پھر میں نے اپنے ترکش سے تیر نکال کر فال نکالی تو وہ میرے خلاف نکلی، لیکن میں نے فال والے تیر کی مخالفت کی اور آپ کا پیچھا کرتا رہا حتی کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قرآن پڑھنے کی آواز سنی، آپ ﷺ ادھر، ادھر نہیں دیکھ رہے تھے اور حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ ادھر ادھر دیکھ رہے تھے۔ اچانک میری گھوڑی

marfat.com
Marfat.com

کے اگلے پیر زمین میں دھنس گئے اور میں زمین پر گر گیا، میں نے اس کو ڈانٹا لیکن اس کے پیر زمین سے نہیں نکل سکے میں نے پھر تیر سے فال نکالی تو میرے خلاف نکلی، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر کو امان دینے کا اعلان کیا، وہ ٹھہر گئے اور میں پھر اپنی گھوڑی پر سوار ہو کر ان کے پاس گیا اور جس وقت میری گھوڑی زمین میں دھنس گئی تھی اس وقت مجھے یہ خیال آیا کہ عنقریب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دین غالب ہو جائے گا، میں نے آپ کو بتایا کہ آپ کی قوم نے آپ پر سو اونٹوں کا انعام رکھا تھا اور یہ بتایا کہ قریش آپ کو قتل کرنے یا آپ کو گرفتار کرنے کی کوششیں کر رہے ہیں اور میں نے آپ کو زادراہ اور مال پیش کیا، آپ نے اس کو قبول نہیں فرمایا اور مجھ سے کوئی سوال نہ کیا صرف اتنا فرمایا کہ ہمارے معاملہ کو پوشیدہ رکھنا میں نے آپ ﷺ سے یہ عرض کیا کہ آپ مجھے امان لکھ کر دے دیں، آپ نے عامر بن فہیرہ کو حکم دیا۔ اس نے چمڑے کے ایک ٹکڑے پر امان لکھ دی پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (مدینہ طیبہ کی طرف) روانہ ہو گئے۔

(صحیح بخاری ج ا ص ۵۵۴)

میں گواہی دیتا ہوں آپ اللہ کے رسول ہیں:

امام عبدالملک بن ہشام روایت کرتے ہیں:

عروہ بن زبیر بیان کرتے ہیں کہ جنگ بدر میں قریش کی شکست کے بعد عمیر بن وہب اور صفوان بن امیہ کعبہ معظمہ میں بیٹھے ہوئے باتیں کر رہے تھے۔ عمیر بن وہب قریش کے شیطانوں میں سے ایک بڑا شیطان تھا اور وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب کو بہت ایذا پہنچایا کرتا تھا۔ مکہ میں آپ نے اور آپ کے اصحاب نے اس سے بہت تکلیفیں اٹھائی تھیں۔ عمیر کا بیٹا وہب بن عمیر بدر کے قیدیوں میں تھا۔ انہوں نے مقتولین بدر کا ذکر کیا۔ صفوان نے کہا:

خدا کی قسم! ان کے بعد اب زندہ رہنے میں کوئی بھلائی نہیں ہے۔

marfat.com

Marfat.com

عمیر نے کہا: تم نے سچ کہا، خدا کی قسم اگر میں نے علی کا قرض نہ دینا ہوتا جس کی میرے پاس گنجائش نہیں ہے اور مجھے اپنے بال بچوں کے ضائع ہو جانے کا خدشہ نہ ہوتا تو میں ابھی روانہ ہوتا اور محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو (معاذ اللہ) قتل کر کے آتا۔

صفوان نے اس بات کو غنیمت جانا اور کہا: تمہارے قرض کا میں ضامن ہوں اور تمہارے بال بچے میرے بال بچوں کے ساتھ رہیں گے اور جب تک وہ زندہ رہیں گے ان کا خرچ میں اٹھاؤں گا۔

اس معاہدہ کے بعد عمیر نے اپنی تلوار کو زہر میں ڈبویا اور مدینہ پہنچ گیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ صحابہ کے ساتھ بیٹھے ہوئے جنگ بدر کے متعلق باتیں کر رہے تھے۔ اچانک حضرت عمر نے دیکھا کہ عمیر بن وہب مسجد کے دروازے پر گلے میں تلوار لٹکائے کھڑا ہوا ہے۔ حضرت عمر نے کہا اللہ کا یہ دشمن ضرور کسی شر کی نیت سے آیا ہے۔ جنگ بدر کے دن یہی شخص فتنہ کی آگ بھڑکا رہا تھا۔ پھر حضرت عمر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئے اور کہا اے اللہ کے نبی ﷺ! یہ اللہ کا دشمن عمیر بن وہب ہے تلوار لٹکائے ہوئے آیا ہے۔ آپ نے فرمایا اس کو میرے پاس لاؤ۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس کو لے آئے اس کی گردن سے اس کی تلوار کی پیٹی پکڑ لی اور اس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھا دیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اے عمر! اس کو چھوڑ دو، اور عمیر سے کہا میرے قریب آؤ!

اس نے کہا:

"صبح بخیر"۔ یہ زمانہ جاہلیت کا سلام تھا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہمارا اسلام تمہارے سلام سے بہتر ہے اور وہی اہل جنت کا سلام ہے۔

آپ ﷺ نے اس سے پوچھا:

marfat.com

Marfat.com

اے عمیر! تم کس لیے آئے ہو؟ اس نے کہا آپ کے پاس جو ہمارے قیدی ہیں ان کے متعلق یہ کہنے آیا ہوں کہ آپ ان پر احسان کریں۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

پھر تمہارے گلے میں یہ تلوار کیسی ہے؟ اس نے کہا ان تلواروں کے لیے خرابی ہو انہوں نے ہم سے کون سی مصیبت دور کر دی ہے!

آپ نے فرمایا: کیا تم سچ کہہ رہے ہو کہ تم اسی لیے آئے ہو؟

اس نے کہا: خدا کی قسم میں اسی لیے آیا ہوں۔

آپ ﷺ نے فرمایا:

نہیں، بلکہ تم اور صفوان بن امیہ صحن کعبہ میں بیٹھے ہوئے تھے۔ تم نے مقتولین بدر کا ذکر کیا پھر تم نے کہا اگر مجھ پر علی کا قرض اور بچوں کی ذمہ داری نہ ہوتی تو میں ابھی روانہ ہو جاتا اور محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو قتل کر کے آتا، پھر صفوان نے اس شرط پر تمہارے قرض اور تمہارے بچوں کی ذمہ داری لے لی کہ تم مجھے قتل کر دو گے اور تمہارے اس ارادہ کے پورا ہونے کے درمیان اللہ حائل ہو گیا۔

یہ سن کر عمیر نے بے ساختہ کہا:

"میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ اللہ کے رسول ہیں"

یا رسول اللہ! پہلے ہم آسمانی خبروں اور وحی کے متعلق آپ کو جھٹلاتے تھے، اور یہ ایسی خبر ہے کہ جس کے موقع پر میرے اور صفوان کے سوا کوئی موجود نہیں تھا، خدا کی قسم! مجھے یقین ہے کہ آپ کو یہ بات صرف اللہ نے بتائی ہے۔ اللہ کا شکر ہے جس نے مجھے اسلام کی ہدایت دی، اس نے کلمہ شہادت پڑھا۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے (صحابہ کرام سے) فرمایا یہ تمہارا دینی بھائی ہے اس کو قرآن کی تعلیم دو، اور اس کے قیدی کو آزاد کر دو، پھر حضرت عمیر بن وہب مکہ چلے گئے اور اسلام کی تبلیغ کرنے لگے اور جس طرح پہلے مسلمانوں پر ظلم کرتے تھے اب مشرکین کے

marfat.com
Marfat.com

خلاف (تلوار) چلاتے تھے، ان کی تبلیغ سے بہت لوگ مسلمان ہو گئے۔

(سیرۃ النبویہ علی حاشیہ الروض الانف ج ۴ ص ۸۴، فتح الباری ج ۳ ص ۳۷-۳۶)

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو قتل کرنے کے ارادہ سے زہر میں بجھی ہوئی تلوار لے کر آیا وہ آپ کی نرمی اور حسن اخلاق کو دیکھ کر نہ صرف مسلمان ہوا بلکہ اسلام کا مبلغ بن گیا!

عبداللہ ابن ابی کی نماز جنازہ پڑھادی:

حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب عبداللہ بن ابی بن سلول فوت ہو گیا تو اس کی نماز جنازہ پڑھانے کے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو عرض کیا گیا، جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کی نماز جنازہ پڑھانے کے لیے کھڑے ہوئے تو میں دوڑ کر آپ کے پاس گیا۔ میں نے کہا یا رسول اللہ ﷺ کیا آپ ابن ابی کی نماز جنازہ پڑھا رہے ہیں؟ حالانکہ اس نے فلاں دن یہ اور یہ کہا تھا (کہ مدینہ پہنچ کر عزت والے ذلت والوں کو نکال دیں گے اور یہ کہا تھا کہ جو لوگ آپ کے ساتھ ہیں جب تک وہ آپ کا ساتھ چھوڑ نہ دیں اس وقت تک ان پر خرچ نہ کرو اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا پر بدکاری کی تہمت لگائی تھی جس سے آپ کو سخت رنج پہنچا تھا، اور آپ سے کہا تھا کہ آپ کی سواری دور کرو مجھے اس سے بدبو آتی ہے، جنگ احد میں عین لڑائی کے وقت اپنے تین سو ساتھیوں کو لے کر لشکر سے نکل گیا) میں آپ کو یہ تمام باتیں گنوا تا رہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تبسم فرما کر کہا۔

"اپنی رائے کو رہنے دو"

جب میں نے بہت اصرار کیا تو آپ نے فرمایا مجھے اختیار دیا گیا ہے (کہ استغفار کرو یا نہ کرو) سو میں نے (استغفار کرنے کو) اختیار کر لیا، اور اگر میں یہ جانتا کہ اگر میں نے ستر مرتبہ سے زیادہ استغفار کیا تو اس کی مغفرت کر دی جائے گی تو میں ستر مرتبہ سے زیادہ

marfat.com
Marfat.com

استغفار کرتا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی نماز جنازہ پڑھائی۔

(صحیح بخاری ج ۲ ص ۶۷۴)

حضرت قتادہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس معاملہ میں سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا میری قمیص اور اس پر میری نماز جنازہ اس سے اللہ کے عذاب کو دور نہیں کر سکتی اور بے شک مجھے یہ امید ہے کہ میرے اس عمل سے اس کی قوم کے ایک ہزار آدمی اسلام لے آئیں گے۔

(جامع البیان ج ۱۰ ص ۱۴۲)

پھر آپ کی اس نرمی اور حسن اخلاق کو دیکھ کر عبداللہ بن ابی کی قوم کے ایک ہزار آدمی اسلام لے آئے۔

اہل مکہ کو مکمل معافی دے دی:

جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ فتح کر لیا تو ابوسفیان بن الحارث اور عبداللہ بن ابی امیہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہونے کی اجازت طلب کی اور حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے ان کی سفارش کی، ابوسفیان نے کہا اگر مجھے باریاب ہونے کی اجازت نہ ملی تو میں اپنے بیٹے کا ہاتھ پکڑ کر زمین میں نکل جاؤں گا اور بھوکا پیاسا مر جاؤں گا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سنا تو آپ کا دل پسیج گیا اور آپ نے ان کو اجازت دے دی۔ انہوں نے آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر اسلام قبول کر لیا، ایک قول یہ ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ابوسفیان سے کہا تم حضور کے سامنے کی طرف سے جانا اور آپ سے وہی کہنا جو حضرت یوسف علیہ السلام کے بھائیوں نے حضرت یوسف سے کہا تھا۔

خدا کی قسم اللہ تعالیٰ نے آپ کو ہم پر فضیلت دی ہے اور بے شک ہم ہی قصور وار تھے۔

انہوں نے اسی طرح کہا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

marfat.com

Marfat.com

آج کے دن تم پر کوئی ملامت نہیں۔ اللہ تعالیٰ تم کو معاف فرمائے اور وہ سب سے زیادہ رحم فرمانے والا ہے۔

آپ ﷺ نے ان کو قریب بٹھایا اور انہوں نے اسلام قبول کر لیا اور ابوسفیان نے پچھلی تمام زیادتیوں پر معافی مانگی، ایک اور روایت میں ہے کہ حضرت عباس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ! ابوسفیان فخر کو پسند کرتا ہے، اس کو کوئی ایسی چیز عنایت کیجئے جس کی وجہ سے یہ اپنی قوم میں فخر کرے، آپ نے فرمایا ٹھیک ہے جو شخص ابوسفیان کے گھر میں داخل ہوگا اس کو امان ہے اور جو شخص حکیم بن حزام کے گھر میں داخل ہوگا اس کو امان ہے اور جو شخص مسجد میں داخل ہوگا اس کو امان ہے اور جس نے اپنے گھر کا دروازہ بند کر لیا اس کو امان ہے۔

(الکامل فی التاریخ ج ۲ ص ۱۶۶۔۱۶۴)

ہند کی بیعت:

جب آپ کے سامنے ہند کو پیش کیا گیا تو آپ نے فرمایا کیا یہ ہند ہے؟ ہند نے کہا میں ہند ہوں، اللہ آپ کو معاف فرمائے آپ میری پچھلی باتوں کو معاف کر دیجئے، ہند کے ساتھ اور بھی عورتیں تھیں۔ آپ نے ان سے عہد لیا کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کریں گی، چوری نہیں کریں گی، بدکاری نہیں کریں گی، اولاد کو قتل نہیں کریں گی کسی بے قصور پر بہتان نہیں باندھیں گی، کسی نیک کام میں حضور کی نافرمانی نہیں کریں گی، پھر آپ نے حضرت عمر سے فرمایا ان سے بیعت لو، اور ان سب کے لیے مغفرت کی دعا کی۔

(الکامل فی التاریخ ج ۲ ص ۱۷۲۔۱۷۱)

ابوسفیان نے کئی بار بار مدینہ منورہ پر حملے کیے تھے اور ہمیشہ مسلمانوں کو نقصان پہنچانے میں پیش پیش رہا تھا، آپ نے ابوسفیان پر قابو پانے کے بعد اس کو معاف کر دیا، ہند نے آپ کے محبوب چچا حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کا کلیجہ نکال کر کچا چبایا تھا مکہ فتح کرنے کے بعد آپ نے اس کو بھی معاف کر دیا۔ نبی کریم ﷺ کے اسوۂ حسنہ پر عمل کرنے والے

marfat.com
Marfat.com

ذرا سوچیں کہ کیا وہ اپنے جانی دشمنوں کو معاف کرنے کا حوصلہ رکھتے ہیں؟ جانی دشمنوں کو معاف کرنا تو دور کی بات ہے اگر ہم اپنے بھائیوں کی چھوٹی چھوٹی غلطیوں کو کھلے دل سے معاف کرنا شروع کر دیں تو آج بھی اس معاشرے میں روحانی اور اخلاقی انقلاب آ سکتا ہے۔

عمیر بن وھب کی صفوان بن امیہ کے لئے سفارش:

عروہ بن زبیر بیان کرتے ہیں کہ صفوان بن امیہ (یہی وہ شخص ہے جس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو قتل کرنے کے لیے عمیر بن وہب کو مدینہ بھیجا تھا) جدہ جانے کے لیے مکہ سے نکلا تا کہ جدہ سے یمن چلا جائے، حضرت عمیر بن وہب نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا:

یا رسول اللہ! صفوان بن امیہ اپنی قوم کا سردار ہے اور وہ آپ کے خوف سے بھاگ رہا ہے تا کہ اپنے آپ کو سمندر میں گرا دے آپ اس کو امان دے دیجئے، آپ نے فرمایا اس کو امان ہے، انہوں نے کہا:

یا رسول اللہ! مجھ کو کوئی ایسی چیز عنایت کیجئے جس سے یہ معلوم ہو جائے کہ آپ نے اس کو امان دے دی ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اپنا وہ عمامہ عطا فرمایا جس کو پہن کر آپ مکہ میں داخل ہوئے تھے، حضرت عمیر وہ عمامہ لے کر گئے اور ان کو جدہ میں جالیا اس وقت وہ جہاز میں سوار ہونے کا ارادہ کر رہے تھے۔ انہوں نے کہا اے صفوان! اپنے آپ کو ہلاک کرنے کی بجائے اپنے دل میں اللہ کو یاد کرو، دیکھو یہ امان ہے جو میں تمہارے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے لے کر آیا ہوں۔ صفوان نے کہا تم چلے جاؤ، حضرت عمیر نے کہا اے صفوان، وہ سب سے زیادہ افضل، سب سے زیادہ نیک، سب سے زیادہ حلیم اور سب سے اچھے ہیں، حضرت عمیر رضی اللہ عنہ صفوان کو حضور کے پاس لے آئے، صفوان نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا، اس کا یہ کہنا ہے کہ آپ نے مجھے امان دی ہے!

marfat.com
Marfat.com

آپ نے فرمایا: اس نے سچ کہا، صفوان نے کہا: مجھے اسلام لانے کے لیے دو ماہ کی مہلت دیجئے آپ نے فرمایا: تمہیں چار ماہ کی مہلت دیتا ہوں۔

(جامع البیان ج ۲ ص ۳۳۹-۳۳۸، الکامل لابن الاثیر ج ۲ ص ۱۶۸، البدایہ والنہایہ ج ۴ ص ۳۰۸)

عکرمہ بن ابی جہل کو بھی معاف کر دیا:

عکرمہ بن ابی جہل بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایذا پہنچانے، آپ سے عداوت رکھنے اور آپ کے خلاف جنگوں میں پیسہ صرف کرنے میں اپنے باپ کی مثل تھا، جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ فتح کر لیا تو اس کو اپنی جان کا خوف ہوا اور وہ یمن کی طرف بھاگ گیا، لیکن اس کی بیوی ام حکیم بنت الحارث مسلمان ہو گئیں اور انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عکرمہ کے لیے امان طلب کی، اور اپنے ساتھ ایک رومی غلام لے کر اس کو ڈھونڈنے نکلیں، انہوں نے عرب کے بعض قبیلوں کی مدد سے عکرمہ کو جا لیا، اس وقت عکرمہ سمندر کے سفر کا ارادہ کر رہے تھے، ام حکیم نے کہا میں تمہارے پاس اس شخص کے ہاں سے آئی ہوں جو لوگوں میں سب سے زیادہ صلہ رحمی کرنے والے ہیں سب سے زیادہ حلیم ہیں اور سب سے زیادہ کریم ہیں اور انہوں نے تم کو امان دی ہے جب عکرمہ رسول اللہ ﷺ کے پاس پہنچے تو آپ بہت خوش ہوئے، پھر عکرمہ مسلمان ہو گئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ درخواست کی کہ وہ اس کے لیے استغفار کریں پھر آپ نے ان کے لیے استغفار کیا۔

(امام ابن اثیر شیبانی، الکامل فی التاریخ ج ۲ ص ۱۶۸،)

جب عکرمہ کشتی میں سوار ہوئے تو سخت تیز ہوا چلی انہوں نے اس وقت لات اور عزیٰ کو پکارا، کشتی والوں نے کہا اس موقع پر اخلاص کے ساتھ صرف اللہ وحدہ لاشریک کو پکارا جائے اور کسی کو پکارنا جائز نہیں، عکرمہ نے سوچا اگر سمندر میں صرف اسی کی الوہیت ہے اور کوئی اس کا شریک نہیں ہے تو پھر خشکی میں بھی وہی وحدہ لاشریک ہے اور انہوں نے اللہ کی قسم کھا کر دل میں عہد کیا کہ وہ ضرور (سیدنا) محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے پاس جا کر

marfat.com
Marfat.com

رجوع کریں گے۔ سوانہوں نے آپ کے پاس جاکر آپ سے بیعت کرلی۔

(امام ابن عساکر، مختصر تاریخ دمشق ج ۱۷ ص ۱۳۴)

حضرت عکرمہ بیان کرتے ہیں کہ جس روز میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ہجرت کر کے پہنچا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا:

راکب (سوار) مہاجر کو خوش آمدید ہو۔

میں نے عرض کیا:

اے اللہ کے نبی! میں کیا کہوں؟ فرمایا کہو:

اشهدان لا اله الاالله و اشهد ان محمد اعبده ورسوله

میں نے عرض کیا:

پھر اس کے بعد میں کیا کہوں؟

فرمایا: کہو:

اے اللہ! میں تجھے گواہ کرتا ہوں کہ میں مہاجر اور مجاہد ہوں، سوانہوں نے اسی طرح کہا۔

پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

تم مجھ سے جس کسی ایسی چیز کا سوال کرو گے جو میں لوگوں کو عطا کر رہا ہوں گا تو وہ تم کو ضرور عطا کروں گا۔

حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ نے کہا:

میں آپ سے کسی مال کا سوال نہیں کروں گا، میں قریش میں بہت زیادہ مالدار ہوں، لیکن میں آپ سے یہ سوال کرتا ہوں کہ آپ میرے لیے مغفرت کی دعا کریں اور کہا میں نے پہلے جتنا مال لوگوں کو اللہ کی راہ سے روکنے کے لیے خرچ کیا تھا۔ خدا کی قسم اگر اللہ نے مجھے لمبی زندگی دی تو میں اس سے دگنا مال اللہ کی راہ میں خرچ کروں گا۔

ایک اور روایت میں ہے کہ جب عکرمہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچے تو رسول

marfat.com

Marfat.com

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرط خوشی سے کھڑے ہو گئے، اور فرمایا:

اس مہاجر کو مرحبا ہو!

(البدایہ والنہایہ ج ۳ ص ۲۹۸، سیرۃ النبویہ لابن ہشام مع الروض الانف ج ۳ ص ۱۲۸)

ہبار بن اسود کو معاف فرما دیا:

امام محمد بن عمر واقدی روایت کرتے ہیں:

ہبار بن اسود کا جرم یہ تھا کہ اس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی صاجزادی حضرت سیدنا زینب رضی اللہ عنہا کو پشت میں نیزہ مارا تھا اس وقت وہ حاملہ تھیں وہ گر گئیں اور ان کا حمل ساقط ہو گیا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اصحاب کے ساتھ مدینہ منورہ میں تشریف فرما تھے اچانک ہبار بن اسود آ گیا۔ وہ بہت فصیح اللسان تھا اس نے کہا:

اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) جس نے آپ کو برا کہا اس کو برا کہا گیا۔ میں آپ کے پاس اسلام کا اقرار کرنے آیا ہوں، پھر اس نے کلمہ شہادت پڑھا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا اسلام قبول کر لیا، اس وقت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی کنیز سلمہ آئیں اور انہوں نے ہبار سے کہا: اللہ تیری آنکھوں کو ٹھنڈا نہ کرے تو وہی ہے جس نے فلاں کام کیا تھا اور فلاں کام کیا تھا، آپ ﷺ نے فرمایا:

اسلام نے ان تمام کاموں کو مٹا دیا، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو برا کہنے اور اس کے پچھلے کام گنوانے سے منع فرمایا۔

(کتاب المغازی للواقدی ج ۲ ص ۸۵۸-۸۵۷)

نبی کریم ﷺ کا اسوۂ حسنہ یہ ہے کہ اگر کوئی توبہ کر لے تو اس کو توبہ کرنے سے پہلے کے کاموں کے حوالے سے کچھ نہ کہا جائے۔ جبکہ ہمارے ہاں آج اگر کوئی خطا کار توبہ کرتا ہے تو لوگ پھر بھی اس کو طعنے دیتے رہتے ہیں، اور اس کو اس کے پچھلے کام گنواتے رہتے ہیں، حالانکہ وہ جس بارگاہ کا مجرم ہوتا ہے وہاں سے معافی مانگ چکا ہوتا ہے اور توبہ کر چکا ہوتا ہے۔

marfat.com
Marfat.com

معاف کرنے والے کی عزت بڑھتی ہے:

امام مسلم بن حجاج قشیری روایت کرتے ہیں:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: صدقہ مال میں کمی نہیں کرتا، بندے کے معاف کرنے سے اللہ اس کی عزت ہی بڑھاتا ہے اور جو شخص بھی اللہ کی رضا کے لیے عاجزی کرتا ہے اللہ اس کا درجہ بلند کرتا ہے۔

(صحیح مسلم ج ۲ ص ۳۲۱)

اس حدیث میں جو عزت بڑھانے کا ذکر ہے اس کی تفصیل یہ ہے کہ جس کا قصور معاف کیا جائے اس کے دل میں معاف کرنے والے کی عزت بڑھ جاتی ہے اور اللہ تعالیٰ آخرت میں معاف کرنے والے کی عزت بڑھائے گا۔

حضرت حمزہ کے قاتل وحشی کو معاف کر دیا:

وحشی بن حرب، جبیر بن مطعم کے غلام تھے، (ایک قول یہ ہے کہ بنت الحارث بن عامر کے غلام تھے) حارث بن عامر کی بیٹی نے ان سے کہا میرا باپ جنگ بدر میں قتل کر دیا گیا تھا اگر تم نے (سیدنا) محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) (سیدنا) حمزہ یا علی بن ابی طالب (رضی اللہ عنہم) یا ان تینوں میں سے کسی ایک کو قتل کر دیا تو تم آزاد ہو۔ جنگ احد میں وحشی نے حضرت سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ کو شہید کر دیا تھا اور ان کی شہادت سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بہت اذیت پہنچی تھی۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ فتح کیا تو یہ جان کے خوف سے طائف بھاگ کر چلے گئے تھے، پھر ایک وفد کے ساتھ آ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات کی اور کلمہ پڑھ لیا۔

حافظ ابن عساکر روایت کرتے ہیں:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کے قاتل وحشی کو بلایا اور ان کو سلام کی دعوت دی۔ وحشی نے کہا:

marfat.com
Marfat.com

اے محمد! (صلی اللہ علیہ وسلم) آپ مجھے کس طرح اپنے دین کی دعوت دے رہے ہیں حالانکہ میں نے شرک کیا ہے، قتل کیا ہے اور زنا کیا ہے اور آپ یہ پڑھتے ہیں:

ترجمہ: ''اور جو لوگ اللہ کے ساتھ کسی دوسرے معبود کی عبادت نہیں کرتے اور جس شخص کے قتل کو اللہ نے حرام کیا ہے اس کو قتل نہیں کرتے مگر حق کے ساتھ (مثلاً قصاص میں) اور زنا نہیں کرتے اور جو شخص ایسا کرے گا وہ سزا پائے گا۔ قیامت کے دن اس کے عذاب کو دگنا کر دیا جائے گا اور وہ اس عذاب میں ہمیشہ ذلت کے ساتھ رہے گا''۔ (الفرقان:۶۹۔۶۸)

جب وحشی نے یہ کہا تو اللہ تعالیٰ نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر یہ آیت نازل کر دی:

ترجمہ: ''لیکن جو (موت سے پہلے) توبہ کر لے، اور ایمان لے آئے اور نیک کام کرے تو اللہ ان لوگوں کی برائیوں کو نیکیوں سے بدل دے گا اور اللہ بہت بخشنے والا بے حد رحم فرمانے والا ہے''۔ (الفرقان:۷۰)

وحشی نے کہا:

اے محمد! (صلی اللہ علیہ وسلم) یہ بہت سخت شرط ہے کیونکہ اس میں ایمان لانے سے پہلے کے گناہوں کا ذکر ہے، ہو سکتا ہے مجھ سے ایمان لانے کے بعد گناہ ہو جائیں تو پھر ایمان لانے کے بعد اگر میری بخشش نہ ہو تو پھر میرے ایمان لانے کا کیا فائدہ؟ تب اللہ عزوجل نے یہ آیت نازل فرمائی:

ترجمہ: ''بے شک اللہ اپنے ساتھ شریک کئے جانے کو نہیں بخشتا اور اس کے علاوہ جو گناہ ہو جس کے لیے چاہتا ہے بخش دیتا ہے''۔ (النساء:۴۸)

وحشی نے کہا:

اے محمد! (صلی اللہ علیہ وسلم) اس آیت میں تو مغفرت اللہ کے چاہنے پر ہے، ہو سکتا ہے اللہ تعالیٰ مجھے بخشنا نہ چاہے پھر میرے ایمان لانے کا کیا فائدہ! تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی:

marfat.com
Marfat.com

ترجمہ: "آپ کہئے کہ اے میرے بندو! جو اپنی جانوں پر زیادتیاں کر چکے ہو، اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہو بے شک وہی بہت بخشنے والا بے حد رحم فرمانے والا ہے"۔

(الزمر:۵۳)

وحشی نے کہا: اب مجھے اطمینان ہوا پھر اس نے کلمہ پڑھا اور مسلمان ہو گیا۔

صحابہ رضی اللہ عنہم نے پوچھا: یہ بشارت صرف وحشی کے لیے ہے یا سب کے لیے ہے؟

آپ ﷺ نے فرمایا:

سب کے لیے ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ وحشی امان طلب کر کے آیا اور پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسلام قبول کرنے کے متعلق یہی شرائط پیش کیں اور آپ نے یہی جوابات دیے۔

(حافظ ابو القاسم علی بن الحسن ابن عساکر، مختصر تاریخ دمشق ج ۲۶ ص ۲۶۳۔۲۶۲)

غور فرمایئے! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عفو و درگزر کا کیا عالم ہو گا کہ آپ اس شخص کی ایک ایک شرط پوری کر کے اس کو کلمہ پڑھا رہے ہیں اور جنت کا راستہ دکھا رہے ہیں جو آپ کے انتہائی عزیز چچا کو شہید کرنے والا ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص نرمی سے محروم رہا وہ خیر سے محروم رہا۔

(صحیح مسلم ج ۲ ص ۳۲۲)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ رفیق ہے اور نرمی کو پسند کرتا ہے۔ وہ نرمی کی وجہ سے اتنی چیزیں عطا فرماتا ہے جو سختی کی وجہ سے یا کسی اور وجہ سے عطا نہیں فرماتا۔

(صحیح مسلم ج ۲ ص ۳۲۲)

غصہ کیا ہے؟

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے ایک طویل حدیث روایت کی ہے اس

marfat.com
Marfat.com

میں غصہ کے متعلق آپ ﷺ کا ارشاد ہے:

سنو! غصہ ایک انگارہ ہے جو ابن آدم کے پیٹ میں جلتا رہتا ہے، کیا تم (غصہ کرنے والے شخص کی) آنکھوں کی سرخی اور اس کی گردن کی پھولی ہوئی رگوں کو نہیں دیکھتے؟ پس تم میں سے جو شخص غصہ میں آئے وہ زمین کو لازم پکڑ لے (یعنی نیچے بیٹھ جائے)، سنو! بہترین آدمی وہ شخص ہے جو بہت دیر سے غصہ میں آئے اور بہت جلد راضی ہو جائے، اور بدترین آدمی وہ شخص ہے جو بہت جلد غصہ میں آئے اور بہت دیر سے راضی ہو، اور جو شخص دیر سے غصہ میں آئے اور دیر سے راضی ہو، جو شخص جلدی غصہ میں اور جلدی راضی ہو تو یہ (بھی) اچھی خصلت ہے۔

(سنن ابن ماجہ، سنن الترمذی، امام ترمذی نے کہا اس حدیث کی سند صحیح ہے)

غصہ کا علاج:

حضرت سلمان بن صرد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے دو شخص لڑے، دو میں سے ایک کی آنکھیں سرخ ہو گئیں اور گردن کی رگیں پھول گئیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے ایک ایسا کلمہ معلوم ہے اگر وہ کلمہ یہ شخص کہہ دے تو اس کا غصہ چلے جائے گا۔ وہ کلمہ یہ ہے:

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم۔

(صحیح مسلم ج ۲ ص ۳۲۶)

عروہ بن محمد السعدی اپنے باپ سے اور وہ اپنی دادی حضرت عطیہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:۔

غصہ شیطان سے ہے اور شیطان آگ سے پیدا کیا گیا ہے اور آگ کو صرف پانی سے بجھایا جاتا ہے۔ پس جب تم میں سے کوئی غضبناک ہو تو وہ وضو کرے۔

(سنن ابوداؤد)

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:۔

marfat.com
Marfat.com

جب تم میں سے کوئی شخص غصہ میں آئے اور وہ کھڑا ہو تو بیٹھ جائے۔ اگر اس کا غضب دور ہو گیا تو ٹھیک ورنہ لیٹ جائے۔

(سنن ابوداؤد)

کیونکہ جو شخص کھڑا ہوا ہو وہ اپنے ہاتھ پیر چلانے پر بیٹھے ہوئے شخص کی نسبت زیادہ قادر ہوتا ہے اور بیٹھا ہوا شخص اس کی نسبت کم قادر ہوتا ہے اور لیٹا ہوا شخص اور بھی کم قادر ہوتا ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا مجھے وصیت کیجئے اور مجھے زیادہ احکام نہ بتائیں یا اس نے کہا مجھے حکم دیجئے اور مجھے کم سے کم باتیں فرمائیں تا کہ میں بھول نہ جاؤں۔ آپ ﷺ نے فرمایا:۔

تم (غصہ) نہ کرو۔

(صحیح البخاری، سنن الترمذی، موطا امام مالک، مسند احمد، ج ۲، جامع الاصول، ج ۸)

ہمارے دادا مرشد کا ارشاد:

حضرت سید محمد اسماعیل شاہ بخاری المعروف حضرت کرماں والے رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا گیا کہ حضور! غصہ کرنا کیسا ہے؟

آپ نے فرمایا:

اگر اللہ تعالیٰ کے لئے ہو تو جائز ہے اور اگر اپنی ذات کے لئے ہو تو نا جائز ہے۔

اگر انسان اپنے کسی ذاتی نقصان یا ذاتی معاملہ کی وجہ سے غصہ میں آئے تو اسے غصہ روکنا چاہیے اور اگر وہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی وجہ سے غصہ میں آئے تو اس کے تقاضے پر عمل کرے یعنی اگر برائی کو طاقت سے بدل سکتا ہو تو طاقت سے بدلے ورنہ زبان سے اس کی مذمت کرے اور یہ بھی نہ کر سکے تو اس کو دل سے برا جانے۔

جو بدلے کی قوت کے باوجود غصے کو روکے:

حضرت معاذ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

marfat.com
Marfat.com

جو شخص اپنے غضب کے تقاضے کو پورا کرنے پر قادر ہو، اس کے باوجود وہ اپنے غصہ کو ضبط کرلے تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کو تمام مخلوق کے سامنے بلائے گا اور اس کو یہ اختیار دے گا کہ وہ جس بڑی آنکھوں والی حور کو چاہے لے لے۔

(سنن ابوداؤد، رقم الحدیث: ۴۷۷۷، سنن الترمذی، رقم الحدیث: ۲۰۲۸، سنن ابن ماجہ، رقم الحدیث: ۴۱۸۶)

بڑا پہلوان کون؟

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے پوچھا: تم کس شخص کو پہلوان کہتے ہو؟ ہم نے عرض کیا: جو لوگوں کو پچھاڑ دے۔
آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں، پہلوان وہ شخص ہے جو غصہ کے وقت اپنے آپ کو قابو میں رکھے۔

(سنن ابوداؤد، رقم الحدیث: ۴۷۷۹، صحیح مسلم، البر والصلہ، ۱۰۶ (۲۶۰۸))

سرکار کائنات ﷺ کی نصیحت:

حضرت ابوتمیمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے درخواست کی کہ مجھے نصیحت فرمائیں تو آپ ﷺ نے فرمایا:
کسی نیک کام کو حقیر نہ جاننا اور جب تم اپنے کسی بھائی سے ملاقات کرو تو خندہ پیشانی اور مسکراتے ہوئے ملاقات کرو اور پانی مانگنے والے کو اپنے ڈول سے پانی دینا۔ اگر کسی شخص کو تمہارے کسی عیب کا علم ہو اور وہ تمہیں اس کے ساتھ برا کہے تو تمہیں اس کے جس عیب کا علم ہو تم اس کو اس کے عیب کے ساتھ برا نہ کہنا، تمہیں اس پر اجر ملے گا اور اسے اس کا گناہ ہوگا اور تم تکبر سے تہبند نہ لٹکانا کیونکہ اللہ عزوجل تکبر کو پسند نہیں کرتا اور کسی شخص کو گالی نہ دینا (آپ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں) میں نے اس کے بعد کسی کو گالی نہیں دی نہ بکری کو نہ اونٹ کو۔

(مسند احمد، ج ۷، رقم الحدیث: ۲۰۶۶۰)

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
جس نے قدرت کے باوجود کسی کو معاف کردیا تنگی کے دن اللہ تعالیٰ اس کو معاف کردے گا۔

(المعجم الکبیر، ج ۷، رقم الحدیث: ۷۵۸۵)

marfat.com
Marfat.com

مشرکہ ماں کے ساتھ نرمی کا حکم:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میری ماں مشرکہ تھی میں اس کو اسلام کی دعوت دیتا تھا، ایک دن میں نے اس کو اسلام کی دعوت دی تو اس نے رسول اللہ ﷺ کے متعلق بہت ناگوار اور بری باتیں کہیں جن سے میں بہت رنجیدہ ہوا، میں روتا ہوا رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے کہا یا رسول اللہ ﷺ! میں اپنی ماں کو اسلام کی دعوت دیتا تھا اور وہ انکار کرتی تھی، آج میں نے اس کو اسلام کی دعوت دی تو اس نے مجھے ایسی باتیں سنائیں جن سے مجھے بہت رنج ہوا۔ آپ ﷺ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ وہ ابو ہریرہ کی ماں کو ہدایت دے، آپ ﷺ نے دعا کی:

اے اللہ! ابو ہریرہ کی ماں کو ہدایت دے۔

میں نبی کریم ﷺ کی دعا کی وجہ سے خوش خوش گھر لوٹا، ماں نے میرے قدموں کی آہٹ سنی تو کہا وہیں ٹھہرو اور میں نے پانی گرنے کی آواز سنی، اس نے غسل کیا، کپڑے بدلے، پھر کہا:

اے ابو ہریرہ! اشهد ان لا اله الا الله واشهد ان محمدا عبده ورسوله

میں خوشی سے روتا ہوا رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پہنچا۔ میں نے کہا یا رسول اللہ ﷺ! مبارک ہو اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کی دعا قبول کر لی اور ابو ہریرہ کی ماں کو ہدایت دے دی ہے آپ ﷺ نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کی اور فرمایا: اچھا ہوا۔

(صحیح مسلم، فضائل صحابہ: ۱۵۸(۲۴۹۱)۶۲۷۹)

marfat.com
Marfat.com

......دعا کریں......

marfat.com
Marfat.com

صفحہ نمبر	نام مضمون	نمبر شمار
280	قرآن مجید میں دعا کے متعلق ارشاد	1
280	رات کے آخری حصے میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے	2
281	دعا عبادت کا مغز ہے	3
281	اللہ تعالیٰ سے سوال کرو	4
282	میں نے ظلم کو حرام کیا ہے	5
283	پس یہ سوال عافیت کا ہے	6
283	تقدیر کو صرف دعا ٹال سکتی ہے	7
283	رزق بڑھانے کا طریقہ	8
284	رسول اللہ ﷺ نماز کے بعد یوں دعا فرماتے	9
289	سب مقتدیوں کی طرف سے ایک چیز کے سوال سے روک	10
290	نبی کریم ﷺ کا ہاتھ اٹھا کر دعا کرنا، دعا مانگتے ہی بارش	11
291	اس کا [illegible] دے	12
293	اے اللہ! دوس کو [illegible]، اس کے ساتھیوں کو بھی معاف فرما	13
294	حضور نبی کریم ﷺ نے قبرستان میں جا کر دعا مانگی	14
294	ہمیں راضی کر اور ہم سے راضی رہ	15
295	[illegible] سے حیا آتی ہے	16
[illegible]	[illegible]	17

18	دعا کرنے والوں کے ہاتھوں میں نور	295
19	توبہ کرنے والا کیا کرے؟	296
20	مقبول دعا کے آداب	296
21	حمد وثنا اور درود وسلام کے بعد دعا، گڑگڑا کر دعا کرے	296
22	پورے عزم سے دعا کرے	297
23	نبی کریم ﷺ کے وسیلے سے دعا کرے	297
24	قبولیت کے یقین سے دعا، غائب شخص کے لئے دعا	299
25	قبولیت کے اوقات میں دعا کرے	299
26	قبلہ رو ہو کر دعا ، بہت زیادہ گلا پھاڑ کر دعا نہ کرے	300
27	عبارت آرائی کر کے دعا نہ کرے	300
28	شوق اور خوف سے دعا کرے	301
29	سجدہ میں دعا کرے، تین بار دعا کرے	302
30	قبولیت کے لئے جلدی نہ کرے	302
31	گناہوں سے توبہ کر کے دعا کرے	302
32	اللہ تعالیٰ کے احکام پر عمل کرنے کا ارادہ کرے	303
33	دعا کیوں قبول نہیں ہوتی؟	303
34	دعا قبول نہ ہونے کی دس وجوہات	304
35	تین دعائیں قبول ہوتی ہیں	304
36	مظلوم کی دعا سے بچو، سچے دل سے مانگی ہر دعا مقبول	305
37	سعدون مجنون کی دعا	306

marfat.com

Marfat.com

قرآن مجید میں دعا کے متعلق ارشاد:

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

أُجِيبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ إِذَا دَعَانِ (البقرہ:۱۸۶)

ترجمہ "میں دعا کرنے والے کی دعا قبول کرتا ہوں جب وہ مجھ سے دعا کرتا ہے"۔

قرآن مجید میں ہے:

اُدْعُوْا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَّخُفْيَةً اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ (الاعراف:۵۵)

ترجمہ: "اپنے رب سے گڑگڑا کر اور چپکے چپکے دعا کرو بے شک اللہ حد سے تجاوز کرنے والوں کو پسند نہیں فرماتا"۔

رات کے آخری حصہ میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

امام بخاری روایت کرتے ہیں:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ہمارا رب تبارک وتعالیٰ ہر رات کے آخری حصہ میں آسمان دنیا کی طرف نزول فرماتا ہے (یعنی توجہ فرماتا ہے) اور فرماتا ہے کہ کون مجھ سے دعا کرتا ہے کہ میں اس کی دعا قبول کرلوں! کون مجھ سے سوال کرتا ہے کہ میں اس کو عطا کردوں! اور کون مجھ سے مغفرت طلب کرتا ہے کہ میں اس کی مغفرت کردوں۔

(صحیح بخاری ج ۲ص ۹۳۶)

امام ترمذی روایت کرتے ہیں:

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ عرض کیا گیا یا رسول اللہ ﷺ! کس وقت کی دعا زیادہ مقبول ہوتی ہے؟ آپ نے فرمایا رات کے آخری حصہ میں اور فرض نمازوں کے بعد۔

marfat.com
Marfat.com

(جامع ترمذی ص ۵۰۴)

دعا عبادت کا مغز ہے:

امام ترمذی روایت کرتے ہیں:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

دعا عبادت کا مغز ہے۔

(جامع ترمذی ص ۴۸۶)

اللہ تعالٰی سے سوال کرو:

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم اپنی ہر حاجت کا اللہ سے سوال کرو حتی کہ جوتی کا تسمہ ٹوٹنے کا۔

(جامع ترمذی ص ۵۱۸)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جو شخص اللہ تعالٰی سے سوال نہیں کرتا اللہ تعالٰی اس پر ناراض ہوتا ہے۔

(جامع ترمذی ص ۴۸۶)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جس شخص کو اس سے خوشی ہو کہ اللہ سختیوں اور مصیبتوں میں اس کی دعا قبول کرے، وہ عیش وآرام میں اللہ تعالٰی سے بکثرت دعا کرے۔

(جامع ترمذی ص ۴۸۷)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں ایک دن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے بیٹھا ہوا تھا، آپ ﷺ نے فرمایا:

marfat.com
Marfat.com

اے بیٹے! میں تم کو چند کلمات کی تعلیم دیتا ہوں، تم اللہ کے حقوق کی حفاظت کرو، اللہ تمہاری حفاظت کرے گا، تم اللہ کے حقوق کی حفاظت کرو تم اللہ کی تقدیر کو اپنے ساتھ پاؤ گے، جب تم سوال کرو تو اللہ سے سوال کرو اور جب تم مدد چاہو تو اللہ سے مدد چاہو۔

(جامع ترمذی ص ۳۶۱)

میں نے ظلم کو حرام کیا ہے:

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے اللہ عزوجل سے یہ روایت کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:۔

اے میرے بندو! میں نے اپنے اوپر ظلم کو حرام کیا ہے اور میں نے تمہارے درمیان بھی ظلم کو حرام کردیا سو تم ایک دوسرے پر ظلم نہ کرو، اے میرے بندو! تم سب گمراہ ہو ماسوا اس کے جس کو میں ہدایت دوں، سو تم مجھ سے ہدایت طلب کرو میں تم کو ہدایت دوں گا۔ اے میرے بندو! تم سب بھوکے ہو ماسوا اس کے جس کو میں کھانا کھلاؤں سو تم مجھ سے کھانا طلب کرو، میں تم کو کھانا کھلاؤں گا۔ اے میرے بندو! تم سب بے لباس ہو ماسوا اس کے جس کو میں لباس پہناؤں سو تم مجھ سے لباس مانگو میں تم کو لباس پہناؤں گا۔ اے میرے بندو! تم سب دن رات گناہ کرتے ہو اور میں تمام گناہوں کو بخشتا ہوں، سو تم مجھ سے بخشش طلب کرو، میں تم کو بخش دوں گا۔ اے میرے بندو! تم کسی نقصان کے مالک نہیں ہو کہ مجھے نقصان پہنچا سکو، اور تم کسی نفع کے مالک نہیں ہو کہ مجھے نفع پہنچا سکو۔ اے میرے بندو! اگر تمہارے اول و آخر اور تمہارے انسان و جن، تم میں سب سے زیادہ متقی شخص کی طرح ہو جائیں تو میرے ملک میں کچھ اضافہ نہیں کرسکتے، اور اے میرے بندو! اگر تمہارے اول و آخر، تمہارے انسان و جن، تم میں سب سے زیادہ بدکار شخص کی طرح ہو جائیں تو میرے ملک سے کوئی چیز کم نہیں کرسکتے اور اے میرے بندو! اگر تمہارے اول و آخر اور تمہارے انسان و جن کسی ایک جگہ کھڑے ہو کر مجھ سے سوال کریں اور میں ہر فرد کا سوال پورا

marfat.com
Marfat.com

کردوں تو جو کچھ میرے پاس ہے اس سے صرف اتنا کم ہوگا جس طرح کوئی سوئی سمندر میں ڈال کر (نکالنے سے) اس میں کمی ہوتی ہے۔ اے میرے بندو! یہ تمہارے اعمال ہیں جن کو میں تمہارے لیے جمع کر رہا ہوں، پھر میں تم کو ان کی پوری پوری جزا دوں گا، پس جو شخص خیر کو پائے وہ اللہ کی حمد کرے اور جس کو خیر کے سوا کوئی چیز (مثلاً آفت یا مصیبت) پہنچے وہ اپنے نفس کے سوا اور کسی کو ملامت نہ کرے۔

(صحیح مسلم، البروصلہ، ۵۵، (۲۵۷۷) ۶۴۵۰ سنن الترمذی، رقم الحدیث ۲۴۹۵، سنن ابن ماجہ، رقم الحدیث ۴۲۵۷)

پسندیدہ سوال عافیت کا ہے:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:۔ تم میں سے جس شخص کے لیے دعا کا دروازہ کھول دیا گیا، اس کے لیے رحمت کا دروازہ کھول دیا گیا۔ اللہ تعالیٰ سے جن چیزوں کا بھی سوال کیا جائے ان میں سے پسندیدہ سوال عافیت کا ہے۔ جو مصیبتیں نازل ہو چکی ہیں اور جو نازل نہیں ہوئیں ان سب میں دعا سے نفع ہوتا ہے۔ سو اے اللہ کے بندو! دعا کرنے کو لازم کرلو۔

(سنن الترمذی، رقم الحدیث ۳۵۴۸)

تقدیر کو صرف دعا ٹال سکتی ہے:

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ تقدیر کو صرف دعا ٹال سکتی ہے اور عمر میں صرف نیکی سے اضافہ ہوتا ہے اور انسان گناہ کرنے کی وجہ سے رزق سے محروم ہو جاتا ہے۔

(یہ حدیث حسن ہے، صحیح ابن حبان، ج ۲، رقم الحدیث ۸۷۲، المستدرک، ج ۱، ص ۴۹۳، امام حاکم نے اس حدیث کو صحیح کہا اور ذہبی نے ان کی موافقت کی)

رزق بڑھانے کا طریقہ:

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:۔

marfat.com
Marfat.com

کیا میں تم کو یہ نہ بتاؤں کہ کس چیز کی وجہ سے تمہیں اپنے دشمنوں سے نجات ملے گی اور کس چیز کے سبب تمہارے رزق میں زیادتی ہوگی؟ تم اپنے دن اور رات میں اللہ تعالیٰ سے دعا کیا کرو، کیونکہ دعا مومن کا ہتھیار ہے۔

(مسند ابو یعلیٰ، ج ۳، رقم الحدیث ۱۸۱۲، مجمع الزوائد، ج ۱۰، ص ۱۴۷)

حضرت خالد بن الولید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے تنگ دستی کی شکایت کی آپ ﷺ نے فرمایا:۔

اپنے دونوں ہاتھ آسمان کی طرف بلند کرو اور اللہ تعالیٰ سے فراخی کا سوال کرو۔

(سنن کبریٰ للبیہقی، ج ۲، ص ۲۱۲، مجمع الزوائد، ج ۱۰، ص ۱۶۹)

رسول اللہ ﷺ نماز کے بعد یوں دعا فرماتے:

حضرت سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے بعد ان کلمات سے اللہ کی پناہ چاہتے تھے:

اے اللہ میں بزدلی سے تیری پناہ میں آتا ہوں، میں بخل سے تیری پناہ میں آتا ہوں، میں ارذل عمر (یعنی بڑھاپے سے) سے تیری پناہ میں آتا ہوں اور دنیا کے فتنہ اور عذاب قبر سے تیری پناہ میں آتا ہوں۔

(جامع ترمذی ص ۵۱۳)

امام نسائی روایت کرتے ہیں:

مسلم بن ابی بکرہ بیان کرتے ہیں کہ میرے والد ہر نماز کے بعد یہ دعا کرتے تھے:

اے اللہ! میں کفر، فقر اور عذاب قبر سے تیری پناہ میں آتا ہوں، میں بھی یہ دعا کرنے لگا میرے والد نے پوچھا اے بیٹے یہ دعا کہاں سے حاصل کی؟ میں نے کہا آپ سے، انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے بعد یہی دعا کرتے تھے۔

(سنن نسائی ج ۱ ص ۱۳۶)

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صبح کی نماز کا سلام

marfat.com
Marfat.com

پھیرنے کے بعد فرماتے:

اے اللہ! میں تجھ سے علم نافع، پاک رزق اور عمل مقبول کا سوال کرتا ہوں۔

(المصنف ج ا ص ۲۳۴، حافظ الہیثمی نے لکھا ہے کہ اس حدیث کو امام طبرانی نے معجم صغیر میں روایت کیا ہے اور اس کے راوی ثقہ ہیں۔ مجمع الزوائد ج ۱۰ ص ۱۱۱)

زازان کہتے ہیں کہ ایک انصاری صحابی نے مجھ سے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے بعد سو مرتبہ فرماتے:

اے اللہ میری مغفرت فرما، میری توبہ قبول فرما، بے شک تو بہت توبہ قبول فرمانے والا بہت بخشنے والا ہے۔

(المصنف ج ۱۰ ص ۲۳۵)

امام ابن ابی شیبہ روایت کرتے ہیں:

ابوبکر بن موسیٰ بیان کرتے ہیں کہ حضرت موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ جب نماز سے فارغ ہوتے تو یہ دعا کرتے:

اے اللہ میرے گناہ کو بخش دے، میرے معاملہ کو آسان کر اور میرے رزق میں برکت دے۔

(المصنف ج ۱۰ ص ۲۲۹)

حضرت مغیرہ بن شعبہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سلام پھیرنے کے بعد فرماتے تھے:

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ ، لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْر ، اَللّٰھُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَیْتَ وَلَا مُعْطِیَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا ینفع ذاالجد منک الجد

(المصنف ج ۱۰ ص ۲۳۱)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

marfat.com
Marfat.com

نماز کے بعد فرماتے تھے:

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَاذُوالْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ

(المصنف ج ۱۰ص ۲۳۲)

ابو الزبیر بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن الزبیر رضی اللہ عنہما ہر نماز کے بعد بلند آواز سے پڑھتے تھے۔

لَااِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ وَلَا نَعْبُدُ اِلَّا اِيَّاهُ لَهُ النِّعْمَةُ وَلَهُ الْفَضْلُ وَلَهُ الثَّنَاءُ الْحُسْنٰى ،لَااِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُوْنَ .

پھر حضرت ابن الزبیر نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر نماز کے بعد ان کلمات کو بلند آواز سے پڑھتے تھے۔

(المصنف ج ۱۰ص ۲۳۲، اس حدیث کو امام مسلم نے بھی روایت کیا ہے۔صحیح مسلم ج ۱ص ۲۱۸)

عبدالرحمن بن ابی بکرہ نے اپنے والد سے کہا میں ہر روز صبح وشام تین تین بار آپ کو یہ دعا کرتے ہوئے سنتا ہوں:۔

اے اللہ! میرے بدن کو عافیت سے رکھ، اے اللہ! میرے کانوں کو عافیت سے رکھ، اے اللہ! میری آنکھوں کو عافیت سے رکھ، تیرے سوا کوئی عبادت کا مستحق نہیں ہے۔

حضرت ابو بکرہ رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ دعا کرتے ہوئے سنا ہے تو میں آپ کی سنت پر عمل کرنا پسند کرتا ہوں۔

حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے اس دعا میں کہا:

اے اللہ! میں کفر اور فقر سے تیری پناہ میں آتا ہوں، اے اللہ! میں عذاب قبر سے تیری پناہ میں آتا ہوں، اور کہا حضور صبح وشام تین تین بار یہ دعا کرتے تھے اور میں آپ کی سنت پر عمل کرنے کو پسند کرتا ہوں، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تکلیف میں مبتلا (یعنی بے قرار) کی دعا یہ ہے:

marfat.com
Marfat.com

اے اللہ میں تیری رحمت کی امید رکھتا ہوں تو مجھے پلک جھپکنے کے لیے بھی میرے نفس کے سپرد نہ کر اور تو میرے تمام کاموں کو درست کر دے تیرے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔

(سنن ابوداؤد رقم الحدیث: ۵۰۹۰)

امام نسائی روایت کرتے ہیں:

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میرے پاس ایک یہودیہ عورت آئی اور کہنے لگی پیشاب کی وجہ سے عذاب قبر ہوتا ہے۔ میں نے کہا تم جھوٹی ہو۔ اس نے کہا کیوں نہیں؟ ہم کھال اور کپڑے کو پیشاب کی وجہ سے کاٹ دیتے تھے ہماری آوازیں بلند ہو رہی تھیں اس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے لیے جا رہے تھے۔ آپ نے پوچھا کیا بات ہے؟ تو میں نے سارا واقعہ عرض کیا آپ نے فرمایا وہ سچی ہے اس دن کے بعد آپ ہر نماز کے بعد یہ دعا کرتے تھے:

اے جبرائیل، میکائیل اور اسرافیل کے رب! مجھے آگ کی گرمی اور عذاب قبر سے اپنی پناہ میں رکھ۔

(سنن کبریٰ ج ا ص ۴۰۰)

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں جب بھی کسی فرض یا نفل نماز کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب ہوا تو آپ کو یہ دعا کرتے ہوئے سنا:

اے اللہ! میرے گناہوں اور خطاؤں کو بخش دے، اے اللہ مجھے ہلاکت سے بچا، اے اللہ مجھے نیک اعمال اور اخلاق کی ہدایت دے، تیرے سوا کوئی نیک اعمال دینے والا نہیں ہے اور تیرے سوا کوئی برے اعمال سے بچانے والا نہیں ہے۔

(عمل الیوم واللیلۃ ص ۴۱۔۴۰، مجمع الزوائد ج ۱۰ ص ۱۱۲)

انبیاء معصوم ہوتے ہیں اس لئے وہ گناہ کر ہی نہیں سکتے اور حضور نبی کریم ﷺ تو سید المعصومین ہیں۔ آپ ﷺ سے گناہ ہونا تو ممکن ہی نہیں ہے اس کے باوجود مختلف دعاؤں میں آپ نے جو اپنی طرف گناہ کی نسبت کی ہے وہ کمالِ عاجزی کا اظہار ہے اور

marfat.com
Marfat.com

امت کو استغفار کی تعلیم دینے کے لیے ہے۔

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ملا تو آپ نے فرمایا:

اے معاذ! میں تم سے محبت کرتا ہوں تم کسی نماز کے بعد یہ دعا نہ چھوڑو:

اَللّٰهُمَّ اَعِنِّی عَلٰی ذِکْرِکَ وَشُکْرِکَ وَ حُسْنِ عِبَادَتِکَ

(عمل الیوم واللیلۃ ص ۴۱۰)

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب بھی ہم کو فرض نماز پڑھائی اس کے بعد ہماری طرف منہ کر کے یہ دعا کی:

اے اللہ میں ہر اس عمل سے تیری پناہ میں آتا ہوں جو مجھے شرمندہ کرے، میں ہر اس شخص سے تیری پناہ میں آتا ہوں جو مجھے ہلاک کرے، اور ہر اس امید سے تیری پناہ میں آتا ہوں جو مجھے غافل کر دے، میں ہر اس فقر سے تیری پناہ میں آتا ہوں جو مجھے بھلا دے اور ہر اس غنا سے تیری پناہ میں آتا ہوں جو مجھے سرکش بنا دے۔

(عمل الیوم واللیلۃ ص ۴۲-۴۱، مجمع الزوائد ج ۱۰ ص ۱۱۰)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرض نماز کے بعد یہ دعا کرتے:

اے اللہ! میری آخری زندگی کو خیر کر دے اور میرے سب سے اچھے عمل پر میرا خاتمہ کر اور میرا سب سے اچھا دن وہ بنا دے جس دن تجھ سے ملاقات ہو۔

(عمل الیوم واللیلۃ ص ۴۲، مجمع الزوائد ج ۱۰ ص ۱۱۰)

حضرت ابو برزہ اسلمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سفر میں صبح کی نماز پڑھنے کے بعد تین بار بلند آواز سے یہ دعا فرماتے:

اے اللہ میرے دین کی اصلاح فرما جس کو تو نے میرے امر کی حفاظت بنایا ہے۔ اے اللہ! میری دنیا کی حفاظت فرما جس کو تو نے میری معاش بنایا ہے۔

marfat.com

Marfat.com

اور تین بار یہ فرماتے:

اے اللہ میری آخرت کی اصلاح فرما جس کو تو نے میری لوٹ کر جانے کی جگہ بنایا ہے۔

اور تین بار فرماتے:

اے اللہ میں تیری ناراضگی سے تیری رضا کی پناہ میں آتا ہوں، اے اللہ میں تجھ سے تیری پناہ میں آتا ہوں، جو تو عطا کرے اس کو کوئی روکنے والا نہیں اور جس کو تو روک دے اس کو کوئی دینے والا نہیں، اور تیرے مقابلہ میں کسی کی کوشش نفع نہیں دے سکتی۔

(مجمع الزوائد ج ۱۰ ص ۱۱۱)

حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے جب بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں نماز پڑھی تو آپ نے نماز کے بعد یہ دعا کی:

اے اللہ! میری کل خطاؤں اور گناہوں کو بخش دے، اے اللہ مجھے ہلاکت سے بچا، میرے ٹوٹے ہوئے کام جوڑ دے، اور مجھے نیک اعمال اور اخلاق کی ہدایت دے، تیرے سوا نیک اعمال کی ہدایت دینے والا اور برے اعمال سے بچانے والا کوئی نہیں ہے۔

(مجمع الزوائد ج ۱۰ ص ۱۱۱)

سب مقتدیوں کی مغفرت:

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص نماز پڑھائے اور دعا کرے تو اللہ تعالیٰ اس کی اور اس کے پیچھے نماز پڑھنے والوں کی مغفرت کر دیتا ہے۔

(مجمع الزوائد ج ۱۰ ص ۱۱۱)

ایک چیز کے سوال سے روک دیا:

امام ترمذی روایت کرتے ہیں:

حضرت خباب بن ارت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

marfat.com
Marfat.com

فرمایا میں نے اللہ تعالیٰ سے تین چیزوں کا سوال کیا، اللہ تعالیٰ نے مجھے دو چیزیں عطا کر دیں اور ایک چیز کے سوال سے مجھے روک دیا، میں نے سوال کیا کہ میری (تمام) امت قحط سے ہلاک نہ ہو اللہ نے مجھے یہ عطا کر دیا، میں نے سوال کیا کہ ان کا مخالف دشمن ان (سب) پر مسلط نہ ہو، اللہ نے یہ عطا کر دیا، میں نے یہ سوال کیا میری امت آپس میں جنگ نہ کرے تو اللہ نے مجھے اس سوال سے روک دیا۔

(یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ جامع ترمذی ص ۳۱۷)

نبی کریم ﷺ کا ہاتھ اٹھا کر دعا کرنا:

امام ابوداؤد روایت کرتے ہیں:

حضرت مالک بن یسار رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم اللہ سے سوال کرو تو اپنی ہتھیلیوں کے باطن سے سوال کرو اور ہتھیلیوں کی پشت سے سوال نہ کرو۔ (یعنی دعا مانگتے ہوئے ہتھیلیاں آسمان کی طرف ہوں)

(سنن ابوداؤد ا ص ۲۰۹)

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تمہارا رب حیا والا کریم ہے، جب اس کا کوئی بندہ اس کی طرف اپنے دونوں ہاتھ اٹھاتا ہے تو وہ ان کو خالی لوٹانے سے حیا فرماتا ہے۔

(سنن ابوداؤد ج ا ص ۲۰۹، اس حدیث کو امام ترمذی نے بھی روایت کیا ہے۔)

امام ترمذی روایت کرتے ہیں:

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دعا میں ہاتھ بلند کرتے اور ہاتھوں کو نیچے نہیں گراتے تھے حتیٰ کہ ان کو چہرے پر مل لیتے۔

(جامع ترمذی ص ۴۸۸)

دعا مانگتے ہی بارش ہو گئی:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ دیہاتیوں میں سے ایک

marfat.com
Marfat.com

اعرابی جمعہ کے دن رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ ﷺ! مویشی ہلاک ہو گئے، بچے اور لوگ ہلاک ہو گئے تو رسول اللہ ﷺ نے اپنے دونوں ہاتھ بلند کر کے دعا کی اور لوگ بھی اپنے ہاتھوں کو بلند کر کے دعا کر رہے تھے، ابھی ہم مسجد سے نکلے نہیں تھے کہ بارش شروع ہو گئی۔ (الحدیث)

(صحیح البخاری، رقم الحدیث: ۱۰۲۹، سنن ابوداؤد، رقم الحدیث: ۱۱۶۸،۱۱۷۴)

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سخت گرمیوں میں تبوک کی طرف گئے۔ ہم ایک جگہ ٹھہرے۔ اس دن ہمیں اتنی سخت پیاس لگ رہی تھی کہ لگتا تھا کہ ہماری گردنیں ڈھلک جائیں گی۔ یہاں تک کہ ایک شخص پانی کی تلاش میں جاتا اور اس حال میں واپس آتا کہ اس کی گردن ڈھلکی ہوئی ہوتی، اور یہاں تک کہ کوئی شخص اپنے اونٹ کو ذبح کرتا اور اس کی اوجھڑی کو نچوڑ کر پیتا اور باقی کو اپنے کلیجہ پر رکھتا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا یا رسول اللہ ﷺ! اللہ تعالیٰ آپ ﷺ کی دعائیں قبول کرتا ہے آپ ﷺ ہمارے لیے دعا کیجئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا:۔
کیا تم یہ چاہتے ہو؟ انہوں نے کہا ہاں! پھر آپ ﷺ نے دونوں ہاتھ بلند کر کے دعا کی ابھی وہ ہاتھ نیچے کیے ہی تھے کہ بادل امنڈ آئے اور بارش شروع ہو گئی۔ پھر ٹھہر گئی اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے اپنے برتن پانی سے بھر لیے۔

(المعجم الاوسط، ج ۴، رقم الحدیث: ۳۳۱۶)

اس کو اپنی کثیر مخلوق پر فضیلت دے:

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب نبی کریم ﷺ غزوہ حنین سے فارغ ہوئے تو آپ ﷺ نے حضرت ابوعامر رضی اللہ عنہ کو ایک لشکر کا امیر بنا کر اوطاس کی طرف بھیجا۔ ان کا مقابلہ درید بن الصمہ سے ہوا۔ پس درید قتل کر دیا گیا اور اللہ تعالیٰ نے اس کے لشکر کو شکست دی۔ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آپ ﷺ نے

marfat.com
Marfat.com

مجھے حضرت ابو عامر رضی اللہ عنہ کے ساتھ بھیجا تھا۔ حضرت ابو عامر رضی اللہ عنہ کے گھٹنے میں آ کر ایک تیر لگا اور وہ تیر ان کے گھٹنے میں پیوست ہو گیا۔ میں ان کے پاس پہنچا اور کہا اے چچا آپ کو کس نے تیر مارا، انہوں نے حضرت موسیٰ رضی اللہ عنہ کو اشارہ سے بتایا کہ وہ شخص میرا قاتل ہے جس نے مجھ کو تیر مارا ہے۔ میں نے اس تک پہنچنے کا ارادہ کیا اور اس کو جا لیا۔ جب اس نے مجھے دیکھا تو وہ پیٹھ موڑ کر بھاگا۔ میں نے اس کا پیچھا کیا اور میں یہ کہہ رہا تھا: تجھے شرم نہیں آتی تو رکتا کیوں نہیں۔ وہ رک گیا اور ہم نے ایک دوسرے پر تلواروں سے حملے کیے۔ میں نے اس کو قتل کر دیا۔ پھر میں نے حضرت ابو عامر رضی اللہ عنہ سے کہا اللہ تعالیٰ نے آپ کے قاتل کو ہلاک کر دیا ہے۔ انہوں نے کہا یہ تیر نکالو۔ میں نے تیر نکالا تو گھٹنے سے پانی بہنے لگا۔ انہوں نے کہا اے بھتیجے نبی کریم ﷺ کو میرا سلام کہنا اور عرض کرنا کہ میرے لیے مغفرت کی دعا کریں۔ اور حضرت ابو عامر رضی اللہ عنہ نے مجھے اپنا قائم مقام لشکر کا سالار مقرر کیا۔ وہ تھوڑی دیر زندہ رہے پھر شہید ہو گئے۔ جب میں لوٹا تو نبی کریم ﷺ کے در اقدس پر حاضر ہوا آپ ﷺ ایک چارپائی پر بغیر بستر کے تشریف فرما تھے اور آپ ﷺ کی پشت مبارک اور پہلو پر چارپائی کے نشانات ثبت ہو گئے تھے۔ میں نے آپ ﷺ سے اپنا اور حضرت ابو عامر رضی اللہ عنہ کا ماجرا عرض کیا اور یہ بتایا کہ انہوں نے کہا تھا کہ آپ ﷺ سے کہنا کہ میرے لیے مغفرت کی دعا کریں۔ آپ ﷺ نے پانی منگوایا وضو کیا اور دونوں ہاتھ بلند کئے اور یہ دعا کی کہ اے اللہ! اپنے بندے ابو عامر کی مغفرت فرما۔ میں نے نبی کریم ﷺ کی بغلوں کی سفیدی دیکھی اور آپ ﷺ نے کہا:۔

اے اللہ قیامت کے دن اس کو اپنی کثیر مخلوق پر فضیلت عطا فرما۔ میں نے عرض کیا اور میرے لیے بھی مغفرت کی دعا کیجئے آپ ﷺ نے کہا:۔

اے اللہ! عبداللہ بن قیس کے گناہ معاف فرما اور اس کو قیامت کے دن عزت کی جگہ میں داخل کر دے۔

marfat.com
Marfat.com

(صحیح البخاری، رقم الحدیث: ۴۳۲۳، صحیح مسلم، فضائل صحابہ، ۱۶۵، (۲۴۹۸)۲۶۸۹)

اے اللہ! دوس کو لے آ:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت طفیل بن عمرو الدوسی رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! دوس نافرمانی کرتے ہیں اور انکار کرتے ہیں ان کے خلاف دعا کیجئے۔ آپ ﷺ نے قبلہ کی طرف منہ کیا اور دونوں ہاتھ بلند کئے لوگوں نے گمان کیا کہ آپ ﷺ ان کے خلاف دعا کریں گے لیکن آپ ﷺ نے فرمایا:۔

''اے اللہ دوس کو ہدایت دے اور ان کو لے آ''۔

(امام بخاری، الادب المفرد رقم الحدیث: ۶۲۶)

اس کے ہاتھوں کو بھی معاف فرمادے:

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضرت طفیل بن عمرو رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے کہا آپ ﷺ کا ایک مضبوط قلعہ کے متعلق کیا خیال ہے جو دوس کا قلعہ ہے۔ آپ ﷺ نے اس کا انکار فرمایا کیونکہ یہ سعادت اللہ تعالیٰ نے انصار کے لیے مقرر کردی تھی۔ (یہ ہجرت مدینہ سے پہلے کا واقعہ ہے) پھر حضرت طفیل رضی اللہ عنہ نے ہجرت کی۔ اور ان کے ساتھ ان کے قبیلہ کے ایک شخص نے بھی ہجرت کی۔ وہ شخص بیمار پڑ گیا اس شخص نے بے صبری کی اور چھری سے اپنے ہاتھ کی رگیں کاٹ ڈالیں اور مر گیا۔ حضرت طفیل رضی اللہ عنہ نے اس کو خواب میں دیکھا اور اس سے پوچھا تمہارے ساتھ کیا معاملہ ہوا؟ اس نے کہا نبی کریم ﷺ کے ساتھ ہجرت کرنے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے مجھے بخش دیا۔ انہوں نے کہا تمہارے ہاتھ کو کیا ہوا؟ اس نے کہا مجھے یہ بتایا گیا ہے کہ ہم اس کو ہرگز ٹھیک نہیں کریں گے جس کو تم نے خود خراب کیا ہے۔ حضرت طفیل رضی اللہ عنہ نے یہ واقعہ نبی کریم ﷺ سے عرض کیا آپ ﷺ نے اپنے دونوں ہاتھ اٹھا کر دعا کی اے

marfat.com
Marfat.com

اللہ! اس کے ہاتھوں کو بھی معاف کر دے۔

(الادب المفرد رقم الحدیث: ۶۲۹)

حضور نبی کریم ﷺ نے قبرستان میں جا کر دعا مانگی:

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں یہ اس رات کی بات ہے جب رسول اللہ ﷺ میرے گھر میں تھے۔ آپ ﷺ نے کروٹ لے کر چادر اوڑھی اور جوتے نکال کر اپنے قدموں کے سامنے رکھے اور چادر کی ایک طرف اپنے بستر پر بچھا کر لیٹ گئے، تھوڑی دیر میں نیند کے خیال سے لیٹے رہے۔ پھر آہستہ سے چادر اوڑھی، جوتا پہنا، چپکے سے دروازہ کھولا، آرام سے باہر نکلے اور آہستہ سے دروازہ بند کر دیا۔ میں بھی نے چادر سر پر اوڑھی ایک چادر اپنے گرد لپیٹی اور آپ ﷺ کے پیچھے پیچھے چل پڑی۔ آپ ﷺ بقیع (قبرستان) پہنچے اور بہت طویل قیام کیا اور تین بار (دعا کے لیے) ہاتھ بلند کیے اور لوٹ آئے۔

(صحیح مسلم الجنائز: ۱۰۳ (۹۷۴) ۲۲۱۹، سنن النسائی رقم الحدیث: ۲۰۳۶)

ہمیں راضی کر اور ہم سے راضی رہ:

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ پر وحی نازل ہوتی تو آپ ﷺ کے چہرے کے پاس شہد کی مکھیوں کی بھنبھناہٹ کی سی آواز سنائی دیتی ایک دن آپ ﷺ پر وحی نازل ہوئی ہم کچھ دیر ٹھہرے رہے اور جب کیفیت ختم ہو گئی تو آپ ﷺ نے قبلہ کی طرف منہ کر کے دونوں ہاتھ بلند کیے اور یہ دعا کی:

اے اللہ! ہمیں زیادہ دے اور ہم میں کمی نہ کر اور ہمیں عزت دے اور ہمیں ذلت سے بچا اور ہمیں عطا فرما اور ہمیں محروم نہ کر اور ہمیں ترجیح دے اور ہم پر کسی کو ترجیح نہ دے اور ہمیں راضی کر اور ہم سے راضی رہ۔

(سنن ترمذی، رقم الحدیث: ۳۱۸۲)

marfat.com
Marfat.com

رب کو خالی لوٹانے سے حیا آتی ہے:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:۔
تمہارا رب حیا کرنے والا کریم ہے۔ جب بندہ اس کی طرف دونوں ہاتھ بلند کرتا ہے تو اس کو اس سے حیا آتی ہے کہ وہ اس کے ہاتھوں کو خالی لوٹا دے اور ان میں کوئی خیر نہ ہو۔ پس جب تم میں سے کوئی شخص اپنے دونوں ہاتھ بلند کرے تو وہ تین بار یہ کہے:

یا حی یا قیوم لا الہ الا انت یا ارحم الراحمین

پھر اپنے چہرے پر پھیرے۔

(المعجم الکبیر، ج ۱۲، رقم الحدیث: ۱۳۵۵۷، مجمع الزوائد، ج ۱۰، ص ۱۶۹)

اللہ کے ذمہ کرم پر حق ہے:

حضرت سلمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:۔
جو لوگ بھی اپنے ہاتھوں کو اللہ عزوجل کی طرف اٹھا کر کسی چیز کا سوال کرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ (کے ذمہ کرم) پر یہ حق ہے کہ ان کے ہاتھوں میں وہ چیز رکھ دے جس کا انہوں نے سوال کیا ہے۔

(المعجم الکبیر، ج ٦، رقم الحدیث: ٦١٤٢، مجمع الزوائد، ج ١٠، ص ١٦٩)

دعا کرنے والوں کے ہاتھوں میں نور:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ گھر سے مسجد کی طرف گیا۔ مسجد میں کچھ لوگ ہاتھ بلند کر کے اللہ عزوجل سے دعا کر رہے تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:۔

کیا تم لوگ دیکھ رہے ہو ان لوگوں کے ہاتھوں میں کیا ہے؟

میں نے پوچھا آپ ﷺ ان کے ہاتھوں میں کیا دیکھ رہے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا:۔ نور۔ میں نے عرض کیا آپ ﷺ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ اللہ تعالیٰ مجھے بھی وہ نور دکھائے۔

marfat.com
Marfat.com

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: آپ ﷺ نے دعا کی اور میں نے وہ نور دیکھ لیا۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا:۔ اے انس! جلدی چلو تا کہ ہم بھی ان کے ساتھ شریک ہو جائیں پھر میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ جلدی جلدی چلا پھر ہم نے بھی اپنے ہاتھ بلند کیے۔

(کتاب الدعاء للطبرانی، ص ۸۵، رقم الحدیث: ۲۰۶، التاریخ الکبیر، ج ۳، ص ۲۰۲)

توبہ کرنے والا کیا کرے؟:

حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:۔
ابن آدم جو بات بھی کرتا ہے وہ لکھ لی جاتی ہے۔ جب وہ کوئی خطا کرے اور اس پر توبہ کرنا چاہے تو اسے بلند ہونے والا نور لانا چاہیے۔ وہ اپنے دونوں ہاتھ آسمان کی طرف بلند کرے اور یہ کہے:
میں اس خطا سے توبہ کرتا ہوں اور میں دوبارہ یہ کبھی نہیں کروں گا تو اس کی وہ خطائیں بخش دی جائیں گی جب تک کہ وہ اس خطا کو دوبارہ نہ کرے۔

(کتاب الدعاء للطبرانی، ص ۸۵، رقم الحدیث: ۲۰۷)

مقبول دعا کے آداب

حمد و ثنا اور درود و سلام کے بعد دعا کرے:

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:
جب تم میں سے کوئی شخص دعا کرے تو پہلے اللہ کی ایسی حمد و ثناء کرے جس کا وہ اہل ہے، پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھے، اس کے بعد سوال کرے تو اس کی قبولیت کی امید ہے۔

(مجمع الزوائد ج ۱۰ ص ۱۵۵)

گڑگڑا کر دعا کرے:

گڑگڑا کر اور خشوع سے دعا کرے کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

marfat.com
Marfat.com

اُدْعُوْا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَّخُفْيَةً اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ (الاعراف:۵۵)

ترجمہ :"اپنے رب سے دعا کرو گڑگڑا کر اور چپکے چپکے بیشک اللہ حد سے بڑھنے والوں کو پسند نہیں فرماتا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ میدان عرفات میں گڑگڑا کر دعا کر رہے تھے۔آپ ﷺ کے اصحاب نے کہا یہ اِبْتِہال (یعنی اللہ تعالٰی سے عجز و انکساری سے دعا کرنا) ہے۔

(مسند البزار ج ۴، رقم الحدیث:۳۱۴۸، مجمع الزوائد، ج ۱۰، ص ۱۶۸)

پورے عزم سے دعا کرے:

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص دعا کرے تو پورے عزم سے سوال کرے، یوں نہ کہے اے اللہ تو چاہے تو مجھے عطا کر۔

(صحیح بخاری ج ۲ ص ۹۳۸)

نبی کریم ﷺ کے وسیلہ سے دعا کرے:

حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص اپنے کسی کام سے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے پاس جاتا تھا اور آپ اس کی طرف متوجہ نہیں ہوتے تھے، اور نہ اس کے کام کی طرف دھیان دیتے تھے، ایک دن اس شخص کی حضرت عثمان بن حنیف سے ملاقات ہوئی، اس نے حضرت عثمان بن حنیف سے اس بات کی شکایت کی، حضرت عثمان بن حنیف نے اس سے کہا:

تم وضو خانہ جا کر وضو کرو، پھر مسجد میں جاؤ اور وہاں دو رکعت نماز پڑھو، پھر یہ کہو:

"اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اور ہمارے نبی، نبی رحمت محمد مصطفٰی صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلہ سے تیری طرف متوجہ ہوتا ہوں۔اے محمد ﷺ! میں آپ کے واسطے سے آپ

marfat.com
Marfat.com

کے رب عزوجل کی طرف متوجہ ہوا ہوں تا کہ وہ میری حاجت روائی کرے۔'' اور اپنی حاجت کا ذکر کرنا پھر میرے پاس آنا تا کہ میں تمہارے ساتھ جاؤں وہ شخص گیا اور اس نے حضرت عثمان بن حنیف کے بتائے ہوئے طریقہ پر عمل کیا پھر وہ حضرت عثمان غنی کے پاس گیا دربان نے ان کے لیے دروازہ کھولا اور ان کو حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے پاس لے گیا۔ آپ نے اس کو اپنے ساتھ مسند پر بٹھایا اور پوچھا تمہارا کیا کام ہے؟ اس نے اپنا کام بتایا۔ حضرت عثمان نے اس کا کام کردیا اور فرمایا تم نے اس سے پہلے اب تک اپنے کام کا ذکر نہیں کیا تھا اور فرمایا جب بھی تمہیں کوئی کام ہو تو تم ہمارے پاس آجانا۔ پھر وہ شخص حضرت عثمان غنی کے پاس سے چلا گیا اور جب اس کی حضرت عثمان بن حنیف سے ملاقات ہوئی تو اس نے کہا اللہ تعالیٰ آپ کو جزاء خیر دے، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ میری طرف متوجہ نہیں ہوتے تھے اور میرے معاملہ میں غور نہیں کرتے تھے حتیٰ کہ آپ نے ان سے میری سفارش کی۔ حضرت عثمان بن حنیف نے کہا: بخدا! میں نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے کوئی بات نہیں کی۔ لیکن ایک مرتبہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں موجود تھا آپ کے پاس ایک نابینا شخص آیا اور اس نے اپنے نابینا ہونے کی آپ سے شکایت کی۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

کیا تم اس پر صبر کرو گے؟ اس نے کہا: یارسول اللہ ﷺ مجھے راستہ دکھانے والا کوئی نہیں ہے اور مجھے بڑی مشکل ہوتی ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا:

تم وضو خانے جاؤ اور وضو کرو، پھر دو رکعت نماز پڑھو، پھر ان کلمات سے دعا کرو، (یعنی جن کلمات سے دعا کرنے کی حضرت عثمان بن حنیف نے اس شخص کو تلقین کی) حضرت عثمان بن حنیف نے کہا ابھی ہم الگ نہیں ہوئے تھے اور نہ ابھی زیادہ باتیں ہوئی تھیں کہ وہ نابینا شخص آیا اس حال میں کہ اس کی آنکھیں روشن تھیں۔

(یہ حدیث صحیح ہے۔ الترغیب والترہیب ج ۱ ص ۲۷۶۔۲۷۲، مجمع الزوائد ج ۲ ص ۲۷۹)

marfat.com

Marfat.com

قبولیت کے یقین سے دعا کرے:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اے لوگو! جب تم اللہ سے دعا کرو تو قبولیت کے یقین سے دعا کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ اس شخص کی دعا قبول نہیں کرتا جو غافل دل سے دعا کرتا ہے۔

(یہ حدیث حسن ہے۔ مجمع الزوائد ج ۱۰ ص ۱۴۸)

غائب شخص کے لئے دعا کرے:

عبداللہ بن صفوان بیان کرتے ہیں کہ ان کی حضرت ام الدرداء رضی اللہ عنہا سے ملاقات ہوئی۔ انہوں نے پوچھا کیا آپ حج کو جارہے ہیں؟ میں نے کہا ہاں! انہوں نے کہا ہمارے لیے خیر کی دعا کریں کیونکہ نبی کریم ﷺ فرماتے تھے جو مسلمان شخص اپنے بھائی کے حق میں اس کی پس پشت دعا کرتا ہے اس کی دعا قبول ہوتی ہے اور اس کے سرہانے ایک فرشتہ مقرر کیا ہوا ہوتا ہے جب بھی وہ اپنے بھائی کے لیے خیر کی دعا کرتا ہے تو وہ فرشتہ کہتا ہے آمین اور تمہارے لیے بھی اسی طرح ہو۔

(صحیح مسلم، کتاب الذکر والدعاء والتوبۃ، رقم الحدیث: ۶۹۲۹)

قبولیت کے اوقات میں دعا کرے:

امام غزالی لکھتے ہیں:

قبولیت کے اوقات میں دعا کرے مثلاً رات کے آخری حصہ میں، فرض نمازوں کے بعد، اسی طرح قبولیت کے ایام میں مثلاً یوم عرفہ، رمضان اور جمعہ میں۔

قبولیت کے احوال میں دعا کرے، مثلاً بارش کے وقت، حضرت انس سے روایت ہے کہ اذان اور اقامت کے درمیان دعا مسترد نہیں ہوتی۔

(احیاء علوم الدین ج ۲ ص ۳۰۷-۳۰۳)

marfat.com
Marfat.com

قبلہ رو ہو کر دعا کرے:

قبلہ کی طرف منہ کر کے دعا کرے۔ امام مسلم نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے میدان عرفات میں قبلہ کی طرف منہ کیا اور غروب آفتاب تک دعا کرتے رہے۔

(احیاء علوم الدین ج ۲ ص ۴۰۷۔۴۰۳)

بہت زیادہ گلا پھاڑ کر دعا نہ کرے:

دعا میں انسان اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کرتا ہے اور اس کو اپنے دل کا حال سناتا ہے اور جس طرح راز و نیاز خفیہ ہوتے ہیں اسی طرح دعا میں بھی خفیہ طریقہ ہی مناسب ہے۔ حضرت زکریا علیہ السلام نے آہستگی کے ساتھ خفیہ دعا کی تو اللہ تعالیٰ نے ان کی دعا کا ذکر فرمایا:

اِذْ نَادٰی رَبَّهٗ نِدَآءً خَفِیًّا (مریم:۳)

جب انہوں نے اپنے رب کو آہستگی کے ساتھ پکارا۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:۔

آہستگی کے ساتھ دعا کرنا ستر با آواز بلند دعاؤں کے برابر ہے۔

(کتاب الفردوس، ج ۲، رقم الحدیث:۲۸۶۹، الجامع الکبیر، ج ۳، رقم الحدیث:۱۲۰۵۹، کنز العمال، ج ۲، رقم الحدیث:۳۱۹۶)

عبارت آرائی کر کے دعا نہ کرے:

تصنع، تکلف اور بناوٹ سے عبارت آرائی کر کے دعا نہ کرے (یعنی جان بوجھ کر دعا میں ایسے الفاظ استعمال نہ کرے جو بولنے میں ایک ہی وزن پر ہوں جیسا کہ آج کل بہت سے خطیب اور واعظ اپنی قادر الکلامی کی دھاک بٹھانے کے لئے اس طرح کرتے ہیں۔ طیبی غفرلہ)، امام ابوداؤد حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

marfat.com
Marfat.com

عنقریب ایک قوم دعا میں حد سے تجاوز کرے گی۔

(احیاء علوم الدین ج ۲ ص ۴۰۷۔۴۰۳)

ایک بزرگ کا گزر ایک واعظ پر ہوا، وہ دعا میں قافیہ بندی کر رہا تھا۔ انہوں نے فرمایا: کیا اللہ تعالیٰ کے سامنے بلاغت جتاتے ہو؟ گواہ رہو کہ میں نے حبیب عجمی کو دعا مانگتے ہوئے دیکھا ہے، ان کی دعا کی برکت مشہور ہے۔ وہ اپنی دعا میں اس سے زیادہ نہیں فرماتے تھے:

اللّٰھُمَّ اجْعَلْنَا جَیِّدِینَ اللّٰھُمَّ لَا تَفْضَحْنَا یَوْمَ الْقِیَامَةِ اللّٰھُمَّ وَفِّقْنَا لِلْخَیْرِ

ترجمہ: الٰہی ہم کو خالص بے میل کر دے، الٰہی ہم کو روز قیامت میں رسوا مت کرنا اور ہمیں بھلائی کی توفیق عطا فرمانا۔

(احیاء العلوم الدین، باب ۹، فصل دوم)

قافیہ سے مراد یہ ہے کہ تکلف سے ہم وزن الفاظ بولے جائیں تاکہ اپنی علمیت اور فصاحت و بلاغت کا اظہار ہو یہ بات انکساری اور عاجزی کے خلاف ہے اور اگر بلا تکلف ایک ہی وزن کے الفاظ منہ سے نکل جائیں تو اس میں حرج نہیں، جیسے نبی کریم ﷺ کی بہت سی دعائیں احادیث میں منقول ہیں۔ اسی طرح وہ دعائیں جو اشعار کی صورت میں بعض اولیاء سے منقول ہیں ان میں بھی نیت کا اعتبار ہے کہ جب وہ دعائیں مانگی جائیں تو دل میں فصاحت و بلاغت ظاہر کرنے کا خیال پیدا نہ ہو اور بندوں کی طرف توجہ نہ ہو کہ ان پر اتنے اچھے اشعار سن کر علم اور حافظے کی دھاک بیٹھ جائے گی۔

شوق اور خوف سے دعا کرے:

شوق اور خوف سے دعا کرے کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

یَدْعُوْنَنَا رَغَباً وَّرَھَباً (الانبیاء: ۹۰)

ترجمہ: ''وہ ہم سے رغبت اور خوف سے دعا کرتے ہیں''

marfat.com
Marfat.com

سجدہ میں دعا کرے:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:۔
بندہ کا اپنے رب عزوجل سے سب سے زیادہ قرب سجدہ میں ہوتا ہے سو تم (سجدہ میں) بہت دعا کیا کرو۔

(صحیح مسلم، صلوۃ، ۲۱۵، (۴۸۲) ۱۰۶۴، سنن ابوداؤد، رقم الحدیث ۸۷۵، سنن النسائی، رقم الحدیث ۱۱۳۷)

تین بار دعا کرے:

تین بار دعا کرے، امام مسلم حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دعا کرتے تو تین بار دعا کرتے اور جب سوال کرتے تو تین بار سوال کرتے۔

(احیاء علوم الدین ج ۲ ص ۳۰۷-۳۰۳)

قبولیت کے لیے جلدی نہ کرے:

قبولیت کے لیے جلدی نہ کرے، امام بخاری اور امام مسلم حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
جب تک جلدی نہیں کی جائے گی تمہاری دعا قبول ہوتی رہے گی۔ تم میں سے ایک شخص کہتا ہے میں نے دعا کی اور میری دعا قبول نہیں ہوئی، جب تم اللہ تعالیٰ سے دعا کرو تو بکثرت سوال کرو کیونکہ تم کریم سے دعا کر رہے ہو۔

(احیاء علوم الدین ج ۲ ص ۳۰۷-۳۰۳)

گناہوں سے توبہ کر کے دعا کرے:

قبولیت دعا کے لیے سب سے ضروری امر یہ ہے کہ انسان اپنے گناہوں سے توبہ کرے، لوگوں کے جو حقوق دبا رکھے ہیں وہ ان کو واپس کرے، جس پر جو ظلم کیا ہے وہ اس سے معاف کرائے۔ کعب احبار نے بیان کیا ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے زمانہ میں

marfat.com
Marfat.com

قحط پڑ گیا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے لوگوں کے ساتھ مل کر تین بار بارش کے لیے دعا کی لیکن بارش نہیں ہوئی ۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام پر وحی نازل کی تمہارے درمیان ایک چغل خور ہے جب تک وہ درمیان سے نہیں نکلے گا تمہاری دعا قبول نہیں ہوگی ۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے پوچھا یارب! وہ کون ہے؟ فرمایا: میں تم کو چغلی سے منع کرتا ہوں تو میں تم سے اس کی چغلی کیسے کروں گا! پھر موسیٰ علیہ السلام نے سب کو توبہ کرنے کا حکم دیا جب سب نے توبہ کر لی تو بارش ہوگئی۔

(احیاء علوم الدین ج ۲ ص ۴۰۷۔۴۰۳)

اللہ تعالیٰ کے احکام پر عمل کرنے کا ارادہ کرے:

قبولیت دعا کے لیے ایک شرط یہ بھی ہے کہ بندہ اللہ تعالیٰ کے احکام پر عمل کرے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

أُجِيبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ إِذَا دَعَانِ فَلْيَسْتَجِيبُوا لِي (البقرہ:۱۸۶)

ترجمہ: ''دعا کرنے والا جب دعا کرتا ہے تو میں اس کی دعا قبول کرتا ہوں تو چاہئے کہ وہ بھی میرا حکم مانیں''۔

انسان بندہ اور محتاج ہو کر اللہ کی بات نہ مانے اور اس کے حکم پر عمل نہ کرے اور یہ چاہے کہ وہ معبود اور بے نیاز ذات اس کا کہا مان لے یہ کیسی بے انصافی ہے! اس لئے بندہ جب دعا کرے تو سچے دل سے اللہ کے احکام پر عمل کرنے کا ارادہ کرے۔

دعا کیوں قبول نہیں ہوتی ؟:

امام مسلم روایت کرتے ہیں:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص لمبا سفر کرتا ہے اس کے بال بکھرے ہوئے اور غبار آلود ہوتے ہیں وہ آسمان کی طرف ہاتھ اٹھا کر کہتا ہے یارب! یارب! اس کا کھانا پینا حرام ہو، اس کی غذا حرام ہو تو اس کی دعا کہاں قبول ہوگی؟

marfat.com
Marfat.com

(صحیح مسلم ج ۱ ص ۳۲۶)

دعا قبول نہ ہونے کی دس وجوہات:

حافظ ابن عساکر روایت کرتے ہیں:

ابراہیم بن نصر کرمانی جو ابدال ہیں وہ بیان کرتے ہیں کہ دس وجوہات سے لوگوں کی دعا قبول نہیں ہوتی۔

(۱) اللہ کا اقرار کرتے ہیں اور اس کا حکم نہیں مانتے۔

(۲) رسول اللہ ﷺ سے محبت کرتے ہیں اور آپ کی سنت کی اتباع نہیں کرتے۔

(۳) قرآن مجید پڑھتے ہیں اور اس پر عمل نہیں کرتے۔

(۴) جنت کو پسند کرتے ہیں اور اس کے راستہ پر نہیں چلتے۔

(۵) جہنم کو ناپسند کرتے ہیں اور اس کے راستہ پر دھکم پیل کرتے ہیں۔

(۶) ابلیس کو اپنا دشمن کہتے ہیں اور اس کی موافقت کرتے ہیں۔

(۷) لوگوں کو دفن کرتے ہیں اور اپنی موت کو یاد نہیں کرتے۔

(۸) اپنے بھائیوں کے عیب تلاش کرتے ہیں اور اپنے عیب نہیں دیکھتے۔

(۹) مال جمع کرتے ہیں اور حساب کے دن کو یاد نہیں رکھتے۔

(۱۰) قبریں کھودتے ہیں پھر بھی عالیشان مکان بناتے ہیں۔

(مختصر تاریخ دمشق ج ۴ ص ۱۶۹)

تین دعائیں قبول ہوتی ہیں:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اس میں کوئی شک نہیں کہ تین (قسم کی) دعائیں قبول ہوتی ہیں (1) مظلوم کی دعا اور (2) مسافر کی دعا اور (3) باپ کی دعا اس کی اولاد کے لیے۔

(سنن ابو داؤد رقم الحدیث: ۱۵۳۶، سنن ترمذی رقم الحدیث: ۱۹۰۵، سنن ابن ماجہ رقم الحدیث: ۳۸۶۲)

marfat.com

Marfat.com

مظلوم کی دعا سے بچو:

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں یمن کا حاکم بنا کر بھیجتے وقت چند ہدایات دیں اور آخر میں فرمایا اور مظلوم کی دعا سے بچنا:

کیونکہ اس کی دعا اور اللہ کے درمیان کوئی حجاب نہیں ہوتا۔

(صحیح البخاری رقم الحدیث: ۱۴۹۶، سنن ابوداؤد رقم الحدیث: ۱۵۸۴، سنن النسائی رقم الحدیث: ۶۲۵، ۲۴۳۵، سنن ابن ماجہ رقم الحدیث: ۱۷۸۳)

حضرت خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مظلوم کی دعا سے بچو، کیونکہ اس کی دعا بادلوں سے اوپر اٹھائی جاتی ہے، اللہ جل جلالہ فرماتا ہے:

مجھے اپنی عزت اور جلال کی قسم! میں تمہاری ضرور مدد کروں گا، خواہ کچھ وقت گزرنے کے بعد۔

(المعجم الکبیر رقم الحدیث: ۳۷۱۸، یہ حدیث حضرت ابو ہریرہ سے بھی مروی ہے، سنن الترمذی رقم الحدیث: ۲۴۴۶، ۱۹۷۰، سنن ابن ماجہ رقم الحدیث: ۱۷۵۲)

سچے دل سے مانگی ہوئی ہر دعا مقبول:

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جب تم میں سے کوئی شخص دعا کرتا ہے تو یا تو اللہ اس کی دعا قبول کر لیتا ہے یا اس سے اس کی مثل کوئی برائی دور کر دیتا ہے، بشرطیکہ وہ گناہ کی دعا کرے نہ قطع رحم کی۔

(جامع ترمذی ص ۴۸۷)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کی روایت میں تین چیزوں کا ذکر ہے:

marfat.com
Marfat.com

دعا جلد قبول ہو جاتی ہے، یا آخرت میں اجر عطا کرنے کے لئے رکھ لی جاتی ہے یا دنیا میں ہی اس کے بدلے میں کوئی مصیبت ٹال دی جاتی ہے۔

(مجمع الزوائد ج ۱۰ص ۱۵۱)

سعدون مجنون کی دعا:

عطاء اسلمی کہتے ہیں کہ ایک سال ایسی خشک سالی ہوئی کہ ہم بارش کی دعا کے لئے نکلے۔ باہر نکلے تو دیکھا سعدون مجنون قبرستان میں ہیں۔ انہوں نے مجھے دیکھ کر کہا کہ کیا قیامت کا دن ہے؟ یا قبروں سے لوگ نکل پڑے ہیں؟ میں نے کہا کچھ بھی نہیں بس بارش کی دعا کو نکلے ہیں۔ انہوں نے فرمایا: اے عطاء! کون سے دلوں سے دعا مانگتے ہو، زمینی سے یا آسمانی سے۔ میں نے کہا آسمانی سے۔ انہوں نے کہا ہرگز نہیں، اے عطاء! کھوٹے سکے والوں سے کہہ دو کہ کھوٹے دام نہ چلائیں کہ پرکھنے والا دانا اور بینا ہے۔ پھر انہوں نے اپنی آنکھ سے آسمان کو دیکھ کر کہا:

الٰہی وسیدی ومولائی اپنے شہروں کو اپنے بندوں کے گناہوں سے ہلاک نہ کر بلکہ اپنے اَسْمائے مَکْنُوْن (چھپے ہوئے نام) اور نِعْمَائے مَخْزُوْن (نعمتوں کے خزانے) کے طفیل ہمیں کثرت سے میٹھا پانی عنایت فرما، جس سے تو بندوں کو زندہ کرے اور شہروں کو سیراب کردے، تو ہی ہر چیز پر قادر ہے۔

عطاء کہتے ہیں کہ سعدون نے یہ دعا پوری نہ کی تھی کہ آسمان سے بجلی کی کڑک اور چمک ظاہر ہوئی اور پانی موسلا دھار گرنے لگا۔ سعدون وہاں سے یہ کہتے ہوئے چل دیئے:

زاہد و عابد فلاح پا گئے کیونکہ وہ اپنے مالک کے لئے پیٹ کو بھوکا مارتے ہیں، اللہ کی محبت میں بیمار آنکھوں کو بیدار رکھتے ہیں، رات کٹ گئی لیکن وہ بدستور بیدار ہیں، انہیں عبادت الٰہی نے مشغول رکھا لیکن لوگوں کا گمان ہے کہ وہ دیوانے ہیں۔

(احیاء علوم الدین، باب ۹، فصل دوم)

marfat.com
Marfat.com

دنیاوی مال کی شدید محبت اور موت سے غفلت، مناسب نہیں

marfat.com
Marfat.com

فہرست

صفحہ نمبر	نام عنوان	نمبر شمار
310	قرآن مجید میں مال کی کثرت کا ذکر	1
310	ابن آدم کہتا ہے میرا مال، میرا مال	2
310	اس امت کا فتنہ	3
311	زہد کیا ہے، ابن آدم کا حق	4
312	غنی کون ہے، موت مومن کے لئے تحفہ	5
312	مرنے والے نے راحت پائی	6
313	اللہ سے ملاقات کی تمنا اور گناہوں سے ڈرنا	7
315	موت کی تمنا نہ کرو	8
316	حضرت حمزہ کے لئے پورا کفن نہ تھا	9
317	لمبی لمبی امیدیں اور منصوبے	10
319	دنیا کی تروتازگی	11
321	جو مال بغیر لالچ آئے اسے لے لو، ہم آزمائیں گے	12
322	میرا دنیا سے کیا تعلق ہے؟	13
322	لوگوں کے ساتھ مل جل کر رہو	14
323	فقراء کی مجلس میں سکون ہے	15

marfat.com

Marfat.com

323	مسکینی میں جنت اور قرب رسالت	16
323	فقراء امیروں سے چالیس سال پہلے جنت میں	17
325	فقراء امیروں سے پانچ سو سال پہلے جنت میں	18
326	مجھے کمزوروں میں تلاش کرو	19
326	کمزوروں کی وجہ سے رزق دیا جاتا ہے	20
326	، جو جنت کا اہل ہے	21
327	قیامت کے دن نبی کریم ﷺ کا مقرب	22
327	انسان کی دو ناپسند چیزیں	23
327	وہ شخص کامیاب ہو گیا	24
329	جھونپڑی کی مرمت اور موت	25
329	اونچی عمارت کی تعمیر پر ناراضگی	26
331	دنیا میں مسافر کی طرح رہو	27
331	زیادہ مال کی پریشانی	28
332	حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کی نصیحت	29
333	صرف آخرت کی فکر	30
333	دنیا کے مال کی کثرت کا خوف	31
334	غنیمت جانو	32
335	حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کا مال	33
335	میں نے دنیا کو چھوڑ دیا	34

marfat.com

Marfat.com

قرآن مجید میں مال کی کثرت کا ذکر:

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

اَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ حَتّٰى زُرْتُمُ الْمَقَابِرَ (سورۃ التکاثر: ۱)

ترجمہ: "زیادہ مال جمع کرنے کی حرص نے تمہیں غافل کر دیا یہاں تک کہ تم قبروں میں جا پہنچے"۔

ابن آدم کہتا ہے میرا مال، میرا مال:

مطرف اپنے والد رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئے تو آپ اس آیت کی تلاوت کر رہے تھے:

الھٰکم التکاثر

ترجمہ: "زیادہ مال جمع کرنے کی حرص نے تمہیں غافل کر دیا"۔

آپ نے فرمایا:

ابن آدم کہتا ہے میرا مال، میرا مال اور اس کا مال تو صرف وہی ہے جس کو اس نے صدقہ کر کے روانہ کر دیا، یا کھا کر فنا کر دیا، یا پہن کر بوسیدہ کر دیا۔

(صحیح مسلم رقم الحدیث: ۲۹۵۸، سنن الترمذی رقم الحدیث: ۲۳۴۲، سنن النسائی رقم الحدیث: ۳۶۱۳)

اس امت کا فتنہ:

حضرت کعب بن عیاض بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ہر امت کے لیے ایک فتنہ ہوتا ہے اور میری امت کا فتنہ مال ہے۔

(سنن الترمذی رقم الحدیث: ۲۳۳۶، مسند احمد ج ۴ ص ۱۶۰)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اگر ابن آدم کے پاس مال کی دو وادیاں ہوں تو وہ چاہتا ہے کہ اس کو تیسری وادی بھی مل

marfat.com
Marfat.com

جائے اور مٹی کے سوا کوئی چیز اس کا منہ نہیں بھر سکتی، اور جو شخص توبہ کرے اللہ اس کی توبہ قبول فرمالیتا ہے۔

(صحیح البخاری رقم الحدیث: ۶۴۳۹، صحیح مسلم رقم الحدیث: ۱۰۴۸، سنن الترمذی رقم الحدیث: ۲۳۳۷)

زہد کیا ہے:

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

زہد یہ نہیں کہ تم حلال کو حرام کرو یا مال کو ضائع کرو، ہاں زہد یہ ہے کہ جو چیز تمہارے ہاتھوں میں ہے اس پر تمہیں اتنا اعتماد نہ ہو جتنا اس پر اعتماد ہو جو اللہ کے ہاتھ ہے، اور جب تم پر کوئی مصیبت آئے تو اس کے ثواب میں (یعنی یہ کہ اس مصیبت کے آنے کی وجہ سے تمہیں جو ثواب ملے گا اس میں) تم کو اس سے زیادہ رغبت ہو (بجائے یہ سوچنے کے) کہ تم پر وہ مصیبت نہ آتی۔

(سنن الترمذی رقم الحدیث: ۲۳۴۰، سنن ابن ماجہ رقم الحدیث: ۴۱۰۰)

ابن آدم کا حق:

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

تین چیزوں کے سوا ابن آدم کا کسی چیز میں حق نہیں ہے، اس کی رہائش کا گھر ہو، اس کی ستر پوشی کے لیے کپڑا ہو اور خشک روٹی اور پانی ہو۔

(سنن الترمذی رقم الحدیث: ۲۳۴۱، مسند احمد ج ۱ ص ۶۲)

سلمہ بن عبید اللہ اپنے والد رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

تم میں سے جو شخص صبح کو اس حال میں اٹھے کہ اس کے اہل وعیال خیریت سے ہوں اور اس کا جسم تندرست ہو اور اس کے پاس اس دن کی خوراک ہو تو گویا اس کے لیے تمام دنیا جمع

marfat.com

Marfat.com

کر دی گئی ہے۔

(سنن الترمذی رقم الحدیث: ۲۳۴۶، سنن ابن ماجہ رقم الحدیث: ۴۱۴۱)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

وہ مسلمان کامیاب ہو گیا جس کو اس کی ضرورت کے مطابق رزق دیا گیا اور اللہ نے اس کو اس پر قانع کر دیا۔ (یعنی راضی کر دیا)

(سنن الترمذی رقم الحدیث: ۲۳۴۸، صحیح مسلم رقم الحدیث: ۱۰۵۴، سنن ابن ماجہ رقم الحدیث: ۴۱۳۸)

غنی کون ہے؟

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

زیادہ ساز و سامان سے غنا (مخلوق سے بے نیاز ہونا) حاصل نہیں ہوتا لیکن غنا اسے حاصل ہوتا ہے جس کا دل غنی ہو۔

(صحیح البخاری رقم الحدیث: ۶۴۴۶، سنن الترمذی رقم الحدیث: ۲۳۷۳)

موت مومن کے لئے تحفہ:

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''مومن کے لیے موت تحفہ ہے۔''

(مشکوۃ، باب تمنی الموت، الفصل الثانی بحوالہ امام بیہقی، شعب الایمان)

مرنے والے نے راحت پائی:

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ حدیث بیان کرتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ کے سامنے سے جنازہ گزرا۔ اس وقت آپ ﷺ نے فرمایا:۔

marfat.com
Marfat.com

اس نے راحت پائی یا اس سے دوسروں نے راحت پائی ہے۔لوگوں نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ راحت پانے والا کون ہے؟اور جس سے لوگوں نے راحت پائی وہ کون ہے؟ تب سرکار ﷺ نے فرمایا:

بندہ مومن مرنے کے بعد دنیا کی مصیبتوں اوراذیتوں سے نجات حاصل کر کے رحمت الٰہی کا حقدار ہوتا ہے اور کافر و فاجر کی موت سے بندے، درخت، چوپائے اور شہر پناہ حاصل کرتے ہیں۔

(مشکوۃ، باب تمنی الموت، الفصل الاول بحوالہ امام بخاری وامام مسلم)

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:۔

مومن کو موت اس طرح آجاتی ہے جس طرح پیشانی پر پسینہ آجاتا ہے۔

(مشکوۃ، باب تمنی الموت، الفصل الثانی بحوالہ امام ترمذی، امام نسائی، امام ابن ماجہ)

اللہ سے ملاقات کی تمنا اور گناہوں سے ڈرنا:

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں:

رسول اللہ ﷺ ایک مریض کی عیادت کے لیے تشریف لے گئے وہ اس وقت نزع کے عالم میں تھا۔اس سے سرکار ﷺ نے دریافت فرمایا:۔خود کو کیسا پاتے ہو؟ تو مریض نے کہا یارسول اللہ ﷺ! میں اللہ تعالیٰ سے ملاقات کی تمنا رکھتا ہوں اور گناہوں سے ڈرتا ہوں۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:۔

اس وقت اگر کسی بندے کے دل میں یہ باتیں جمع ہوتی ہیں تو اللہ تعالیٰ اس کو اس کی خواہش کے مطابق عطا فرمادیتا ہے اور جس بات سے وہ خوفزدہ ہوتا ہے اس سے محفوظ فرمادیتا ہے۔

(مشکوۃ، باب تمنی الموت، الفصل الثانی بحوالہ امام ابن ماجہ، امام ترمذی)

marfat.com
Marfat.com

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے صحابہ سے دریافت فرمایا:۔

اگر چاہو تو میں تمہیں بتاؤں قیامت کے دن اللہ تعالیٰ ایمانداروں کو سب سے پہلے کس طرح مخاطب فرمائے گا اور ایماندار کیا جواب دیں گے؟ ہم سب نے کہا بیشک یا رسول اللہ ﷺ آپ ﷺ بتائیں۔ تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

رب کریم دریافت کرے گا کیا تم مجھ سے ملاقات چاہتے تھے؟ لوگ کہیں گے ہاں یا اللہ! رب کریم فرمائے گا کس لیے؟ لوگ کہیں گے خداوند ہم تیری رحمت، مغفرت اور معافی کے طالب تھے۔ تب رب کریم فرمائے گا اب تو تمہاری مغفرت مجھ پر واجب ہوگئی۔

(مشکوٰۃ، باب تمنی الموت، الفصل الثانی بحوالہ امام بغوی: شرح السنہ، امام ابو نعیم: حلیہ)

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:۔

جو اللہ تعالیٰ سے ملاقات کی تمنا کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ بھی اس سے ملاقات چاہتا ہے اور جو شخص اللہ تعالیٰ کی ملاقات کو پسند نہیں کرتا تو اللہ تعالیٰ بھی اس سے ملنا پسند نہیں فرماتا۔ اس موقع پر حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا یا دوسری امہات المؤمنین میں سے کسی اور نے عرض کیا ہم تو سب ہی موت کو بُرا سمجھتے ہیں۔ تو سرکار نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

نہیں ایسا نہیں ہے۔ جب بندۂ مومن کی موت آتی ہے اور اس کو اللہ تعالیٰ کی رضا اور اس کی طرف سے بندے کی عزت افزائی کی بشارت ملتی ہے تو بندے کے لیے اس بشارت سے زیادہ محبوب چیز اور کوئی نہیں ہوتی جو اس کو عنقریب ملنے والی ہوتی ہے۔ اس لیے بندہ اللہ تعالیٰ کی ملاقات کی تمنا کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ بندے کی ملاقات پسند کرتا ہے۔ لیکن جب کافر کو موت آتی ہے تو عذاب الٰہی اور دوزخ کے عذاب کی وعید سنائی جاتی ہے تو اس چیز سے زیادہ ناپسند چیز اس بندۂ کافر کے لیے اور کوئی نہیں ہوتی اسی لیے وہ اللہ تعالیٰ کی

marfat.com
Marfat.com

ملاقات نہیں چاہتا اور اللہ تعالیٰ بھی اس سے ملنا پسند نہیں فرماتے۔

(مشکوٰۃ، باب تمنی الموت، الفصل الاول بحوالہ امام بخاری و امام مسلم)

موت کی تمنا نہ کرو:

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

مرنے کی تمنا نہ کرو کیونکہ جانکنی کا موقع سخت ہے۔ بے شک سعادت کی علامت یہ ہے کہ بندے کی عمر طویل ہو اور اللہ تعالیٰ اس کو اپنی اطاعت کی طرف راغب فرما دے۔

(مشکوٰۃ، باب تمنی الموت، الفصل الثالث بحوالہ امام احمد بن حنبل، مسند احمد)

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آپ ﷺ نے ہمیں نصیحت فرمائی تو ہم پر رقت طاری ہو گئی اور جناب سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ روئے اور کہنے لگے: اے کاش! مجھے موت آ جاتی۔ اس وقت سرکار ﷺ نے فرمایا:۔

اے سعد رضی اللہ عنہ کیا میرے پاس بیٹھ کر بھی تم موت کی تمنا کرتے ہو؟ یہ کلمات حضور نبی کریم ﷺ نے تین مرتبہ فرمائے پھر فرمایا:۔ اے سعد اگر تمہاری خلقت جنت کے لیے ہے تو تمہاری عمر جتنی طویل ہو گی اور اعمال اچھے ہوں گے تو اتنا ہی تمہارے لیے بہتر ہو گا۔

(مشکوٰۃ، باب تمنی الموت، الفصل الثالث بحوالہ امام احمد بن حنبل، مسند احمد)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:۔

تم میں سے کوئی موت کی آرزو نہ کرے اگر وہ نیکوکار ہے تو شاید اپنی نیکیوں میں اضافہ کر لے اور اگر بدکار ہے تو شاید وہ رضائے رب کے لیے توبہ کر لے۔

(مشکوٰۃ، باب تمنی الموت، الفصل الاول بحوالہ امام بخاری)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:۔

marfat.com
Marfat.com

تم میں سے کوئی نہ تو موت کی تمنا کرے اور نہ موت سے پہلے اس کے لیے دعا کرے کیونکہ موت کے بعد اس کے عمل وامید منقطع ہو جاتے ہیں اور بندہ مومن اپنی عمر میں سوائے بھلائیوں کے اور کچھ جمع نہیں کرتا۔

(مشکوۃ، باب تمنی الموت، الفصل الاول بحوالہ امام مسلم)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:۔

تم میں سے کوئی کسی مصیبت کے پڑنے پر موت کی تمنا نہ کرے لیکن اگر کرنا ضروری ہو جائے تو اس طرح اللہ تعالیٰ سے دعا کرے:

اے اللہ! مجھے اس وقت تک زندہ رکھ جب تک کہ زندگی میرے حق میں بہتر ہے اور مجھے اس وقت موت عطا فرما جبکہ مرنا میرے حق میں بہتر ہو۔

(مشکوۃ، باب تمنی الموت، الفصل الاول بحوالہ امام بخاری وامام مسلم)

حضرت حمزہ کے لئے پورا کفن نہ تھا:

حضرت حارثہ بن مضرب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں حضرت خباب رضی اللہ عنہ کی عیادت کے لیے گیا۔ ان کے جسم پر زخم کے سات داغ لگے ہوئے تھے مجھے دیکھ کر حضرت خباب نے فرمایا:

میں نے اگر رسول اللہ ﷺ سے یہ نہ سنا ہوتا کہ کوئی موت کی آرزو نہ کرے تو میں یہ تمنا ضرور کرتا۔ بیشک جب میں حضور نبی کریم ﷺ کے ساتھ تھا تو اس وقت میرے پاس ایک درہم بھی نہ تھا اب میرے گھر کے کونے میں چالیس ہزار درہم پڑے ہوئے ہیں۔ جب خباب رضی اللہ عنہ کے پاس کفن لایا گیا اور انہوں نے اس کو دیکھا تو رو کر کہنے لگے کہ جناب حمزہ رضی اللہ عنہ کے لیے پورا کفن نہ تھا صرف ایک دھاری دار چادر تھی۔ جب وہ چھپائے جاتے تو سر کھل جاتا اور سر کو چھپایا جاتا تو پیر کھلے رہتے۔ لہذا چادر سر پر اوڑھا کر

marfat.com
Marfat.com

پیروں پر اذخر (یعنی گھاس) ڈالی گئی تھی۔

(مشکوٰۃ، باب تمنی الموت، الفصل الاول بحوالہ امام احمد، امام ترمذی)

لمبی لمبی امیدیں اور منصوبے:

لمبی امید رکھنا ایک نفسیاتی بیماری ہے اور جب یہ بیماری دل میں جگہ پکڑ لے تو اس کا علاج مشکل ہو جاتا ہے۔ لمبی لمبی امیدوں کی وجہ سے انسان دنیا کی شدید محبت میں گرفتار ہو جاتا ہے اور آخرت سے غافل ہو جاتا ہے۔ انسان اپنی زندگی میں لمبی لمبی امیدیں رکھتا ہے اور طویل منصوبے بناتا ہے۔ میں یہ کام کروں گا، پھر یہ کام کروں گا، پھر یہ کام کروں گا، تجارت، سفر، ملازمت، بچوں کی تعلیم، پھر ان کی شادی۔ اس کے پروگراموں کا ایک تسلسل ہوتا ہے اور اس کو یہ پتہ نہیں ہوتا کہ کب اچانک موت آ جائے گی اور اس کے سارے منصوبے اور تمام پروگرام دھرے کے دھرے رہ جائیں گے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک چوکور خط کھینچا اور اس چوکور کے درمیان میں ایک خط کھینچا جو اس چوکور سے باہر نکلا ہوا تھا۔ اس کے وسط میں چھوٹے چھوٹے خطوط کھینچے جو اس درمیان والے خط کی جانب تھے۔ پھر فرمایا: یہ انسان ہے اور یہ اس کی موت ہے جس نے اس کا احاطہ کیا ہوا ہے اور یہ خط جو اس چوکور سے باہر نکلا ہوا ہے۔ یہ اس کی امیدیں ہیں اور یہ چھوٹے چھوٹے خطوط اس کو آنے والے مصائب ہیں۔ اگر اس مصیبت سے بچ نکلا تو یہ مصیبت اس کو ڈس لے گی۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے خط کے کھینچے ہوئے خط کی شکل یہ ہے۔

(صحیح البخاری رقم الحدیث: ۶۴۱۷، سنن الترمذی رقم الحدیث: ۲۴۵۴، سنن ابن ماجہ رقم الحدیث: ۴۲۳۱)

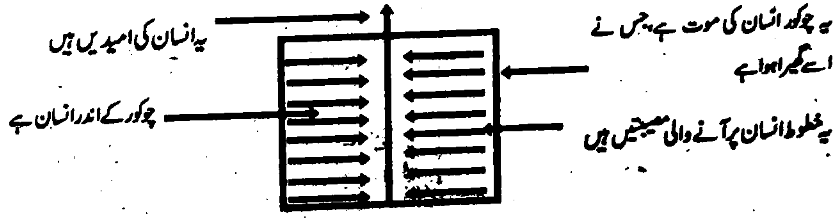

marfat.com
Marfat.com

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ ابن آدم ہے اور یہ اس کی موت ہے۔ آپ نے اپنا ہاتھ اپنی گدی پر رکھا، پھر اس کو پھیلا دیا اور فرمایا پھر اس کی امید ہے اور پھر اس کی امید ہے۔

(سنن الترمذی رقم الحدیث:۲۳۳۴، سنن ابن ماجہ رقم الحدیث:۴۲۳۲)

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

چار چیزیں بدبختی کی علامت ہیں: آنکھوں کا خشک ہو جانا، دل کا سخت ہونا، لمبی امید رکھنا اور دنیا کی حرص کرنا۔

(مسند البزار رقم الحدیث:۳۲۳۰، اس کا ایک راوی ہانی بن متوکل ضعیف ہے، مجمع الزوائد ج ۱۰ ص ۲۲۶)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اس امت کے پہلے لوگوں کی نیکی زہد اور یقین کی وجہ سے تھی اور اس امت کے آخر کی ہلاکت بخل اور امید کی وجہ سے ہوگی۔

(المعجم الاوسط رقم الحدیث:۷۶۴۶، اتحاف السادۃ المتقین ج ۱۰ ص ۲۳۹)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ بوڑھے آدمی کا دل دو چیزوں میں ہمیشہ جوان رہتا ہے، دنیا کی محبت اور لمبی امید۔

(صحیح البخاری رقم الحدیث:۶۴۲۰، صحیح مسلم رقم الحدیث:۱۰۴۶)

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
ابن آدم بوڑھا ہو جاتا ہے اور اس میں دو چیزیں بڑھ جاتی ہیں، مال اور لمبی عمر کی محبت۔

(صحیح البخاری رقم الحدیث:۶۴۲۱، صحیح مسلم رقم الحدیث:۱۰۴۷)

ام الولید بنت عمر بیان کرتی ہیں کہ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور فرمایا:

marfat.com
Marfat.com

اے لوگو! کیا تم حیا نہیں کرتے!

مسلمانوں نے کہا: یا رسول اللہ! کس چیز سے؟

آپ ﷺ نے فرمایا:

تم ان چیزوں کو جمع کرتے ہو جن کو کھا نہیں سکتے اور ان مکانوں کو بناتے ہو جن میں تم نہیں رہو گے، اور تم ان چیزوں کی امید رکھتے ہو جن کو تم پا نہیں سکتے۔ کیا تم اس سے حیا نہیں کرتے۔

(المعجم الکبیر ج ۲۵ ص ۱۷۲، مجمع الزوائد ج ۱۰ ص ۲۸۴)

دنیا کی تروتازگی:

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

دنیا شیریں اور سرسبز ہے اور اللہ تعالیٰ تم کو اس میں خلیفہ بنانے والا ہے پھر وہ دیکھے گا کہ تم اس میں کس طرح عمل کرتے ہو، سو تم دنیا سے اور عورتوں سے بچو کیونکہ بنو اسرائیل کا پہلا فتنہ عورتوں میں تھا۔

(صحیح مسلم الدعوات: ۹۹، رقم الحدیث: بلا تکرار: ۲۷۴۲، رقم الحدیث: المسلسل: ۶۸۱۴)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور آپ نے خطبہ ارشاد فرمایا:

اے لوگو! مجھے تمہارے بارے میں سب سے زیادہ دنیا کی تروتازگی سے خطرہ ہے۔ (دوسری روایت میں ہے، ایک شخص نے پوچھا: یا رسول اللہ ﷺ! دنیا کی تروتازگی کیا ہے؟ آپ نے فرمایا زمین کی برکتیں) مسلمانوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا خیر کی وجہ سے شر ہو سکتا ہے؟ پھر آپ نے تین بار فرمایا:

خیر کی وجہ سے خیر ہی ہوتی ہے، موسم بہار میں جو چیزیں (زمین سے) اُگتی ہیں تو وہ

marfat.com
Marfat.com

جانوروں کو ہلاک کر دیتی ہیں یا ہلاکت کے قریب کر دیتی ہیں سوا ان جانوروں کے جو صرف سبزہ کھاتے ہیں اور وہ اس قدر کھاتے ہیں کہ ان کے پہلو (گوشت سے) بھر جاتے ہیں پھر وہ دھوپ میں لوٹ لگاتے ہیں اور لید اور پیشاب کرتے ہیں، یہ مال دنیا بھی سرسبز اور میٹھا ہے جو شخص اس مال کو اپنے حق کے مطابق لے گا اور اس کو اس کی صحیح جگہ پر خرچ کرے گا اس کے لئے اس مال میں برکت ہوگی اور جو مال کو ناحق لے گا تو وہ اس جانور کی طرح ہے جو کھاتا ہے اور سیر نہیں ہوتا۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے ایک اور روایت میں ہے:

یہ مال دنیا سرسبز اور میٹھا ہے اور اس مسلمان کا اچھا ساتھی ہے جس نے اس مال میں سے مسکین، یتیم اور مسافر کو دیا اور جو اس مال کو ناحق لیتا ہے وہ اس جانور کی طرح ہے جو کھاتا ہے اور سیر نہیں ہوتا اور یہ مال اس کے خلاف قیامت کے دن گواہی دے گا۔

(صحیح مسلم الزکوۃ: ۱۲۳، ۱۲۲، ۱۲۱، رقم الحدیث: ۱۰۵۲، سنن ابن ماجہ رقم الحدیث: ۳۹۹۵)

اس حدیث پاک کا مطلب یہ ہے کہ دنیا دیکھنے میں بہت اچھی اور بھلی لگتی ہے، اللہ تعالیٰ نے اس دنیا کے ذریعہ اپنے بندوں کو امتحان میں مبتلا کیا ہے تاکہ دیکھے کہ اس دنیا میں رہ کر کون ہے جو اس کے احکام کو ہو بہو مانتا ہے اور کون ہے جو دنیا کی رنگینیوں میں کھو کر اس کے احکام سے منہ موڑتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے بندوں کے لیے دنیا کی جن چیزوں کو خوبصورت بنایا ہے، بندوں کے لیے یہ جائز نہیں ہے کہ وہ ان چیزوں کو اللہ تعالیٰ کی نافرمانی میں خرچ کریں، اسی لیے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے یہ دعا کی تھی کہ اے اللہ! جن چیزوں کو تو نے ہمارے لیے مزین کیا ہے ہمیں اس سے بچا کہ ہم ان پر فخر کریں۔ اے اللہ! میں تجھ سے یہ دعا کرتا ہوں کہ میں ان چیزوں کو حق کے راستے میں خرچ کروں۔ اور یہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کا مطلب ہے۔ جو اس مال کو اپنے حق کے مطابق لے گا اس کے مال میں برکت دی جائے گی، اور جو شخص اس مال کو ناحق لے گا وہ

marfat.com
Marfat.com

اس جانور کی طرح ہے جو کھاتا ہے اور اس کا پیٹ نہیں بھرتا۔

جو مال بغیر لالچ آئے اسے لے لو:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے کچھ عطا فرمار ہے تھے اور میں کہہ رہا تھا کہ یہ آپ اس کو عطا فرمادیں جو مجھ سے زیادہ ضرورت مند ہو۔ آپ نے فرمایا:

اگر بغیر لالچ کئے اور بغیر مانگے یہ مال تمہارے پاس آئے تو اس کو لے لو۔ (صحیح مسلم میں ہے، پھر اس مال کو لے کر صدقہ کرو) اور جو مال اس طرح نہ ہو تو اس کے لیے اپنے آپ کو نہ تھکاؤ۔

(صحیح البخاری رقم الحدیث: ۱۴۷۳، صحیح مسلم رقم الحدیث: ۱۰۴۵، سنن النسائی رقم الحدیث: ۲۶۰۸)

جو شخص دنیا کے مال سے سیر نہیں ہوتا اور اس کو جس قدر مال ملتا ہے اس پر مطمئن نہیں ہوتا بلکہ اس کی کوشش یہ ہوتی ہے کہ وہ زیادہ سے زیادہ مال کو جمع کرے اس نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی نصیحت کو نہیں سمجھا۔ وہ مال کے فتنہ میں مبتلا ہے اور اس سے انسان بہت کم سلامتی میں رہتا ہے۔ جس شخص کو بقدر ضرورت مال ملا اور اللہ تعالیٰ نے اس کو اپنے دیئے ہوئے مال پر مطمئن کر دیا، وہ شخص کامیاب ہو گیا۔

ہم آزمائیں گے:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آیت کی تلاوت کی:

" لِنَبْلُوَهُمْ اَيُّهُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا " (سورۃ الکہف: 7)

ترجمہ: تا کہ ہم ان کو آزمائیں کہ ان میں کون سب سے اچھا عمل کرنے والا ہے۔

میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! اس آیت کا مطلب کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا تا کہ ہم

marfat.com
Marfat.com

یہ آزمائیں کہ تم میں سے کس کی عقل زیادہ اچھی ہے اور تم میں سے کون اللہ تعالیٰ کی حرام کی ہوئی چیزوں سے زیادہ پرہیز کرنے والا ہے اور تم میں سے کون زیادہ جلدی کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرنے والا ہے۔

(تفسیر امام ابن ابی حاتم رقم الحدیث: ۱۲۷۰۴، الدر المنثور ج ۵ ص ۳۶۱)

میرا دنیا سے کیا تعلق ہے؟

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک چٹائی پر سو گئے اور آپ کے پہلو میں اس کے نقش ثبت ہو گئے تھے۔ ہم نے عرض کیا یارسول اللہ! ہم آپ کے لیے گدا بنا دیں؟ آپ نے فرمایا: میرا دنیا سے کیا تعلق ہے؟ میں دنیا میں صرف اس سوار کی طرح ہوں جو کسی درخت کے سائے میں بیٹھے پھر اس کو چھوڑ کر آگے روانہ ہو جائے۔

(سنن الترمذی رقم الحدیث: ۲۳۷۷، سنن ابن ماجہ رقم الحدیث: ۴۱۰۹)

لوگوں کے ساتھ مل جل کر رہو:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے ایک صحابی رضی اللہ عنہ نے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
مسلمان جب لوگوں سے مل جل کر رہے اور ان کی ایذاؤں پر صبر کرے تو وہ اس مسلمان سے بہتر ہے جو لوگوں سے مل جل کر نہیں رہتا اور ان کی ایذاؤں پر صبر نہیں کرتا۔

(سنن الترمذی رقم الحدیث: ۲۵۰۷، مسند احمد ج ۲ ص ۴۳، سنن ابن ماجہ رقم الحدیث: ۴۰۳۲)

اس حدیث میں اس شخص کی فضیلت ہے جو لوگوں کی آبادی میں ان کے ساتھ مل جل کر رہتا ہے، ان کو نیکی کا حکم دیتا ہے اور ان کو برائی سے روکتا ہے اور ان کے ساتھ خوش اسلوبی کے ساتھ تعلقات رکھتا ہے، یہ اس شخص سے افضل ہے جو لوگوں کے ساتھ آبادی میں نہیں رہتا۔ مل جل کر رہنے کی وجہ سے جو مسائل پیدا ہوتے ہیں اور جو مصائب آتے ہیں

marfat.com
Marfat.com

اس کو ان پر صبر کرنے کا موقع نہیں ملتا۔

فقراء کی مجلس میں سکون ہے:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جس شخص کو اس کی صورت میں اور رزق میں فضیلت دی گئی ہو، اسے ایسے شخص کی طرف دیکھنا چاہیے جو اس کی بہ نسبت کم تر ہو، اس سے وہ اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی نعمتوں کو کم تر نہیں جانے گا۔

عون بن عبداللہ بیان کرتے ہیں کہ میں امیروں کی مجلس میں رہا تو مجھے یہی غم رہتا تھا کہ فلاں کی سواری میری سواری سے اچھی ہے اور فلاں کے کپڑے میرے کپڑوں سے اچھے ہیں اور جب میں فقراء کی مجلس میں آیا تو میں پُرسکون ہو گیا۔

(سنن الترمذی رقم الحدیث: ۱۷۸۰)

مسکینی میں جنت اور قرب رسالت:

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اگر تم مجھ سے ملنا چاہتی ہو تو تمہارے پاس اتنا مال ہونا چاہیے جتنا کسی سوار کا سفر خرچ ہو، اور تم اپنے آپ کو امیروں کی مجلس سے دُور رکھنا اور پیوند لگانے سے پہلے کسی کپڑے کو پرانا نہ کرنا۔

(سنن الترمذی رقم الحدیث: ۱۷۸۰)

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں:

ہر چیز کی ایک چابی ہوتی ہے اور جنت کی چابی مساکین اور فقراء کی محبت ہے۔

(الفردوس بماثور الخطاب رقم الحدیث: ۴۹۹۳، الجامع الصغیر رقم الحدیث: ۷۳۲۲)

marfat.com
Marfat.com

فقراء امیروں سے چالیس سال پہلے جنت میں:

عبدالرحمان حبلی بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص سے سوال کیا کیا میں فقراء مہاجرین میں سے نہیں ہوں؟ حضرت عبداللہ نے اس سے پوچھا کیا تمہاری بیوی ہے جس کے پاس تم رہتے ہو؟ اس نے کہا ہاں، پھر پوچھا کیا تمہارے پاس رہنے کے لیے مکان ہے؟ اس نے کہا ہاں۔ کہا پھر تم اغنیاء میں سے ہو۔ اس نے کہا میرا ایک خادم بھی ہے۔ کہا پھر تم بادشاہوں میں سے ہو۔ حضرت عبداللہ بن عمرو کے پاس تین شخص آئے اور انہوں نے کہا اے ابو محمد! بے شک ہم کسی چیز پر قادر نہیں ہیں نہ ہمارے پاس کھانے کا خرچ ہے، نہ سواری ہے نہ سامان ہے۔ حضرت ابن عمرو نے کہا اگر تم چاہو تو ہم سلطان کے پاس تمہارا ذکر کریں اور اگر تم چاہو تو صبر کرو۔ کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ قیامت کے دن فقراء مہاجرین اغنیاء سے چالیس سال پہلے جنت میں جائیں گے تو انہوں نے کہا ہم صبر کریں گے اور کسی سے کسی چیز کا سوال نہیں کریں گے۔

(صحیح مسلم رقم الحدیث: ۲۹۷۹)

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
اے اللہ! مجھے مسکینوں کی طرح زندہ رکھنا اور مسکینوں کی طرح میری روح قبض کرنا اور مجھے قیامت کے دن مسکینوں کی جماعت میں اُٹھانا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے پوچھا: یا رسول اللہ ﷺ! اس کی کیا وجہ ہے؟ آپ نے فرمایا: مسکین قیامت کے دن اغنیاء سے چالیس سال پہلے جنت میں داخل ہوں گے۔ آپ نے فرمایا:
اے عائشہ! مسکین کو رد نہ کرنا خواہ کھجور کا ایک ٹکڑا دو۔ اے عائشہ! مسکینوں سے محبت کرو اور ان کو اپنے قریب رکھو تو بے شک اللہ تعالیٰ قیامت کے دن تمہیں اپنے قریب رکھے گا۔

(سنن الترمذی رقم الحدیث: ۲۳۵۲)

marfat.com
Marfat.com

فقراء امیروں سے پانچ سو سال پہلے جنت میں:

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں ضعیف مہاجرین کی ایک جماعت میں بیٹھا ہوا تھا اور وہ ننگے ہونے کی وجہ سے ایک دوسرے کو چھپا رہے تھے اور ان میں سے ایک شخص ہمیں قرآن پڑھ کر سنا رہا تھا، اس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے اور ہمارے درمیان کھڑے ہو گئے۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے تو قرآن پڑھنے والا خاموش ہو گیا۔ آپ نے سلام کیا پھر فرمایا:

تم لوگ کیا کر رہے تھے؟ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! یہ ہمارا قاری ہے جو ہمارے سامنے قرآن پڑھتا ہے اور ہم اللہ کی کتاب سنتے ہیں، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ کی حمد ہے جس نے میری اُمت میں ایسے لوگ رکھے ہیں جن کے ساتھ مجھے بیٹھنے کا حکم دیا، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس بیٹھ گئے تا کہ آپ بذات خود ہمارے درمیان عدل کریں پھر آپ نے اپنے ہاتھ سے اشارہ کر کے فرمایا اس طرح حلقہ بناؤ، سب نے حلقہ بنایا اور آپ کا چہرہ سب کے سامنے ظاہر ہو گیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان میں میرے سوا اور کسی کو (بظاہر) نہیں پہچانتے تھے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اے فقراء مہاجرین کی جماعت خوشخبری ہو! قیامت کے دن تم کو مکمل نور حاصل ہو گا اور تم اغنیاء سے نصف دن پہلے جنت میں داخل ہو گے اور یہ پانچ سو سال ہیں۔

(سنن ابوداؤد رقم الحدیث: ۳۶۶۶، مسند احمد ج ۳ ص ۹۶، ۶۰)

بعض روایات میں ہے کہ فقراء مسلمان اغنیاء سے چالیس سال پہلے جنت میں داخل ہوں گے اور بعض روایات میں ہے کہ وہ پانچ سو سال پہلے جنت میں داخل ہوں گے۔ چونکہ فقراء کے درجات اور ان کی صفات مختلف ہیں، اس لیے ان کے اجر بھی مختلف ہوں گے۔

marfat.com
Marfat.com

جو کامل درجہ کا فقیر ہو اور اس کے باوجود بہت زیادہ عبادت گزار ہو، وہ پانچ سو سال پہلے جنت میں داخل ہوگا اور عام فقراء چالیس سال پہلے جنت میں داخل ہوں۔ اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ جس کا فقر اختیاری ہو وہ پانچ سو سال پہلے جنت میں داخل ہو اور جس کا فقر اختیاری نہ ہو وہ چالیس سال پہلے جنت میں داخل ہو۔

(تبیان القرآن، ملخصاً از علامہ غلام رسول سعیدی)

مجھے کمزوروں میں تلاش کرو:

حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ مجھے ضعیف اور کمزور لوگوں میں تلاش کرو کیونکہ صرف ضعیف اور کمزور لوگوں کی وجہ سے تمہاری مدد کی جاتی ہے اور تمہیں رزق دیا جاتا ہے۔

(سنن ابوداؤد رقم الحدیث: ۲۵۹۴، سنن الترمذی رقم الحدیث: ۱۷۰۲)

کمزوروں کی وجہ سے رزق دیا جاتا ہے:

مصعب بن سعد بیان کرتے ہیں کہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ یہ گمان کرتے تھے کہ ان کو دوسروں پر فضیلت ہے، تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
صرف کمزور لوگوں کی وجہ سے تمہاری مدد کی جاتی ہے اور تم کو رزق دیا جاتا ہے۔

(صحیح البخاری رقم الحدیث: ۲۸۹۶، سنن ابوداؤد رقم الحدیث: ۲۵۹۲م سنن الترمذی رقم الحدیث: ۱۷۰۲)

جو جنت کا اہل ہے:

حضرت حارثہ بن وہب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے:
کیا میں تم کو اس شخص کی خبر نہ دوں جو جنت کا اہل ہے؟ ہر وہ شخص جو بہت کمزور ہو اگر وہ قسم کھالے کہ اللہ فلاں کام کرنے گا تو اللہ اس کی قسم پوری کر دے گا۔ کیا میں تم کو اس کی خبر نہ

marfat.com
Marfat.com

دوں جو دوزخ کا اہل ہے؟ ہر وہ شخص جو بد مزاج، سرکش اور متکبر ہو۔
(صحیح البخاری رقم الحدیث: ۴۹۱۸، صحیح مسلم رقم الحدیث: ۲۸۵۳، سنن ابن ماجہ رقم الحدیث: ۴۱۱۶)

قیامت کے دن نبی کریم ﷺ کا مقرب:

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
جس شخص کی آمدنی کم اور اس کے بال بچے زیادہ ہوں اور وہ اچھی طرح نماز پڑھے اور مسلمانوں کی غیبت نہ کرے، میں اور وہ قیامت کے دن ان دو انگلیوں کی طرح ایک ساتھ ہوں گے۔
(مسند ابو یعلی رقم الحدیث: ۹۹۰، مجمع الزوائد ۱۰ ص ۲۵۶)

انسان کی دو ناپسند چیزیں:

محمود بن لبید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
دو چیزوں کو ابن آدم ناپسند کرتا ہے، موت کو اور موت فتنہ سے بہتر ہے اور مال کی کمی کو ناپسند کرتا ہے اور مال کی کمی کی وجہ سے حساب کم ہوتا ہے۔
(مسند احمد ج ۵ ص ۴۲۷، مجمع الزوائد ج ۱۰ ص ۲۵۷)

وہ شخص کامیاب ہو گیا:

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
جو شخص اسلام لایا اور اس کو ضرورت کے مطابق رزق دیا گیا اور اللہ نے جو کچھ اس کو دیا ہے، اس میں اس کو قناعت کرنے والا کر دیا تو وہ شخص کامیاب ہو گیا۔
(صحیح مسلم رقم الحدیث: ۱۰۵۴، سنن الترمذی رقم الحدیث: ۲۳۴۹، سنن ابن ماجہ رقم الحدیث: ۴۱۳۸)

اگر کسی کے پاس اتنا مال ہو جس سے وہ اپنے اور اپنے گھر والوں کے کھانے

marfat.com
Marfat.com

پینے، پہننے کے کپڑوں اور رہائش کا بندوبست کر سکتا ہو، اور بیماری کی صورت میں دوا اور علاج کا انتظام کر سکتا ہو اور اس سے زیادہ مال دنیا جمع کرنے کی خواہش نہ کرے تو وہ شخص کامیاب ہو گیا اور جس شخص نے اس سے زیادہ مال حاصل کرنے کی خواہش کی تو مال کی لالچ کسی حد پر جا کر ختم نہیں ہوتی۔ اس طرح وہ اپنے آپ کو ایک بڑی مشکل اور امتحان میں ڈال لیتا ہے کیونکہ اس کے پاس اس کی ضرورت سے زیادہ جتنا مال ہو گا، آخرت میں اس مال کے بدلے میں اس کو عبادات پیش کرنا ہوں گی، اور جب انسان کے پاس اس کی ضرورت سے زیادہ مال ہوتا ہے تو وہ عام طور پر اس مال کو نفسانی خواہشوں اور دنیا کی حرام لذتوں کے حصول میں خرچ کرتا ہے، اور بعض اوقات مالدار آدمی اپنے مال کو بڑھانے کے لیے غیر قانونی اور ناجائز ذرائع اختیار کرتا ہے۔ اگر وہ بقدر ضرورت مال پر قناعت اور اکتفا کرے تو ان تمام خرابیوں سے بچ جائے گا، اسی لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دعا کی۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دعا کی:

اے اللہ! (سیدنا) محمد (ﷺ) کا رزق قوت کر دے۔

(صحیح مسلم رقم الحدیث: ۱۰۵۵، سنن الترمذی رقم الحدیث: ۲۳۶۱، سنن ابن ماجہ رقم الحدیث: ۴۱۳۹)

جب قیامت کا دن آجائے گا تو لوگوں نے دنیا میں جو کچھ بھی عمل کیے، ان کے حساب کا وقت آپہنچے گا۔ ان کو ان نعمتوں کے بدلے میں عبادات پیش کرنا ہوں گی جو اللہ تعالیٰ نے ان کے جسموں، ان کے بدنوں، ان کے کھانے پینے کی چیزوں، ان کے لباس اور ان کی دیگر ضروریات پوری کرنے کے لیے عطا فرمائی ہیں۔ ان سے یہ سوال کیا جائے گا کہ ان نعمتوں کے بدلہ میں انہوں نے کتنا شکر ادا کیا؟ کیا جن چیزوں کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا تھا وہ ان کو بجالائے؟ اور جن کاموں سے ان کو منع کیا تھا ان سے باز رہے؟ اللہ تعالیٰ

marfat.com
Marfat.com

قیامت کے دن ان سے جو معاملہ کرنے والا تھا اس کی انہوں نے کوئی تیاری کی تھی یا وہ دنیا کے عیش و آرام میں مشغول رہے اور اس دن کے متعلق انہوں نے بالکل غور فکر نہیں کیا؟ اللہ تعالیٰ اپنے حبیب کریم ﷺ کے وسیلے اور صدقے سے ہماری دنیا اور آخرت کو بہتر کر دے۔

جھونپڑی کی مرمت اور موت:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس سے گزرے اس وقت ہم اپنی جھونپڑی کو درست کر رہے تھے، آپ نے پوچھا یہ کیا کر رہے ہو؟ ہم نے عرض کیا یہ جھونپڑی ٹوٹ رہی تھی تو ہم اس کو بنا رہے ہیں (اس خدشہ سے کہ اس کی چھت گر نہ جائے) آپ نے فرمایا:

موت اس سے پہلے آنے والی ہے۔

(سنن الترمذی رقم الحدیث: ۲۳۳۵، سنن ابوداؤد رقم الحدیث: ۵۲۳۵، سنن ابن ماجہ رقم الحدیث: ۴۱۶۰)

حضرت عمر بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس سے گزرے۔ اس وقت میں اور میری ماں دیوار پر مٹی سے لیپ کر رہے تھے۔ آپ نے پوچھا اے عبداللہ یہ کیا کر رہے ہو؟ میں نے کہا یا رسول اللہ! اس دیوار میں دراڑ پڑ گئی ہے تو ہم اس کو ٹھیک کر رہے ہیں۔ آپ نے فرمایا:

معاملہ اس سے زیادہ جلد ہوگا۔

(سنن ابوداؤد رقم الحدیث: ۵۲۳۶، ۵۲۳۵، سنن الترمذی رقم الحدیث: ۲۳۳۵، سنن ابن ماجہ رقم الحدیث: ۴۱۴)

ان ارشادات کا مفہوم یہ ہرگز نہیں ہے کہ اپنا مکان اگرچہ گرنے والا ہو اس کی دیکھ بھال نہ کرو بلکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کا مطلب یہ ہے کہ گھر کی مرمت اور اصلاح سے پہلے اپنے نفس کی اصلاح کر لو، تم گھر کی اصلاح کرتے رہو اور کیا پتا گھر تیار ہونے سے پہلے موت آجائے۔ یعنی دنیاوی کام تمہیں موت اور آخرت سے ہرگز غافل نہ کریں۔

marfat.com
Marfat.com

اونچی عمارت کی تعمیر پر ناراضگی:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ باہر نکلے تو آپ نے ایک اونچا گنبد دیکھا، آپ ﷺ نے پوچھا: یہ کس کا ہے؟ آپ کے اصحاب رضی اللہ عنہم نے کہا: یہ انصار میں سے فلاں شخص کا ہے۔ آپ خاموش ہو گئے اور اس کو دل میں رکھ لیا، حتیٰ کہ جب وہ گنبد بنانے والا شخص آپ کے پاس آیا اور اس نے لوگوں کے درمیان آپ کو سلام کیا تو آپ نے اس سے منہ موڑ لیا، ایسا کئی بار ہوا حتیٰ کہ اس شخص نے آپ ﷺ پر ناراضگی اور اعراض کرنے کے آثار دیکھے، اس نے اپنے دوستوں سے اس کی شکایت کی اور کہا اللہ کی قسم! میں ﷺ کو بدلا ہوا دیکھ رہا ہوں، اس کے دوستوں نے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ باہر نکلے تو آپ نے تمہارا بنایا ہوا گنبد دیکھا تھا، وہ شخص واپس اپنے گنبد کی طرف گیا اور اس کو گرا دیا حتیٰ کہ اس کو زمین کے برابر کر دیا۔ پھر ایک دن رسول ﷺ باہر نکلے تو اس گنبد کو نہیں دیکھا پوچھا وہ گنبد کہاں گیا؟ صحابہ کرام نے کہا: اس شخص نے ہم سے آپ کی ناراضگی کی شکایت کی تھی، ہم نے اس کو اس کی خبر دی تو اس نے اس گنبد کو گرا دیا:

آپ ﷺ نے فرمایا ہر عمارت اس کے بنانے والے پر وبال ہے سوا اتنی مقدار کے کہ جس کے سوا کوئی چارہ نہ ہو۔

(سنن ابوداؤد رقم الحدیث: ۵۲۳۷)

اس حدیث پاک کا مطلب یہ ہے کہ جب لوگ بڑی بڑی اور بلند عمارتیں بنانا شروع کر دیں گے تو ان کا دل دنیا کی زیب و زینت اور دنیا کی چمک دمک میں ہی لگا رہے گا اور وہ اللہ کی عبادت کرنے اور اسے یاد کرنے سے غافل ہو جائیں گے۔ انسان دنیا کی جتنی زیادہ نعمتوں سے فائدہ اٹھائے گا قیامت کے دن ان نعمتوں کا حساب کتاب ان نعمتوں کے شکر اور عبادت کی صورت میں دینا ہوگا۔ اونچی اونچی عمارتیں تعمیر کرنے سے دل میں فخر اور ایک دوسرے سے بڑھ جانے کا جذبہ پیدا ہوتا ہے اور پھر پوری قوم اسی دوڑ

marfat.com
Marfat.com

میں لگ جاتی ہے۔ جس کی وجہ سے معاشرے میں بہت سے جرائم پیدا ہو جاتے ہیں۔ موجودہ زمانے میں ہماری معاشرتی صورت حال اس کی واضح مثال ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں حضور نبی کریم ﷺ کے اسوۂ حسنہ پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

دنیا میں مسافر کی طرح رہو:

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

میری اور دنیا کی مثال اس طرح ہے جس طرح کوئی سوار ہو وہ کسی گرم دن میں ایک درخت کے نیچے تھوڑی دیر قیلولہ کر کے آرام کرے اور پھر اس کو چھوڑ دے۔

(سنن الترمذی رقم الحدیث: ۲۳۷۷، سنن ابن ماجہ رقم الحدیث: ۴۱۰۹، اس حدیث کی سند صحیح ہے۔)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے پکڑا اور فرمایا:

دنیا میں اس طرح رہو جیسے مسافر ہو یا راستہ عبور کرنے والا، اور اپنا شمار قبر والوں میں کرو۔ مجاہد کہتے ہیں مجھ سے حضرت ابن عمر نے کہا جب تم صبح اٹھو تو شام کی توقع نہ کرو، بیماری آنے سے پہلے صحت کے ایام میں نیک عمل کر لو، اور موت آنے سے پہلے زندگی میں نیک عمل کر لو، اور اے بندۂ خدا! تم نہیں جانتے کہ کل تمہارا نام کیا ہو گا۔ (یعنی تم شقی ہو گے یا سعید ہو گے)

(صحیح البخاری رقم الحدیث: ۶۴۱۶، سنن الترمذی رقم الحدیث: ۲۳۳۳، سنن ابن ماجہ رقم الحدیث: ۴۱۱۴)

زیادہ مال کی پریشانی:

حضرت معاویہ اپنے ماموں ابو ہاشم بن عتبہ کی عیادت کرنے گئے تو وہ رو رہے تھے، حضرت معاویہ نے ان سے کہا: اے میرے ماموں آپ کیوں رو رہے ہیں؟ کیا آپ

marfat.com
Marfat.com

کو درد کی وجہ سے تکلیف ہو رہی ہے یا دنیا پر حرص کی وجہ سے رو رہے ہیں؟ انہوں نے کہا اس میں سے کوئی بات نہیں ہے، لیکن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو یہ نصیحت کی تھی اے ابو ہاشم! شاید تمہارے پاس وہ مال آئے گا جو دوسری قوموں کو دیا گیا ہے، تمہارے پاس اس مال میں سے اتنا کافی ہے کہ ایک خادم ہو اور اللہ کی راہ میں سفر کرنے کے لیے ایک سواری ہو، اور اب میں اپنا حال دیکھتا ہوں کہ میں نے مال جمع کر لیا ہے۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ج ۱۳ ص ۲۱۹، مسند احمد ج ۳ ص ۴۴۳)

ابن جعدہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب نے حضرت خباب رضی اللہ عنہ کی عیادت کی اور کہا آپ کو خوشخبری ہو، اے ابو عبداللہ! آپ سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حوض پر حاضر ہوں گے۔ حضرت خباب نے کہا یہ کیسے ہوگا؟ حالانکہ یہ اس گھر کی نچلی منزل ہے اور اس کے اوپر بھی ایک منزل ہے! اور ہم سے اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا تھا کہ تمہارے لیے دنیا کی صرف اتنی چیز ہی کافی ہے جتنی مسافر کے پاس سفر میں خرچ کرنے کے لیے کوئی چیز ہوتی ہے۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ج ۱۳ ص ۲۱۹، حلیۃ الاولیاء ج ۱ ص ۱۴۵)

حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کی نصیحت:

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ، حضرت سلمان کی عیادت کرنے کے لیے گئے تو وہ رونے لگے، حضرت سعد نے کہا اے عبداللہ! آپ کو کیا چیز رلا رہی ہے؟ حالانکہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوا تو وہ آپ سے راضی تھے! آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات کریں گے اور ان کے پاس حوض پر حاضر ہوں گے، انہوں نے کہا میں موت سے گھبرا کر نہیں رو رہا اور نہ دنیا کی حرص پر رو رہا ہوں، لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو یہ نصیحت کی تھی:

تمہارے پاس فقط اتنا مال ہونا چاہئے جتنا ایک مسافر کے پاس سفر کا خرچ ہوتا ہے اور اب

marfat.com
Marfat.com

میرے اردگرد یہ تکیے لگے ہوئے ہیں، ان کے اردگرد تکیہ تھا، ٹب تھا اور وضو کا سامان تھا، حضرت سعد نے کہا اے ابو عبداللہ! آپ ہم کو نصیحت کیجئے، جس پر ہم آپ کے بعد عمل کریں حضرت سلمان نے کہا جب تم کو کوئی پریشانی ہو، اور جب تم کوئی فیصلہ کرو اور جب تم مال تقسیم کرو تو اللہ کو یاد کرو۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ج ۱۳ ۲۲۰، المستدرک ج ۴ ص ۳۱۷، حلیۃ الاولیاء ج ۱ ص ۱۹۵)

صرف آخرت کی فکر:

حضرت عبداللہ بن ابی مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا اگر علماء اپنے علم کی حفاظت کرتے اور جو علم کا اہل ہو اسی کو تعلیم دیتے تو وہ اپنے زمانہ والوں کے سردار ہوتے، لیکن انہوں نے اپنے علم کو دنیا کے حصول کے لیے دنیاداروں پر خرچ کیا تو وہ دنیاداروں کی نظر میں بے وقعت ہو گئے اور میں نے نبی کریم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جس نے تمام فکروں کو صرف ایک آخرت کی فکر بنا دیا۔ اللہ اس کی دنیا کی فکر کے لیے کافی ہو جائے گا، اور جس شخص نے دنیا کے احوال کی بہت سی فکروں میں اپنے آپ کو مبتلا کر لیا تو اللہ تعالیٰ کو اس کی پرواہ نہیں ہے کہ وہ کون سی وادی میں جا گرتا ہے۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ج ۱۳ ص ۲۲۱، سنن ابن ماجہ رقم الحدیث: ۲۵۷)

اس حدیث پاک کا مطلب یہ نہیں کہ بندۂ مومن سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر بیٹھ جائے، بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ بندہ دنیا کے ہر کام میں آخرت کو یاد رکھے کیونکہ دنیا آخرت کی کھیتی ہے اور دنیا کے ہر کام پر آخرت میں ثواب یا گناہ ملنے والا ہے۔ اس لئے بندۂ مومن کو چاہئے کہ اپنے ہر کام میں ثواب اور اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے کی نیت کرے۔

دنیا کے مال کی کثرت کا خوف:

حضرت ابراہیم بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ روزہ دار تھے، ان کے پاس (افطار کے وقت) کھانا لایا گیا انہوں نے کہا حضرت مصعب بن

marfat.com
Marfat.com

عمیر رضی اللہ عنہ شہید ہو گئے وہ مجھ سے بہتر تھے، ان کو صرف ایک چادر میں کفن دیا گیا، اگر ان کا سر ڈھانپا جاتا تو ان کے پیر کھل جاتے اور اگر ان کے پیر ڈھانپے جاتے تو سر کھل جاتا، اور حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ شہید ہو گئے وہ مجھ سے افضل تھے، پھر ہم پر دنیا بہت کشادہ کر دی گئی اور ہم کو دنیا کا وہ مال و متاع ملا جو ملا، اور ہم ڈر رہے ہیں کہ ہماری نیکیوں کا اجر ہم کو دنیا میں ہی دے دیا گیا ہے، پھر انہوں نے رونا شروع کر دیا اور کھانا چھوڑ دیا۔

(صحیح البخاری رقم الحدیث: ۱۲۷۵)

غنیمت جانو:

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا:

پانچ چیزوں کو پانچ چیزوں کے آنے سے پہلے غنیمت جانو، جوانی کو بڑھاپا آنے سے پہلے، صحت کو بیماری آنے سے پہلے، خوشحالی کو فقر آنے سے پہلے، فرصت کو مشغول ہونے سے پہلے اور زندگی کو موت آنے سے پہلے۔

(المستدرک رقم الحدیث: ۵۹۱۶، امام حاکم نے کہا یہ حدیث امام بخاری اور امام مسلم کی شرط کے موافق صحیح ہے لیکن انہوں نے اس کو روایت نہیں کیا)

ان احادیث کا یہ معنی نہیں ہے کہ دنیا کہ نعمتوں اور مال و دولت کو بالکل حاصل نہیں کرنا چاہئے اگر انسان کے پاس مال و دولت نہ ہو تو اس پر زکوۃ اور عشر کیسے فرض ہوگا۔ قربانی کس طرح واجب ہوگی اور حج کیونکر فرض ہوگا۔ وہ صدقات و خیرات کر کے اللہ تعالیٰ کا قرب کیسے حاصل کر سکے گا۔ ان احادیث کا مطلب یہ ہے کہ انسان مال و دولت کے حصول میں اس طرح مشغول نہ ہو کہ اللہ تعالیٰ کے احکام کو بھول جائے، اگر انسان اللہ تعالیٰ کی اطاعت اور عبادت میں مال خرچ کرتا رہے اور حقوق العباد کو ادا کرتا رہے تو دنیاوی مال و متاع بھی اس کے لیے باعث اجر و ثواب ہے۔

marfat.com
Marfat.com

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف کا مال:

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ بہت عظیم تاجر تھے ان کے پاس بہت مال تھا ایک دن وہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئے اور کہا: اے میری ماں! مجھے ڈر ہے کہ مال کی کثرت کہیں مجھے ہلاک نہ کردے، حضرت ام سلمہ نے فرمایا:

اے میرے بیٹے مال کو خرچ کرو۔

زہری بیان کرتے ہیں کہ عبدالرحمٰن بن عوف نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں اپنے مال سے چار ہزار دینار صدقہ کئے، پھر چالیس ہزار دینار صدقہ کئے، پھر چالیس ہزار دینار صدقہ کئے، پھر پانچ سو گھوڑے سامان لاد کر اللہ کی راہ میں دیئے، پھر دوبارہ پانچ سو اونٹنیاں اللہ کی راہ میں دیں اور ان کا مال زیادہ تر تجارت کے ذریعہ تھا۔ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف نے وصیت کی تھی کہ شہداء بدر میں سے جو صحابہ باقی ہیں ان میں سے ہر ایک کو چار سو دینار دیئے جائیں وہ تعداد میں سو صحابہ تھے ان میں سے ہر ایک کو چار سو دینار دیئے گئے، حضرت عثمان بھی ان میں تھے اور انہوں نے ایک ہزار گھوڑے اللہ کی راہ میں دینے کی وصیت کی تھی۔

(اسد الغابہ ج ۳ ص ۴۷۹۔۴۷۸، رقم: ۳۳۷۰)

میں نے دنیا کو چھوڑ دیا:

حضرت سید محمد اسماعیل شاہ بخاری المعروف حضرت کرماں والے (رحمۃ اللہ علیہ) اللہ کے کامل ولی اور سلسلہ نقشبندیہ کے عظیم پیشوا تھے۔ آپ کا لنگر بہت وسیع تھا۔ آج بھی آپ کی خانقاہ عالیہ میں ہر وقت لنگر جاری رہتا ہے۔ آپ کے ہاں بظاہر مال و دولت کی کمی نہ تھی لیکن اس کا مقصد خدمت خلق اور تبلیغ دین تھا۔ آپ فرماتے تھے میں نے دنیا کو چھوڑ دیا ہے۔ اس کا مطلب یہی تھا کہ میری دولت اپنی ذات کے لئے نہیں ہے۔ ایک بار آپ نے

marfat.com
Marfat.com

فرمایا:

''مجھے خواب میں حضرت عیسٰی علیہ السلام، حضرت خضر علیہ السلام اور حضرت سا ہیے شاہ رحمۃ اللہ علیہ کی زیارت ہوئی۔ انہوں نے مجھے ایک گھر دکھایا جس کے دو دروازے تھے اور فرمایا! ایک دروازہ دین کا ہے اور دوسرا دروازہ دنیا کا ہے۔ آپ کون سا دروازہ لینا چاہتے ہیں۔ میں نے کہا مجھے تو دین کا دروازہ چاہیے۔ انہوں نے کہا اگر آپ دین کا دروازہ اختیار فرمائیں گے تو دنیا خود بخود پیچھے آ جائے گی''۔

آپ نے فرمایا یہ تینوں بزرگ تارک الدنیا تھے اس لیے میں نے بھی اس دن کے بعد دنیا چھوڑ دی۔

(راقم نے یہ واقعہ پیر امام علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ آستانہ عالیہ گجومتہ شریف لاہور سے خود سنا تھا۔ یحیٰی غفرلہٗ)

marfat.com
Marfat.com

......ذکرِ الٰہی کریں......

marfat.com
Marfat.com

فہرست

صفحہ نمبر	نام عنوان	نمبر شمار
340	قرآن مجید میں ذکر الٰہی کا حکم	1
340	ذکر الٰہی باعث نجات ہے	2
341	ذکر کرنے والے کے ساتھ اللہ تعالیٰ ہوتا ہے	3
341	آہستہ ذکر کرو	4
341	آہستہ ذکر بہترین ہے	5
342	پوشیدہ ذکر کی جزا اللہ خود دے گا	6
342	جو ذکر نہیں کرتے وہ مردوں کی طرح ہیں	7
343	ذکر کرنے والوں کو فرشتے تلاش کرتے ہیں	8
344	فرشتے مصافحہ کریں	9
345	اللہ کا ذکر تمام اعمال سے بہتر	10
346	زبان ہمیشہ اللہ کے ذکر سے تر رہے	11
346	سب سے محبوب عمل	12
346	بکثرت ذکر کرنے والے	13
347	جنت کے میوے کھاؤ	14
347	جس محفل میں ذکر الٰہی اور درود شریف نہ ہو	15

marfat.com
Marfat.com

16	بہترین دولت	348
17	اللہ تعالیٰ فخر فرماتا ہے	348
18	شیطان کب وسوسہ ڈالتا ہے	349
19	ذکر الٰہی کرنے والوں کی مثال	349
20	ذکر الٰہی جہاد سے بھی افضل	350
21	اتنا ذکر کرو کہ لوگ دیوانہ اور ریاکار کہیں	351
22	ہر شجر و حجر کے پاس اللہ کا ذکر کرو	351
23	گھر سے نکلتے وقت کہو	352
24	اچھی چیز کو دیکھ کر کہو	352
25	لا الٰہ الا اللہ کہنے کی فضیلت	354
26	توحید و رسالت کی گواہی کا اجر	356
27	اللہ والوں کا ذکر	357
28	خط کی ابتدا ذکر کی تلقین سے	358

marfat.com
Marfat.com

قرآن مجید میں ذکر الٰہی کا حکم:

اللہ تعالیٰ کا ارشاد پاک ہے:

فَاذْكُرُوْنِیْ اَذْكُرْكُمْ وَاشْكُرُوْالِیْ وَلَاتَكْفُرُوْنِ (سورۃ البقرہ: 152)

ترجمہ: تم میرا ذکر کرو تو میں تمہارا ذکر کروں گا اور تم میرا شکر ادا کرو اور کفرانِ نعمت نہ کرو (یعنی ناشکری نہ کرو)

حضرت ابو ہریرہ اور حضرت سعید رضی اللہ عنہما دونوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر گواہی دیتے ہوئے کہا کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

جو قوم بھی اللہ کا ذکر کرنے کے لیے بیٹھتی ہے فرشتے ان کو گھیر لیتے ہیں اور رحمت ان کو ڈھانپ لیتی ہے اور ان پر اطمینان اور سکون نازل ہوتا ہے اور اللہ ان کا ذکر ان میں فرماتا ہے جو اس کے پاس ہیں۔ (یعنی فرشتوں میں)

(صحیح مسلم رقم الحدیث: ۲۷۰۰، سنن الترمذی رقم الحدیث: ۳۳۷۸)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں بندے کے گمان سے بھی زیادہ نزدیک ہوں جو گمان وہ میری ذات سے رکھتا ہے۔

جب وہ میرا ذکر کرتا ہے تو میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں۔ اگر وہ میرا ذکر دل میں کرتا ہے تو میں بھی دل میں اس کا ذکر کرتا ہوں (یعنی اس کا ذکر پوشیدہ کرتا ہوں) اور اگر وہ اجتماع میں میرا تذکرہ کرتا ہے تو میں اس سے بہتر اجتماع میں اس کا تذکرہ کرتا ہوں۔ (یعنی فرشتوں کے اجتماع میں)

(صحیح مسلم، رقم الحدیث: 2675)

ذکر الٰہی باعث نجات ہے:

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ابن آدم کا کوئی عمل بھی

marfat.com
Marfat.com

ایسا نہیں جو اس کو عذاب الٰہی سے نجات دلا دے سوائے ذکر الٰہی کے۔

(مشکوٰۃ، باب ذکر اللہ عزوجل والتقرب الیہ، الفصل الثالث بحوالہ امام مالک، ترمذی، ابن ماجہ)

ذکر کرنے والے کے ساتھ اللہ تعالیٰ ہوتا ہے:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:۔
جب بندہ ذکر الٰہی کے لیے اپنے ہونٹوں کو ہلاتا اور ذکر الٰہی کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے ساتھ ہوتا ہے۔

(مشکوٰۃ، باب ذکر اللہ عزوجل والتقرب الیہ، الفصل الثالث بحوالہ صحیح بخاری)

آہستہ ذکر کرو:

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم ایک سفر میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ جارہے تھے لوگ با آواز بلند اللہ اکبر، اللہ اکبر کہنے لگے تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا:۔

اے لوگو! اپنے اوپر نرمی کرو تم کسی بہرے کو پکار رہے ہو نہ غائب کو، تم سمیع (یعنی سننے والے کو) اور قریب کو پکار رہے ہو اور وہ تمہارے ساتھ ہے۔ (الحدیث)

(صحیح البخاری، رقم الحدیث: ۶۴۰۹ سنن ابوداؤد، رقم الحدیث: ۱۵۲۶، سنن الترمذی، رقم الحدیث: ۳۴۷۲)

آہستہ ذکر بہترین ہے:

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ بہترین ذکر وہ ہے جو آہستہ ہو اور بہترین رزق وہ ہے جو بقدر کفایت ہو۔ (یعنی ضروریات کے لئے کافی ہوجائے)

(صحیح ابن حبان، ج ۳، رقم الحدیث: ۸۰۹ مصنف ابن ابی شیبہ، ج ۱۰، ص ۳۷۵، مسند احمد، ج ۱، ص ۱۷۸، ۱۷۲)

قیس بن عباد بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے اصحاب تین موقعوں پر آواز بلند کرنے کو ناپسند کرتے تھے، قتال کے وقت، جنائز کے وقت اور ذکر کے وقت۔

marfat.com
Marfat.com

(المصنف، ج۶، ص ۵۱۷، رقم الحدیث ۳۳۴۰۹، سنن ابوداؤد، رقم الحدیث:۱۶۵۶)

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

آہستگی کے ساتھ دعا کرنا ستر (۷۰) باآواز دعاؤں کے برابر ہے۔

(کتاب الفردوس رقم الحدیث:۲۸۶۹، الجامع الصغیر رقم الحدیث:۴۲۰۶، کنز العمال رقم الحدیث:۳۱۹۶)

پوشیدہ ذکر کی جزا اللہ خود دے گا:

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ بیان کرتی ہیں جو نماز مسواک کے ساتھ پڑھی جائے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کو اس نماز پر ستر (۷۰) ستر درجہ فضیلت دیتے تھے جو بغیر مسواک کے پڑھی جائے، اور آپ فرماتے تھے جب قیامت کے دن اللہ تعالیٰ مخلوقات کو ان کے حساب کے لیے جمع فرمائے گا اور فرشتے ان اعمال کو لے کر آئیں گے جن کو انہوں نے لکھ کر محفوظ کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان سے فرمائے گا دیکھو کوئی چیز رہ تو نہیں گئی؟ فرشتے کہیں گے اے ہمارے رب! ہم نے ایسی کوئی چیز نہیں چھوڑی جس کا ہمیں علم ہو اور جس کی ہم نے حفاظت کی ہو ہم نے ہر چیز کا احاطہ کرلیا ہے اور اس کو لکھ لیا ہے۔ تب اللہ تبارک وتعالیٰ فرمائے گا بے شک ہمارے پاس ایک چیز چھپی ہوئی ہے جس کو تم نہیں جانتے اور اس کی میں خود جزا دوں گا اور وہ ذکر خفی ہے۔ (یعنی پوشیدہ ذکر)

(اتحاف السادۃ المھرۃ بزوائد المسانید العشرۃ رقم الحدیث:۶۸۰۹، المطالب العالیہ رقم الحدیث:۳۳۲۱، مسند ابویعلیٰ رقم الحدیث:۴۷۳۸، مجمع الزوائد ج۱۰ص۸۱)

جو ذکر نہیں کرتے وہ مردوں کی طرح ہیں:

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:۔

ان اشخاص کی مثال جو اللہ رب العالمین کو یاد کرتے ہیں زندوں کی سی ہے اور جو ذکر الٰہی نہیں کرتے وہ مردوں کی طرح ہیں۔

(مشکوٰۃ، باب ذکر اللہ عزوجل والتقرب الیہ، الفصل الاول بحوالہ صحیح بخاری، صحیح مسلم)

marfat.com
Marfat.com

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کوئی قوم ایسی نہیں جو ایک جگہ بیٹھیں اور وہاں اللہ تعالیٰ کا ذکر نہ کریں تو ان کی حیثیت مردہ گدھے کی سی ہوتی ہے اور ان پر حسرت کی کیفیت ہوتی ہے۔

(مشکوٰۃ، باب ذکر اللہ عزوجل والتقرب الیہ، الفصل الثانی بحوالہ مسند احمد، سنن ابوداؤد)

ذکر کرنے والوں کو فرشتے تلاش کرتے ہیں:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:۔

فرشتے اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والوں کو راستوں میں تلاش کرتے ہیں اور جب انہیں ذکر الٰہی کرنے والے لوگ مل جاتے ہیں تو وہ پکارتے ہیں۔ آؤ تمہاری مراد پوری ہوگئی۔ ذکر کرنے والے مل گئے ہیں۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:۔

پھر فرشتے ان ذکر کرنے والوں کو آسمان تک اپنے پروں میں ڈھانپ لیتے ہیں۔ پھر ربّ کریم فرشتوں سے ان کے بارے میں دریافت فرماتا ہے کہ میرے بندے کیا کر رہے ہیں؟ حالانکہ وہ فرشتوں سے زیادہ جانتا ہے۔ فرشتے عرض کرتے ہیں وہ تیری تسبیح و تحمید، تکبیر اور تیری بزرگی کا تذکرہ کر رہے ہیں۔ پھر رب تعالیٰ فرشتوں سے معلوم کرتا ہے کیا انہوں نے مجھے دیکھا ہے؟ وہ جواب دیتے ہیں تیری ذات پاک کی قسم انہوں نے تجھے نہیں دیکھا۔ تب اُن سے رب تعالیٰ فرماتا ہے اگر وہ مجھے دیکھ لیتے تو ان کا کیا حال ہوتا؟ فرشتے جواب دیتے ہیں۔ ربّ کریم اگر وہ تجھے دیکھ لیتے تو وہ تیری زیادہ عبادت کرتے۔ تیری تسبیح زیادہ کرتے اور تیری عظمت زیادہ بیان کرتے۔ ربّ کریم فرشتوں سے فرماتا ہے کہ وہ رب سے کیا مانگ رہے تھے؟ فرشتے عرض کرتے ہیں کہ وہ جنت کے سوالی ہیں۔ ربّ کریم فرماتا ہے کیا انہوں نے جنت کو دیکھا ہے؟ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:۔ فرشتے کہتے ہیں تیری ذات اقدس کی قسم! انہوں نے جنت کو نہیں دیکھا۔ تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اگر وہ جنت کو دیکھ لیتے تو ان کا کیا حال ہوتا؟ فرشتے عرض کرتے ہیں اگر وہ جنت کو دیکھ لیتے تو

marfat.com
Marfat.com

اس کی طلب میں اور زیادہ حریص ہوتے اور اس کی طلب میں زیادہ کوشش کرتے اور بہت زیادہ رغبت کا اظہار کرتے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ اس کے علاوہ بندے کیا کر رہے ہیں؟ فرشتے عرض کرتے ہیں وہ پناہ مانگ رہے ہیں۔ ربّ کریم دریافت فرماتا ہے کس چیز سے پناہ مانگ رہے ہیں؟ تو فرشتے کہتے ہیں دوزخ سے۔ ربّ کریم فرماتا ہے کیا انہوں نے دوزخ کو دیکھا ہے؟ فرشتے کہتے ہیں خدا کی قسم! انہوں نے دوزخ کو نہیں دیکھا۔ تب اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اگر وہ دوزخ کو دیکھ لیتے تو ان کا کیا حال ہوتا؟ فرشتے کہتے ہیں اگر وہ دوزخ کو دیکھ لیتے تو اس سے بہت زیادہ پناہ مانگتے اور اس سے بہت ڈرتے۔ تب ربّ کریم فرماتا ہے تم گواہ ہو جاؤ کہ میں نے ان کی مغفرت فرما دی۔ نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں:۔

اس وقت ایک فرشتہ رب تعالیٰ سے عرض کرتا ہے: ان لوگوں میں ایک ایسا شخص بھی ہے جو ذکر کرنے والوں میں شامل نہیں وہ ان کے پاس کسی کام سے آیا تھا اور بیٹھ گیا۔ رب تعالیٰ فرماتا ہے:۔

ذکر کرنے والوں کے ساتھ بیٹھنے والا بھی محروم اور بد بخت نہیں ہے۔

(مشکوٰۃ، باب ذکر اللہ عزوجل والتقرب الیہ، الفصل الاول بحوالہ صحیح بخاری)

فرشتے مصافحہ کریں:

حضرت حنظلہ بن ربیع الاسیدی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہٗ سے میری ملاقات ہوئی تو انہوں نے دریافت فرمایا:

اے حنظلہ کیا حال ہے؟ میں نے عرض کیا کہ حنظلہ تو منافق ہو گیا۔ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ سبحان اللہ تم کیا کہہ رہے ہو۔ حضرت حنظلہ کہتے ہیں میں نے کہا کہ جب ہم بارگاہِ نبوی ﷺ میں حاضر ہوتے ہیں اور آپ ﷺ ہمیں دوزخ و جنت کی بات بتاتے ہیں

marfat.com
Marfat.com

اس وقت ہماری حالت یہ ہوتی ہے کہ گویا جنت و دوزخ ہمارے سامنے ہیں لیکن جب ہم بارگاہ نبوی ﷺ سے اہل و عیال میں آتے ہیں تو ہم اہل و عیال، زمینوں اور باغوں میں پھنس کر رہ جاتے ہیں اور ان باتوں کو بھول جاتے ہیں۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

خدا کی قسم ہمارا بھی یہی حال ہوتا ہے۔ پھر میں اور ابوبکر رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ میں نے نبی کریم ﷺ سے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! حنظلہ تو منافق ہو گیا۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:۔ کیسے؟ حضرت حنظلہ نے عرض کیا:

یا رسول اللہ ﷺ! جب ہم آپ ﷺ کی خدمت میں ہوتے ہیں تو جنت و دوزخ کی بات سنتے ہیں تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ ہم اپنی نظروں سے دیکھ رہے ہیں۔ لیکن جب آپ ﷺ کی خدمت سے جاتے ہیں تو بیوی بچوں اور زمینوں میں گھر کر سب کچھ بھول جاتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:۔

اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے اگر تم اس حالت پر رہو جیسا کہ میرے پاس ہوتے ہو اور ذکر الٰہی میں مشغول رہتے ہو تو فرشتے تم سے بستروں اور راستوں میں مصافحہ کریں۔ رسول خدا ﷺ نے فرمایا:۔

اے حنظلہ ایک گھڑی۔ ایک گھڑی اور یہ فقرہ تین مرتبہ فرمایا۔ (یعنی کچھ دیر کے لئے ہی ایسی کیفیت کا ہونا بھی کافی ہے)

(مشکوٰۃ، باب ذکر اللہ عز وجل والتقرب الیہ، الفصل الاول بحوالہ صحیح مسلم)

اللہ کا ذکر تمام اعمال سے بہتر:

حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا میں تم کو یہ خبر نہ دوں کہ تمہارے رب کے نزدیک تمہارا کون سا عمل سب سے اچھا ہے،

marfat.com
Marfat.com

سب سے پاکیزہ اور بلند درجہ والا ہے اور جو تمہارے سونے اور چاندی کے صدقہ کرنے سے زیادہ اچھا ہے اور اس سے بھی اچھا ہے کہ تمہارا تمہارے دشمنوں سے مقابلہ ہو تم ان کی گردنیں مارو اور وہ تمہاری گردنیں ماریں، صحابہ نے پوچھا یا رسول اللہ! کون سا عمل ہے آپ نے فرمایا: اللہ کا ذکر کرنا۔

(سنن الترمذی رقم الحدیث:۳۳۷۶، سنن ابن ماجہ رقم الحدیث:۳۷۹۰)

زبان ہمیشہ اللہ کے ذکر سے تر رہے:

حضرت عبداللہ بن بُسر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ ﷺ! اسلام کے احکام بہت زیادہ ہیں آپ مجھے بتایئے کہ میں کس عمل کو زیادہ کروں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

تمہاری زبان ہمیشہ اللہ تعالیٰ کے ذکر سے تر رہے۔

(سنن الترمذی رقم الحدیث:۳۳۷۵، سنن ابن ماجہ رقم الحدیث:۳۷۹۳ مسند احمد ج ۴ ص ۱۹۰، المستدرک ج ۱ ص ۴۹۵، مصنف ابن ابی شیبہ ج ۱۰ ص ۳۰۱، صحیح ابن حبان رقم الحدیث:۸۱۴، شعب الایمان رقم الحدیث:۵۱۵)

سب سے محبوب عمل:

حضرت انس رضی اللہ عنہ کی والدہ نے کہا یا رسول اللہ ﷺ! مجھے وصیت کیجئے،

آپ نے فرمایا:

گناہوں کو چھوڑ دو، یہ سب سے افضل ہجرت ہے، اور فرائض کو ہمیشہ پابندی سے ادا کرو یہ سب سے افضل جہاد ہے، اور بہ کثرت اللہ کا ذکر کرو کیونکہ کثرت ذکر سے زیادہ اللہ کو، کوئی عمل محبوب نہیں ہے۔

(المعجم الکبیر ج ۲۵ ص ۱۲۹)

بکثرت ذکر کرنے والے:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ

marfat.com
Marfat.com

کے ایک راستہ میں جا رہے تھے، آپ کا ایک پہاڑ سے گزر ہوا جس کو جمدان کہتے ہیں، آپ نے فرمایا چلتے رہو یہ جمدان ہے، مفردون سبقت لے گئے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے پوچھا: یا رسول اللہ ﷺ! مفردون کون ہیں؟ آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کا بہ کثرت ذکر کرنے والے مرد اور اللہ کا بہ کثرت ذکر کرنے والی عورتیں۔

(صحیح مسلم رقم الحدیث: ۲۶۷۶، مسند احمد ج ۲ ص ۳۲۳، المستدرک ج ۱ ص ۴۹۵، شعب الایمان رقم الحدیث: ۵۰۵)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے جو شخص شب بیداری کی مشقت اٹھانے سے عاجز ہو، اور جو شخص اللہ کی رہ میں مال خرچ کرنے میں کنجوس ہو اور اللہ کے دشمنوں سے جہاد کرنے میں بزدل ہو وہ بکثرت اللہ کا ذکر کرے۔

(مسند البزار رقم الحدیث: ۳۰۵۸، المعجم الکبیر رقم الحدیث: ۱۱۱۲۱)

جنت کے میوے کھاؤ:

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:۔ جب تمہارا گزر جنت کے باغوں سے ہو تو اس کے میوے کھاؤ۔ صحابہ کرام علیہم الرضوان نے عرض کیا جنت کے باغ کون سے ہیں؟ تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا:۔

ذکر و شغل کے حلقے۔

(مشکوٰۃ، باب ذکر اللہ عزوجل والتقرب الیہ، الفصل الثانی بحوالہ امام ترمذی)

جس محفل میں ذکر الٰہی اور درود شریف نہ ہو:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:۔ جو شخص کسی مجلس میں بیٹھ کر اللہ کا ذکر نہ کرے اس کی یہ نشست اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کے لیے خسارہ کا سبب ہوگی اور جو شخص بستر پر لیٹ کر اللہ کا ذکر نہ کرے تو یہ بھی اس کے لیے اللہ تعالیٰ کی طرف سے خسارے کی جگہ ہوگی۔

marfat.com
Marfat.com

(مشکوٰۃ، باب ذکراللہ عزوجل والتقرب الیہ، الفصل الثانی بحوالہ امام ابوداؤد)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:۔

جولوگ ایک مجلس میں اکٹھے ہوئے اور اس مجلس میں نہ تو اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا اور نہ نبی کریم ﷺ پر درود شریف پڑھا تو یہ نشست ان کے لیے خسارہ کا سبب ہوگی۔ اگر اللہ تعالیٰ چاہے گا تو ان کی مغفرت فرمائے گا اور چاہے گا تو مبتلائے عذاب فرمائے گا۔

(مشکوٰۃ، باب ذکراللہ عزوجل والتقرب الیہ، الفصل الثانی بحوالہ امام ترمذی)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:۔

اپنی گفتگو ذکر الٰہی سے خالی نہ رکھو کیونکہ تمہاری زیادہ گفتگو کا ذکر الٰہی سے خالی ہونا شقاوت قلبی کا سبب ہے اور شقاوت قلبی اللہ تعالیٰ سے دوری کا سبب ہوتی ہے۔

(مشکوٰۃ، باب ذکراللہ عزوجل والتقرب الیہ، الفصل الثانی بحوالہ امام ترمذی)

بہترین دولت:

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ: جب آیۃ "وَالَّذِيْنَ يَكْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَ الْفِضَّةَ" نازل ہوئی تو ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سفر میں تھے اس موقع پر بعض صحابہ کرام علیہم الرضوان نے عرض کیا یہ آیت تو سونے اور چاندی کے بارے میں نازل ہوئی ہے اگر ہمیں یہ پتہ چل جاتا کہ کونسا مال بہتر ہے تو ہم اسی کو لیتے۔ اس وقت نبی کریم ﷺ نے فرمایا:۔

بہترین دولت یادِ الٰہی میں مشغول رہنے والی زبان اور شکر کرنے والا دل ہے اور مسلمان کی بیوی اس کے ایمان پر مدد کرنے والی ہے۔

(مشکوٰۃ، باب ذکراللہ عزوجل والتقرب الیہ، الفصل الثانی بحوالہ احمد، ترمذی، ابن ماجہ)

اللہ تعالیٰ فخر فرماتا ہے:

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ

marfat.com
Marfat.com

نے مسجد میں کچھ لوگوں کو بیٹھا دیکھ کر فرمایا:

تم لوگ یہاں کس لیے اکٹھے ہوئے ہو؟ تو لوگوں نے کہا ہم یہاں ذکر الٰہی کے لیے بیٹھے ہیں۔ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا خدا کی قسم کیا تم اسی کام کے لیے بیٹھے ہو؟ تو ان لوگوں نے کہا بیشک ہم اسی کام کے لیے بیٹھے ہیں۔ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے تمہیں تہمت لگانے کے لیے قسم نہیں کھائی۔ میں نے تم لوگوں کے مقابلہ میں حضور نبی کریم ﷺ سے بہت کم حدیثوں کی روایت کی ہے۔ رسول خدا ﷺ ایک جماعت کے پاس تشریف لے گئے تو ان سے دریافت کیا تم لوگ کس لیے جمع ہوئے ہو تو انہوں نے کہا ہم ذکر الٰہی اور اس کی تعریف کے لیے جمع ہوئے ہیں کہ اس نے ہمیں ہدایت کی دولت سے سرفراز فرما کر احسان فرمایا ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:۔

خدا کی قسم کیا تم اسی لیے جمع ہوئے ہو؟ ان لوگوں نے عرض کیا خدا کی قسم ہم کو اس کے سوا اور کسی چیز نے اکٹھا نہیں کیا۔ اس وقت نبی ﷺ نے فرمایا:۔

میں نے تہمت دینے کے لیے تمہیں قسم نہیں دی۔ لیکن جبرئیل امین علیہ السلام نے آ کر مجھے بتایا کہ اللہ تعالیٰ عزوجل تم لوگوں پر ملائکہ کے مجمع میں فخر کرتا ہے۔

(مشکوٰۃ، باب ذکر اللہ عزوجل والتقرب الیہ، الفصل الثالث بحوالہ صحیح مسلم)

شیطان کب وسوسہ ڈالتا ہے:

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:۔

شیطان ابن آدم کے دل سے چپکا ہوا ہے لیکن جب وہ اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتا ہے تو وہ الگ ہو جاتا ہے اور جب ابن آدم غافل ہو جاتا ہے تو شیطان وسوسہ ڈالتا ہے۔

(مشکوٰۃ، باب ذکر اللہ عزوجل والتقرب الیہ، الفصل الثالث بحوالہ صحیح بخاری)

ذکر الٰہی کرنے والوں کی مثال:

حضرت مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے یہ سنا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے

marfat.com
Marfat.com

فرمایا:۔

غفلت کرنے والوں میں سے ذکر الٰہی کرنے والے کی مثال ایسی ہے جیسا کہ بھاگنے والوں کا پیچھا کرنے والا۔ مجاہد اور غفلت کرنے والوں میں سے ذکر الٰہی کرنے والا ایسا ہی ہے جس طرح خشک درخت میں سبز شاخ۔ ایک اور روایت میں اس طرح مروی ہے کہ ذکر الٰہی کرنے والے کی مثال ایسی ہے جیسی کہ خشک درختوں میں سبز درخت اور اندھیرے گھروں میں روشن مکان اور اللہ تعالیٰ ذکر کرنے والے کو زندگی ہی میں اس کا جنتی مقام دکھا دیتا ہے اور ذکر الٰہی کرنے والے کے گناہ اگر انسانوں اور جانوروں کے برابر بھی ہوں تو بخش دیئے جاتے ہیں۔

(مشکوٰۃ، باب ذکر اللہ عزوجل والتقرب الیہ، الفصل الثالث بحوالہ امام رزین)

ذکر الٰہی جہاد سے بھی افضل:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ فرمایا کرتے تھے:۔

ہر چیز کے لیے صفائی کی کوئی چیز ہوتی ہے اور دلوں کی صفائی خدا کی یاد ہے اور کوئی چیز ایسی نہیں جو اللہ تعالیٰ کے عذاب سے مکمل نجات دلا دے اور ہاں وہ ذکر الٰہی ہے۔ صحابہ کرام علیہم الرضوان نے عرض کیا کہ جہاد بھی اس کے مقابل نہیں؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:۔

ہاں جہاد بھی۔ یہاں تک کہ لڑتے ہوئے تمہاری تلوار بھی ٹوٹ جائے۔

(مشکوٰۃ، باب ذکر اللہ عزوجل والتقرب الیہ، الفصل الثالث بحوالہ بیہقی دعوات کبیر)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا گیا کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے نزدیک کون سے بندے کا درجہ سب سے بلند ہوگا؟ آپ نے فرمایا:

marfat.com
Marfat.com

جو اللہ کا بکثرت ذکر کرنے والے ہیں۔ صحابہ رضی اللہ عنہ نے کہا یا رسول اللہ ﷺ! ان کا درجہ اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والوں میں سے بھی زیادہ بلند ہوگا؟ آپ نے فرمایا اگر وہ اپنی تلوار سے کفار اور مشرکین کو قتل کردے حتیٰ کہ اس کی تلوار ٹوٹ جائے اور خون سے رنگین ہو جائے پھر بھی اللہ کا بکثرت ذکر کرنے والے کا درجہ اس سے افضل ہوگا۔

(سنن الترمذی رقم الحدیث: ۳۵۷۶، مسند احمد ج ۳ ص ۷۵)

اتنا ذکر کرو کہ لوگ دیوانہ اور ریا کار کہیں:

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اس قدر کثرت سے اللہ کا ذکر کرو کہ لوگ کہیں یہ دیوانہ ہے۔

(مسند احمد ج ۳ ص ۶۷۔۶۸، مسند ابو یعلیٰ رقم الحدیث: ۱۳۷۶، صحیح ابن حبان رقم الحدیث: ۵۱۷)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اللہ کا اتنا زیادہ ذکر کرو کہ منافق کہیں یہ ریا کار ہے۔

(المعجم الکبیر رقم الحدیث: ۱۲۷۸۶، حلیۃ الاولیاء ج ۳ ص ۸۱۔۸۰)

ہر شجر و حجر کے پاس اللہ کا ذکر کرو:

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! مجھے وصیت کیجئے، آپ نے فرمایا:

تم حتی الوسع اپنے اوپر خوف خدا کو لازم کرلو، اور ہر درخت اور پتھر کے پاس اللہ کا ذکر کرو، اور تم کو (اپنے) جس برے کام کا علم ہو تو فوراً اللہ سے توبہ کرو، پوشیدہ گناہ کی پوشیدہ توبہ کرو اور ظاہر گناہ کی ظاہر توبہ کرو۔

(المعجم الکبیر ج ۲۰ ص ۱۵۹)

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر میں تھے، ہم جب کسی بلندی پر چڑھتے تھے تو اللہ اکبر کہتے، تو نبی کریم صلی اللہ

marfat.com
Marfat.com

علیہ وسلم نے فرمایا:

اے لوگو! اپنے نفسوں کے ساتھ نرمی کرو، تم کسی بہرے کو نہیں پکار رہے اور نہ کسی غائب کو لیکن تم سننے والے، دیکھنے والے کو پکار رہے ہو، پھر آپ میرے پاس آئے اور میں دل میں پڑھ رہا تھا لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ، آپ ﷺ نے فرمایا:

اے عبداللہ بن قیس! کہو لاحول و لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ (گناہوں سے پھرنا اور نیکیوں کی طاقت اللہ کی مدد کے بغیر نہیں ہے۔) یہ کلمہ جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے۔ یا فرمایا میں تم کو جنت کے خزانوں کی رہنمائی نہ کروں (وہ خزانہ یہ کلمہ ہے) لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

(صحیح البخاری رقم الحدیث:۶۳۸۴، سنن ابوداؤد رقم الحدیث:۱۵۲۶، سنن الترمذی رقم الحدیث:۳۴۶۱)

گھر سے نکلتے وقت کہو:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جس شخص نے گھر سے نکلتے وقت کہا:

بِسْمِ اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ (اللہ کے نام سے، میں نے اللہ پر توکل کیا، گناہوں سے پھرنا اور نیکیوں کی طاقت اللہ کی مدد کے بغیر نہیں ہے) تو اس سے کہا جائے گا تمہارے لیے یہ نام کافی ہے اور تم کو (اس نام کے ذریعے) محفوظ کیا گیا اور تم سے شیطان کو دور کیا گیا۔

(سنن الترمذی رقم الحدیث:۳۴۲۶، سنن ابوداؤد رقم الحدیث:۵۰۹۵)

اچھی چیز کو دیکھ کر کہو:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے کسی چیز کو دیکھا اور وہ اس کو اپنے لیے یا کسی اور کے لیے اچھی لگی اور اس نے

marfat.com
Marfat.com

کہا ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ تو اس کو نقصان نہیں ہوگا۔

(الفردوس بماثور الخطاب رقم الحدیث: ۵۶۹۶، شعب الایمان رقم الحدیث: ۴۳۷۰، جمع الجوامع رقم الحدیث: ۲۱۹۴۶، کنز العمال رقم الحدیث: ۱۷۶۷۰)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جس شخص نے کوئی چیز دیکھی اور وہ اس کو اچھی لگی اور اس نے کہا:

مَاشَاءَ اللّٰہُ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ تو اس کو نظر نہیں لگے گی۔

(عمل الیوم واللیلۃ لابن السنی رقم الحدیث: ۲۰۷، الجامع الصغیر رقم الحدیث: ۸۶۸۴)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ نے اس بندہ کو اس کے اہل یا مال یا اولاد میں سے کوئی نعمت اس پر انعام فرمائی تو اس نے کہا ماشاء اللہ لاقوۃ الا باللہ تو وہ ان نعمتوں میں موت کے سوا کوئی آفت نہیں پائے گا۔

(شعب الایمان رقم الحدیث: ۴۳۶۹)

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جب کسی شخص کو اپنے بھائی کی صورت یا اس کا مال اچھا لگے تو اس کے اس کے لیے برکت کی دعا کرنے میں کیا چیز رکاوٹ ہے؟ (اسے چاہیے کہ وہ کہے: فَتَبَارَکَ اللّٰہُ اَحْسَنُ الْخَالِقِیْن یا کہے اے اللہ! اس میں برکت کردے) کیونکہ نظر لگنا برحق ہے۔

(عمل الیوم واللیلۃ رقم الحدیث: ۲۰۵)

حضرت عبداللہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جب تم میں سے کوئی شخص اپنے نفس میں یا اپنے مال میں یا اپنے بھائی میں کوئی ایسی چیز

marfat.com
Marfat.com

دیکھے جو اسے اچھی لگے تو اس کو اس میں برکت کی دعا کرنی چاہیے۔

(عمل الیوم واللیلۃ لابن السنی رقم الحدیث:۲۰۶)

لا الٰہ الا اللہ کہنے کی فضیلت:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! قیامت کے دن آپ کی شفاعت کی زیادہ سعادت کون حاصل کرے گا؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

میرا یہی گمان تھا اے ابو ہریرہ کہ اس کے متعلق تم سے پہلے مجھ سے کوئی سوال نہیں کرے گا، قیامت کے دن میری شفاعت کی سعادت وہ شخص حاصل کرے گا جس نے خلوص دل کے ساتھ کہا لا الٰہ الا اللہ۔

(صحیح البخاری رقم الحدیث:۹۹، مسند احمد رقم الحدیث:۸۸۴۵)

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جس نے اخلاص کے ساتھ لا الٰہ الا اللہ کہا وہ جنت میں داخل ہو جائے گا۔ پوچھا گیا اخلاص کیا ہے؟ فرمایا:

جن چیزوں کو اللہ نے حرام کیا ہے ان سے رکا رہے۔

(المعجم الاوسط رقم الحدیث:۱۲۵۷، المعجم الکبیر رقم الحدیث:۵۰۷۴، مجمع الزوائد رقم الحدیث:۱۸)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اپنے ایمانوں کو تازہ کرو، کہا گیا یا رسول اللہ! ہم اپنے ایمانوں کو کیسے تازہ کریں آپ نے فرمایا:

بکثرت لا الٰہ الا اللہ پڑھو۔

marfat.com
Marfat.com

(مسند احمد ج ۲ ص ۳۵۹)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے مجھے ایک ایسے کلمہ کا علم ہے کہ اس کو جو شخص بھی دل سے پڑھے گا اور تادم مرگ اس پر قائم رہے گا اس پر دوزخ کو حرام کر دیا جائے گا وہ کلمہ ہے:

لا الٰہ الا اللہ.

(المستدرک ج ۱ ص ۷۲، امام حاکم نے کہا اس حدیث کی سند امام بخاری اور امام مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔)

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جنت کی چابیاں لا الٰہ الا اللہ کی شہادت دینا ہے۔

(مسند احمد ج ۳ ص ۲۴۰)

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا آپ سفید چادر اوڑھے ہوئے سو رہے تھے، میں دوبارہ آیا تو آپ بیدار ہو چکے تھے، آپ نے فرمایا:

جو بندہ بھی لا الٰہ الا اللہ کہے پھر اسی کلمہ پر مر جائے وہ جنت میں داخل ہو جائے گا۔ میں نے عرض کیا اگر وہ زنا کرے؟ اگر وہ چوری کرے؟ آپ نے فرمایا: اگر وہ زنا کرے اور اگر وہ چوری کرے۔ میں نے کہا: اگر وہ زنا کرے؟ اور اگر وہ چوری کرے؟ فرمایا: اگر وہ زنا کرے اور اگر وہ چوری کرے۔ میں نے (تیسری بار) کہا: اگر وہ زنا کرے؟ اور اگر وہ چوری کرے؟ آپ نے فرمایا: اگر وہ زنا کرے اور اگر وہ چوری کرے ابوذر کی ناک کو خاک میں رگڑتے ہوئے۔

حضرت ابوذر جب بھی یہ حدیث بیان کرتے تو یہ کلمات ضرور کہتے۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ یہ حدیث اس شخص کے متعلق ہے جو مرتے وقت لا الٰہ الا اللہ پڑھے، یا موت سے پہلے جب بندہ توبہ کرے اور نادم ہو اور کہے لا الٰہ

marfat.com
Marfat.com

الا اللہ تو اس کی مغفرت کر دی جائے گی۔

(صحیح البخاری رقم الحدیث: ۵۸۲۷، ۱۲۳۷، صحیح مسلم رقم الحدیث: ۹۴، سنن النسائی رقم الحدیث: ۱۱۱۶)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ:

سب سے افضل ذکر لا الہ الا اللہ اور سب سے افضل دعا الحمد للہ ہے۔

(سنن الترمذی رقم الحدیث: ۳۳۸۳، سنن ابن ماجہ رقم الحدیث: ۳۸۰۰)

توحید و رسالت کی گواہی کا اجر:

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت معاذ رضی اللہ عنہ ایک پالان پر آگے پیچھے سوار تھے، آپ نے فرمایا:
اے معاذ بن جبل! میں نے کہا لبیک یا رسول اللہ ﷺ! میں آپ کی اطاعت کے لیے حاضر ہوں۔ آپ نے اس طرح تین بار فرمایا تھا، پھر آپ نے فرمایا:
جو شخص بھی صدق دل سے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی گواہی دے گا اللہ اس کو دوزخ پر حرام کر دے گا، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں لوگوں کو اس کی خبر نہ دے دوں تا کہ وہ خوش ہو جائیں؟ آپ نے فرمایا:
پھر وہ اسی پر اعتماد کر لیں۔ حضرت معاذ نے موت کے وقت گناہ سے بچنے کے لیے اس حدیث کو بیان کیا۔

(صحیح البخاری رقم الحدیث: ۱۲۸، صحیح مسلم رقم الحدیث: ۳۲)

حضرت عبداللہ بن عمر بن العاص رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
حشر کے دن میری امت کے ایک شخص کو لوگوں کے درمیان سے بلایا جائے گا، اس کے سامنے اس کے گناہوں کے ننانوے رجسٹر کھولے جائیں گے اور ہر رجسٹر حد نظر تک ہوگا، پھر

marfat.com
Marfat.com

اللہ تعالیٰ فرمائے گا کیا تم اس میں سے کسی چیز کا انکار کرتے ہو؟ کیا میرے لکھنے والے محافظ فرشتوں نے تم پر کوئی ظلم کیا ہے؟ وہ کہے گا نہیں اے میرے رب! اللہ تعالیٰ فرمائے گا تمہارے پاس کوئی عذر ہے؟ وہ کہے گا نہیں! نہیں اے میرے رب! اللہ فرمائے گا کیوں نہیں! ہمارے پاس تمہاری ایک نیکی ہے بے شک آج تم پر کوئی ظلم نہیں ہوگا پھر ایک پرچی نکالی جائے گی جس میں لکھا ہوگا:

اَشْھَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ

اللہ تعالیٰ فرمائے گا: اس کو اپنے میزان میں رکھو، وہ بندہ کہے گا: اے میرے رب! ان رجسٹروں کے سامنے اس پرچی کا کیا وزن ہوگا؟ پس اللہ فرمائے گا: بے شک تم پر ظلم نہیں کیا جائے گا۔ پھر اس کے گناہوں کے رجسٹروں کو ایک پلڑے میں رکھا جائے گا اور اس پرچی کو دوسرے پلڑے میں رکھا جائے گا پھر وہ رجسٹر میزان میں ہلکے ہوں گے اور پرچی بھاری ہوگی اور اللہ کے نام کے سامنے کوئی چیز بھاری نہیں ہو سکتی۔

(یہ حدیث صحیح ہے سنن الترمذی رقم الحدیث: ۲۶۳۹، سنن ابن ماجہ رقم الحدیث: ۴۳۰۰)

اللہ والوں کا ذکر:

اللہ تعالیٰ کے خاص بندے وہ ہوتے ہیں جو دن رات ذکر الٰہی میں مشغول رہتے ہیں اور ایک لمحہ کے لیے بھی اپنے رب سے غافل نہیں ہوتے۔ ان کے بارے اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

رِجَالٌ لَّا تُلْهِيْهِمْ تِجَارَةٌ وَّلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ

ترجمہ: ایسے مردان حق جن کو تجارت اور خرید و فروخت اللہ کی یاد سے غافل نہیں کر سکتی

حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

حضرت خواجہ نقشبند رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ میں نے منیٰ کے میدان میں ایک تاجر کو دیکھا جو کم و بیش پچاس ہزار دینار کی خرید و فروخت کر رہا تھا مگر اس کا دل ایک لمحہ کے لئے

marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

......رسول اللہ ﷺ سے محبت کریں......

marfat.com
Marfat.com

فہرست

نمبر شمار	نام عنوان	صفحہ نمبر
1	قرآن مجید میں رسول اللہ ﷺ کی محبت کا حکم	364
2	نبی کریم ﷺ کی محبت فرض ہے	364
3	بے جان چیزیں بھی نبی کریم ﷺ سے محبت کرتی ہیں	365
4	احد پہاڑ کی نبی کریم ﷺ سے محبت	365
5	کھجور کے خشک تنے کا جدائی کے غم میں رونا	367
6	کھجور کے تنے نے جنت میں لگایا جانا کیوں پسند کیا؟	368
7	مردوں کو زندہ کرنے سے بڑا معجزہ	369
	کوئی نیک عمل محبت رسول ﷺ کے بغیر مقبول نہیں	370
8	رسول اللہ ﷺ سے محبت کی علامات	371
9	اطاعت اور اتباع رسول ﷺ	371
10	بے جان چیزوں اور جانوروں کا اطاعت کرنا	373
11	درخت نے آپ ﷺ کی نبوت پر گواہی دی	373
12	گوہ کا کلمہ شہادت پڑھنا	374
13	صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور اتباع رسول ﷺ	375
14	رسول اللہ ﷺ کا بے عیب ہونا	378

marfat.com

Marfat.com

	آپ ﷺ کے اسم شریف کا مطلب	379
15	رسول اللہ ﷺ کی عیب جوئی کرنے والا واجب القتل ہے	380
16	رسول اللہ ﷺ کا بہ کثرت ذکر کرنا	383
17	کثرت سے ذکر کی ایک صورت درود وسلام	384
18	فضائل درود وسلام	385
19	نبی کریم ﷺ پر درود وسلام پڑھنے کی برکات	398
20	مصیبت زدہ کی فریاد رسی	398
21	سرکار کائنات ﷺ اپنے ہاتھ سے کھلاتے ہیں	400
22	آپ ﷺ سے خاص تعلق	400
23	نبی کریم ﷺ کا بکثرت ذکر کرنے کی ایک صورت محفل میلاد	401
24	رسول اللہ ﷺ کی شان سے خوش ہونا	406
25	رسول اللہ ﷺ کی تعظیم وتوقیر کرنا	407
26	نبی کریم ﷺ کی تعظیم وتوقیر میں صحابہ کا عمل	407
27	رسول اللہ ﷺ کا ادب تمام فرائض سے بڑھ کر ہے	408
28	حضرت ابوبکر صدیق کا اپنی جان ہلاکت میں ڈالنا	408
29	حضرت علی رضی اللہ عنہ کا نماز عصر چھوڑ دینا	410
30	وصال کے بعد بھی آپ کی تعظیم لازم ہے	411

marfat.com
Marfat.com

31	آپ ﷺ کے ذکر کی تعظیم وتوقیر کرنا	413
33	نبی کریم ﷺ کی عظمت اور شان بیان کرنا	416
34	کھانے کا تسبیح پڑھنا	418
35	کنکروں کا تسبیح پڑھنا	418
36	درخت نے جنات کی اطلاع دی	418
37	پتھروں، درختوں اور جانوروں کا آپ ﷺ کو سجدہ تعظیمی کرنا	419
38	بھوکے خونخوار شیر کی اطاعت	426
39	زہریلا گوشت بول اٹھا	427
40	بغیر اجازت ذبح ہونے والی بکری کی پکار	427
41	رسول اللہ ﷺ سے ملاقات کا شوق ہونا	429
42	آپ ﷺ کی تشریف آوری پر تمام شہر مدینہ کا روشن ہونا	430
43	رسول اللہ ﷺ کے محبوبوں سے محبت کرنا	431
44	محبت رسول ﷺ کی علامت تعظیم صحابہ	431
45	محبت رسول ﷺ کی علامت محبت اہل بیت	435
46	محبوب کی نسبتوں سے محبت	448
47	رسول اللہ ﷺ کی کدو سے محبت	449
48	رسول اللہ ﷺ کے دشمنوں سے عداوت رکھنا	450
49	رسول اللہ ﷺ کی تقسیم پر اعتراض کرنے والے	451

marfat.com
Marfat.com

50	گستاخ رسول واجب القتل ہے	454
51	رسول اللہ ﷺ سے محبت کرنے والے کے لئے انعامات	456
52	آخرت میں آپ ﷺ کی سنگت	456
53	حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ کی پریشانی	458
54	حلاوت ایمان کا پانا	459
55	مقام احسان پر فائز ہونا	459
56	محبت کرنے والے کے لئے اللہ تعالیٰ کی محبت	438
57	اللہ کے ولی (محبوب) کی شان	439
58	حضور ﷺ کا محبت کرنے والوں سے ملاقات کا شوق	441
59	سعادت دارین کا حصول	443
60	صفت ایمان کا عطا ہونا	444
61	آپ ﷺ سے محبت کرنے والا ایمان سے خارج نہیں ہوتا	445
62	مغرور اور متکبر بندے سے حسن سلوک	447
63	رسول اللہ ﷺ سے محبت کرنے والے روز قیامت سایہ میں	447
64	روزہ رکھیں	449

marfat.com
Marfat.com

قرآن مجید میں رسول اللہ ﷺ کی محبت کا حکم:

اللہ تعالیٰ نے سورہ توبہ میں ان لوگوں کو وعید سنائی ہے جو مخلوق کی محبت کو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی محبت سے بڑھ کر سمجھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد پاک ہے:

قُلْ اِنْ كَانَ اٰبَآءُكُمْ وَاَبْنَآءُكُمْ وَاِخْوَانُكُمْ وَاَزْوَاجُكُمْ وَعَشِيْرَتُكُمْ وَاَمْوَالُ نِ اقْتَرَفْتُمُوْهَا وَتِجَارَةٌ تَخْشَوْنَ كَسَادَهَا وَمَسٰكِنُ تَرْضَوْنَهَآ اَحَبَّ اِلَيْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَجِهَادٍ فِىْ سَبِيْلِهٖ فَتَرَبَّصُوْا حَتّٰى يَاْتِىَ اللّٰهُ بِاَمْرِهٖ ط وَاللّٰهُ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ (التوبہ۔۲۴)

ترجمہ: "(یارسول اللہ ﷺ) آپ فرمادیں کہ (اے لوگو) اگر تمہارے باپ اور تمہارے بیٹے تمہارے بھائی اور تمہاری بیویاں اور تمہارا کنبہ اور تمہاری کمائی کے مال اور وہ کاروبار جس کے نقصان کا تمہیں ڈر لگا رہتا ہے اور تمہارے پسندیدہ گھر اللہ اور اس کے رسول ﷺ اور اس کی راہ میں جہاد کرنے سے زیادہ پیارے ہوں تو انتظار کرو یہاں تک کہ اللہ اپنا حکم لائے اور اللہ فاسقوں کو ہدایت نہیں دیتا"۔

انسان عام طور پر اپنے والدین، اولاد، اپنے بھائیوں، اپنی بیویوں، اپنے خاندان، اپنے مال، اپنے کاروبار اور اپنے گھر سے محبت کرتا ہے۔ ہمارا دین ہم سے ان تمام چیزوں کی محبت ختم کرنے کا مطالبہ نہیں کرتا بلکہ ان چیزوں کی محبت کو برقرار رکھتے ہوئے رسول اللہ ﷺ کی محبت کو باقی تمام محبتوں پر غالب کرنے کا مطالبہ فرماتا ہے۔

نبی کریم ﷺ کی محبت فرض ہے:

رسول اللہ ﷺ کی محبت کو اللہ تعالیٰ نے ہر مومن پر فرض کیا ہے۔ اس کی وضاحت نبی کریم ﷺ کے اس ارشاد میں موجود ہے:

لَا يُؤْمِنُ اَحَدُكُمْ حَتّٰى اَكُوْنَ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِنْ وَّالِدِهٖ وَوَلَدِهٖ وَالنَّاسِ

marfat.com
Marfat.com

اَجْمَعِیْن۔

ترجمہ: ''تم میں سے کوئی صاحب ایمان ہو ہی نہیں ہو سکتا جب تک میں اسے اس کے والدین، اولاد اور تمام لوگوں سے بڑھ کر محبوب نہ ہو جاؤں''

(صحیح بخاری رقم الحدیث: ۱۵ صحیح مسلم رقم الحدیث: ۴۴)

جو شخص حضور ﷺ سے محبت کرے گا وہ صاحب ایمان ہوگا اور جو شریعت کے مقرر کردہ طریقہ کے مطابق آپ ﷺ کو اپنے والد، اولاد، اھل، مال اور تمام لوگوں سے بڑھ کر سمجھے گا وہ کامل ایمان والا ہوگا۔ جیسے جیسے اس کی محبت میں اضافہ ہوتا چلا جائے گا اس کا ایمان بھی کامل ہوگا۔

بے جان چیزیں بھی نبی کریم ﷺ سے محبت کرتی ہیں:

یہ تو عین ممکن ہے کہ انسان کسی خوبصورت منظر کی وجہ سے کسی پتھر یا درخت سے محبت کرتا ہو۔ لیکن پتھر اور درخت انسان سے محبت کرے یہ بہت ہی عجیب بات ہے کیونکہ پتھر اور درخت میں انسان کی طرح زبان اور دل نہیں ہوتے۔ اس کے باوجود اللہ تعالیٰ نے ان میں بھی حضور نبی کریم ﷺ کی محبت رکھ دی ہے اور اس محبت کی وجہ سے ان کے اندر ایک طرح کی سمجھ پیدا فرما دی ہے۔

احد پہاڑ کی نبی کریم ﷺ سے محبت

احادیث میں ہے کہ احد پہاڑ حضور نبی کریم ﷺ سے محبت کرتا ہے جیسا کہ آپ ﷺ کے قلب انور میں بھی اس کی محبت تھی، اس بات کا حضور ﷺ نے اظہار بھی فرمایا اور یہ آپ ﷺ سے بکثرت منقول ہے۔

ا۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے میں نے حضور علیہ السلام کے ساتھ خیبر کی طرف سفر کیا۔ جب آپ ﷺ واپس لوٹے اور احد دکھائی دیا تو فرمایا۔

marfat.com
Marfat.com

هذا جبلٌ یُحِبُّنا وَنُحِبُّهٗ

''یہ پہاڑ ہم سے اور ہم اس سے محبت کرتے ہیں۔''

(صحیح البخاری، کتاب الجہاد)

۲۔ حضرت ابو حمید ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ غزوہ تبوک کے لئے گئے۔۔۔۔۔۔واپسی پر آپ ﷺ نے فرمایا:۔

میں تیز چلنا چاہ رہا ہوں تم میں سے جو چاہتا ہے میرے ساتھ چلے ورنہ آہستہ رہے۔ ہم جب مدینہ طیبہ کے قریب پہنچے تو آپ ﷺ نے فرمایا:

هٰذِهٖ طَابَةٌ وَ هٰذَا اُحُدٌ وَهُوَ جَبَلٌ یُحِبُّنَا وَنُحِبُّهٗ

ترجمہ: یہ شہر طابہ ہے اور یہ احد پہاڑ ہے جو ہم سے اور ہم اس سے محبت کرتے ہیں۔

(البخاری، کتاب الزکوۃ)

انسان طبعی طور پر خوبصورت مقامات مثلاً سرسبز پہاڑوں اور پھلوں و پھولوں سے لدے باغات کو پسند کرتا ہے۔ان میں بیٹھنا اور انہیں بار بار دیکھنا چاہتا ہے کیونکہ اس سے اسے راحت، اطمینان، سکون، آرام اور لذت وخوشی حاصل ہوتی ہے۔لیکن کسی سخت پتھر کا انسان سے محبت کرنا نہ عادت ہے اور نہ معمول بلکہ غیر معروف اور عجیب ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ہر مقام پر آپ ﷺ نے پہاڑ کا ذکر پہلے اور اپنی محبت کا ذکر بعد میں فرمایا۔ جن لوگوں نے بھی احد پہاڑ کی زیارت کی ہے۔وہ جانتے ہیں کہ بظاہر اس پہاڑ کا دوسرے پہاڑوں سے کوئی فرق نہیں بلکہ کئی لحاظ سے کم درجوں کا مالک ہے جیسے اس پر نہ کوئی درخت ہے نہ چشمہ اور نہ سبزہ۔صرف محبت رسول ﷺ کی وجہ سے اس کا مقام دوسرے پہاڑوں سے زیادہ ہے۔

جب اللہ تعالیٰ نے ان پتھروں میں بھی اپنے محبوب نبی ﷺ کی محبت پیدا فرمادی جو بظاہر نہ شعور اور عقل رکھتے ہیں اور نہ ہی جذبات اور ان میں سوائے خشکی اور سختی کے کچھ

marfat.com

Marfat.com

نہیں ہوتا۔ تو اب اس سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ کے ہاں آپ ﷺ کی محبوبیت اور بلند مرتبے پر کیا دلیل ہو سکتی ہے۔؟

پتھروں پر شریعت کے احکام لاگو نہیں ہوتے کیونکہ ان میں عقل نہیں ہوتی اس کے باوجود جب وہ آپ ﷺ سے محبت کرتے ہیں تو خود غور کریں اس انسان کو آپ ﷺ سے کس قدر محبت کرنی چاہئے جس کے پاس عقل اور سمجھ بھی ہے اور اس پر شریعت کے احکام بھی لاگو ہوتے ہیں۔

کھجور کے خشک تنے کا جدائی کے غم میں رونا:

مسجد نبوی میں منبر شریف تیار ہونے سے پہلے آپ ﷺ ایک کھجور کے تنے کے ساتھ کھڑے ہو کر خطبہ ارشاد فرمایا کرتے، جب قیام طویل ہو جاتا یا کچھ تھکاوٹ محسوس فرماتے تو اس تنے پر دست اقدس بھی رکھتے، نمازیوں کی تعداد میں اضافہ ہوتا چلا گیا۔ جمعہ میں دور بیٹھنے والے آپ ﷺ کی زیارت نہ کر پاتے۔ آپ ﷺ کی عمر شریف بھی زیادہ ہو گئی تھی، صحابہ کو آپ ﷺ کا اتنی دیر تک کھڑا رہنا دشوار گزرنے لگا، انہوں نے منبر تیار کرنے کا سوچا، عرض کرنے پر آپ ﷺ نے بھی اس رائے کو پسند فرمایا۔ لہذا منبر تیار کر لیا گیا، جب منبر اپنی جگہ پر رکھ دیا گیا اور آپ ﷺ جمعہ کے خطبہ کے لئے حجرہ انور سے نکل کر منبر کی طرف بڑھے۔ آپ ﷺ کا گزر جب اس تنے کے پاس سے ہوا تو آپ ﷺ وہاں نہ رکے اور منبر پر جلوہ افروز ہوئے۔

"تنے نے چیخ و پکار شروع کر دی وہ اس قدر دردناک آواز میں رویا کہ پوری مسجد یا پورے مدینہ شریف میں اس کی آواز سنی گئی۔"

(مجمع الزوائد رقم الحدیث: 3105)

حضور نبی کریم ﷺ منبر سے نیچے تشریف لائے، اس پر دست اقدس رکھتے ہوئے

marfat.com
Marfat.com

دلاسہ دیا اسے گلے لگایا یہاں تک کہ وہ خاموش ہو گیا۔ پھر آپ ﷺ نے بے جان تنے سے گفتگو کی اور اسے اختیار دیا، چاہے تو تجھے جنتی درخت بنا دیا جائے تیری جڑیں جنت کی نہروں اور چشموں سے فیض یاب ہوں اور اہل ایمان تیرا پھل کھائیں یا تجھے دنیا کا پھل دار درخت بنا دیا جائے۔ یوں کہ تجھے باغ میں لوٹا دیا جائے تو پھل دے اور اللہ کے انبیاء، رسل اور اس کے متقی بندے تیرا پھل کھائیں۔ شوق میں رونے والے تنے نے جنتی ہونا پسند کیا۔"

(مجمع الزوائد رقم الحدیث: 3107،3099)

اس پر وہ تنا خاموش ہو گیا، اس کے بعد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔

"مجھے قسم ہے اس ذات اقدس کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے۔ اگر میں اسے گلے نہ لگاتا تو یہ اللہ کے رسول ﷺ کے شوق میں قیامت تک روتا رہتا"۔

(مجمع الزوائد رقم الحدیث: 3105)

کھجور کے تنے نے جنت میں لگایا جانا کیوں پسند کیا؟

رسول اللہ ﷺ اس بے جان تنے سے چار پانچ ہاتھ ہی دور ہوئے لیکن وہ یہ دوری برداشت نہ کر سکا، آپ ﷺ کی جدائی میں نہایت غمزدہ ہو گیا اور سسکیاں لے لے کر رونے لگا، اور اس وقت تک خاموش نہ ہوا جب تک آپ ﷺ نے وصل کی صورت میں اسے گلے نہ لگا لیا اور اختیار عطا نہ فرما دیا۔ حالانکہ اس کے پاس عقل کہاں؟ اس نے دوبارہ باغ میں پھل دار ہونا اس لئے قبول نہیں کیا کہ اگر وہ یہ قبول کر لیتا تو سینکڑوں میٹر حضور ﷺ سے دور ہو جاتا جب وہ چند ہاتھ کی دوری کو برداشت نہیں کر سکا تو اتنی طویل مسافت کی دوری کیسے برداشت کر سکتا تھا؟

اس نے دوبارہ پھلدار درخت ہونا قبول نہ کیا کیونکہ اگر وہ یہ قبول کر لیتا تو اسے دوبارہ جدائی مل جاتی یا تو اس کی اپنی موت کی صورت میں یا حضور نبی کریم ﷺ کے وصال

marfat.com
Marfat.com

کی صورت میں اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اس کی موت آپ ﷺ کے وصال سے پہلے ہو جاتی تو ہر حال میں دوری تھی، لمبی جدائی تھی۔ تو جب اس نے چند ہاتھ کی جدائی برداشت نہ کی تو وہ باغ میں درخت بن کر اتنی دوری کیسے برداشت کر سکتا تھا؟ اس لئے اس نے جنتی ہونے کو اختیار کر لیا وہاں موت نہیں بلکہ بقا ہی بقا اور زندگی ہی زندگی ہے۔ اگر موت یا دفن کی وجہ سے کچھ جدائی بھی ہوگی تو یہ عارضی اور وقتی ہوگی اور پھر ہمیشہ ہمیشہ رسول اللہ ﷺ کا ساتھ نصیب ہوگا۔ کیونکہ آپ نے خود ارشاد فرمایا کہ جو جس سے محبت کرتا ہے وہ اسی کے ساتھ ہوگا۔

اس تنے کے رونے اور شوق سے اللہ تعالیٰ نے تمام مسلمانوں پر حجت قائم فرما دی ہے کہ وہ اس میں کوتاہی اور سستی نہ برتیں۔ کیونکہ مسلمان اس پتھر اور بے جان تنے سے زیادہ اس بات کے حقدار ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ محبت کریں اور آپ کے عشق میں روئیں۔ امام حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے۔

ترجمہ: ”اے مسلمانو! ایک لکڑی اللہ کے رسول ﷺ کی ملاقات کے شوق میں روتی ہے تو تم آپ ﷺ کے عشق کے زیادہ حقدار ہو“۔

(صحیح ابن حبان، ۸، ۱۵۱)

مردوں کو زندہ کرنے سے بڑا معجزہ:

حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے جو کچھ حضور ﷺ کو عطا فرمایا وہ کسی دوسرے نبی کو عطا نہیں فرمایا۔ اس پر حضرت عمرو بن سواد نے عرض کیا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے مردے زندہ کرنے کی طاقت عطا فرمائی۔ امام شافعی نے فرمایا:

”حضور ﷺ کے لئے تنا رویا اور اس کی آواز سنی گئی تو یہ اس سے کہیں بلند معجزہ ہے۔“

(آداب الشافعی ومناقبہ، ۸۳)

marfat.com
Marfat.com

☆ مردے کو زندہ کرنا اسے اس کے سابقہ حال کی طرف لوٹاتا ہے۔ تنے کا رونا اس سے نہایت ہی عظیم ہے کیونکہ کھجور کا تنا پودا تھا اگر اصل حالت کی طرف لوٹایا جاتا تو پودا ہی رہتا۔ نہ بولتا نہ کلام کرتا نہ صاحب عقل کی طرح احساس رکھتا۔ لیکن نبی کریم ﷺ کی محبت نے تو پتھر اور کھجور کے تنے کو ادراک واحساس، اور غم والا بنا دیا۔ جیسا کہ اشرف المخلوق، انسانوں میں ہوتا ہے تو یہ مردہ کو زندہ کرنے سے زیادہ عظیم ہے۔

آپ ﷺ کی جدائی میں تنے کا رونا تواتر سے ثابت ہے اور صحیح بخاری و صحیح مسلم میں بہت سے صحابہ سے مروی ہے۔

کوئی نیک عمل محبت رسول ﷺ کے بغیر مقبول نہیں:

ہر نیک عمل کی مقبولیت کا معیار محبت رسول ﷺ ہے۔ کوئی عمل بظاہر کتنا ہی نیک اور اچھا کیوں نہ ہو، خدانخواستہ آپ ﷺ کی محبت سے خالی ہو تو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں مقبول نہیں ہوتا۔ اس کو تفصیل سے یوں سمجھ لینا چاہئے کہ اعمال کی قبولیت کا دارومدار ایمان پر ہے اور ایمان کی قبولیت کا دارومدار محبت رسول ﷺ پر ہے۔ جس شخص کا دل محبت رسول ﷺ سے خالی ہو اس کا دل ایمان سے بھی خالی ہوتا ہے۔ ایسا شخص اگر ایمان کا دعویٰ کرے تو اسے منافق کہا جائے گا اور اس کے دعویٰ ایمان کو قبول نہیں کیا جائے گا۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے منافقین کا ذکر کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

اِذَا جَآءَکَ الْمُنٰفِقُوْنَ قَالُوْا نَشْهَدُ اِنَّکَ لَرَسُوْلُ اللّٰهِ. وَاللّٰهُ یَعْلَمُ اِنَّکَ لَرَسُوْلُهٗ. وَاللّٰهُ یَشْهَدُ اِنَّ الْمُنٰفِقِیْنَ لَکٰذِبُوْنَ (سورۃ المنافقون)

ترجمہ: ''(یارسول اللہ) جب منافق آپ کے پاس آتے ہیں تو کہتے ہیں ہم گواہی دیتے ہیں کہ بے شک آپ اللہ کے رسول ہیں اور اللہ جانتا ہے کہ آپ اس کے رسول ہیں لیکن اللہ گواہی دیتا ہے کہ یہ منافق (آپ کی رسالت کی گواہی میں) جھوٹے ہیں۔''

marfat.com
Marfat.com

یہاں اللہ تعالیٰ نے منافقین کی رسالت کی گواہی کا رد فرما کر یہ واضح فرما دیا ہے کہ محبت رسول کے بغیر محض رسالت کی گواہی اللہ تعالیٰ کے ہاں مقبول نہیں اور اللہ تعالیٰ اس کی گواہی کو ہی قبول فرماتا ہے جس کے دل میں رسول اللہ ﷺ کی محبت موجود ہو۔ غور فرمائیے! جب محبت رسول ﷺ کے بغیر رسالت کی گواہی مقبول نہیں جو انتہائی بنیادی چیز ہے تو پھر دوسرے اعمال (جن کی قبولیت کا مدار رسالت کی گواہی مقبول ہونے پر ہے) کیسے مقبول ہوں گے؟

رسول اللہ ﷺ سے محبت کی علامات:

محبت کا جذبہ دل میں ہوتا ہے اور دل کے حالات تو اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے لیکن یہ زمانہ آزمائشوں اور فتنوں کا زمانہ ہے۔ آج کل بہت سے اسلام دشمن لوگ اسلام کا لبادہ اوڑھ کر اسلام کی جڑیں کھوکھلی کرنے میں بڑی تیزی سے معروف ہیں۔ مسلکی اختلافات سے بالاتر ہو کر اگر آج کوئی عام مسلمان موجودہ زمانے کے نام نہاد مبلغین اور مجاہدین اسلام کے دلوں میں محبت رسول ﷺ معلوم کرنا چاہے تو محبت کی علامات کے ذریعے سے معلوم کر سکتا ہے۔ آیئے! رسول اللہ ﷺ سے محبت کی چند علامات کا تذکرہ کرتے ہیں۔

اطاعت اور اتباع رسول ﷺ:۔

محبت کی علامات میں سے ایک علامت یہ ہے کہ محبت کرنے والا اپنے محبوب کے ہر حکم کی تعمیل کرتا ہے اور اس کی اداؤں کو اپنانے کی کوشش کرتا ہے۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:۔

''اور رسول (ﷺ) تمہیں جو (حکم) دیں، اس کو لے لو، اور جس چیز سے روکیں اس سے رک جاؤ''۔ (حشر:۷)

marfat.com
Marfat.com

ایک اور جگہ ارشاد ہے:

''آپ فرما دیجئے اگر تم اللہ سے محبت رکھتے ہو تو میری پیروی کرو، اللہ تمہیں اپنا محبوب بنا لے گا اور تمہارے گناہ بخش دے گا''۔(ال عمران:۳۱)

مزید ارشاد فرمایا:

''آپ فرما دیجئے اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو، پھر اگر وہ روگردانی کریں تو بے شک اللہ کافروں کو پسند نہیں فرماتا''۔(ال عمران:۳۲)

حافظ ابن عساکر روایت کرتے ہیں:

جس نے میری سنت سے محبت کی، اس نے مجھ سے محبت کی۔

(حافظ ابوالقاسم علی بن حسین المعروف بابن عساکر، تہذیب تاریخ دمشق، ج ۳ ص ۱۴۵)

امام ترمذی روایت کرتے ہیں:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مجھ سے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:۔

اے بیٹے اگر تم اس پر قادر ہو کہ اس حال میں صبح اور شام کرو کہ تمہارے دل میں کسی کے خلاف کھوٹ نہ ہو تو ایسا کرلو، پھر فرمایا:۔

اے بیٹے یہ میری سنت ہے جس نے میری سنت کو زندہ کیا اس نے مجھے زندہ کیا اور جس نے مجھے زندہ کیا وہ میرے ساتھ جنت میں ہوگا۔

(امام ابوعیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی، جامع ترمذی ص ۳۸۲)

ایک جگہ اس حدیث کا ان الفاظ کے ساتھ ذکر کیا گیا ہے:

''جس نے میری سنت سے محبت کی، اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے مجھ سے محبت کی وہ میرے ساتھ جنت میں ہوگا''۔

(قاضی عیاض بن موسیٰ مالکی اندلسی، شفاء ج ۲ ص ۲۰۱)(اس روایت کی اصل ابن عساکر کی روایت ہے)۔

marfat.com
Marfat.com

بے جان چیزوں اور جانوروں کا اطاعت کرنا

انسانوں کے علاوہ نبی کریم ﷺ سے بے جان چیزیں پتھر، درخت اور جانور بھی محبت کرتے ہیں اسی لئے وہ آپ کی اطاعت بھی کرتے ہیں۔

درخت نے آپ ﷺ کی نبوت پر گواہی دی:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم حضور نبی کریم ﷺ کے ساتھ سفر میں تھے کہ ایک بدو سامنے آیا۔ آپ ﷺ نے اس سے پوچھا:

کہاں کا ارادہ ہے؟ کہنے لگا گھر جا رہا ہوں۔

فرمایا: کیا تیرے پاس خیر ہے؟

اس نے کہا: اس سے کیا مراد ہے؟

فرمایا: یہ کہ تو اس بات کی گواہی دے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اس کا ذات وصفات میں کوئی شریک نہیں اور محمد ﷺ اس کے بندے اور رسول ہیں۔

کہنے لگا اس پر کوئی دلیل ہے؟ فرمایا: یہ ببول کا درخت۔

پھر آپ ﷺ نے اس درخت کو بلایا اور وہ وادی کے کنارے پر تھا۔

وہ درخت زمین پھاڑتے ہوئے آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو گیا۔

آپ ﷺ نے تین دفعہ گواہی دینے کا حکم فرمایا تو اس نے تین بار گواہی دی پھر اپنی جگہ لوٹ گیا۔ وہ بدو اپنے دیہات کی طرف یہ کہتے ہوئے لوٹا:

اگر میری قوم نے میری بات مان لی تو میں انہیں لے کر آؤں گا۔ اور اگر وہ نہ مانے تو میں آپ ﷺ کی غلامی میں آجاؤں گا۔

(اسے ابن حبان، دارمی، ابو یعلی، بزار نے نقل کیا اور طبرانی نے کبیر میں، بیہقی نے دلائل میں ذکر کیا ہے۔ حافظ ابن کثیر نے طریق حاکم سے نقل کر کے کہا یہ سند جید ہے لیکن انہوں نے اس کی تخریج نہیں کی۔)

marfat.com
Marfat.com

گوہ کا کلمہ شہادت پڑھنا:

حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اصحاب کی محفل میں بیٹھے ہوئے تھے کہ بنو سلیم سے ایک اعرابی آیا وہ ایک گوہ کو شکار کر کے لایا تھا جو اس کی آستین میں تھی تا کہ اس کو اپنے گھر لے جائے اور پکا کر کھائے۔ جب اس نے ایک جماعت کو دیکھا تو پوچھا یہ کون لوگ ہیں؟ اس کو بتایا گیا کہ یہ نبی ہیں وہ لوگوں کو چیرتا ہوا آیا اور کہنے لگا:

لات اور عزّٰی کی قسم! میرے نزدیک آپ سے زیادہ ناپسندیدہ اور کوئی نہیں ہے، اور اگر میری قوم مجھے جلد باز نہ کہتی تو میں اب تک آپ کو قتل کر چکا ہوتا اور ہر گورے کالے کو آپ کے قتل سے خوش کر چکا ہوتا۔ (نعوذ باللہ من ذالک)

حضرت عمر نے کہا یا رسول اللہ! مجھے اجازت دیں میں اٹھ کر اسے قتل کر دوں! آپ نے فرمایا:

اے عمر! کیا تم نہیں جانتے کہ بردبار شخص کو نبی بنایا جاتا ہے۔

پھر آپ اس اعرابی کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا:

تمہاری اس بات کا کیا مطلب ہے؟ اور تم نے یہ ناحق بات کیوں کہی ہے؟ تم نے میری مجلس میں میری تعظیم نہیں کی اور تم اللہ کے رسول سے توہین آمیز کلام کرتے ہو!

اس نے کہا لات اور عزّٰی کی قسم! میں اس وقت تک آپ پر ایمان نہیں لاؤں گا حتیٰ کہ یہ گوہ آپ پر ایمان لے آئے، یہ کہہ کر اس نے اپنی آستین سے گوہ نکال کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پھینک دی۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے گوہ!

گوہ نے فصیح عربی میں کہا جس کو تمام حاضرین سن رہے تھے:

marfat.com
Marfat.com

لَبَّیْکَ وَسَعْدَیْکَ!

آپ نے پوچھا اے گوہ! تم کس کی عبادت کرتی ہو! اس نے کہا جس کا آسمان میں عرش ہے اور زمین میں اس کی سلطنت ہے، سمندر میں اس کا راستہ ہے، جنت میں اس کی رحمت ہے، دوزخ میں اس کا عذاب ہے۔

آپ نے فرمایا: اے گوہ! میں کون ہوں؟

اس نے کہا آپ رب العالمین کے رسول ہیں، خاتم النبیین ہیں، جس نے آپ کی تصدیق کی وہ کامیاب ہو گیا اور جس نے آپ کو جھٹلایا وہ ناکام ہو گیا۔

اس اعرابی نے کہا اب آنکھوں سے دیکھنے کے بعد میں کسی سنی سنائی بات پر یقین نہیں کروں گا۔ جس وقت میں آپ کے پاس آیا تھا اس وقت میرے نزدیک روئے زمین پر آپ سے زیادہ ناپسندیدہ کوئی نہیں تھا۔ اور اب میرے نزدیک آپ میرے والد، میری آنکھوں اور میری جان سے بھی زیادہ محبوب ہیں اور میں آپ سے اپنے اندر، باہر اور اپنے ظاہر و باطن سے محبت کرتا ہوں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے علاوہ کوئی عبادت کا مستحق نہیں ہے اور بے شک آپ اللہ کے رسول ہیں۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کے لیے حمد ہے جس نے میری وجہ سے تم کو ہدایت دی، یہ دین غالب ہے اور یہ دین مغلوب نہیں ہوگا، اور نماز کے بغیر دین مقبول نہیں ہے۔ اس نے کہا آپ مجھے تعلیم دیں۔ پھر آپ نے اس کو تعلیم دی۔

(دلائل النبوۃ للبیہقی ج ۶ ص ۳۸۔۳۶، دلائل النبوۃ لابی نعیم رقم الحدیث: ۱۲۷۵، الخصائص الکبریٰ ج ۲ ص ۱۰۸)

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور اتباع رسول ﷺ

امام ابن ماجہ روایت کرتے ہیں:۔

امیہ بن عبداللہ بن خالد کہتے ہیں کہ انہوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما

marfat.com
Marfat.com

سے پوچھا وطن میں اور حالتِ جنگ میں نماز پڑھنے کا طریقہ تو قرآن میں مذکور ہے لیکن سفر میں نماز پڑھنے کا طریقہ (یعنی قصر کرنا) ہمیں قرآن میں نہیں ملا۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے جواب دیا کہ اللہ تعالیٰ نے سیدنا محمد مصطفیٰ ﷺ کو ہماری طرف مبعوث کیا۔ ہمیں کسی چیز کا علم نہیں، ہم وہی کرتے ہیں جو ہم نے سیدنا محمد مصطفیٰ ﷺ کو کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

(امام ابو عبداللہ محمد بن یزید ابن ماجہ، سنن ابن ماجہ ص ۷۶)

علامہ خفاجی مسند بزار اور مسند احمد کے حوالے سے بیان کرتے ہیں:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ایک مقام پر اونٹنی پر سوار ہو کر دائرہ بنا رہے تھے (یعنی گول چکر لگا رہے تھے) ان سے پوچھا گیا اس طرح گول چکر لگانے کی کیا حکمت ہے؟ انہوں نے کہا مجھے کچھ پتا نہیں، میں نے اس مقام پر رسول اللہ ﷺ کو چکر لگاتے دیکھا تھا سو میں اُسی طرح چکر لگا رہا ہوں۔

(علامہ احمد شہاب الدین خفاجی، نسیم الریاض ج ۳ ص ۳۲۷)

امام بخاری روایت کرتے ہیں:

عبید بن جریج کہتے ہیں کہ انہوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے کہا:

اے ابو عبدالرحمان! میں نے آپ رضی اللہ عنہ کو چار ایسے کام کرتے دیکھا ہے جو آپ کے اصحاب میں سے اور کوئی نہیں کرتا۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے پوچھا وہ کیا کام ہیں؟

انہوں نے کہا میں نے دیکھا ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ کعبہ کے چار کونوں میں سے صرف دو کونوں کو مَس کرتے ہیں (حجر اسود اور رکن یمانی) اور میں نے آپ رضی اللہ عنہ کو بغیر بالوں کی کھال کی جوتی پہنے ہوئے دیکھا ہے اور میں نے آپ رضی اللہ عنہ کو زرد رنگ کا خضاب لگاتے ہوئے دیکھا ہے اور میں نے دیکھا آپ رضی اللہ عنہ مکہ میں تھے لوگوں نے

marfat.com
Marfat.com

چاند دیکھتے ہی احرام باندھ لیا، اور آپ رضی اللہ عنہ نے یوم ترویہ (آٹھ ذوالحجہ) سے پہلے احرام نہیں باندھا، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا:

ارکان کی وجہ یہ ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو صرف دو رکنوں (حجرِ اسود اور رکن یمانی) کو مس کرتے ہوئے دیکھا ہے' اور رہی بغیر بالوں کے کھال کی جوتی تو میں نے دیکھا ہے کہ رسول اللہ ﷺ اس چمڑے کی جوتی پہنتے تھے جس میں بال نہیں ہوتے تھے، اور اسی میں وضو کرتے تھے تو میں بھی ایسے چمڑے کی جوتی پہننا پسند کرتا ہوں اور رہا زرد رنگ کا خضاب تو اس کی وجہ یہ ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو زرد رنگ کا خضاب لگاتے ہوئے دیکھا ہے تو مجھے بھی زرد رنگ کا خضاب لگانے سے محبت ہے اور رہا آٹھ ذوالحجہ کو احرام باندھنا تو میں نے آپ ﷺ کو اسی دن احرام باندھتے ہوئے دیکھا ہے جب آپ ﷺ کی اونٹنی آپ ﷺ کو لے کر روانہ ہوتی۔

(امام محمد بن اسماعیل بخاری، صحیح بخاری، ج ۱ ص ۲۸)

امام بخاری روایت کرتے ہیں:

زید بن اسلم اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے حجر اسود کو مخاطب ہو کر کہا:

خدا کی قسم مجھے یقیناً علم ہے کہ تو صرف ایک پتھر ہے، نفع دیتا ہے نہ نقصان اور اگر میں نے یہ نہ دیکھا ہوتا کہ رسول اللہ ﷺ نے تجھے بوسہ دیا ہے تو میں تجھے بوسہ نہ دیتا، پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حجر اسود کو بوسہ دیا، پھر فرمایا:

اب ہمیں رمل (یعنی دورانِ اعتکاف اکڑ اکڑ کر چلنے) کی کیا ضرورت ہے؟ ہم تو مشرکین کو (اپنی قوت) دکھانے کے لیے رمل کرتے تھے، اور اب اللہ تعالیٰ نے مشرکین کو ختم کر دیا ہے، پھر فرمایا:

رمل وہ کام ہے جس کو رسول اللہ ﷺ نے کیا ہے اور جس کام کو آپ ﷺ نے کیا ہو ہم اس

marfat.com

Marfat.com

کو چھوڑنا پسند نہیں کرتے ہیں۔

(امام محمد بن اسماعیل بخاری، صحیح بخاری، ج ا ص ۲۱۸)

رسول اللہ ﷺ کا بے عیب ہونا:۔

محبت کی ایک علامت یہ ہے کہ جس شخص کو کسی سے محبت ہوتی ہے وہ اپنے محبوب کا کوئی عیب دیکھ سکتا ہے نہ اس کا عیب سن سکتا ہے۔ امام ابوداؤد روایت کرتے ہیں:

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

کسی شے کی محبت تم کو (اس کا عیب دیکھنے سے) اندھا کر دیتی ہے، اور (اس کا عیب سننے سے) بہرا کر دیتی ہے۔

(امام ابوداؤد سلیمان بن اشعث، سنن ابوداؤد ج ۲ ص ۳۴۳، اس حدیث کو امام احمد نے بھی مسند احمد ج ۵ ص ۱۹۴ پر روایت کیا ہے)

☆ نبی کریم ﷺ سے سچی محبت کرنے والا آپ کی ذات میں خوبیاں ہی دیکھتا ہے اور جب قرآن وحدیث کا مطالعہ کرتا ہے تو اسے ہر جگہ اپنے محبوب حضور نبی کریم ﷺ کے فضائل وکمالات ہی نظر آتے ہیں۔ اسے اس بات سے کوئی سروکار نہیں ہوتا کہ ایسے دلائل تلاش کرنے کی کوشش کرے جن سے یہ ثابت ہو سکے کہ آپ ﷺ میں فلاں خوبی یا فضل وکمال نہیں تھا اور حقیقت تو یہی ہے کہ قرآن وسنت میں ایسی کوئی دلیل ہے ہی نہیں۔ جب آپ کے خالق نے آپ میں کوئی عیب پیدا ہی نہیں کیا تو پھر عیب اور نقص تلاش کرنے والے کو آپ کا محب کیسے کہا جا سکتا ہے؟۔ شاعر دربار رسالت حضرت حسان رضی اللہ عنہ نے کیا ہی خوب فرمایا ہے:

خُلِقْتَ مُبَرَّأً مِّنْ کُلِّ عَیْبٍ　　　كَاَنَّکَ قَدْ خُلِقْتَ کَمَا تَشَاءُ

ترجمہ: ''آپ ﷺ تو ہر عیب سے پاک پیدا کیے گئے ہیں، گویا آپ کو اس طرح پیدا کیا گیا جس طرح آپ نے خود پیدا ہونا چاہا۔''

marfat.com
Marfat.com

نبی کریم ﷺ اللہ رب العزت کے محبوب ہیں، جب کفار آپ ﷺ کی (العیاذ باللہ) عیب جوئی کرتے تو اللہ تعالیٰ ان کے جواب میں قرآن نازل فرماتا:

ولید بن مغیرہ نے آپ ﷺ کو مجنون کہا تو اللہ تعالیٰ نے اس کے متعلق یہ آیات نازل کیں:۔

ن، قسم قلم کی اور اس کی جو (فرشتے) لکھتے ہیں! (اے محبوب ﷺ) آپ اپنے رب کے فضل سے مجنون نہیں ہیں، اور یقیناً آپ کے لیے کبھی ختم نہ ہونے والا اجر و ثواب ہے، اور بے شک آپ دیکھیں گے اور وہ بھی دیکھ لیں گے کہ تم میں سے کون مجنون تھا بے شک آپ کا رب ہی اس کو خوب جانتا ہے جو راہ سے بھٹکا ہوا ہے، اور وہ ہدایت یافتہ لوگوں کو بھی خوب جانتا ہے، تو آپ جھٹلانے والوں کی بات سے متاثر نہ ہوں، انہوں نے یہی چاہا کہ آپ ان سے (بے جا) نرمی کریں تو وہ بھی آپ کے ساتھ نرمی کریں، اور آپ کسی ایسے شخص کی بات سے متاثر نہ ہوں جو بہت قسمیں کھانے والا انتہائی ذلیل ہے، بڑا طعنہ زن، بہت چلتا پھرتا چغل خور، نیکی سے منع کرنے والا، حد سے بڑھنے والا، سخت گنہگار، نہایت بدخو، اور اس کے علاوہ وہ ولد الحرام ہے۔ (قلم:۱۔۱۳)

اسی طرح جب نبی کریم ﷺ کے صاحبزادے حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کا وصال ہو گیا تو عاص بن وائل نے آپ ﷺ کو ابتر (یعنی جس کی نسل ختم ہو جائے) کہا تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیات نازل فرمائیں:

(اے محبوب) بے شک ہم نے آپ کو خیر کثیر عطا فرمائی، تو آپ اپنے رب کے لیے نماز پڑھیں اور قربانی کریں، بے شک آپ کا دشمن ہی (ہر خیر سے محروم اور) مقطوع النسل ہے۔ (کوثر:۱۔۳)

آپ ﷺ کے اسم شریف کا مطلب:

نبی کریم ﷺ کا اسم شریف ''محمد'' ہے۔ جس کا مطلب ہے ''وہ جس کی بہت ہی

marfat.com
Marfat.com

زیادہ تعریف کی جائے"۔ کفار آپ ﷺ کا نام لے کر آپ کی عیب جوئی کرتے تھے۔ پھر انہیں یہ خیال آیا کہ ہم آپ کا نام لے کر آپ کی عیب جوئی کرتے ہیں حالانکہ "محمد" کا تو مطلب ہی یہ ہے کہ جس میں کوئی عیب نہ ہو پھر ایسے شخص کے عیب کس طرح بیان کیے جا سکتے ہیں؟ چنانچہ انھوں نے سوچا کہ ہم جب آپ کی عیب جوئی کریں گے تو "محمد" کی بجائے "مذمم" (یعنی جس کی بہت زیادہ مذمت کی جائے) کہیں گے: امام بخاری روایت کرتے ہیں:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا تم کو تعجب نہیں ہوتا، اللہ تعالیٰ نے قریش کے سب و شتم (مذمت) کو مجھ سے کیسے دور کر دیا وہ "مذمم" کو بُرا کہتے ہیں اور "مذمم" کو لعنت کرتے ہیں اور میں تو محمد ہوں۔

(امام محمد بن اسماعیل بخاری، صحیح بخاری، ج ۱ ص ۵۰۱)

رسول اللہ ﷺ کی عیب جوئی کرنے والا واجب القتل ہے:

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کعب بن اشرف کو کون قتل کرے گا؟ کیونکہ اس نے اللہ اور اس کے رسول کو ایذا دی ہے۔ حضرت محمد مسلمہ نے کہا یا رسول اللہ! کیا آپ یہ چاہتے ہیں کہ میں اس کو قتل کر دوں؟ آپ نے فرمایا ہاں!

حضرت محمد بن مسلمہ، کعب کے پاس گئے اور کہا اس شخص نے یعنی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں تھکا دیا ہے اور ہم سے صدقہ کا سوال کرتا رہتا ہے، مزید کہا بخدا تم اس کو ضرور ملال میں ڈال دو گے، اور کہا ہم نے اس کی پیروی کی ہے اور اب ہم اس کو چھوڑنا ناپسند کرتے ہیں، حتیٰ کہ ہم جان لیں کہ آخر کار ان کا ماجرا کیا ہوگا، وہ اسی طرح کعب بن اشرف سے باتیں کرتے رہے حتیٰ کہ موقع پاکر اسے قتل کر دیا۔

(صحیح بخاری رقم الحدیث: [illegible]، صحیح مسلم رقم الحدیث ۱۸۹۱، سنن ابوداؤد رقم الحدیث: [illegible])

marfat.com
Marfat.com

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک نابینا کی باندی ام ولد تھی۔ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو برا کہتی تھی اور آپ کو سب وشتم کرتی تھی۔ وہ نابینا اس کو منع کرتے رہتے تھے اور وہ باز نہیں آتی تھی۔ ایک رات جب وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو سب وشتم کر رہی تھی انہوں نے ایک مغول (کیتی یا بھادو، پیکان والی لاٹھی) لے کر اس کو اس کے پیٹ پر رکھ کر دبایا حتیٰ کہ اس کو قتل کر دیا اور اس کی ٹانگوں میں بچہ آ کر اس کے خون میں لتھڑ گیا۔ صبح کو لوگوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس واقعہ کا ذکر کیا۔ آپ نے سب لوگوں کو جمع کر کے فرمایا:

جس شخص نے بھی یہ کام کیا ہے اس پر لازم ہے کہ وہ کھڑا ہو جائے۔ وہ نابینا لوگوں کو پھلانگتا ہوا آیا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے آ کر بیٹھ گیا اور کہا یا رسول اللہ! میں اس باندی کا مالک ہوں! وہ آپ کو سب وشتم کرتی تھی اور برا کہتی تھی۔ میں اس کو منع کرتا تھا لیکن وہ باز نہیں آتی تھی اور اس سے موتیوں کی مانند میرے دو بچے بھی ہوئے اور وہ میری رفیقہ تھی۔ گزشتہ رات وہ آپ کو سب وشتم کر رہی تھی اور برا کہہ رہی تھی۔ میں نے اس کے پیٹ پر کیتی رکھ کر اس کو دبایا حتیٰ کہ اس کو قتل کر دیا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

سنو! گواہ ہو جاؤ کہ اس کا خون رائیگاں ہے (یعنی اس کا کوئی قصاص یا تاوان نہیں ہوگا)

(سنن ابوداؤد رقم الحدیث: ۴۳۶۱، سنن نسائی رقم الحدیث: ۴۰۸۱)

حضرت عارفہ بن الحارث کو مصر کا ایک نصرانی ملا جس کا نام مذقون تھا، انہوں نے اس کو اسلام کی دعوت دی۔ اس نصرانی نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کی۔ انہوں نے حضرت عمرو بن العاص کے پاس یہ معاملہ پیش کیا گیا۔ انہوں نے حضرت عارفہ سے کہا ہم ان سے عہد کر چکے ہیں۔ حضرت عارفہ نے کہا ہم اس سے اللہ کی پناہ چاہتے ہیں کہ ہم ان کے ساتھ اللہ اور اس کے رسول کی ایذاء پر عہد کریں۔ ہم نے ان سے صرف اس بات کا عہد کیا تھا کہ ہم ان کو ان کے گرجوں میں عبادت کرنے دیں گے،

marfat.com

Marfat.com

کا عہد کیا تھا کہ ہم ان پر ان کی طاقت سے زیادہ بوجھ نہیں ڈالیں گے اور اس بات کا عہد کیا تھا کہ ہم ان کی حفاظت کے لیے لڑیں گے، اور اس بات کا عہد کیا تھا کہ وہ آپس میں اپنے مذہب کے مطابق عمل کریں گے لیکن جب وہ ہمارے پاس آئیں گے تو ہم ان کے درمیان اللہ تعالیٰ کے نازل کردہ احکام کے مطابق فیصلہ کریں گے۔ حضرت عمر بن العاص نے کہا: تم نے سچ کہا۔

(المعجم الاوسط ج ۹ رقم الحدیث: ۸۷۴۳، سنن کبریٰ للبیہقی ۹ ص ۲۰۰)

حضرت عمیر بن امیہ بیان کرتے ہیں کہ ان کی بہن مشرکہ تھی، جب وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جاتے تو وہ آپ کو سب وشتم کرتی اور آپ کو برا کہتی۔ میں نے ایک دن اس کو تلوار سے قتل کر دیا، اس کے بیٹے کھڑے ہوئے اور کہنے لگے ہم کو معلوم ہے اس کو کس نے قتل کیا ہے۔ کیا امن دینے کے باوجود اس کو قتل کیا گیا ہے، اور ان لوگوں کے ماں باپ مشرک تھے۔ مجھے (یعنی حضرت عمیر کو) یہ خوف ہوا کہ یہ لوگ کسی اور بے قصور کو قتل کر دیں گے۔ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جا کر اس واقعہ کی خبر دی، آپ نے فرمایا:

کیا تم نے اپنی بہن کو قتل کیا تھا؟ میں نے کہا: ہاں! آپ نے پوچھا کیوں؟ میں نے کہا یارسول اللہ ﷺ! وہ آپ کے متعلق مجھے ایذاء پہنچاتی تھی۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے بیٹوں کے پاس کسی کو بھیجا تو انہوں نے کسی اور کا نام لیا جو اس کا قاتل نہیں تھا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے خون کو رائیگاں قرار دیا۔

(المعجم الکبیر ج ۱۷، رقم الحدیث ۱۲۴ ص ۶۵۔۶۴)

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک یہودیہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو سب وشتم کرتی تھی۔ ایک شخص نے اس کا گلا گھونٹ دیا حتیٰ کہ وہ مر گئی۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے خون کو رائیگاں قرار دیا۔

marfat.com
Marfat.com

(السنن الکبریٰ ج ۹ ص ۲۰۰)

حصین بن عبدالرحمن بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابن عمر کے پاس ایک راہب کو لایا گیا اور بتایا گیا کہ یہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو سب وشتم کرتا ہے۔ (یعنی برا کہتا ہے) انہوں نے کہا اگر میں سنتا تو اس کو قتل کر دیتا۔ ہم نے ان کو اس لیے امان نہیں دی کہ یہ ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو سب وشتم کریں۔

(المطالب العالیہ رقم الحدیث: ۱۹۸۶)

رسول اللہ ﷺ کا بہ کثرت ذکر کرنا:۔

محبت کی تیسری علامت یہ ہے کہ محبّ محبوب کا بہ کثرت ذکر کرتا ہے۔

کنز العمال میں مسند الفردوس کے حوالے سے بیان ہے:

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:۔

جو شخص جس چیز سے محبت کرتا ہے اس کا بکثرت ذکر کرتا ہے۔

(علامہ متقی بن حسام ہندی، کنز العمال ج ۱ ص ۴۲۵)

(علامہ زبیدی نے بھی اس حدیث کا امام دیلمی کی مسند الفردوس اور امام ابو نعیم اصفہانی کی حلیۃ الاولیاء کے حوالے سے ذکر کیا ہے..... علامہ سید محمد مرتضےٰ حسینی زبیدی حنفی، اتحاف السادۃ المتقین ج ۵ ص ۲۰، ج ۹ ص ۶۲۱)

اللہ تعالیٰ رسول اللہ ﷺ کا محبّ ہے اور اس نے قرآن مجید میں آپ ﷺ کا بکثرت ذکر کیا ہے اور فرمایا:۔

اور ہم نے آپ کے لیے آپ کا ذکر بلند کر دیا۔ (نشرح: ۴)

نیز اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

اللہ اور اس کے سارے فرشتے اس نبی کریم ﷺ پر درود بھیجتے رہتے ہیں۔ (احزاب: ۵۶)

یعنی اللہ تعالیٰ اور اس کے سارے فرشتے نبی کریم ﷺ پر ہمیشہ ہمیشہ درود بھیجتے رہتے ہیں، فرشتے اللہ تعالیٰ سے آپ ﷺ کے لیے رحمت طلب کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ آپ ﷺ پر

marfat.com
Marfat.com

رحمت نازل کرتا رہتا ہے۔

(یہ جملہ اسمیہ ہے اور اس کی خبر فعل مضارع ہے اور اس قسم کا جملہ دوام تجددی پر دلالت کرتا ہے)

کثرت سے ذکر کی ایک صورت درود وسلام

رسول اللہ ﷺ سے محبت کی ایک علامت یہ ہے کہ جب کوئی مسلمان آپ ﷺ کا نام لے یا اس کے سامنے آپ ﷺ کا نام لیا جائے تو وہ آپ ﷺ پر صلوٰۃ وسلام (درود شریف) پڑھے۔

علامہ ابن قیم جوزیہ لکھتے ہیں:۔

امام ابوجعفر طحاوی اور علامہ عبداللہ حلیمی کا مسلک یہ ہے کہ جب بھی کوئی شخص آپ ﷺ کا ذکر کرے تو اس پر آپ ﷺ کے ذکر کے ساتھ درود شریف پڑھنا فرض ہے اور نہیں پڑھے گا تو گنہ گار ہوگا، ان کے دلائل یہ ہیں:

امام ترمذی نے سند حسن اور امام حاکم نے سند صحیح کے ساتھ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:۔

وہ شخص بخیل ہے جس کے سامنے میرا ذکر کیا گیا اور اس نے مجھ پر درود نہیں پڑھا۔

امام نسائی نے سند صحیح کے ساتھ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

وہ شخص بخیل ہے جس کے سامنے میرا ذکر کیا گیا اور اس نے مجھ پر درود نہیں پڑھا۔

نیز انہوں نے کہا کہ جس شخص نے نبی کریم ﷺ کا ذکر کیا یا اس کے سامنے آپ ﷺ کا ذکر کیا گیا اور اس نے آپ ﷺ پر درود نہیں پڑھا اس نے آپ ﷺ سے بے وفائی کی اور کسی مسلمان کے لئے آپ ﷺ سے بے وفائی کرنا جائز نہیں ہے، کیونکہ امام عبد الرزاق نے قتادہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

marfat.com
Marfat.com

بے وفائیوں میں سے ایک بے وفائی یہ ہے کہ کسی شخص کے سامنے میرا ذکر کیا جائے اور وہ مجھ پر درود نہ پڑھے، ﷺ اور حدیث صحیح میں ہے کہ کوئی شخص اس وقت تک مومن نہیں ہوسکتا، جب تک اپنی اولاد، ماں باپ اور تمام لوگوں سے زیادہ آپ ﷺ سے محبت نہ کرے، اس لیے مومن کے نزدیک آپ ﷺ کا سب سے زیادہ محبوب ہونا فرض ہے اور اس کو لازم ہے کہ وہ آپ ﷺ کی تعظیم وتوقیر کرے، اور تعظیم وتوقیر کو یہ لازم ہے کہ جب آپ ﷺ کا ذکر سنے تو آپ ﷺ پر درود شریف پڑھے اور جمہور علماء کے نزدیک یہ مستحب ہے۔

(علامہ شمس الدین محمد بن ابوبکر المعروف بابن القیم الجوزیہ، جلاء الافہام ص ۲۲۷۔۲۲۹، ملخصاً)

فضائل درود وسلام

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:۔

جس شخص نے مجھ پر ایک بار درود شریف پڑھا اللہ اس پر دس بار درود شریف بھیجتا ہے۔

(صحیح مسلم رقم الحدیث: ۴۰۸، سنن ابوداؤد رقم الحدیث: ۱۵۳۰، سنن الترمذی ۴۸۵)

حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے سنا ایک شخص نماز میں دعا کررہا تھا۔ اس نے نبی کریم ﷺ پر درود نہیں پڑھا، نبی کریم ﷺ نے فرمایا:۔

اس شخص نے جلدی کی ہے، پھر اس کو یا کسی اور کو بلا کر فرمایا:۔

جب تم میں سے کوئی شخص نماز پڑھے تو پہلے اللہ کی حمد اور اس کی ثناء کرے، پھر نبی کریم ﷺ پر درود پڑھے، پھر اس کے بعد جو چاہے دعا کرے۔

(سنن الترمذی رقم الحدیث: ۳۴۷۷، سنن ابوداؤد رقم الحدیث: ۱۴۸۱، سنن النسائی رقم الحدیث: ۱۲۸۴، مسند احمد ج ۶ ص ۱۸)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:۔

کچھ لوگ کسی مجلس میں بیٹھیں اور اللہ کا ذکر نہ کریں اور نہ اس کے نبی کریم ﷺ پر درود

marfat.com
Marfat.com

پڑھیں تو قیامت کے دن ان کی وہ مجلس ان کے لئے باعث ندامت ہوگی، اللہ چاہے گا تو ان کو معاف فرما دے گا اور اگر چاہے گا تو ان کی پکڑ فرمائے گا۔

(سنن ابوداؤد رقم الحدیث: ۴۸۵۵، سنن الترمذی رقم الحدیث: ۳۳۸۰، مسند احمد ج ۲ ص ۴۳۲)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:۔

اس شخص کی ناک خاک آلود ہو جس کے سامنے میرا ذکر کیا گیا اور اس نے مجھ پر درود نہ پڑھا، اور اس شخص کی ناک خاک آلود ہو جس کے پاس اس کے ماں باپ بوڑھے ہوں اور انہوں نے اس کو جنت میں داخل نہ کیا۔ (یعنی ان کی خدمت کر کے جنت حاصل نہ کی)

(سنن الترمذی رقم الحدیث: ۳۵۴۵، مسند احمد ج ۲ ص ۲۵۴)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:۔

تم اپنے گھروں کو قبرستان نہ بناؤ اور تم میری قبر کو عید نہ بناؤ اور مجھ پر درود پڑھو کیونکہ تمہارا درود مجھ تک پہنچتا ہے خواہ تم کہیں ہو۔

(سنن ابوداؤد رقم الحدیث: ۲۰۴۲، مسند احمد ج ۲ ص ۳۶۷)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:۔

جو مسلمان بھی مجھ پر سلام پڑھتا ہے اللہ میری روح کو اس کی طرف متوجہ کر دیتا ہے حتیٰ کہ میں اس کے سلام کا جواب دیتا ہوں۔

(سنن ابوداؤد رقم الحدیث: ۲۰۴۱، مسند احمد ج ۲ ص ۵۲۷)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:۔

جس شخص نے میری قبر پر درود پڑھا، اللہ وہاں ایک فرشتہ مقرر کر دیتا ہے جو اس کا درود مجھے پہنچاتا ہے اور وہ درود اس کی دنیا اور آخرت کے لئے کافی ہوتا ہے اور میں قیامت کے دن اس کے لئے گواہ اور شفاعت کرنے والا ہوں گا۔

(شعب الایمان رقم الحدیث: ۱۵۸۳)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

marfat.com
Marfat.com

جس شخص نے مجھ پر ایک بار صلوٰۃ پڑھی اللہ اس پر دس بار صلوٰۃ پڑھتا ہے اور اس کے دس گناہ مٹا دیتا ہے۔ امام ذہبی نے کہا یہ حدیث صحیح ہے۔

(المستدرک رقم الحدیث: ۲۰۱۸، کنز العمال ج ۱ ص ۴۹۱)

حضرت عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:۔

میری حضرت جبریل علیہ السلام سے ملاقات ہوئی تو انہوں نے مجھے خوش خبری دی کہ آپ کا رب فرماتا ہے جو شخص آپ پر صلوٰۃ پڑھے گا تو میں اس پر صلوٰۃ بھیجوں گا، اور جو شخص آپ پر سلام پڑھے گا تو میں اس پر سلام بھیجوں گا، تو میں نے اللہ کے لئے سجدۂ شکر کیا۔

(امام ذہبی نے کہا یہ حدیث صحیح ہے۔ المستدرک رقم الحدیث: ۲۰۱۹، کنز العمال ج ۱ ص ۵۰۲)

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

قیامت کے دن میرے سب سے قریب وہ شخص ہوگا، جو مجھ پر سب سے زیادہ درود پڑھتا ہوگا۔

(سنن ترمذی رقم الحدیث: ۴۸۴)

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:۔

اللہ کے کچھ فرشتے ہیں جو زمین میں گھومتے رہتے ہیں اور وہ میری امت کی طرف سے سلام پہنچاتے ہیں۔

(اس حدیث کی سند صحیح ہے۔ مصنف عبد الرزاق رقم الحدیث: ۳۱۱۶، صحیح ابن حبان رقم الحدیث: ۹۱۴، المستدرک ج ۲ ص ۴۲۱، مسند احمد ج ۱ ص ۴۴۱)

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا:
یا رسول اللہ ﷺ! میں آپ ﷺ پر بہت درود پڑھتا ہوں۔ میں اپنی دعاؤں میں سے

marfat.com
Marfat.com

آپ ﷺ پر درود کتنا پڑھوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا:۔ جتنا تم چاہو۔میں نے عرض کیا میں اپنی دعاؤں میں سے چوتھائی حصہ آپ ﷺ پر درود پڑھوں؟

آپ ﷺ نے فرمایا:۔ جتنا تم چاہو اور اگر تم زیادہ کرو تو وہ بہتر ہے۔

میں نے عرض کیا کیا نصف حصہ؟ آپ ﷺ نے فرمایا:۔ جتنا تم چاہو اور اگر تم زیادہ کرو تو وہ بہتر ہے۔

میں نے کہا دو تہائی؟ آپ ﷺ نے فرمایا:۔ جتنا تم چاہو اور اگر تم زیادہ کرو تو وہ بہتر ہے۔

میں نے عرض کیا میں اپنی تمام دعاؤں میں آپ ﷺ پر درود شریف پڑھوں گا، آپ ﷺ نے فرمایا یہ تمہاری مہم (یعنی دوسرے کاموں) کے لئے کافی ہے اور تمہارا گناہ بخش دیا جائے گا۔

(سنن ترمذی رقم الحدیث:۲۴۵۷، المستدرک ج ۲ ص ۵۱۳، مسند احمد ج ۵ ص ۱۳۶، مجمع الزوائد ج ۱۰ ص ۱۶۰)

حضرت اوس بن اوس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:۔

تمہارے دنوں میں سب سے افضل جمعہ کا دن ہے، اس میں حضرت آدم علیہ السلام پیدا ہوئے، اسی دن ان کی روح قبض کی گئی، اسی دن صور پھونکا جائے گا، اسی دن بے ہوشی ہوگی، تم اس دن مجھ پر بہ کثرت درود پڑھا کرو، کیونکہ تمہارا درود مجھ پر پیش کیا جاتا ہے، صحابہ نے کہا یا رسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ پر ہمارا درود کیسے پیش کیا جائے گا حالانکہ آپ ﷺ کا جسم بوسیدہ ہو چکا ہوگا۔ آپ ﷺ نے فرمایا:۔

اللہ نے زمین پر حرام کر دیا ہے کہ انبیاء کے اجسام کو کھائے۔

(سنن ابو داؤد رقم الحدیث:۱۰۴۷، سنن ابن ماجہ رقم الحدیث:۱۰۸۵، صحیح ابن حبان رقم الحدیث:۹۱۰، المستدرک ج ۱ ص ۲۷۸، مسند احمد ج ۴ ص ۸)

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

marfat.com
Marfat.com

ہر جمعہ کے دن مجھ پر بہ کثرت درود پڑھا کرو، کیونکہ میری امت کا درود مجھ پر ہر جمعہ کے دن پیش کیا جاتا ہے اور جو میری امت میں سے مجھ پر زیادہ درود پڑھنے والا ہوگا وہ میرے زیادہ قریب ہوگا۔

(سنن اکبریٰ للبیھقی ج ۳ ص ۲۴۹، الفردوس بماثور الخطاب رقم الحدیث: ۲۵۰)

حضرت عمار رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
اے عمار! بے شک اللہ نے ایک فرشتے کو تمام مخلوق کی سماعت عطا کی ہے اور جب میری وفات ہوگی تو وہ قیامت تک میری قبر پر کھڑا رہے گا، پس میری امت میں سے جو شخص بھی مجھ پر دورد پڑھے گا، وہ اس کا اور اس کے باپ کا نام لے کر کہے گا اے محمد! فلاں فلاں شخص نے آپ پر درود پڑھا ہے، پھر اللہ عزوجل اس کے درود کے بدلہ میں اس پر دس رحمتیں نازل فرمائے گا۔

(مسند البزار رقم الحدیث: ۳۱۶۳، ۳۱۶۲، مجمع الزوائد ۱۰ ص ۱۶۲)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
جس نے کسی کتاب میں مجھ پر درود لکھا، جب تک اس کتاب میں میرا نام رہے گا، فرشتے اس کے لیے استغفار کرتے رہیں گے۔

(المعجم الاوسط رقم الحدیث: ۱۸۵۶، مجمع الزوائد ج ۱ ص ۱۳۶، کنز العمال رقم الحدیث: ۲۲۴۳، تاریخ دمشق الکبیر ج ۶ ص ۱۲۱، رقم الحدیث: ۱۶۰۸)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
جس نے اپنی کتاب میں صلی اللہ علیہ وسلم لکھا جب تک وہ کتاب رہے گی فرشتے اس کے لیے استغفار کرتے رہیں گے۔

(اتحاف السادۃ المتقین ج ۵ ص ۵۰)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کے سامنے میرا ذکر کیا جائے اس کو مجھ پر درود پڑھنا چاہیے۔

marfat.com
Marfat.com

(المعجم الاوسط رقم الحدیث: ۴۹۴۵، حافظ الہیثمی نے کہا اس حدیث کے رجال صحیح ہیں، مجمع الزوائد رقم الحدیث: ۱۷۳۰۰)

حضرت حسین بن علی رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

بخیل وہ شخص ہے جس کے سامنے میرا ذکر کیا جائے اور وہ مجھ پر درود نہ پڑھے۔

(سنن الترمذی رقم الحدیث: ۳۶۱۴، مسند احمد رقم الحدیث: ۱۷۳۶، المعجم الکبیر رقم الحدیث: ۲۸۸۵)

ابو امامہ بن سہل بن حنیف بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے ایک شخص نے بیان کیا کہ جنازہ میں سنت یہ ہے کہ امام تکبیر پڑھے، پھر پست آواز سے سورۃ فاتحہ پڑھے، پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھے، پھر میت کے لیے دعا کرے پھر آہستگی سے سلام پھیر دے۔

(اس حدیث کی سند صحیح ہے۔ سنن کبریٰ للبیہقی ج۴ ص ۴۰، مصنف عبد الرزاق رقم الحدیث: ۶۴۲۸، المستدرک ج ۱ ص ۳۶۰)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جو بندہ بھی مجھ پر درود پڑھتا ہے تو فرشتہ اس درود کو لے کر اللہ تعالیٰ کے پاس پہنچتا ہے، پھر ہمارا رب تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے اس بندہ کی قبر پر جا کر اس بندہ کے لیے ایسا استغفار کرو جس سے اس بندہ کی آنکھیں ٹھنڈی ہوں۔

(الفردوس بماثور الخطاب رقم الحدیث: ۶۰۲۶، زهر الفردوس ج ۴ ص ۳)

حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جمعہ کے دن مجھ پر کثرت سے درود پڑھا کرو کیونکہ اس دن فرشتے حاضر ہوتے ہیں اور جو بندہ بھی مجھ پر درود پڑھتا ہے اس کی آواز مجھ تک پہنچتی ہے خواہ بندہ کہیں پر ہو، ہم نے پوچھا آپ کی وفات کے بعد بھی؟ میری وفات کے بعد بھی کیونکہ اللہ تعالیٰ نے انبیاء کے اجسام کھانے کو زمین پر حرام کر دیا ہے۔

(جلاء الافہام رقم الحدیث: ۱۱۰ ص ۶۴)

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں اور نبی کریم صلی اللہ

marfat.com
Marfat.com

علیہ وسلم نماز پڑھ رہے تھے، حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما بھی آپ کے ساتھ تھے، جب میں بیٹھ گیا تو میں نے پہلے اللہ عزوجل کی ثناء کی، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھا پھر میں نے اپنے لیے سوال کیا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سوال کرو تم کو عطا کیا جائے گا۔

(یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ سنن الترمذی رقم الحدیث: ۵۹۳ شرح السنہ رقم الحدیث: ۱۴۰۱، المسند الجامع رقم الحدیث: ۹۰۳۸)

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ہر دعا اور آسمان کے درمیان حجاب ہوتا ہے حتیٰ کہ (سیدنا) محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھا جائے، پس جب نبی کریم (سیدنا) محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھ لیا جائے تو وہ حجاب پھٹ جاتے ہیں اور دعا قبول ہو جاتی ہے، اور جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود نہ پڑھا جائے تو دعا قبول نہیں ہوتی۔

(الفردوس بماثور الخطاب رقم الحدیث: ۶۱۴۸، الکامل لابن عدی ج ۲ ص ۶۰۴، المعجم الاوسط رقم الحدیث: ۷۲۵، حافظ الہیثمی نے کہا ہے اس حدیث کے رجال ثقات ہیں، مجمع الزوائد ج ۱۰ ص ۱۶۰)

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

دعا آسمان اور زمین کے درمیان موقوف رہتی ہے، اس میں سے کوئی چیز اوپر نہیں چڑھتی حتیٰ کہ تم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھ لو۔

(سنن الترمذی رقم الحدیث: ۴۸۶)

شیخ ابن قیم الجوزیہ لکھتے ہیں:

احمد بن الحواری نے کہا میں نے ابوسفیان الدارانی سے یہ سنا ہے کہ جو اللہ سے اپنی حاجت کا ارادہ کرے وہ پہلے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھے، پھر اپنی حاجت کا سوال کرے، آخر میں پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھے، بے شک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر پڑھے ہوئے درود کو قبول کیا جاتا ہے اور وہ اس سے بہت کریم

marfat.com
Marfat.com

ہے کہ وہ درمیان کی دعاؤں کو رد کردے۔ (یعنی درود شریف کی برکت سے درمیان والی دعاؤں کو بھی قبول فرمائے گا)

(جلاء الافہام ص ۲۱۷)

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جب تم مؤذن کی اذان سنو تو اس کی مثل کلمات کہو پھر مجھ پر درود پڑھو، کیونکہ جو مجھ پر درود پڑھتا ہے، اللہ اس پر دس بار درود پڑھتا ہے، پھر میرے لیے وسیلہ کا سوال کرو، وہ جنت میں ایک مقام ہے جو اللہ کے بندوں میں سے صرف ایک بندے کو ملے گا، اور مجھے توقع ہے کہ وہ میں ہوں، پس جس شخص نے میرے لیے وسیلہ کا سوال کیا اس کے لیے میری شفاعت واجب ہوگی۔

(صحیح مسلم رقم الحدیث: ۳۸۴، سنن ابوداؤد رقم الحدیث: ۵۲۳، صحیح ابن حبان رقم الحدیث: ۱۶۹۰، السنن الکبریٰ للبیہقی ج ۱ ص ۱۴۰)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جب تم میں سے کوئی شخص مسجد میں داخل ہو تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام عرض کرے اور یہ دعا کرے:

اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِی اَبْوَابَ رَحْمَتِکَ.

اور جب مسجد سے نکلے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام عرض کرے اور یہ دعا کرے:

اَللّٰهُمَّ اَجِرْنِیْ مِنَ الشَّیْطَانِ.

(سنن ابن ماجہ رقم الحدیث: ۷۷۳، السنن الکبریٰ للنسائی رقم الحدیث: ۹۹۱۸، صحیح ابن حبان رقم الحدیث: ۲۰۴۷، المستدرک ج ۱ ص ۲۰۷، السنن الکبریٰ للبیہقی ج ۲ ص ۴۴۲، مصنف عبدالرزاق رقم الحدیث: ۱۶۷۰)

حضرت مولا علی رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ جب تم مسجد میں سے گزرو تو نبی

marfat.com
Marfat.com

صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھو۔

(جلاء الافہام ص ۲۳۴)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

جس نے کتاب میں مجھ پر درود لکھا تو جب تک اس کتاب میں میرا نام ہے اس پر درود
جاتا رہے گا۔ سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ صاحب حدیث کے لیے اس سے
ر کیا فائدہ ہے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود لکھتا ہے اور جب تک اس کی
ب میں صلی اللہ علیہ وسلم لکھا ہوا اس پر درود پڑھا جاتا رہے گا۔

ابی سلمان نے کہا میں نے اپنے والد کو خواب میں دیکھا میں نے پوچھا:

اے ابا جان آپ کے ساتھ اللہ نے کیا کیا؟ انہوں نے کہا:

مجھے بخش دیا! میں نے پوچھا کس وجہ سے؟ انہوں نے بتایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
لکھنے کی وجہ سے۔ عبداللہ بن عمرو نے کہا میرے ایک قابل اعتماد دوست نے مجھے
کہ میں نے ایک محدث کو خواب میں دیکھا تو ان سے پوچھا: اللہ نے آپ کے ساتھ کیا
انہوں نے کہا: اللہ تعالیٰ نے مجھ پر رحم فرمایا اور مجھے بخش دیا۔ میں نے پوچھا: کس
سے؟ انہوں نے کہا:

میں جب بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا نام نامی اسم گرامی لکھتا تو اس کے ساتھ
اللہ علیہ وسلم لکھ دیتا۔

حافظ ابو موسیٰ نے روایت کیا ہے کہ بہت سے محدثین کو ان کی وفات کے بعد
میں دیکھا گیا اور انہوں نے بتایا کہ اللہ نے انہیں اس لیے بخش دیا کہ وہ نبی کریم
اللہ علیہ وسلم کے نام کے ساتھ صلی اللہ علیہ وسلم لکھتے تھے۔

(جلاء الافہام ص ۲۳۷-۲۳۶)

marfat.com
Marfat.com

حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے صبح کے وقت دس بار مجھ پر درود پڑھا اور شام کو مجھ پر درود پڑھا وہ قیامت کے دن میری شفاعت کو پالے گا۔

(المعجم الاوسط رقم الحدیث: ۵۲۷ حافظ الہیثمی نے کہا امام طبرانی نے اس حدیث کو دو سندوں سے روایت کیا ہے ان میں سے ایک حدیث کی سند جید ہے اور اس کے رجال کی توثیق کی گئی ہے۔ مجمع الزوائد ۱۰ ص ۱۲۰)

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے جس شخص کے پاس صدقہ نہ ہو (یعنی جو صدقہ نہ دے سکتا ہو) وہ اپنی دعا میں یہ پڑھے:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى (سَيِّدِنَا) مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ وَصَلِّ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ.

تو یہ اس کی زکوٰۃ ہو جائے گی۔

(المستدرک ج ۴ ص ۱۳۰۔۱۲۹، حافظ الہیثمی نے کہا اس حدیث کی سند حسن ہے، مجمع الزوائد ج ۱۰ ص ۱۶۷)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر وہ کام جس کی ابتداء اللہ کے ذکر سے اور مجھ پر درود بھیجنے سے نہ ہو وہ ناتمام رہتا ہے اور ہر قسم کی برکت سے منقطع رہتا ہے۔

(جلاء الافہام ص ۲۵۱، القول البدیع ص ۳۴۹)

حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کسی کا کان بجنے لگے تو وہ مجھ پر درود پڑھے، اور یہ دعا کرے کہ اللہ اس کو خیر کے ساتھ یاد کرے جو مجھے یاد کرتا ہے۔

(اس حدیث کی سند حسن ہے۔ المعجم الکبیر رقم الحدیث: ۹۵۸، المعجم الصغیر رقم الحدیث: ۱۱۰۳، مسند البزار رقم الحدیث: ۳۱۲۵، حافظ الہیثمی نے کہا امام طبرانی کی سند حسن ہے، مجمع الزوائد رقم الحدیث: ۱۷۱۳۲)

قاسم بن محمد بیان کرتے ہیں کہ مستحب یہ ہے کہ کوئی جب تلبیہ (حج میں اللھم لبیک

marfat.com
Marfat.com

کہنے) سے فارغ ہو تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھے۔

(سنن دارقطنی رقم الحدیث: ۲۶۳)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

چاندنی رات اور روشن دن میں تم مجھ پر زیادہ درود پڑھو کیونکہ تمہارا درود مجھ پر پیش کیا جاتا ہے۔

(المعجم الاوسط رقم الحدیث: ۲۴۳، مجمع الزوائد ج ۲ ص ۱۶۹)

عبداللہ بن دینار بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو دیکھا کہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر انور پر کھڑے ہو کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھ رہے تھے اور حضرت ابو بکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کے لیے دعا کر رہے تھے۔

(جلاء الافہام ص ۲۳۰)

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جب تم کوئی چیز رکھ کر بھول جاؤ تو مجھ پر درود پڑھو، ان شاء اللہ تم اس کو یاد کر لو گے۔

(القول البدیع ص ۳۲۶)

حضرت عثمان بن ابی حرب الباہلی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جو شخص کسی حدیث کو بیان کرنے کا ارادہ کرے پھر اس کو بھول جائے تو اس کو چاہیے کہ وہ مجھ پر درود پڑھے، کیونکہ مجھ پر درود پڑھنے کی وجہ سے توقع ہے کہ اس کو وہ حدیث یاد آجائے گی۔

(القول البدیع ص ۳۲۷، کنز العمال رقم الحدیث: ۲۶۶۴)

حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ عرض کیا گیا یا رسول اللہ ﷺ! آپ پر (نماز میں) سلام پڑھنے کو تو ہم نے جان لیا ہے، پس آپ پر درود کیسے پڑھا جائے، آپ نے فرمایا تم اس طرح پڑھو:

marfat.com

Marfat.com

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى آلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ، اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى آلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ .

(صحیح البخاری رقم الحدیث: ۴۷۹۸۔۴۷۹۷، سنن ابوداؤد رقم الحدیث ۹۷۶، سنن الترمذی رقم الحدیث: ۴۸۳، سنن النسائی رقم الحدیث ۱۲۸۹، سنن ابن ماجہ رقم الحدیث: ۹۰۴)

علامہ ابن قیم جوزیہ اپنی سند کے ساتھ بیان کرتے ہیں:

ابوبکر محمد بن عمر نے کہا کہ میں ابوبکر بن مجاہد کے پاس بیٹھا ہوا تھا، اچانک شبلی آگئے تو ابوبکر بن مجاہد ان کے لیے کھڑے ہوئے اور ان سے معانقہ کیا اور ان کی آنکھوں کے درمیان بوسہ دیا۔ میں نے کہا: یا سیدی! تمام بغداد کے لوگ تو شبلی کو دیوانہ کہتے ہیں اور آپ نے اس کی اس قدر تعظیم کی! انہوں نے کہا:

میں نے اس کے ساتھ وہی کیا ہے جو میں نے رسول اللہ ﷺ کو اس کے ساتھ کرتے ہوئے دیکھا ہے، اور اس کی وجہ یہ ہے کہ میں نے ایک دن خواب میں رسول اللہ ﷺ کی زیارت کی، شبلی آئے تو رسول اللہ ﷺ اس کے لیے کھڑے ہو گئے اور اس کی آنکھوں کے درمیان بوسہ دیا، میں نے کہا یا رسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ شبلی کی اس قدر عزت افزائی کر رہے ہیں! آپ ﷺ نے فرمایا یہ شخص ہر نماز کے بعد یہ آیت پڑھتا ہے:

بے شک تمہارے پاس تم میں سے ایک عظیم رسول تشریف لائے، ان پر تمہارا مشقت میں پڑنا سخت گراں ہے، وہ تمہاری بھلائی بہت چاہنے والے ہیں اور مومنوں پر نہایت رحیم اور بے حد مہربان ہیں۔ (توبہ: ۱۲۸)

اس آیت کے بعد تین بار مجھ پر درود پڑھتا ہے اور کہتا ہے:

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ

marfat.com
Marfat.com

پھر جب میرے پاس شبلی آئے تو میں نے ان سے پوچھا آپ ہر نماز کے بعد کیا پڑھتے ہیں تو انہوں نے اسی طرح بیان کیا۔

(علامہ شمس الدین محمد بن ابوبکر المعروف بابن القیم الجوزیہ، جلاء الافہام ص ۲۵۸، ملخصاً)

حضرت جابر بن سمرہ سے مروی ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔

ترجمہ: ''میں اس پتھر کو پہچانتا ہوں جو مجھے اعلان نبوت سے پہلے سلام عرض کرتا تھا۔ میں اسے اب بھی پہچانتا ہوں۔

(المسلم۔ کتاب الفضائل) امام احمد، ترمذی اور بیہقی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں۔ کان یسلم علی لیالی بعثت ترجمہ ''اعلان نبوت کی راتوں میں وہ مجھے سلام عرض کرتا تھا''۔ (مسند احمد، ۵، ۱۰۵)

☆ اس حدیث پاک سے معلوم ہو گیا کہ رسول اللہ ﷺ سلام عرض کرنے والوں کو پہچانتے ہیں۔ جب آپ سلام پیش کرنے والے پتھروں کو پہچانتے ہیں تو انسانوں کو کیسے نہ پہچانتے ہوں گے؟

حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ہم حضور نبی کریم ﷺ کے ساتھ مکہ مکرمہ کے ایک علاقے میں سے گزرے۔ تو جن پہاڑوں اور درختوں کے پاس سے گزرتے وہ آپ ﷺ کی خدمت میں عرض کرتے:

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہ ﷺ''۔

''یارسول اللہ ﷺ آپ پر سلام ہو''

(سنن الترمذی رقم الحدیث: ۳۶۲۶، سنن الدارمی رقم الحدیث: ۲۱، دلائل النبوۃ للبیہقی ج ۲ ص ۱۵۴، ۱۵۳، المستدرک ۲، ۶۲۰، اسے ترمذی نے حسن اور امام حاکم اور امام ذہبی نے صحیح قرار دیا، دارمی اور ابو نعیم نے بھی اسے روایت کیا۔)

☆ اس حدیث سے ظاہر ہوتا ہے کہ پہاڑوں اور درختوں کا سلام حضرت علی اور دیگر صحابہ رضی اللہ عنہم نے بھی سنا گویا محبت رسول ﷺ کی برکت سے اللہ تعالیٰ نے درختوں اور پتھروں جیسی بے زبان مخلوق کو بھی اشرف المخلوق انسان جیسی زبان عطا فرمادی۔

حضرت یعلیٰ بن مرۃ ثقفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم حضور ﷺ کے ساتھ

marfat.com
Marfat.com

سفر میں تھے۔ ایک جگہ ہم نے پڑاؤ ڈالا، حضور نبی کریم ﷺ آرام فرما ہو گئے:

''تو ایک درخت نے زمین پھاڑتے ہوئے حاضر ہو کر سایہ کیا پھر اپنی جگہ کی طرف لوٹ گیا''۔

جب آپ ﷺ بیدار ہوئے تو ہم نے (جو کچھ دیکھا تھا) عرض کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا۔

''اس درخت نے رب العزت سے مجھے سلام عرض کرنے کی اجازت مانگی جو اسے مل گئی''۔

(مسند احمد، ۴، ۱۷۳، اسے امام احمد، طبرانی، ابونعیم اور بیہقی نے بھی روایت کیا، احمد، ابونعیم اور بیہقی کے رجال صحیح ہیں اور حدیث کے دیگر شواہد بھی موجود ہیں۔)

نبی کریم ﷺ پر درود وسلام پڑھنے کی برکات

آخرت میں تو درود وسلام کی بے شمار برکتیں اور لاتعداد فضائل ظاہر ہوں گے، اس دنیا میں بھی اللہ رب العزت اپنے محبوب کریم ﷺ پر درود وسلام بھیجنے والوں پر بے حد وحساب انعامات نازل فرماتا رہتا ہے۔ ہم یہاں چند ایک کا تذکرہ کریں گے۔

مصیبت زدہ کی فریاد رسی:

حضرت قاضی شرف الدین بازری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب ''توثیق عری الایمان'' میں حضرت شیخ محمد بن موسیٰ ابن نعمان کا واقعہ نقل فرمایا ہے۔

شیخ بن نعمان نے فرمایا ۶۳۷ھ میں ہم حج سے واپس آ رہے تھے۔ قافلہ رواں دواں تھا کہ مجھے راستہ میں حاجت پیش آئی اور میں اپنی سواری سے اترا۔ پھر مجھ پر نیند غالب ہو گئی اور میں سو گیا۔ اور بیدار اس وقت ہوا جب سورج غروب ہونے کو تھا۔ میں نے بیدار ہو کر دیکھا کہ میں غیر آباد جنگل میں ہوں۔ میں بڑا خوف زدہ ہوا۔ اور ایک طرف کو چل دیا۔ لیکن مجھے معلوم نہیں تھا کہ کس طرف جانا ہے؟ یہاں تک کہ رات کی تاریکی چھا گئی۔ مجھ پر اور زیادہ خوف اور وحشت طاری ہوئی۔ پھر مصیبت یہ کہ

marfat.com
Marfat.com

پیاس کی شدت تھی اور پانی کا نام ونشان تک نہ تھا۔ گویا میں ہلاکت کے کنارے پر پہنچ چکا تھا۔ اور موت کا منہ دیکھ رہا تھا۔ زندگی سے ناامید ہو کر رات کی تاریکی میں یوں ندا دی:

''یا محمّداہ! یا مُحَمّداہ! انا مُستغِیثٌ بِک''

یارسول اللہ! یا حبیب اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)! میں
آپ سے فریاد کرتا ہوں، میری فریاد رسی
کیجئے۔!

میں نے ابھی یہ کلام پورا بھی نہ کیا تھا کہ میں نے آواز سنی ''ادھر آؤ''! میں نے دیکھا کہ ایک بزرگ ہیں، انہوں نے میرا ہاتھ تھام لیا۔ بس ان کا میرے ہاتھ کو تھامنا تھا کہ نہ تو کوئی تھکاوٹ رہی نہ پریشانی اور نہ پیاس، مجھے ان سے اُنس سا ہو گیا۔ پھر وہ مجھے لے کر چلے۔ چند قدم چلے تھے کہ سامنے وہی حاجیوں کا قافلہ جا رہا تھا اور امیر قافلہ نے آگ روشن کی ہوئی تھی۔ اور وہ قافلہ والوں کو آوازیں دے رہا تھا۔

اچانک میں کیا دیکھتا ہوں کہ میری سواری میرے سامنے کھڑی ہے۔ میں مارے خوشی کے پکار اٹھا اور وہ بزرگ فرمانے لگے ''یہ تیری سواری ہے'' اور مجھے اٹھا کر سواری پر بٹھا کر چھوڑ دیا۔ اور وہ واپسی پر فرمانے لگے جو ہمیں طلب کرے اور ہم سے فریاد کرے ہم اسے نامراد نہیں چھوڑتے۔ اس وقت مجھے پتہ چلا کہ یہی تو حبیبِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں۔ یہی تو امت کے والی اور سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں۔ جب میرے آقا سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم واپس تشریف لے جا رہے تھے تو اس وقت میں دیکھ رہا تھا کہ رات کی تاریکی میں پیارے آقا، حضور رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے انوار چمک رہے تھے، پھر مجھے سخت کوفت ہوئی کہ ہائے قسمت! میں نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دست بوسی کیوں نہ کی؟ ہائے میں اپنے پیارے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قدموں سے لپٹ کیوں نہ گیا؟

(نزہۃ الناظرین)

marfat.com
Marfat.com

سرکار کائنات ﷺ اپنے ہاتھ سے کھلاتے ہیں:

مصباح الظلام میں ہے کہ حضرت ابو حفص حداد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

میں مدینہ منورہ میں حاضر تھا۔ ایک وقت ایسا آیا کہ کھانے کو کچھ نہ تھا۔ بھوک انتہا کو پہنچ چکی تھی۔ یوں ہی پندرہ دن گزر گئے۔ جب میں زیادہ ہی نڈھال ہو گیا تو میں نے اپنا پیٹ روضۂ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ساتھ لگا دیا اور کثرت سے درود پاک پڑھا اور عرض کیا۔ میرے آقا، یارسول اللہ! صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اپنے مہمان کو کچھ کھلایئے۔ اسی وقت مجھ پر اللہ تعالیٰ نے نیند طاری کر دی۔ اور میں حضور رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی زیارت سے مشرف ہوا۔ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ دائیں جانب اور فاروق اعظم رضی اللہ عنہ بائیں جانب جب کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سامنے تھے۔ مجھے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بلایا اور فرمایا، اٹھو! سرکار صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم تشریف لائے ہیں۔ میں اٹھا اور دست بوسی کی۔ تو پیارے آقا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے مجھے روٹی عنایت فرمائی، میں نے آدھی کھالی تو آنکھ کھل گئی۔ جب میں بیدار ہوا تو دیکھا کہ آدھی روٹی میرے ہاتھ میں موجود ہے۔

(سعادۃ الدارین، نزہۃ الناظرین)

آپ ﷺ سے خاص تعلق:

مدارج النبوۃ جلد دوم میں تحریر ہے کہ ایک ولی اللہ کا قول ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی محبت میرے دل اور روح میں سمائی ہوئی ہے۔ اس کا اثر یہ ہے کہ مجھے میرے رونگٹوں میں بھی اس کی ٹھنڈک محسوس ہوتی ہے۔ میں یوں محسوس کرتا ہوں، جس طرح ایک پیاسا سخت پیاس کے عالم میں پانی کی ٹھنڈک پاتا ہے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ذات اقدس پر کثرت اور متواتر درود پاک پڑھنے سے حضور رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے ایک خاص تعلق اور رابطہ پیدا ہو جاتا ہے، حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے

marfat.com
Marfat.com

ارشاد فرمایا کہ مجھے وہ شخص بہت پسند ہے جو مجھ پر کثرت کے ساتھ درود بھیجتا ہے۔ روزانہ بلا ناغہ درودِ پاک پڑھنے سے حضور نبی کریم ﷺ کی ذات اقدس کے ساتھ ایک خاص نسبت پیدا ہو جاتی ہے۔ اس سلسلہ میں جس قدر اخلاص ہو گا اسی قدر قدر و منزلت بڑھے گی کیونکہ سرکار دو عالم ﷺ درودِ پاک پڑھنے والے کو خود دیکھتے ہیں اور نظر شفقت فرماتے ہیں لہذا جو شخص زیادہ وقت کے لیے درودِ پاک پڑھے گا اس پر حضور نبی کریم ﷺ کی نگاہِ شفقت زیادہ سے زیادہ رہے گی۔ جس پر حضور نبی کریم ﷺ کی نگاہِ اکسیر پڑ جاتی ہے وہ ہر کھوٹ اور میل کچیل سے صاف ہو جاتا ہے۔

نبی کریم ﷺ کا بکثرت ذکر کرنے کی ایک صورت محفل میلاد

''میلاد'' مِفعال کے وزن پر ہے جس کا مطلب ہے پیدا ہونے کی جگہ یا پیدا ہونے کا وقت۔ ''میلاد النبی'' سے مراد حضور خاتم النبیین رحمۃ للعلمین علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی ولادت باسعادت کا وقت ہے۔

محفل میلاد النبی ﷺ سے مراد وہ محفل ہے جو رسول کریم ﷺ کی اس دنیا میں تشریف آوری کی خوشی میں منعقد کی جاتی ہے اور اس محفل میں نبی کریم جناب محمد مصطفےٰ ﷺ کا ذکر خیر کیا جاتا ہے۔ خواہ وہ ذکر آپ کی ولادت باسعادت کا ہو یا سیرت پاک کا، آپ کے حسن و جمال کا ذکر ہو یا فضل و کمال کا، اطوار و عادات کا ذکر ہو یا خصائص و خصائل کا، روحانی رفعتوں کا ذکر ہو یا جسمانی لطافتوں کا، ارشادات کا ذکر ہو یا معجزات کا۔ بہر حال نبی کریم ﷺ کا بکثرت ذکر کرنے کی ایک صورت محفل میلاد ہے۔

موجودہ زمانے میں کچھ لوگ محفل میلاد پر ناجائز اور بدعت کا فتویٰ لگاتے ہیں۔

آیئے!

محفل میلاد کی شرعی حیثیت معلوم کرنے کے لئے قرآن و سنت کا سہارا لیتے ہیں۔

marfat.com
Marfat.com

آج سے تقریباً پانچ سو سال پہلے کے محدث ملا علی قاری محفل میلاد کے پسندیدہ ہونے پر قرآن وسنت کے دلائل دیتے ہوئے فرماتے ہیں:

محفل میلاد کے پسندیدہ ہونے پر پہلی دلیل یہ ہے کہ ابولہب نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت پر خوشی کی اور ثویبہ کو آزاد کر دیا تو اس کی جزا میں ہر پیر کے دن اس کے عذاب میں کمی کی جاتی ہے جیسا کہ صحیح بخاری میں ہے۔ (حالانکہ جو کفر کی حالت میں مرجائے اس کا کوئی نیک عمل قبول نہیں کیا جاتا، لیکن نبی کریم ﷺ کی ولادت باسعادت پر خوشی کا اظہار کرنے سے اس کو باوجود کافر ہونے اس کا فائدہ پہنچا، یہ بھی واضح ہو کہ ابولہب نے آپ ﷺ کو محمد ابن عبداللہ مان کر اظہارِ مسرت کیا تھا نہ کہ محمد رسول اللہ ﷺ مان کر۔ تو اب اگر کوئی مسلمان آپ کو محمد رسول اللہ ﷺ مانتے ہوئے آپ کی ولادت باسعادت پر اظہارِ مسرت کرے تو یقیناً اس کو قبر اور حشر میں فائدہ پہنچے گا۔)

دوسری دلیل یہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے یوم ولادت کی خود تعظیم فرماتے تھے اور اس عظیم نعمت پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے تھے اور اس دن کی تعظیم کے لیے ہر پیر کا روزہ رکھتے تھے جیسا کہ امام مسلم نے حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

تیسری دلیل یہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت پر خوشی کرنا، قرآن مجید کا مطلوب (یعنی حکم) ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

"قُلْ بِفَضْلِ اللّٰهِ وَبِرَحْمَتِهٖ فَبِذٰلِكَ فَلْيَفْرَحُوْا۔"

آپ کہیے اللہ تعالیٰ کے فضل اور اس کی رحمت پر خوشی مناؤ۔"

اللہ تعالیٰ نے رحمت پر خوشی منانے کا حکم دیا ہے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سب سے بڑی رحمت ہیں۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

marfat.com
Marfat.com

وَمَا اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِیْنَ

''اور ہم نے آپ کو تمام جہانوں کے لئے رحمت بنا کر بھیجا''

چوتھی دلیل یہ ہے کہ جس زمانہ میں کوئی عظیم دینی کام ہوا ہو جب وہ زمانہ لوٹ کر آئے تو اس کی تعظیم کرنی چاہیے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خود اس قاعدہ (اور قانون) کو قائم فرمایا جب آپ نے یہود کو عاشورہ (یعنی دس محرم الحرام) کا روزہ رکھتے دیکھا تو اس کی وجہ معلوم کی اور جب کہا گیا کہ یہ اس دن اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنے کے لیے روزہ رکھتے ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اس دن ان کو قوم فرعون سے نجات دی تھی تو آپ ﷺ نے فرمایا:

ہم تم سے زیادہ حق دار ہیں کہ موسیٰ علیہ السلام کو دی گئی نعمت پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کریں۔ چنانچہ آپ نے خود بھی روزہ رکھا اور روزہ رکھنے کا حکم دیا۔

پانچویں دلیل یہ ہے کہ محفل میلاد کی اصل عہد رسالت میں موجود تھی۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خود اپنی زبان سے اپنے میلاد کا بیان فرمایا:

اِنِّی دَعْوَةُ اَبِی اِبْرَاهِیْمَ وَبِشَارَةُ عِیْسٰی وَ اَنَا ابْنُ الذَّبِیْحَتَیْنِ

''میں اپنے باپ ابراہیم کی دعا ہوں۔ حضرت عیسیٰ کی بشارت ہوں، میں دو ذبیحوں کا بیٹا ہوں (ایک حضرت اسماعیل اور ایک آپ کے والد حضرت عبداللہ۔)

چھٹی دلیل یہ ہے کہ محفل میلاد، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھنے کا سبب ہے اور جو چیز مطلوب شرعی (یعنی حکم شرعی) کا سبب ہو وہ بھی شرعاً مطلوب ہوتی ہے۔

ساتویں دلیل یہ ہے کہ محفل میلاد میں آپ کے معجزات، کمالات اور آپ کی سیرت کا بیان ہوتا ہے اور ہمیں آپ کی سیرت پر عمل کرنے کا حکم ہے۔

آٹھویں دلیل یہ ہے کہ جو شعراء صحابہ آپ کی مدح کرتے تھے اور نعتیہ اشعار

marfat.com
Marfat.com

پڑھتے تھے آپ ان سے خوش ہوتے اور ان کو انعامات سے نوازتے تھے تو جب محفل میلاد میں آپ کے شمائل اور فضائل کا بیان ہوگا اور نعت خوانی ہوگی تو آپ اس سے خوش ہوتے ہوں گے اور آپ کی خوشی شرعاً مطلوب ہے۔

نویں دلیل یہ ہے کہ آپ کے معجزات اور سیرت کا بیان آپ کے ساتھ ایمان کے کمال اور آپ کی محبت میں زیادتی کا باعث ہے۔ جو چیز ایمان کے کمال اور آپ کی محبت میں زیادتی کا باعث ہو تو وہ شرعاً مطلوب ہوتی ہے۔

دسویں دلیل یہ ہے کہ محفل میلاد میں اظہار خوشی، مسلمانوں کو کھانا کھلانا اور آپ کی تعریف کرنا ہے۔ یہ سب چیزیں آپ کی تعظیم کو ظاہر کرتی ہیں اور آپ کی تعظیم شرعاً مطلوب ہے۔

گیارہویں دلیل یہ ہے کہ نبی کریم ﷺ نے جمعہ کی دن کی فضیلت یہ بیان کی ہے کہ اس دن حضرت آدم علیہ السلام پیدا ہوئے تو جس دن آپ ﷺ خود پیدا ہوئے اس کی فضیلت کا کیا عالم ہوگا! جس جگہ کوئی نبی پیدا ہو اس جگہ کی تعظیم بھی شرعاً مطلوب ہے کیونکہ (معراج کی رات) بیت اللحم کے پاس جبرئیل علیہ السلام نے آپ سے کہا دو رکعت نماز پڑھیں اور بتایا کہ یہ وہ جگہ ہے جہاں حضرت عیسیٰ علیہ السلام پیدا ہوئے۔

بارہویں دلیل یہ ہے کہ تمام علماء اور تمام شہروں کے مسلمانوں نے محفل میلاد کو ایک اچھا عمل قرار دیا ہے اور حضرت ابن مسعود کی حدیث ہے جس کام کو مسلمان اچھا سمجھیں وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک اچھا ہے اور جس کام کو مسلمان برا سمجھیں وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک بھی برا ہے۔ اس حدیث کو امام احمد نے روایت کیا ہے۔

تیرھویں دلیل یہ ہے کہ محفل میلاد میں ذکر کے لیے جمع ہونا، نعت خوانی، صدقہ و خیرات ہوتی ہے اور یہ تمام چیزیں سنت، شرعاً مطلوب اور پسندیدہ ہیں۔

marfat.com
Marfat.com

چودھویں دلیل یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

کلا نقص علیک من انباء الرسل ما نثبت به فؤادک.

''ہم تمام انبیاء کے واقعات آپ کو بیان کرتے ہیں جس سے ہم آپ کے دل کو استقامت پر رکھتے ہیں۔''

لہٰذا نبی کریم ﷺ اور دیگر انبیاء کے واقعات سے ہم اپنے دل کی تسکین کے محتاج ہیں۔

پندرہویں دلیل یہ ہے کہ جس چیز کے اجزا زمانہ نبوی یا صحابہ کرام رضی اللہ عنھم کے زمانے میں ثابت ہوں تو وہ چیز شریعت میں پسندیدہ ہے کیونکہ جس کے اجزا شریعت میں پسندیدہ ہوں اس کا مجموعہ بھی شریعت میں پسندیدہ ہوگا۔(جیسے محفل میلاد کے اجزا تلاوت قرآن، نعت خوانی، وعظ ونصیحت اور درود وسلام ہیں۔ان میں سے ہر جز زمانہ نبوی میں ثابت ہے۔ تو اب ان کا مجموعہ ''محفل میلاد'' کی صورت میں شرعاً پسندیدہ ہوگا۔)

سولہویں دلیل یہ ہے کہ ہر وہ چیز جو عہد رسالت میں نہ ہو اسے بلا دلیل مذموم اور حرام نہیں کہا جاسکتا بلکہ اس کو دلائل شرعیہ سے دیکھا جائے گا اگر اس میں کوئی مصلحت واجبہ ہوگی تو وہ واجب ہوگی۔اسی طرح وہ مستحب، مباح، مکروہ اور حرام بھی ہوسکتی ہے۔یہ سب بدعت کی اقسام ہیں۔

سترھویں دلیل یہ ہے کہ اگر ہر بدعت حرام ہو تو حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر کا قرآن جمع کرنا، حضرت عمر کا تراویح کی جماعت کا اہتمام کرنا اور تمام علوم نافعہ کی تصنیف حرام ہو جائے گی (کیونکہ زمانہ نبوی میں یہ چیزیں نہ تھیں) اور ہم پر واجب ہوگا کہ ہم تیر کمان کے ساتھ کفار سے جنگ کریں اور بندوقوں اور توپوں سے جنگ حرام ہو اور میناروں پر اذان دینا، سرائے اور مدارس بنانا، ہسپتال اور یتیم خانے بنانا سب حرام ہو

marfat.com
Marfat.com

جائیں اس وجہ سے ہر وہ نیا کام حرام ہوگا جس میں برائی نہ ہو کیونکہ ایسے بہت سے کام ہیں جن کو نبی کریم ﷺ نے نہیں کیا مثلاً تراویح میں ختم قرآن، ختم قرآن کی دعا، ستائیسویں شب کو امام الحرمین کا خطبہ دینا وغیرہ۔

اٹھارہویں دلیل یہ ہے کہ امام شافعی نے فرمایا کہ جو چیز کتاب یا سنت یا اجماع یا اقوال صحابہ کے خلاف ہو وہ بدعت ہے اور جو نیک کام ان کے مخالف نہ ہو وہ محمود (یعنی پسندیدہ) ہے۔

انیسویں دلیل یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے اسلام میں اچھا کام ایجاد کیا اور بعد والوں نے اس پر عمل کیا تو اس کو ان تمام عمل کرنے والوں کے برابر اجر ملے گا اور عمل کرنے والوں کے اجر میں کمی نہیں ہوگی۔ (اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا)

بیسویں دلیل یہ ہے کہ جس طرح حج کے افعال (صفا و مروہ کی دوڑ وغیرہ) کو نیک لوگوں کی یاد تازہ کرنے کے لیے شریعت بنایا گیا ہے۔ اسی طرح نبی کریم ﷺ کی یاد تازہ کرنے کے لیے محفل میلاد کا انعقاد کیا جاتا ہے، تو یہ غیر شرعی کیسے ہوسکتا ہے؟۔

(ملا علی قاری متوفی ۱۰۱۴ھ، المولد الروی فی المولد النبوی: ص ۹۰۲۷)

رسول اللہ ﷺ کی شان سے خوش ہونا:۔

محبت کی چوتھی علامت یہ ہے کہ محبوب کا ذکر سننے سے محب خوش ہوتا ہے تو جب رسول اللہ ﷺ کی نعت پڑھی جارہی ہو اور آپ ﷺ کے فضائل و کمالات بیان کیے جارہے ہوں تو جن چہروں پر خوشی و مسرت کے آثار ہوں، جو چہرے پھول کی طرح کھل جائیں ، جو لوگ آپ ﷺ کی تعریف سن کر وجد میں آنے لگیں اور مسرت سے نعرے لگائیں وہ آپ ﷺ کے محب ہیں اور جن لوگوں کے چہرے آپ ﷺ کے فضائل و کمالات سن کر مرجھا

marfat.com
Marfat.com

جائیں، جو لوگ آپ ﷺ کے محامد اور محاسن سن کر غیظ و غضب میں آ جائیں، جو لوگ آپ ﷺ کا ذکر کرنے اور آپ ﷺ پر درود و سلام پڑھنے سے روکیں اور منع کریں وہ آپ ﷺ کے محب کیسے ہو سکتے ہیں؟۔

رسول اللہ ﷺ کی تعظیم و توقیر کرنا

محبت رسول ﷺ کی ایک علامت یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی سب سے بڑھ کر تعظیم کی جائے۔

نبی کریم ﷺ کی تعظیم و توقیر میں صحابہ کرام کا عمل:

حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میرے نزدیک رسول اللہ ﷺ سے زیادہ کوئی محبوب نہیں تھا، اور نہ آپ ﷺ سے بڑھ کر کوئی میری نگاہ میں بزرگ تھا اور آپ ﷺ کے احترام کی وجہ سے میں نگاہ بھر کر آپ ﷺ کو دیکھنے کی طاقت نہیں رکھتا تھا، اور اگر مجھ سے یہ سوال کیا جاتا کہ میں آپ ﷺ کا حلیہ بیان کروں تو میں نہیں کر سکتا، کیونکہ میں نے آپ ﷺ کو نگاہ بھر کر نہیں دیکھا تھا۔

(صحیح مسلم، ایمان: رقم الحدیث: ۱۹۲(۱۲۱)(۳۱۴)

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اپنے اصحاب مہاجرین اور انصار کے پاس جایا کرتے تھے اور وہ بیٹھے ہوئے ہوتے تھے۔ ان میں حضرت ابو بکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما بھی ہوتے تھے، پس حضرت ابو بکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کے سوا کوئی آپ ﷺ کی طرف آنکھ اٹھا کر نہیں دیکھتا تھا، وہ دونوں آپ ﷺ کی طرف دیکھتے تھے اور آپ ﷺ ان کی طرف دیکھتے تھے اور وہ آپ ﷺ کی طرف دیکھ کر مسکراتے تھے اور آپ ﷺ ان کی طرف دیکھ کر مسکراتے تھے۔

(سنن الترمذی، رقم الحدیث: ۳۶۸۸)

marfat.com
Marfat.com

حضرت اسامہ بن شریک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور صحابہ کرام آپ ﷺ کے گرد اس طرح بیٹھے ہوئے تھے جیسے ان کے سروں پر پرندے ہوں۔ (یعنی بالکل بے حس و حرکت بیٹے ہوئے تھے)

(سنن ابوداؤد، رقم الحدیث: ۳۸۵۵)

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ حجام رسول اللہ ﷺ کا سر مونڈ رہا تھا، اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین نے آپ ﷺ کو گھیرے میں لیا ہوا تھا اور جب بھی آپ ﷺ کا کوئی بال مبارک گرتا تو وہ کسی نہ کسی صحابی کے ہاتھ میں ہوتا۔

(صحیح مسلم، الرویا: ۷۵ (۲۳۲۵) ۵۹۲۹)

صلح حدیبیہ میں جب رسول اللہ ﷺ نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو مکہ میں مشرکین کے پاس اپنا سفیر بنا کر بھیجا تو قریش نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے کہا: تم کعبہ کا طواف کرلو۔ تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں اس وقت تک کعبہ کا طواف نہیں کروں گا جب تک رسول اللہ ﷺ کعبہ کا طواف نہ کرلیں۔

(دلائل النبوۃ ج ۴، ص ۱۳۵۔۱۳۴)

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ سے کوئی بات پوچھنا چاہتا تھا لیکن آپ ﷺ کی ہیبت کی وجہ سے اس کو برسوں ٹالتا رہا۔

(الشفاء، ج ۲، ص ۳۴)

رسول اللہ ﷺ کا ادب تمام فرائض سے بڑھ کر ہے:

اللہ تعالیٰ کے نزدیک تمام فرائض سے بڑا فرض نبی کریم ﷺ کی تعظیم ہے، یہی وجہ ہے کہ صحابہ کرام نبی کریم ﷺ کی تعظیم کو قرآن مجید کے عمل پر مقدم رکھتے تھے۔

حضرت ابوبکر صدیق کا اپنی جان ہلاکت میں ڈالنا:

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

marfat.com
Marfat.com

وَلَا تَقْتُلُوْا اَنْفُسَكُمْ (النساء:۲۹)

''اور تم اپنی جانوں کو قتل نہ کرو''۔

و. لَا تُلْقُوْا بِاَيْدِيْكُمْ اِلَى التَّهْلُكَةِ (البقرۃ:۱۹۵)

''اور تم اپنے آپ کو ہلاکت میں نہ ڈالو''۔

قرآن مجید نے جان کو ہلاکت میں ڈالنے سے منع فرمایا ہے۔ لیکن حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کے ادب واحترام کی خاطر غار ثور میں سانپ اور بچھو کے بل پر اپنی ایڑی رکھ کر اپنی جان کو خطرہ میں ڈال دیا۔ سانپ ڈنک مارتا رہا لیکن حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اپنا پیر نہیں ہٹایا۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ (ہجرت کے موقع پر) رسول اللہ ﷺ کو اپنے کندھے پر اٹھائے ہوئے غار ثور میں پہنچے، پھر کہا آپ ﷺ پہلے غار میں داخل نہ ہوں جب تک کہ میں اس میں داخل نہ ہو جاؤں کیونکہ اگر اس میں کوئی تکلیف دہ چیز ہے تو آپ ﷺ سے پہلے مجھے اس کا سامنا ہو۔ وہ غار میں گئے تو انہیں کوئی چیز نظر نہیں آئی۔ پھر وہ رسول اللہ ﷺ کو غار میں لے گئے اور غار میں جگہ جگہ سوراخ تھے۔ انہوں نے اپنا کپڑا پھاڑ کر اس کے ٹکڑے ان سوراخوں میں بھر دیئے اور ایک سوراخ باقی رہ گیا۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو یہ خوف ہوا کہ کوئی سانپ نکل کر رسول اللہ ﷺ کو ایذا نہ پہنچائے، تو انہوں نے اس سوراخ پر اپنا پیر رکھ دیا، وہ سانپ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو ڈنک مارتا رہا اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے۔

ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ داخل ہوئے اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی گود میں سر رکھ کر سو گئے۔ ایک سوراخ سے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو ڈنک مارا گیا اور انہوں نے بالکل حرکت نہیں کی، لیکن ان کے آنسو رسول اللہ ﷺ کے

marfat.com

Marfat.com

چہرے پر گرے۔ آپ ﷺ نے پوچھا اے ابوبکر کیا ہوا؟ انہوں نے کہا: آپ ﷺ پر میرے ماں باپ فدا ہوں، مجھے ڈنک مارا گیا ہے۔ تب رسول اللہ ﷺ نے اپنا لعاب دہن لگایا تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی تکلیف ختم ہوگئی۔

(الریاض النضرۃ فی مناقب العشرۃ ج۱، ص ۱۰۶، المواہب اللدنیہ، ج۱، ص ۱۴۹، انسان العیون ج ۲، ص ۲۰۵، مدارج النبوۃ ج ۲، ص ۵۸، سبل الھدی والرشاد ج ۳، ص ۲۴۰، البدایہ والنہایہ ج ۳، ص ۱۹۱)

حضرت علی رضی اللہ عنہ کا نمازِ عصر چھوڑ دینا:

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوٰتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى (البقرۃ: ۲۳۸)

''سب نمازوں کی پابندی کرو اور درمیانی نماز کی''۔

اس آیت میں خصوصیت کے ساتھ نماز عصر کی پابندی کا حکم فرمایا گیا ہے لیکن حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایک موقع پر رسول اللہ ﷺ کے ادب اور احترام کی خاطر عصر کی نماز چھوڑ دی اور آپ ﷺ کو نیند سے بیدار نہیں کیا۔ امام ابو جعفر احمد بن محمد الطحاوی روایت کرتے ہیں:

حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی طرف وحی کی جا رہی تھی اور آپ ﷺ کا سر حضرت علی رضی اللہ عنہ کی گود میں تھا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عصر کی نماز نہیں پڑھی تھی کہ سورج غروب ہوگیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے علی تم نے نماز پڑھ لی ہے؟ انہوں نے کہا نہیں، تب رسول اللہ ﷺ نے دعا کی: اے اللہ! یہ تیری اور تیرے رسول کی اطاعت میں تھا، اس پر سورج کو لوٹا دے۔ حضرت اسماء رضی اللہ عنہا کہتی ہیں میں نے دیکھا کہ سورج غروب ہوگیا تھا، پھر میں نے اس کو غروب کے بعد طلوع ہوتے ہوئے دیکھا۔

(مشکل الآثار ج ۲، رقم الحدیث: ۳۸۵۰)

marfat.com

Marfat.com

حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے مقام صہبا میں ظہر کی نماز پڑھی، پھر آپ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو کسی کام سے بھیجا وہ واپس آ گئے، اس اثناء میں نبی کریم ﷺ (عصر) کی نماز پڑھ چکے تھے، نبی کریم ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی گود میں سر رکھا، پھر آپ نے کوئی حرکت نہیں کی حتیٰ کہ سورج غروب ہو گیا، تب نبی کریم ﷺ نے دعا کی:

''بے شک تیرے بندے علی نے اپنے نفس کو تیرے نبی پر روک لیا تھا' سو اس پر سورج کی روشنی لوٹا دے''۔

حضرت اسماء رضی اللہ عنہا کہتی ہیں سورج طلوع ہو گیا حتیٰ کہ اس کی روشنی پہاڑوں اور زمین پر واقع ہوئی۔ پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ اٹھے انہوں نے وضو کیا اور عصر کی نماز پڑھ لی پھر سورج غائب ہو گیا۔ یہ واقعہ صہبا کے مقام پر ہوا تھا۔

(مشکل الآثار، ج ۴، رقم الحدیث: ۳۸۵۱)

وصال کے بعد بھی آپ کی تعظیم لازم ہے:

قاضی عیاض ابوالفضل عیاض بن موسیٰ لکھتے ہیں:

وصال کے بعد بھی نبی کریم ﷺ کی توقیر اور تعظیم لازم ہے، جس طرح آپ ﷺ کی (ظاہری) زندگی میں لازم تھی اور اس کا موقع وہ ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ کا ذکر کیا جائے، آپ ﷺ کی حدیث کا ذکر کیا جائے، آپ ﷺ کی سنت کا ذکر کیا جائے، آپ ﷺ کے نام مبارک اور آپ ﷺ کی سیرت طیبہ کا بیان کیا جائے تو آپ کی تعظیم کی جائے۔ اگر آپ ﷺ کی آل اور عترت کے ساتھ کوئی معاملہ کیا جائے تو آپ ﷺ کے اہل بیت اور آپ ﷺ کے اصحاب کی تعظیم کی جائے۔

ابو ابراہیم نے کہا ہر مومن پر واجب ہے کہ جب وہ آپ ﷺ کا ذکر کرے یا اس

marfat.com

Marfat.com

کے سامنے آپ ﷺ کا ذکر کیا جائے تو وہ خضوع اور خشوع کی حالت میں ہو اور اس کی حرکات اور سکنات سے وقار ظاہر ہو اور اس پر اسی طرح ہیبت طاری ہو جیسے وہ آپ ﷺ کے سامنے مؤدب کھڑا ہے۔

امیر المومنین ابو جعفر نے امام مالک رحمۃ اللہ علیہ سے رسول اللہ ﷺ کی مسجد میں مناظرہ کیا۔ امام مالک نے ان سے کہا امیر المومنین! آپ اس مسجد میں آواز اونچی نہ کریں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو یہ ادب سکھایا ہے کہ:

''تم نبی ﷺ کی آواز پر اپنی آوازوں کو اونچا نہ کرو اور نہ آپ کے سامنے اس طرح بلند آواز سے بولو جس طرح تم آپس میں بلند آواز سے بولتے ہو، (ایسا نہ ہو کہ) تمہارے اعمال ضائع ہو جائیں اور تمہیں پتا بھی نہ چلے''۔ (الحجرات:۳)

اور اللہ تعالیٰ نے اس قوم کی مذمت کی جو آپ ﷺ کو حجروں سے باہر پکار کر بلاتی تھی اور ان کو بے عقل فرمایا اور اور آپ ﷺ کا احترام اب بھی اسی طرح ہے جس طرح (ظاہری) زندگی میں آپ ﷺ کا احترام تھا۔ خلیفہ ابو جعفر نے امام مالک کی بات کو تسلیم کر لیا اور پوچھا:

جب میں رسول اللہ ﷺ کے مواجہہ شریف میں کھڑا ہو کر دعا کروں تو آپ ﷺ کی طرف منہ کروں یا قبلہ کی طرف منہ کروں؟

امام مالک نے کہا آپ رسول اللہ ﷺ سے اپنا رخ کیوں پھیرتے ہیں حالانکہ حضور ﷺ آپ کے باپ حضرت آدم علیہ السلام کے قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں وسیلہ ہیں، بلکہ آپ رسول اللہ ﷺ کی طرف منہ کیجئے اور آپ ﷺ سے شفاعت طلب کیجئے، اللہ تعالیٰ آپ کے حق میں شفاعت کو قبول فرمائے گا، اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:۔

''اور اگر وہ اپنی جانوں پر ظلم کر بیٹھیں تو وہ آپ کے پاس آجائیں، پھر اللہ تعالیٰ سے

marfat.com
Marfat.com

مغفرت طلب کریں اور رسول (بھی) ان کے لیے اللہ سے مغفرت طلب کریں تو وہ ضرور اللہ کو بہت توبہ قبول کرنے والا بہت مہربان پائیں گے"۔ (النساء:۶۴)

(الشفاء، ج۲، ص۳۹۔۳۵)

آپ ﷺ کے ذکر کی تعظیم وتوقیر کرنا:

آپ کے ذکر کے وقت آپ ﷺ کی تعظیم وتوقیر کرنا، اور آپ ﷺ کا اسم مبارک سننے پر اظہار خضوع اور خشوع کرنا بھی آپ ﷺ سے محبت کی علامت ہے۔

شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:۔

ابو ابراہیم یحییٰ فرماتے ہیں کہ ہر مسلمان پر لازم ہے کہ جب اس کے سامنے رسول اللہ ﷺ کا ذکر کیا جائے تو وہ ادب اور احترام سے سنے اور بدن کو جنبش تک نہ دے اور خود پر اس طرح ہیبت وجلال طاری کرلے گویا کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے سامنے کھڑا ہے:

حضرت ابو ایوب سختیانی رضی اللہ عنہ کے سامنے جب رسول اللہ ﷺ کا ذکر کیا جاتا تو اس قدر روتے کہ لوگوں کو ان کے حال پر رحم آجاتا۔

جعفر بن محمد بہت زیادہ مزاح کرنے والے اور ہنس مکھ شخص تھے مگر جب ان کے سامنے رسول اللہ ﷺ کا ذکر کیا جاتا تو ان کا رنگ زرد پڑ جاتا۔

عبدالرحمان بن مہدی کے سامنے جب حدیث پڑھی جاتی لوگوں کو خاموش ہونے کا حکم دیتے اور کہتے:

اے ایمان والو! اس نبی ﷺ کی آواز پر اپنی آواز اونچی نہ کرو۔ (حجرات:۲)

وہ کہتے تھے جس طرح رسول اللہ ﷺ کے کلام کے دوران خاموش رہنا ضروری ہے اس طرح آپ ﷺ کی حدیث سننے کے وقت بھی خاموش رہنا ضروری ہے کیونکہ حدیث بھی آپ ﷺ کا کلام ہے۔

marfat.com
Marfat.com

(شیخ عبدالحق محدث دہلوی، مدارج النبوت ج۱ص ۳۰۰)

قاضی عیاض ابوالفضل عیاض بن موسیٰ لکھتے ہیں:

مصعب بن عبداللہ کہتے ہیں کہ امام مالک کے سامنے جب رسول اللہ ﷺ کا ذکر کیا جاتا تو ان کے چہرے کا رنگ تبدیل ہو جاتا، اور وہ اسی وقت جھک جاتے، جب امام مالک سے اس کی وجہ پوچھی گئی تو انہوں نے کہا ''محمد بن المنکدر'' سید القراء تھے ہم جب ان سے کسی حدیث کے متعلق پوچھتے تو ان پر اس قدر گریہ طاری ہوتا کہ ہم ان کے لیے رحم کی دعا کرتے اور میں نے حضرت جعفر بن محمد الصادق کو دیکھا وہ بہت ہنس مکھ اور مزاح کرنے والے شخص تھے لیکن جب ان کے سامنے رسول اللہ ﷺ کا ذکر کیا جاتا تو ان کا چہرہ زرد پڑ جاتا اور میں نے ان کو کبھی بغیر وضو کے رسول اللہ ﷺ کی احادیث بیان کرتے ہوئے نہیں دیکھا، پھر امام مالک نے بیان کیا کہ..... عبدالرحمٰن بن قاسم نبی کریم ﷺ کا ذکر کرتے تو ان کے رنگ کی طرف دیکھا جاتا، لگتا تھا کہ ان کا خون نچوڑ لیا گیا ہے اور رسول اللہ ﷺ کی ہیبت سے ان کی زبان خشک ہو گئی ہے۔

عامر بن عبداللہ بن الزبیر کے سامنے جب رسول اللہ ﷺ کا ذکر کیا جاتا تو وہ اس قدر روتے کہ ان کی آنکھوں سے آنسو ختم ہو جاتے، اور زہری بہت خوش مزاج اور ملنسار شخص تھے لیکن جب ان کے سامنے رسول اللہ ﷺ کا ذکر کیا جاتا تو لگتا تھا کہ وہ اپنے مخاطب کو بالکل نہیں پہچانتے، یعنی رسول اللہ ﷺ کے تصور میں اس طرح ڈوب جاتے کہ گرد و پیش سے بے گانہ اور بے خبر ہو جاتے۔

صفوان بن سلیم بہت بڑے عابد اور زبردست مجتہد تھے ان کے سامنے جب رسول اللہ ﷺ کا ذکر کیا جاتا تو وہ اس قدر روتے کہ لوگ ان کے پاس سے اٹھ کر چلے جاتے، اور ابن سیرین ہنستے رہتے تھے اور جب ان کے سامنے رسول اللہ ﷺ کی حدیث ذکر کی جاتی تو ان پر خشوع طاری ہو جاتا۔

marfat.com
Marfat.com

ابراہیم بن عبداللہ بیان کرتے ہیں کہ امام مالک بن انس، امام ابو حازم کی مجلس کے پاس سے گزرے وہ اس وقت حدیث بیان کر رہے تھے، امام مالک وہاں سے چلے گئے اور کہا میرے بیٹھنے کی جگہ نہیں تھی اور میں نے کھڑے ہو کر رسول اللہ ﷺ کی حدیث کو سننا ناپسند کیا۔ امام مالک بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے ابن المسیب سے ایک حدیث پوچھی وہ اس وقت لیٹے ہوئے تھے، وہ اٹھ کر بیٹھ گئے پھر حدیث بیان کی اور کہا میں نے اس کو ناپسند کیا کہ میں لیٹ کر رسول اللہ ﷺ کی حدیث بیان کروں۔

ابو مصعب بیان کرتے ہیں کہ امام مالک بن انس ہمیشہ باوضو رسول اللہ ﷺ کی حدیث بیان کرتے تھے۔ مصعب بن عبداللہ بیان کرتے ہیں کہ امام مالک بن انس جب حدیث بیان کرتے تو وضو کرتے، تیار ہوتے، عمدہ لباس پہنتے، پھر حدیث بیان کرتے۔ ابن ابی اویس نے کہا کہ امام مالک راستے میں یا کھڑے ہوئے یا جلدی کے وقت حدیث بیان کرنا ناپسند کرتے تھے۔

عبداللہ بن المبارک نے کہا میں امام مالک کے پاس تھا، وہ ہم کو حدیث بیان کر رہے تھے، ان کو بچھو نے سولہ مرتبہ ڈنک مارا، ان کے چہرے کا رنگ تبدیل ہو کر زرد پڑ گیا لیکن انہوں نے رسول اللہ ﷺ کی حدیث کا بیان درمیان میں نہیں چھوڑا۔ جب مجلس ختم ہو گئی تو لوگوں نے آپ کے چہرے کے رنگت تبدیل ہونے کی وجہ پوچھی۔ امام مالک نے فرمایا ہاں! مجھے سولہ مرتبہ بچھو نے ڈنک مارا اور میں صبر کرتا رہا اور میرا صبر صرف رسول اللہ ﷺ کی حدیث کے احترام کی وجہ سے تھا۔

عبداللہ بن صالح نے کہا امام مالک اور لیث بغیر وضو کے حدیث نہیں لکھتے تھے، اور قتادہ کہتے تھے کہ مستحب یہ ہے کہ بغیر وضو کے نبی کریم ﷺ کی احادیث نہ پڑھی جائیں، اور اعمش جب بے وضو ہوتے اور حدیث بیان کرنے کا ارادہ کرتے تو تیمم کر لیا

marfat.com
Marfat.com

کرتے تھے۔

(الشفاء، ج ۲، ص ۳۹-۳۵)

نبی کریم ﷺ کی عظمت اور شان بیان کرنا

نبی کریم ﷺ کی محبت کا تقاضا یہ بھی ہے کہ قرآن وحدیث سے آپ کے فضائل اور آپ کی امتیازی خصوصیات کو بیان کیا جائے۔ جو آپ ﷺ سے سچی محبت کرتا ہے وہ ڈھونڈ ڈھونڈ کر قرآن وحدیث کے وہ دلائل بیان کرتا ہے جن سے نبی کریم ﷺ کی فضیلت اور شان ظاہر ہوتی ہے۔ جیسے احادیث میں ہے:

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مجھے پانچ ایسی چیزیں دی گئی ہیں جو مجھ سے پہلے کسی اور نبی کو نہیں دی گئیں، ایک ماہ کی مسافت سے میرا رعب طاری کر کے میری مدد کی گئی، تمام روئے زمین کو میرے لیے مسجد اور آلہ طہارت بنا دیا گیا، پس میری امت میں سے جو شخص بھی (جہاں) نماز کا وقت پائے وہ نماز پڑھ لے، اور میرے لیے مال غنیمت حلال کر دیا گیا جو مجھ سے پہلے کسی کے لیے حلال نہیں کیا گیا تھا اور (پہلے) ہر نبی صرف اپنی قوم کی طرف مبعوث کیا جاتا تھا اور مجھے تمام لوگوں کی طرف رسول بنا کر بھیجا گیا ہے۔

(صحیح البخاری رقم الحدیث: ۳۳۵، صحیح مسلم رقم الحدیث: ۵۲۱، سنن النسائی رقم الحدیث: ۴۳۲، ۷۳۲)

امام مسلم کی روایت میں ہے:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے (پہلے) انبیاء پر چھ طرح سے فضیلت دی گئی ہے، مجھے جوامع الکلم (یعنی ایسا کلام جس میں الفاظ کم اور معانی زیادہ ہوں) عطا کیے گئے، میری رعب سے مدد کی گئی،

marfat.com
Marfat.com

میرے لیے مال غنیمت حلال کیا گیا، میرے لیے تمام روئے زمین کو مسجد اور آلہ طہارت بنا دیا گیا، مجھے تمام مخلوق کی طرف رسول بنا کر بھیجا گیا اور نبیوں کا سلسلہ مجھ پر ختم کر دیا گیا۔

(صحیح مسلم المساجد: ۵، (۵۲۳) ۱۱۴۷، سنن الترمذی رقم الحدیث: ۱۵۵۳، سنن ابن ماجہ رقم الحدیث: ۵۶۷)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

مجھے پانچ چیزیں ایسی دی گئی ہیں جو مجھ سے پہلے انبیاء میں سے کسی کو نہیں دی گئیں۔ میرے لیے تمام روئے زمین پاک کرنے والی (یعنی آلہ تیمم) اور مسجد بنا دی گئی، اور پہلے انبیاء میں سے کوئی نبی اپنی محراب (یعنی مسجد) کے بغیر کسی اور جگہ نماز نہیں پڑھتا تھا۔ ایک ماہ کی مسافت کے رعب سے میری مدد کی گئی ہے، جب میرے سامنے مشرکین آتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ان کے دلوں میں میرا رعب قائم کر دیتا ہے، اور پہلے نبی کو اس کی مخصوص قوم کی طرف مبعوث کیا جاتا تھا اور مجھے تمام جنات اور انسانوں کی طرف مبعوث کیا گیا ہے، اور پہلے انبیاء خمس (مال غنیمت میں سے پانچواں حصہ) کو الگ کر دیتے تھے، پھر آگ آ کر اس کو کھا جاتی تھی اور مجھے یہ حکم دیا گیا ہے کہ میں اس خمس کو اپنی امت کے فقراء میں تقسیم کر دوں، اور ہر نبی کو ایک شفاعت عطا کی گئی ہے۔ (صحیح مسلم میں ہے ہر نبی نے اس شفاعت کو دنیا میں خرچ کر لیا) اور میں نے اس شفاعت کو اپنی امت کے لیے (قیامت تک) مؤخر کر لیا ہے۔

(مسند البزار رقم الحدیث: ۲۴۴۱)

حضرت واثلہ بن الاسقع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

بے شک اللہ تعالیٰ نے حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد میں سے کنانہ کو منتخب کر لیا، اور کنانہ کی اولاد میں سے قریش کو منتخب کر لیا اور قریش میں سے بنو ہاشم کو منتخب کر لیا اور بنو ہاشم میں سے مجھ کو چن لیا۔

marfat.com
Marfat.com

(صحیح مسلم، کتاب الفضائل، باب فضل نسب النبی صلی اللہ علیہ وسلم)

کھانے کا تسبیح پڑھنا

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:۔

ایک مرتبہ ہم سفر میں حضور نبی کریم ﷺ کے ساتھ تھے کہ پانی میں کمی واقع ہوگئی۔آپ ﷺ نے فرمایا، بچا ہوا پانی لے آؤ، ہم نے ایک برتن میں تھوڑا سا پانی پیش کیا آپ ﷺ نے اس میں اپنی مبارک انگلیاں داخل فرمادیں اور فرمایا:۔

ترجمہ ''مبارک پانی کی طرف آؤ اور برکت اللہ کی طرف سے ہے''۔

میں نے دیکھا آپ ﷺ کی مبارک انگلیوں سے پانی کے چشمے پھوٹ پڑے۔حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

ترجمہ ''ہم کھانا کھاتے ہوئے کھانے کی تسبیح سنا کرتے''

(البخاری، کتاب المناقب، ابن حبان، ۸، ۱۴۴)

کنکروں کا تسبیح پڑھنا

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں حضور نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر تھا اور:۔

''آپ ﷺ کے دست اقدس میں کنکریاں تھیں جو تسبیح پڑھ رہی تھیں''۔

ان کی تسبیح کو حضرت ابوبکر، حضرت عمر، حضرت عثمان اور حضرت علی رضی اللہ عنہم نے بھی سنا۔

(امام ابونعیم، دلائل النبوۃ، ۲، ۵۵۵)

درخت نے جنات کی اطلاع دی

طائف کے واقعہ کے بعد ایک رات نبی کریم ﷺ قرآن مجید کی تلاوت فرمارہے تھے۔کچھ جنات بھی درخت کے پیچھے سے آپ ﷺ کی تلاوت سن رہے تھے۔اس درخت

marfat.com
Marfat.com

نے آپ ﷺ کو ان کی موجودگی کی اطلاع دی۔ حضرت عبدالرحمن بن عبداللہ بن مسعود کہتے ہیں کہ میں نے مسروق سے پوچھا اس رات آپ ﷺ کو کس نے اطلاع دی تھی کہ آپ کا قرآن جنات بھی سن رہے ہیں۔ فرمایا تیرے والد (عبداللہ بن مسعود) نے مجھے بتایا تھا۔

ترجمہ ''درخت نے ان کے بارے میں اطلاع دی تھی۔

(البخاری، مناقب الانصار)

پتھروں، درختوں اور جانوروں کا آپ کو سجدۂ تعظیمی کرنا:

سجدہ کی دو قسمیں ہیں:

ا۔ سجدۂ عبادت ۲۔ سجدۂ تعظیمی

ا۔ سجدۂ عبادت تو صرف اللہ تعالیٰ کے لئے ہی جائز ہے کسی اور کے لئے ہرگز جائز نہیں۔ یہ سجدہ ہماری شریعت میں بھی ممنوع ہے اور پچھلی شریعتوں میں بھی ممنوع تھا۔

۲۔ سجدۂ تعظیمی انسانی تخلیق سے لے کر حضور ﷺ کی تشریف آوری تک پچھلی شریعتوں میں جائز تھا۔ حضرت آدم علیہ السلام کو فرشتوں نے جو سجدہ کیا اکثر مفسرین کی رائے کے مطابق وہ سجدہ تعظیمی ہی تھا۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

ترجمہ: ''اور یاد کرو جب ہم نے فرشتوں کو حکم دیا کہ آدم کو سجدہ کرو تو سب نے سجدہ کیا سوائے ابلیس کے کہ منکر ہوا اور غرور کیا اور کافر ہو گیا''۔ (البقرہ۔۳۴)

حضرت یوسف اور ان کے والدین علیہم السلام کے واقعہ میں ارشاد ہوتا ہے:۔

ترجمہ ''اور اپنے ماں باپ کو تخت پر بٹھایا اور سب اس کے لئے سجدہ میں گرے اور یوسف نے کہا اے میرے باپ یہ میرے پہلے خواب کی تعبیر ہے۔'' (سورۃ یوسف)

یہ بھی سجدہ تعظیمی ہی تھا اور یہ آپ ﷺ کی تشریف آوری تک جائز رہا۔

حضرت عبداللہ بن اوفی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب حضرت معاذ بن جبل

marfat.com
Marfat.com

رضی اللہ عنہ شام سے آئے تو انہوں نے آپ ﷺ کی خدمت میں سجدہ کیا آپ ﷺ نے پوچھا یہ کیا؟ عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! میں شام گیا تو وہاں لوگ اپنے سربراہوں کو سجدہ کرتے ہیں۔ میں نے چاہا کیوں نہ میں آپ ﷺ کو سجدہ کروں۔ فرمایا آئندہ ہرگز ایسا نہ کرنا۔ اگر کسی کے لئے سجدہ جائز ہوتا تو میں بیوی کو حکم دیتا وہ اپنے خاوند کو سجدہ کیا کرے۔

(اسے امام احمد، ابن ماجہ، ابن حبان نے روایت کیا، اس کے راوی، رجال صحیح ہیں۔ امام ابن ماجہ اور بزار نے رجال صحیح کے ساتھ روایت کیا، حاکم نے صحیح کہا، ذہبی نے ان کے حکم کو ثابت رکھا اور اس حدیث کے کثیر شواھد ہیں۔ مسند احمد، ۴، ۳۸۱)

یہ سجدہ صرف تعظیمی اور احترام و اکرام کے لئے تھا۔ سجدہ عبادت نہیں تھا۔ لیکن حضور ﷺ نے اسے بھی حرام فرما دیا اور اعلان فرما دیا کہ یہ آئندہ کبھی کسی انسان کے لئے جائز نہیں۔ پتھروں، درختوں اور جانوروں نے نبی کریم ﷺ کو جو سجدہ کیا وہ سجدہ بطور تعظیم تھا بطور عبادت نہ تھا۔ ان کے سجدہ کرنے پر رسول اللہ ﷺ نے منع نہیں فرمایا اس لئے ان کے لئے سجدۂ تعظیمی جائز رہا اور ویسے بھی شریعت کے احکام انسانوں پر لاگو ہوتے ہیں، پتھروں، درختوں اور جانوروں پر لاگو نہیں ہوتے۔

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ کے چچا ابو طالب، قریش کے سرداروں کے ساتھ شام کی طرف نکلے، حضور نبی کریم ﷺ بھی ان کے ساتھ تھے۔ جب راہب کے پاس پہنچے تو راہب ان کو ملنے کے لئے خود آ گیا، حالانکہ اس سے پہلے ملنے نہیں آتا تھا بلکہ توجہ ہی نہ دیتا تھا۔ قافلہ میں سے ہر ایک کو دیکھتا ہوا آپ ﷺ کے پاس آ گیا آپ ﷺ کا دست مبارک پکڑ کر کہنے لگا۔

ترجمہ: ''یہ تمام کائنات کے سردار، یہ رب العالمین کے رسول اور انہیں اللہ تعالیٰ نے رحمۃ للعالمین بنا کر مبعوث فرمایا ہے۔''

قریشی سرداروں نے کہا تجھے اس کا کیسے علم ہو گیا ہے؟

کہنے لگا۔ میں دیکھ رہا تھا جب تم سامنے کی گھاٹی چڑھے ہو۔

marfat.com
Marfat.com

ترجمہ: "کوئی درخت اور پتھر ایسا نہ تھا جو سجدہ نہ کر رہا ہو اور یہ (درخت اور پتھر) نبی کے لئے ہی سجدہ کرتے ہیں"۔

(ابن ابی شیبہ، ترمذی نے اسے حسن کہا، ابونعیم اور حاکم نے صحیح کہا، بھی اور بیہقی نے بھی نقل کیا تمام نے قراد (عبدالرحمن بن غزوان الضبی) سے جو ثقہ ہے اور یونس بن ابی اسحاق جو صدوق اور رجال مسلم میں سے ہے۔ ابوبکر بن ابی موسیٰ سے جو ثقہ ہے روایت کیا اور انہوں نے اپنے والد گرامی سے روایت کیا ہے۔)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بنو عامر کا ایک آدمی آپ ﷺ کی خدمت میں آیا۔ وہ طبیب تھا۔ کہنے لگا:

اے محمد ﷺ! آپ عجیب قسم کی باتیں کرتے ہیں (العیاذ باللہ) کیا میں آپ کا علاج نہ کروں؟

آپ ﷺ نے فرمایا: میں تجھے کوئی نشانی نہ دکھاؤں؟ آپ ﷺ نے سامنے کھجور کے درخت کو بلایا:

ترجمہ: "وہ اس طرح حاضر ہوا کبھی سجدہ ریز ہوتا کبھی سر اٹھاتا حتیٰ کہ آکر آپ ﷺ کی خدمت میں کھڑا ہو گیا۔

پھر آپ ﷺ نے اسے واپس جانے کا حکم دیا تو وہ اپنے مقام پر لوٹ گیا، اس پر وہ معالج (حکیم) کہنے لگا:

ترجمہ: "اللہ کی قسم اس کے بعد آپ ﷺ کی کسی بات کو کبھی بھی نہیں جھٹلاؤں گا"۔

(اسے ابویعلیٰ نے رجال صحیح سے روایت کیا ہے۔ ماسوائے ابراہیم بن حجاج کے اور وہ بھی ثقہ ہیں۔ ابن حبان نے اسے صحیح کہا ہے، طبرانی نے کبیر میں، ابن سعد، ابونعیم اور بیہقی نے دلائل میں اسی طرح نقل کیا ہے، امام احمد، ترمذی اور حاکم نے صحیح قرار دیا ہے۔ امام بخاری نے تاریخ میں، طبرانی نے کبیر میں اور دارمی و بیہقی نے بھی لفظ سجود کے علاوہ یہ روایت ذکر کی ہے ۔ مسند ابویعلیٰ، ۴، ۲۳۶)

امام احمد بن حنبل اپنی سند کے ساتھ روایت کرتے ہیں:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انصار کے ایک گھرانے

marfat.com
Marfat.com

کے پاس ایک اونٹ تھا جس پر وہ پانی (کی مشکیں لاد کر) لاتے تھے، ان کا وہ اونٹ سرکش ہوگیا اور اس نے اپنے اوپر پانی لادنے نہ دیا۔ وہ انصار آپ ﷺ کے پاس آئے انہوں نے کہا کہ ہمارے پاس ایک اونٹ تھا جس پر ہم پانی لاد کر لاتے تھے اب وہ سرکش ہوگیا ہے اور ہمیں اپنی پشت پر پانی لادنے نہیں دیتا اور ہمارے کھیت اور ہمارے باغ سوکھے پڑے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چلو۔ آپ کے اصحاب اٹھے۔ آپ ﷺ باغ میں داخل ہوئے جس کے ایک کونے میں وہ اونٹ کھڑا ہوا تھا، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس کی طرف جانے لگے، انصار نے کہا:

یارسول اللہ وہ اونٹ تو اب کاٹنے والے پاگل کتے کی طرح ہوگیا ہے اور ہمیں خطرہ ہے کہ وہ آپ پر حملہ کردے گا۔

آپ ﷺ نے فرمایا: مجھے اس سے کوئی خطرہ نہیں ہے۔ جب اونٹ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف دیکھا تو وہ آپ کی طرف آیا اور آپ کے سامنے آکر سجدہ میں گر گیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو پیشانی سے پکڑا تو وہ پہلے سے بہت زیادہ عاجز اور فرماں بردار تھا۔ یہاں تک کہ آپ نے اس کو کام میں لگا دیا، آپ کے اصحاب نے آپ سے کہا یہ بے عقل جانور آپ کو سجدہ کرتا ہے تو ہم عقل والے اس بات کے زیادہ مستحق ہیں کہ آپ کو سجدہ کریں۔ آپ ﷺ نے فرمایا کسی بشر کے لیے دوسرے بشر کو سجدہ کرنا جائز نہیں ہے اور اگر کسی بشر کے لیے دوسرے بشر کو سجدہ کرنا جائز ہوتا تو میں عورت کو یہ حکم دیتا کہ وہ اپنے خاوند کو سجدہ کرے، کیونکہ خاوند کا اپنی بیوی پر عظیم حق ہے۔

(مسند احمد ج ۳ ص ۱۵۹۔ ۱۵۸ قدیم، مسند احمد رقم الحدیث: ۱۲۶۴۱، عالم الکتب بیروت، مسند احمد رقم الحدیث: ۱۲۵۵۱، دارالحدیث قاہرہ، حمزہ احمد زین نے کہا اس حدیث کی سند صحیح ہے، حافظ الہیثمی نے بھی کہا اس حدیث کی سند صحیح ہے۔ مجمع الزوائد ج ۹ ص ۴، دلائل النبوۃ لابی نعیم رقم الحدیث: ۲۸۷، مسند البزار رقم الحدیث: ۲۴۵۴، حافظ منذری نے اس حدیث کے متعلق لکھا ہے: اس حدیث کو امام احمد نے سند جید کے ساتھ روایت کیا ہے، اس کے راوی ثقہ اور مشہور ہیں، اور امام بزار نے بھی اس کی مثل روایت کی ہے۔ اور امام نسائی نے اس کو مختصراً روایت کیا ہے الترغیب والترہیب ج ۳ ص ۵۵، مطبوعہ

marfat.com

Marfat.com

دارالحدیث قاہرہ، الترغیب والترہیب ج ۲ ص ۶۷۵، رقم الحدیث: ۲۸۹۳، مطبوعہ دار ابن کثیر بیروت، صحیح ابن حبان رقم الحدیث: ۱۴۱۶۲، السنن الکبریٰ للنسائی رقم الحدیث: ۹۱۴۷)

امام طبرانی اپنی سند کے ساتھ روایت کرتے ہیں:

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کچھ لوگ آئے اور انہوں نے کہا ہمارا اونٹ غضب ناک ہو گیا ہے اور وہ باغ میں ہے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس اونٹ کے پاس آئے اور فرمایا آؤ، وہ آپ کے پاس سر جھکائے ہوئے آیا حتیٰ کہ آپ نے اس کو نکیل ڈال دی اور وہ اونٹ اس کے مالکوں کے حوالے کر دیا۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہا یا رسول اللہ ﷺ! گویا کہ اس کو علم تھا آپ نبی ہیں؟ آپ نے فرمایا:

''مدینہ کی دو سیاہ پتھریلی زمینوں کے درمیان جو کوئی بھی ہے وہ یہ جانتا ہے کہ میں نبی ہوں سوا کافر جنوں اور انسانوں کے۔''

(المعجم الکبیر رقم الحدیث: ۱۲۷۴۴، دلائل النبوۃ لابی نعیم رقم الحدیث: ۲۷۹، دلائل النبوۃ للبیہقی ج ۶ ص ۳۰، مصنف ابن شیبہ ج ۱۱ ص ۴۷۳، سنن دارمی رقم الحدیث: ۱۱)

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے گھر ایک وحشی حمار تھا۔ جب آپ ﷺ باہر تشریف لے جاتے تو وہ کھیلتا کودتا آگے پیچھے ہوتا جب وہ محسوس کرتا آپ ﷺ تشریف لے آئے ہیں تو وہ بے حرکت ہو جاتا۔ جب تک تشریف فرما رہتے وہ بدکتا تک نہ تھا تاکہ کہیں آپ ﷺ کو تکلیف نہ ہو''۔

(اسے امام احمد نے دو طریق سے روایت کیا ہے۔ ابو یعلی، بزار، طبرانی نے اوسط میں ابو نعیم اور بیہقی نے دلائل میں اور دار قطنی نے رجال صحیح سے نقل کیا ہے۔ حافظ ابن کثیر سند امام احمد کے بارے میں لکھتے ہیں۔ یہ سند صحیح کی شرائط پر ہے مگر انہوں نے اس کی تخریج نہیں کی اور یہ حدیث مشہور ہے۔ شمائل الرسول لابن کثیر، ۲۸۳)

امام طبرانی اپنی سند کے ساتھ روایت کرتے ہیں:

عبد اللہ بن یعلی بن مرہ اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے

marfat.com
Marfat.com

ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم میں تین چیزیں دیکھیں جو مجھ سے پہلے کسی نے نہیں دیکھیں، میں آپ کے ساتھ مکہ کے ایک راستہ میں جا رہا تھا، آپ ایک عورت کے پاس سے گزرے جس کا بیٹا بہت سخت جنون میں مبتلا تھا، اس عورت نے کہا یا رسول اللہ آپ دیکھ رہے ہیں میرے بیٹے کا کیا حال ہے، آپ نے فرمایا اگر تم چاہو تو میں اس کے لیے دعا کر دوں، آپ نے اس کے لیے دعا کی پھر آپ چلے گئے، پھر آپ ایک اونٹ کے پاس سے گزرے جو اپنی گردن بڑھا کر بڑبڑا رہا تھا، آپ نے فرمایا اس اونٹ کے مالک کو بلاؤ جب وہ آیا تو آپ نے فرمایا، یہ اونٹ کہہ رہا ہے کہ میں ان کے ہاں پیدا ہوا، انہوں نے مجھ سے کام لینا شروع کر دیا حتیٰ کہ اب میں بوڑھا ہو گیا تو یہ لوگ مجھے ذبح کرنا چاہتے ہیں ، پھر آپ آگے گئے تو آپ نے دو الگ الگ درختوں کو دیکھا، آپ نے مجھ سے فرمایا جاؤ ان دونوں درختوں سے کہو کہ وہ مل کر ایک دوسرے کے ساتھ جڑ جائیں، جب وہ درخت آپس میں مل گئے تو آپ نے ان کی اوٹ میں رفع حاجت فرمائی اور فرمایا جاؤ ان سے کہو اب یہ الگ الگ ہو جائیں پھر آپ آگے گئے، جب واپس آئے تو اس بچہ کے پاس سے گزرے وہ بچوں کے ساتھ کھیل رہا تھا اس کی ماں کے پاس چھ مینڈھے تھے اس نے دو مینڈھے آپ کو ہدیہ کیے، اور کہنے لگی اس پر دوبارہ بالکل جنون طاری نہیں ہوا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"ہر چیز جانتی ہے کہ میں اللہ کا رسول ہوں ماسوا کافر یا فاسق جنوں اور انسانوں کے"۔

(المعجم الکبیر ج ۲۲ ص ۲۶۲-۲۶۱، رقم الحدیث: دلائل النبوۃ للبیہقی ج ۶ ص ۲۳ مصنف ابن ابی شیبہ ج ۱۱ ص ۴۹۳، امام حاکم اور ذہبی نے کہا ہے کہ یہ حدیث صحیح ہے، المستدرک ج ۲ ص ۶۱۸، ۶۱۷ دلائل النبوۃ لابی نعیم رقم الحدیث: ۲۹۲، ۲۸۳ ، مسند احمد ج ۴ ص ۱۷۲، قدیم مسند احمد رقم الحدیث: ۱۷۴۸۹، دار الحدیث قاہرہ، حمزہ احمد زین نے کہا اس حدیث کی سند صحیح ہے، البدایہ والنہایہ ج ۴ ص ۵۳۴، ۳، ۵:۳)

حافظ اسماعیل بن عمر بن کثیر روایت کرتے ہیں:

marfat.com
Marfat.com

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم انصار کے ساتھ ایک باغ میں داخل ہوئے، آپ کے ساتھ حضرت ابو بکر، حضرت عمر اور ایک انصاری صحابی تھے، اس باغ میں بکریاں تھیں انہوں نے آپ کو سجدہ کیا، حضرت ابو بکر نے کہا یا رسول اللہ ﷺ! ان بکریوں کی بہ نسبت آپ کو سجدہ کرنے کے ہم زیادہ حقدار ہیں، آپ نے فرمایا کسی شخص کے لیے جائز نہیں کہ وہ دوسرے کو سجدہ کرے اور اگر کسی کے لیے یہ جائز ہوتا کہ وہ دوسرے کو سجدہ کرے تو میں عورت کو حکم دیتا کہ وہ اپنے خاوند کو سجدہ کرے۔

(البدایہ والنہایہ ج ۴ ص ۵۳۷)

حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ انصار کی حویلی میں داخل ہوئے وہاں دو اونٹ آپس میں لڑ رہے تھے۔

"جب رسول اللہ ﷺ کو انہوں نے دیکھا تو دونوں نے اپنے چہرے زمین پر رکھ دیئے"۔

صحابہ نے عرض کیا، ہم بھی آپ ﷺ کو سجدہ کرنا چاہتے ہیں۔ فرمایا کسی انسان کا دوسرے انسان کو سجدہ کرنا جائز نہیں اگر جائز ہوتا تو میں خاوند کے عظیم حق کی بنا پر بیوی کو سجدہ کا حکم دیتا۔

(اس کی سند حسن ہے۔ صحیح ابن حبان، ۳۰، ۱۵۸)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں حضور نبی کریم ﷺ کے ساتھ سفر میں تھا۔ اچانک ایک اونٹ بلبلاتا ہوا حاضر ہوا۔

"جب وہ سامنے راستہ کے درمیان پہنچا تو سجدہ ریز ہو گیا"۔

آپ ﷺ نے پوچھا اس کا مالک کون ہے؟ لوگوں نے کہا حضور ﷺ! یہ اونٹ ہمارا ہے۔ فرمایا کیا معاملہ ہے؟ عرض کیا یہ بیس سال سے ہمارے پاس ہے اب اس کی عمر زیادہ ہو گئی ہے ہم اسے ذبح کر کے تقسیم کرنا چاہتے ہیں۔ فرمایا کیا مجھے بیچتے ہو؟ عرض کیا۔

marfat.com
Marfat.com

ترجمہ: [illegible]

آپ نے فرمایا:

''موت تک اس سے حسن سلوک کرو''۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا:

ترجمہ: '' ہم آپ ﷺ کو سجدہ کرنے کا جانوروں سے زیادہ حق رکھتے ہیں''۔

فرمایا کسی انسان کا کسی انسان کو سجدہ جائز نہیں۔ اگر جائز ہوتا تو خواتین، خاوندوں کو سجدہ کرتیں۔

(اسے ابن ابی شیبہ، بیہقی اور ابو نعیم نے دلائل میں اور دارمی نے روایت کیا ہے۔ حافظ ابن کثیر کہتے ہیں اس کی سند جید اور راوی ثقہ ہیں۔ الدارمی، ۱، ۸۱)

بھوکے، خونخوار شیر کی اطاعت

محمد بن منکدر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے خادم حضرت سفینہ رضی اللہ عنہ روم کی سرزمین میں لشکر سے بچھڑ گئے۔ سمندری سفر تھا۔ کشتی ٹوٹ گئی اور وہ اس کے ایک تختے پر تھے اس تختے نے ان کو شیروں کے جنگل میں پہنچا دیا۔ اچانک ایک شیر ان کی طرف حملہ کے لئے بڑھا تو انہوں نے کہا:

''میں رسول اللہ ﷺ کا خادم ہوں اور اس طرح یہاں پہنچا ہوں''

یہ سن کر اس نے سر جھکا دیا اور دم ہلاتا ہوا ان کے پاس آ گیا۔ پھر ان کو اپنے اوپر سوار کر لیا اور جنگل سے نکل کر راستہ پر لے آیا اور واپس جاتے ہوئے یوں آہستہ آہستہ بولنے لگا جیسے ان کو الوداع کہہ رہا ہو۔

(مشکوٰۃ میں ۵۹۴۹ ہے حاکم نے اس کو صحیح قرار دیا، ذہبی نے اس حکم کو ثابت رکھا، طبرانی نے کبیر میں، عبدالرزاق نے مصنف میں، ابو نعیم نے حلیہ اور دلائل میں، بیہقی اور حمیدی نے دلائل میں، ابو یعلیٰ نے، سیوطی نے اس کو خصائص میں ابن سعد [illegible] کی طرف [illegible] رجال ثقہ ہیں [illegible] محمد بن منکدر سے نقل کیا ہے۔ لیکن ان سے [illegible]

marfat.com

Marfat.com

زہریلا گوشت بول اٹھا:

محبت کا ایک تقاضا یہ بھی ہے کہ محبت کرنے والا ہر اس شے سے ڈرتا ہے جس سے اس کے محبوب کو خطرہ ہو۔ خطرے کی اطلاع دینے کے لئے محبت کرنے والا بے اختیار ،محبت کے جذبے سے مجبور ہو کر بول اٹھتا ہے اور اس کے لئے خاموش رہنا ہرگز ممکن نہیں رہتا۔

جب غزوہ خیبر اپنے اختتام کو پہنچا تو ایک یہودی عورت نے صحابہ سے پوچھا حضور نبی کریم ﷺ بکری کے گوشت کا کون سا حصہ پسند کرتے ہیں؟ اسے بتا دیا گیا، اس نے بکری ذبح کر کے پکائی اور اس کی دستی کو زہر آلود کر کے آپ ﷺ کی خدمت میں پیش کیا۔ آپ ﷺ اور آپ ﷺ کے صحابہ کھانا تناول کرنے کے لیے جلوہ افروز ہوئے، ابھی لقمہ کو اٹھا کر منہ میں رکھا ہی تھا کہ اس دستی نے اطلاع دی:۔

ترجمہ: ''میں، بلکہ تمام بکری زہر آلود ہے''۔

آپ ﷺ نے صحابہ کو کھانے سے منع فرما دیا۔ آپ ﷺ نے یہود سے پوچھا تو انہوں نے اس بات کا اعتراف کر لیا۔

حضرت انس بن مالک سے روایت ہے ایک یہودی عورت نے زہر آلود گوشت آپ ﷺ کو پیش کیا، آپ ﷺ نے تناول فرمایا پھر اس خاتون کو آپ ﷺ کی خدمت میں لایا گیا تو اس نے اعتراف کرتے ہوئے کہا میں آپ ﷺ کو قتل کرنا چاہتی تھی۔ آپ ﷺ نے فرمایا۔

''اللہ تعالیٰ نے تجھے ناکام فرما دیا ہے''۔

(البخاری، کتاب الہبہ، البخاری، کتاب الطب)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ جب خیبر فتح ہوا تو آپ ﷺ کی

marfat.com
Marfat.com

خدمت میں زہر آلود بکری کا گوشت لایا گیا۔

آپ ﷺ نے فرمایا جو یہودی یہاں ہیں ان کو میرے پاس لاؤ جب ان کو اکٹھا کر دیا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا میں تم سے ایک بات پوچھنا چاہتا ہوں تم سچ کہو گے انہوں نے کہا ہاں ضرور فرمایا تمہارا والد کون ہے؟ کہنے لگے فلاں ہے فرمایا تم نے جھوٹ بولا تمہارا والد تو فلاں ہے۔ کہنے لگے آپ ﷺ نے سچ کہا۔ فرمایا: ایک اور بات پوچھتا ہوں تم سچ کہو گے؟ کہنے لگے: ہاں۔ فرمایا: کیا تم نے اس بکری میں زہر ملایا تھا؟ کہنے لگے: ہاں۔ فرمایا: کیوں ایسا کیا؟ کہنے لگے:

ہم نے چاہا تھا اگر آپ ﷺ سچے نہیں ہیں (معاذ اللہ) تو ہماری جان چھوٹ جائے گی اور اگر آپ ﷺ نبی ہیں تو نقصان ہی نہ دے گا"۔

(صحیح البخاری، کتاب الطب)

ابو داؤد میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے صحابہ کو کھانے سے منع فرما کر اس یہودی عورت کو طلب فرمایا اور پوچھا کیا تو نے اس میں زہر ڈالا ہے؟ کہنے لگی آپ ﷺ کو کس نے بتایا؟ فرمایا۔

ترجمہ "مجھے اس دستی نے اطلاع دی ہے"۔

(سنن ابو داؤد، کتاب الدیات)

بغیر اجازت ذبح ہونے والی بکری کی پکار:

حضرت جابر بن عبداللہ سے روایت ہے کہ ہم ایک جنازہ کے لئے رسول ﷺ کے ساتھ نکلے۔ میں نے دیکھا آپ ﷺ قبر کھودنے والے کو ہدایت دے رہے ہیں کہ اسے پاؤں اور سر کی طرف سے کشادہ کرو۔ جب واپس ہوئے تو ایک خاتون نے کھانے کے لئے عرض کیا۔ آپ ﷺ تشریف لائے۔ پہلے آپ ﷺ نے شروع فرمایا پھر صحابہ نے، کیونکہ صحابہ رضی اللہ عنہم کی عادت تھی کہ آپ ﷺ سے پہلے وہ شروع نہیں کرتے تھے۔ آپ

marfat.com
Marfat.com

ﷺ نے منہ میں لقمہ رکھا ہی تھا کہ فرمایا:۔

''میں نے محسوس کرلیا ہے کہ اس بکری کو مالک کی اجازت کے بغیر ذبح کیا گیا ہے''۔

آپ ﷺ نے خاتون سے پوچھا تو اس نے عرض کیا:

یارسول اللہ ﷺ میں نے بکری خریدنے کے لئے آدمی بھیجا تھا مگر نہ ملی پھر پڑوسی کی طرف پیغام بھیجا کہ اپنی بکری ہمیں بیچ دو مگر وہ بھی وہاں موجود نہ تھے پھر میں نے اس کی بیوی کو پیغام بھیجا تو اس نے بکری بھیج دی۔(ایک دوسری روایت میں ہے کہ خاتون سے پوچھا تو عرض کرنے لگیں یا نبی اللہ ﷺ! ہمارے اور سعد بن معاذ کے خاندان میں اس قدر باہمی اعتماد ہے کہ چیزوں کی قیمتیں پوچھے بغیر ہم ان کی اور وہ ہماری چیزیں استعمال کرتے ہیں۔)

آپ ﷺ نے فرمایا اس کا گوشت قیدیوں کو کھلایا جائے۔

(اسے امام ابوداؤد، امام احمد، بیہقی اور دارقطنی نے اسناد صحیحہ سے بیان کیا ہے۔)

اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی اور حبیب ﷺ کو مال حرام سے محفوظ رکھا اور اس لقمہ سے آگاہ کرایا جسے آپ ﷺ نے منہ میں ڈالا تھا، یہ اللہ تعالیٰ کی آپ ﷺ پر خصوصی عنایت ہے۔

رسول اللہ ﷺ سے ملاقات کا شوق ہونا

محبت کی ایک علامت یہ ہے کہ محبوب سے ملاقات کا شوق ہو، ہر طالب اور محب اپنے مطلوب اور محبوب سے ملاقات کا خواہش مند ہوتا ہے، اس لئے رسول اللہ ﷺ سے محبت کی علامت یہ ہے کہ مسلمان کے دل میں آپ ﷺ کی زیارت اور آپ ﷺ سے ملاقات کا شوق ہو۔

امام مسلم روایت کرتے ہیں:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:۔

marfat.com
Marfat.com

میری امت میں مجھ سے سب سے زیادہ محبت کرنے والے لوگ میرے بعد ہوں گے، ان میں سے کسی ایک شخص کی یہ تمنا ہوگی کہ کاش اس کے تمام اہل اور مال کے بدلہ میں اس کو میری زیارت ہو جائے۔

(امام مسلم بن حجاج قشیری، صحیح مسلم ج ۲ ص ۳۷۹، امام احمد بن حنبل، مسند احمد ج ۵ ص ۱۵۶،۱۷۰)

آپ ﷺ کی تشریف آوری پر تمام شہر مدینہ کا روشن ہو جانا:

محبت کرنے والا اپنے محبوب کی آمد پر خوشی اور مسرت کا اظہار کرتا ہے اور اسی طرح محبوب کی جدائی پر غمگین اور افسردہ ہو جاتا ہے۔ شہر مدینہ بھی آپ سے محبت کرتا ہے۔ کیونکہ اس کا معاملہ بھی اسی طرح ہے۔ ہجرت کے موقعہ پر جب آپ ﷺ کی تشریف آوری ہوئی اور جب رفیق اعلیٰ کی طرف آپ ﷺ کا وصال ہوا، حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جس روز آپ ﷺ مدینہ طیبہ تشریف فرما ہوئے تو:

اَضَاءَ مِنَ الْمَدِیْنَۃِ کلُ شیءٍ

ترجمہ ''مدینہ کی ہر شے روشن ہوگئی''۔

اور جس دن آپ کا وصال ہوا تو

اَظْلَمَ مِنَ الْمَدِیْنَۃِ کلُ شیءٍ

ترجمہ ''مدینہ کی ہر شے تاریک ہوگئی''۔

جب ہم تدفین سے فارغ ہوئے تو ہمارے دل نہایت ہی پریشان و مضطرب تھے۔

(مسند احمد ۳، ۲۲، امام احمد، ترمذی، ابن حبان اور حاکم نے اسے صحیح قرار دیا ہے، اسے ابن ماجہ بھی روایت کیا ہے۔)

یعنی جس طرح محب، محبوب کی آمد پر خوش ہو جاتا ہے اور جدائی پر غمزدہ ہو جاتا ہے۔ شہر مدینہ بھی آپ ﷺ کی تشریف آوری پر خوش ہو کر روشن ہو گیا اور جب وصال ہوا تو تاریک ہو کر غم کا اظہار کرنے لگا۔

marfat.com
Marfat.com

رسول اللہ ﷺ کے محبوبوں سے محبت کرنا

محبت کی ایک علامت یہ ہے کہ انسان محبوب کے محبوبوں سے بھی محبت کرتا ہے اس لیے رسول اللہ ﷺ کے محبت کا تقاضا یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے اصحاب' اہل بیت اور ازواج مطہرات سے بھی محبت ہو۔

محبت رسول ﷺ کی علامت تعظیم صحابہ:

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:۔

میرے کسی صحابہ کو گالی نہ دو کیونکہ اگر تم میں سے کوئی کوہ اُحد کے برابر بھی سونا خرچ کرے تو اُس کے ایک صاع (تقریباً ساڑھے چار کلوگرام) بلکہ نصف صاع کے ثواب کو بھی نہیں پہنچے گا۔

(مشکوٰۃ، باب مناقب الصحابۃ، الفصل الاول، بحوالہ بخاری ومسلم)

ابو بردہ نے اپنے والد محترم سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے سر مبارک آسمان کی طرف اُٹھایا اور آپ ﷺ سر اقدس کو اکثر آسمان کی طرف اُٹھایا کرتے تھے اور فرمایا کہ ستارے آسمان کے لئے باعثِ امن ہیں۔ جب ستارے چلے جائیں گے تو آسمان پر وہ واقع ہو جائے گا جس کا اُس سے وعدہ کیا گیا ہے۔ میں اپنے صحابہ کے لئے امن ہوں۔ جب میں چلا جاؤں گا تو میرے صحابہ پر واقع ہو جائے گا جو اُن سے وعدہ کیا گیا اور میرے صحابہ میری اُمت کے لیے امن ہیں۔ جب میرے صحابہ چلے جائیں گے تو میری اُمت پر واقع ہو جائے گا جو اُس سے وعدہ کیا گیا ہے۔

(مشکوٰۃ، باب مناقب الصحابۃ، الفصل الاول، بحوالہ مسلم)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:۔

لوگوں پر ایک زمانہ ایسا بھی آئے گا کہ لوگوں میں سے ایک جماعت جہاد کرے

marfat.com
Marfat.com

گی تو لوگ کہیں گے:

کیا آپ میں رسول اللہ ﷺ کا کوئی صحابی ہے؟ وہ کہیں گے ہاں۔

پس انہیں فتح دی جائے گی۔ پھر لوگوں پر ایسا زمانہ بھی آئے گا کہ لوگوں میں سے ایک جماعت جہاد کرے گی تو اِن سے کہا جائے گا:

کیا آپ کے درمیان رسول اللہ ﷺ کے کسی صحابی کا کوئی ساتھی ہے؟ وہ کہیں گے ہاں۔

پس اُنہیں فتح دی جائے گی۔ پھر لوگوں پر ایسا زمانہ بھی آئے گا کہ لوگوں کی ایک جماعت جہاد کرے گی تو اُن سے کہا جائے گا:

کیا آپ میں رسول اللہ ﷺ کے اصحاب کے ساتھی کا کوئی ساتھی ہے؟ وہ کہیں گے، ہاں۔ پس انہیں فتح دی جائے گی۔

(مشکوٰۃ، باب مناقب الصحابۃ، الفصل الاول، بحوالہ بخاری ومسلم)

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:۔

میری امت میں بہتر زمانہ میرا ہے۔ پھر اُن کے ساتھ والوں کا، پھر اُن کے ساتھ والوں کا۔ پھر اُن کے بعد ایسے لوگ ہوں گے کہ گواہی دیں گے اور اُنہیں گواہ بنایا نہیں جائے گا۔ خیانت کریں گے اور امین نہیں بنائے جائیں گے۔ نذر مانیں گے لیکن پوری نہیں کریں گے اور اُن پر موٹاپا چھا جائے گا۔ ایک اور روایت میں ہے کہ وہ حلف اٹھائیں گے اوران سے قسم لی نہیں جائے گی۔

(مشکوٰۃ، باب مناقب الصحابۃ، الفصل الاول، بحوالہ بخاری ومسلم)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:۔

میرے صحابہ کی عزت کرو کیونکہ وہ تم میں سے بہتر ہیں۔ پھر اُن کے ساتھ والے، پھر اُن کے ساتھ والے، پھر جھوٹ عام ہو جائے گا۔ یہاں تک کہ آدمی قسم دے گا اور اُس سے طلب نہیں کی جائے گی۔ آگاہ ہو جاؤ جس کو جنت کے اندر جانا پسند ہے تو جماعت کو

marfat.com
Marfat.com

لازم پکڑے۔ کیونکہ اکیلے کے ساتھ شیطان ہے اور وہ دو سے دور رہتا ہے اور آدمی کسی عورت کے پاس تنہا نہ رہے۔ کیونکہ تیسرا شیطان ہے۔ جس کو نیکی اچھی لگے اور برائی کو بُرا سمجھے، وہ مومن ہے۔

(مشکوٰۃ، باب مناقب الصحابہ، الفصل الثانی، بحوالہ سنن نسائی، اس کی اسناد صحیح ہیں اور اس کے رجال بخاری والے ہیں سوائے ایک ابراھیم بن حسن خثعمی کے کیونکہ شیخان نے اُس سے تخریج نہیں کی لیکن وہ ثقہ ثابت ہے۔ "لمعات ومرقات")

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:۔

اُس مسلمان کو آگ نہیں چھوئے گی جس نے مجھے دیکھا یا مجھے دیکھنے والے کو۔

(مشکوٰۃ، باب مناقب الصحابہ، الفصل الثانی، بحوالہ سنن ترمذی)

حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:۔

میرے صحابہ کے بارے میں اللہ سے ڈرنا، میرے صحابہ کے بارے میں اللہ سے ڈرنا۔ میرے بعد انہیں نشانہ نہ بنالینا۔ جو اُن سے محبت کرتا ہے تو مجھ سے محبت رکھنے کے باعث محبت کرتا ہے اور جو اُن سے عداوت رکھتا ہے تو مجھ سے عداوت رکھنے کے باعث عداوت رکھتا ہے۔ جس نے اُنہیں تکلیف دی اُس نے مجھے تکلیف دی اور جس نے مجھے تکلیف دی اُس نے اللہ تعالیٰ کو تکلیف دی اور جس نے اللہ تعالیٰ کو تکلیف دی تو قریب ہے کہ وہ اُسے پکڑے۔

(مشکوٰۃ، باب مناقب الصحابہ، الفصل الثانی، بحوالہ سنن ترمذی، امام ترمذی کہا کہ یہ حدیث غریب ہے)۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:۔

میری امت میں میرے صحابہ کی مثال نمک جیسی ہے کیونکہ نمک کے بغیر کھانا درست نہیں ہوتا۔

حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:۔

ہمارا نمک جا چکا، اب ہم کس طرح درست رہ سکتے ہیں۔

(مشکوٰۃ، باب مناقب الصحابہ، الفصل الثانی، بحوالہ شرح السنۃ)

marfat.com

Marfat.com

عبداللہ بن بُریدہ نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:۔

میرے صحابہ میں سے جو بھی کسی سرزمین میں فوت ہوگا تو اُن لوگوں کا قائد بنا کر اٹھایا جائے گا اور قیامت کے روز اُن کے لئے نور ہوگا۔

(مشکوٰۃ، باب مناقب الصحابۃ، الفصل الثالث، بحوالہ سنن ترمذی، امام ترمذی نے کہا کہ یہ حدیث غریب ہے)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:۔

جب تم لوگوں کو دیکھو کہ میرے صحابہ کو گالیاں دیتے ہوں تو کہو:

تمہاری شرارت پر اللہ کی لعنت۔

(مشکوٰۃ، باب مناقب الصحابۃ، الفصل الثالث، بحوالہ ترمذی)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سُنا:۔

میں نے اپنے رب سے اپنے صحابہ کے اختلاف سے متعلق سوال کیا جو میرے بعد ہوگا۔ میری طرف وحی فرمائی کہ اے محمد ﷺ! تمہارے اصحاب میرے نزدیک آسمان کے تاروں کی طرح ہیں جس کے بعض، بعض سے قوی ہیں لیکن سب نورانی ہیں۔ اپنے اختلاف میں وہ جس موقف پر ہیں اُن میں سے جو کسی کو اختیار کرے وہ میرے نزدیک ہدایت پر ہے۔ راوی کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:۔

میرے صحابہ تاروں کی طرح ہیں۔ اُن میں سے جس کی پیروی کرو گے تو ہدایت ہی پاؤ گے۔

(مشکوٰۃ، باب مناقب الصحابۃ، الفصل الثالث، بحوالہ رزین)

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے سُنا:۔

ان سے مومن ہی محبت رکھتا ہے اور منافق ہی بغض رکھتا ہے جو ان سے محبت کرے اللہ تعالیٰ اس سے محبت کرتا ہے اور جو ان سے عداوت رکھے وہ اللہ تعالیٰ کا ناپسندیدہ ہے۔ راوی

marfat.com
Marfat.com

کہتے ہیں ہم نے عدی بن ثابت سے پوچھا کیا آپ نے حضرت براء رضی اللہ عنہ سے خود سنا۔ فرمایا: انہوں نے مجھ ہی سے تو بیان کیا۔

(یہ حدیث صحیح ہے۔ امام ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی، جامع ترمذی ص ۵۵۳)

حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے انہیں جنگ ذات السلاسل کا سردار مقرر فرمایا، فرماتے ہیں میں نے حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ کو لوگوں میں سے کون زیادہ محبوب ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا:۔

''عائشہؓ'' عرض کیا مردوں میں سے؟

فرمایا:۔ ان کے والد (یعنی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ)

(یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ امام ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی، جامع ترمذی ص ۵۵۱)

محبت رسول ﷺ کی علامت محبت اہل بیت

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

سنو اے لوگو! میں تو صرف ایک بشر ہوں، عنقریب میرے پاس اللہ کا سفیر (یعنی ملک الموت) آئے گا اور میں اس کی دعوت کو قبول کروں گا، میں تم میں دو بھاری چیزیں چھوڑنے والا ہوں ان میں سے ایک اللہ کی کتاب ہے جس میں ہدایت اور نور ہے سو تم اللہ کی کتاب کو پکڑ لو اور اس کا دامن تھام لو۔ پھر آپ نے کتاب اللہ پر برانگیختہ کیا (یعنی اس پر عمل کرنے کی اہمیت بیان کی) اور اس کی طرف راغب کیا، اور فرمایا دوسری بھاری چیز میرے اہل بیت ہیں، میں تم کو اپنے اہل بیت کے متعلق اللہ کی یاد دلاتا ہوں، حصین نے حضرت زید بن ارقم سے پوچھا:

اے زید! آپ کے اہل بیت کون ہیں؟ کیا آپ کی ازواج مطہرات آپ کی اہل بیت نہیں ہیں؟

marfat.com
Marfat.com

حضرت زید بن ارقم نے کہا آپ کی ازواج مطہرات بھی اہل بیت ہیں لیکن (اس ارشاد میں) آپ کے اہل بیت سے مراد وہ لوگ ہیں جن پر آپ کے بعد صدقہ کرنا حرام ہے، حصین نے پوچھا وہ کون ہیں؟ انہوں نے کہا وہ آل علی، آل عقیل، آل جعفر اور آل عباس ہیں، اس نے پوچھا ان سب پر صدقہ حرام ہے؟ انہوں نے کہا ہاں۔

(صحیح مسلم رقم الحدیث: ۲۴۰۸، السنن الکبریٰ للنسائی رقم الحدیث: ۸۱۷۵)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو حج کے موقع پر دیکھا آپ اپنی اونٹنی القصواء پر سوار ہو کر خطبہ دے رہے تھے، آپ فرما رہے تھے:

اے لوگو! میں نے تم میں دو ایسی چیزیں چھوڑی ہیں کہ اگر تم نے ان کو پکڑ لیا تو تم کبھی گمراہ نہیں ہو گے۔ اللہ کی کتاب اور اولاد، میرے اہل بیت۔

(سنن الترمذی رقم الحدیث: ۳۷۸۶، المعجم الکبیر رقم الحدیث: ۲۶۸۰)

نبی کریم ﷺ کے لے پالک حضرت عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ پر یہ آیت حضرت ام سلمہ کے گھر میں نازل ہوئی:

''اے رسول ﷺ کے گھر والو! اللہ کا صرف یہ ارادہ ہے کہ تم سے ہر قسم کی نجاست دور رکھے اور تم کو خوب ستھرا اور پاکیزہ رکھے۔'' (الاحزاب: ۳۳)

نبی کریم ﷺ نے حضرت فاطمہ، حضرت حسن اور حضرت حسین رضی اللہ عنہم کو بلوایا اور ان سب کو ایک چادر میں ڈھانپ لیا، اور حضرت علی رضی اللہ عنہ آپ کی پشت کے پیچھے تھے پس آپ نے ان کو بھی اس چادر میں ڈھانپ لیا پھر کہا اے اللہ! یہ میرے اہل بیت ہیں، تو ان سے (ہر قسم کی) نجاست کو دور رکھنا اور ان کو خوب پاکیزہ رکھنا، حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے کہا یا رسول اللہ ﷺ! آیا میں بھی ان کے ساتھ ہوں؟ آپ نے فرمایا تم اپنے مقام پر ہو اور میری طرف منسوب ہو، نیک ہو، دوسری روایت میں ہے تم خیر پر ہو۔

marfat.com
Marfat.com

(سنن الترمذی رقم الحدیث: ۳۷۸۷، ۳۲۰۵)

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

میں تم میں ایسی چیزیں چھوڑ کر جا رہا ہوں کہ اگر تم نے ان کو تھام لیا تو تم میرے بعد کبھی گمراہ نہیں ہو گے۔ ان میں سے ایک دوسری سے زیادہ عظیم ہے، ایک کتاب اللہ ہے۔ یہ وہ رسی ہے جو آسمان سے زمین تک تانی ہوئی ہے اور دوسری میری اولاد، میرے اہل بیت ہیں، وہ ہرگز ایک دوسرے سے الگ نہیں ہوں گے حتی کہ وہ دونوں میرے پاس حوض پر وارد ہوں گے، پس غور کرو کہ تم میرے بعد ان سے کس طرح پیش آتے ہو۔

(سنن الترمذی رقم الحدیث: ۳۷۸۸، مصنف ابن ابی شیبہ ج ۱۰ ص ۵۰۶، مسند احمد ج ۳ ص ۱۴، ۱۷، ۲۶، ۵۹، مسند ابو یعلی رقم الحدیث: ۱۰۲۱، ۱۰۲۷، الضعفاء للعقیلی ج ۲ ص ۲۵۰، المعجم الکبیر رقم الحدیث: ۲۶۷۸، المعجم الاوسط رقم الحدیث: ۳۵۶۶، المعجم الصغیر رقم الحدیث: ۳۶۳)

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت فاطمہ، حضرت حسن اور حضرت حسین رضی اللہ عنہم کو (امام طبرانی کی دیگر روایات میں حضرت علی کا ذکر بھی ہے) کو ایک کپڑے میں داخل کیا (ایک حدیث میں سیاہ چادر کا ذکر ہے) پھر فرمایا:

اے اللہ! یہ میرے اہل بیت ہیں۔

میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! مجھے بھی ان کے ساتھ داخل فرمالیں۔ آپ نے فرمایا تم (بھی) میرے اہل بیت سے ہو، دیگر روایات میں سورۃ الاحزاب کی آیت نمبر ۳۳ کی تلاوت کا بھی ذکر ہے۔

(المعجم الکبیر رقم الحدیث: ۲۶۷۳، ۲۶۷۲)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آیت:

اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ وَ يُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْرًا۔

(سورۃ الاحزاب: ۳۳)

marfat.com
Marfat.com

"اے رسول اللہ ﷺ کے گھر والو اللہ کا صرف یہ ارادہ ہے کہ تم سے ہر قسم کی نجاست دور رکھے اور تم کو خوب ستھرا اور پاکیزہ رکھے۔" (الاحزاب:۳۳)

(یہ آیت) حضرت علی، حضرت فاطمہ، حضرت حسن، اور حضرت حسین رضی اللہ عنہم کے متعلق نازل ہوئی ہے۔

(مسند البزار رقم الحدیث:۲۶۱۱، تاریخ دمشق الکبیر ج۶۳ ص۶۶، رقم الحدیث:۲۶۱۱)

ابوالحمراء بلال بن الحارث رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہر روز حضرت علی اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہما کے دروازے پر جا کر فرماتے:

الصلاۃ الصلاۃ (نماز کے لیے اٹھو) اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ وَ يُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْراً. (سورۃ الاحزاب: ۳۳)

"اے رسول ﷺ کے گھر والو! اللہ کا صرف یہ ارادہ ہے کہ تم سے ہر قسم کی نجاست دور رکھے اور تم کو خوب ستھرا اور پاکیزہ رکھے۔"

(تاریخ دمشق الکبیر ج۴ ص۱۹۸، رقم الحدیث:۱۰۷۸)

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ اور مدینہ کے درمیان غدیر خم کے مقام پر خطبہ دینے کے لیے کھڑے ہوئے، آپ نے اللہ کی حمد اور ثناء کے بعد وعظ اور نصیحت کی، اس کے بعد آپ نے فرمایا: سنو اے لوگو! عنقریب میرے پاس اللہ کی طرف لے جانے والا آئے گا اور میں چلا جاؤں گا، اور میں تم میں دو عظیم چیزیں چھوڑ کر جا رہا ہوں، ان میں سے پہلی عظیم چیز اللہ کی کتاب ہے جس میں ہدایت اور نور ہے، سو تم اللہ کی کتاب کو لازم رکھو اس سے وابستہ رہو، پھر آپ نے کتاب پر برانگیختہ کیا اور اس کی ترغیب دی، پھر فرمایا اور دوسری عظیم چیز میرے اہل بیت ہیں، میں اپنے اہل بیت کے متعلق تمہیں اللہ کا حکم یاد دلاتا ہوں، میں اپنے اہل بیت کے متعلق تمہیں اللہ کا حکم یاد دلاتا ہوں، میں اپنے اہل بیت کے متعلق تمہیں اللہ کا حکم یاد دلاتا ہوں۔

(صحیح مسلم رقم الحدیث:۲۴۰۸، مسند احمد ج۴ ص۱۷-۱۴)

marfat.com

Marfat.com

آپ ﷺ نے قرآن مجید اور اہل بیت دونوں کو ثقلین فرمایا کیونکہ ان دونوں کے ساتھ وابستہ رہنا اور ان کے احکام پر عمل کرنا ثقیل ہے، اور ہر وہ چیز جو نفیس اور عظیم ہو اس کو عرب ثقیل کہتے ہیں، آپ نے ان دونوں کو ثقلین فرمایا کیونکہ یہ دونوں بہت عظیم قدر و منزلت اور بلند مرتبے والی ہیں۔

(اکمال المعلم بفوائد مسلم ج ۷ ص ۴۱۹)

آپ نے تین بار فرمایا میں اپنے اہل بیت کے متعلق تمہیں اللہ کا حکم یاد دلاتا ہوں، ہو سکتا ہے اس سے مراد یہ حکم ہو:

قُلْ لَا اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبٰى (الشوریٰ: ۲۳)

ترجمہ: ''آپ کہیے کہ میں تم سے اس تبلیغ دین پر اس کے سوا اور کوئی اجر طلب نہیں کرتا کہ تم میرے قرابت داروں سے محبت رکھو''۔

آپ نے جو تین بار یہ وصیت فرمائی ہے اس میں بہت عظیم تاکید ہے، جس کا تقاضا یہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی آل اور آپ کے اہل بیت کا احترام اور ان کی تعظیم واجب ہے اور یہ ان فرائض میں سے ہے جن کا ترک کرنا کسی شخص کے لیے کسی حال میں جائز نہیں ہے، اور اس کا سبب ان کی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ خصوصیت ہے، اور اس وجہ سے کہ وہ آپ کا جز ہیں۔ جس طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:

فاطمہ رضی اللہ عنہا میرا جز ہے جو چیز اس کو اذیت پہنچاتی ہے وہ مجھے اذیت پہنچاتی ہے

(صحیح البخاری ۵۲۷۸، صحیح مسلم ۲۴۴۹، سنن ابو داود: ۲۰۷۱، سنن الترمذی ۳۸۶۷)

اس کے باوجود بنو امیہ (یزید اور مروانیوں) نے ان کے عظیم حقوق کو پامال کیا اور آپ کے حکم کی نافرمانی کی انہوں نے اہل بیت کا خون بہایا ان کی پاک خواتین کو قید کیا ان کے بچوں کو گرفتار کیا، ان کے گھروں کو ویران کیا اور ان کے شرف اور ان کی فضیلت کا انکار کیا، ان پر لعن طعن کرنے کو جائز قرار دیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اس وصیت

marfat.com
Marfat.com

کی مخالفت کی اور اس پر عمل کرنے کے بجائے اس کے الٹ اور آپ کے حکم اور آپ کی خواہش کے برعکس کام کیے۔ جب وہ بروز قیامت آپ کے سامنے کھڑے ہوں گے تو آپ کو کیا منہ دکھائیں گے اور اس وقت ان کی کیسی ذلت اور رسوائی ہو گی!

(تبیان القرآن از علامہ غلام رسول سعیدی بحوالہ المفہم ج ۶ ص ۳۰۴)

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی:

آؤ ہم اپنے بیٹوں کو بلائیں اور تم اپنے بیٹوں کو (۳:۶۱)

تو رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی، حضرت فاطمہ، حضرت حسن اور حضرت حسین رضی اللہ عنہم اجمعین کو بلایا اور کہا:۔

اے اللہ! یہ میرے اہل بیت ہیں۔

(مشکوٰۃ، باب مناقب اہل بیت النبی ﷺ الفصل الاول، بحوالہ صحیح مسلم)

حضرت براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب ابراہیم رضی اللہ عنہ فوت ہوئے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:۔

بے شک اس کے لئے جنت میں دودھ پلانے والی ہے۔

(مشکوٰۃ، باب مناقب اہل بیت النبی ﷺ الفصل الاول، بحوالہ صحیح بخاری)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ہم نبی کریم ﷺ کی بیویاں آپ ﷺ کے پاس تھیں کہ فاطمہ آ گئیں، ان کا چلنا رسول اللہ ﷺ کے چلنے سے مختلف نہیں تھا۔ جب آپ ﷺ نے انہیں دیکھا تو فرمایا:۔

میری بیٹی، خوش آمدید۔ پھر انہیں بٹھایا اور ان کے ساتھ سرگوشی فرمائی تو وہ بہت زیادہ روئیں جب آپ ﷺ نے ان کا غم ملاحظہ فرمایا تو دوبارہ سرگوشی فرمائی تو وہ ہنسنے لگیں۔ جب رسول اللہ ﷺ تشریف لے گئے تو میں نے پوچھا کہ تم سے کیا سرگوشی فرمائی تھی؟ آپ نے فرمایا: میں رسول اللہ ﷺ کے راز کو فاش نہیں کر سکتی۔ جب حضور ﷺ نے وفات پائی تو میں

marfat.com
Marfat.com

نے کہا۔ میں تمہیں اس حق کا واسطہ دیتی ہوں جو میرا تم پر ہے کہ مجھے وہ بات بتا دو۔ فرمایا ہاں اب بتا دیتی ہوں۔ پہلی دفعہ جب آپ ﷺ نے مجھ سے سرگوشی فرمائی تو بتایا کہ جبرئیل علیہ السلام میرے ساتھ ہر سال ایک دفعہ قرآن مجید کا دور کیا کرتے تھے اور اس سال دو بار کیا ہے۔ میرے خیال میں میرا آخری وقت قریب آ گیا ہے لہٰذا اللہ تعالیٰ سے ڈرنا اور صبر کرنا کیونکہ میں تمہارے لئے اچھا پیش رو ہوں۔ پس میں روئی جب میری پریشانی ملاحظہ فرمائی تو دوبارہ سرگوشی کی اور فرمایا:۔

اے فاطمہ! کیا تم اس بات پر راضی نہیں ہو کہ تم جنتی عورتوں کی سردار ہو یا ایمان والی عورتوں کی۔ دوسری روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے مجھ سے سرگوشی فرمائی کہ میں اس تکلیف میں وفات پا جاؤں گا تو میں رونے لگی۔ پھر سرگوشی فرماتے ہوئے مجھے بتایا کہ آپ کے اہل بیت میں سے سب سے پہلے میں آپ ﷺ سے جاملوں گی تو میں ہنس پڑی۔

(مشکوٰۃ، باب مناقب اہل بیت النبی ﷺ الفصل الاول، بحوالہ صحیح مسلم، صحیح بخاری)

حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:۔

فاطمہ رضی اللہ عنہا میرے جسم کا ٹکڑا ہے جس نے اسے ناراض کیا اس نے مجھے ناراض کیا۔ دوسری روایت میں ہے کہ وہ چیز مجھے پریشان کرتی ہے جو اسے پریشان کرے اور مجھے تکلیف دیتی ہے جو اسے تکلیف دے۔

(مشکوٰۃ، باب مناقب اہل بیت النبی ﷺ الفصل الاول، بحوالہ صحیح مسلم، صحیح بخاری)

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک روز رسول اللہ ﷺ ہمارے درمیان خم نامی چشمے پر خطبہ دینے کھڑے ہوئے جو مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے درمیان ہے تو اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کی۔ وعظ و نصیحت فرمائی، پھر ارشاد ہوا:۔ اما بعد۔ اے لوگو! میں بشر ہوں۔ قریب ہے کہ اللہ کا قاصد میرے پاس آئے اور میں اسے قبول کر لوں میں تم میں دو عظیم چیزیں چھوڑے جاتا ہوں جن میں سے پہلی اللہ کی کتاب ہے

marfat.com
Marfat.com

جس میں ہدایت اور نور ہے۔ پس اللہ کی کتاب لو اور اسے مضبوطی سے تھامو اور اللہ کی کتاب کی طرف ابھارا اور ادھر راغب کیا۔ پھر فرمایا کہ:۔ دوسرے میرے اہل بیت ہیں اور میں اپنے اہل بیت کے بارے میں تمہیں اللہ یاد دلاتا ہوں۔ دوسری روایت میں ہے کہ اللہ کی کتاب ہی اللہ کی رسی ہے جس نے اس کی پیروی کی وہ ہدایت پر ہے اور جس نے اسے چھوڑا وہ گمراہی پر ہے۔

(مشکوٰۃ، باب مناقب اہل بیت النبی ﷺ الفصل الاول، بحوالہ صحیح مسلم)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ آپ ﷺ جب ابن جعفر کو سلام کرتے تو فرماتے:

اے دو پروں والے کے بیٹے! تم پر سلام ہو۔

(مشکوٰۃ، باب مناقب اہل بیت النبی ﷺ الفصل الاول، بحوالہ صحیح بخاری)

حضرت براء رضی اللہ عنہ سے رویت ہے کہ: میں نے نبی کریم ﷺ کو دیکھا کہ حسن بن علی آپ ﷺ کے دوش اقدس پر تھے اور آپ ﷺ کہہ رہے تھے:

اے اللہ! میں اس سے محبت رکھتا ہوں پس تو بھی اس سے محبت فرما۔

(مشکوٰۃ، باب مناقب اہل بیت النبی ﷺ الفصل الاول، بحوالہ صحیح مسلم، صحیح بخاری)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں دن کے ایک حصہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نکلا۔ آپ ﷺ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی رہائش گاہ پر تشریف فرما ہوئے اور فرمایا کیا منا یہاں ہے؟ یعنی امام حسن رضی اللہ عنہ۔ تھوڑی ہی دیر میں وہ دوڑتے ہوئے آگئے یہاں تک کہ دونوں ایک دوسرے سے لپٹ گئے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:۔

اے اللہ! میں اس سے محبت رکھتا ہوں تو بھی اس سے محبت رکھ اور اس سے بھی جو اس سے محبت رکھے۔

marfat.com
Marfat.com

(مشکوۃ، باب مناقب اہل بیت النبی ﷺ الفصل الاول، بحوالہ صحیح مسلم، صحیح بخاری)

حضرت ابی بکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ سبز چادر پر جلوہ افروز تھے اور حسن بن علی آپ ﷺ کے پہلو میں تھے۔ کبھی آپ ﷺ لوگوں کی جانب متوجہ ہوتے اور کبھی ان کی طرف اور فرما رہے تھے:

میرا یہ بیٹا حقیقی سردار ہے اور شاید اس کے ذریعہ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کے دو بہت بڑے گروہوں میں صلح کروا دے گا۔

(مشکوۃ، باب مناقب اہل بیت النبی ﷺ الفصل الاول، بحوالہ صحیح بخاری)

عبدالرحمن بن ابو نعیم سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے سنا جب کہ ایک آدمی نے ان سے احرام والے کے متعلق پوچھا۔ شعبہ نے کہا کہ میرے خیال میں مکھی مارنے کے متعلق پوچھتے ہیں حالانکہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے نواسے کو شہید کر دیا تھا حالانکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے:۔

یہ دونوں دنیا میں میرے پھول ہیں۔

(مشکوۃ، باب مناقب اہل بیت النبی ﷺ الفصل الاول، بحوالہ صحیح بخاری)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کے ساتھ حسن بن علی سے زیادہ مشابہت رکھنے والا کوئی نہیں تھا اور حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے متعلق بھی فرمایا کہ وہ رسول اللہ ﷺ سے بہت زیادہ مشابہت رکھتے تھے۔

(مشکوۃ، باب مناقب اہل بیت النبی ﷺ الفصل الاول، بحوالہ صحیح بخاری)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے مجھے اپنے سینے مبارک سے لگا کر کہا! اے اللہ! اسے حکمت سکھا دے۔ دوسری روایت میں ہے کہ اسے کتاب سکھا دے۔

(مشکوۃ، باب مناقب اہل بیت النبی ﷺ الفصل الاول، بحوالہ صحیح بخاری)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ بیت الخلاء میں

marfat.com

Marfat.com

داخل ہوئے تو میں نے آپ ﷺ کے لئے پانی رکھ دیا جب باہر نکلے تو فرمایا:۔
یہ کس نے رکھا ہے۔آپ ﷺ کو بتایا گیا تو فرمایا:

اے اللہ! اسے دین کی سمجھ بوجھ (فقہ) عطا فرما۔

(مشکوٰۃ، باب مناقب اہل بیت النبی ﷺ الفصل الاول، بحوالہ صحیح مسلم، صحیح بخاری)

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے انہیں اور حضرت حسن رضی اللہ عنہ کو پکڑا اور فرمایا:

اے اللہ! میں ان دونوں سے محبت رکھتا ہوں تو بھی ان دونوں سے محبت رکھ۔ دوسری روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ انہیں پکڑ کر اپنی ایک ران پر بٹھا لیتے اور حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما کو دوسری ران مبارک پر۔ پھر دونوں کو ملا کر کہتے:

اے اللہ! ان دونوں پر رحم فرما کیوں کہ میں بھی ان پر مہربانی کرتا ہوں۔

(مشکوٰۃ، باب مناقب اہل بیت النبی ﷺ الفصل الاول، بحوالہ صحیح بخاری)

حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک لشکر روانہ کیا اور حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما کو اس کا افسر مقرر فرمایا۔ بعض لوگوں نے ان کو امیر بنانے پر نکتہ چینی کی۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:۔

اگر تم اس کی امارت میں طعن کرتے ہو تو اس کے باپ کی امارت میں بھی اس سے پہلے نکتہ چینی کر چکے ہو۔ خدا کی قسم، وہ امارت کے لائق تھے اور ان لوگوں سے تھے جو مجھے سب سے پیارے ہیں اور یہ ان بعد والوں سے ہے جو مجھے سب سے پیارے ہیں۔

(مشکوٰۃ، باب مناقب اہل بیت النبی ﷺ الفصل الاول، بحوالہ صحیح مسلم، صحیح بخاری)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو آپ ﷺ کے حج کے موقع پر عرفات میں دیکھا کہ اپنی قصواء اونٹنی پر خطبہ دے رہے تھے۔ میں نے آپ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا:۔

marfat.com
Marfat.com

اے لوگو! میں تم میں ایسی چیزیں چھوڑے جا رہا ہوں کہ اگر انہیں پکڑے رہو گے تو گمراہ نہیں ہو گے وہ اللہ کی کتاب اور میری عترت یعنی اہل بیت ہیں۔

(مشکوۃ، باب مناقب اہل بیت النبی ﷺ الفصل الثانی، بحوالہ سنن ترمذی)

جمیع بن عمر سے روایت ہے کہ میں اپنی پھوپھی جان کے ساتھ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا۔ میں نے پوچھا کہ لوگوں میں سے رسول اللہ ﷺ کو سب سے پیارا کون تھا۔ فرمایا: فاطمہ رضی اللہ عنہا۔ کہا گیا مردوں میں سے فرمایا: ان کا خاوند۔

(مشکوۃ، باب مناقب اہل بیت النبی ﷺ الفصل الثانی، بحوالہ سنن ترمذی)

حضرت عبدالمطلب بن ربیعہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ غصے کی حالت میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور میں حاضر بارگاہ تھا آپ نے فرمایا تمہیں کس نے ناراض کیا؟ عرض گزار ہوئے:

یارسول اللہ ﷺ! قریش کا ہمارے ساتھ یہ کیا سلوک ہے کہ جب آپس میں ملیں تو خندہ پیشانی سے ملتے ہیں اور جب ہم سے ملتے ہیں تو دوسری طرح۔ رسول اللہ ﷺ ناراض ہو گئے یہاں تک کہ پُرنور چہرہ سرخ ہو گیا۔ پھر فرمایا:۔

قسم اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے، ایمان کسی آدمی کے دل میں داخل نہیں ہوتا جب تک وہ اللہ اور اس کے رسول کے لئے محبت نہ کرے۔ پھر فرمایا:۔

اے لوگو! جس نے میرے چچا جان کو تکلیف دی اس نے مجھے تکلیف دی کیونکہ آدمی کا چچا اس کے باپ کی مثل ہے۔

(مشکوۃ، باب مناقب اہل بیت النبی ﷺ الفصل الثانی، بحوالہ سنن ترمذی)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:۔

عباس مجھ سے ہیں اور میں ان سے ہوں۔

marfat.com
Marfat.com

(مشکوٰۃ، باب مناقب اہل بیت النبی ﷺ الفصل الثانی، بحوالہ سنن ترمذی)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے فرمایا:۔

جب پیر کی صبح ہو تو اپنے بیٹے کے ساتھ میرے پاس آنا میں تمہارے لیے دعا کروں گا جو تمہیں اور تمہارے بیٹے کو نفع دے گی۔ جب وہ صبح ہوئی تو ہم آپ کے ساتھ حاضر بارگاہ ہوئے۔ حضور ﷺ نے ہمیں اپنی چادر اُڑھائی اور کہا:

اے اللہ! عباس کی مغفرت فرما اور ان کے بیٹے کی ایسی ظاہری و باطنی مغفرت جو کوئی گناہ باقی نہ چھوڑے۔ اے اللہ! ان کی حفاظت فرما اور ان کے بیٹے کی۔

(مشکوٰۃ، باب مناقب اہل بیت النبی ﷺ الفصل الثانی، بحوالہ سنن ترمذی)

حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو منبر پر فرماتے ہوئے سنا کہ:۔

بنی ہشام بن مغیرہ نے مجھ سے اجازت مانگی کہ وہ اپنی لڑکی، حضرت علی رضی اللہ عنہ کے نکاح میں دیں، میں انہیں اجازت نہیں دیتا پھر میں انہیں اجازت نہیں دیتا۔ مگر یہ کہ علی رضی اللہ عنہ میری صاحبزادی کو طلاق دے کر ان کی لڑکی سے نکاح کریں، فاطمہ رضی اللہ عنہا میرے جگر کا ٹکڑا ہیں اس کی تکلیف میری تکلیف ہے جو چیز اسے اذیّت دے میرے لیے بھی اذیّت ناک ہے۔

(یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ امام ابوعیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی، جامع ترمذی ص ۵۲۹)

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کو عورتوں میں سب سے زیادہ محبت حضرت فاطمہ زہراء رضی اللہ عنہا سے تھی اور مردوں میں سے حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ سب سے زیادہ محبوب تھے۔ ابراہیم کہتے ہیں۔

"یعنی اہل بیت میں سے"۔

marfat.com
Marfat.com

(یہ حدیث حسن غریب ہے۔امام ابوعیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی، جامع ترمذی ص ۵۴۹)

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول کریم ﷺ نے حضرت علی، فاطمہ، حسن اور حسین رضی اللہ عنہم سے فرمایا:۔

جن سے تم لڑو گے میں بھی اس سے لڑوں گا اور جس سے تمہاری صلح اس سے میری بھی صلح ہے۔

(یہ حدیث غریب ہے۔امام ابوعیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی، جامع ترمذی ص ۵۵۰)

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:۔

کسی منافق کو حضرت علی رضی اللہ عنہ سے محبت نہیں ہو سکتی اور کوئی مومن آپ رضی اللہ عنہ سے بغض نہیں رکھتا۔

(اس باب میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بھی روایت مذکور ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔امام ابوعیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی، جامع ترمذی ص ۵۴۳)

حضرت یعلیٰ بن مرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:۔

حسین مجھ سے ہیں اور میں حسین سے ہوں۔اللہ اس سے محبت رکھے جو حسین سے محبت رکھتا ہے۔

(امام ابوعیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی، جامع ترمذی ص ۵۴۰)

حضرت براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے حسنین کریمین رضی اللہ عنہما کو دیکھا تو فرمایا:

یا اللہ! میں ان سے محبت کرتا ہوں تُو بھی انہیں محبوب رکھے۔

(یہ حدیث حسن صحیح ہے، امام ابوعیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی، جامع ترمذی ص ۵۴۱)

زید بن اسلم سے روایت ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کا وظیفہ ساڑھے تین ہزار اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا وظیفہ تین ہزار مقرر

marfat.com
Marfat.com

فرمایا۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اپنے والد سے پوچھا:
آپ رضی اللہ عنہ نے حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کو مجھ پر کیوں فضیلت دی؟ وہ کسی جنگ میں مجھ پر سبقت نہیں لے گئے۔
حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا:
رسول اللہ ﷺ کو حضرت زید رضی اللہ عنہ، تمہارے باپ سے اور حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ تم سے زیادہ محبوب تھے۔ تو میں نے رسول اللہ ﷺ کے محبوب کو اپنے محبوب پر ترجیح دی ہے۔

(یہ حدیث حسن غریب ہے، امام ابوعیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی، جامع ترمذی ص ۵۴۴)

محبوب کی نسبتوں سے محبت:۔

محبت کی ایک علامت یہ بھی ہے کہ جس کو کسی شخص سے محبت ہو وہ اس کی نسبتوں سے بھی محبت کرتا ہے، تو جس کو رسول اللہ ﷺ سے محبت ہے وہ قرآن مجید سے محبت کرے گا اس لئے کہ یہ کلام آپ ﷺ پر نازل ہوا ہے، وہ مکہ مکرمہ سے محبت کرے گا کہ یہ آپ ﷺ کا مولد (یعنی پیدا ہونے کی جگہ) ہے، وہ مدینہ منورہ سے محبت کرے گا کہ یہ آپ ﷺ کا مسکن (یعنی گھر) ہے، وہ کعبہ سے محبت کرے گا کہ آپ ﷺ اس کا طواف کرتے تھے، وہ غارِ حرا سے محبت کرے گا کہ اس میں آپ ﷺ پر پہلی وحی نازل ہوئی تھی، وہ غارِ ثور سے محبت کرے گا کہ ہجرت کے موقع پر تین دن آپ ﷺ اس غار میں تشریف فرما رہے، وہ اُحد پہاڑ سے محبت کرے گا کیونکہ آپ ﷺ نے فرمایا:۔

''اُحد پہاڑ ہم سے محبت کرتا ہے، ہم اس سے محبت کرتے ہیں''

وہ وادی بدر سے محبت کرے گا اس لئے کہ یہاں رسول اللہ ﷺ نے اسلام کے دفاع میں کفار سے پہلا مقابلہ کیا تھا، وہ مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے پتھروں سے محبت کرے گا کیونکہ

marfat.com
Marfat.com

ان کو رسول اللہ ﷺ کے مبارک تلووں سے نسبت ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

''مجھے اس شہر کی قسم درآں حالیکہ (اے محبوب) آپ اس شہر میں آپ جلوہ فرما ہیں۔''
(سورۃ البلد: ۱۔۲)

امام بخاری روایت کرتے ہیں:

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے دعا فرمائی:

اے اللہ! ہمیں مدینہ، مکہ کی طرح محبوب کر دے بلکہ اس سے بھی زیادہ۔
(امام محمد بن اسماعیل بخاری، صحیح بخاری، ج ۱ص ۲۵۳)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دعا کی اے اللہ مجھے اپنے راستہ میں شہادت عطا فرما، اور اپنے رسول ﷺ کے شہر میں مجھے موت عطا فرما۔
(امام محمد بن اسماعیل بخاری، صحیح بخاری، ج ۱ص ۲۵۴۔۲۵۳)

رسول اللہ ﷺ کی کدو سے محبت:

نبی کریم ﷺ سے محبت کرنے والا کدو سے محبت کرے گا کیونکہ آپ ﷺ نے کدو سے محبت فرمائی ہے۔ امام ترمذی روایت کرتے ہیں:

ابو طالوت کہتے ہیں کہ میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے پاس گیا درآں حالیکہ وہ کدّو (لوکی) کھا رہے تھے، اور فرما رہے تھے:

اے کدو! تیری کیا شان ہے میں تجھ سے کس قدر محبت کرتا ہوں کیونکہ رسول اللہ ﷺ تجھ سے محبت کرتے تھے۔

(یہ حدیث غریب ہے، امام ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی، جامع ترمذی ص ۲۷۷)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے دیکھا رسول اللہ ﷺ پیالہ میں کدّو تلاش کر رہے ہیں میں اس وقت سے کدّو سے محبت کرتا ہوں۔
(یہ حدیث حسن صحیح ہے، امام ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی، جامع ترمذی ص ۲۷۷)

marfat.com
Marfat.com

رسول اللہ ﷺ کے دشمنوں سے عداوت رکھنا:۔

محبت کی علامت یہ بھی ہے کہ محب (یعنی محبت کرنے والا) اپنے محبوب کے دشمنوں سے دشمنی رکھتا ہے، اس لیے رسول اللہ ﷺ کی محبت کا تقاضا یہ ہے کہ آپ ﷺ کے دشمنوں سے دشمنی رکھی جائے اور جو آپ ﷺ کے دین کے مخالف ہوں ان کی مخالفت کی جائے اور ان سے محبت نہ رکھی جائے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

"(اے محبوب!) جو لوگ اللہ پر اور روزِ قیامت پر ایمان رکھتے ہیں آپ ان کو اللہ اور اس کے رسول کے دشمنوں سے محبت کرنے والا نہ پائیں گے، خواہ ان کے باپ ہوں، یا بیٹے، یا بھائی یا قریبی رشتہ دار۔" (مجادلہ:۲۲)

امام ابن اسحاق نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ کعب بن اشرف ایک یہودی تاجر تھا جو رسول اللہ ﷺ کو سخت ایذاء پہنچاتا تھا اور عربوں کو مسلمانوں کے خلاف جنگ پر بھڑکاتا تھا، جب وہ قتل کر دیا گیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو یہودی تم لوگوں کے ہاتھ لگے اس کو قتل کر دو، تو حضرت محیصہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ابن سنیہ نام کے ایک یہودی تاجر کو قتل کر دیا، حضرت محیصہ رضی اللہ عنہ کے بڑے بھائی حویصہ بن مسعود اس وقت تک اسلام نہیں لائے تھے، جب حضرت محیصہ رضی اللہ عنہ نے اس کو قتل کر دیا تو حویصہ حضرت محیصہ رضی اللہ عنہ کو مارنے لگے اور کہنے لگے اے دشمنِ خدا! تم نے اِس کو قتل کر دیا خدا کی قسم! اس کے مال کی چربی تو ابھی تک تمہارے پیٹ میں موجود ہے! حضرت محیصہ رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا خدا کی قسم! جس ذات نے مجھے اس کو قتل کرنے کا حکم دیا تھا یہ تو الگ رہا، اگر وہ مجھے تمہیں قتل کرنے کا حکم بھی دیتے تو میں تمہاری گردن بھی تن سے جدا کر دیتا!

حویصہ نے کہا: کیا واقعی اگر وہ میرے قتل کا حکم دیتے تو تم مجھے قتل کر دیتے؟

marfat.com
Marfat.com

حضرت محیصہ رضی اللہ عنہ نے کہا: ہاں خدا کی قسم اگر وہ مجھے تمہیں قتل کرنے کا حکم دیتے تو میں تم کو قتل کر دیتا۔

حویصہ نے کہا: خدا کی قسم یہ دین تمہارے رگ و پے میں سرایت کر چکا ہے اور یہ بڑے تعجب کی بات ہے!

پھر رسول اللہ ﷺ کی محبت اور دین اسلام کی اس اطاعت کے جذبہ سے متاثر ہو کر حویصہ نے بھی اسلام قبول کر لیا: رضی اللہ عنہما۔

(حافظ ابو عمر یوسف بن عبداللہ بن محمد بن عبدالبر، استیعاب علی ہامش الاصابہ ج ۳ ص ۵۰۰، ۴۹۸)

محدث ملا علی قاری لکھتے ہیں:

جنگ بدر میں حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ نے اپنے باپ کو قتل کر دیا، حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ نے اپنے بھائی کو قتل کر دیا اور حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے اپنے ماموں عاص کو قتل کر دیا، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنے کئی رشتہ داروں کو قتل کر دیا۔ اور حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اپنے بیٹے کو مقابلہ کے لئے للکارا۔

(ملا علی بن سلطان محمد القاری، شرح الشفاء ج ۳ ص ۳۶۸)

رسول ﷺ کی تقسیم پر اعتراض کرنے والے

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حنین سے واپسی پر جعرانہ میں تھے، اسی اثناء میں ایک شخص آپ کے پاس آیا۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے کپڑے میں چاندی تھی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس سے مٹھی بھر بھر کر لوگوں کو دے رہے تھے۔ ایک شخص نے کہا:

اے محمد ﷺ! عدل کیجئے۔

آپ ﷺ نے فرمایا:

تمہیں عذاب ہو اگر میں عدل نہیں کروں گا تو کون عدل کرے گا، اگر میں عدل نہ کرتا تو

marfat.com
Marfat.com

میں (اپنے مشن میں) کامیاب نہ ہوتا۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے کہا:

یارسول اللہ ﷺ! مجھے اجازت دیجئے کہ میں اس شخص کو قتل کر دوں!

آپ ﷺ نے فرمایا:

معاذ اللہ! کہیں لوگ یہ نہ کہیں کہ میں اپنے اصحاب کو قتل کرتا ہوں۔ یہ شخص اور اس کے ساتھی قرآن پڑھتے ہیں مگر قرآن ان کے گلوں سے نیچے نہیں اترتا اور یہ لوگ قرآن سے اس طرح صاف نکل جائیں گے جس طرح تیر نشانہ سے نکل جاتا ہے۔

(صحیح مسلم، الزکوۃ: ۱۴۲ (۱۰۶۳) صحیح البخاری رقم الحدیث: ۳۱۶۸، سنن ابن ماجہ رقم الحدیث: ۱۷۲، سنن کبریٰ للنسائی رقم الحدیث: ۸۰۸۷، مسند احمد ج ۳ ص ۳۵۴_۳۵۳)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں بیٹھے ہوئے تھے۔ آپ کچھ تقسیم فرما رہے تھے کہ بنو تمیم سے ذوالخویصرہ نامی ایک شخص آیا اور اس نے کہا:

اے اللہ کے رسول ﷺ! عدل کرو۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

تجھے عذاب ہو اگر میں عدل نہیں کروں گا تو اور کون عدل کرے گا! اگر میں عدل نہیں کروں گا تو میں (اپنے مشن میں) کامیاب نہیں ہوں گا۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے کہا: یارسول اللہ ﷺ! مجھے اجازت دیجئے کہ میں اس کی گردن اُڑا دوں!

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

رہنے دو، کیونکہ اس کے ایسے ساتھی ہیں جن کی نمازوں کے مقابلہ میں تم اپنی نمازوں کو حقیر سمجھو گے، اور ان کے روزوں کے مقابلہ میں تم اپنے روزوں کو حقیر گردانو گے، یہ لوگ

marfat.com
Marfat.com

قرآن مجید پڑھیں گے لیکن وہ ان کے گلوں سے نیچے نہیں اترے گا، اور یہ لوگ دین سے اس طرح نکل جائیں گے جس طرح تیر شکار سے نکل جاتا ہے کہ تیر انداز تیر کے پھل کو دیکھتا ہے اور اس میں خون کا اثر نہیں ہوتا پھر پھل کی جڑ کو دیکھتا ہے تو اس میں بھی خون نہیں ہوتا، پھر اس کے پر کو دیکھتا ہے تو اس میں بھی کچھ نہیں ہوتا، حالانکہ تیر شکار کی بیٹ اور خون کے درمیان سے نکلتا ہے، ان لوگوں کی نشانی یہ ہے کہ ان میں ایک کالا آدمی ہوگا جس کا ایک شانہ عورت کے پستان کی طرح ہوگا، یا جیسے ہلتے ہوئے گوشت کا لوتھڑا ہو، یہ گروہ اس وقت ظاہر ہوگا جب لوگوں میں تفرقہ ہوگا۔

حضرت ابو سعید کہتے ہیں کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے یہ حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی اور میں گواہی دیتا ہوں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان سے قتال کیا اور میں اس وقت حضرت علی کے ساتھ تھا۔ حضرت علی نے اس آدمی کو تلاش کرنے کا حکم دیا۔ وہ مل گیا اور اس کو حضرت علی کے پاس لایا گیا اور میں نے اس شخص کو ان ہی صفات کے ساتھ پایا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمائی تھیں۔

(صحیح البخاری رقم الحدیث: ۶۱۶۳، صحیح مسلم، الزکوۃ: ۱۴۸(۱۰۶۴) ۲۴۱۷، سنن ابن ماجہ رقم الحدیث: ۱۶۹، سنن کبریٰ للنسائی رقم الحدیث: ۸۰۸۹)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں یمن سے کچھ سونا بھیجا جس میں کچھ مٹی بھی تھی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ سونا چار آدمیوں میں تقسیم فرما دیا۔ اقرع بن حابس، حنظلی، عینیہ بن بدر الفزاری اور علقمہ بن علاثہ العامری، پھر بنو کلاب کے ایک شخص کو اور زید الخیر الطائی کو، پھر بنو نبہان کے ایک شخص کو۔

حضرت ابن مسعود کہتے ہیں کہ قریش ناراض ہو گئے کہ حضور ﷺ نجد کے سرداروں کو دے رہے ہیں اور ہمیں چھوڑ رہے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

marfat.com
Marfat.com

یہ میں نے اس لیے کیا ہے کہ میں ان لوگوں کی تالیف کروں (یعنی دلوں میں اسلام کی محبت پیدا کروں)۔ پھر ایک شخص آیا جس کی ڈاڑھی گھنی تھی، گال ابھرے ہوئے تھے اور آنکھیں اندر دھنسی ہوئی تھیں، پیشانی اونچی تھی اور سر منڈا ہوا تھا۔ اس نے کہا:

اے محمد ﷺ! اللہ سے ڈرو۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اگر میں اللہ کی نافرمانی کروں گا تو پھر کون اللہ سے ڈرے گا، اللہ تعالیٰ نے مجھے زمین پر امین بنا کر بھیجا ہے اور تم مجھے امین نہیں مانتے؟ پھر وہ شخص پشت پھیر کر چل دیا۔ مسلمانوں میں سے ایک شخص نے اس کو قتل کرنے کی اجازت طلب کی، راوی کا گمان ہے وہ (یعنی اجازت طلب کرنے والے) حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اس کی نسل سے ایک ایسی قوم پیدا ہوگی جو قرآن پڑھے گی اور قرآن اس کے گلے سے نیچے نہیں اترے گا، یہ لوگ مسلمانوں کو قتل کریں گے اور کافروں کو چھوڑ دیں گے اور یہ لوگ اسلام سے اس طرح نکل جائیں گے جس طرح تیر شکار سے نکل جاتا ہے، اگر میں ان لوگوں کو (یعنی ان کا زمانہ) پالیتا تو قوم عاد کی طرح ان کو قتل کر ڈالتا۔

(صحیح البخاری رقم الحدیث: ۴۳۵۱، صحیح مسلم رقم الحدیث: ۱۰۶۴، الزکوٰۃ: ۱۴۴، سنن ابوداؤد رقم الحدیث: ۴۷۶۴، سنن النسائی رقم الحدیث: ۲۱۱۲، مسند احمد ج ۳ ص ۴)

گستاخ رسول واجب القتل ہے:

عبداللہ بن ابی ابن سلول کے بیٹے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے اپنے باپ کے خلاف اس وقت تلوار کھینچ لی تھی جب اس نے رسول اللہ ﷺ کی شان میں ایک گستاخانہ کلمہ کہا اور اس وقت تک تلوار میان میں نہیں رکھی جب تک کہ اس نے اس گستاخانہ کلمہ کو واپس نہیں لے لیا۔

marfat.com

Marfat.com

علامہ سید محمود آلوسی لکھتے ہیں:

غزوہ بنو المصطلق میں رئیس المنافقین عبداللہ بن ابی ابن سلول نے ایک گستاخانہ کلمہ کہا جس کا قرآن مجید میں ذکر ہے:

"(وہ منافقین) کہتے ہیں کہ اگر اب ہم مدینہ کی طرف لوٹ کر گئے تو ضرور وہاں سے عزت والا ذلت والے کو نکال دے گا۔" (منافقون: ۸)

عبداللہ بن ابی ابن سلول کے بیٹے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ مخلص صحابی تھے ان کو جب یہ علم ہوا کہ عبداللہ بن ابی نے یہ گستاخانہ کلمہ کہا ہے تو انہوں نے مدینہ کے قریب پہنچ کر اپنے باپ پر تلوار سونت لی، اور کہا خدا کی قسم میں اس تلوار کو اس وقت تک میان میں نہیں ڈالوں گا جب تک تم یہ نہیں کہو گے کہ محمد ﷺ عزت والے، اور میں ذلت والا ہوں، اور جب تک عبداللہ بن ابی نے یہ نہیں کہا انہوں نے اس کو نہیں چھوڑا۔

ایک روایت میں یہ ہے کہ انہوں نے اپنے باپ عبداللہ بن ابی کو مدینہ میں داخل ہونے سے روک دیا اور کہا جب تک تم رسول اللہ ﷺ سے مدینہ میں داخل ہونے کی اجازت حاصل نہیں کرو گے میں تم کو مدینہ جانے نہیں دوں گا، تاکہ تم کو یہ معلوم ہو جائے کہ آج عزت والا کون ہے اور ذلت والا کون ہے، یہاں تک کہ اس نے رسول اللہ ﷺ سے اجازت حاصل کی، تب حضرت عبداللہ بن ابی رضی اللہ عنہ نے اس کو مدینہ میں داخل ہونے دیا۔

امام بخاری، امام مسلم اور امام ترمذی نے روایت کیا ہے کہ جب عبداللہ بن ابی نے یہ گستاخانہ کلمہ کہا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا یا رسول اللہ ﷺ! مجھے اجازت دیں میں اس منافق کی گردن اُڑا دوں! تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا:۔

چھوڑو، لوگ یہ نہ کہیں کہ محمد (ﷺ) اپنے اصحاب کو قتل کر رہے ہیں۔

(علامہ سید محمود آلوسی، روح المعانی ج ۲۸ ص ۱۱۶-۱۱۵)

marfat.com
Marfat.com

رسول اللہ ﷺ سے محبت کرنے والے کیلئے انعامات

حضور نبی کریم ﷺ سے محبت کرنے والے اور آپ کو ساری مخلوق سے بڑھ کر عزیز رکھنے والے کو اللہ تعالیٰ دنیا اور آخرت میں بے شمار انعامات سے نوازتا ہے۔ ہم یہاں چند ایک کا ذکر کرتے ہیں۔

آخرت میں آپ ﷺ کی سنگت

ہر انسان بروز قیامت اپنے محبوب کے ساتھ ہی اٹھایا جائے گا۔ تو جو شخص رسول اللہ ﷺ اور اولیاء امت کے ساتھ محبت کرتا ہے وہ انہی کے ساتھ اٹھایا جائے گا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے ہے ایک شخص آپ ﷺ کی خدمت اقدس میں آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ قیامت کب ہوگی؟ آپ نے فرمایا:۔

وَمَا اَعْدَدْتَ لِلسَّاعَةِ

ترجمہ: ''تو نے قیامت کے لئے کیا تیاری کر رکھی ہے''؟

عرض کرنے لگا:۔

حُبُّ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ

ترجمہ ''اللہ اور اس کے رسول سے محبت''۔

آپ ﷺ نے فرمایا:۔

فَاِنَّكَ مَعَ مَنْ اَحْبَبْتَ

ترجمہ: ''تو اپنے محبوب کے ساتھ ہی ہوگا''۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہنے لگے۔

'' میں اللہ اور اس کے رسول ﷺ، ابو بکر اور عمر رضی اللہ عنہما سے محبت رکھتا ہوں۔ امیدوار ہوں کہ ان کی سنگت ملے گی اگرچہ میں نے ان کے برابر عمل نہیں کئے۔ ''

marfat.com
Marfat.com

بخاری ومسلم کی ایک روایت کے یہ الفاظ ہیں۔

''میں نے قیامت کے لئے زیادہ نمازیں، روزے اور صدقات تو نہیں کئے مگر میں اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے محبت رکھتا ہوں''۔

آپ ﷺ نے فرمایا۔

اَنْتَ مَعَ مَنْ اَحْبَبْتَ

ترجمہ: ''تو اس کے ساتھ ہوگا جس کے ساتھ محبت کرتا ہے''۔

(صحیح المسلم، کتاب البر والصلہ)

''تم اس کے ساتھ ہو گے جس کے ساتھ محبت کرتے ہو''۔ یہ حدیث تقریباً بیس صحابہ سے مروی ہے۔

ہم رسول اللہ ﷺ حضرت ابو بکر، حضرت عمر، حضرت عثمان غنی، حضرت علی اور تمام صحابہ واہل بیت رضی اللہ عنہم سے محبت رکھتے ہیں اور امیدوار ہیں کہ قیامت کے دن ان کا سایہ نصیب ہوگا اگرچہ ہمارے اعمال ان جیسے نہیں ہیں۔ یہاں ان لوگوں کو اپنی آخرت کی فکر کرنی چاہئے جو اللہ والوں کی بجائے فلمی اداکاروں اور ناچنے گانے والوں سے بے اندازہ محبت کرتے ہیں۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں آیا اور عرض کیا:۔

''اس شخص کے بارے میں آپ ﷺ کا کیا خیال ہے جو کچھ لوگوں سے محبت کرتا ہے مگر ان سے ملا نہیں''۔

آپ ﷺ نے فرمایا۔

اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ

ترجمہ: ''ہر انسان اپنے محبوب کے ساتھ ہوگا''۔

marfat.com
Marfat.com

(صحیح البخاری، کتاب الادب)

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ کی پریشانی:

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کے خادم اور محب تھے، جس دن وہ آپ ﷺ کی زیارت نہ کر لیتے ان پر دنیا تنگ ہو جایا کرتی، گھر سے نکلتے ہی آپ ﷺ کو تلاش کرتے یا جہاں بھی ملاقات ہوتی زیارت کرتے، ایک دن سوچنے لگے یہ دنیا میں حال ہے آخرت میں کیا بنے گا؟ اگر ثوبان رضی اللہ عنہ جنت میں ہوا تو رسول اللہ ﷺ اعلیٰ علیین میں ہوں گے اور ثوبان عام مسلمانوں کے ساتھ، اگر خدانخواستہ ثوبان دوزخ میں چلا گیا تو پھر کبھی بھی آپ ﷺ کی زیارت نہ ہوگی۔ اس فکر نے حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ کو پریشان کر دیا یہاں تک کہ یہ مرض بن گیا جن کی وجہ سے ان کا رنگ زرد پڑ گیا، رؤف و رحیم رسول ﷺ نے انہیں دیکھ کر فرمایا:۔

مَا بِکَ یَا ثَوْبَانُ؟ اَبِکَ مِن مَرَضٍ؟

ترجمہ: ''ثوبان تجھے کیا ہو گیا ہے؟ کیا تو بیمار ہے؟''

انہوں نے عرض کیا:

ترجمہ'' آپ ﷺ کی زیارت نہیں پاتا تو پریشان ہو جاتا ہوں۔ لیکن پھر حاضر ہو کر زیارت کر لیتا ہوں''۔ مجھے آخرت یاد آ گئی اگر میں جنت میں گیا تو آپ ﷺ اعلیٰ علیین میں ہوں گے اور میں عام مسلمانوں کے ساتھ، اور اگر میں دوزخ میں گیا تو پھر کبھی بھی آپ ﷺ کی زیارت نہ کر پاؤں گا اس پر آپ ﷺ نے خاموشی اختیار فرمائی، اللہ عزوجل نے یہ آیت نازل فرمائی:

''اور جو اللہ اور اس کے رسول ﷺ کا حکم مانے تو اسے ان کا ساتھ ملے گا جن پر اللہ نے فضل کیا، انبیاء، صدیق، شہید اور نیک لوگ یہ کیا ہی اچھے ساتھی ہیں''۔

(سیدنا محمد الرسول اللہ ص: ۲۰۷ بحوالہ معالم التنزیل، امام حسین بن مسعود بغوی متوفی ۵۱۶ھ)

marfat.com
Marfat.com

محبت کرنے والے کو قیامت کے دن اس کے محبوب کے ساتھ جمع کر دیا جائے گا۔ نبی کریم ﷺ کے مطیع اور فرمانبردار کو آپ ﷺ کی سنگت عطا کی جائے گی اور یہ انعام یافتہ لوگ انبیاء، صدیقین، شہدا اور صالحین بھی جنت میں آپ ﷺ کے ساتھی ہوں گے۔ یہ رفاقت اور سنگت کتنی اعلیٰ و احسن ہو گی۔ ہم بھی اللہ تعالیٰ سے یہ فضل عظیم مانگتے ہیں۔

"یہ اللہ کا فضل ہے اور اللہ کافی ہے جاننے والا"۔ (النساء۔ ۷۰)

حلاوت ایمان کا پانا

ایمان کے مختلف درجے ہیں۔ سب سے کم درجہ پر عام لوگوں کا ایمان ہوتا ہے اور سب سے بلند درجہ پر حلاوت پانے والے کا ایمان ہوتا ہے۔ ایمان کی حلاوت (یعنی حقیقی مٹھاس اور چاشنی) اسے ملتی ہے جو اپنے شب و روز محبت رسول ﷺ کی مستی میں بسر کرے اور اس کی اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ سے محبت تمام مخلوق کی محبت سے بڑھ کر ہو۔ جس میں یہ صفت نہیں وہ ایمان کے اس بلند درجہ کو نہیں پا سکتا۔

حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"جس میں یہ تین چیزیں ہوں وہ ایمان کی حلاوت پائے گا۔ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ سے ہر شے سے بڑھ کر محبت کرتا ہو، صرف اللہ تعالیٰ کی خاطر دوسروں سے محبت کرے اور کفر سے نجات کے بعد اس کی طرف جانا اس طرح ناپسند کرے جس طرح آگ میں جانا ناپسند کرتا ہے"۔

(البخاری، باب حلاوۃ الایمان)

مقام احسان پر فائز ہونا:

حضور نبی کریم ﷺ سے ایسی محبت جو حلاوت ایمان کا ذریعہ بن سکتی ہے وہ آپ ﷺ کی نبوت و رسالت کو دل و جاں سے کامل طور پر تسلیم کرنے کے بعد ہو گی۔

marfat.com
Marfat.com

حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"ایمان کا ذائقہ وہی پا سکتا ہے جو اللہ تعالیٰ کے رب، اسلام کے دین اور حضور ﷺ کے رسول ہونے کو کامل طور پر تسلیم کر لے"۔

(جامع ترمذی ج ۲، ص ۸۶، صحیح مسلم ج ۱، ص ۴۷)

جس شخص نے آپ ﷺ کی رسالت و نبوت کو مکمل طور پر مان لیا اور اس کو تمام لوگوں سے بلکہ اپنی جان سے بڑھ کر آپ ﷺ سے محبت ہو گئی تو ایسا آدمی ایمان کے اعلیٰ درجے کو پا لے گا اور ان لوگوں میں شامل ہو جائے گا جو ایمان کی مستی و سرشاری کو شب و روز اپنے اندر پاتے ہیں اور جو شخص ایسا نہیں اس کا ایمان ناقص ہے کیونکہ ایسا آدمی احسان کو نہیں پا سکتا۔ احسان کے بارے میں نبی کریم ﷺ کا ارشاد پاک ہے:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ لوگوں کے پاس تشریف فرما تھے کہ اتنے میں ایک شخص آیا۔ اس طویل حدیث میں ہے کہ آنے والے نے آپ سے ایمان اور اسلام کے بارے میں سوال کئے۔ آپ نے جوابات ارشاد فرمائے۔ پھر اس نے احسان کے بارے میں پوچھا اور کہا:

"احسان کیا ہے"؟

آپ ﷺ نے فرمایا۔

"احسان یہ ہے کہ تو اللہ کی اس طرح عبادت کرے کہ گویا تو اسے دیکھ رہا ہے اور اگر تو اسے نہیں دیکھ رہا تو وہ تجھے یقیناً دیکھ رہا ہے"۔

صحیح مسلم میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے یوں روایت ہے:۔

"احسان یہ ہے کہ تو اللہ سے اس طرح ڈرے کہ گویا تو اسے دیکھ رہا ہے اور اگر تو اسے نہیں دیکھ رہا تو وہ تجھے یقیناً دیکھ رہا ہے"۔

(صحیح بخاری ج ۱، ص ۱۲، صحیح مسلم ج ۱، ص ۲۹)

marfat.com
Marfat.com

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بندے پر لازم ہے کہ وہ اپنے رب کی اس حال میں عبادت کرے (یعنی حکم مانے) کہ گویا اسے اپنے آنکھوں سے دیکھ رہا ہے اور وہ ذات تو یقیناً اسے دیکھ رہی ہے۔

اسلام میں عبادت کا مفہوم کسی وقت، جگہ یا کسی حالت کے ساتھ مخصوص نہیں بلکہ یہ ہر وقت کا عمل ہے خواہ دن ہو یا رات، فراغت ہو یا مصروفیت، جلوت ہو یا خلوت، نیند ہو یا حالت بیداری، گھر میں ہو یا سفر میں، مسجد ہو یا بازار، گرمی ہو یا سردی، علم ہو یا عمل، مہمان نوازی ہو یا خاندان کے کسی فرد سے مصروفیت، مریدوں اور شاگردوں کی تعلیم و تربیت ہو یا رزق حلال کمانے کے لئے محنت و کوشش غرضیکہ مسلمان ہمہ وقت عابد ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ (الذریت۔۵۶)

ترجمہ: ''اور میں نے جن اور آدمی اسی لئے بنائے کہ میری بندگی کریں''۔

اس کا مطلب یہ ہے کہ ہر بندۂ مومن پر لازم ہے کہ دن رات کا ایک ایک لحہ اس طرح بسر کرے کہ اس کی توجہ اپنے خالق و مالک ہی کی طرف رہے اور تھوڑی دیر کے لئے بھی اس کی یاد سے غافل نہ رہے۔ ایسے ہی بندوں کے بارے اللہ کریم کا ارشاد ہے:

رجال لاتلهيهم تجارة ولا بيع عن ذكر الله

''کچھ بندگان خدا ایسے ہیں کہ تجارت اور خرید و فروخت ان کو اللہ کی یاد سے غافل نہیں کرتی''

(سورۃ النور: آیت۔۳۷)

یہ صفت ان لوگوں میں پیدا ہوتی ہے جو احسان کے مقام پر ہوتے ہیں۔ احسان کا یہ اعلیٰ درجہ ان کو ہی ملتا ہے جن کے دل محبت نبوی ﷺ سے ہر وقت سرشار رہتے ہیں اور یہی لوگ

marfat.com
Marfat.com

ایمان کی حلاوت اور ذائقہ پا سکتے ہیں۔

محبت کرنے والے کے لئے اللہ تعالیٰ کی محبت

حضور نبی کریم ﷺ سے محبت کرنے والے کی ایک علامت یہ ہے کہ وہ آپ کی اتباع کرتا ہے۔ آپ ﷺ کی اتباع کرنے والوں کے متعلق اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ (آل عمران۔۳۱)

ترجمہ: "(اے محبوب) آپ فرمادیں (کہ اے لوگو!) اگر تم اللہ سے محبت رکھتے ہو تو میری اتباع کرو، اللہ تم سے محبت فرمائے گا"۔

اس آیت مبارکہ سے معلوم ہوا کہ آپ ﷺ کی اتباع کرنے والا اللہ کا حبیب اور محبوب ہوتا ہے۔ جس کو اللہ تعالیٰ اپنا محبوب بنا لیتا ہے اس کی شان حدیث قدسی میں اس طرح بیان ہوئی ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ، جس نے میرے کسی دوست سے دشمنی کی، میرا اس کے ساتھ اعلان جنگ ہے، بندہ فرائض سے بڑھ کر، کسی اور ذریعہ سے میرا قرب نہیں پا سکتا، (فرائض پورے کرنے کے بعد) نوافل کے ذریعے بندہ میرا قرب پاتا رہتا ہے یہاں تک کہ میں اسے محبوب بنا لیتا ہوں، جب میں اسے محبوب بنا لیتا ہوں تو میں اس کے کان بن جاتا ہوں جن سے وہ سنتا ہے، میں اس کی آنکھیں بن جاتا ہوں جن سے وہ دیکھتا ہے، میں اس کا ہاتھ بن جاتا ہوں جن سے وہ پکڑتا ہے، میں اس کے چلنے کی طاقت بنتا ہوں جس سے وہ چلتا ہے، اگر وہ مجھ سے مانگے تو میں اسے عطا کرتا ہوں اور اگر پناہ مانگے تو میں اسے پناہ دیتا ہوں، میں جو کام کرتا ہوں اس میں اتنا تردد (یعنی اتنی تاخیر) نہیں کرتا جتنا تردد (یعنی جتنی تاخیر) میں مومن کی روح کو قبض کرنے میں کرتا ہوں۔ وہ موت کو ناپسند کرتا ہے اور میں اسے رنجیدہ کرنے کو ناپسند کرتا ہوں۔

marfat.com
Marfat.com

(البخاری، کتاب الرقاق)

امام رازی تفسیر کبیر میں اس حدیث کی تشریح کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

جب اللہ کا نور جلال اس کے کان ہو جاتا ہے تو وہ قریب اور دور سے سن لیتا ہے اور جب اس کا نور جلال اس کی آنکھ ہو جاتا ہے تو وہ قریب اور دور کو دیکھ لیتا ہے اور جب اس کا نور اس کے ہاتھ ہو جاتا ہے تو وہ مشکل اور آسان چیزوں پر اور قریب اور دور کی چیزوں کے تصرف پر قادر ہو جاتا ہے۔

(تفسیر کبیر ج ۷، ص ۴۳۶)

اللہ کے ولی (محبوب) کی شان

قیام پاکستان سے پہلے کی بات ہے کہ فیروز پور میں ایک بہت بڑا ڈاکو تھا جس کا نام جلال دین تھا۔ وہ ہندو مہاجنوں کو لوٹا کرتا تھا۔ اس نے بہت سوں کو قتل بھی کیا تھا۔ پولیس اس کا پیچھا کرتی لیکن وہ ہر مرتبہ بچ نکلتا۔ آخر کار گرفتار ہو گیا۔ اس کی لوٹ مار اتنی زیادہ تھی کہ اس کی حویلی سے کئی چھکڑے اسلحے کے برآمد ہوئے۔ عدالت میں کیس چلا۔ اس کے خلاف قتل اور ڈکیتی کے بہت سے مقدمات تھے۔ اسے یقین تھا کہ عدالت ضرور پھانسی کی سزا ہی سنائے گی۔ فیصلے کی تاریخ سے پہلے اس کی والدہ اللہ کے ولی کامل، حضرت سید محمد اسماعیل شاہ بخاری المعروف حضرت کرماں والے رحمۃ اللہ علیہ کے در دولت پر حاضر ہوئی اور کسی کے ذریعے پیغام بھجوایا کہ میرے بیٹے نے بہت بڑے بڑے جرم کیے ہیں آپ دعا فرمائیں اسے پھانسی کی سزا نہ ہو، عمر قید ہو جائے تاکہ میں جیتے جی اسے دیکھتی تو رہوں۔ یہ سن کر آپ کا دریائے کرم جوش میں آیا۔ چوروں کو قطب بنانے والی نگاہ نے دیکھا کہ جلال دین کے نامہ اعمال کی سیاہی توبہ کی ربڑ سے صاف ہو سکتی ہے چنانچہ آپ نے یہ فیصلہ صادر فرمایا:

"مائی سے کہہ دیں کہ اس کا بیٹا بری ہو جائے گا"

marfat.com

Marfat.com

جاننے والے جانتے تھے کہ اس زبان سے نکلے ہوئے الفاظ واپس نہیں ہوا کرتے۔آخرکار وہ دن بھی آ گیا جس دن عدالت نے فیصلہ سنانا تھا۔جج انگریز تھا اور جلال دین کا جرم ہر طرح سے ثابت ہو چکا تھا۔جج نے فیصلہ لکھا کہ جلال دین کو پھانسی کی سزا دی جائے۔لیکن جب دیکھا تو کاغذ پر جلال دین کے بری کیے جانے کی تحریر تھی۔جج نے دوبارہ پھانسی کی سزا لکھی لیکن کاغذ پر پھر بری کیے جانے کی تحریر تھی۔وہ حیران تھا کہ اس کا قلم اس کا ساتھ نہیں دے رہا تھا۔وہ پھانسی لکھتا رہا اور کوئی نادیدہ طاقت قلم کو پھانسی لکھنے سے روکتی رہی یہاں تک کہ اس نے سو مرتبہ پھانسی لکھا لیکن قلم نے ہر بار پھانسی کو بری سے بدل ڈالا۔آخرکار انگریز جج عاجز آ گیا اور جلال دین بری ہو گیا۔اس نے مجسمہ حیرت بن کر متجسس نگاہوں سے جلال دین کی طرف دیکھا اور پوچھا:

''کیا آپ کا کوئی پیر پادری ہے؟''

جلال دین سمجھ گیا کہ حضرت صاحب حضرت کرماں والے (رحمۃ اللہ علیہ) کی دعا کا اثر ظاہر ہو گیا ہے۔اگرچہ وہ ابھی آپ کا مرید نہیں ہوا تھا لیکن دل میں عقیدت موجود تھی اس لیے کہا ہاں! ہمارے بزرگ کرموں والا میں ہیں۔چنانچہ وہ انگریز جج آپ کی زیارت کرنے کے لیے جلال دین کے ہمراہ آپ کی خانقاہ عالیہ میں حاضر ہوا۔جج کے بارے میں تو معلوم نہیں ہو سکا کہ بعد میں اس کا کیا ہوا لیکن جلال دین اس کے بعد ایک طویل عرصہ زندہ رہا۔جن لوگوں نے اسے دیکھا تھا وہ تادمِ تحریر زندہ ہیں وہ بتاتے ہیں کہ پھر تو وہ بالکل ہی بدل گیا تھا۔اس نے حضرت صاحب کے ہاتھ پر بیعت کر لی۔لوٹ مار اور ہر طرح کی برائیوں سے توبہ کر کے آپ کے سچے مریدوں میں شامل ہو گیا۔آپ کا اندازِ تبلیغ اتنا مؤثر ثابت ہوا کہ اس نامور ڈاکو کا شمار نیک اور پرہیزگار لوگوں میں ہونے لگا۔

(حضرت صاحب حضرت کرماں والے رحمۃ اللہ علیہ کے خادم حاجی محمد رمضان عرف رمضانی سے راقم نے یہ واقعہ خود سنا)

marfat.com
Marfat.com

حضور ﷺ کا محبت کرنے والوں سے ملاقات کا شوق

حضور نبی کریم ﷺ کو اپنے غلاموں سے بہت زیادہ محبت ہے اور جتنی محبت آپ کو ہم سے ہے ہم تو اتنی محبت کر ہی نہیں سکتے بلکہ ہم اتنی محبت خود اپنے آپ سے بھی نہیں کر سکتے جتنی محبت آپ ﷺ ہم گناہ گاروں سے فرماتے ہیں۔ حضور ﷺ نے بعد میں آنے والوں کو دیکھنے کی خواہش بھی فرمائی۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ قبرستان تشریف لائے اور فرمایا:

''اے اہل ایمان تم پر سلام ہو اور ہم بھی اللہ کے حکم سے تمہارے ساتھ ملنے والے ہیں۔ میں اپنے بھائیوں سے ملاقات کا شوق رکھتا ہوں''۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنھم نے عرض کیا:

''یا رسول اللہ ﷺ کیا ہم آپ کے بھائی نہیں؟''

آپ ﷺ نے فرمایا:

''تم میرے صحابی ہو اور میرے بھائی وہ ہیں جو ابھی نہیں ہیں''۔

انہوں نے عرض کیا:۔

''آپ ﷺ انہیں کیسے پہچان لیں گے جو ابھی تک پیدا نہیں ہوئے''۔

آپ ﷺ نے فرمایا:

''پانچ کلیان گھوڑے کا مالک اپنے گھوڑے کو دوسرے گھوڑوں کے درمیان پہچان لیتا ہے یا نہیں؟''

انہوں نے عرض کیا:

''یا رسول اللہ ﷺ! وہ ضرور پہچان لیتا ہے''۔

marfat.com
Marfat.com

''وہ اس حال میں آئیں گے کہ وضو کی وجہ سے ان کی پیشانیاں چمک رہی ہوں گی اور میں حوض پر ان کا انتظار و انتظام کروں گا''۔

(صحیح المسلم، کتاب الطہارۃ)

حضور نبی کریم ﷺ اپنی امت کو دیگر امتوں میں سے اس طرح پہچان لیں گے جیسے کوئی دوسرے گھوڑوں میں سے اپنا پانچ کلیان گھوڑا پہچان لیتا ہے۔

اس حدیث میں نبی کریم ﷺ کا ارشادِ پاک کہ:

''تم میرے صحابی ہو اور میرے بھائی وہ ہیں جو ابھی نہیں ہیں''

آپ ﷺ کے عجز و انکسار کو ظاہر کر رہا ہے اور یہ آپ ﷺ کی شان ہے کہ آپ نے ہم غلاموں کو اپنا بھائی فرمایا۔ اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ اب ہمارے لئے بھی نبی کریم ﷺ کو بھائی کہنا جائز ہو گیا کیونکہ ہمارے لئے ایسا کہنا سخت بے ادبی ہے، ہاں آپ ہمیں بھائی فرمائیں تو آپ سید کائنات ہیں، ایسا فرما سکتے ہیں۔

جب صحابہ کرام رضی اللہ عنھم نے عرض کیا کہ ہم آپ کے بھائی نہیں ہیں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا تم میرے صحابہ ہو۔ یہاں یہ سوال پیدا ہو سکتا ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے بعد میں آنے والے مومنوں کو بھائی فرمایا لیکن صحابہ کو بھائی کیوں نہیں فرمایا۔ اس کی تفصیل یہ ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے بعد میں آنے والے مومنوں کو بھائی فرما کر اس رشتے کا اظہار فرمایا جو ایمان کی وجہ سے قائم ہوا کیونکہ ارشاد ہوا:۔

انما المومنون اخوۃ

ترجمہ: ''تمام اہل ایمان آپس میں بھائی ہیں''

یہ رشتہ تو ان سب لوگوں کے لئے ہے جو مومن ہیں، لیکن صحابہ کی شان دوسرے تمام مومنوں سے افضل ہے۔ جس نے بھی آپ ﷺ کی صحبت پائی خواہ زندگی میں ایک بار ہی

marfat.com
Marfat.com

آپ ﷺ سے ملاقات کر لی تو وہ ملاقات اسے بعد میں آنے والے تمام لوگوں سے افضل بنا دیتی ہے۔ کیونکہ صحبت نبوی ﷺ کا مقابلہ کوئی عمل نہیں کر سکتا۔ نبی کریم ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے لئے ''صحابی'' کا لفظ ارشاد فرمایا اور بعد میں آنے والوں کو بھائی فرمایا تو یہ صحابہ کی شان میں مزید اضافہ کرنے کے لئے تھا اور فرمان کا مقصد یہ تھا کہ صحابہ بھی بھائی (یعنی مومن) تو ہیں مگر بعد میں آنے والے بھائی (یعنی مومن) تو ہوں گے صحابہ نہیں ہوں گے۔

سعادت دارین کا حصول

یہ تو سادہ سی بات ہے کہ جو شخص نبی کریم ﷺ سے محبت کرتا ہے وہ کثرت کے ساتھ آپ ﷺ پر درود وسلام پڑھتا ہے اور درود شریف کی کثرت کرنے والے کے لئے آپ ﷺ نے خوشخبری دی ہے کہ درود شریف اس کے دنیوی اور اخروی معاملات کے لئے کافی ہو جائے گا۔

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا:

یا رسول اللہ ﷺ! میں آپ ﷺ پر بہت درود پڑھتا ہوں۔ میں اپنی دعاؤں میں سے آپ ﷺ پر درود کتنا پڑھوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا:۔ جتنا تم چاہو۔ میں نے عرض کیا میں اپنی دعاؤں میں سے چوتھائی حصہ آپ ﷺ پر درود پڑھوں؟

آپ ﷺ نے فرمایا:۔ جتنا تم چاہو اور اگر تم زیادہ کرو تو وہ بہتر ہے۔

میں نے عرض کیا کیا نصف حصہ؟ آپ ﷺ نے فرمایا:۔ جتنا تم چاہو اور اگر تم زیادہ کرو تو وہ بہتر ہے۔

میں نے کہا دو تہائی؟ آپ ﷺ نے فرمایا:۔ جتنا تم چاہو اور اگر تم زیادہ کرو تو وہ بہتر ہے۔

میں نے عرض کیا: میں اپنی تمام دعاؤں میں آپ ﷺ پر درود شریف پڑھوں گا۔

marfat.com
Marfat.com

آپ ﷺ نے فرمایا: (اگر تم ایسا کرو گے) تو یہ تمہارے (دنیاوی) کاموں کے لئے کافی ہو جائے گا اور اور تمہارے گناہوں کو بخش دیا جائے گا۔

(سنن ترمذی رقم الحدیث: ۲۴۵۷)

اس حدیث شریف کے بعد ذرا غور فرمایئے کہ اس شخص کو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ سے کیا انعام ملے گا جو درود شریف پڑھنے کے ساتھ ساتھ نبی کریم ﷺ کے ساتھ کامل محبت رکھتا ہے اور اس کی آپ ﷺ سے محبت والدین، اولاد، مال اور تمام لوگوں سے بڑھ کر ہے۔ یہاں محبت سے مراد ایسی محبت نہیں کہ محبت کرنے والوں کا حال آپ ﷺ کی تعلیمات کے بالکل الٹ ہو اور ان کا عمل خود ہی ان کے دعویٰ کو جھٹلا رہا ہو بلکہ محبت سے مراد وہ محبت ہے جو محبت کرنے والے کو، حال، قال، اخلاق اور کردار میں آپ ﷺ کی تعلیمات اور آپ کے اسوۂ حسنہ پر عمل پیرا ہونے پر مجبور کر دے۔ نبی کریم ﷺ سے ایسی محبت کرنے والے کو یقیناً اس دنیا اور آخرت میں ہر طرح کی سعادتیں نصیب ہوں گی۔

صفت ایمان کا عطا ہونا:

حضور نبی کریم ﷺ کا یہ ارشاد گرامی ہم نے بار بار سنا کہ:

ترجمہ ''تم میں سے کوئی صاحب ایمان نہیں ہو سکتا جب تک میں اسے اس کے والدین، اولاد اور تمام لوگوں سے بڑھ کر محبوب نہ ہو جاؤں''۔ (متفق علیہ)

تو جو شخص حضور ﷺ سے شریعت کے مقرر کردہ طریقہ پر محبت کرے گا اور آپ ﷺ کو اپنے والدین، اولاد، گھر، مال اور تمام لوگوں سے مقدم سمجھے گا وہی صاحب ایمان ہو گا جیسے جیسے اس کی محبت میں اضافہ ہوتا چلا جائے گا ایمان بھی کامل ہو گا اور جیسے ہی (خدانخواستہ) محبت میں کمی آئے گی ایمان ناقص ہو جائے گا۔ اللہ تعالیٰ نے سورہ توبہ کی اس آیت میں ان لوگوں کو وعید سنائی ہے جو مخلوق کی محبت کو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول

marfat.com
Marfat.com

ﷺ کی محبت پر مقدم سمجھتے ہیں۔

ترجمہ: ''تم فرماؤ اگر تمہارے باپ اور تمہارے بیٹے تمہارے بھائی اور تمہاری عورتیں اور تمہارا کنبہ تمہاری کمائی کے مال اور وہ سودا جس کے نقصان کا تمہیں ڈر ہے اور تمہارے پسند کا مکان یہ چیزیں اللہ اور اس کے رسول ﷺ اور اس کی راہ میں لڑنے سے زیادہ پیاری ہوں تو راستہ دیکھو یہاں تک کہ اللہ اپنا حکم لائے اور اللہ فاسقوں کو راہ نہیں دیتا''۔

(التوبہ۔۲۴)

انصار اور حضرت علی کی محبت کو ایمان کی علامت قرار دیا گیا ہے۔ جیسا کہ حضور ﷺ کا مبارک فرمان حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:۔

''انصار کی محبت ایمان کی علامت اور انصار سے بغض منافقت کی علامت ہے''۔

(البخاری، مناقب الانصار)

حضرت براء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔

''انصار سے فقط مومن ہی محبت کرے گا اور ان سے بغض صرف منافق کا کام ہے۔ جو ان سے محبت کرے گا اس سے اللہ محبت فرمائے گا اور جو ان سے بغض رکھے گا اسے اللہ ناپسند فرمائے گا''

(صحیح مسلم، رقم الحدیث: ۲۳۷)

حضرت زرر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا:

قسم ہے اس ذات کی جس نے بیج کو اگایا اور زندہ چیزوں کو وجود بخشا ہے، نبی کریم ﷺ نے مجھ سے وعدہ فرمایا کہ مجھ سے صرف مومن ہی محبت کرے گا اور منافق ہی نفرت کرے گا۔

(صحیح مسلم، رقم الحدیث: ۲۴۰)

انصار اور حضرت علی رضی اللہ عنہم کو یہ شرف کہاں سے ملا؟ یقیناً صرف آپ ﷺ کی محبت اور آپ ﷺ کی خدمت کی برکت سے یہ مقام نصیب ہوا ہے تو خود رسول اللہ ﷺ سے محبت کا

marfat.com
Marfat.com

مقام کیا ہوگا؟ یقیناً آپ ﷺ سے صرف اہل ایمان ہی محبت کرتے ہیں اور آپ ﷺ سے سوائے کافر یا منافق کے کوئی نفرت نہیں کرتا۔

آپ ﷺ سے محبت کرنے والا ایمان سے خارج نہیں ہوتا

جو شخص اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ سے محبت کرتا ہے۔اس کے لئے ایمان ثابت ہو گیا، جب تک محبت دل میں موجود ہے اس سے ایمان نہیں چھنتا اس لئے اسے منافق نہیں کہا جا سکتا یہاں تک کہ اس سے اگر بشری کمزوری اور غفلت کی وجہ سے کوئی گناہ بھی ہو گیا تب بھی ایمان سے خارج نہیں ہوگا اگرچہ گناہ گار ہو جائے گا اور اسلامی قانون کے مطابق اسے سزا بھی ملے گی۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

حضور ﷺ کی ظاہری حیات میں ایک شخص تھا جس کا نام عبداللہ اور لقب حمار تھا، وہ حضور ﷺ کو ہنسایا بھی کرتا تھا، آپ ﷺ نے اسے شراب پینے پر حد لگوائی (یعنی کوڑے لگوائے)۔ایک دن پھر اسے لایا گیا اور اسے حد کی سزا دی گئی لوگوں میں سے ایک آدمی نے کہا:۔

ترجمہ ''اے اللہ اس پر لعنت فرما اس نے کس قدر پریشان کیا ہے''۔

حضور ﷺ نے فرمایا:۔

ترجمہ ''اس پر لعنت نہ کرو اللہ کی قسم میں جانتا ہوں یہ اللہ اور رسول سے محبت کرتا ہے''۔

(البخاری، کتاب الحدود)

گنہگار مومن پر لعنت نہیں کی جا سکتی کیونکہ جو چیز ناپسندیدہ ہے وہ اس کا عمل اور فعل ہے اس کی ذات ناپسندیدہ نہیں ہے۔ہاں جب کسی سے ایسا کفر ثابت ہو جائے جس کی کوئی تاویل نہ کی جا سکتی ہو تو اس صورت میں اس سے نفرت کی جائے گی اور یہ بات

marfat.com
Marfat.com

کسی مومن، مسلم اور رسول اللہ ﷺ سے محبت کرنے والے سے کیسے متصور ہوسکتی ہے؟ اسی لئے حضور ﷺ نے گناہ گار مسلمان پر لعنت اور اسے گالی دینے سے منع فرمایا ہے کیونکہ یہ شیطان کی مدد ہے۔ حالانکہ ہمیں گناہ گار کی مدد کر کے اسے گناہ سے نکالنا ہے۔ اگر مسلمان گناہ گار کو گالی دی جائے تو وہ نیکی سے مزید دور ہوسکتا ہے اور کسی کو نیکی سے دور کرنا تو گویا شیطان کی مدد ہے۔ جیسا کہ حدیث شریف میں ہے:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ کے پاس ایک نشے والے کو لایا گیا، آپ نے اس پر سزا نافذ فرمائی، کسی نے اسے ہاتھ سے مارا، کسی نے جوتے سے اور کسی نے کپڑے سے، ایک شخص نے اسے کہا:

''اللہ تعالیٰ نے اسے کتنا ذلیل کیا ہے''۔

آپ ﷺ نے فرمایا:۔

''اپنے بھائی کے خلاف شیطان کے مددگار نہ بنو''۔

دوسری روایت کے الفاظ ہیں:

''ایسی بات نہ کرو اور اس کے خلاف شیطان کے مددگار مت بنو''۔

(صحیح البخاری، کتاب الحدود)

ابوداؤد کی روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے اس شرابی کے لئے دعا کا حکم دیا اور فرمایا:

ترجمہ: ''تم یہ کہو! اے اللہ اس پر رحم فرما اور اسے معاف فرما دے''۔

(ابوداؤد، کتاب الحدود)

مغرور اور متکبر بندے سے حسن سلوک:

راقم کے شیخ طریقت سید میر طیب علی شاہ بخاری سجادہ نشین آستانہ عالیہ حضرت کرماں والا شریف نے ایک موقع پر تقریر کرتے ہوئے متکبر اور مغرور بندے کے ساتھ بھی حسن سلوک کرنے کا بہت خوبصورت نکتہ بیان فرمایا۔ آپ نے کہا:

marfat.com

Marfat.com

ہمیں ناپسندیدہ شخص سے بھی اخلاق کرنا چاہیے۔ کیونکہ پسندیدہ شخص سے تو سب ہی اخلاق کرتے ہیں، اور میں تو یہ بھی کہتا ہوں کہ متکبر آدمی کے ساتھ بھی اخلاق کریں، اور اس خیال کے ساتھ وسعت نظر پیدا کریں کہ اس میں باطنی بیماری ہے۔ جب تک وہ بیماری دور نہ ہوئی اس کی روحانی ترقی نہیں ہو سکے گی۔ اس کے ساتھ اخلاق کرنا خوشامد کے طور پر نہیں۔ خوشامد تو تب ہوگی جب اس کے غلط نظریے کی تصدیق کردی جائے گی۔ اگر اس کی بہتری کے لئے اس سے اخلاق کیا جائے تو اور نیت یہ کی جائے کہ اس کا تکبر دور ہو گیا تو وہ اچھا مبلغ ثابت ہو سکے گا تو ضرور اس سے بھی اخلاق کر لینا چاہیے۔

رسول اللہ ﷺ سے محبت کرنے والے روزِ قیامت سایہ میں

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ روز قیامت فرمائے گا۔

''میری خاطر محبت کرنے والے آج کہاں ہیں؟ میں انہیں سایہ عطا کروں جبکہ میرے سایہ کے علاوہ کوئی سایہ نہیں۔''

(صحیح مسلم، رقم الحدیث: ۶۵۴۸)

جب یہ مقام ان لوگوں کا ہے جو آپس میں اللہ تعالیٰ کی خاطر محبت کرتے ہیں تو ان لوگوں کا کیا مقام ہوگا جو رسول اللہ ﷺ سے محبت کرنے والے ہوں گے! یقیناً وہ لوگ رسول اللہ ﷺ سے محبت کرنے کی وجہ سے اس دن سائے کے زیادہ حقدار ہوں گے۔

marfat.com
Marfat.com

......روزہ رکھیں......

marfat.com
Marfat.com

فہرست

نمبر شمار	نام عنوان	صفحہ نمبر
1	قرآن مجید میں روزے کا حکم	476
2	روزے کا مفہوم	476
3	روزہ اور قرآن شفاعت کریں گے	476
4	رمضان کی پہلی رات	477
5	رمضان کی آخری رات	477
6	روزہ دار کہاں ہیں؟	477
7	اللہ تعالیٰ کو اس کی بھوک پیاس کی ضرورت نہیں	478
8	روزہ کے آداب	478
9	تم میں میرے جیسا کون ہے؟	479
10	رمضان کے روزے کا کوئی بدل نہیں	479
11	جہنم سے ستر سال کی دوری	480
12	گناہوں کا کفارہ	480
13	رسول اللہ ﷺ نے تین بار آمین فرمایا	480
14	رمضان میں نیکیوں کی ترغیب دیں	481
15	رمضان میں قیام کا ثواب	483

marfat.com

Marfat.com

16	صدیقین اور شہداء میں شمار	484
17	اعمال کی سات قسمیں اور انکا اجر	484
18	حضرت داؤد علیہ السلام کے روزے	485
19	ایام بیض کے روزے	486
20	پورے سال کے روزوں کا ثواب	486
21	ایک سال پہلے اور ایک سال بعد کے گناہ معاف	487
22	پیر اور جمعرات کا روزہ	487
23	محرم الحرام کے روزے	487
24	شعبان کے روزے	488
25	جن دنوں میں روزہ رکھنے کی ممانعت ہے	488

marfat.com
Marfat.com

قرآن مجید میں روزے کا حکم:

اللہ تعالیٰ کا ارشاد پاک ہے:

يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ۝ (سورۃ البقرہ)

ترجمہ: اے ایمان والو! تم پر روزے رکھنا فرض کیا گیا ہے جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر روزے رکھنا فرض کیا گیا تھا تا کہ تم متقی بن جاؤ۔

روزے کا مفہوم:

روزے کا مطلب کسی چیز سے رکنا اور اس کو چھوڑ دینا ہے اور جب کوئی مومن ثواب کی نیت سے طلوع فجر سے لے کر غروب آفتاب تک کھانے پینے کو اور جنسی خواہش کو چھوڑ دیتا ہے اور اپنے آپ کو تقویٰ کے حصول کے لیے تیار کرتا ہے تو شریعت میں اسے روزہ دار کہا جاتا ہے۔ حضرت داتا گنج بخش علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ روزے کی حقیقی شرائط لکھتے ہوئے فرماتے ہیں:

ہر روزے کے لئے درست نیت اور سچی شرط لازمی ہے۔ نفس کو روکنے کی بہت سی شرائط ہیں مثلاً پیٹ کو کھانے سے بچانا، آنکھ کو نظر شہوت سے، کان کو غیبت سننے سے، زبان کو فضول اور بیہودہ باتوں سے، جسم کو شیطان کی پیروی اور شریعت کی مخالفت سے۔ صرف ان شرائط کے پورا ہونے کی صورت میں روزہ درست ہے۔

(کشف المحجوب، کشف حجاب ہفتم، روزہ)

روزہ اور قرآن شفاعت کریں گے:

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:۔

marfat.com
Marfat.com

روزہ اور قرآن کریم بندے کی شفاعت کریں گے۔ روزہ کہے گا اے اللہ! میں نے اس کو دن میں کھانے اور خواہشات کی تکمیل سے روکے رکھا تھا لہٰذا اس کے حق میں میری شفاعت کو قبول فرما۔ قرآن کریم کہے گا میں نے اس کو رات میں سونے سے روکے رکھا۔ اس کے حق میں میری شفاعت کو قبول فرما۔ لہٰذا ان دونوں کی شفاعت کو قبول کیا جائے گا۔

(مشکوٰۃ، کتاب الصوم، الفصل الثالث، بحوالہ بیہقی فی شعب الایمان)

رمضان کی پہلی رات:

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:۔
بیشک جنت کو ابتدائے سال سے رمضان کے آنے تک رمضان کے لیے آراستہ کیا جاتا ہے۔ جب رمضان کی پہلی تاریخ ہوتی ہے تو عرش کے نیچے سے جنت کے پتوں سے حُوروں پر ہوا چلتی ہے تو وہ کہتی ہیں اے اللہ! اپنے بندوں میں سے ہمیں ایسے خاوند عطا فرما جو ہماری آنکھوں کی ٹھنڈک ہوں۔

(مشکوٰۃ، کتاب الصوم، الفصل الثالث، بحوالہ بیہقی فی شعب الایمان)

رمضان کی آخری رات:

حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:۔
رمضان کی آخری رات کو امت کی بخشش کی جاتی ہے۔ لوگوں نے دریافت کیا کیا بخشش کی وہ شب لیلۃ القدر ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا:۔
نہیں لیکن کام کرنے والے کو جب وہ کام مکمل کر لیتا ہے تو محنت کا حق دیا جاتا ہے۔

(مشکوٰۃ، کتاب الصوم، الفصل الثالث، بحوالہ مسند احمد)

روزہ دار کہاں ہیں؟

حضرت سہل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
جنت میں ایک دروازہ ہے، جس کا نام ریان ہے، اس دروازہ سے قیامت کے دن روزہ

marfat.com
Marfat.com

وار داخل ہوں گے، ان کے علاوہ اور کوئی اس دروازے سے داخل نہیں ہوگا، کہا جائے گا کہ روزہ دار کہاں ہیں؟ پھر روزہ دار کھڑے ہو جائیں گے، ان کے علاوہ اور کوئی اس دروازہ سے داخل نہیں ہوگا، ان کے داخل ہونے کے بعد اس دروازے کو بند کر دیا جائے گا پھر اس میں کوئی داخل نہیں ہو سکے گا۔

(صحیح بخاری ج ا ص ۲۵۴)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
جب رمضان داخل ہوتا ہے تو آسمانوں کے دروازے کھل جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے بند کر دیے جاتے ہیں اور شیاطین کر جکڑ دیا جاتا ہے۔

(امام مسلم نے حضرت ابو ہریرہ سے ایک روایت میں جنت کے اور دوسری روایت میں رحمت کے دروازوں کے کھلنے کا ذکر کیا ہے۔ صحیح مسلم ج ا ص ۳۴۶)

اللہ تعالیٰ کو اس کی بھوک پیاس کی ضرورت نہیں:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
جس نے حالت ایمان میں ثواب کی نیت سے لیلتہ القدر میں قیام کیا اس کے پہلے گناہ بخش دیے جائیں گے اور جس نے حالت ایمان میں ثواب کی نیت سے روزہ رکھا اس کے پہلے گناہ بخش دیے جائیں گے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں جس نے جھوٹی بات اور اس پر عمل کرنا نہیں چھوڑا تو اللہ کو اس کے کھانا پینا چھوڑنے کی کوئی حاجت نہیں۔

روزہ کے آداب:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

marfat.com
Marfat.com

فرمایا:

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ روزے کے سوا ابن آدم کا ہر عمل اس کے لیے ہوتا ہے۔ روزہ میرے لیے ہے اور میں ہی اس کی جزا دوں گا۔ روزہ ڈھال ہے اور جب تم میں سے کوئی شخص روزہ سے ہو تو وہ نہ فحش باتیں کرے نہ شور وغوغا کرے۔ اگر کوئی شخص اس کو گالی دے یا اس سے لڑے تو وہ یہ کہہ دے کہ میں روزہ دار ہوں، اور اس ذات کی قسم جس کے قبضہ وقدرت میں میری جان ہے روزہ دار کے منہ کی بو اللہ کے نزدیک مشک سے زیادہ پسندیدہ ہے۔ روزہ دار کے لیے دو خوشیاں ہیں۔ ایک خوشی افطار کے وقت اور ایک خوشی اپنے رب سے ملاقات کے وقت ہوگی۔ اس وقت وہ اپنے روزے سے خوش ہوگا۔

(صحیح بخاری ج ۱ ص ۲۵۵)

تم میں میرے جیسا کون ہے:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے وصال کے روزے رکھے تو صحابہ نے بھی وصال کے روزہ رکھے۔ ان پر یہ روزے دشوار ہوئے، آپ ﷺ نے ان کو منع فرمایا تو صحابہ رضی اللہ عنہم نے کہا:

یارسول اللہ ﷺ! آپ بھی تو وصال کے روزے رکھتے ہیں! آپ نے فرمایا تم میں میری مثل کون ہے؟ مجھے تو کھلایا جاتا ہے اور پلایا جاتا ہے۔

(صحیح بخاری ج ۱ ص ۲۵۷)

رمضان کے روزے کا کوئی بدل نہیں:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جس شخص نے رمضان کا ایک روزہ بھی بغیر عذر یا بغیر مرض کے چھوڑا تو اگر وہ تمام دہر (یعنی سال) بھی روزے رکھے تو اس کا بدل نہیں ہوسکتا۔

marfat.com
Marfat.com

(صحیح بخاری ج اص ۲۵۹)

جہنم سے ستر سال کی دوری:

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جو شخص ایک دن اللہ کی راہ میں روزہ رکھتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے چہرہ کو جہنم سے ستر سال کی مسافت دور کر دیتا ہے۔

(صحیح مسلم ج اص ۳۶۴)

گناہوں کا کفارہ:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانچ نمازیں، ایک جمعہ سے دوسرا جمعہ، اور ایک رمضان سے دوسرا رمضان ان کے درمیان ہونے والے گناہوں کا کفارہ ہیں جب کہ گناہ کبیرہ سے بچا جائے۔

(الترغیب والترہیب ج ۲ص ۱۰۶-۹۲ بحوالہ صحیح مسلم)

رسول اللہ ﷺ نے تین بار آمین فرمایا:

حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر چڑھے، جب آپ نے پہلی سیڑھی پر قدم رکھا تو فرمایا آمین، جب دوسری سیڑھی پر قدم رکھا فرمایا آمین پھر جب تیسری سیڑھی پر قدم رکھا تو فرمایا آمین، پھر آپ ﷺ نے فرمایا:

میرے پاس جبرائیل علیہ السلام آئے اور کہا اے (سیدنا) محمد ﷺ! جس نے رمضان کو پایا اور اس کی بخشش نہیں کی گئی اللہ اس کو (اپنی رحمت سے) دور کر دے، میں نے کہا آمین، اور کہا جس نے اپنے ماں باپ یا ان میں سے کسی ایک کو پایا۔ اس کے باوجود وہ دوزخ میں داخل ہو گیا (یعنی ان کی خدمت کر کے جنت حاصل نہ کی)، اللہ اس کو اپنی رحمت سے

marfat.com
Marfat.com

دور کر دے میں نے کہا آمین اور کہا جس کے سامنے آپ کا ذکر کیا جائے اور وہ آپ پر درود نہ پڑھے اللہ اس کو (اپنی رحمت سے) دور کر دے میں نے کہا آمین۔

(الترغیب والترہیب ج ۲ ص ۱۰۶-۹۲ بحوالہ صحیح ابن حبان)

رمضان میں نیکیوں کی ترغیب دیں:

حضرت سلمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شعبان کے آخری دن خطبہ دیا اور فرمایا:

اے لوگو! تمہارے پاس ایک عظیم اور مبارک مہینہ آ پہنچا ہے اس مہینہ میں ایک رات ہے جو ہزار مہینوں سے بہتر ہے، اللہ نے اس مہینہ میں روزہ کو فرض کر دیا ہے اور اس کی رات میں قیام کو نفل کر دیا ہے۔ جو شخص اس مہینہ میں کوئی نیکی کرے تو وہ دوسرے مہینہ میں فرض ادا کرنے کی مثل ہے، اور جو شخص اس مہینہ میں فرض ادا کرے تو وہ ایسا ہے جیسے دوسرے مہینہ میں ستر فرض ادا کیے۔ یہ صبر کا مہینہ ہے اور صبر کا ثواب جنت ہے۔ یہ غمگساری کرنے کا مہینہ ہے۔ یہ وہ مہینہ ہے جس میں مومن کے رزق میں زیادتی کی جاتی ہے۔ اس مہینہ میں جو کسی روزہ دار کو روزہ افطار کرائے اس کے لیے گناہوں کی مغفرت ہے، اور اس کی گردن کے لیے دوزخ سے آزادی ہے، اور اس کو بھی روزہ دار کی مثل اجر ملے گا اور اس روزہ دار کے اجر میں کوئی کمی نہیں ہوگی، صحابہ رضی اللہ عنہم نے کہا یا رسول اللہ ﷺ! ہم میں سے ہر شخص کی یہ استطاعت نہیں ہے کہ وہ روزہ دار کو افطار کرا سکے، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ یہ ثواب اس شخص کو بھی عطا فرمائے گا جو روزہ دار کو ایک کھجور یا ایک گھونٹ پانی یا ایک گھونٹ دودھ سے روزہ افطار کرائے۔ یہ وہ مہینہ ہے جس کا اول رحمت ہے، جس کا درمیان مغفرت ہے، اور جس کا آخر جہنم سے آزادی ہے۔ جس شخص نے اس مہینہ میں

marfat.com
Marfat.com

اپنے خادم سے کام لینے میں کمی کی اللہ اس کی مغفرت کر دے گا، اور اس کو دوزخ سے آزاد کر دے گا۔ اس مہینہ میں چار خصلتوں کو جمع کرو، دو خصلتوں سے تم اپنے رب کو راضی کرو اور دو خصلتوں کے بغیر تمہارے لیے کوئی چارہ کار نہیں ہے۔ جن دو خصلتوں سے تم اپنے رب کو راضی کرو گے وہ کلمہ شہادت پڑھنا ہے اور اللہ تعالیٰ سے استغفار کرنا ہے۔ اور جن دو خصلتوں کے بغیر کوئی چارہ نہیں ہے وہ یہ ہیں کہ تم اللہ سے جنت کا سوال کرو اور اس کی دوزخ سے پناہ طلب کرو اور جو شخص کسی روزہ دار کو پانی پلائے گا، اللہ تعالیٰ اس کو میرے حوض سے پلائے گا اسے پھر کبھی پیاس نہیں لگے گی حتی کہ وہ جنت میں چلا جائے گا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا کہ جس شخص نے رمضان کے مہینہ میں اپنی حلال کمائی سے کسی روزہ دار کا روزہ افطار کرایا تو رمضان کی تمام راتوں میں فرشتے اس کے لیے استغفار کرتے ہیں اور لیلۃ القدر میں جبریل علیہ السلام اس سے مصافحہ کرتے ہیں اور جس سے جبریل علیہ السلام مصافحہ کرتے ہیں اس کے دل میں رقت پیدا ہوتی ہے اور اس کے بہت آنسو نکلتے ہیں۔ حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے کہا یا رسول اللہ ﷺ! یہ فرمائیے کسی شخص کے پاس افطار کرانے کے لیے کچھ نہ ہو؟ آپ نے فرمایا وہ ایک مٹھی کھانا دے دے، میں نے کہا یہ فرمائیے اگر اس کے پاس روٹی کا ایک لقمہ بھی نہ ہو؟ آپ ﷺ نے فرمایا وہ ایک گھونٹ دودھ دے دے، میں نے عرض کیا اگر اس کے پاس وہ بھی نہ ہو؟ فرمایا وہ ایک گھونٹ پانی دے دے۔

(الترغیب والترہیب ج ۲ ص ۱۰۶۔۹۲ بحوالہ صحیح ابن خزیمہ، بیہقی، صحیح ابن حبان)

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب رمضان آیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

تمہارے پاس رمضان آ گیا ہے، یہ برکت کا مہینہ ہے اللہ تعالیٰ تم کو اس میں ڈھانپ لیتا ہے اس میں رحمت نازل ہوتی ہے اور گناہ جھڑ جاتے ہیں اور اس میں دعا مقبول ہوتی

marfat.com
Marfat.com

ہے، اللہ تعالیٰ اس مہینہ میں تمہاری رغبت کو دیکھتا ہے سو تم اللہ کو اس مہینہ میں نیک کام کر کے دکھاؤ کیونکہ وہ شخص بد بخت ہے جو اس مہینہ میں اللہ عزوجل کی رحمت سے محروم رہا۔

(اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے بحوالہ الترغیب والترہیب ج ۲ ص ۱۰۶۔۹۲)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جب ماہ رمضان کی پہلی رات آتی ہے، تو جنتوں کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور پھر پورے ماہ ان میں سے ایک دروازہ بھی بند نہیں کیا جاتا، اور دوزخ کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور پھر پورے ماہ ان میں سے کوئی دروازہ کھولا نہیں جاتا، اور سرکش جنوں کے گلوں میں طوق ڈال دیا جاتا ہے اور ہر رات صبح تک ایک منادی آسمان سے ندا کرتا ہے کہ اے نیکی کے طلب کرنے والے نیکی کا قصد کر اور زیادہ نیکی کر، اور اے برائی کے طلب کرنے والے برائی میں کمی کر اور آخرت میں غور و فکر کر۔ کوئی مغفرت طلب کرنے والا ہے تو اس کی مغفرت کر دی جائے اور کوئی توبہ کرنے والا ہے تو اس کی توبہ قبول کی جائے اور کوئی دعا کرنے والا ہے تو اس کی دعا قبول کی جائے اور کوئی سوال کرنے والا ہے تو اس کا سوال پورا کیا جائے۔ اللہ تعالیٰ ماہ رمضان کی ہر رات میں ساٹھ ہزار لوگوں کو جہنم سے آزاد کرتا ہے، اور رمضان کی ہر رات میں جتنے لوگوں کو جہنم سے آزاد کرتا ہے عید کے دن اس سے تیس گنا زیادہ لوگوں کو جہنم سے آزاد کرتا ہے۔

(الترغیب والترہیب ج ۲ ص ۱۰۶۔۹۲ اس حدیث کو امام بیہقی نے روایت کیا ہے اور یہ حدیث حسن ہے)

رمضان میں قیام کا ثواب:

حضرت عبدالرحمان بن عوف رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان کا ذکر کیا اور تمام مہینوں پر اس کی فضیلت بیان کی پس فرمایا جس نے رمضان میں ایمان کی حالت میں ثواب کی نیت سے قیام کیا (یعنی نفلی نمازیں ادا کیں) وہ

marfat.com
Marfat.com

گناہوں سے اس طرح پاک ہو جائے گا جس طرح آج اپنی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا ہے۔

(الترغیب والترہیب ج ۲ ص ۱۰۶۔۹۲، اس حدیث کو امام نسائی نے روایت کیا ہے اور کہا ہے کہ صحیح یہ ہے کہ یہ حضرت ابو ہریرہ سے مروی ہے۔)

صدیقین اور شہداء میں شمار:

حضرت عمرو بن مرہ جہنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا:

یا رسول اللہ ﷺ! یہ بتایئے اگر میں اللہ کے وحدہ لاشریک ہونے اور آپ کے رسول اللہ ہونے کی گواہی دوں، اور پانچوں نمازیں پڑھوں اور زکوۃ ادا کروں اور رمضان کے روزے رکھوں اور قیام کروں تو میرا کن لوگوں میں شمار ہوگا؟ آپ نے فرمایا:

صدیقین اور شہداء میں۔

(مسند بزار، صحیح ابن خزیمہ، صحیح ابن حبان بحوالہ الترغیب والترہیب ج ۲ ص ۱۰۶۔۹۲)

اعمال کی سات قسمیں اور انکا اجر:

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ کے نزدیک اعمال کی سات قسمیں ہیں:

دو عمل ایسے ہیں جو واجب کرتے ہیں، دو عمل ایسے ہیں جن کا بدلہ ایک مثل ہے، ایک عمل ایسا ہے جس کا بدلہ دس گنا ہے، ایک عمل ایسا ہے جس کا بدلہ سات سو گنا ہے اور ایک عمل ایسا ہے کہ اس کے ثواب کو اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔

وہ عمل جو واجب کرتے ہیں تو وہ یہ ہیں کہ جو شخص اس حال میں اللہ سے ملاقات کرے کہ اس نے اخلاص کے ساتھ اللہ کی عبادت کی ہو اور شرک بالکل نہ کیا ہو اس کے

marfat.com

Marfat.com

لیے جنت واجب ہے اور جس نے اللہ سے اس حال میں ملاقات کی ہو کہ اس نے شرک کیا ہو اس کے لیے دوزخ واجب ہے۔

جن دو کاموں کا ایک مثل اجر ہے وہ یہ ہیں کہ جس نے برا کام کیا اس کو ایک برائی کی سزا ملے گی، اور جس نے نیکی کا صرف ارادہ کیا تو اس کو ایک نیکی کا اجر ملے گا۔

جن کاموں کا سات سو گنا اجر ہے وہ یہ ہیں کہ جس نے اللہ کی راہ میں ایک درہم خرچ کیا اس کو سات سو درہموں کا اجر ملے گا اور جس نے اللہ کی راہ میں ایک دینار خرچ کیا اس کو سات سو دیناروں کا اجر ملے گا۔

وہ عمل جس کے ثواب کو اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا وہ روزہ ہے کیونکہ روزہ اللہ کے لیے ہے اس لئے اس کے ثواب کو اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔

(الدر المنثور ج ا ص ۳۳۹۔ ۳۳۶، بحوالہ امام بیہقی شعب الایمان)

حضرت داؤد علیہ السلام کے روزے:

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اے عبداللہ! مجھے یہ خبر دی گئی ہے تو کیا تم دن کو روزہ رکھتے ہو اور رات کو قیام کرتے ہو؟ میں نے کہا کیوں نہیں؟ یا رسول اللہ ﷺ! آپ نے فرمایا: ایسا نہ کرو، روزہ بھی رکھو اور افطار بھی کرو (یعنی بغیر روزہ کے رہو) قیام بھی کرو اور سوؤ بھی، کیونکہ تمہارے جسم کا بھی تم پر حق ہے اور تمہاری آنکھوں کا بھی تم پر حق ہے اور تمہاری بیوی کا بھی تم پر حق ہے، اور تمہارے مہمان کا بھی تم پر حق ہے، اور تمہارے لیے یہ کافی ہے کہ تم ہر مہینہ کے تین دن روزے رکھو، اور تمہیں ہر نیکی کا دس گنا اجر ملے گا اور یہ تمہارے لیے پورے دہر کے روزے ہو جائیں گے۔ میں نے اصرار کیا اور کہا یا رسول اللہ ﷺ! میں قوت پاتا ہوں

marfat.com
Marfat.com

تو آپ نے فرمایا: اللہ کے نبی داؤد علیہ السلام کے روزے رکھو اور اس پر زیادتی نہ کرو۔ میں نے عرض کیا اللہ کے نبی داؤد علیہ السلام کے روزے کس طرح تھے؟ آپ نے فرمایا نصف دہر، (یعنی ایک دن روزہ اور پھر ایک دن چھوڑ کر اگلے دن روزہ)

(صحیح بخاری ج۱ص ۲۶۵)

ایام بیض کے روزے:

ابن ملحان قیسی اپنے والد رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں ایام بیض کے روزے رکھنے کا حکم دیتے تھے (تیرھویں، چودھویں اور پندرھویں تاریخ کے روزے کا) اور فرماتے ان روزوں سے پورے دہر (یعنی سال) کے روزوں کا اجر ملے گا۔

(سنن ابوداؤد ج۱ص ۳۳۲)

تین روزوں کا دس گنا اجر ملے گا جیسا کہ صحیح بخاری کی روایت میں ہے تو ہر ماہ تین روزے رکھنے سے پورے ماہ کے روزوں کا اجر ملے گا اور جو شخص ہمیشہ یہ روزے رکھے گا اس کو تمام دہر کے روزوں کا اجر ملے گا۔

پورے سال کے روزوں کا ثواب:

حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جس شخص نے رمضان کے روزے رکھے پھر اس نے شوال کے چھ روزے رکھے تو اس کو تمام دہر (یعنی پورا سال) کے روزوں کا اجر ملے گا۔

(صحیح مسلم ج۱ص ۳۶۹)

ہر نیکی کا دس گنا اجر ہوتا ہے تو چھتیس روزوں کا اجر ۳۶۰ روزوں کے برابر ہوگا۔ گویا وہ پورا سال روزہ دار رہا۔

marfat.com

Marfat.com

ایک سال پہلے اور ایک سال بعد کے گناہ معاف:

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

عرفہ (۹ ذوالحجہ) کو روزہ رکھنے سے مجھے امید ہے کہ اللہ تعالیٰ اس سے ایک سال پہلے اور ایک سال بعد کے گناہ مٹا دے گا اور دس محرم کو روزہ رکھنے سے مجھے امید ہے کہ اللہ تعالیٰ اس سے ایک سال پہلے کے گناہ مٹا دے گا۔

(صحیح مسلم ج ا ص ۳۶۷)

پیر اور جمعرات کا روزہ:

قدامہ بن مظعون بیان کرتے ہیں کہ وہ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما کے ساتھ وادی القریٰ میں اپنے مال کی طلب میں گئے، حضرت اسامہ پیر اور جمعرات کا روزہ رکھتے تھے، قدامہ نے کہا آپ بوڑھے آدمی ہیں آپ پیر اور جمعرات کا روزہ کیوں رکھتے ہیں؟ انہوں نے کہا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پیر اور جمعرات کا روزہ رکھتے تھے۔ آپ سے پوچھا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا:

پیر اور جمعرات کو بندوں کے اعمال پیش کیے جاتے ہیں۔

(سنن ابوداؤد ج ا ص ۳۳۱)

محرم الحرام کے روزے:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ماہ رمضان کے بعد سب سے افضل روزے اللہ کے مہینہ محرم کے روزے ہیں اور فرض نماز کے بعد سب سے افضل نماز رات کی نماز ہے۔ (یعنی تہجد کی نماز)

(سنن ابوداؤد ج ا ص ۳۳۰)

marfat.com
Marfat.com

شعبان کے روزے:

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (مسلسل) روزے رکھتے یہاں تک کہ ہم کہتے کہ اب آپ افطار نہیں کریں گے (یعنی روزہ رکھنا نہیں چھوڑیں گے)، اور آپ روزے نہ رکھتے حتی کہ ہم کہتے اب آپ روزہ نہیں رکھیں گے، اور میں نے رمضان کے علاوہ آپ کو کسی ماہ کے مکمل روزے رکھتے ہوئے نہیں دیکھا اور نہ شعبان کے مہینہ سے زیادہ کسی اور مہینہ میں روزے رکھتے ہوئے دیکھا۔

(سنن ابوداؤد ج ۱ ص ۳۳۱،۳۳۰)

جن دنوں میں روزہ رکھنے کی ممانعت ہے:

حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دو دنوں میں روزہ رکھنے سے منع فرمایا، عید الاضحیٰ کے دن کیوں کہ اس دن تم اپنی قربانی کا گوشت کھاتے ہو اور عید الفطر کے دن کیونکہ اس دن تم اپنے روزوں سے افطار کرتے ہو۔

(سنن ابوداؤد ج ۱ ص ۳۲۸)

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یوم عرفہ، یوم نحر اور ایام تشریق (9 ذوالحجہ سے 13 ذوالحجہ تک) ہم اہل اسلام کی عید ہیں اور یہ کھانے پینے کے ایام ہیں۔

(سنن ابوداؤد ج ۱ ص ۳۲۹۔۳۲۸)

میدان عرفات میں یوم عرفہ کا روزہ رکھنا منع ہے اور دوسری جگہوں میں اس دن روزہ رکھنا کار ثواب ہے اور عیدین میں روزہ رکھنا ممنوع ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میدان عرفات میں روزہ رکھنے سے منع فرمایا۔

(سنن ابوداؤد ج ۱ ص ۳۳۱)

marfat.com

Marfat.com

......روز مرہ زندگی اسوۂ حسنہ کے مطابق گزاریں......

marfat.com
Marfat.com

فہرست

صفحہ نمبر	نام عنوان	نمبر شمار
494	کھانے پینے کے آداب	1
494	کھانے سے پہلے اور بعد میں ہاتھ دھوئیں، کلی کریں	2
495	کھانے سے پہلے ہاتھ دھو کر نہ پونچھیں	3
495	بسم اللہ پڑھ کر، دائیں ہاتھ سے اور اپنے آگے سے کھائیں	4
495	کھانے اور پانی میں پھونک نہ ماریں	5
496	باقی لوگوں کے فارغ ہونے سے پہلے ہاتھ نہ کھینچیں	6
496	کھا، پی کر دعا مانگیں	7
497	کسی کی دعوت کھاؤ تو اسے جزا دو	8
497	کھڑے ہو کر کھانا پینا پسندیدہ کام نہیں	9
498	وضو کا بچا ہوا پانی کھڑے ہو کر پینا	10
498	آب زمزم کھڑے ہو کر پینا	11
498	عذر کی وجہ سے کھڑے ہو کر پانی پینا	12
499	بیان جواز کے لئے نبی کریم ﷺ نے کھڑے ہو کر پانی پیا	13
500	پیٹ بھر کر کھانا	14
500	مومن ایک آنت اور کافر سات میں کھاتا ہے	15

marfat.com

Marfat.com

16	بلند آواز سے ڈکار لینا کچھ مناسب نہیں	500
17	کھانے کی ہر خواہش کے مطابق کھالینا	501
18	زندہ رہنے کے لئے کھانا	501
19	لباس پہننے کے آداب	501
20	لباس کے بارے قرآن مجید کا حکم	501
21	تکبر اور فضول خرچی کے بغیر جو چاہو پہنو	502
22	نیا کپڑا پہن کر دعا مانگیں	502
23	کپڑوں کو استعمال کریں، ایک بار پہن کر ضائع نہ کریں	503
24	نبی کریم ﷺ نے قمیض پسند فرمائی	503
25	تہبند کی جگہ شلوار اور جوتوں کی جگہ موزے پہن سکتے ہیں	504
26	آپ نے ﷺ سفید رنگ کی ٹوپی پہنی	504
27	نبی کریم ﷺ نے کوٹ زیب تن فرمایا	504
28	بہترین لباس سفید ہے	504
29	نبی کریم ﷺ نے حلہ زیب تن فرمایا	505
30	اچھی جوتی اور اچھے کپڑے پہنو	505
31	دھلے ہوئے کپڑے پہنو	505
32	اپنا حلیہ اپنی حیثیت کے مطابق رکھیں	506
33	صاف ستھرے رہو	508
34	دس چیزیں فطرت سے ہیں	508

marfat.com
Marfat.com

509	آتش پرستوں کی مخالفت کرو	35
509	مشرکوں کی مخالفت کرو	36
509	مصافحہ، معانقہ اور سلام کرنے کی فضیلت اور آداب	37
509	اسلام کا سب سے بہتر وصف	38
509	کثرت سے ایک دوسرے کو سلام کریں	39
510	پسندیدہ وہ جو سلام میں پہل کرے	40
510	سلام کہنے کا ثواب	41
511	مصافحہ کرنے والوں کی بخشش	42
511	دور سے آئیں تو معانقہ کریں	43
511	دونوں ہاتھوں سے مصافحہ کریں	44
511	سلام میں پہل کرنے والا تکبر سے بری	45
512	کون کس کو سلام کرے	46
512	سلام سے گھر میں برکت	47
513	بات کرنے سے پہلے سلام کرو	48
513	اہل کتاب کو سلام کرنے کا طریقہ	49
514	گھروں میں داخل ہونے کے آداب	50
515	تین بار اجازت مانگو نہ ملے تو واپس چلے جاؤ	51
517	اجازت مانگنے کا طریقہ	52
517	نبی کریم ﷺ تین بار سلام کہہ کر واپس تشریف لے گئے	53

marfat.com
Marfat.com

54	اندر سے پوچھا جائے کون ؟ تو اپنا نام بتائیں	518
55	بغیر اجازت کسی کے گھر نہ جھانکیں	518
56	اپنے گھر جائے یا آئے تو بھی سلام کہے	519
57	دوا کرنے اور علاج کرانے کے آداب	519
58	ہر بیماری کی دوا ہے	519
59	آپریشن کروانا جائز ہے	520
60	نبی کریم ﷺ نے پیروں کے چھالے پر مہندی لگوائی	521
61	آپ ﷺ بیمار ہوتے تو کلونجی کھاتے	521
62	بیماری میں حضور ﷺ دم بھی کرواتے	522
63	پانی سے بخار کا علاج	522
64	پرہیز کرنا نبی کریم ﷺ کا اسوۂ حسنہ ہے	523
65	نیک کاموں کو دائیں جانب سے شروع کرنا	524

marfat.com
Marfat.com

کھانے پینے کے آداب

کھانے سے پہلے اور بعد میں ہاتھ دھوئیں، کلی کریں:

حضرت سلمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

میں نے تورات میں پڑھا تھا کہ کھانے کے بعد ہاتھ دھونے سے کھانے میں برکت ہوتی ہے۔ میں نے اس کا نبی کریم ﷺ سے ذکر کیا اور میں نے تورات میں جو پڑھا تھا وہ عرض کیا، تو آپ ﷺ نے فرمایا: کھانے میں برکت کھانے سے پہلے اور کھانے کے بعد ہاتھ دھونے اور کلی کرنے سے ہوتی ہے۔

(سنن الترمذی، ج ۳، رقم الحدیث: ۱۸۵۳، سنن ابو داؤد، ج ۳، رقم الحدیث: ۳۷۶۱، مسند احمد، ج ۹، رقم الحدیث: ۲۳۷۹۳، مسند ابو داؤد، الطیالسی، رقم الحدیث: ۱۶۷۴)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

جو یہ چاہتا ہو کہ اللہ تعالیٰ اس کے گھر میں خیر کی کثرت کرے، وہ کھانے سے پہلے اور کھانے کے بعد ہاتھ دھوئے اور کلی کرے۔

(سنن ابن ماجہ، ج ۲، رقم الحدیث: ۳۲۶۰)

حضرت حکم بن عمیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک طعام (کی دعوت) میں تھے۔ ایک شخص نے گھر والوں کے خادم سے تولیہ طلب کیا، اس نے کپڑا لا کر دیا اس نے اس سے ہاتھ پونچھے، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:۔

جس کپڑے کو تم نے نہ پہنا اس کا تولیہ نہ بناؤ۔ (غالباً آپ ﷺ کا مطلب یہ تھا کہ اس کام کے لیے پرانے کپڑے استعمال کرو تا کہ نیا کپڑا ضائع نہ ہو۔ آجکل جو ہمارے ہاں تولیے استعمال ہوتے ہیں وہ خاص طور پر ہاتھ وغیرہ پونچھنے کے لئے ہی بنائے جاتے ہیں اس

marfat.com
Marfat.com

لئے وہ اس حدیث شریف کے حکم میں داخل نہیں)

(المعجم الکبیر، ج ۳، رقم الحدیث: ۱۳۹۱)

کھانے سے پہلے ہاتھ دھو کر نہ پونچھیں:

کھانے کے آداب میں سے یہ ہے کہ پہلے ہاتھ دھوئے اور ہاتھ نہ پونچھے اور کھانے کے بعد ہاتھ دھو لے اور ہاتھ پونچھ لے۔

(علامہ ابن بزاز کردری حنفی متوفی ۸۲۷ھ، فتاویٰ بزازیہ علی ہامش الہندیہ، ج ۶، ص ۳۵۲)

بسم اللہ پڑھ کر، دائیں ہاتھ سے اور اپنے آگے سے کھائیں:

حضرت عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ وہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اس وقت آپ ﷺ کے پاس طعام (یعنی کھانا) رکھا تھا، آپ ﷺ نے فرمایا:

اے میرے بیٹے قریب آؤ، بسم اللہ پڑھو اور اپنے دائیں ہاتھ سے کھاؤ اور اپنے آگے سے کھاؤ۔

(سنن الترمذی، ج ۳، رقم الحدیث: ۱۸۶۴، صحیح البخاری، ج ۶، رقم الحدیث: ۵۳۷۶، صحیح مسلم، اشربہ: ۱۰۸، (۲۰۲۲) ۵۱۷۱، سنن ابی داؤد، ج ۳، رقم الحدیث: ۳۷۷۷، سنن ابن ماجہ، ج ۲، رقم الحدیث: ۳۲۶۵، مسند احمد، ج ۵، رقم الحدیث: ۱۶۳۳۴)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:۔

جب تم میں سے کوئی شخص کھانا کھائے تو بسم اللہ پڑھے اگر وہ اس کے شروع میں بسم اللہ پڑھنا بھول گیا تو کہے بِسْمِ اللّٰهِ فِیْ اَوَّلِهٖ وَآخِرِهٖ۔

(سنن الترمذی، ج ۳، رقم الحدیث: ۱۸۶۵، سنن ابو داؤد، ج ۳، رقم الحدیث: ۳۷۶۷، صحیح ابن حبان، ج ۱۲، رقم الحدیث: ۲۵۱۴، مسند احمد، ج ۱۰، رقم الحدیث: ۲۶۱۴۸، سنن کبریٰ للبیہقی، ج ۷، ص ۲۷۶)

کھانے اور پانی میں پھونک نہ ماریں:

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کھانے اور

marfat.com
Marfat.com

مشروب (یعنی پانی) میں پھونک نہیں مارتے تھے اور نہ برتن میں سانس لیتے تھے۔

(سنن ابن ماجہ، ج ۲، رقم الحدیث: ۳۲۸۸، سنن ابوداؤد، ج ۳، رقم الحدیث: ۳۷۲۸، سنن الترمذی، ج ۳، رقم الحدیث: ۱۸۹۶، ۱۸۹۵)

باقی لوگوں کے فارغ ہونے سے پہلے ہاتھ نہ کھینچیں:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:۔

جب دستر خوان بچھایا جائے تو کوئی شخص دستر خوان اٹھانے سے پہلے کھڑا نہ ہو خواہ اس کا پیٹ بھر گیا ہو۔ وہ اپنا ہاتھ نہ کھینچے یہاں تک کہ باقی لوگ بھی فارغ ہو جائیں یا وہ اپنا عذر بیان کرے۔ کیونکہ جب کوئی شخص اپنا ہاتھ کھانے سے کھینچ لیتا ہے تو وہ اپنے ساتھی کو شرمندہ کرتا ہے اور ہوسکتا ہے کہ ابھی اس کو کھانے کی حاجت ہو۔

(سنن ابن ماجہ، ج ۲، رقم الحدیث: ۳۲۹۵)

کھا، پی کر دعا مانگیں:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:۔

اللہ تعالیٰ اس بندے سے راضی ہوتا ہے جب وہ کوئی چیز کھا کر یا پی کر اللہ تعالیٰ کی حمد کرتا ہے۔

(صحیح مسلم، الذکر والدعا: ۸۹، (۲۷۳۴) سنن الترمذی، ج ۳، رقم الحدیث ۱۸۲۳)

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب کوئی چیز کھاتے یا پیتے تو یہ دعا کرتے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَجَعَلَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ

(سنن الترمذی، ج ۵، رقم الحدیث: ۳۴۶۸، سنن ابن ماجہ، ج ۲، رقم الحدیث ۳۲۸۳)

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، جس نے کھانے کے بعد یہ دعا کی:

marfat.com
Marfat.com

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَطْعَمَنِیْ هٰذَا وَرَزَقَنِیْهِ مِنْ غَیْرِ حَوْلٍ مِّنِّیْ وَلَا قُوَّةٍ

تو اس کے پچھلے گناہ بخش دیے جائیں گے۔

(سنن الترمذی، ج ۵، رقم الحدیث: ۳۴۶۹، سنن ابو داؤد، ج ۳، رقم الحدیث: ۴۰۲۳، سنن ابن ماجہ، ج ۲، رقم الحدیث: ۳۲۸۵)

کسی کی دعوت کھاؤ تو اسے جزا دو:

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابو الہیثم بن التیہان رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ کے لیے کھانا تیار کیا۔ نبی کریم ﷺ نے اپنے اصحاب کو بھی دعوت دی، جب سب کھانے سے فارغ ہو گئے تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا:۔

اپنے بھائی کو جزا دو۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے پوچھا: یا رسول اللہ ﷺ اس کی جزا کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا:۔

جب کوئی شخص کسی کے گھر جائے اور اس کا کھانا کھائے اور اس کے مشروبات پیئے اور پھر اس کے لیے دعا کر دے تو یہ اس کی جزا ہے۔

(سنن ابو داؤد، ج ۳، رقم الحدیث: ۳۸۵۳)

کھڑے ہو کر کھانا پینا پسندیدہ کام نہیں:

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے اس سے منع فرمایا کہ کوئی شخص کھڑا ہو کر پانی پیئے قتادہ نے کہا ہم نے پوچھا اور کھانا، حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ تو زیادہ برا ہے یا فرمایا: یہ زیادہ برا کام ہے۔

(صحیح مسلم، اشربہ: ۱۱۳، (۲۰۲۴) ۵۱۷۷، سنن الترمذی، ج ۳، رقم الحدیث: ۱۸۸۶، سنن ابی داؤد، ج ۳، رقم الحدیث: ۳۷۱۷، سنن ابن ماجہ، ج ۲، رقم الحدیث: ۳۴۲۴)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:۔

تم میں سے کوئی شخص ہرگز کھڑے ہو کر پانی نہ پیئے۔ سو جو شخص بھول جائے اس کو چاہیے کہ وہ قے کر دے۔ (قے کر دینے کا حکم تاکید کے لئے ہے، قے کرنا واجب نہیں)

marfat.com

Marfat.com

(صحیح مسلم، اشربہ:۱۱۶، (۲۰۲۶) ۵۱۸۱۱) اس حدیث کو ائمہ ستہ میں سے صرف امام مسلم نے روایت کیا ہے۔)

وضو کا بچا ہوا پانی کھڑے ہو کر پینا:

وضو کا بچا ہوا پانی کھڑے ہو کر پینا نبی کریم ﷺ کی سنت ہے:

نزال بن سبرۃ بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ظہر کی نماز پڑھی، پھر لوگوں کی ضروریات پوری کرنے کے لیے کوفہ کی کھلی جگہ میں بیٹھ گئے۔ حتیٰ کہ عصر کی نماز کا وقت آ گیا، پھر پانی لایا گیا اور انہوں نے وضو کیا، پھر کھڑے ہو کر وضو کا بچا ہوا پانی پیا، پھر فرمایا: لوگ کھڑے ہو کر پانی پینے کو مکروہ کہتے ہیں۔ اور بے شک نبی کریم ﷺ نے اس طرح کیا ہے جس طرح میں نے کیا ہے۔

(صحیح البخاری، ج ٦، رقم الحدیث: ۵٦۱٦، ۵٦۱۵، سنن ابو داؤد، ج ۳، رقم الحدیث: ۳۷۱۸، سنن النسائی، ج ۱، رقم الحدیث: ۱۳۰)

آب زمزم کھڑے ہو کر پینا:

زمزم کا پانی کھڑے ہو کر پینا نبی کریم ﷺ کی سنت ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے زمزم کا پانی کھڑے ہو کر پیا۔

(صحیح البخاری، ج ٦، رقم الحدیث: ۵٦۱۷، صحیح مسلم، اشربہ: ۱۲۰، ۱۱۹، ۱۱۸، ۱۱۷، (۲۰۲۷) ۵۱۸۵، ۵۱۸۴، ۵۱۸۳، ۵۱۸۲، سنن الترمذی، ج ۳، رقم الحدیث: ۱۸۸۹، سنن النسائی، رقم الحدیث: ۲۹٦۴، سنن ابن ماجہ، ج ۲، رقم الحدیث: ۳۴۲۲)

عذر کی وجہ سے کھڑے ہو کر پانی پینا:

حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ ان کے پاس تشریف لائے، ان کے گھر میں ایک مشک لٹکی ہوئی تھی، آپ ﷺ نے کھڑے ہو کر مشک کے منہ سے پانی پیا۔

(مسند احمد، ج ۳، ص ۱۱۹، ج ٦، ص ۴۳۱، ۳۷٦، المعجم الکبیر، ج ۲۵، ص ۱۲۷۔۱۲٦، المعجم الاوسط، ج ۱، رقم الحدیث: ٦۵۸، شرح معانی الآثار، ج ۲، ص ۳۵۸، مجمع الزوائد، ج ۵، ص ۷۹)

marfat.com

Marfat.com

بیان جواز کے لئے نبی کریم ﷺ نے کھڑے ہو کر پانی پیا:

حضور نبی کریم ﷺ نے بعض اوقات بیان جواز کے لئے کھڑے ہو کر کھایا پیا ہے تاکہ کھڑے ہو کر کھانے پینے کو حرام قرار نہ دے دیا جائے۔ کیونکہ آپ ﷺ بہت سے پسندیدہ کام اس لئے چھوڑ دیا کرتے تھے کہ کہیں ان کو فرض نہ کر دیا جائے اور بعد میں آنے والی امت بشری کمزوریوں کی وجہ سے اس پر عمل نہ کر سکے اور اس وجہ سے آخرت میں اس پر سختی ہو۔ بیٹھ کر کھانا پینا بھی آپ کو پسند تھا لیکن ہماری سہولت کو دیکھتے ہوئے آپ ﷺ نے اپنی پسند کو چھوڑ دیا اس کی وضاحت یوں بھی ہو سکتی ہے کہ آپ ﷺ نے امت کو کھڑے ہو کر کھانے پینے کی تلقین نہیں فرمائی بلکہ بیٹھ کر کھانے پینے کا حکم فرمایا، اسی لئے جو احادیث آپ ﷺ کے کھڑے ہو کر کھانے پینے کے بارے منقول ہیں ان میں آپ کا اپنا فعل تو ہے لیکن کہیں بھی ہمارے لئے کھڑے ہو کر کھانے پینے کا حکم نہیں فرمایا۔ جیسے کہ ان احادیث میں ہے:

عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو کھڑے ہو کر (مشروب) پیتے ہوئے دیکھا ہے۔

(امام ابو عیسیٰ ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ سنن الترمذی، ج ۳، رقم الحدیث: ۱۸۹۰، مسند احمد ج ۲، ص ۲۱۵، ۲۰۶، ۱۹۰، ۱۷۹، ۱۷۴، شرح السنۃ، ج ۶، رقم الحدیث: ۲۹۴۲)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو کھڑے ہوئے اور بیٹھے ہوئے (مشروب) پیتے دیکھا ہے۔

(المعجم الاوسط، ج ۲، رقم الحدیث: ۱۲۳۵، حافظ الہیثمی نے کہا اس حدیث کے تمام راوی ثقہ ہے۔ مجمع الزوائد، ج ۵، ص ۸۰)

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو کھڑے ہوئے (کوئی مشروب) پیتے دیکھا۔ امام بزار کی روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے کھڑے ہو کر دودھ پیا۔

marfat.com
Marfat.com

(مسند ابو یعلیٰ، ج ٦، رقم الحدیث: ٣٥٦٠، مسند البزار، ج ٣، رقم الحدیث: ٢٨٩٩) حافظ الہیثمی نے کہا ہے کہ امام ابو یعلیٰ اور امام بزار کی سند صحیح ہے۔ (مجمع الزوائد، ج ٥، ص ٧٩)

پیٹ بھر کر کھانا:

حضرت مقدام بن معدی کرب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے آدمی کے پیٹ سے بڑھ کر کسی برتن کو بھرنا برا نہیں ہے۔ ابن آدم کے لیے چند لقمے کافی ہیں جن سے اس کی کمر قائم رہ سکے اور اگر اس نے ضرور ہی زیادہ کھانا ہو تو (پیٹ) کا تہائی حصہ کھانے کے لیے رکھے اور تہائی حصہ پانی کے لئے اور تہائی حصہ سانس لینے کے لیے۔

(سنن ترمذی، ج ٤، رقم الحدیث: ٢٣٨٧، السنن الکبریٰ للنسائی، رقم الحدیث: ٦٧٦٩، مسند احمد، ج ٦، رقم الحدیث: ١٧١٨٦)

مومن ایک آنت اور کافر سات میں کھاتا ہے:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک شخص (ثمامہ بن اثال) مہمان ہوا۔ وہ کافر تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے اس کے لئے بکری کا دودھ لانے کا حکم دیا۔ اس نے ایک بکری کا دوہا ہوا دودھ پی لیا۔ پھر دوسری بکری کا، پھر تیسری بکری کا حتیٰ کہ وہ سات بکریوں کا دودھ پی گیا۔ صبح اٹھ کر اس نے اسلام قبول کر لیا۔ رسول اللہ ﷺ نے پھر اس کے لئے ایک بکری کا دودھ لانے کا حکم دیا، پھر دوسری بکری کا دودھ لایا گیا تو وہ اس کو پورا نہ پی سکا۔ تب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:۔

مومن ایک آنت میں پیتا ہے اور کافر سات آنتوں میں پیتا ہے۔

(امام مسلم کی دیگر روایات میں اس طرح ہے، مومن ایک آنت میں کھاتا ہے اور کافر سات آنتوں میں کھاتا ہے۔ صحیح مسلم، اشربہ: ١٨٦، (٢٠٦٣، ٥٢٨١)، سنن ترمذی، ج ٣، رقم الحدیث: ١٨٢٦)

اونچی آواز ڈکار لینا کچھ مناسب نہیں:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے نبی کریم ﷺ

marfat.com
Marfat.com

کے سامنے ڈکار لی تو آپ ﷺ نے فرمایا:۔

ہمارے سامنے اپنی ڈکار روک کر رکھو کیونکہ جو لوگ دنیا میں بہت زیادہ سیر ہو کر کھاتے ہیں وہ قیامت کے دن بہت زیادہ بھوکے ہوں گے۔

(سنن ترمذی، ج ۴، رقم الحدیث: ۲۴۸۶، سنن ابن ماجہ، ج ۲، رقم الحدیث: ۳۳۵۰)

کھانے کی ہر خواہش کے مطابق کھالینا:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:۔

یہ بھی اسراف (یعنی فضول خرچی) ہے کہ تم اپنی ہر خواہش کے مطابق چیز کھالو۔

(سنن ابن ماجہ، ج ۲، رقم الحدیث: ۳۳۵۲)

زندہ رہنے کے لئے کھانا:

حضرت لجلاج رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب سے میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ اسلام لایا ہوں میں نے کبھی پیٹ بھر کر کھانا نہیں کھایا میں صرف اتنا کھاتا پیتا ہوں جس سے میری حیات باقی رہ سکے۔

(المعجم الکبیر، ج ۱۹، رقم الحدیث: ۴۸۷، ص ۲۱۸، مجمع الزوائد، ج ۵، ص ۳۱، رقم الحدیث: 7961)

لباس پہننے کے آداب

لباس کے بارے قرآن مجید کا حکم:

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

قُلْ مَنْ حَرَّمَ زِيْنَةَ اللّٰهِ الَّتِيْ اَخْرَجَ لِعِبَادِهٖ وَالطَّيِّبٰتِ مِنَ الرِّزْقِ قُلْ هِيَ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا خَالِصَةً يَّوْمَ الْقِيٰمَةِ كَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ (الاعراف: ۳۲)

ترجمہ: آپ ان لوگوں سے پوچھئے کہ اللہ تعالیٰ نے جو زینت و آرائش اور کھانے پینے کی

marfat.com
Marfat.com

صاف ستھری چیزیں اپنے بندوں کے لئے پیدا کی ہیں ان کو حرام کس نے کیا ہے؟ (یا رسول اللہ ﷺ) آپ فرمادیں کہ یہ چیزیں دنیا کی زندگی میں (بھی) مومنوں کے لئے ہیں اور قیامت کے دن (تو) خاص ان ہی کا حصہ ہوں گی۔ اسی طرح ہم جاننے والوں کے لئے اپنی آیتیں کھول کھول کر بیان فرماتے ہیں۔

زمانہ جاہلیت میں لوگ کعبہ کا ننگے ہو کر طواف کرتے تھے اور پاک اور حلال چیزوں کو اپنے اوپر حرام کر لیتے تھے۔ تب یہ آیت نازل ہوئی کہ آپ ان لوگوں سے فرمایئے اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کے لیے زینت پیدا کی ہے تم خوبصورت لباس پہنو اور اللہ کے رزق میں سے حلال چیزیں کھاؤ۔

(امام ابوجعفر محمد بن جریر طبری، جامع البیان ج۸، ص۱۵)

تکبر اور فضول خرچی کے بغیر جو چاہو پہنو:

امام بخاری روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:۔

کھاؤ اور پیو اور لباس پہنو اور صدقہ کرو بغیر فضول خرچی اور تکبر کے، اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا تم جو چاہو کھاؤ، اور جو چاہو پہنو، جب تک فضول خرچی یا تکبر نہ ہو۔

(صحیح البخاری، کتاب اللباس، باب ۱، ج ۷، ص ۴۳)

آج کل کچھ لوگ انگریزوں کی پیروی میں ایسا لباس پہنتے ہیں کہ ان کے جسم کے وہ حصے جن کو چھپانے کا حکم ہے نمایاں ہو جاتے ہیں اور واضح بے پردگی ہوتی ہے۔ ایسے لباس پہننے کی شریعت اسلامی میں بالکل کوئی گنجائش نہیں ہے۔ ہاں جو لباس پردے کی ضرورت کو پورا کر رہا ہو وہ جائز ہے۔ اسی طرح ریشمی لباس پہننے کی بھی مرد کو اجازت نہیں ہے۔

نیا کپڑا پہن کر دعا مانگیں:

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب کوئی نیا کپڑا پہنتے

marfat.com
Marfat.com

تو اس کا نام لیتے۔ خواہ قمیص ہو یا عمامہ ہو، پھر یہ دعا کرتے:

اے اللہ! تیرے لیے حمد ہے کہ تو نے مجھے یہ کپڑا پہنایا، میں تجھ سے اس کپڑے کی خیر کا سوال کرتا ہوں اور جس کے لیے یہ بنایا گیا ہے اس کی خیر کا سوال کرتا ہوں اور میں اس کپڑے کے شر سے اور جس کے لیے یہ بنایا گیا ہے اس کے شر سے تیری پناہ میں آتا ہوں۔

(سنن ابوداؤد، رقم الحدیث:۴۰۲۰، سنن الترمذی، رقم الحدیث:۱۷۶۷)

کپڑوں کو استعمال کریں، ایک بار پہن کر ضائع نہ کریں:

حضرت ام خالد رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس کچھ کپڑے آئے ان میں ایک چھوٹی اونی چادر تھی۔ آپ ﷺ نے پوچھا:۔ تمہاری رائے میں اس کا کون زیادہ مستحق ہے؟ لوگ خاموش رہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا:۔ میرے پاس ام خالد کو لاؤ۔ ان کو بلایا گیا تو آپ ﷺ نے وہ چادر ان کو پہنا دی۔ آپ ﷺ نے دوبار فرمایا:۔ تم اس کو پرانا کرو اور دوسروں کے لیے چھوڑو۔

(سنن ابوداؤد، رقم الحدیث:۴۰۲۴، صحیح البخاری، رقم الحدیث:۵۸۴۵)

نبی کریم ﷺ نے قمیص پسند فرمائی:

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی ﷺ کو تمام کپڑوں میں قمیص سب سے زیادہ پسند تھی۔

(سنن ابوداؤد، قم الحدیث:۴۰۲۵، سنن الترمذی، رقم الحدیث:۱۷۶۸)

حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے شیروانیاں تقسیم کیں اور مخرمہ کو کچھ نہیں دیا۔ مخرمہ نے کہا اے بیٹے! مجھے رسول اللہ ﷺ کے پاس لے چلو۔ میں ان کو لے گیا۔ پھر کہا:

رسول اللہ ﷺ کو میرے لیے بلاؤ۔ میں نے آپ ﷺ کو بلایا۔ آپ ﷺ تشریف لائے اس حال میں کہ آپ ﷺ کے پاس ان شیروانیوں میں سے ایک شیروانی تھی۔ آپ ﷺ نے فرمایا:۔

marfat.com
Marfat.com

میں نے تمہارے لیے اس کو چھپا کر رکھا ہوا تھا۔

(سنن ابو داؤد، رقم الحدیث:۴۰۲۸، صحیح البخاری، رقم الحدیث:۵۸۰۰)

تہبند کی جگہ شلوار اور جوتوں کی جگہ موزے پہن سکتے ہیں:

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:۔

جس شخص کو تہبند میسر نہ ہو وہ شلوار پہنے اور جس شخص کو جوتے میسر نہ ہو، وہ موزے پہنے۔

(صحیح البخاری، رقم الحدیث:۵۸۰۴)

آپ ﷺ نے سفید رنگ کی ٹوپی پہنی:

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ سفید ٹوپی پہنتے تھے۔

(المعجم الاوسط، ج ۷، رقم الحدیث:۶۱۷۹، مجمع الزوائد، ج ۵، ص ۱۲۱)

نبی کریم ﷺ نے کوٹ زیب تن فرمایا:

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ قضاء حاجت کے لیے گئے، پھر آپ ﷺ آئے تو میں آپ ﷺ کے لیے پانی لے کر آیا۔ آپ ﷺ نے وضو کیا۔ اس وقت آپ ﷺ نے شامی کوٹ پہنا ہوا تھا۔ آپ ﷺ نے کلی کی، ناک میں پانی ڈالا اور چہرہ دھویا۔ پھر آپ ﷺ اپنی کلائیوں کو آستینوں سے نکالنے لگے۔ وہ آستینیں تنگ تھیں پھر آپ ﷺ نے کوٹ کے نیچے سے ہاتھوں کو نکال لیا اور کلائیوں کو دھویا اور سر پر اور موزوں پر مسح کیا۔

(صحیح البخاری، رقم الحدیث:۵۷۹۸، صحیح مسلم، رقم الحدیث:۶۱۶، سنن النسائی، رقم الحدیث:۱۲۳)

بہترین لباس سفید ہے:

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:۔

تم سفید لباس پہنو وہ تمہارا بہترین لباس ہے اور اسی میں اپنے مردوں کو کفن دو اور بہترین سرمہ "اثمد" ہے یہ نظر تیز کرتا ہے اور بال اگاتا ہے۔

(سنن ابو داؤد، رقم الحدیث:۴۰۶۱، سنن ابن ماجہ، رقم الحدیث:۳۵۶۶)

marfat.com

Marfat.com

نبی کریم ﷺ نے حلہ زیب تن فرمایا:

حضرت براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ متوسط قامت کے تھے۔ (یعنی نہ بہت زیادہ لمبے اور نہ ہی چھوٹے قد کے تھے) میں نے آپ ﷺ کو سرخ حلہ میں دیکھا۔ (ایک قسم کی دو چادریں، ایک بطور تہبند باندھی جائے اور ایک بالائی بدن پر لپیٹ لی جائے) میں نے آپ ﷺ سے زیادہ حسین کوئی چیز نہیں دیکھی۔

(صحیح البخاری، رقم الحدیث ۵۸۴۲)

حضرت براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے سرخ حلہ میں رسول اللہ ﷺ سے زیادہ حسین کوئی ذی لمہ (جس کے بال کانوں کی لو سے متجاوز ہوں) نہیں دیکھا۔

(صحیح مسلم، رقم الحدیث: ۲۳۳۷، سنن ابو داؤد، رقم الحدیث: ۴۱۸۳، سنن الترمذی، رقم الحدیث: ۱۷۳۰، سنن النسائی، رقم الحدیث: ۵۲۴۸، مصنف ابن ابی شیبہ، رقم الحدیث: ۷۶۷)

اچھی جوتی اور اچھے کپڑے پہنو:

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:۔

جس شخص کے دل میں ایک ذرہ کے برابر بھی تکبر ہوا، وہ جنت میں داخل نہیں ہوگا۔ ایک شخص نے کہا ایک آدمی یہ چاہتا ہے کہ اس کے کپڑے اچھے ہوں اور اس کی جوتی اچھی ہو۔ آپ ﷺ نے فرمایا:۔

اللہ جمیل (حسین) ہے اور جمال سے محبت کرتا ہے۔ تکبر حق کا انکار کرنا اور لوگوں کو حقیر جاننا ہے۔

(صحیح مسلم، رقم الحدیث: ۹۱، سنن الترمذی، رقم الحدیث: ۲۰۰۶، سنن ابو داؤد، رقم الحدیث: ۴۰۹۱، سنن ابن ماجہ، رقم الحدیث: ۵۹، شعب الایمان، ج ۵، رقم الحدیث: ۶۱۹۲)

دھلے ہوئے کپڑے پہنو:

امام احمد کی روایت میں ہے اس شخص نے کہا یا رسول اللہ ﷺ! مجھے یہ اچھا لگتا ہے

marfat.com
Marfat.com

کہ میرے کپڑے دھلے ہوئے ہوں اور میرے سر میں تیل لگا ہوا ہو اور میری جوتی نئی ہو۔ اس نے اور بھی کئی چیزیں ذکر کیں حتیٰ کہ اپنے چابک کی ڈوری کا بھی ذکر کیا اور پوچھا یارسول اللہ ﷺ! کیا یہ چیزیں تکبر سے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا:۔

نہیں یہ جمال ہے اور بے شک اللہ جمیل ہے اور جمال سے محبت کرتا ہے۔ لیکن تکبر حق کا انکار کرنا اور لوگوں کو حقیر جاننا ہے۔

(مسند احمد، ج ۲، رقم الحدیث: ۳۷۸۹، اس حدیث کی سند صحیح ہے۔ مسند احمد، ج ۳، رقم الحدیث: ۳۷۸۹)

اپنا حلیہ اپنی حیثیت کے مطابق رکھو:

ابوالاحوص کے والد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھا ہوا تھا آپ ﷺ نے مجھے گھٹیا کپڑے پہنے ہوئے دیکھا تو آپ ﷺ نے فرمایا:۔

کیا تمہارے پاس مال ہے؟ میں نے عرض کیا ہاں یارسول اللہ ﷺ! میرے پاس ہر قسم کا مال ہے۔ (دوسری روایت میں ہے میرے پاس اونٹ، بکریاں، گھوڑے، غلام ہر قسم کا مال ہے) آپ ﷺ نے فرمایا:۔

جب اللہ تعالیٰ نے تمہیں مال دیا ہے تو تم پر اس کا اثر ظاہر ہونا چاہیے۔

(سنن النسائی، رقم الحدیث: ۵۲۳۹، ۵۲۳۸، ۵۳۰۹، سنن ابو داؤد، رقم الحدیث: ۴۰۶۳، شعب الایمان؟ ج ۵، رقم الحدیث: ۶۱۹۷)

عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:۔

اللہ تعالیٰ یہ پسند کرتا ہے کہ وہ اپنے بندے پر اپنی نعمت کا اثر دیکھے۔

(سنن الترمذی، رقم الحدیث: ۲۸۲۸، مسند احمد، ج ۷، رقم الحدیث: ۱۹۹۵۴)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک غزوہ میں گئے۔ جس وقت ہم ایک درخت کے نیچے ٹھہرے ہوئے تھے تو میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھ لیا۔ میں نے عرض کیا:

marfat.com

Marfat.com

یارسول اللہ ﷺ! سائے کی طرف آجائیں۔ رسول اللہ ﷺ تشریف لے آئے۔ اس وقت مجھے دستر خوان میں ایک چھوٹی سی ککڑی ملی۔ آپ ﷺ نے پوچھا: یہ تم کو کہاں سے ملی؟ پھر آپ ﷺ نے کوئی اور بات ذکر کی۔ پھر ایک شخص چلا گیا جس نے دو پرانے کپڑے پہنے ہوئے تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے اس کی طرف دیکھ کر فرمایا:۔

کیا اس کے پاس ان دو کپڑوں کے سوا اور کوئی کپڑا نہیں ہے؟ میں نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ اس کے دو کپڑے صندوق میں رکھے ہوئے ہیں جو میں نے اس کو پہنائے تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا:۔

اس کو بلاؤ اور اس سے کہو کہ وہ دو کپڑے پہن لے۔ اس نے جا کر وہ کپڑے پہن لیے۔ (الحدیث)

(امام بزار نے اس حدیث کو متعدد اسانید سے روایت کیا ہے جن میں سے ایک کی سند صحیح ہے، مسند البزار، رقم الحدیث: ۲۹۶۲، ۲۹۶۳، ۲۹۶۴)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے نبی کریم ﷺ سے ایک کپڑا پہن کر نماز پڑھنے سے متعلق سوال کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا:۔

کیا تم میں سے ہر شخص کے پاس دو کپڑے ہیں؟ پھر ایک شخص نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے سوال کیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا جب اللہ تعالیٰ نے وسعت دی ہے تو وسعت کو اختیار کرو۔ (الحدیث)

(صحیح البخاری، رقم الحدیث: ۳۶۵)

محمد بن سیرین نے کہا تمیم نے ایک ہزار درہم کی چادر خریدی جس کو پہن کر وہ نماز پڑھتے تھے۔

(مصنف ابن ابی شیبہ، ج ۸، رقم الحدیث: ۴۹۶۵)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے صحابہ میں سے ایک شخص کو سات سو درہم کا لباس خرید کر پہنایا۔

marfat.com
Marfat.com

(مصنف ابن ابی شیبہ، ج ۸، رقم الحدیث: ۳۹۲۶)۔

صاف ستھرے رہو:

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آئے آپ ﷺ نے ایک شخص کو دیکھا جس کے بال غبار آلود اور بکھرے ہوئے تھے۔

آپ ﷺ نے فرمایا:۔

کیا اس کو کوئی ایسی چیز نہیں ملتی جس کے ساتھ یہ اپنے بالوں کو سنوار سکے؟ ایک اور شخص کو دیکھا جو میلے کپڑے پہنے ہوئے تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا:۔

کیا اس شخص کو پانی میسر نہیں ہے جس سے یہ اپنے کپڑوں کو دھو سکے۔

(سنن ابوداؤد، رقم الحدیث ۴۰۶۲، شعب الایمان، ج ۵، رقم الحدیث ۶۲۲۴)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:۔

اسلام صاف ستھرا ہے سو تم صاف ستھرے رہو، کیونکہ جنت میں صرف صاف ستھرے لوگ داخل ہوں گے۔

(المعجم الاوسط، ج ۵، رقم الحدیث: ۴۸۹۰)

دس چیزیں فطرت سے ہیں:

حضرت ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ دس چیزیں فطرت سے ہیں:

(1) مونچھیں ترشوانا (2) داڑھی بڑھانا (3) مسواک کرنا (4) ناک میں پانی ڈالنا (5) ناخن کاٹنا (6) جوڑوں کو دھونا (7) بغلوں کے بال نوچنا (8) موئے زیر ناف مونڈنا (9) استنجا کرنا (10)

راوی نے کہا کہ میں دسویں چیز بھول گیا، یا وہ شاید "کلی کرنا" تھا

(امام جلال الدین سیوطی، الجامع الصغیر رقم الحدیث: 5432 بحوالہ صحیح مسلم، سنن ابی داؤد، جامع ترمذی، سنن ابن ماجہ سنن نسائی، المصنف لابن ابی شیبہ)

marfat.com

Marfat.com

آتش پرستوں کی مخالفت کرو:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
آتش پرستوں کی مخالفت کرو۔ مونچھوں ترشواؤ اور داڑھی بڑھاؤ۔

(صحیح مسلم، رقم الحدیث: 511)

مشرکوں کی مخالفت کرو:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
مونچھیں مٹا کر اور داڑھی بڑھا کر مشرکوں کی مخالفت کرو۔

(صحیح مسلم، رقم الحدیث: 510)

مصافحہ، معانقہ اور سلام کرنے کی فضیلت اور آداب

اسلام کا سب سے بہتر وصف:

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا کہ اسلام کا کون سا وصف سب سے بہتر ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا:
تم کھانا کھلاؤ اور ہر (مسلمان) کو سلام کرو خواہ تم اس کو پہچانتے ہو یا نہیں۔

(صحیح البخاری، رقم الحدیث: ۱۲ سنن ابوداؤد رقم الحدیث: ۵۱۹۴)

کثرت سے ایک دوسرے کو سلام کرو:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تک تم ایمان نہیں لاؤ گے جنت میں داخل نہیں ہو گے، اور جب تک تم ایک دوسرے سے محبت نہیں کرو گے تمہارا ایمان (کامل) نہیں ہوگا، کیا میں تم کو ایسی چیز نہ بتاؤں جس کے کرنے کے بعد تم ایک دوسرے سے محبت کرو؟ ایک دوسرے کو بکثرت سلام کیا کرو۔

(صحیح مسلم، رقم الحدیث: ۵۴، سنن ابوداؤد، رقم الحدیث: ۵۱۹۳، سنن ترمذی رقم الحدیث: ۲۶۹۷، سنن ابن ماجہ، رقم

marfat.com
Marfat.com

الحدیث:۳۶۹۲)

پسندیدہ وہ جو سلام میں پہل کرے:

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ وہ شخص ہے جو سلام کرنے میں پہل کرے۔

(سنن ابوداؤد، رقم الحدیث: ۵۱۹۷، سنن ترمذی، رقم الحدیث: ۲۶۹۴)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہوتے اگر ہم کسی درخت کی وجہ سے جدا ہو کر پھر مل جاتے تو ایک دوسرے کو سلام کرتے۔

(اس حدیث کی سند حسن ہے۔ المعجم الاوسط، رقم الحدیث: ۷۹۸۳)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب تم میں سے کوئی شخص اپنے بھائی سے ملاقات کرے تو اس کو سلام کرے، اگر دونوں کے درمیان درخت یا دیوار یا پتھر حائل ہو جائے اور پھر ملاقات ہو تو دوبارہ سلام کرے۔

(سنن ابوداؤد، رقم الحدیث: ۵۲۰۰)

سلام کہنے کا ثواب:

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا:
السلام علیکم۔ آپ ﷺ نے اس کے سلام کا جواب دیا اور وہ بیٹھ گیا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دس (نیکیاں)، پھر ایک اور شخص آیا اس نے کہا السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ آپ ﷺ نے اس کے سلام کا جواب دیا اور وہ بیٹھ گیا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بیس (نیکیاں) پھر ایک اور شخص آیا اس نے کہا السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آپ ﷺ نے سلام کا جواب دیا اور وہ بیٹھ گیا پھر آپ نے فرمایا (تیس) نیکیاں، امام ابوداؤد کی روایت میں یہ اضافہ ہے:

marfat.com
Marfat.com

پھر ایک اور شخص آیا اس نے کہا السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ومغفرتہ آپ ﷺ نے فرمایا: چالیس (نیکیاں)۔

(سنن ابوداؤد، رقم الحدیث: ۵۱۹۵ ،سنن ترمذی ، رقم الحدیث: ۲۶۹۸، کتاب الاداب للبیہقی رقم الحدیث: ۲۸۰ ،الادب المفرد، رقم الحدیث، ۹۸۶، عمل الیوم واللیلۃ للنسائی، رقم الحدیث: ۳۳۹)

مصافحہ کرنے والوں کی بخشش:

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول ﷺ نے فرمایا: جب بھی دو مسلمان ملاقات کے بعد مصافحہ کرتے ہیں تو ان کے الگ ہونے سے پہلے ان کو بخش دیا جاتا ہے۔

(سنن ابوداؤد، رقم الحدیث: ۵۲۱۲، سنن ترمذی، رقم الحدیث: ۲۷۳۶، سنن ابن ماجہ، رقم الحدیث: ۳۷۰۳)

دور سے آئیں تو معانقہ کریں:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب جب ملاقات کرتے تو مصافحہ کرتے اور جب سفر سے آتے تو معانقہ کرتے۔ (یعنی گلے ملتے)

(اس حدیث کی سند صحیح ہے۔ الترغیب والترہیب ج ۳ ص ۴۲۳، المعجم الاوسط، رقم الحدیث: ۹۷)

دونوں ہاتھوں سے مصافحہ کریں:

حماد بن زید نے ابن المبارک سے دونوں ہاتھوں سے مصافحہ کیا۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے تشہد کی تعلیم دی اس حال میں کہ میری ہتھیلی آپ کی دونوں ہتھیلیوں میں تھی۔

(صحیح البخاری کتاب الاستیذان، باب ۲۸، الاخذ بالیدین، رقم الحدیث: ۶۲۶۵)

سلام میں پہل کرنے والا تکبر سے بری:

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جو شخص سلام کرنے میں ابتداء کرے وہ تکبر سے بری ہو جاتا ہے۔

marfat.com
Marfat.com

(شعب الایمان، رقم الحدیث:۸۷۸۶)

کون کس کو سلام کرے:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
سوار، پیدل کو سلام کرے اور پیدل بیٹھے ہوئے کو سلام کرے اور کم لوگ زیادہ لوگوں کو سلام کریں۔

(صحیح بخاری، رقم الحدیث: ۶۲۳۲، صحیح مسلم، رقم الحدیث: ۲۱۶۰، سنن ابوداؤد رقم الحدیث: ۵۱۹۸، سنن ترمذی، رقم الحدیث:۲۷۱۲)

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا۔ آپ کا بچوں کے پاس سے گزر ہوا تو آپ نے ان کو سلام کیا۔

(صحیح البخاری، رقم الحدیث: ۶۲۴۷، صحیح مسلم، رقم الحدیث: ۲۱۶۸، سنن ابوداؤد، رقم الحدیث: ۵۲۰۲، سنن ترمذی، رقم الحدیث:۲۷۰۵، عمل الیوم واللیلۃ للنسائی رقم الحدیث:۳۳۱، سنن ابن ماجہ، رقم الحدیث:۳۷۰۰)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
چھوٹا بڑے کو سلام کرے، اور گزرنے والا بیٹھے ہوئے کو اور قلیل (یعنی کم لوگ)، کثیر (یعنی زیادہ لوگوں کو) کو۔

(صحیح البخاری، رقم الحدیث ۶۲۳۱، سنن ترمذی، رقم الحدیث: ۲۷۱۳، سنن ابوداؤد، رقم الحدیث: ۵۱۹۸)

سلام سے گھر میں برکت:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
اے میرے بیٹے تم اپنے گھر میں داخل ہو تو سلام کرو اس سے تم پر برکت ہوگی اور تمہارے گھر والوں پر برکت ہوگی۔

(سنن ترمذی، رقم الحدیث:۲۷۰۷)

marfat.com
Marfat.com

بات کرنے سے پہلے سلام کرو:

حضرت جابر بن عبداللہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کلام سے پہلے سلام کرو۔

(سنن ترمذی: رقم الحدیث: ۲۶۹۸)

اہل کتاب کو سلام کرنے کا طریقہ:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم کو اہل کتاب سلام کریں تو تم کہو وعلیکم۔

(صحیح مسلم رقم الحدیث: ۲۱۶۳، سنن ابوداؤد، رقم الحدیث: ۵۲۰۷)

☆ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے یہودی کو سلام کی ابتدا نہ کرو، امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے اس کو خط میں بھی سلام نہ کہو، امام ابو یوسف نے کہا نہ ان کو سلام کرو نہ ان سے مصافحہ، اور جب تم ان پر داخل ہو تو کہو السَّلَامُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰی اور بعض علماء نے کہا ہے کہ ضرورت کے وقت ان کو ابتداءً سلام کرنا جائز ہے (مثلاً کسی کا افسر کافر یا بد مذہب ہو تو اس کو اس کے دائیں بائیں فرشتوں کی نیت کر کے سلام کرے) اور جب وہ سلام کریں تو وعلیک کہنا چاہئے۔

☆ جب جمعہ کے دن امام خطبہ دے رہا ہو تو حاضرین کو سلام نہ کریں کیونکہ لوگ امام کا خطبہ سننے میں مشغول ہیں۔

☆ اگر حمام میں لوگ برہنہ نہا رہے ہوں تو ان کو سلام نہ کرے اور اگر ازار باندھ کر نہا رہے ہوں تو ان کو سلام کر سکتا ہے۔

جو شخص قرآن مجید کی تلاوت کر رہا ہو، روایت حدیث کر رہا ہو، یا مذاکرہ علم میں مشغول ہو اس کو بھی نہ کریں۔

☆ جو شخص اذان اور اقامت میں مشغول ہو اس کو بھی سلام نہ کریں۔

marfat.com
Marfat.com

☆ امام ابو یوسف نے کہا جو شخص چوسر یا شطرنج کھیل رہا ہو یا کبوتر اڑا رہا ہو، یا کسی گناہ میں مبتلا ہو اس کو بھی سلام نہ کریں۔

☆ جو شخص قضاء حاجت میں مشغول ہو اس کو سلام نہ کریں۔

☆ جو شخص گھر میں داخل ہو تو اپنی بیوی کو سلام کرے اگر اس ساتھ کوئی اجنبی عورت ہو تو اس کو سلام نہ کریں۔

(امام فخر الدین محمد بن عمر رازی شافعی، تفسیر کبیر ج ۳ ص ۲۸۰)

سلام کرنا سنت ہے اور اس کا جواب دینا واجب ہے، اگر کسی نے بہت سے لوگوں کو سلام کیا تو ہر ایک پر جواب دینا فرض کفایہ ہے یعنی جب کسی ایک نے جواب دے دیا تو سب کی طرف سے جواب ہو جائے گا۔ کھلم کھلا شریعت کی خلاف ورزی کرنے والے کو پہلے سلام نہیں کرنا چاہئے۔ اگر کوئی اجنبی عورت کسی مرد کو سلام کرے تو اگر بوڑھی ہو تو اس کا جواب دینا چاہئے اور اگر جوان ہو تو اس کے سلام کا جواب نہ دے۔

گھروں میں دخل ہونے کے آداب:

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

يَـا اَيُّهَـا الَّـذِيْـنَ آمَـنُـوْا لَا تَـدْخُـلُـوْا بُيُـوْتـاً غَيْرَ بُيُوْتِكُمْ حَتّٰى تَسْتَـاْنِسُوْا وَتُسَلِّمُوْا عَلٰى اَهْلِهَا ذَالِكَ خَيْرٌ لَّكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ (سورۃ النور: ۲۷)

ترجمہ: اے ایمان والو! دوسروں کے گھروں میں بغیر اجازت اور بغیر سلام کئے داخل نہ ہوا کرو۔ یہ تمہارے لئے بہتر ہے شاید کہ تمہیں نصیحت ہو۔

حضرت عدی بن ثابت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انصار کی ایک عورت نے کہا یارسول اللہ ﷺ! میں اپنے گھر میں اس حال میں ہوتی ہوں کہ اس حال میں، میں یہ نہیں چاہتی کہ کوئی مجھے دیکھے خواہ میرا والد ہو یا میرا بیٹا ہو، اور ہمارے گھر میں لوگ آتے جاتے رہتے ہیں اور میں ایسے حال میں ہوتی ہوں تب یہ آیت نازل ہوئی۔

marfat.com
Marfat.com

(جامع البیان رقم الحدیث: ١٩٦٢٠)

عطاء بن ابی رباح کہتے ہیں کہ جب تمہارے بچے بالغ ہو جائیں تو وہ اجازت طلب کریں، ابن جریج نے کہا میں نے عطاء سے پوچھا کیا کسی شخص پر یہ واجب ہے کہ وہ اپنی ماں اور محارم (جن سے نکاح حرام ہے) کے پاس جانے کے لیے بھی اجازت طلب کرے، انہوں نے کہا ہاں! عطاء بن یسار کہتے ہیں کہ ایک شخص نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا: کیا کوئی شخص اپنی ماں کے پاس جاتے وقت بھی اجازت طلب کرے؟ آپ نے فرمایا: ہاں! اس نے کہا میرے علاوہ اس کا اور کوئی خدمت گار نہیں ہے، کیا میں پھر بھی داخل ہونے کے لیے اجازت طلب کروں؟ آپ نے اس سے پوچھا، کیا تم اس کو برہنہ دیکھنا پسند کرتے ہو، اس نے کہا نہیں! آپ نے فرمایا پھر تم اس سے اجازت لے کر داخل ہو۔

(جامع البیان رقم الحدیث: ١٩٦٢٤)

تین بار اجازت مانگو، نہ ملے تو واپس چلے جاؤ:

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابوموسیٰ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے پاس گئے اور کہا: السلام علیکم یہ عبداللہ بن قیس ہیں! حضرت عمر نے اجازت نہیں دی، انہوں نے دوبارہ کہا: السلام علیکم یہ ابوموسیٰ ہے، پھر کہا السلام علیکم یہ الاشعری ہے! پھر واپس چلے گئے، حضرت عمر نے کہا: ان کو میرے پاس واپس لاؤ، ان کو واپس لایا گیا، وہ آ گئے، پوچھا: اے ابوموسیٰ! تم کیوں واپس چلے گئے؟ ہم کام میں مشغول تھے۔ انہوں نے کہا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے تم تین مرتبہ اجازت طلب کرو، اگر اجازت مل جائے تو ٹھیک ورنہ واپس چلے جاؤ۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا تم اس حدیث پر گواہ پیش کرو ورنہ میں تم کو سزا دوں گا۔

(صحیح مسلم رقم الحدیث بلا تکرار: ٢١٥٣، الرقم المسلسل: ٥٥٢٦، سنن ابوداؤد رقم الحدیث: ٥١٨١)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں انصار کی ایک مجلس

marfat.com
Marfat.com

میں بیٹھا ہوا تھا کہ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ خوف زدہ حالت میں آئے انہوں نے کہا میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے تین مرتبہ اجازت طلب کی، مجھے اجازت نہیں دی گئی تو میں واپس چلا گیا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا تم کیوں چلے گئے تھے؟ میں نے کہا میں نے تین مرتبہ اجازت طلب کی، مجھے اجازت ہیں دی گئی تو میں واپس چلا گیا، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جب تم میں سے کوئی شخص تین مرتبہ اجازت طلب کرے اور اس کو اجازت نہ دی جائے تو وہ واپس چلا جائے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کی قسم! تم ضرور اس حدیث پر گواہی پیش کرو گے۔ پس کیا تم میں سے کوئی شخص ہے جس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ حدیث سنی ہو؟ حضرت ابی بن کعب نے کہا اللہ کی قسم! مسلمانوں میں سب سے کم عمر شخص اس حدیث کی شہادت دے گا، حضرت ابوسعید خدری نے کہا میں سب سے کم عمر تھا میں ان کے ساتھ کھڑا ہو گیا اور میں نے حضرت عمر کو خبر دی کہ بے شک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس طرح فرمایا تھا۔

صحیح البخاری رقم الحدیث: ۶۲۴۵، صحیح مسلم رقم الحدیث: ۲۱۵۳، سنن ابوداؤد رقم الحدیث: ۵۱۸۰، سنن الترمذی رقم الحدیث: ۲۶۹۰، سنن ابن ماجہ رقم الحدیث: ۳۷۰۶، مصنف عبدالرزاق رقم الحدیث: ۱۹۴۲۳، مسند احمد رقم الحدیث: ۱۹۸۴۰، سنن دارمی رقم الحدیث: ۲۶۳۲، صحیح ابن حبان رقم الحدیث: ۵۸۱۰)

تین دفعہ سلام کرنے کا اس لیے حکم دیا ہے کہ جب تین مرتبہ سلام کرنے کے بعد گھر والا اندر آنے کے لیے نہ کہے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ گھر والا اس کو بلانا نہیں چاہتا ممکن ہے اس کو کوئی ایسا عذر ہو جس کی وجہ سے وہ اس کو نہ بلانا چاہتا ہو۔

اس حدیث شریف سے معلوم ہوا کہ صحابہ کرام ﷺ کے زمانے میں احادیث بیان کرتے ہوئے بہت زیادہ احتیاط سے کام لیا جاتا تھا! صحابہ کرام ﷺ کی اس احتیاط کی وجہ سے ہی آج ہمارے پاس نبی کریم ﷺ کے صحیح ارشادات موجود ہیں اور ان میں ایک

marfat.com
Marfat.com

حرف کا بھی فرق نہیں۔

اجازت مانگنے کا طریقہ:

ربعی بیان کرتے ہیں کہ بنو عامر کے ایک شخص نے بتایا کہ اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر میں آنے کی اجازت طلب کی اور یہ کہا کیا میں اندر آجاؤں؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے خادم سے فرمایا جاؤ، اس کو اجازت طلب کرنے کا طریقہ سکھاؤ، اس سے کہو یوں کہے:

السلام علیکم کیا میں داخل ہو جاؤں؟

اس شخص نے یہ سن کر کہا:

السلام علیکم کیا میں داخل ہو جاؤں؟

پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو اجازت دی اور وہ داخل ہو گیا۔

(سنن ابو داؤد رقم الحدیث: ۵۱۷۷)

نبی کریم ﷺ تین بار سلام کہہ کر واپس تشریف لے گئے:

قیس بن سعد بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہم سے ملاقات کے لیے آئے، اور پھر فرمایا: السلام علیکم ورحمۃ اللہ! حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے بہت آہستہ سے جواب دیا ، قیس کہتے ہیں میں نے حضرت سعد سے پوچھا کیا آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اجازت نہیں دیتے؟ انہوں نے کہا: رہنے دو آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہم کو زیادہ بار سلام کریں گے (یعنی زیادہ بار نبی کریم ﷺ کی زبان اقدس سے سلامتی کی دعا لینا چاہتے تھے) ، رسول ﷺ نے پھر فرمایا: السلام علیکم ورحمۃ اللہ! حضرت سعد نے پھر بہت آہستہ جواب دیا ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر فرمایا: السلام علیکم ورحمۃ اللہ! پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوٹ گئے اور سعد رضی اللہ عنہ آپ کے پیچھے گئے ، اور کہا یا رسول اللہ ﷺ! میں نے آپ کا سلام سن لیا تھا اور آپ کو جان بوجھ کر آہستہ جواب دیا تھا تا کہ آپ زیادہ بار سلام کریں

marfat.com
Marfat.com

تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے ساتھ چلے گئے۔

(سنن ابوداؤد رقم الحدیث: ۵۱۸۵)

اندر سے پوچھا جائے "کون" تو اپنا نام بتائے:

جب کوئی شخص کسی کا دروازہ کھٹکھٹائے اور پوچھا جائے کہ کون ہے؟ تو یہ نہ کہے کہ "میں" ہوں بلکہ اپنا نام بتائے۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں اپنے والد کے قرض کے سلسلہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا پس میں نے دروازہ کھٹکھٹایا، آپ ﷺ نے فرمایا کون ہے؟ میں نے کہا میں ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا میں، میں! گویا آپ نے اس جواب کو ناپسندیدہ قرار دیا۔

(صحیح البخاری رقم الحدیث: ۶۲۵۰، صحیح مسلم رقم الحدیث: ۲۱۵۵، سنن النسائی رقم الحدیث: ۳۶۲۸، مسند احمد رقم الحدیث: ۱۴۱۱)

بغیر اجازت کسی کے گھر نہ جھانکے:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو کسی کے گھر میں بغیر اس کی جازت کے جھانکے تو گھر والوں کے لئے جائز ہے کہ وہ اس کی آنکھ پھوڑ دیں۔

(صحیح مسلم رقم الحدیث: ۲۱۵۸)

اس حدیث سے یہ معلوم ہوا کہ اگر گھر کا دروازہ بند ہو تو اس کی جھریوں سے اندر جھانکنا ممنوع ہے اور اگر گھر والے نے جھانکنے والے کی آنکھ تیر یا کسی لکڑی سے پھوڑ دی تو اس پر قصاص (یعنی آنکھ کا بدلہ) نہیں ہے اور جھانکنے والے کی آنکھ پھوڑنا گناہ نہیں ہے، کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی اجازت دی ہے۔ جیسے کوئی شخص کسی کو قتل کرنے کے لیے اس پر حملہ کرے تو اپنے دفاع میں اس کا قتل کرنا جائز ہے، گناہ نہیں ہے۔ یہ بات معلوم ہے کہ اگر کوئی شخص کسی کے گھر میں جھانک کر کسی کی بیوی یا بیٹی کا چہرہ دیکھے تو وہ اس پر سخت مشتعل ہوتا ہے، ہو سکتا ہے وہ اپنی بیوی سے مشغول ہو یا وہ برہنہ ہو اس لیے اسے جھانکنے والا اس سزا کا مستحق ہے۔ اگر گھر والے کی اپنی غلطی ہو کہ اس نے دروازہ بند

marfat.com

Marfat.com

نہیں کیا، کھلا چھوڑ دیا پھر کسی نے ان کی طرف دیکھا تو پھر اس کی آنکھ پھوڑنا جائز نہیں کیونکہ اس میں گھر والے کی اپنی غلطی ہے اور اگر کوئی شخص اپنے گھر کی چھت سے دوسروں کے گھروں میں جھانکے تو اس کا بھی یہی حکم ہے۔

(فتح الباری ج ۱۴ص ۲۳۹-۲۳۸ ملخصاً)

اپنے گھر جائے یا آئے تو بھی سلام کہے:

ابن جریج نے کہا عطا بن ابی رباح سے سوال کیا گیا کسی شخص پر یہ حق ہے کہ جب وہ اپنے گھر جائے تو گھر والوں کو سلام کرے؟ انہوں نے کہا ہاں!

(جامع البیان رقم الحدیث: ۱۹۸۹۲)

ابن جریج کہتے ہیں میں نے عطا بن ابی رباح سے پوچھا کیا کسی شخص پر واجب ہے کہ جب وہ گھر سے نکلے تو گھر والوں کو سلام کرے عطا نے کہا میں اس کو واجب نہیں جانتا نہ کسی نے مجھ سے کہا کہ یہ واجب ہے لیکن میرے نزدیک یہ مستحب ہے، میں سوائے بھول کے اس کو ترک نہیں کرتا۔ ابن جریج نے کہا میں نے عطا بن ابی رباح سے پوچھا اگر گھر میں کوئی نہ ہو تو؟ انہوں نے کہا سلام کرو اور کہو:

اَلسَّلَامُ عَلَى النَّبِیِّ وَرَحْمَةُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصَّالِحِیْنَ، اَلسَّلَامُ عَلٰی اَھْلِ الْبَیْتِ وَرَحْمَةُ اللّٰہِ

(جامع البیان رقم الحدیث: ۱۹۸۹۴)

دوا کرنے اور علاج کرانے کے آداب

ہر بیماری کی دوا ہے:

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:۔

ہر بیماری کی دوا ہے پس جب کسی بیماری کی دوا حاصل ہو جائے تو وہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے تندرست ہو جاتا ہے۔

marfat.com
Marfat.com

(صحیح مسلم، الطب ۶۹، (۲۲۰۴) ۵۶۳۷، السنن الکبریٰ للنسائی، ج ۴، رقم الحدیث ۷۵۵۶، مسند احمد، ج ۳، ص ۳۳۵، جامع الاصول، ج ۷، رقم الحدیث: ۵۶۲۷)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:۔

اللہ تعالیٰ نے کوئی بیماری نازل نہیں کی مگر اس کی دوا بھی نازل کی ہے۔

(صحیح البخاری، رقم الحدیث: ۵۶۷۸، سنن ابن ماجہ، رقم الحدیث: ۳۴۳۹)

حضرت اسامہ بن شریک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ صحابہ کرام علیہم الرضوان نے پوچھا: یارسول اللہ ﷺ! کیا ہم دوا کریں؟ آپ ﷺ نے فرمایا:۔

دوا کرو، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے جو بیماری بنائی ہے اس کے لیے دوا بھی بنائی ہے سوائے بڑھاپے کی بیماری کے۔

(سنن ابو داؤد، رقم الحدیث: ۳۸۵۵، سنن ابن ماجہ، رقم الحدیث: ۳۴۳۶، سنن الترمذی، رقم الحدیث: ۲۰۴۵، السنن الکبریٰ، للنسائی، ج ۴، رقم الحدیث: ۷۵۵۳)

آپریشن کروانا جائز ہے:

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کی طرف ایک طبیب بھیجا، اس نے ان کی ایک رگ کاٹی پھر اس پر گرم لوہے سے داغ لگایا۔

(صحیح مسلم، سلام: ۷۳ (۲۲۰۷) ۵۶۴۱، سنن ابوداؤد، رقم الحدیث: ۳۸۶۴، سنن ابن ماجہ، رقم الحدیث: ۳۴۹۳)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کو تیر کے زخم کی وجہ سے گرم لوہے سے داغ لگایا۔

(سنن ابوداؤد، رقم الحدیث: ۳۸۶۶)

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے سوال کیا گیا کہ نبی کریم ﷺ کا کس چیز سے علاج کیا گیا تھا؟ انہوں نے کہا:

اب اس چیز کو مجھ سے زیادہ جاننے والا کوئی باقی نہ رہا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ ڈھال میں پانی لے کر آتے اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا اس سے زخم کو دھوتیں پھر چٹائی کو جلایا گیا

marfat.com

Marfat.com

اوراس کی راکھ زخم میں بھر دی گئی۔

(صحیح البخاری، رقم الحدیث: ۲۴۳، صحیح مسلم، جہاد: ۱۰۰(۱۷۹۰)۴۵۶۱، سنن الترمذی، رقم الحدیث: ۲۰۹۲، سنن ابن ۔ ، رقم الحدیث: ۳۴۶۴)

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ گردن کی دونو جانبوں کی رگوں اور کندھوں کے درمیان فصد لگواتے تھے اور آپ ﷺ سترہ، انیس ا اکیس تاریخ کو فصد لگواتے تھے۔ (نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تمہاری بہترین دوا فصد لگ ہے)

(صحیح البخاری، رقم الحدیث: ۵۶۹۶، سنن الترمذی، رقم الحدیث: ۲۰۵۸، ۳۸۶۰ سنن ابن ماجہ، رقم الحدیث: ۳۴۸۳، احمد، ج ۴، رقم الحدیث: ۱۲۱۹۲)

نبی کریم ﷺ نے پیروں کے چھالے پر مہندی لگوائی:

حضرت سلمیٰ رضی اللہ عنہا جو نبی کریم ﷺ کی خدمت کرتی تھیں وہ بیان کرتی کہ نبی کریم ﷺ کے پیر میں جب بھی کوئی چھالا یا زخم ہوتا تو آپ ﷺ مجھے حکم دیتے کہ اس پر مہندی لگا دوں۔

(سنن الترمذی، رقم الحدیث: ۲۰۵۴، سنن ابوداؤد، رقم الحدیث: ۳۸۵۸)

آپ بیمار ہوتے تو کلونجی کھاتے:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب نبی کریم ﷺ ہوتے تو ایک مٹھی کلونجی پھانک لیتے اور اس کے اوپر پانی اور شہد پیتے۔

(المعجم الاوسط، ج ۱، رقم الحدیث: ۱۰۹، مجمع الزوائد، ج ۵، ص ۸۷)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

کلونجی میں موت کے سوا ہر بیماری کے لیے شفاء ہے۔

(صحیح البخاری رقم الحدیث: ۵۶۸۸، صحیح مسلم رقم الحدیث: ۲۲۱۵)

marfat.com
Marfat.com

بیماری میں حضور ﷺ دم بھی کرواتے:

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ جب نبی کریم ﷺ بیمار ہوتے تو حضرت جبرئیل علیہ السلام آکر آپ ﷺ پر ان کلمات سے دم کرتے:

بِاسْمِ يُبْرِيْكَ وَمِنْ كُلِّ دَاءٍ يَشْفِيْكَ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ إِذَا حَسَدَ وَشَرِّ كُلِّ ذِيْ عَيْنٍ.

(صحیح مسلم، الطب: ۳۹، (۲۱۸۵) ۵۵۹۵)

پانی سے بخار کا علاج:

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خود بھی علاج کیا ہے اور اس زمانہ میں علاج کے جو طریقے معروف تھے ان پر عمل فرمایا:

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے حجرے میں داخل ہوئے اور آپ کا درد بہت شدید ہو گیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: مجھ پر ایسی سات مشکوں کا پانی انڈیلو جن کا منہ کھولا نہ گیا ہو، شاید میں لوگوں کو وصیت کروں۔ آپ ﷺ کو حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے ٹب میں بٹھا دیا گیا، پھر ہم نے آپ کے اوپر مشکوں سے پانی انڈیلنا شروع کیا یہاں تک کہ آپ نے ہماری طرف اشارہ کر کے فرمایا: بس کرو، پھر آپ لوگوں کی طرف چلے گئے۔

(صحیح البخاری رقم الحدیث: ۱۹۸۔ سنن النسائی رقم الحدیث: ۸۳۴، السنن الکبریٰ للنسائی رقم الحدیث: ۷۰۸۴)

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ بخار جہنم کی شدت سے ہے، اس کو پانی سے ٹھنڈا کرو۔

(صحیح البخاری رقم الحدیث: ۵۷۲۶، صحیح مسلم رقم الحدیث ۲۲۱۲، سنن الترمذی رقم الحدیث: ۲۰۷۳، سنن ابن ماجہ رقم الحدیث: ۳۴۷۴)

جدید طبی تحقیق بھی یہی ہے کہ جب بہت تیز بخار ہو تو مریض کو برف سے ٹھنڈک پہنچائی جائے۔

marfat.com
Marfat.com

پرہیز کرنا نبی کریم ﷺ کا اسوۂ حسنہ ہے:

بعض لوگ پرہیز کے بہت مخالف ہیں۔نہ خود پرہیز کرتے ہیں اور نہ دوسروں کو کرنے دیتے ہیں، خاص طور پر بہت سے شوگر کے مریض مٹھائی کھاتے ہیں۔وہ کہتے ہیں۔''میٹھی اور نشاستہ والی چیزوں کو نہ کھانا کفرانِ نعمت ہے(یعنی نعمتوں کی ناشکری ہے)۔ ،ہم اللہ کی نعمتوں کو چھوڑ نہیں سکتے۔'' حالانکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو پرہیز کرایا ہے۔

حضرت المنذر بنت قیس الانصاریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتی ہیں کہ میرے پاس رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور آپ ﷺ کے ساتھ حضرت علی رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ (بیماری سے اٹھ کر) کمزور تھے اور ہمارے پاس کھجوروں کا خوشہ لٹکا ہوا تھا۔رسول اللہ ﷺ کھڑے ہو کر اس سے کھجوریں کھانے لگے۔حضرت علی رضی اللہ عنہ بھی کھانے کے لیے کھڑے ہوئے۔رسول اللہ ﷺ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمانے لگے، چھوڑو، تم کمزور ہو۔(یعنی آپ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو کھجوریں کھانے سے منع فرمادیا) حضرت علی رضی اللہ عنہ رک گئے اور میں نے جو اور چقندر کا کھانا بنایا تھا۔میں وہ لے کر آئی۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:۔

اے علی رضی اللہ عنہ اس سے کھاؤ، یہ تمہارے لیے فائدہ مند ہے۔

(سنن ابو داؤد، ج ۳، رقم الحدیث: ۳۸۵۶، سنن الترمذی، ج ۴، رقم الحدیث: ۲۰۴۳، سنن ابن ماجہ، ج ۲، رقم الحدیث: ۳۴۴۲، مسند احمد، ج ۶، ص ۳۶۴، مشکوۃ، ج ۲، رقم الحدیث: ۴۲۱۶)

حضرت قتادہ بن نعمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

جب اللہ تعالیٰ کسی بندے سے محبت کرتا ہے تو اس کا دنیا سے اس طرح پرہیز کراتا ہے جس طرح تم میں سے کوئی شخص استسقاء کے مریض کا پانی سے پرہیز کراتا ہے۔

(سنن الترمذی، ج ۴، رقم الحدیث: ۲۰۴۴، صحیح ابن حبان، ج ۲، رقم الحدیث: ۶۶۹، المستدرک، ج ۴، ص ۳۰۹، ۲۰۷)

marfat.com
Marfat.com

نیک کاموں کو دائیں جانب سے شروع کرنا:

دائیں جانب کو بائیں جانب پر شرف اور فضیلت حاصل ہے تمام نیک، مستحسن اور مبارک کام دائیں ہاتھ سے کیے جاتے ہیں اور گھٹیا اور نامبارک کام بائیں ہاتھ سے کیے جاتے ہیں، اس سلسلے میں حسب ذیل احادیث ہیں:

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو جوتی پہننے میں، کنگھی کرنے میں، وضو کرنے میں اور تمام کاموں میں دائیں جانب سے ابتداء کرنا پسند تھا۔

(صحیح البخاری رقم الحدیث: ۱۶۸، صحیح مسلم رقم الحدیث: ۲۶۸، سنن ابو داؤد رقم الحدیث: ۴۱۴۰، سنن الترمذی رقم الحدیث: ۶۰۸، سنن ابن ماجہ رقم الحدیث: ۴۰۱، سنن النسائی رقم الحدیث: ۱۱۲)

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک مشروب کا پیالہ لایا گیا، آپ کی دائیں جانب لوگوں میں سب سے کم عمر ایک لڑکا تھا اور بڑی عمر کے لوگ آپ کی بائیں جانب تھے، آپ ﷺ نے فرمایا: اے لڑکے کیا تم مجھے اجازت دیتے ہو کہ میں (اپنا تبرک) بڑی عمر کے لوگوں کو دے دوں؟ اس نے کہا یا رسول اللہ ﷺ! آپ کے بچے ہوئے تبرک لینے کو میں اپنے اوپر کسی کو ترجیح نہیں دوں گا، پھر آپ ﷺ نے (وہ تبرک) اس لڑکے کو عطا فرمایا۔

(صحیح البخاری رقم الحدیث: ۲۳۵۱، صحیح مسلم رقم الحدیث: ۲۰۳۰، السنن الکبریٰ للنسائی رقم الحدیث: ۶۸۶۸)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ایک بکری کا دودھ دوہ کر لایا گیا، وہ بکری حضرت انس بن مالک کے گھر میں تھی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک پیالہ میں دودھ پیش کیا گیا، آپ نے اس میں سے کچھ دودھ پیا یہاں تک کہ آپ نے منہ سے پیالہ ہٹالیا، اس وقت آپ کی بائیں جانب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ تھے اور دائیں جانب ایک اعرابی (دیہاتی) تھا، حضرت عمر ﷺ کو یہ خدشہ ہوا کہ آپ اپنا تبرک اس اعرابی کو دے دیں گے۔ انہوں نے جلدی سے کہا: یا

marfat.com
Marfat.com

رسول اللہ ﷺ! ابوبکر آپ کے پاس بیٹھے ہیں ان کو عطا فرما دیں! آپ ﷺ نے اپنا تبرک اس اعرابی کو عطا فرما دیا جو آپ کی دائیں جانب تھا۔ پھر آپ نے فرمایا:

دائیں جانب سے ابتداء کرو، اس کے بعد پھر دائیں جانب سے ابتداء کرو۔

(صحیح البخاری رقم الحدیث:۲۳۵۲، صحیح مسلم رقم الحدیث:۲۰۲۹، سنن ابوداؤد رقم الحدیث:۳۷۲۶، سنن ترمذی رقم الحدیث:۱۸۹۳، سنن ابن ماجہ رقم الحدیث:۳۴۲۵)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جب تم میں سے کوئی شخص جوتی پہنے تو دائیں جانب سے ابتداء کرے اور جب جوتی اتارے تو بائیں جانب سے ابتداء کرے تا کہ جوتی پہننے کی ابتداء بھی دائیں جانب سے ہو اور انتہا بھی دائیں جانب سے ہو۔

(صحیح البخاری رقم الحدیث: ۵۸۵۵، صحیح مسلم رقم الحدیث: ۲۰۹۷، سنن ابوداؤد رقم الحدیث ۴۱۳۹، سنن الترمذی رقم الحدیث:۱۷۷۴، سنن ابن ماجہ رقم الحدیث:۳۶۱۶، مسند احمد رقم الحدیث:۷۳۴۳)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں پہلے دایاں پیر داخل کرتے تھے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہا کہ سنت سے یہ ہے کہ جب تم مسجد میں داخل ہو تو دائیں پیر سے ابتداء کرو اور جب تم مسجد سے نکلو بائیں پیر سے ابتداء کرو۔

(المستدرک ج ا ص ۲۱۸، قدیم، المستدرک رقم الحدیث:۷۹۱)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما جب مسجد میں داخل ہوتے تو دایاں پیر پہلے داخل کرتے اور جب باہر نکلتے تو بایاں پیر پہلے نکالتے۔

(صحیح البخاری، باب التیمن فی دخول المسجد وغیرہ رقم الحدیث :۴۲۶)

حضرت عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نوخیز لڑکا تھا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی گود میں بیٹھا ہوا تھا اور میں پلیٹ میں ہر طرف سے لے کر کھا رہا تھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اے لڑکے بسم اللہ پڑھو اور داہنے ہاتھ سے کھاؤ اور اپنے قریب سے کھاؤ، پھر میں ہمیشہ

marfat.com
Marfat.com

اسی طرح سے کھاتا رہا۔
(صحیح البخاری رقم الحدیث: ۵۳۷۶، صحیح مسلم رقم الحدیث: ۲۰۲۲، سنن کبریٰ رقم الحدیث: ۶۷۵۹، سنن ابن ماجہ رقم الحدیث: ۳۲۶۷)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم لباس پہنو یا وضو کرو تو دائیں جانب سے ابتداء کرو۔
(سنن ابوداؤد رقم الحدیث: ۴۱۴۱، سنن ابن ماجہ رقم الحدیث: ۴۰۲)

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
جب تم میں سے کوئی شخص پانی پیے تو برتن میں سانس نہ لے اور جب بیت الخلا میں جائے تو اپنی شرم گاہ کو دائیں ہاتھ سے نہ چھوئے اور نہ دائیں ہاتھ سے استنجا کرے۔
(صحیح البخاری رقم الحدیث: ۱۵۳، صحیح مسلم الحدیث: ۲۶۷، سنن ابوداؤد رقم الحدیث: ۳۱، سنن ترمذی رقم الحدیث: ۱۵، سنن النسائی رقم الحدیث: ۲۵۔۲۴، سنن ابن ماجہ رقم الحدیث: ۳۱۰، السنن الکبریٰ رقم الحدیث: ۳۱)

marfat.com
Marfat.com

......سچ بولیں اور امانت دار رہیں......

marfat.com
Marfat.com

فہرست

نمبر شمار	نام عنوان	صفحہ نمبر
1	سچ بولنے کا حکم قرآن مجید میں	530
2	سچ کو لازم رکھو	530
3	جھوٹ کی بدبو سے فرشتہ ایک میل دور چلا جاتا ہے	530
4	جھوٹ کی سزا	530
5	ہر جھوٹ لکھا جاتا ہے	531
6	کہاں جھوٹ بولنا جائز ہے	531
7	جھوٹ برائیوں کی جڑ	532
8	حدیث شریف میں جھوٹ بولنا کفر ہے	533
9	چار خصلتیں	534
10	منافق کی تین نشانیاں	534
11	جو تم سے خیانت کرو اس سے بھی خیانت نہ کرو	534
12	سچے کو جھوٹا کہنا بھی خیانت ہے	535
13	چھ چیزوں کی ضمانت پر جنت	535
14	امانت شہید کو بھی معاف نہیں	535
15	سب سے پہلے امانت اٹھالی جائے گی	536

marfat.com
Marfat.com

16	جو امانت دار نہیں وہ دین دار نہیں	537
17	قیامت میں امانت کی جگہ نیکیاں دینی ہوں گی	538
18	خیانت سے گھر میں برکت نہیں رہتی	538
19	خیانت کرنے والا جنت میں داخل نہیں ہوگا	539
20	یقیناً رسول اللہ ﷺ کا ارشاد سچ ہے	539
21	تین چیزیں ہر نیک و بد کو دی جائیں	539
22	رسول اللہ ﷺ کی وصیت	540
23	صدقات کے عامل پر رسول اللہ ﷺ کی ناراضگی	540

marfat.com
Marfat.com

سچ بولنے کا حکم قرآن مجید میں:

اللہ تعالیٰ کا قرآن مجید میں ارشاد پاک ہے:

كُونُوا مَعَ الصَّادِقِين . (سورۃ توبہ: آیۃ: 119)

''سچوں کے ساتھ ہو جاؤ۔''

سچ کو لازم رکھو:

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

سچ کو لازم رکھو، کیونکہ سچ نیکی کی ہدایت دیتا ہے، اور نیکی جنت کی ہدایت دیتی ہے، ایک انسان ہمیشہ سچ بولتا رہتا ہے اور سچ کا قصد کرتا ہے حتیٰ کہ وہ اللہ کے نزدیک سچا لکھ دیا جاتا ہے، اور تم جھوٹ سے بچو کیونکہ جھوٹ گناہوں کی طرف لے جاتا ہے اور گناہ دوزخ کی طرف لے جاتے ہیں۔ ایک بندہ ہمیشہ جھوٹ بولتا رہتا ہے اور جھوٹ کا قصد (ارادہ) کرتا ہے، حتیٰ کہ وہ اللہ کے نزدیک جھوٹا لکھ دیا جاتا ہے۔

(صحیح البخاری رقم الحدیث: ۶۰۹۴، صحیح مسلم رقم الحدیث: ۲۶۰۷، سنن ابوداؤد رقم الحدیث: ۴۹۸۹، سنن الترمذی رقم الحدیث: ۱۹۷۱)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

سنجیدگی سے جھوٹ بولنا جائز ہے نہ مذاق سے۔

(شعب الایمان رقم الحدیث: ۴۷۹۰)

جھوٹ کی بدبو سے فرشتہ ایک میل دور چلا جاتا ہے:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جب کوئی بندہ جھوٹ بولتا ہے تو اس کی بدبو کی وجہ سے فرشتہ ایک میل دور چلا جاتا ہے۔

(سنن الترمذی رقم الحدیث: ۱۹۷۲۔ المعجم الاوسط رقم الحدیث: ۷۳۹۴، حلیۃ الاولیاء ج ۸ ص ۱۹۷، الکامل لابن عدی ج ۱ ص ۲۵)

جھوٹے کی سزا:

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

marfat.com
Marfat.com

میں نے خواب دیکھا کہ میرے پاس دو شخص آئے اور انہوں نے کہا آپ نے جس شخص کو دیکھا تھا کہ اس کا جبڑا چیرا جا رہا تھا یہ وہ شخص تھا جو جھوٹ بولتا تھا، پھر وہ جھوٹ اس سے نقل کر دنیا میں پھیل جاتا تھا، اس کے ساتھ قیامت تک یہی کیا جاتا رہے گا۔

(صحیح البخاری رقم الحدیث:٦٠٩٦)

ہر جھوٹ لکھا جاتا ہے:

حضرت نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
کیا وجہ ہے کہ میں تم کو جھوٹ پر اس طرح گرتے ہوئے دیکھتا ہوں جس طرح پروانے آگ پر گرتے ہیں؟ ہر جھوٹ ضرور لکھا جاتا ہے سوا اس کے کہ کوئی شخص جنگ میں جھوٹ بولے، کیونکہ جنگ ایک دھوکا ہے، یا کوئی شخص دو آدمیوں کے درمیان صلح کرانے کے لیے جھوٹ بولے، یا کوئی شخص اپنی بیوی کو خوش کرنے کے لیے بولے۔ (یعنی اس کی خوبصورتی کی تعریف کرے)

(شعب الایمان رقم الحدیث:٤٧٩٨)

کہاں جھوٹ بولنا جائز ہے؟

علامہ شامی نے امام غزالی کے حوالے سے لکھا ہے کہ اگر کسی مسلمان کی جان یا اس کی امانت کو بچانا جھوٹ بولنے پر موقوف ہو تو جھوٹ بولنا واجب ہے۔ اگر اس نے تنہائی میں کوئی بے حیائی کا کام کیا ہو تو اس کے لیے جھوٹ بولنا جائز ہے کیونکہ بے حیائی کا اظہار کرنا بھی بے حیائی ہے اور مبالغہ میں جھوٹ جائز ہے جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا ''رہا ابوجہم وہ تو اپنے کندھے سے لاٹھی اتارتا ہی نہیں'' اور توریہ کرنے میں جھوٹ سے بچنے کی وسیع گنجائش ہے۔

(ردالمختار ج ۵ ص ۲۷۴)

توریہ کی مثال یہ ہے کہ کسی شخص کو گرفتار کرنے کے لئے پولیس تعاقب میں تھی۔ پھر اچانک اس تک پہنچ گئی اور اسی سے جا کر پوچھا: ''آپ نے فلاں شخص کو کہیں دیکھا ہے؟'' وہ

marfat.com
Marfat.com

اس تک پہنچ گئی اور اسی سے جا کر پوچھا: ''آپ نے فلاں شخص کو کہیں دیکھا ہے؟'' وہ جہاں کھڑا تھا اس سے ایک قدم پیچھے ہٹ کر کھڑا ہو گیا اور جس جگہ پہلے کھڑا تھا اس جگہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے پولیس سے کہنے لگا: ''ابھی یہیں تھا'' پولیس کو اس کی بات سمجھ میں نہ آئی اور اس کی تلاش میں آگے چلی گئی اور وہ کسی اور طرف بھاگ گیا۔

جھوٹ برائیوں کی جڑ:

امام فخرالدین رازی لکھتے ہیں:

ایک شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ میں آپ پر ایمان لانا چاہتا ہوں مگر میں شراب نوشی، زنا کرنے، چوری کرنے اور جھوٹ بولنے سے محبت رکھتا ہوں، اور لوگ یہ کہتے ہیں کہ آپ ان چیزوں کو حرام کہتے ہیں اور مجھ میں ان تمام چیزوں کو چھوڑنے کی طاقت نہیں ہے، اگر آپ اس پر قناعت کریں کہ میں ان میں سے کسی ایک چیز کو ترک کر دوں تو میں آپ ﷺ پر ایمان لے آتا ہوں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جھوٹ بولنا چھوڑ دو۔

اس نے اس کو قبول کر لیا اور مسلمان ہو گیا۔ جب وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے گیا تو اس کو شراب پیش کی گئی، اس نے سوچا کہ اگر میں نے شراب پی اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے شراب پینے کے متعلق سوال کیا اور میں نے جھوٹ بولا تو عہد شکنی ہو گی اور اگر میں نے سچ بولا تو آپ مجھ پر حد قائم کر دیں گے، پھر اس نے شراب کو ترک کر دیا، پھر اس کو زنا کرنے کی پیشکش ہوئی، اس کے دل میں پھر یہی خیال آیا، اس نے پھر اس کو بھی ترک کر دیا، اسی طرح چوری کا معاملہ ہوا، پھر وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے کہا آپ نے بہت اچھا کیا کہ مجھے جھوٹ بولنے سے روک دیا اور

marfat.com
Marfat.com

اس نے مجھ پر تمام گناہوں کے دروازے بند کر دیئے پھر وہ تمام گناہوں سے تائب ہو گیا۔

(تفسیر کبیر ج ۶ ص ۱۶۸)

حدیث شریف میں جھوٹ بولنا کفر ہے:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

جس نے مجھ پر جان بوجھ کر جھوٹ بولا وہ اپنا ٹھکانا آگ میں بنا لے۔

(صحیح بخاری، صحیح مسلم۔ یہ حدیث شریف خبر متواتر ہے اور جتنے صحابہ کرام علیہم الرضوان اس حدیث کے راوی ہیں اتنے کسی دوسری حدیث کے نہیں ہیں۔ اس حدیث کو بہت زیادہ محدثین نے اپنی کتب حدیث میں روایت کیا ہے۔)

ملا علی قاری لکھتے ہیں:

ابن جوزی نے عبداللہ بن زبیر سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے ایک روز اپنے ساتھیوں سے فرمایا:

کیا تمہیں معلوم ہے کہ اس حدیث شریف ''جس نے مجھ پر جان بوجھ کر جھوٹ بولا وہ اپنا ٹھکانا آگ میں بنا لے۔'' کا کیا مطلب ہے؟

ایک شخص کو ایک عورت سے عشق ہو گیا۔ وہ ایک روز شام کے وقت اس عورت کے گھر والوں کے پاس گیا اور کہنے لگا میں رسول اللہ ﷺ کا قاصد ہوں۔ آپ ﷺ نے مجھے تمہارے پاس اس لئے بھیجا ہے کہ میں تمہارے گھروں میں سے جس گھر میں چاہوں قیام کروں۔ اور وہ شام کا انتظار کرتا رہا۔ اس عورت کے گھر والوں میں سے ایک شخص حضور نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: فلاں شخص ہمارے پاس آیا اور اس طرح کہتا ہے کہ آپ ﷺ نے اسے حکم دیا ہے کہ وہ ہمارے گھروں میں سے جس میں چاہے رات گزارے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اس نے جھوٹ بولا۔ اے فلاں اس شخص کے ساتھ جاؤ، اگر اللہ تعالیٰ تجھے اس پر قدرت دے تو اسے قتل کر دینا اور آگ میں جلا دینا۔ مگر میرا خیال ہے کہ اسے موت کافی ہو گئی ہوگی۔

marfat.com

Marfat.com

آسمان سے بارش شروع ہوئی اور وہ شخص وضو کرنے کے لئے باہر نکلا تو اسے سانپ نے ڈس لیا۔ جب نبی کریم ﷺ کو یہ خبر پہنچی تو آپ نے فرمایا وہ دوزخ میں ہے۔

(ملا علی قاری، موضوعات کبیر، جلد ۱، ص: ۴۱)

اس طرح کے واقعات اور بھی ہیں جن میں یہ واضح ہو رہا ہے کہ نبی کریم ﷺ کے بارے جھوٹ بولنے والا عام لوگوں پر جھوٹ بولنے والے کی طرح نہیں ہے کیونکہ عام لوگوں پر جھوٹ بولنے والا تو صرف گناہ گار ہوتا ہے اور نبی کریم ﷺ پر جھوٹ بولنے والا ایمان سے ہی خارج ہو جاتا ہے۔ اسی بات کی دوسری احادیث میں وضاحت بھی موجود ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے حبیب کریم ﷺ کے وسیلہ سے ہمیں دانستہ یا نادانستہ جھوٹ بولنے سے بچائے۔

چار خصلتیں:

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کے رسول ﷺ نے فرمایا:
جب تمہیں چار خصلتیں حاصل ہوں تو پھر تم دنیا کی کسی نعمت سے محروم ہونے پر ملال نہ کرو۔
(۱) امانت کی حفاظت کرنا (۲) اچھے اخلاق (۳) سچ بولنا (۴) پاکیزہ کمائی۔

(مسند احمد ج ۲ ص ۱۷۷)

منافق کی تین نشانیاں:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
منافق کی تین نشانیاں ہیں، جب بات کرے تو جھوٹ بولے، جب وعدہ کرے تو اس کے خلاف کرے اور جب اس کے پاس امانت رکھی جائے تو اس میں خیانت کرے۔ (صحیح البخاری، رقم الحدیث: ۳۵، صحیح مسلم، الایمان: ۱۰۶ (۵۸) ۲۰۶، سنن الترمذی، رقم الحدیث: ۲۶۳۸)

جو تم سے خیانت کرے اس سے بھی خیانت نہ کرو:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
جو تمہارے پاس امانت رکھے اس کی امانت ادا کرو اور جو تم سے خیانت کرے اس کے

marfat.com
Marfat.com

ساتھ (خیانت) مت کرو۔

(سنن ابوداؤد، رقم الحدیث: ۱۲۳۵، ۱۲۳۴، سنن الترمذی، رقم الحدیث: ۱۲۷۱، المستدرک، ج ۲، ص ۴۶، مسند احمد، ج ۳، ص ۴۰، مکارم الاخلاق، رقم الحدیث: ۱۶۰، سنن دارمی، رقم الحدیث: ۲۶۰۰)

سچے کو جھوٹا کہنا بھی خیانت ہے:

حضرت نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

بہت بڑی خیانت یہ ہے کہ تمہارا بھائی تم سے کوئی بات کہے اور وہ اس میں سچا ہو اور تم اس کو جھوٹا کہو۔

(مسند احمد، ج ۴، ص ۱۸۳، مجمع الزوائد، ج ۸، ص ۹۸، اتحاف السادۃ المتقین، ج ۸، ص ۲۶۴، رقم الحدیث: ۶۰۲۳)

چھ چیزوں کی ضمانت پر جنت:

حضرت عبادہ بن الصامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

تم میرے لیے چھ چیزوں کے ضامن بن جاؤ تو میں تمہارے لیے جنت کا ضامن ہوں، جب تمہارے پاس امانت رکھی جائے تو تم اس کو ادا کرو، جب تم عہد کرو تو اس کو پورا کرو، جب تم بات کرو تو سچ بولو، تم اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کرو، اپنی نظروں کو نیچا رکھو اور اپنے ہاتھوں کو کسی کے آگے نہ پھیلاؤ۔

(شعب الایمان، ج ۴، رقم الحدیث: ۵۲۵۵، مکارم الاخلاق، رقم الحدیث: ۱۷۵، سنن کبریٰ، ج ۶، ص ۲۸۸)

امانت شہید کو بھی معاف نہیں:

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں شہید ہو جانے سے تمام گناہوں کا کفارہ ہو جاتا ہے ماسوا امانت کے۔ قیامت کے دن ایک بندے کو لایا جائے گا خود وہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں شہید ہو چکا ہو۔ اس سے کہا جائے گا کہ اپنی امانت کو ادا کرو۔ وہ کہے گا اے رب میں اب کیسے امانت کو ادا کروں اب تو دنیا ختم ہو چکی ہے، پھر کہا جائے گا اس کو دوزخ کی طرف لے جاؤ، اس کو دوزخ کی طرف

marfat.com
Marfat.com

لے جایا جائے گا پھر اس کے سامنے اس امانت کی شکل پیش کی جائے گی جس شکل وصورت میں اس کو وہ امانت دنیا میں پیش کی گئی تھی۔ وہ اس کو پہچان لے گا وہ اس امانت کے پیچھے دوزخ کے ایک گڑھے میں اترے گا حتیٰ کہ اس کو اٹھا کر اپنے کندھوں پر رکھے گا اور جب وہ گمان کرلے گا کہ وہ اس گڑھے سے باہر نکل رہا ہے تو وہ ہمیشہ کے لیے اس گڑھے میں نیچے گرتا چلا جائے گا۔ پھر حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا نماز امانت ہے اور وضو امانت ہے اور وزن امانت ہے اور پیائش امانت ہے اور انہوں نے کئی چیزیں گنیں اور ان سب سے بڑی امانت وہ ہے جو لوگ کسی کے پاس کوئی چیز رکھتے ہیں۔

زازان کہتے ہیں کہ پھر میں حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کے پاس گیا انہوں نے بھی اسی طرح بیان کیا جس طرح حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا تھا۔ اور قرآن مجید میں ہے کہ اللہ تعالیٰ تمہیں حکم دیتا ہے کہ تم امانت رکھوانے والوں کو ان کی امانتیں ادا کرو۔

(مکارم الاخلاق، رقم الحدیث: ۱۴۵، شعب الایمان، ج ۴، رقم الحدیث: ۵۲۶۶)

سب سے پہلے امانت اٹھالی جائے گی:

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

سب سے پہلے لوگوں سے جو چیز اٹھالی جائے گی وہ امانت ہے، اور آخر میں جو چیز باقی رہ جائے گی، وہ نماز ہے اور بہت سے نمازی ایسے ہیں کہ ان کی نماز میں کوئی خیر نہیں ہے۔

(شعب الایمان، ج ۴، رقم الحدیث ۵۲۷۴، السنن الکبریٰ للبیہقی، ج ۶، ص ۲۸۹، مکارم الاخلاق، رقم الحدیث: ۱۶۰)

حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے دو حدیثیں بیان کی تھیں، ایک تو پوری ہو چکی ہے اور دوسری کا میں انتظار کر رہا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ امانت لوگوں کے دلوں کی گہرائی میں اتری، پھر قرآن نازل ہوا اور لوگوں نے قرآن اور حدیث کا علم حاصل کیا۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے امانت اٹھ

marfat.com
Marfat.com

جانے کی پیش گوئی بیان کی اور فرمایا ایک شخص تھوڑی دیر سوئے گا اور امانت اس کے دل سے نکل جائے گی، اور چھالے کی طرح اس کا اثر رہ جائے گا جس طرح پیر کے نیچے انگارہ آنے سے آبلہ پڑ جاتا ہے اور اس کے اندر کچھ نہیں ہوتا۔ پھر آپ ﷺ نے ایک کنکری لے کر اس کو اپنے پیر پر لڑھکا دیا اور فرمایا:

پھر لوگ خرید وفروخت کریں گے اور ان میں سے کوئی بھی امانت داری اور دیانت داری سے کام نہیں لے گا حتیٰ کہ لوگ کہیں گے کہ فلاں قبیلہ میں ایک دیانت دار شخص ہوا کرتا تھا اور یہ کہ فلاں شخص کس قدر بیدار مغز، خوش مزاج اور زیرک ہے، لیکن اس کے دل میں ایمان کا ایک ذرہ بھی نہیں ہے۔ اس کے بعد حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا ایک وہ وقت تھا جب میں ہر شخص سے بغیر کسی خدشے اور کھٹکے کے خرید وفروخت کر لیتا تھا اور سوچتا تھا کہ اگر یہ شخص مسلمان ہے تو اس کا دین اس کو خیانت سے روکے گا، اور اگر وہ یہودی یا نصرانی ہے تو حاکم کے خوف سے خیانت نہیں کرے گا لیکن اس زمانے میں، میں فلاں فلاں شخص کے علاوہ خرید وفروخت میں اور کسی پر اعتماد نہیں کرتا۔

(صحیح البخاری، رقم الحدیث: ۶۴۹۷، صحیح مسلم، ایمان: ۲۳۰ (۱۴۳) ۳۲۶۰، سنن الترمذی، رقم الحدیث: ۲۱۸۶، سنن ابن ماجہ، رقم الحدیث: ۴۰۵۳)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

تمہارے دین میں سے جو چیز سب سے پہلے گم ہوگی وہ امانت ہے اور آخر میں نماز گم ہوگی۔ ثابت بنانی نے کہا ایک شخص روزے رکھتا ہے، نماز پڑھتا ہے لیکن جب اس کے پاس امانت رکھوائی جائے تو وہ امانت ادا نہیں کرتا۔

(مکارم الاخلاق، رقم الحدیث: ۱۵۵، المعجم الکبیر، ج۹، رقم الحدیث: ۸۶۹۹، مجمع الزوائد، ج۷، ص ۳۲۹)

جو امانت دار نہیں وہ دین دار نہیں:

حضرت حسن رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

marfat.com
Marfat.com

تم کسی شخص کی نماز اور اس کے روزے سے دھوکہ نہ کھانا، جو چاہے روزہ رکھے اور جو چاہے نماز پڑھے لیکن جو امانت دار نہیں وہ دین دار نہیں۔

(مصنف عبدالرزاق، ج ۱۱، رقم الحدیث: ۲۰۱۹۲، مصنف ابن ابی شیبہ، ج ۶، رقم الحدیث: ۳۰۳۱۷، شعب الایمان، ج ۴، رقم الحدیث: ۵۲۷۹، کنز العمال، رقم الحدیث: ۸۴۳۶، مکارم الاخلاق، رقم الحدیث: ۱۴۶)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا:

کسی شخص کی نماز کو دیکھو نہ اس کے روزے کو، یہ دیکھو وہ اپنی بات میں کس قدر سچا ہے، اور جب اس کے پاس امانت رکھوائی جائے تو وہ کس قدر امانت دار ہے اور جب اس پر دنیا پیش کی جائے تو وہ کس قدر متقی ہے۔

(شعب الایمان، ج ۴، رقم الحدیث: ۵۲۷۹، کنز العمال، رقم الحدیث: ۸۴۳۵)

قیامت میں امانت کی جگہ نیکیاں دینی ہوں گی:

عطا خراسانی بیان کرتے ہیں کہ ہم حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس بیٹھے ہوئے تھے انہوں نے فرمایا:

جو شخص اللہ عزوجل سے اس حال میں ملاقات کرے گا کہ اس نے کسی شخص کی امانت ادا نہیں کی ہوگی، اللہ عزوجل اس کی نیکیوں کو لے لے گا جب کہ وہاں دینار ہوگا نہ درہم۔

(مکارم الاخلاق، رقم الحدیث: ۱۴۸)

خیانت سے گھر میں برکت نہیں رہتی:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا جب کسی گھر میں خیانت ہو تو اس سے برکت چلی جاتی ہے۔

(مکارم الاخلاق، رقم الحدیث: ۱۵۱)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

مومن وہ ہے جس کو لوگ اپنی جان اور مال میں امین سمجھیں۔

(مکارم الاخلاق، رقم الحدیث: ۱۵۶، سنن ابن ماجہ، رقم الحدیث: ۳۹۳۴)

marfat.com
Marfat.com

خیانت کرنے والا جنت میں داخل نہیں ہوگا:

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

جنت میں جبار (یعنی جبر کرنے والا) داخل نہ ہوگا نہ بخیل، نہ خائن اور نہ بدخلق۔

(مکارم الاخلاق، رقم الحدیث:۱۵۷، سنن الترمذی، رقم الحدیث:۱۹۵۳، سنن ابن ماجہ، رقم الحدیث:۳۶۹۱)

امام مجاہد نے کہا مکر، دھوکا اور خیانت دوزخ میں ہیں اور مکر اور خیانت مومن کے اخلاق میں سے نہیں ہیں۔

(مکارم الاخلاق، رقم الحدیث:۱۵۸، المستدرک، ج۴، ص۶۰۷)

یقیناً رسول اللہ ﷺ کا ارشاد سچ ہے:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

عنقریب لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آئے گا جس میں سچے کو جھوٹا کہا جائے گا اور جھوٹے کو سچا کہا جائے گا اور خائن کو امانت دار کہا جائے گا اور امانت دار کو خائن (یعنی خیانت کرنے والا) کہا جائے گا۔

(مکارم الاخلاق، رقم الحدیث:۱۶۷، مسند احمد، ج۲، ص۲۹۱)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے جب بھی خطبہ دیا تو اس میں فرمایا:

سنو! جو امانت ادا نہ کرے وہ ایمان دار نہیں اور جو عہد پورا نہ کرے وہ دین دار نہیں۔

(مکارم الاخلاق، رقم الحدیث:۱۴۷، سنن کبریٰ للبیہقی، ج۶، ص۲۸۸، مسند احمد، ج۳، ص۲۵۱، ۲۱۰، ۱۵۴، ۱۳۵)

تین چیزیں ہر نیک و بد کو دی جائیں:

میمون بن مہران نے کہا تین چیزیں ہر نیک اور بد کو ادا کی جائیں گی (۱) صلہ رحمی کرو خواہ نیک ہو یا بد (۲) وعدہ جس سے بھی کیا ہے پورا کرو خواہ نیک ہو یا بد (۳) ہر ایک کا امانت ادا کرو خواہ نیک ہو یا بد۔

(مکارم الاخلاق، رقم الحدیث:۱۵۹)

marfat.com
Marfat.com

رسول اللہ ﷺ کی وصیت:

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مجھ سے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
میں تم کو اللہ سے ڈرتے رہنے کی وصیت کرتا ہوں اور سچ بولنے کی اور عہد پورا کرنے کی، اور امانت ادا کرنے کی اور خیانت ترک کرنے کی، اور پڑوسی کی حفاظت کرنے کی اور یتیم پر رحم کرنے کی اور ملائمت سے بات کرنے کی اور (ہر مسلمان کو) سلام کرنے کی اور تواضع اور عاجزی کی۔

(حلیۃ الاولیاء، ج ۱، ص ۲۴۱۔۲۴۰)

صدقات کے عامل پر رسول اللہ ﷺ کی ناراضگی:

حضرت ابو حمید الساعدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ایک شخص کو صدقات وصول کرنے کا عامل بنایا۔ جب وہ آیا تو اس نے کہا یہ چیزیں تمہارے لیے ہیں اور یہ چیزیں مجھے ہدیہ کی گئی ہیں۔ نبی کریم ﷺ منبر پر تشریف فرما ہوئے اور آپ ﷺ نے اللہ تعالیٰ کی حمد کے بعد فرمایا:
ان لوگوں کا کیا حال ہے جن کو ہم اپنے بعض مناصب پر عامل بناتے ہیں پھر وہ ہمارے پاس آکر یہ کہتا ہے کہ یہ چیز تمہارے لیے ہے اور یہ چیز مجھے ہدیہ کی گئی ہے، وہ اپنی ماں کے گھر میں یا اپنے باپ کے گھر میں کیوں نہ بیٹھ گیا، پھر یہ دیکھا جاتا کہ اس کو کوئی چیز ہدیہ کی گئی ہے یا نہیں اور اس ذات کی قسم جس کے قبضہ وقدرت میں میری جان ہے، تم میں سے جو شخص بھی کوئی چیز لے گا، وہ قیامت کے دن اس کی گردن پر سوار ہوگی۔ اگر وہ اونٹ ہے تو وہ بڑبڑا رہا ہوگا، اگر وہ گائے ہے تو وہ ڈکرا رہی ہوگی اور اگر وہ بکری ہے تو وہ ممیا رہی ہوگی! پھر آپ ﷺ نے ہاتھ بلند کر کے تین دفعہ فرمایا:

اے اللہ! کیا میں نے تبلیغ کر دی ہے؟

(مکارم الاخلاق، رقم الحدیث: ۱۳۹، صحیح البخاری، رقم الحدیث: ۲۵۹۷، ۷۱۷۴، صحیح مسلم، الامارۃ: ۲۶ (۱۸۳۲) ۴۶۵۶، سنن ابو داؤد، رقم الحدیث: ۲۹۴۶، سنن داری، رقم الحدیث: ۱۶۶۹، مسند احمد، ج ۵، ص ۴۲۳، ۲۸۵، ۲۷۷)

marfat.com
Marfat.com

......سوال نہ کریں......

marfat.com
Marfat.com

فہرست

صفحہ نمبر	نام عنوان	نمبر شمار
543	مال بڑھانے کے لئے سوال، انگاروں کا سوال ہے	1
543	سوال کرنے سے محتاجی آتی ہے	2
543	تین شخصوں کے لئے سوال جائز ہے	3
544	صحت مند جو کما سکتا ہو اس کے لئے صدقہ جائز نہیں	4
544	سوال نہ کرنے کا عہد	5
545	سوال کرنے کی مذمت اور سوال نہ کرنے کی فضیلت	6
546	بے نور چہرہ	7
546	جنت کی ضمانت	8
546	غنی کون ہے	9
547	فقر کیا ہے	1
547	سوال کی بجائے محنت کرلو	11
547	جو بغیر مانگے ملے لے لو	12
548	اگر پتہ ہو تو غیر ضرورت مند سوالی کو دینا حرام ہے	13

marfat.com

Marfat.com

مال بڑھانے کے لئے سوال، انگاروں کا سوال ہے:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جو شخص اپنا مال بڑھانے کے لیے لوگوں سے سوال کرتا ہے وہ انگاروں کا سوال کرتا ہے، خواہ سوال کم کرے یا زیادہ۔

(صحیح مسلم ج۱ص۳۳۳)

امام ابوداؤد روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جس شخص نے سوال کیا اس حال میں کہ اس کے پاس اتنا مال تھا جو اس کو سوال سے مستغنی (یعنی بے نیاز) کرسکتا تھا وہ جہنم کے انگارے جمع کرتا ہے، راوی نے پوچھا مال کی کتنی مقدار ہو تو سوال نہیں کرنا چاہئے؟ فرمایا جس کے پاس صبح اور شام کا کھانا ہو وہ سوال نہ کرے، ایک اور روایت میں ہے جس کے پاس اتنا کھانا ہو کہ وہ ایک دن اور ایک رات سیر ہو کر کھا سکے وہ سوال نہ کرے۔

(سنن ابوداؤد ج۱ص۲۳۰)

سوال کرنے سے محتاجی آتی ہے:

حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

کوئی شخص اپنے اوپر سوال کرنے کا دروازہ نہیں کھولتا مگر اللہ تعالیٰ اس کے اوپر فقر (یعنی محتاجی) کا دروازہ کھول دیتا ہے۔

(امام ابن عساکر، مختصر تاریخ دمشق ج۴ص۳۳۸)

تین شخصوں کے لئے سوال جائز ہے:

حضرت قبیصہ بن مخارق ہلالی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ

marfat.com
Marfat.com

علیہ وسلم نے فرمایا:

تین شخصوں کے علاوہ اور کسی شخص کے لیے سوال کرنا جائز نہیں ہے، ایک وہ شخص جو مقروض ہو اس کے لیے اتنی مقدار کا سوال جائز ہے جس سے اس کا قرض ادا ہو جائے، اس کے بعد وہ سوال سے رک جائے، دوسرا وہ شخص جس کے مال کو کوئی ناگہانی آفت پہنچی ہو جس سے اس کا مال تباہ ہو گیا ہو، اس کے لیے اتنی مقدار کا سوال کرنا جائز ہے جس سے اس کا گزارا ہو جائے، تیسرا وہ شخص جو فاقہ زدہ ہو اور اس کے قبیلہ کے تین عقلمند آدمی گواہی دیں کہ واقعی یہ فاقہ زدہ ہے، تو اس کے لیے بھی اتنی مقدار کا سوال کرنا جائز ہے جس سے اس کا گزارا ہو جائے، اور اے قبیصہ! ان تین شخصوں کے علاوہ سوال کرنا حرام ہے اور جو (ان کے علاوہ) سوال کرتا ہے وہ حرام کھاتا ہے۔

(صحیح مسلم ج۱ ص۳۳۴)

صحت مند جو کما سکتا ہو اس کے لئے صدقہ جائز نہیں:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

صدقہ لینا نہ تو مالدار کے لیے جائز ہے اور نہ صحیح الاعضا اور قوی شخص کے لیے۔

(سنن ابوداؤد ج۱ ص۲۳۱)

سوال نہ کرنے کا عہد:

حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم سات، آٹھ یا نو افراد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے، آپ نے فرمایا کیا تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت نہیں کرتے، اس وقت ہم نے آپ سے نئی نئی بیعت کی تھی، ہم نے عرض کیا ہم آپ سے بیعت کر چکے ہیں، حتیٰ کہ آپ نے تین مرتبہ فرمایا۔ ہم نے اپنے

marfat.com
Marfat.com

ہاتھوں کو بڑھایا اور آپ سے بیعت کر لی، ایک کہنے والے نے کہا یا رسول اللہ ﷺ! ہم آپ سے بیعت کر چکے ہیں اب ہم آپ سے کس چیز پر بیعت کریں گے؟ آپ نے فرمایا: تم اس چیز پر بیعت کرو کہ تم اللہ کی عبادت کرو گے اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرو گے، اور تم پانچ وقت کی نمازیں پڑھو گے اور اس کے احکام سنو گے اور اطاعت کرو گے اور آپ نے چپکے سے ایک بات کہی کہ تم لوگوں سے بالکل سوال نہیں کرو گے۔ حضرت عوف بیان کرتے ہیں کہ ہمارے بعض ساتھیوں نے اس عہد پر اس پابندی سے عمل کیا کہ اگر کسی کا چابک نیچے گر جاتا تو وہ کسی سے اس چابک کو اٹھا کر دینے کا بھی سوال نہیں کرتا تھا۔

(سنن ابی داؤد رقم الحدیث: ۱۶۴۲، صحیح مسلم رقم الحدیث: ۱۰۴۳، سنن النسائی رقم الحدیث: ۴۵۹، سنن ابن ماجہ رقم الحدیث ۲۸۶۷؛)

سوال کرنے کی مذمت اور سوال نہ کرنے کی فضیلت

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

ناواقف شخص ان کے سوال نہ کرنے کی وجہ سے ان کو خوشحال سمجھتا ہے، اے مخاطب تم (ان میں بھوک کے آثار دیکھ کر) ان کو صورت سے پہچان لو گے وہ لوگوں سے گڑگڑا کر سوال نہیں کرتے۔

حافظ امام جلال الدین سیوطی بیان کرتے ہیں:

امام بخاری، امام مسلم، امام ابوداؤد، امام نسائی، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

وہ شخص مسکین نہیں ہے، جس کو ایک کھجور یا دو کھجور لوٹا دیں، یا ایک لقمہ، دو لقمے لوٹا دیں، مسکین تو صرف وہ شخص ہے جو سوال کرنے سے باز رہے اور اگر تم چاہو تو یہ آیت پڑھو:

وہ لوگوں سے گڑگڑا کر سوال نہیں کرتے۔

marfat.com
Marfat.com

بے نور چہرہ:

امام بیہقی نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جس شخص نے اپنے فاقہ یا اپنے گھر والوں کے فاقہ کے بغیر سوال کیا، قیامت کے دن اس کے چہرے پر گوشت نہیں ہوگا، اور اللہ تعالیٰ اس پر فاقوں کا دروازہ کھول دے گا جہاں سے اس کا گمان بھی نہیں ہوگا۔

امام طبرانی نے معجم اوسط میں حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جس شخص نے بلا ضرورت سوال کیا قیامت کے دن اس کے چہرے پر خراشیں پڑی ہوں گی۔

(الدر المنثور ج ۱ ص ۳۶۲ـ ۳۵۸)

جنت کی ضمانت:

امام احمد، امام ابوداؤد، امام نسائی، اور امام ابن ماجہ نے حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جو آدمی مجھے اس بات کی ضمانت دے کہ وہ لوگوں سے سوال نہیں کرے گا میں اس کے لیے جنت کا ضامن ہوں۔

(الدر المنثور ج ۱ ص ۳۶۲ـ ۳۵۸)

غنی کون ہے؟

امام بخاری، امام مسلم، امام ابوداؤد، امام ترمذی اور امام نسائی حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

marfat.com
Marfat.com

کوئی شخص کثرت مال سے غنی نہیں ہوتا، لیکن غنی وہ شخص ہے جس کا دل غنی ہو۔

(الدرالمنثور ج۱ص ۳۶۲۔۳۵۸)

فقر کیا ہے؟

امام طبرانی نے معجم اوسط میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

تم حرص کرنے سے بچو، کیونکہ حرص ہی درحقیقت فقر ہے اور اس بات سے بچو کہ تم سے معذرت کی جائے۔

(الدرالمنثور ج۱ص ۳۶۲۔۳۵۸)

سوال کی بجائے محنت کرلو:

امام ابن ابی شیبہ، امام بخاری اور امام ابن ماجہ نے حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اگر تم میں سے کوئی شخص رسی سے لکڑیوں کا ایک گٹھا باندھ کر اپنی کمر پر لادے اور اس کو فروخت کر کے سوال کرنے سے بچے وہ اس سے بہتر ہے کہ وہ لوگوں سے سوال کرے وہ اس کو دیں یا منع کر دیں۔

(الدرالمنثور ج۱ص ۳۶۲۔۳۵۸)

جو بغیر مانگے ملے وہ لے لو:

امام احمد، امام ابویعلی، امام ابن حبان، امام طبرانی اور امام ابن حاکم نے صحیح سند کے ساتھ حضرت خالد بن عدی الجہنی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جس شخص کے پاس اس کے بھائی کی طرف سے کوئی چیز کسی طمع اور بغیر کسی سوال کے پہنچی ہو وہ اس کو قبول کر لے یہ اس کو اللہ نے رزق عطا کیا ہے۔

marfat.com
Marfat.com

(الدر المنثور ج۱ص۳۶۲_۳۵۸)

اگر پتا ہو تو غیر ضرورت مند سوالی کو دینا حرام ہے:

علامہ علاء الدین حصکفی حنفی لکھتے ہیں:

جس شخص کے پاس ایک دن کی خوراک ہو، خواہ وہ خوراک بنفسہ موجود ہو یا اس شخص میں اس خوراک کو کما کر لانے کی صلاحیت ہو اس طرح کہ وہ تندرست اور کمانے والا ہو، ایسے شخص کے لیے خوراک کا سوال کرنا جائز نہیں ہے، اور اگر خیرات دینے والے کو اس کے حال کا علم ہو اور اس کے باوجود اس کو بھیک دے تو وہ گناہ گار ہوگا، کیونکہ وہ ایک حرام کام میں مدد کر رہا ہے اور اگر سائل ضرورت مند ہو اور کپڑوں کا سوال کرے یا جہاد یا طلب علم میں مشغول ہونے کی وجہ سے خوراک کا سوال کرے اور اس کو ان چیزوں کی ضرورت بھی ہو تو اس کا سوال کرنا جائز ہے اور اس کو دینا بھی جائز ہے۔

(درمختار علی ہامش ردمختار ج۲ص۶۹)

marfat.com
Marfat.com

......صبر اور شکر کریں......

marfat.com
Marfat.com

فہرست

صفحہ نمبر	نام عنوان	نمبر شمار
552	مومن کی ہر حال میں خیر ہے	1
552	اللہ کا علم اور حلم	2
553	صبر اور شکر کرنے والے کو اجر	3
553	جس نے ماشاء اللہ، لاقوۃ الا باللہ کہا	4
553	مینڈک کا ذکر	5
554	نعمتوں کو بیان کرنا	6
554	اللہ کتنا مہربان ہے	7
555	شکر سے عاجزی کا اظہار	8
555	نعمتوں کی کثرت اللہ کی ڈھیل ہے	9
555	تیرا شکر کیسے ادا کروں	10
556	شکر کے فائدے	11
557	آئینہ دیکھ کر اللہ کا شکر	12
557	پانی پی کر شکر کریں، عظیم چیز کا شکر	13
557	جس کو چار چیزوں کی توفیق دی	14
558	نعمتوں کے ساتھ اچھا برتاؤ کرو	15
558	معیارِ زندگی کیسا ہو	16
559	جو تھوڑے رزق سے راضی ہو گیا	17
559	قیامت کے دن نعمت کے بارے میں پوچھا جائے گا	18

marfat.com

Marfat.com

19	شکر کرنے والے کو صبر کا اجر	560
20	اللہ اگر ہمارا پردہ نہ رکھتا	560
21	اللہ تعالیٰ پوچھے گا! نعمتوں کا شکر کہاں ہے؟	560
22	ظاہری اور باطنی نعمتیں بکھانا کھانے کے بعد اللہ کا شکر	561
23	اللہ تعالیٰ بہت محبت فرماتا ہے	562
24	ہر نماز کے بعد اس طرح دعا کرو	562
25	شکر ادا کرنے کے طریقے	562
26	انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھنے کا اجر	563
27	نعمت کی ناقدری کرنے والے	563
28	صبر ا، شکر کے بدلے سونا بھی قبول نہ فرمایا	564
29	اپنا حال بتاتے ہوئے اللہ کا شکر کرنا چاہئے	565
30	پہلی بار ہی مصیبت پر صبر	565
31	عافیت کا سوال کرو	566
32	میں زیادہ حقدار ہوں کہ قیام کی مشقت پر صبر کروں	566
33	مریض اپنے مرض کی شکایت نہ کرے	567
34	اللہ کو دو گھونٹ پسند ہیں	567
35	ایمان کا ایک حصہ صبر اور دوسرا شکر ہے	567
36	مصائب اور بیماریوں کو چھپائیں	568
37	اللہ کے ولی کا حدیث رسول ﷺ پر عمل	568

marfat.com

Marfat.com

مومن کی ہر حال میں خیر ہے:

حضرت صہیب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مومن کے حال پر تعجب ہوتا ہے اس کے ہر حال میں خیر ہے اور یہ مومن کے علاوہ اور کسی کا حال نہیں ہے اگر اس کو خوشی پہنچتی ہے تو وہ شکر ادا کرتا ہے اس کے لیے خیر ہے اور اگر اس کو تکلیف پہنچتی ہے تو وہ صبر کرتا ہے اور یہ (بھی) اس کے لیے خیر ہے۔

(صحیح مسلم رقم الحدیث: ۲۹۹۹، الترغیب والترہیب ج ۴ ص ۲۷۸، کنز العمال رقم الحدیث ۱۰۷، مشکوۃ المصابیح رقم الحدیث: ۵۲۹۷ مسند احمد ج ۴ ص ۳۳۳، ۳۳۲ صحیح ابن حبان رقم الحدیث: ۲۸۹۶)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

میرا مومن بندہ ہر خیر کے مرتبہ میں ہے وہ اس وقت بھی میری حمد کرتا ہے جب میں اس کی پیشانی سے روح نکال رہا ہوتا ہوں۔

(شعب الایمان رقم الحدیث: ۴۴۹۴)

اللہ کا علم اور حلم!

حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اللہ عز وجل نے فرمایا:

اے عیسیٰ! میں تمہارے بعد ایک امت کو بھیجنے والا ہوں، جب ان کو ان کی پسندیدہ چیزیں ملیں گی تو وہ اللہ کی حمد کریں گے اور جب ان کو ان کی ناپسند چیزیں ملیں گی تو وہ ثواب کی امید رکھیں گے اور صبر کریں گے، اور ان کا ذاتی (خلق) حلم اور علم نہیں ہوگا، حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے کہا: یا رب! یہ کیسے ہوگا؟ فرمایا:

میں ان کو اپنا علم اور حلم عطا کروں گا۔

marfat.com

Marfat.com

(المستدرک ج ا ص ۳۴۸، حاکم نے کہا یہ حدیث صحیح ہے اور ذہبی نے اس کی موافقت کی، حلیۃ الاولیاء ج ا ص ۲۷۷، ج ۵ ص ۲۴۳)

صبر اور شکر کرنے والے کو اجر:

حضرت بخرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جس شخص کو کچھ دیا گیا تو اس نے شکر ادا کیا، اور اس پر مصیبت آئی تو اس نے صبر کیا، اس نے اپنی جان پر ظلم کیا تو اس نے استغفار کیا، اس پر ظلم کیا گیا تو اس نے معاف کر دیا۔ پھر آپ خاموش ہو گئے، صحابہ کرام نے پوچھا: یا رسول اللہ! اس کے لیے کیا اجر ہے؟ فرمایا: ''ان ہی کے لیے (عذاب سے) امن ہے اور وہی ہدایت یافتہ ہیں''۔ (الانعام: ۸۲)

(المعجم الکبیر رقم الحدیث: ۶۶۱۳، مجمع الزوائد ج ۱۰ ص ۲۴۸، تفسیر کبیر ج ۷ ص ۳۶)

جس نے ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ کہا:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اللہ بندہ کے اہل، مال اور اولاد میں جو نعمت عطا فرمائے اور بندہ کہے:

ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ (جو اللہ چاہے، اللہ کے سوا کوئی قوت عطا کرنے والی نہیں) تو وہ موت کے سوا ان میں کوئی آفت نہیں دیکھے گا۔

(المعجم الاوسط رقم الحدیث: ۴۲۷۳، المعجم الصغیر رقم الحدیث: ۵۸۸، مجمع الزوائد ج ۱۰ ص ۱۴۰)

مینڈک کا ذکر:

مغیرہ بن عیینہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت داؤد علیہ السلام نے کہا اے میرے رب! کیا تیری مخلوق میں سے کسی نے مجھ سے بھی زیادہ لمبی رات تک تیرا ذکر کیا ہے؟ اللہ عزوجل نے وحی نازل فرمائی:

marfat.com

Marfat.com

ہاں مینڈک نے، پھر اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

اے آلِ داؤد شکر کرو، میرے بندوں میں شکرگزار بہت کم ہیں۔ (سبا:۱۳)

حضرت داؤد علیہ السلام نے کہا:

اے میرے رب! میں تیرے شکر کی کیسے طاقت رکھ سکتا ہوں، تو مجھ پر نعمت فرماتا ہے پھر اس نعمت پر نعمت فرماتا ہے، تو مجھ پر مسلسل نعمت فرماتا ہے میں اس کا شکر ادا کیسے کر سکتا ہوں! فرمایا اے داؤد! اب تم نے مجھے پہچان لیا جو پہچاننے کا حق ہے۔

(کتاب الزہد لاحمد ص ۸۹۔۸۸، شعب الایمان رقم الحدیث: ۴۴۱۳)

نعمتوں کو بیان کرنا:

ابوالخالد بیان کرتے ہیں کہ حضرت داؤد علیہ السلام نے کہا اے رب! میں تیرا شکر کس طرح ادا کروں جو شکر ادا کروں گا وہ تیری نعمت سے ادا کروں گا۔ فرمایا:

اے داؤد علیہ السلام! کیا تم یہ نہیں جانتے کہ تمہارے پاس جو نعمتیں ہیں وہ میری دی ہوئی ہے اور ان کو بیان نہ کرنا ناشکری ہے اور جو کم نعمتوں کا شکر نہیں ادا کرتا وہ زیادہ نعمتوں کا بھی شکر ادا نہیں کرتا۔

(شعب الایمان رقم الحدیث: ۴۴۱۹، مسند احمد ج ۴ ص ۲۷۸)

اللہ کتنا مہربان ہے!

حضرت ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہ بیان کرتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

اللہ عزوجل کسی بندے کو نعمت عطا فرمائے اور وہ یہ جان لے کہ وہ نعمت اللہ کی طرف سے ہے تو اللہ تعالیٰ اس کا شکر لکھ دیتا ہے اور جو بندہ اپنے گناہ پر نادم ہو تو اللہ تعالیٰ اس کے استغفار کرنے سے پہلے اس کو بخش دیتا ہے اور جو بندہ کوئی کپڑا خریدتا ہے اور اس کو پہنتے ہوئے اللہ کی حمد کرتا ہے تو ابھی وہ لباس اس کے گھٹنوں تک نہیں پہنچتا کہ اللہ تعالیٰ اس کو بخش دیتا

marfat.com

Marfat.com

(شعب الایمان رقم الحدیث: ۴۳۷۹، المستدرک ج۱ص۵۱۴)

شکر سے عاجزی کا اظہار:

ابوالجلد بیان کرتے ہیں کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا: اے رب! میں تیرا شکر کیسے ادا کرسکتا ہوں جب کہ تیری سب سے چھوٹی نعمت کی جزا بھی میری تمام عبادات نہیں ہوسکتیں تو ان پر وحی آئی کہ تم نے اب میرا شکر ادا کردیا ہے۔

(شعب الایمان رقم الحدیث: ۴۴۱۵)

حضرت حسن رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت داؤد علیہ السلام نے کہا:
اے میرے رب! اگر میرے ہر بال کی زبان ہو اور وہ دن رات تیری تسبیح کریں پھر بھی تیرا شکر ادا نہیں ہوسکتا۔

(رسائل ابن ابی الدنیا جلد ۳ جز ۲ رقم الحدیث: ۲۵)

نعمتوں کی کثرت اللہ کی ڈھیل ہے:

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
جب تم دیکھو کہ اللہ تعالیٰ بندوں کی نافرمانیوں کے باوجود ان کو نعمتیں عطا فرما رہا ہے تو یہ اس کی طرف سے بندوں پر ڈھیل ہے۔

(مسند احمد ج۴ص۱۴۵)

تیرا شکر کیسے ادا کروں:

حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا:
اے میرے رب تیرا شکر کس طرح ادا کرنا چاہیے۔ فرمایا اے موسیٰ! تمہاری زبان ہمیشہ میرے ذکر سے تر رہے۔

(رسائل ابن ابی الدنیا ج ۳ جز ۲ رقم الحدیث: ۳۹)

عمرو بن شعیب ا[illegible] تے ہیں کہ نبی

marfat.com
Marfat.com

کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

بغیر تکبر اور اسراف (یعنی فضول خرچی) کے کھاؤ اور پیو اور صدقہ کرو، کیونکہ اللہ عزوجل اس کو پسند کرتا ہے کہ اس کے بندوں پر اس کی نعمت کا اثر نظر آئے۔

(مسند احمد ج ۲ ص ۱۸۲) (۱۸)

ابو الاحوص کے والد بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس وقت میں پراگندہ حال تھا، آپ نے پوچھا:

کیا تمہارے پاس مال ہے؟

میں نے عرض کیا: مجھے اللہ نے ہر قسم کا مال عطا کیا ہے: اونٹ، گھوڑے، غلام، بکریاں۔

آپ نے فرمایا:

جب اللہ عزوجل نے تمہیں مال دیا ہے تو وہ تم پر نظر آنا چاہیے۔

(سنن ابوداؤد رقم الحدیث: ۴۰۶۳، سنن الترمذی رقم الحدیث: ۲۰۰۶، مسند احمد ج ۳ ص ۴۷۳)

شکر کے فائدے:

ابو قلابہ کہتے ہیں کہ جب تم دنیا کی نعمتوں کا شکر ادا کرو گے تو تم کو دنیا سے نقصان نہیں ہوگا۔

(رسائل ابن ابی الدنیا ج ۳ جز ۲ رقم الحدیث: ۹۵)

حضرت حسن رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ مجھے یہ حدیث پہنچی ہے کہ اللہ عزوجل جب کسی قوم کو نعمت عطا فرماتا ہے تو اس سے شکر کا سوال کرتا ہے، شکر کریں تو وہ ان کی نعمت کو زیادہ کرنے پر قادر ہے، اور جب وہ ناشکری کریں تو وہ ان کو عذاب دینے پر قادر ہے اور ان کی نعمت کو ان پر عذاب بنا دیتا ہے۔

(رسائل ابن ابی الدنیا ج ۳ جز ۲ رقم الحدیث: ۶۰)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

سب سے پہلے ان لوگوں کو جنت میں بلایا جائے گا جو آرام اور تکلیف میں اللہ تعالیٰ کی حمد

marfat.com

Marfat.com

کرتے تھے۔

(شعب الایمان رقم الحدیث:۴۴۸۳)

آئینہ دیکھ کر اللہ کا شکر:

جعفر بن محمد اپنے والد رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب آئینہ میں دیکھتے تو یہ فرماتے:

تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے جس نے میری صورت اور میرے اخلاق کو حسین بنایا اور مجھ میں وہ چیزیں مزین (خوبصورت) کر دیں جو میرے غیر میں قبیح (یعنی بری) ہیں۔

(شعب الایمان رقم الحدیث:۴۴۵۹)

پانی پی کر شکر کریں:

حضرت ابوجعفر بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب پانی پیتے تو فرماتے:

تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جس نے پانی کو میٹھا بنایا، اور ہمارے گناہوں کی وجہ سے اس کو کڑوا اور کھارا نہیں بنایا۔

(شعب الایمان رقم الحدیث:۴۴۷۹)

عظیم چیز کا شکر:

منصور بن صفیہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک شخص کے پاس سے گزر ہوا، وہ کہہ رہا تھا کہ تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں جس نے مجھے اسلام کی ہدایت دی اور مجھے (سیدنا) احمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی امت میں رکھا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم نے بہت عظیم چیز کا شکر ادا کیا۔

(شعب الایمان رقم الحدیث:۴۴۹۸)

جس کو چار چیزوں کی توفیق دی:

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

marfat.com
Marfat.com

جس شخص کو چار چیزوں کی توفیق دی گئی اس کو چار چیزیں عطا کی جائیں گی۔ جس کو اللہ کے ذکر کی توفیق دی گئی اللہ اس کا ذکر کرے گا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

مجھ سے دعا کرو میں تمہاری دعا قبول کروں گا۔

جس کو شکر کی توفیق دی گئی اس کی نعمت زیادہ ہوگی، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

اگر تم نے شکر کیا تو میں ضرور (تمہاری نعمت کو) زیادہ کروں گا۔

اور جس شخص کو استغفار کی توفیق دی گئی اس کو مغفرت عطا کی جائے گی کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: تم اپنے رب سے استغفار کرو بے شک وہ بہت مغفرت کرنے والا ہے۔

(شعب الایمان رقم الحدیث: ۴۵۲۹)

نعمتوں کے ساتھ اچھا برتاؤ کرو:

حضرت ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میرے پاس رسول اللہ صلی علیہ وسلم تشریف لائے، آپ نے میرے گھر میں روٹی کا ایک ٹکڑا پڑا ہوا دیکھا۔ آپ اس کے پاس گئے، اس کو اٹھا کر سونگھا پھر اس کو کھالیا اور فرمایا:

اے عائشہ! اللہ کی نعمتوں کے ساتھ اچھا برتاؤ کرو، جو گھر والے کسی نعمت سے نفرت کا اظہا کریں گے وہ ان کے پاس بہت کم لوٹ کر آئے گی۔

(شعب الایمان رقم الحدیث: ۴۵۵۸)

معیار زندگی کیسا ہو؟

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے دین میں اپنے سے بلند مرتبہ شخص کو دیکھا اور دنیا میں اپنے سے کم مرتبہ شخص کو دیکھا اس کو اللہ صابر شاکر لکھ دیتا ہے، اور جس نے دنیا میں اپنے سے بلند مرتبہ شخص کو اور دین میں اپنے سے کم مرتبہ شخص کو دیکھا اس کو صابر شاکر نہیں لکھتا۔

(شعب الایمان رقم الحدیث: ۴۵۷۵)

marfat.com

Marfat.com

آج کل عام طور پر ہم اپنا موازنہ ان لوگوں سے کرتے ہیں جو مال ودولت میں ہم سے زیادہ ہوتے ہیں اور ہم ان جیسا رہن سہن اور ویسی ہی طرز بودوباش اختیار کرنے کی کوشش کرتے ہیں جبکہ دین کے معاملے میں آسانیاں تلاش کرتے ہیں اور ان لوگوں کی نقل کرتے ہیں جو دینی اعتبار سے تقویٰ وطہارت کے زیادہ پابند نہیں ہوتے۔ حالانکہ حدیث شریف کے مطابق ہمیں دنیاوی سہولتوں کے لئے کم مال ودولت والے لوگوں کی طرف دیکھنا چاہیے اور دینی معیار کے لئے زیادہ متقی اور پرہیزگار لوگوں کی پیروی کرنی چاہیے۔

جوتھوڑے رزق سے راضی ہوگیا:

حضرت مولا علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جو شخص تھوڑے سے رزق سے راضی ہوگیا اللہ تعالیٰ اس کے تھوڑے سے عمل سے راضی ہو جاتا ہے۔

(شعب الایمان رقم الحدیث: ۴۵۸۵)

قیامت کے دن نعمت کے بارے پوچھا جائے گا:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آزاد کردہ غلام ابوعسیب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بلایا، میں آپ کے پاس آیا، پھر آپ حضرت ابوبکر کے پاس گئے اور انہیں بلایا۔ وہ آگئے، پھر آپ حضرت عمر کے پاس گئے، ان کو بلایا وہ بھی آگئے، پھر آپ ایک انصاری کے باغ میں گئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے باغ والے کو بلایا، اور فرمایا ہمارے لیے کھجوریں لاؤ، اس نے کھجوروں کا خوشہ لاکر رکھ دیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب نے وہ کھجوریں کھائیں، پھر آپ نے پانی منگایا اور پانی پیا، پھر آپ ﷺ نے فرمایا:

marfat.com
Marfat.com

قیامت کے دن تم سے اس نعمت کے متعلق ضرور سوال کیا جائے گا، حضرت عمر نے ان کھجوروں کی طرف اشارہ کر کے کہا یا نبی اللہ ﷺ! کیا قیامت کے دن ان کے متعلق بھی ہم سے ضرور سوال کیا جائے گا؟ آپ نے فرمایا:
ہاں! تین چیزوں کے سوا، وہ کپڑا جو تمہاری شرم گاہ چھپانے کے لیے کافی ہو، وہ روٹی کا ٹکڑا جو تمہاری بھوک دور کرنے کے لیے کافی ہو اور وہ کوٹھڑی جو تمہیں گرمی اور سردی سے محفوظ رکھ سکے۔

(مشکوۃ، باب الضیافۃ، الفصل الثالث، بحوالہ شعب الایمان رقم الحدیث)

شکر کرنے والے کو صبر کا اجر:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
کھا کر شکر کرنے والے کو وہ اجر ملے گا جو صبر کر کے روزہ رکھنے والے کو ملے گا۔

(شعب الایمان رقم الحدیث: ۴۴۶۱)

اللہ اگر ہمارا پردہ نہ رکھتا!

محمود بن آدم بیان کرتے ہیں کہ سفیان بن عیینہ یہ کہتے تھے:
اگر اللہ عزوجل ہمارا پردہ نہ رکھتا تو ہم کسی کے پاس بیٹھنے کے قابل نہ ہوتے۔

(شعب الایمان رقم الحدیث: ۴۵۲۱)

اللہ تعالیٰ پوچھے گا نعمتوں کا شکر کہاں ہے؟

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
قیامت کے دن جس چیز کا سب سے پہلے حساب لیا جائے گا وہ یہ ہے کہ اس سے کہا جائے گا کیا میں نے تمہیں درست نہیں بنایا تھا، کیا میں نے تمہیں ٹھنڈا پانی نہیں پلایا تھا۔

(شعب الایمان رقم الحدیث: ۴۶۰۷)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

marfat.com
Marfat.com

فرمایا، اللہ عزوجل قیامت کے دن اپنے بندے سے فرمائے گا:

اے ابن آدم! میں نے تم کو گھوڑوں اور اونٹوں پر سوار نہیں کیا تھا؟ کیا میں نے عورتوں کو تمہارے نکاح میں نہیں دیا تھا؟ کیا میں نے تم کو سردار اور رئیس نہیں بنایا تھا؟ وہ بندہ کہے گا ۔کیوں نہیں اے میرے رب! اللہ تعالیٰ فرمائے گا:

پھر ان کا شکر کہاں ہے؟

(شعب الایمان رقم الحدیث:۴۶۰۸)

ظاہری اور باطنی نعمتیں:

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

ترجمہ: ''اللہ نے تم پر ظاہری اور باطنی نعمتیں مکمل کر دی ہیں''

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

تم پر ظاہری نعمت یہ ہے کہ تمہارا مکمل صحیح جسم بنایا اور تم پر باطنی نعمت یہ ہے کہ تمہارے عیوب کو چھپایا، اگر وہ تمہارے عیوب کو ظاہر کر دیتا تو تمہارے اہل وعیال سمیت سب لوگ تم سے متنفر ہو جاتے ۔(یعنی نفرت کرتے)

(شعب الایمان رقم الحدیث:۴۵۰۴)

کھانا کھانے کے بعد اللہ کا شکر:

حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کھانا کھانے کے بعد فرماتے:

''تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جس نے کھلایا اور پلایا، کھانے کو حلق سے نیچے اتارا اور اس کے لیے مخرج (نکلنے کا راستہ) بنایا''۔

(شعب الایمان رقم الحدیث:۴۴۷۶)

marfat.com
Marfat.com

اللہ تعالیٰ بہت محبت فرماتا ہے:

حضرت حسن رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے کہا:

ہمارے رب اللہ کے لیے حمد ہے کیونکہ اس نے ہمیں بہت زیادہ نعمتیں عطا کی ہیں، تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

بے شک اللہ تم سے بہت زیادہ محبت رکھتا ہے۔

(شعب الایمان رقم الحدیث: ۴۴۶۰)

ہر نماز کے بعد اس طرح دعا:

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا:

اے معاذ! اللہ کی قسم! میں تم سے محبت کرتا ہوں اور اے معاذ! تم کو یہ وصیت کرتا ہوں کہ تم ہر نماز کے بعد یہ دعا کیا کرو:

''اے اللہ! اپنے ذکر، اور اپنے شکر اور اپنے اچھے طریقہ سے عبادت پر میری مدد فرما''۔

(حضرت معاذ نے صنابحی کو اس دعا کی وصیت کی اور صنابحی نے ابوعبدالرحمن کو اس کی وصیت کی۔ سنن ابوداؤد رقم الحدیث: ۱۵۲۲، سنن النسائی رقم الحدیث: ۱۳۰۲، مصنف عبدالرزاق رقم الحدیث: ۱۹۶۳۲، مسند احمد ج ۲ ص ۲۹۹)

شکر ادا کرنے کے طریقے:

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:۔

جب کوئی بندہ اللہ کی دی ہوئی نعمت پر الحمد للہ کہتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو اس سے افضل نعمت عطا فرماتا ہے۔

(سنن ابن ماجہ، رقم الحدیث: ۳۸۰۵، مطبوعہ دارالفکر، بیروت، ۱۴۱۵ھ)

حضرت حکم بن عمیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:۔

marfat.com
Marfat.com

جب تم نے الحمد اللہ رب العلمین کہا تو تم نے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کر دیا اور اللہ تعالیٰ تمہاری نعمت میں زیادتی کرے گا۔

(جامع البیان، ج ۱، ص ۹۰)

حضرت اسود بن سریع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کو اپنی ثناء اور تعریف میں الحمد للہ سے زیادہ کوئی کلمہ پسند نہیں ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے خود الحمد للہ سے اپنی ثناء کی ہے۔

(مسند احمد، ج ۵، رقم الحدیث: ۱۵۵۸۶)

انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھنے کا اجر:

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:۔

نعمت خواہ کتنی پرانی ہو جائے جب بھی بندہ اس نعمت پر اللہ تعالیٰ کی حمد کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو نیا ثواب عطا فرماتا ہے اور مصیبت خواہ کتنی پرانی ہو جائے جب بھی بندہ اس پر انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو نیا ثواب اور اجر عطا فرماتا ہے۔ نعمت پر شکر ادا کرنے سے اس نعمت کی مسئولیت (یعنی قیامت کے دن اس نعمت کے بارے میں پوچھ گچھ) کم ہو جاتی ہے اور مصیبت پر صبر کرنے سے اس کے ثمرات کی حفاظت ہوتی ہے۔

(نوادر الاصول، ج ۲، ص ۲۰۳)

نعمت کی ناقدری کرنے والے:

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ میرے پاس تشریف لائے اور اپنے گھر میں روٹی کا ایک ٹکڑا پڑا ہوا دیکھا۔ آپ ﷺ اس کے پاس چل کر گئے۔ آپ ﷺ نے اس کو اٹھایا، اس پر ہاتھ پھیرا اور فرمایا:۔

اے عائشہ! اللہ کی نعمتوں کے ساتھ اچھا سلوک کرو۔ جس نعمت کی لوگ ناقدری

marfat.com
Marfat.com

کرتے ہیں، ان کے پاس وہ نعمت بہت کم دوبارہ آتی ہے۔

(نوادر الاصول، ج ۴، ص ۱۷۴)

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:۔

جس نے قلیل چیز کا شکر ادا نہیں کیا اس نے کثیر چیز کا بھی شکر ادا نہیں کیا اور اللہ کی نعمت کا بیان کرنا شکر ہے اور اس بیان کو ترک کرنا کفر ہے۔ (یعنی ناشکری ہے)

(اس حدیث کی سند صحیح ہے، مسند احمد، ج ۱۴، رقم الحدیث: ۱۸۳۶۱)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:۔

جو بندوں کا شکر ادا نہیں کرتا، وہ اللہ کا بھی شکر ادا نہیں کرتا۔

(سنن ابو داؤد، ج ۴، رقم الحدیث: ۴۸۱۱، سنن الترمذی، ج ۳، رقم الحدیث: ۱۹۶۱، مسند احمد، ج ۷، رقم الحدیث: ۷۹۵ء۷، صحیح ابن حبان، رقم الحدیث: ۳۰۷۰، الادب المفرد، رقم الحدیث: ۲۱۸، مسند ابویعلی، رقم الحدیث: ۱۱۲۲)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:۔

جس شخص کو کوئی چیز دی گئی تو وہ اس کے بدلے میں کوئی چیز دے۔ اگر کوئی چیز نہ ملے تو اس کی تعریف کرے۔ جس نے اس کی تعریف کی اس نے اس کا شکر کیا اور جس نے اس کو چھپایا، اس نے کفر کیا۔ (یعنی ناشکری کی)

(سنن ابوداؤد، ج ۴، رقم الحدیث: ۴۸۱۳)

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:۔

جس شخص کے ساتھ کوئی نیکی کی گئی اور اس نے اس نیکی کرنے والے سے کہا:

جزاک اللہ خیرا (یعنی اللہ تعالیٰ تمہیں جزائے خیر دے۔)

تو اس نے اس شخص کی پوری تعریف کر دی۔

(سنن الترمذی، ج ۳، رقم الحدیث: ۲۰۴۲)

صبر اور شکر کے بدلے سونا بھی قبول نہ فرمایا:

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:۔

marfat.com
Marfat.com

میرے رب نے مکہ کی وادی کو پیش کیا تا کہ اس کو میرے لیے سونا بنا دے۔ میں نے کہا: اے میرے رب! میں ایک دن سیر ہو کر کھاؤں گا اور ایک دن بھوکا رہوں گا، جب میں بھوکا ہوں گا تو تجھے یاد کروں گا تجھ سے فریاد کروں گا اور جب میں سیر ہوں گا تو تیرا شکر ادا کروں گا اور تیری حمد کروں گا۔

(سنن الترمذی، ج ۴، رقم الحدیث: ۲۳۵۴، مسند احمد، ج ۸، رقم الحدیث: ۲۲۲۵۲)

اپنا حال بتاتے ہوئے اللہ کا شکر کرنا چاہیے:

حضرت فضیل بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے اپنے اصحاب میں سے ایک شخص سے ملاقات کی۔ آپ ﷺ نے اس سے پوچھا تمہارا کیا حال ہے؟ اس نے کہا: میں ٹھیک ہوں، آپ ﷺ نے پھر پوچھا تمہارا کیا حال ہے؟ اس نے کہا میں ٹھیک ہوں اور اللہ کا شکر ادا کرتا ہوں، آپ ﷺ نے فرمایا:۔

میں تم سے یہی سننا چاہتا تھا۔

(کتاب الدعاء للطبرانی، رقم الحدیث: ۱۹۳۹)

پہلی بار ہی مصیبت پر صبر:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک عورت کے قریب سے گزرے جو قبر کے پاس رو رہی تھی، آپ نے فرمایا اللہ سے ڈرو اور صبر کرو اس نے کہا کہ ایک طرف ہٹو، تم کو میری طرح مصیبت نہیں پہنچی، اس نے آپ کو پہچانا نہیں تھا، اس کو بتایا گیا کہ یہ تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہیں، وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دروازہ پر آئی وہاں اس نے کوئی دربان نہیں پایا، اس نے کہا میں نے آپ کو پہچانا نہیں تھا، آپ ﷺ نے فرمایا:

جب پہلی بار صدمہ (یا مصیبت) پہنچے، اسی وقت (نفس کو روکنا) صبر ہوتا ہے۔

(صحیح البخاری، رقم الحدیث: ۱۲۸۳، صحیح مسلم، رقم الحدیث: ۹۲۶)

marfat.com

Marfat.com

عافیت کا سوال کرو:

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سنا ایک شخص یوں دعا کر رہا تھا:

اے اللہ! میں تجھ سے صبر کا سوال کرتا ہوں! آپ ﷺ نے فرمایا تم نے اللہ سے بلا (یعنی مصیبت) کا سوال کیا ہے، تم اللہ سے عافیت کا سوال کرو۔

(سنن الترمذی رقم الحدیث: ۳۵۲۷، مصنف ابن ابی شیبہ ج ۱۰ ص ۲۶۹، مسند احمد ج ۵ ص ۲۳۱)

حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دشمنوں سے جنگ کرتے ہوئے ایک دن انتظار کیا حتی کہ سورج ڈھل گیا، پھر آپ نے لوگوں میں خطبہ دیتے ہوئے فرمایا:

اے لوگو! دشمن سے مقابلہ کی توقع نہ کرو، اور اللہ سے عافیت کا سوال کرو، اور جب تم دشمن سے مقابلہ ہو تو صبر کرو (یعنی بزدلی نہ دکھاؤ) اور یقین رکھو کہ جنت تلواروں کے سائے کے نیچے ہے۔

(صحیح البخاری، رقم الحدیث: ۲۹۶۵،۲۹۶۶، صحیح مسلم، رقم الحدیث: ۱۸۷۷)

میں زیادہ حقدار ہوں کہ قیام کی مشقت پر صبر کروں:

حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما بیان کرتی ہیں کہ جس دن سورج گرہن ہوا اس دن نبی صلی اللہ علیہ وسلم گھبرائے آپ نے اپنی قمیص پہنی، اور چادر اوڑھی، پھر آپ نے لوگوں کو نماز پڑھائی اور اس میں بہت لمبا قیام کیا، پھر آپ نے رکوع کیا، میں نے دیکھا کہ ایک عورت مجھ سے عمر میں بڑی تھی اور وہ کھڑی ہوئی تھی اور ایک عورت میری بہ نسبت بیمار تھی وہ بھی قیام میں تھی، تو میں نے دل میں کہا میں تمہاری بہ نسبت زیادہ حقدار ہوں کہ طول قیام کی مشقت پر صبر کروں

(مسند احمد ج ۶ ص ۳۴۹)

marfat.com
Marfat.com

مریض اپنے مرض کی شکایت نہ کرے:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تبارک وتعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

جب میں اپنے مومن بندہ کو کسی مصیبت (یا مرض) میں مبتلا کرتا ہوں، اور وہ اپنے عیادت کرنے والوں سے میری شکایت نہ کرے تو میں اس کو قید سے آزاد کر دیتا ہوں اور اس کا گوشت پہلے گوشت سے بہتر بنا دیتا ہوں، اور اس کا خون پہلے خون سے بہتر بنا دیتا ہوں اور از سر نو اس کے عمل شروع کر دیتا ہوں۔

(سنن کبریٰ للبیہقی ج ۳، ص ۳۷۵، المستدرک ج ۱، ص ۳۴۸)

اللہ کو دو گھونٹ پسند ہیں:

حضرت حسن رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اللہ تعالیٰ کو دو قطرے زیادہ محبوب ہیں، ایک وہ (خون کا) قطرہ جو اس کے راستہ میں گرا ہو، ایک وہ آنسو کا قطرہ جو اس شخص کی آنکھ سے گرا ہو جو آدھی رات کو اللہ کے خوف سے کھڑا عبادت کر رہا ہو، اور اللہ تعالیٰ کو دو گھونٹ زیادہ محبوب ہیں، ایک صبر کا وہ گھونٹ جب کوئی شخص سخت درد کو برداشت کر کے صبر کا گھونٹ بھر لے اور دوسرا وہ گھونٹ جب کوئی شخص غصہ کو برداشت کر کے صبر کا گھونٹ پی لے۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ج ۷، رقم الحدیث: ۳۴۳۹۸)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ اجر والا وہ گھونٹ ہے کہ بندہ اللہ کی رضا کے لیے غصہ کو مضبوط کر کے گھونٹ بھر لے۔

(سنن ابن ماجہ رقم الحدیث: ۴۱۸۹، مسند احمد ج ۲، ص ۱۲۸)

ایمان کا ایک حصہ صبر اور دوسرا شکر ہے:

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

marfat.com
Marfat.com

ایمان کے دو حصے ہیں، ایک حصہ صبر میں ہے اور ایک حصہ شکر میں ہے۔

(شعب الایمان رقم الحدیث: ۹۷۱۵، الفردوس للدیلمی رقم الحدیث: ۳۷۸، الجامع الصغیر رقم الحدیث: ۳۱۰۶، جمع الجوامع رقم الحدیث: ۹۷۴۳، کنز العمال رقم الحدیث: ۶۱)

مصائب اور بیماریوں کو چھپائیں:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: صدقہ کو پوشیدہ رکھنا اور مصائب اور بیماریوں کو چھپانا نیکی کے خزانوں میں سے ہے اور جس نے اپنی پریشانی کا اظہار کیا، اس نے صبر نہیں کیا۔

(شعب الایمان رقم الحدیث: ۱۰۰۵۰، کامل ابن عدی ج ۳، ص ۱۰۸۸)

اللہ کے ولی کا حدیث رسول ﷺ پر عمل:

حضرت سید محمد اسماعیل شاہ بخاری المعروف حضرت کرماں والے صاحب رحمۃ اللہ علیہ شکوہ شکایت کو ناپسند فرماتے تھے اور شکر ادا کرنے کی تلقین فرمایا کرتے تھے۔ آپ کی خانقاہ عالیہ حضرت کرماں والا شریف میں جب جامع مسجد بنانے کا آغاز ہو رہا تھا آپ نے ایک سن رسیدہ شخص (جس کا نام بلندا تھا) کو جگہ کی پیائش کے لئے بھیجا جب وہ واپس آیا تو اس نے شکایت کی کہ میرے پاؤں میں کانٹا چبھ گیا ہے آپ نے اس بات کو ناپسند فرمایا اور قدرے جلال میں ارشاد فرمایا: تمہیں وہ بات یاد نہیں جب ہندوستان میں جوانی کے عالم میں تم چوری کرنے گئے تھے گھر والے جاگ گئے تھے تو تم دیوار پر چڑھ کر بھاگنے لگے تھے اور گھر والوں نے تمہارے سر پر ڈنڈے برسانے شروع کر دیے تھے وہ ڈنڈے تمہارے سر پر لگنے کے بجائے دیوار پر لگے تھے وہ شخص ہاتھ جوڑ کر کھڑا ہو گیا اور عرض کیا: میں اپنی غلطی پر نادم ہوں۔ (سبحان اللہ! آپ نے اپنے کشف سے اس کی جوانی کے حالات بتا دیے)

marfat.com
Marfat.com

......شرم وحیا اختیار فرمالیں......

marfat.com
Marfat.com

فہرست

نمبر شمار	نام عنوان	صفحہ نمبر
1	حیا کا قرآن مجید میں حکم	571
2	حیا ایمان کا حصہ ہے	571
3	حیا میں بھلائی ہے	571
4	تجھے حیا نہ ہو تو جو چاہے کر	572
5	جس کو حیا نہ ہو وہ پتھر دل ہوتا ہے	572
6	عورتوں کو گھر سے باہر نکلنے کیلئے نقاب پہننا	572
7	احرام کے احکام سے چہرہ چھپانے کا ثبوت	573
8	میں نے بیٹا کھویا ہے، حیا نہیں	574
9	مردوں کیلئے نامحرم عورتوں کی طرف دیکھنا جائز نہیں	574
10	رسول اللہ ﷺ نے راستوں میں بیٹھنے سے منع فرمایا	575
11	زبان اور آنکھ کی بدکاری	576
12	نظریں نیچی کرنے والے کو اجر	576
13	نظر ابلیس کے تیروں میں سے تیر ہے	577
14	عورتیں بھی مردوں کو نہ دیکھیں	577
15	مخنث سے پردہ	578

marfat.com
Marfat.com

حیا کا قرآن مجید میں حکم:

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

قُلْ لِلْمُؤْمِنِیْنَ یَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِھِمْ وَیَحْفَظُوْا فُرُوْجَھُمْ ذٰلِکَ اَزْکٰی لَھُمْ اِنَّ اللّٰہَ خَبِیْرٌ بِمَا یَصْنَعُوْنَ (النور:۳۰)

آپ مومنوں سے سے کہیے کہ اپنی نگاہوں کو نیچے رکھیں اور اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کریں یہ ان کے لئے بڑی پاکیزگی کی بات ہے۔ بے شک ان کے کاموں سے اللہ تعالیٰ باخبر ہے۔

حیا ایمان کا حصہ ہے:

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ ایک انصاری آدمی کے پاس سے گزرے جو اپنے بھائی کو حیا کی نصیحت کر رہا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

حیا ایمان کا ایک حصہ ہے۔

(مشکوۃ، باب الرفق والحیاء، الفصل الاول، بحوالہ بخاری ومسلم)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:۔

حیا اور ایمان دونوں کو ایک دوسرے سے ملا دیا گیا ہے۔ جب اِن میں سے ایک کو اُٹھا لیا جاتا ہے تو دوسری چیز بھی اُڑ جاتی ہے اور حضرت ابن عباس کی روایت میں ہے کہ جب ان میں سے ایک چیز چھین لی جاتی ہے تو دوسری بھی اُس کے پیچھے چلی جاتی ہے۔

(مشکوۃ، باب الرفق والحیاء، الفصل الاول، بحوالہ بیہقی فی شعب الایمان)

حیا میں بھلائی ہے:

حضرت عمران بن حُصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:۔

حیا نہیں لاتی مگر بھلائی۔ ایک اور روایت میں ہے: حیا ساری ہی بھلائی ہے۔

(مشکوۃ، باب الرفق والحیاء، الفصل الاول، بحوالہ بخاری ومسلم)

marfat.com
Marfat.com

تجھے حیا نہ ہو تو جو چاہے کر:

حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:۔
پہلی نبوت کی باتوں سے جو بات لوگوں کو ملی وہ یہ ہے کہ جب تجھے حیا نہ رہے تو جو چاہے کر۔

(مشکوۃ، باب الرفق والحیاء، الفصل الاول، بحوالہ بخاری ومسلم)

جس کو حیا نہ ہو وہ پتھر دل ہوتا ہے:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:۔
حیا ایمان سے ہے اور ایمان جنت سے ہے۔ فحش گوئی سنگ دلی سے ہے اور سنگ دلی جہنم سے ہے۔

(مشکوۃ، باب الرفق والحیاء، الفصل الثانی بحوالہ احمد، ترمذی)

حضرت زید بن طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:۔
ہر دین کا ایک خُلق ہوتا ہے اور اسلام کا خُلق حیا ہے۔

(مشکوۃ، باب الرفق والحیاء، الفصل الثالث بحوالہ امام مالک، ابن ماجہ، بیہقی فی شعب الایمان)

عورتوں کو گھر سے باہر نکلنے کے لئے نقاب پہننا:

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (خیبر سے) مدینہ تشریف لائے اس وقت کہ آپ ﷺ نے حضرت صفیہ بنت حیی رضی اللہ عنہا سے شادی کی ہوئی تھی انصار کی عورتوں نے آ کر حضرت صفیہ کے متعلق بیان کیا، میں نے اپنا حلیہ بدلا اور نقاب پہن کر (انہیں دیکھنے) گھر سے نکلی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میری آنکھ کو دیکھ کر پہچان لیا، میں (واپس) تیزی سے دوڑی، آپ نے مجھے پکڑ کر گود میں اٹھا لیا اور فرمایا:

تم نے ان کو کیسا پایا؟ میں نے کہا اس یہودی عورت کو یہودیوں میں بھیج دیجئے۔

marfat.com
Marfat.com

(سنن ابن ماجہ رقم الحدیث: ۱۹۸۰)

اس حدیث شریف میں ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے نقاب پہننے کا ذکر ہے اور یہ کہ ازواج مطہرات اور مسلم خواتین جب کسی ضرورت کے لئے گھر سے باہر نکلتی تھیں تو چادروں سے اپنے چہرے ڈھانپ لیتی تھیں۔

امام بخاری حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے واقعہ افک کی حدیث روایت کرتے ہوئے آپ رضی اللہ عنہا کا اپنے چہرے کو کپڑے سے چھپانے کا ذکر کرتے ہیں، آپ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

میں اپنے پڑاؤ پر بیٹھی ہوئی تھی کہ مجھ پر نیند غالب آگئی، اور میں سوگئی اور حضرت صفوان بن معطل اسلمی رضی اللہ عنہ لشکر کے پیچھے تھے، وہ رات کے آخری حصہ میں چلے اور صبح کے وقت میرے پڑاؤ پر پہنچے تو انہوں نے ایک انسانی ہیولا دیکھا، جب وہ میرے پاس آئے تو انہوں نے مجھے پہچان لیا کیونکہ انہوں نے حجاب کے حکم سے پہلے مجھے دیکھا ہوا تھا۔ انہوں نے کہا ''انا للہ وانا الیہ راجعون'' میں یہ سن کر بیدار ہوگئی اور میں نے اپنی چادر سے اپنا چہرہ ڈھانپ لیا۔

(صحیح البخاری رقم الحدیث: ۴۱۴۱)

احرام کے احکام سے چہرہ چھپانے کا ثبوت:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے کھڑے ہو کر کہا یا رسول اللہ ﷺ! آپ احرام میں ہمیں کون سے کپڑے پہننے کا حکم دیتے ہیں؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

قمیص اور شلواریں نہ پہنو، عمامے اور ٹوپیاں نہ پہنو، البتہ اگر کسی کے پاس جوتیاں نہ ہوں تو وہ موزے پہن سکتا ہے لیکن ان کو ٹخنوں کے نیچے سے کاٹ لے اور کوئی ایسا کپڑا نہ پہنو جس کو زعفران یا ورس (ایک گھاس جس سے سرخ رنگ نکلتا ہے) سے رنگا ہوا ہو اور

marfat.com

Marfat.com

احرام کی حالت میں عورت نقاب ڈالے نہ دستانے پہنے۔
(صحیح البخاری رقم الحدیث:۱۸۳۸، سنن ابوداؤد رقم الحدیث:۱۸۲۳، صحیح مسلم رقم الحدیث:۱۱۷۷، سنن النسائی رقم الحدیث:۲۶۶۶)
احرام میں نقاب ڈالنے کی ممانعت سے یہ واضح ہوتا ہے کہ عام حالات میں خواتین نقاب ڈالتی تھیں۔

میں نے بیٹا کھویا ہے حیا نہیں:

حضرت شماس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ام خلاد نام کی ایک عورت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اس حال میں کہ اس نے نقاب پہنی ہوئی تھی۔ اس کا بیٹا شہید ہو گیا تھا وہ اس کے متعلق پوچھنے آئی تھی، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض صحابہ رضی اللہ عنہم نے کہا: تم اپنے بیٹے کے متعلق پوچھ رہی ہو اور اس حال میں بھی تم نے نقاب پہنی ہوئی ہے! اس نے کہا میں نے اپنے بیٹا کھویا ہے اپنی حیاء نہیں کھوئی۔
(سنن ابوداؤد رقم الحدیث:۲۴۸۸)

امام بخاری فرماتے ہیں کہ سعید بن ابی الحسن نے حسن بصری سے پوچھا کہ عجمی عورتیں اپنے سینوں اور سروں کو کھلا رکھتی ہیں؟ انہوں نے کہا تم اپنی آنکھوں کو ان سے دور رکھو اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: آپ مسلمان مردوں سے کہیے کہ اپنی نگاہوں کو نیچے رکھیں۔ (النور:۳۰) زہری نے کہا جن نابالغ لڑکیوں پر شہوت آئے ان کے جسم کے کسی حصہ کو دیکھنا جائز نہیں ہے خواہ وہ کم عمر ہوں۔
(صحیح البخاری کتاب الاستیذان، باب:۲)

مردوں کے لئے نامحرم عورتوں کی طرف دیکھنا جائز نہیں:

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی سواری کے پچھلے حصے پر اپنے پیچھے حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما کو بٹھا لیا، اور حضرت فضل بن عباس بہت خوبصورت تھے، یہ دس ذوالحجہ کا دن تھا۔ لوگ آپ سے

marfat.com
Marfat.com

مسائل پوچھ رہے تھے، اور آپ ان کو جواب دے رہے تھے، قبیلہ خثعم کی ایک حسین عورت آئی وہ بھی آپ سے سوال کر رہی تھی۔ حضرت فضل کو اس عورت کی خوب صورتی اچھی لگی وہ اس کی طرف دیکھنے لگے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مڑ کر حضرت فضل کو اس عورت کی طرف دیکھتے ہوئے دیکھا۔ آپ ﷺ نے حضرت فضل کی ٹھوڑی اپنے ہاتھ سے پکڑی اور ان کا چہرہ اس عورت کی طرف سے دوسری جانب پھیر دیا۔ اس عورت نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ مسئلہ معلوم کیا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر حج فرض کیا ہے اور اس کا باپ بہت بوڑھا ہے وہ سواری پر بیٹھ نہیں سکتا ہے۔ کیا وہ اس کی طرف سے حج ادا کر سکتی ہے؟۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں!

(صحیح البخاری رقم الحدیث: ۶۲۲۸، صحیح مسلم رقم الحدیث: ۱۳۳۴، سنن ابو داؤد رقم الحدیث: ۱۸۰۹، سنن النسائی رقم الحدیث ۲۶۴۱)

حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اچانک نظر پڑ جانے کے متعلق سوال کیا، آپ نے مجھے حکم دیا کہ میں فوراً نظر ہٹا لوں۔

(سنن الترمذی رقم الحدیث: ۲۷۷۶، سنن ابو داؤد رقم الحدیث: ۲۱۴۸)

رسول اللہ ﷺ نے راستوں میں بیٹھنے سے منع فرمایا:

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم راستوں میں بیٹھنے سے بچو۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے کہا یا رسول اللہ ﷺ! راستوں میں بیٹھنے کے سوا تو ہمارا گزارا نہیں۔ ہم وہاں بیٹھ کر باتیں کرتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اگر تمہارا راستوں میں بیٹھنا ضروری ہے تو پھر تم راستوں کا حق ادا کرو۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے پوچھا یا رسول اللہ ﷺ! راستوں کا حق کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نظر نیچی رکھنا، راستہ سے تکلیف دہ چیز کو دور کرنا، سلام کا جواب دینا، نیکی کا حکم دینا اور

marfat.com
Marfat.com

برائی سے روکنا۔

(صحیح البخاری رقم الحدیث: ۶۲۲۹، صحیح مسلم رقم الحدیث: ۲۱۲۱، سنن ابوداؤد رقم الحدیث: ۴۸۱۵)

زبان اور آنکھ کی بدکاری:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اللہ تبارک وتعالیٰ نے ابن آدم کا زنا سے حصہ لکھ دیا ہے، جس کو وہ ضرور پائے گا پس آنکھوں کا زنا (غیر محرم عورت کو) دیکھنا ہے، اور زبان کا زنا (فحش) بات کرنا ہے، نفس تمنا کرتا اور خواہش کرتا ہے اور اس کی شرم گاہ اس کی تصدیق یا تکذیب کرتی ہے۔ (یعنی بندہ جب برائی کر لیتا ہے تو نفس کی خواہش سچی ہو جاتی ہے اور جب برائی سے رک جاتا ہے نفس کی کی خواہش جھوٹی ہو جاتی ہے۔)

(صحیح البخاری رقم الحدیث: ۶۲۴۳، صحیح مسلم رقم الحدیث: ۲۶۵۷، سنن ابوداؤد رقم الحدیث: ۲۱۵۲، سنن النسائی رقم الحدیث: ۱۳۷)

نظریں نیچی کرنے والے کو اجر:

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جو مسلمان بھی کسی عورت کی طرف پہلی نظر ڈال کر نظر نیچی کر لیتا ہے اللہ اس کے لیے ایسی عبادت پیدا کر دیتا ہے جس میں حلاوت ہوتی ہے۔

(مسند احمد ج ۵ ص ۲۶۴، المعجم الکبیر رقم الحدیث: ۷۸۴۲، شعب الایمان، رقم الحدیث: ۵۴۳۱، مجمع الزوائد ج ۴ ص ۶۳)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ قیامت کے دن ہر آنکھ رو رہی ہو گی سوا اس آنکھ کے جو اللہ کی حرام کی ہوئی چیزوں کو دیکھ کر جھک گئی اور سوا اس آنکھ کے جو اللہ کی راہ میں بیدار رہی اور سوا اس آنکھ کے جس سے اللہ کے خوف سے آنسو کا ایک ننھا سا قطرہ بھی نکلا۔

(الفردوس بماثور الخطاب رقم الحدیث: ۴۷۵۹، کنز العمال رقم الحدیث: ۴۳۳۵۷)

marfat.com

Marfat.com

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
تم میرے لیے چھ چیزوں کے ضامن ہو جاؤ میں تمہارے لیے جنت کا ضامن ہوں، جب تم میں سے کوئی شخص بات کرے تو جھوٹ نہ بولے اور جب وعدے کرے تو اس کی خلاف ورزی نہ کرے، اور جب امانت رکھی جائے تو اس میں خیانت نہ کرے اور اپنی نظریں نیچی رکھو، اور اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کرو، اور اپنے ہاتھوں کو روکے رکھو۔

(المعجم الکبیر رقم الحدیث: ۸۰۱۸، مجمع الزوائد ج ۱۰ ص ۳۰۱)

نظر ابلیس کے تیروں میں سے تیر ہے:

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
نظر ابلیس کے زہریلے تیروں میں سے ایک تیر ہے جس شخص نے اللہ کے خوف کی وجہ سے اس کو ترک کر دیا اللہ عزوجل اس کے دل میں ایمان کی حلاوت پیدا کر دے گا۔

(المستدرک رقم الحدیث: ۷۹۴۵، مجمع الزوائد ج ۸ ص ۶۳)

عورتیں بھی مردوں کو نہ دیکھیں:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ محترمہ حضرت ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ وہ اور آپ کی دوسری زوجہ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھی ہوئی تھیں کہ حضرت ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ آپ کے پاس آئے، یہ اس وقت کی بات ہے جب ہمیں حجاب میں رہنے کا حکم دیا گیا تھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم دونوں اس سے حجاب میں چلی جاؤ، میں نے عرض کیا:
یارسول اللہ ﷺ! کیا یہ نابینا نہیں ہے، یہ تو ہم کو نہیں دیکھ سکے گا، تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

کیا تم دونوں بھی نابینا ہو، کیا تم اس کو نہیں دیکھ رہیں۔

(یہ حدیث حسن صحیح ہے، سنن الترمذی رقم الحدیث: ۲۷۷۸، سنن ابوداؤد رقم الحدیث: ۴۱۱۲)

marfat.com
Marfat.com

آج کل شرفا میں بھی عام طور پر عورتوں کا مردوں کو دیکھنا اتنا برا نہیں سمجھا جاتا۔ عورتیں اپنے گھروں کی کھڑکیوں اور دروازے کی جھریوں وغیرہ سے مردوں کو جھانک لیا کرتی ہیں۔ انھیں اس حدیث پاک سے خوب خوب درس عبرت حاصل کرنا چاہیے۔

مخنث سے بھی پردہ:

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج کے پاس ایک مخنث آتا جاتا تھا اور گھر والوں کو یہ گمان تھا کہ اس کو عورتوں کی خواہش نہیں ہے، ایک دن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم آئے اور وہ آپ کی ازواج کے پاس بیٹھا ہوا تھا، وہ ایک عورت کی تعریف کر رہا تھا کہ وہ اتنی موٹی ہے کہ اس کے جسم پر سلوٹیں پڑتی ہیں جب وہ آتی ہے تو اس کے جسم پر چار سلوٹیں پڑتی ہیں اور جب وہ جاتی ہے تو اس کے جسم پر آٹھ سلوٹیں پڑتی ہیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں یہ گمان نہیں کرتا تھا کہ یہ ان تمام چیزوں کو سمجھتا ہے، یہ تمہارے پاس نہ آیا کرے، پھر ازواج مطہرات اس سے پردہ کرنے لگیں۔

(صحیح مسلم رقم الحدیث: ۲۱۸۱، سنن ابوداؤد رقم الحدیث: ۴۱۰۷، السنن الکبریٰ للنسائی رقم الحدیث: ۹۲۴۷)

marfat.com
Marfat.com

......صلہ رحمی کریں......

marfat.com
Marfat.com

فہرست

صفحہ نمبر	نام عنوان	نمبر شمار
582	اظہار نبوت سے پہلے آپ کا نمایاں وصف	1
582	صلہ رحمی سے رزق میں اضافہ اور رحمت کا نزول	2
583	تین دن سے زیادہ مسلمان بھائی کو چھوڑنے کی ممانعت	3
584	صلہ رحمی کرنے والا کون ہے؟	4
584	بیوی کے رشتے داروں سے اچھا سلوک	5
585	نجاشی کے وفد کی مہمانداری	6
585	رضاعی ماں اور اس کے قریبی رشتے داروں سے حسن سلوک	7
586	اللہ کے نزدیک محبوب عمل	8
586	سب سے کبیرہ گناہ	9
587	ماں باپ کی خدمت میں جہاد	10
587	عورت کے لئے جنت واجب	11
587	دو لڑکیوں کی پرورش کا اجر	12
588	بیٹی کی اچھی تعلیم و تربیت کا اجر	13
588	ماں باپ کے بڑھاپے میں ان سے نیک سلوک کرنا	14
589	ماں باپ کے مرنے کے بعد ان سے حسن سلوک	15
589	یہ تو ایک بار کی خندہ پیشانی کا بدل بھی نہیں	16
590	والدین انسان کی جنت دوزخ ہیں	17
590	فرمانبردار کیلئے جنت کے دروازے کھلتے ہیں	18
591	ماں باپ کی طرف خوشی سے دیکھنے کا اجر	19
591	ماں باپ کی نافرمانی کی سزا دنیا میں ہی	20

marfat.com
Marfat.com

21	ماں باپ سے نیکی کا اجر دنیا میں بھی	591
22	سب سے پسندیدہ عمل	592
23	ماں باپ کے ساتھ نیکی کرنے والے کا اجر	592
24	اللہ کی رضا باپ کی رضا میں	592
25	سب سے بڑا گناہ ماں باپ کی نافرمانی	593
26	ماں باپ کے نافرمان کی طرف اللہ نظر رحمت نہیں فرمائے گا	593
27	ماں باپ کے نافرمان کو جنت کی خوشبو نصیب نہیں ہوگی	593
28	اونچا مقام پانے کیلئے والدین کی فرمانبرداری شرط ہے	594
29	ماں باپ کا نافرمان لعنتی ہے	594
30	ماں کے نافرمان کی زبان کلمہ نہیں پڑھتی	595
31	حسن سلوک کا زیادہ حق دار کون	595
32	تم اور تمہارا مال تمہارے باپ کا ہے	596
33	ماں کی طرف سے روزے رکھو اور حج کرو	596
34	غیر مسلم ماں سے بھی ملو	597
35	خالہ کے ساتھ نیکی کرو	597
36	رضاعی ماں کی عزت	597
37	رضاعی بہن کے ساتھ حسن سلوک	597
38	جنت ماں کے قدموں تلے ہے	597
39	رشتہ داروں سے تعلق توڑنے کا بیان	598
40	یتیم کی پرورش کرنے والا	598
41	بیوہ اور مسکین کے لیے جدوجہد کرنے والا	598

marfat.com

Marfat.com

اظہار نبوت سے پہلے آپ کا نمایاں وصف:

حضور نبی کریم ﷺ غار حرا میں تھے۔ حضرت جبریل علیہ السلام پہلی وحی لے کر حاضر ہوئے۔ آپ ﷺ کپکپاتے ہوئے گھر واپس تشریف آئے۔ اس وقت ام المومنین حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے جس پاکیزہ گفتگو سے حضور ﷺ کی دلجوئی کی اور تسلی دی، اس میں سرکار دو عالم ﷺ کے اخلاق کریمہ اور اسوۂ حسنہ کا بہت خوبصورت انداز میں ذکر کیا۔ آپ نے عرض کی۔

"یارسول اللہ ﷺ! مبارک ہو۔ بخدا اللہ تعالیٰ کبھی آپ کو رسوا نہ کرے گا۔ آپ صلہ رحمی کرتے ہیں۔ لوگوں کا بوجھ اٹھاتے ہیں۔ اپنی کمائی سے غریبوں، ناداروں کی امداد فرماتے ہیں۔ مہمانوں کی مہمان نوازی کرتے ہیں۔ اگر کسی پر کوئی مصیبت آجائے تو آپ اس کی امداد فرماتے ہیں۔"

(صحیح البخاری ج ۱، ص ۲)

صلہ رحمی سے رزق میں اضافہ اور رحمت کا نزول:

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جو چاہے کہ اُس کے رزق میں فراخی اور اُس کی عمر میں درازی ہو تو اُسے چاہیے کہ صلہ رحمی کرے۔

(مشکوٰۃ، باب البر والصلۃ، الفصل الاول بحوالہ بخاری ومسلم)

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اللہ میں ہوں، رحمٰن میں ہوں، رحم کو میں نے پیدا کیا، اُسے اپنے نام سے نکالا جو اُسے جوڑے تو میں اُسے جوڑوں گا اور جو اُسے توڑے اُسے میں توڑوں گا۔

(مشکوٰۃ، باب البر والصلۃ، الفصل الثانی بحوالہ ابوداؤد)

حضرت عبداللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا اس قوم پر رحمت نازل نہیں ہوتی جس میں قطع رحمی کرنے والا

marfat.com
Marfat.com

ہو۔

(مشکوۃ، باب البر والصلۃ، الفصل الثانی بحوالہ شعب الایمان للبیھقی)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اپنے نسب سیکھو تا کہ اپنوں سے صلہ رحمی کرسکو۔ صلہ رحمی سے خاندان والوں میں محبت، مال میں کثرت اور عمر میں درازی ہوتی ہے

(مشکوۃ، باب البر والصلۃ، الفصل الثانی بحوالہ ترمذی)

تین دن سے زیادہ مسلمان بھائی کو چھوڑنے کی ممانعت:

حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کسی مسلمان کے لیے جائز نہیں کہ وہ اپنے (مسلمان) بھائی کو تین راتوں سے زیادہ چھوڑے رکھے وہ آپس میں (یوں) ملاقات کریں کہ یہ ادھر منہ پھیرے اور وہ ادھر۔ اور ان میں سے بہتر وہ ہے جو سلام کہنے میں ابتداء کرے۔

(مشکوۃ، باب ما ینھی عنہ من التھاجر والتقاطع، الفصل الاول، بحوالہ بخاری و مسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کسی مسلمان کے لئے جائز نہیں کہ وہ اپنے بھائی سے تین دن سے زیادہ تعلقات توڑ رکھے پس جس نے تین دن سے زیادہ قطع تعلق رکھا اور (اسی حالت میں) مرگیا۔ وہ جہنم میں داخل ہوگا۔

(مشکوۃ، باب ما ینھی عنہ من التھاجر والتقاطع، الفصل الثانی، بحوالہ ابوداؤد)

حضرت ابوخراش حدرد بن ابی حدرد اسلمی (سلمی صحابی بھی کہا جاتا ہے) رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں انہوں نے نبی کریم ﷺ سے سنا آپ ﷺ نے فرمایا جس نے اپنے بھائی کو ایک سال تک چھوڑے رکھا تو یہ خون بہانے کے مترادف ہے۔

(مشکوۃ، باب ما ینھی عنہ من التھاجر والتقاطع، الفصل الثانی، بحوالہ ابوداؤد)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کسی مسلمان کے لیے جائز نہیں کہ وہ کسی مومن کو تین دن سے زیادہ چھوڑے رکھے اگر تین دن گزر جائیں تو اس سے ملاقات کر کے سلام کہے اگر وہ سلام کا جواب دے دے تو ثواب

marfat.com
Marfat.com

میں دونوں شریک ہوں گے اور اگر جواب نہ دے تو گناہ اس پر ہوگا اور سلام دینے والا قطع تعلق سے بری الذمہ ہوگیا۔

(مشکوٰۃ، باب ما ینہی عنہ من التہاجر والتقاطع، الفصل الثانی، بحوالہ ابوداؤد، امام ابوداؤد نے فرمایا جب قطع تعلق اللہ تعالیٰ کے لیے ہو تو اس میں کوئی گناہ نہیں۔

صلہ رحمی کرنے والا کون ہے؟

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بدلہ چکانے والا صلہ رحمی کرنے والا نہیں، صلہ رحمی کرنے والا وہ ہے جب اس سے رشتہ داری توڑ دی جائے تب بھی وہ صلہ رحمی کرے۔

(مشکوٰۃ، باب البر والصلۃ، الفصل الاول بحوالہ صحیح بخاری)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی عرض گزار ہوا یارسول اللہ ﷺ میرے کچھ رشتہ دار ہیں کہ میں اُن سے جوڑتا ہوں وہ مجھ سے توڑتے ہیں، میں اُن کے ساتھ نیکی کرتا ہوں اور وہ میرے ساتھ برائی کرتے ہیں میں اُن کے ساتھ بردباری سے پیش آتا ہوں اور میرے ساتھ جہالت سے۔ فرمایا اگر یہی بات ہے جو تم نے بیان کی تو تم ان کا منہ بھوبل سے بھرتے ہو جب تک تم اسی طریقے پر کاربند رہو گے تو اللہ تعالیٰ برابر تمہاری مدد فرماتا رہے گا۔

(مشکوٰۃ، باب البر والصلۃ، الفصل الاول بحوالہ صحیح مسلم)

بیوی کے رشتے داروں سے اچھا سلوک کرو:

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ بارگاہ نبوت میں جب کوئی شخص ہدیہ پیش کرتا تو حضور ﷺ فرماتے کہ یہ فلاں خاتون کو پہنچا دو کیونکہ وہ میری رفیقہ حیات خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کی سہیلی تھی۔ وہ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا سے محبت کرتی تھی۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے آپ فرماتی ہیں کہ حضور ﷺ جب کوئی بکری ذبح کرتے تو اس کا گوشت ام المومنین حضرت خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کی سہیلیوں کی طرف بھیجا کرتے۔ ایک دفعہ آپ کی بہن حضور ﷺ کی ملاقات کے لئے

marfat.com

Marfat.com

آئی۔ حضور ﷺ نے بڑی خوشی سے ان سے گفتگو کی اور ان کی بات سنی۔

ایک دن ایک خاتون حاضر خدمت ہوئی۔ حضور ﷺ نے اس کی آمد پر بڑی مسرت کا اظہار کیا اور اس کے حالات احسن طریق سے دریافت کئے۔ وہ چلی گئی تو حضور ﷺ نے فرمایا، یہ وہ خاتون ہے کہ حضرت خدیجۃ الکبریٰ کے زمانہ میں اکثر آتی تھی۔ حضور ﷺ نے فرمایا:

اِنَّ حُسْنَ الْعَهْدِ مِنَ الْاِیْمَان

''پرانے تعلقات کو ملحوظ رکھنا اور جو تم سے محبت کرے اس کا خیال رکھنا اور جو تیرے محبت کرنے والے سے محبت کرے اس کا خیال رکھنا ایمان کا حصہ ہے۔''

(الشفاء، جلد۱، صفحہ۱۶۶)

نجاشی کے وفد کی مہمانداری:

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں:

ایک دفعہ نجاشی کی طرف سے ایک وفد آیا۔ حضور ﷺ بنفس نفیس ان کی مہمانداری اور خاطر مدارات کا انتظام کرنے لگے۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ ہم حاضر ہیں ہم ان کی خاطر مدارات میں کوئی کسر نہیں اٹھا رکھیں گے، حضور ﷺ خود کیوں تکلیف فرماتے ہیں۔ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

''میرے صحابہ جب وہاں گئے تو ان لوگوں نے ان کی بڑی عزت کی۔ میں چاہتا ہوں کہ میں ان کو اس خاطر مدارات کا خود صلہ دوں۔''

(الشفاء، جلد۱، صفحہ۱۶۶)

رضاعی ماں اور اس کے قریبی رشتہ داروں سے سلوک:

ابو طفیل کہتے ہیں میں نے ایک روز دیکھا، جب میں ابھی بچہ تھا، کہ ایک خاتون حضور ﷺ کی خدمت میں آئی جب وہ قریب پہنچی تو حضور ﷺ نے اپنی چادر مبارک اس کے لئے بچھا دی اور اس کو اپنی چادر پر بیٹھنے کا حکم دیا۔ میں نے لوگوں سے پوچھا یہ کون خاتون

marfat.com
Marfat.com

ہے جس کی حضور ﷺ اتنی تعظیم و تکریم فرما رہے ہیں؟ لوگوں نے بتایا کہ یہ حضور ﷺ کی رضاعی والدہ ہیں۔

ثویبہ جو ابولہب کی لونڈی تھی اس نے سرور عالم ﷺ کو دودھ پلایا تھا حضور ﷺ ہمیشہ اس کی طرف تحائف بھیجتے جن میں اس کے پہننے کے کپڑے بھی ہوتے۔ جب وہ فوت ہوگئی تو حضور ﷺ نے اس کے قریبی رشتہ داروں کے بارے میں پوچھا۔ عرض کی گئی اس کا کوئی رشتہ دار زندہ نہیں ہے۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ اگر اس کے قریبی رشتہ داروں سے کوئی زندہ ہوتا تو حضور ﷺ اس کو بھی ضرور اپنے انعام و اکرام سے نوازتے رہتے۔

(ضیاء النبی بحوالہ الشفاء للقاضی عیاض اندلسی)

اللہ کے نزدیک محبوب عمل:

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے سوال کیا کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب عمل کون سا ہے آپ نے فرمایا: نماز کو اپنے وقت پر پڑھنا، میں نے پوچھا پھر کون سا عمل ہے؟ آپ نے فرمایا ماں باپ کے ساتھ نیکی کرنا، میں نے پوچھا پھر کون سا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا اللہ کی راہ میں جہاد کرنا۔ حضرت ابن مسعود نے کہا آپ نے مجھے یہ احکام بیان فرمائے، اگر میں اور پوچھتا تو آپ اور بتا دیتے۔

(صحیح البخاری رقم الحدیث: ۵۲۷، صحیح مسلم رقم الحدیث: ۸۵، سنن الترمذی رقم الحدیث: ۱۷۳، سنن النسائی رقم الحدیث: ۶۱۰۰)

اس حدیث میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کے بعد ماں باپ کے ساتھ نیکی کرنے کا حکم دیا اور اس نیکی کو جہاد سے ایک درجہ اوپر رکھا ہے۔ ماں باپ کی خدمت اور ان کی اطاعت کا یہ تقاضا ہے کہ نہ براہ راست ان کی گستاخی کی جائے اور نہ کوئی ایسا کام کیا جائے جو ان کی دل آزاری کا سبب بنے۔

سب سے کبیرہ گناہ:

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

marfat.com
Marfat.com

نے فرمایا تمام کبیرہ گناہوں میں سے بڑا کبیرہ گناہ یہ ہے کہ انسان اپنے والدین کو گالی دے یا لعنت کرے۔ کہا گیا یارسول اللہ کوئی شخص اپنے ماں باپ پر کیسے لعنت کرے گا، فرمایا ایک شخص دوسرے شخص کے ماں باپ کو گالی دے گا، تو وہ دوسرا شخص اس کے ماں باپ کو گالی دے گا۔

(صحیح البخاری رقم الحدیث: ۵۹۷۳، صحیح مسلم رقم الحدیث: ۹۰، سنن ابوداؤد رقم الحدیث: ۵۱۴۱، سنن الترمذی رقم الحدیث: ۱۹۰۲)

ماں باپ کی خدمت میں جہاد:

حضرت عبداللہ بن عمرو بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا: کیا میں جہاد کروں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: کیا تمہارے ماں باپ ہیں؟ اس نے کہا جی ہاں! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
پھر تم ان کی خدمت میں جہاد کرو۔

(صحیح البخاری رقم الحدیث: ۵۹۷۲، صحیح مسلم رقم الحدیث: ۲۵۴۹، سنن ابی داؤد رقم الحدیث: ۲۵۹)

عورت کے لئے جنت واجب:

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میرے پاس ایک مسکین عورت اپنی دو بیٹیوں کو اٹھائے ہوئے آئی، میں نے اس کو تین کھجوریں دیں، اس نے ان میں سے ہر بیٹی کو ایک کھجور دی، اور ایک کھجور کھانے کے لیے اپنے منہ کی طرف اٹھائی، اس کی بیٹیوں نے اس سے وہ کھجور مانگی، اس نے اس کھجور کے دو ٹکڑے کیے اور آدھی آدھی دونوں بیٹیوں کو دے دی، مجھے اس پر تعجب ہوا پھر میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کیا کہ کس طرح اس عورت نے اپنی بیٹیوں کو اپنے حصہ کی بھی کھجور کھلا دی۔ آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے اس عورت کے لیے جنت کو واجب کر دیا۔

(صحیح البخاری رقم الحدیث: ۲۶۳۰)

دو لڑکیوں کی پرورش کا اجر:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

marfat.com
Marfat.com

نے فرمایا جس شخص نے دو لڑکیوں کی پرورش کی حتیٰ کہ دونوں بالغ ہو گئیں، آپ نے اپنی انگلیوں کو ملا کر فرمایا قیامت کے دن میں اور وہ اس طرح ہوں گے

(صحیح مسلم رقم الحدیث: ۲۶۳۱)

بیٹی کی اچھی تعلیم و تربیت کا اجر:

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جس شخص کی ایک بیٹی ہو وہ اس کو ادب سکھائے اور اچھا ادب سکھائے اور اس کو تعلیم دے اور اچھی تعلیم دے، اور اللہ تعالیٰ نے اس کو جو نعمتیں دی ہیں ان نعمتوں میں سے اس کو بھی دے تو اس کی وہ بیٹی دوزخ کی آگ سے ستر حجاب ہو جائے گی۔

(حلیۃ الاولیاء ج ۵ ص ۵۷، حلیۃ الاولیاء رقم الحدیث: ۶۳۴۸، تنزیہ الشریعہ رقم الحدیث: ۲۰۱۷، کنز العمال رقم الحدیث ۴۵۳۹۱)

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جس شخص کی تین بیٹیاں ہوں اور وہ ان پر صبر کرے، ان کو کھلائے اور پلائے اور ان کو اپنی کمائی سے کپڑے پہنائے تو وہ لڑکیاں اس کے لیے دوزخ کی آگ سے حجاب بن جائیں گی۔

(مسند احمد رقم الحدیث: ۱۷۵۳۸، الادب المفرد رقم الحدیث: ۷۶، سنن ابن ماجہ رقم الحدیث: ۳۶۶۹)

ماں باپ کے بڑھاپے میں ان سے نیک سلوک کرنا:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر چڑھے پھر فرمایا: آمین، آمین، آمین، آپ سے پوچھا گیا یا رسول اللہ آپ نے کس چیز پر آمین کہی؟ آپ نے فرمایا میرے پاس ابھی جبرائیل آئے تھے انہوں نے کہا یا محمد!! اس شخص کی ناک خاک آلود ہو جس کے سامنے آپ کا ذکر کیا گیا اور اس نے آپ پر درود نہیں پڑھا، آپ کہیے آمین تو میں نے کہا آمین! پھر اس نے کہا اس شخص کی ناک خاک آلود ہو جس پر رمضان کا مہینہ داخل ہوا اور اس کی مغفرت کے بغیر وہ مہینہ گزر گیا آپ کہیے

marfat.com

Marfat.com

آمین تو میں نے کہا آمین! پھر اس نے کہا اس شخص کی ناک خاک آلود ہونے اپنے ماں باپ یا دونوں میں سے کسی ایک کو بڑھاپے میں پایا اور انہوں نے اس کو جنت مین داخل نہیں کیا، آپ کہیے آمین تو میں نے کہا آمین۔

(سنن الترمذی رقم الحدیث: ۳۵۴۵ مسند احمد رقم الحدیث: ۷۴۴۴، علم الکتب، صحیح ابن حبان رقم الحدیث: ۹۰۸)

ماں باپ کے مرنے کے بعد ان سے حسن سلوک:

ماں باپ کے مرنے کے بعد ان کے ساتھ حسن سلوک یہ ہے کہ ان کے دوستوں کے ساتھ حسن سلوک کیا جائے، حدیث میں ہے:

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ سب سے بڑی نیکی یہ ہے کے ماں باپ کے مرنے کے بعد ان کے دوستوں کے ساتھ نیکی کی جائے۔

(صحیح مسلم رقم الحدیث: ۲۵۵۲، سنن الترمذی رقم الحدیث: ۱۹۰۳)

حضرت مالک بن ربیعہ الساعدی بیان کرتے ہیں کہ جس وقت میں بیٹھا ہوا تھا اس وقت انصار میں سے ایک شخص آیا اور کہا یا رسول اللہ! کیا ماں باپ کے فوت ہونے کے بعد بھی ان کے ساتھ کوئی نیکی کرنا میرے ذمہ ہے؟ آپ نے فرمایا: ہاں چار قسم کی نیکیاں ہیں (۱) ان کی نماز جنازہ پڑھنا (۲) ان کے لیے استغفار کرنا اور ان کے عہد کو پورا کرنا (۳) ان کے دوستوں کی تعظیم کرنا (۴) اور ان کے رشتہ داروں کے ساتھ صلہ رحمی کرنا، یہ ان کے ساتھ وہ نیکیاں ہیں جو ان کی موت کے بعد تم پر باقی ہیں۔

(سنن ابوداؤد رقم الحدیث: ۵۱۴۲، سنن ابن ماجہ رقم الحدیث: ۳۶۶۴، ج ۴ ص ۱۵۴)

یہ تو ایک بار خندہ پیشانی کا بدل بھی نہیں:

سلیمان بن بریدہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص اپنی ماں کو اٹھائے ہوئے خانہ کعبہ کا طواف کر رہا تھا، اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا: کیا میں نے اپنی ماں کا حق ادا کر دیا ہے آپ نے فرمایا نہیں، یہ تو اس کی ایک بار خندہ

marfat.com
Marfat.com

پیشانی کا بھی بدل نہیں ہے۔

(مسند البزار رقم الحدیث:۱۸۷۲، حافظ الہیثمی نے کہا اس حدیث کی سند حسن ہے۔ مجمع الزوائد ج ۸ ص ۱۲۷)

والدین انسان کی جنت دوزخ ہیں:

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے کہا یارسول اللہ ﷺ! والدین کا اپنی اولاد پر کیا حق ہے؟ آپ نے فرمایا:

وہ اس کی جنت اور دوزخ ہیں۔

(سنن ابن ماجہ رقم الحدیث:۳۶۶۲)

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص کے ماں باپ یا ان میں سے کوئی ایک جس وقت فوت ہوتے ہیں وہ اس وقت ان کا نافرمان ہوتا ہے پھر وہ ان کے لیے مسلسل مغفرت کی دعا کرتا رہتا ہے حتیٰ کہ اللہ اس کو نیکوکار لکھ دیتا ہے۔

(شعب الایمان رقم الحدیث:۷۹۰۲)

فرمانبردار کے لئے جنت کے دروازے کھلتے ہیں:

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص اس حال میں صبح کرتا ہے کہ وہ اپنے ماں باپ کے معاملہ میں اللہ تعالیٰ کا اطاعت گزار ہوتا ہے، اس کے لیے جنت کے دو دروازے کھلے ہوئے ہوتے ہیں اور اگر وہ ایک کا اطاعت گزار ہوتا ہے تو ایک دروازہ کھلا ہوا ہوتا ہے، اور جو شخص شام کے وقت اس حال میں ہوتا ہے کہ وہ اپنے ماں باپ کے معاملہ میں اللہ تعالیٰ کا نافرمان ہوتا ہے تو صبح کے وقت اس کے لیے دوزخ کے دو دروازے کھلے ہوئے ہوتے ہیں اور اگر وہ ایک کا نافرمان ہوتا ہے تو ایک دروازہ کھلا ہوا ہوتا ہے۔ ایک شخص نے کہا خواہ اس کے ماں باپ اس پر ظلم کریں فرمایا:

اگرچہ وہ اس پر ظلم کریں، اگرچہ وہ اس پر ظلم کریں، اگرچہ وہ اس پر ظلم کریں۔

(شعب الایمان رقم الحدیث:۷۹۱۶)

marfat.com
Marfat.com

ماں باپ کی طرف خوشی سے دیکھنے کا اجر:

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
جو نیک شخص اپنے ماں باپ کی طرف رحمت کی نظر سے دیکھے اللہ تعالیٰ اس کو ہر نظر کے بدلہ میں حج مبرور (مقبول) کا ثواب عطا فرماتا ہے، صحابہ رضی اللہ عنہم نے پوچھا خواہ وہ ہر روز سو مرتبہ رحمت کی نظر کرے؟ آپ نے فرمایا ہاں! اللہ بہت بڑا اور بہت پاک ہے۔

(شعب الایمان رقم الحدیث:۷۸۵۹)

ماں باپ کی نافرمانی کی سزا زندگی میں ہی:

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
ماں باپ کی نافرمانی کے سوا اللہ ہر گناہ میں سے جس کو چاہے گا معاف فرمادے گا اور ماں باپ کی نافرمانی کی سزا انسان کو زندگی میں موت سے پہلے مل جائے گی۔

(شعب الایمان رقم الحدیث:۷۸۹۰)

ماں باپ سے نیکی کا اجر دنیا میں بھی:

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین آدمی سفر کر رہے تھے۔ ان کو بارش نے آلیا، انہوں نے پہاڑ کے اندر ایک غار میں پناہ لی، غار کے منہ پر پہاڑ سے ایک چٹان ٹوٹ کر آگری اور غار کا منہ بند ہو گیا، پھر انہوں نے ایک دوسرے سے کہا، تم نے جو نیک عمل اللہ کے لیے کیے ہوں ان کے وسیلہ سے اللہ سے دعا کرو شاید اللہ غار کا منہ کھول دے، ان میں سے ایک نے کہا اے اللہ! میرے ماں باپ بوڑھے تھے اور میری ایک چھوٹی بچی تھی جب میں شام کو آتا تو بکری کا دودھ دوھ کر پہلے اپنے ماں باپ کو پلاتا پھر اپنی بچی، بیوی اور گھر والوں کو پلاتا، ایک دن مجھے دیر ہو گئی میں حسب معمول دودھ لے کر ماں باپ کے پاس گیا، وہ سو چکے تھے، میں نے ان کو جگانا ناپسند کیا اور ان کے دودھ دینے سے پہلے بچی کو دودھ دینا ناپسند کیا، بچی رات بھر بھوک سے میرے قدموں میں روتی رہی اور میں صبح تک دودھ لے کر ماں باپ کے سرہانے کھڑا

marfat.com
Marfat.com

رہا۔ اے اللہ تجھے خوب علم ہے کہ میں نے یہ فعل صرف تیری رضا کے لیے کیا تھا تو ہمارے لیے اتنی کشادگی دے کہ ہم آسمان کو دیکھ لیں، اللہ عزوجل نے ان کے لیے کشادگی کر دی حتیٰ کہ انہوں نے آسمان دیکھ لیا۔

(صحیح البخاری رقم الحدیث: ۲۲۱۵، صحیح مسلم رقم الحدیث: ۲۷۴۳، سنن ابوداؤد رقم الحدیث ۳۳۸۷)

سب سے پسندیدہ عمل:

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا اللہ کو سب سے زیادہ کون سا عمل پسند ہے، آپ نے فرمایا: نماز کو وقت پر پڑھنا میں نے پوچھا پھر کون سا عمل؟ فرمایا: ماں باپ کے ساتھ نیکی کرنا۔

(بخاری، مسلم بحوالہ الترغیب والترہیب ج ۳ ص ۳۲۳-۳۲۴)

ماں باپ کے ساتھ نیکی کرنے والے کا اجر:

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص اپنے ماں باپ کے ساتھ نیکی کرے گا اس کے لیے طوبیٰ (جنت کا ایک سایہ دار درخت) ہے، اور اللہ تعالیٰ اس کی عمر میں زیادتی کرتا ہے

(ابو یعلی، طبرانی، حاکم، اصبہانی، حاکم نے کہا اس کی سند صحیح ہے۔ بحوالہ الترغیب والترہیب ج ۳ ص ۳۲۳-۳۲۴)

اللہ کی رضا باپ کی رضا میں:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اللہ کی رضا والد کی رضا میں ہے اور اللہ کی ناراضگی باپ کی ناراضگی میں ہے۔

(ترمذی، ابن حبان، حاکم، طبرانی بحوالہ الترغیب والترہیب ج ۳ ص ۳۲۳-۳۲۴)

ان احادیث سے یہ معلوم ہوا کہ ماں باپ کے ساتھ نیکی کرنا اللہ کے نزدیک محبوب عمل ہے، اس کا ثواب جہاد کے برابر بلکہ اس سے بڑھ کر ہے اور اس کا اجر حج وعمرہ کے مساوی ہے، ماں باپ کے قدموں میں رہنا جنت کی طرف پہنچاتا ہے، اس سے عمر زیا

marfat.com
Marfat.com

دہ ہوتی ہے، دعا قبول ہوتی ہے، دوزخ سے نجات ملتی ہے، مغفرت ہوتی ہے، اور ان کو راضی کرنے سے اللہ راضی ہوتا ہے۔

سب سے بڑا گناہ ماں باپ کی نافرمانی:

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین بار فرمایا:

کیا میں تم کو سب سے زیادہ بڑا گناہ نہ بتاؤں؟ ہم نے کہا کیوں نہیں یا رسول اللہ ﷺ! آپ نے فرمایا اللہ کے ساتھ شریک کرنا، ماں باپ کی نافرمانی کرنا، آپ ٹیک لگائے ہوئے تھے پھر بیٹھ گئے، اور فرمایا سنو! جھوٹ اور جھوٹی گواہی، آپ بار بار یہ فرماتے رہے حتی کہ ہم نے کہا کاش! آپ خاموشی اختیار فرماتے۔

(بخاری، مسلم، ترمذی، بحوالہ الترغیب والترہیب ج ۳ ص ۳۲۳۔۳۲۴)

ماں باپ کے نافرمان کی طرف اللہ نظر رحمت نہیں فرمائے گا:

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

تین شخصوں کی طرف اللہ تعالیٰ قیامت کے دن نظر (رحمت) نہیں فرمائے گا، ماں باپ کا نافرمان، عادی شرابی، کوئی چیز دے کر احسان جتلانے والا، اور تین آدمی جنت میں داخل نہیں ہوں گے، ماں باپ کا نافرمان، دیوث (اپنی بیوی کی بدکاری پر علم کے باوجود خاموش رہنے والا) اور جو عورت مردوں کی مشابہت کرے۔

(نسائی، بزار، ان دونوں کی سند حسن ہے، حاکم نے کہا اس کی سند صحیح ہے، بحوالہ الترغیب والترہیب ج ۳ ص ۳۲۳۔۳۲۴)

ماں باپ کے نافرمان کو جنت کی خوشبو نصیب نہیں ہوگی:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

پانچ سو میل کی مسافت سے جنت کی خوشبو آئے گی اپنے کام کا احسان جتلانے والے کو، ماں باپ کے نافرمان کو اور عادی شرابی کو یہ خوشبو نصیب نہیں ہوگی۔

(طبرانی بحوالہ الترغیب والترہیب ج ۳ ص ۳۲۳۔۳۲۴)

marfat.com
Marfat.com

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تین آدمیوں کا اللہ تعالیٰ کوئی فرض قبول کرے گا نہ نفل، ماں باپ کا نافرمان، احسان جتلانے اور تقدیر کو جھٹلانے والا۔

(کتاب السنۃ بحوالہ الترغیب والترہیب ج ۳ ص ۳۲۳۔۳۲۴)

اونچا مقام پانے کیلئے والدین کی فرماں برداری شرط ہے:

حضرت عمرو بن مرہ جہنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک شخص آیا اور اس نے کہا یا رسول اللہ! میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور بے شک آپ اللہ کے رسول ہیں! اور پانچ نمازیں پڑھتا ہوں، اپنے مال کی زکوٰۃ دیتا ہوں رمضان کے روزے رکھتا ہوں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص اس عمل پر فوت ہو گیا، وہ قیامت کے دن نبیوں، صدیقوں اور شہداء کے ساتھ ہو گا، پھر آپ نے دونوں انگلیاں کھڑی کر کے فرمایا شرطیکہ اس نے ماں باپ کی نافرمانی نہ کی ہو۔

(احمد بحوالہ الترغیب والترہیب ج ۳ ص ۳۲۳۔۳۲۴ ۔طبرانی ان دونوں نے دو سندوں کے ساتھ روایت کیا ہے اور ان میں سے ایک سند صحیح ہے۔ ابن خزیمہ اور ابن حبان نے اس کو اپنی صحیح میں اختصار کے ساتھ روایت کیا ہے۔)

ماں باپ کا نافرمان لعنتی ہے:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ سات آسمانوں کے اوپر سے لعنت بھیجتا ہے، اور ان میں سے ہر ایک پر تین بار لعنت بھیجتا ہے، اور ہر ایک کو ایسی لعنت بھیجتا ہے جو اس کو کافی ہے، قوم لوط کا عمل کرنے والا ملعون ہے، قوم لوط کا عمل کرنے والا ملعون ہے، قوم لوط کا عمل کرنے والا ملعون ہے، غیر اللہ کے لیے ذبح کرنے والا ملعون ہے، اپنے ماں باپ کی نافرمانی کرنے والا ملعون ہے۔

(طبرانی بحوالہ الترغیب والترہیب ج ۳ ص ۳۲۳۔۳۲۴، حاکم نے کہا اس کی سند صحیح ہے)

marfat.com
Marfat.com

ماں کے نافرمان کی زبان کلمہ نہیں پڑھتی:

حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے، آپ کے پاس ایک شخص آیا اور اس نے کہا ایک جوان آدمی قریب المرگ ہے اس سے کہا گیا کہ لا الہ الا اللہ پڑھو تو وہ نہیں پڑھ سکا، آپ نے فرمایا:

وہ نماز پڑھتا تھا؟ اس نے کہا ہاں!

پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اٹھے اور ہم بھی آپ کے ساتھ اٹھے، آپ اس جو ان کے پاس گئے اور فرمایا کہو لا الہ الا اللہ اس نے کہا مجھ سے نہیں پڑھا جا رہا۔ آپ نے اس کے متعلق پوچھا، کسی نے کہا یہ اپنی والدہ کی نافرمانی کرتا تھا، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کیا اس کی والدہ زندہ ہے؟ لوگوں نے کہا ہاں! آپ نے فرمایا اس کو بلاؤ وہ آئی آپ نے پوچھا یہ تمہارا بیٹا ہے؟ اس نے کہا ہاں! آپ نے فرمایا یہ بتاؤ اگر آگ جلائی جائے اور تم سے یہ کہا جائے کہ اگر تم شفاعت کرو تو اس کو چھوڑ دیتے ہیں ورنہ اس کو آگ میں ڈال دیتے ہیں تو کیا تم اس کی شفاعت کرو گی؟ اس نے کہا یا رسول اللہ! اس وقت میں اس کی شفاعت کروں گی۔ آپ نے فرمایا:

تب تم اللہ کو گواہ کر کے کہو تم اس سے راضی ہو گئی ہو۔ اس عورت نے کہا اے اللہ! میں تجھ کو گواہ کرتی ہوں اور تیرے رسول کو گواہ کرتی ہوں کہ میں اپنے بیٹے سے راضی ہوں۔

پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے لڑکے! اب کہو:

لا الہ الا اللہ وحدہ لاشریک لہ واشھدان محمدا عبدہ ورسولہ

تو اس لڑکے نے کلمہ پڑھا، پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اللہ کا شکر ہے جس نے اس کو میری وجہ سے آگ سے نجات دی۔

(طبرانی واحمد بحوالہ الترغیب والترھیب ج ۳ ص ۳۲۳-۳۲۴)

حسن سلوک کا زیادہ حق دار کون

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ

marfat.com
Marfat.com

وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: یا رسول اللہ! میرے حسن سلوک کا کون سب سے زیادہ حق دار ہے؟ آپ نے فرمایا تمہاری ماں، اس نے پوچھا پھر کون ہے؟ آپ نے فرمایا تمہاری ماں، اس نے پوچھا پھر کون ہے؟ آپ نے فرمایا تمہاری ماں، اس نے پوچھا پھر کون ہے؟ آپ نے فرمایا تمہارا باپ۔

(صحیح البخاری رقم الحدیث: ۵۹۷۱، صحیح مسلم رقم الحدیث: ۲۵۴۸)

تم اور تمہارا مال تمہارے باپ کا ہے:

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک شخص آیا اور اس نے کہا یا رسول اللہ ﷺ! میرے پاس مال بھی ہے اور میری اولاد بھی ہے اور میرے والد کو میرے مال کی ضرورت ہے۔ آپ نے فرمایا: تم خود اور تمہارا مال تمہارے باپ کی ملکیت ہے، بے شک تمہاری اولاد تمہاری پاکیزہ کمائی میں سے ہے۔ پس تم اپنی اولاد کی کمائی سے کھاؤ۔

(سنن ابوداؤد رقم الحدیث: ۳۵۳۰، سنن ابن ماجہ رقم الحدیث: ۲۲۹۲)

ماں کی طرف سے روزے رکھو اور حج کرو:

حضرت بریدہ بن الحصیب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک عورت آئی اور اس نے پوچھا میں نے اپنی ماں پر ایک باندی کو صدقہ کیا تھا، اب وہ فوت ہو گئی ہیں، آپ نے فرمایا تمہارا اجر ثابت ہو گیا اور وراثت نے اس کو تمہیں واپس کر دیا، اس نے کہا یا رسول اللہ! اس پر ایک ماہ کے روزے تھے، کیا میں اس کی طرف سے روزے رکھوں؟ آپ نے فرمایا اس کی طرف سے روزے رکھو، اس نے پوچھا اس نے حج نہیں کیا تھا آیا میں اس کی طرف سے حج کروں؟ آپ نے فرمایا:

اس کی طرف سے حج کرو۔

(صحیح مسلم رقم الحدیث: ۱۱۴۹، سنن الترمذی رقم الحدیث: ۶۶۷-۹۲۹، سنن ابوداؤد رقم الحدیث: ۱۶۵۶-۲۸۷۷-۳۳۰۹)

marfat.com

Marfat.com

غیر مسلم ماں سے بھی ملو:

حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میری ماں میرے پاس آئیں وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں مشرکہ تھیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ میری ماں اسلام سے اعراض کرنے والی ہیں، کیا میں ان سے ملوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا تم ان سے ملو۔

(صحیح البخاری رقم الحدیث: ۲۶۲۰، صحیح مسلم رقم الحدیث: ۱۰۰۳، سنن ابوداؤد رقم الحدیث: ۱۶۶۸)

خالہ کے ساتھ نیکی کرو:

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آکر عرض کیا: یا رسول اللہ! میں نے بہت بڑا گناہ کر لیا ہے آیا میری توبہ ہو سکتی ہے؟ آپ نے فرمایا کیا تیری ماں ہے؟ اس نے کہا نہیں، آپ نے فرمایا کیا تیری خالہ ہے؟ اس نے کہا جی ہاں! آپ نے فرمایا اس کے ساتھ نیکی کرو۔

(سنن الترمذی رقم الحدیث: ۱۹۰۴، سنن الدارمی رقم الحدیث: ۲۵۱۰، مسند احمد ج ۲ ص ۱۳ جامع الاصول رقم الحدیث: ۲۰۲)

رضاعی ماں کی عزت:

حضرت ابوالطفیل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الجعرانہ میں گوشت تقسیم فرما رہے تھے، میں اس وقت لڑکا تھا اور گوشت اٹھا کر لا رہا تھا، ایک عورت آئی اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب پہنچی آپ نے اس کے لیے اپنی چادر بچھا دی، میں نے پوچھا یہ کون ہے؟ لوگوں نے کہا یہ آپ کی رضاعی ماں ہے۔

(سنن ابوداؤد رقم الحدیث: ۵۱۴۴، الادب المفرد رقم الحدیث: ۱۲۹۵، جامع الاصول رقم الحدیث: ۲۰۷)

جنت ماں کے قدموں تلے ہے:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

جنت ماؤں کے قدموں کے نیچے ہے۔

(الجامع الصغیر رقم الحدیث: ۳۶۴۲، الکشف والبیان ج ۷ ص ۲۷۴)

ان احادیث سے معلوم ہوا کہ ماں باپ کی نافرمانی گناہ کبیرہ ہے، اس کی وجہ

marfat.com

Marfat.com

سے انسان جہنم میں جا گرتا ہے، محشر میں جنت کی خوشبو سے محروم رہتا ہے، ماں باپ کے نافرمان کا کوئی عمل مقبول نہیں ہوتا، موت سے پہلے اُس کو دنیا میں فقر اور ذلت اور مہلک بیماریوں کی سزا ملتی ہے۔ اس پر اللہ اور اُس کے رسول کی اور فرشتوں کی لعنت ہے، ماں باپ کے نافرمان کا خاتمہ خراب ہوتا ہے، اس کی بصیرت چھن جاتی ہے اور ایمان جاتا رہتا ہے اور وہ مرتے وقت کلمہ شہادت نہیں پڑھ سکتا۔ اے اللہ ہم پر ہمارے والدین کو راضی رکھ اور ان کو ہماری طرف سے بہترین جزاء عطا فرما!

رشتہ داروں سے تعلق توڑنے کا بیان:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر جمعرات کو جمعہ کی شب بنو آدم کے اعمال پیش کیے جاتے ہیں، جو شخص رشتہ داروں سے تعلق توڑنے والا ہو اس کا عمل قبول نہیں ہوتا۔

(اس حدیث کو امام احمد نے روایت کیا ہے اور اس کے تمام راوی ثقہ ہیں۔ الترغیب والترہیب ۳ ص ۳۴۳)

یتیم کی پرورش کرنے والا:

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں اور یتیم کی پرورش کرنے والا جنت میں اس طرح ہوں گے آپ نے انگشت شہادت اور درمیانی انگلی کو ملا کر اشارہ کیا۔

(بخاری، ابوداؤد، ترمذی بحوالہ الترغیب والترہیب ج ۳ ص ۳۴۶)

بیوہ اور مسکین کے لئے جد جہد کرنے والا:

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بیوہ اور مسکین کی پرورش کے لیے جدوجہد کرنے والا، اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے کی مثل ہے اور میرا گمان ہے آپ نے فرمایا اس شخص کی مثل ہے جو اکتائے بغیر قیام کرے اور مسلسل روزے رکھے۔

(بخاری، مسلم، ابن ماجہ بحوالہ الترغیب والترہیب ج ۳ ص ۳۵۱)

marfat.com

Marfat.com

عدل وانصاف سے کام لیں

marfat.com
Marfat.com

فہرست

صفحہ نمبر	نام عنوان	نمبر شمار
601	عدل کا حکم قرآن مجید میں	1
601	عدل کرنے والوں کی فضیلت	2
601	بچوں میں اپنا مال درست تقسیم کریں	3
602	عدل کے بغیر خوشحالی نہیں	4
602	عدل کا دروازہ اعتبار ہے	5
603	کسی کی واقفیت کا معیار	6
604	قریش کی خلافت کب تک؟	7
604	امام مہدی علیہ السلام دنیا کو انصاف سے بھر دیں گے	8

marfat.com
Marfat.com

عدل کا حکم قرآن مجید میں:

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد پاک ہے:

اِعْدِلُوْا هُوَ اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰى (سورۃ المائدہ: ۷)

ترجمہ: عدل کرو وہ (یعنی عدل کرنا) تقویٰ کے سب سے زیادہ قریب ہے۔

عدل کرنے والوں کی فضیلت:

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عدل کرنے والے اللہ تعالیٰ کے پاس نور کے منبروں پر رحمٰن کی دائیں جانب بیٹھے ہوں گے اور رحمٰن کے دونوں ہاتھ دائیں ہیں، جو لوگ اپنے گھروں اور جن پر ان کو حاکم بنایا گیا ان میں عدل سے فیصلے کریں گے۔

(صحیح مسلم رقم الحدیث: ۱۸۲۷)

بچوں میں اپنا مال درست تقسیم کریں:

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے میرے والد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے کر حاضر ہوئے اور عرض کیا آپ اس پر گواہ ہو جائیں کہ میں نے نعمان کو اپنے مال سے اتنی اتنی چیزیں ہبہ کر دیں ہیں۔ آپ نے پوچھا تم نے جتنی چیزیں نعمان کو دی ہیں کیا اپنے باقی بیٹوں کو بھی اتنی چیزیں دی ہیں، انہوں نے کہا نہیں۔ آپ نے فرمایا پھر تم اس پر میرے علاوہ کسی اور کو گواہ بنا لو۔ پھر آپ نے فرمایا: کیا تم کو اس سے خوشی نہیں ہوگی کہ تمہارے تمام بیٹے تمہارے ساتھ نیکی کرنے میں برابر ہوں؟ انہوں نے کہا کیوں نہیں! آپ نے فرمایا: پھر تم بھی ان کے ساتھ برابر کا سلوک کرو۔ ایک اور روایت میں ہے آپ نے فرمایا مجھ کو گواہ نہ بناؤ کیونکہ میں ظلم پر گواہی نہیں دیتا۔

(صحیح البخاری رقم الحدیث: ۲۶۵۰، صحیح مسلم رقم الحدیث: ۱۶۲۳، سنن النسائی رقم الحدیث: ۳۶۱۱)

marfat.com
Marfat.com

اس حدیث پاک میں ان لوگوں کے لئے درس عبرت ہے جو اپنی جائیداد میں سے اپنی اولاد کو اپنی مرضی سے کم یا زیادہ حصہ دے دیتے ہیں۔ ہمارے معاشرے میں یہ برائی اور ناانصافی اس قدر غالب ہے کہ بہت سے پڑھے لکھے لوگ بھی اس کی لپیٹ میں ہیں۔ خاص طور پر بیٹیوں کو وراثت کے مال کا حقدار نہیں سمجھا جاتا اور اکثر والدین اپنی زندگی میں ہی جائیداد کو بیٹوں میں تقسیم کر کے فارغ ہو جاتے ہیں۔ بیٹیوں کو جہیز دے کر مطمئن کر دیا جاتا ہے اور اگر کوئی خاتون اپنے جائز شرعی حق کا مطالبہ بھی کرے تو اسے بہت برا سمجھا جاتا ہے۔ وہ بہنیں جو اپنے بھائیوں سے اپنا جائز حق لے لیتی ہیں انہیں ہمیشہ ہمیشہ کے لئے اپنے بھائیوں سے تعلق ختم کرنا پڑتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اولاد کے معاملے میں ہر طرح کی ناانصافی اور ظلم سے بچائے اور جائیداد کو شریعت کے مطابق تقسیم کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

عدل کے بغیر خوشحالی نہیں:

ربیعہ بن ابی عبدالرحمن بیان کرتے ہیں کہ عراق والوں میں سے کوئی شخص حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور کہا میں آپ کے پاس ایک ایسے کام کے لیے آیا ہوں جس کا کوئی سر ہے نہ کوئی دم ہے۔ حضرت عمر نے پوچھا وہ کیا ہے؟ اس نے کہا ہمارے علاقے میں جھوٹی گواہیاں دینے کا بہت رواج ہو گیا ہے۔ حضرت عمر نے پوچھا کیا واقعی ایسا ہوا ہے؟ اس نے کہا ہاں!

آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

اللہ کی قسم! عدل کے بغیر اسلام میں کوئی شخص خوشحال نہیں ہو سکتا۔

(موطا امام مالک الشہادات: ۳ رقم الحدیث: ۱۳۶۵)

عدل کا دروازہ اعتبار ہے:

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

marfat.com
Marfat.com

اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے مثالیں بیان کی ہیں اور تمہارے لیے ایک قول کو بار بار دہرایا ہے، تاکہ دل زندہ ہوں کیونکہ دل سینوں میں مردہ ہیں جب تک اللہ ان کو زندہ نہ کرے، جس نے کسی چیز کا علم حاصل کیا اس کو اس سے نفع پہنچانا چاہیے، بے شک عدل کی کچھ علامتیں ہیں اور عدل کی کچھ خوشخبریاں ہیں۔ عدل کی علامتیں یہ ہیں:

حیاء سخاوت، آسانی اور نرمی، اور عدل کے لیے خوشخبری رحمت ہے، اللہ تعالیٰ نے ہر چیز کا ایک دروازہ بنایا ہے، اور ہر دروازے کی ایک چابی بنائی ہے، پس عدل کا دروازہ اعتبار ہے، اور اس کی چابی زہد ہے، اور اس کا اعتبار مال بھیج کر موت کو یاد کرنا اور اس کی تیاری کرنا ہے، اور زہد ہر اس شخص سے حق وصول کرتا ہے جس پر کسی کا حق ہو اور جس شخص کو بقدر ضرورت چیزیں مل جائیں ان پر قناعت کرتا ہے اور اگر اس کو بقدر ضرورت چیزیں کافی نہ ہوں تو اس کو کوئی چیز بے نیاز نہیں کرسکتی۔

(البدایہ والنہایہ ج ۷ ص ۳۷)

کسی کی واقفیت کا معیار:

خرشہ بن الحر بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے پاس شہادت دی، حضرت عمر نے کہا میں تم کو نہیں پہچانتا، اور اگر میں تم کو نہیں پہچانتا تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے، تم اس شخص کو لے کر آؤ جو تم کو پہچانتا ہو، قوم میں سے ایک شخص نے کہا میں اس کو پہچانتا ہوں۔ حضرت عمر نے پوچھا تم کس وجہ سے اس کو پہچانتے ہو؟ اس نے کہا عدل اور فضل سے، حضرت عمر نے پوچھا کیا وہ تمہارا قریب ترین پڑوسی ہے، تم جس کو دن رات دیکھتے ہو اور اس کے گھر سے نکلنے اور گھر میں داخل ہونے میں واقف ہو؟ اس نے کہا نہیں! حضرت عمر نے پوچھا کیا تمہارا اس سے کبھی روپے پیسے کا لین دین ہوا ہے جس سے معاملات میں اس کی خدا خوفی معلوم کی جاسکے؟ اس نے کہا نہیں! حضرت عمر نے پوچھا

marfat.com
Marfat.com

کیا یہ شخص کبھی سفر میں تمہارا ساتھی رہا ہے جس سے اس کے اخلاق کا پتہ چل سکے؟ اس نے کہا نہیں! حضرت عمر نے کہا پھر تم اس شخص کو نہیں پہچانتے۔ پھر گواہی دینے والے شخص سے فرمایا تم اس شخص کو لے کر آؤ، جو تم کو پہچانتا ہو۔

(سنن کبریٰ للبیھقی ج ۱۰ص ۱۲۶۔۱۲۵)

قریش کی خلافت کب تک؟

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک گھر کے دروازے پر کھڑے ہوئے تھے جس میں قریش کی ایک جماعت تھی آپ نے اس گھر کی چوکھٹ کو پکڑ کر فرمایا اس گھر میں صرف قریشی ہیں؟ آپ سے کہا گیا اس میں فلاں شخص ہمارا بھانجا بھی ہے، آپ نے فرمایا کسی قوم کا بھانجا بھی اس قوم میں شمار ہوتا ہے۔ پھر آپ نے فرمایا:

یہ خلافت اس وقت تک قریش میں رہے گی جب تک ان سے رحم طلب کیا جائے تو یہ رحم کرتے ہیں۔ اور جب تک یہ انصاف سے فیصلے کرتے رہیں اور ان میں سے جو شخص اس طرح نہیں کرے گا، اس پر اللہ کی، فرشتوں کی اور تمام لوگوں کی لعنت ہو اس کا کوئی فرض قبول ہوگا نہ نفل۔

(مسند احمد ج ۴ص ۳۹۶، اس حدیث کی سند صحیح ہے)

امام مہدی علیہ السلام دنیا کو انصاف سے بھر دیں گے:

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

اگر دنیا کی بقا میں صرف ایک دن رہ جائے گا تو اللہ اس دن کو ضرور طویل کر دے گا، حتیٰ کہ میرے اہل بیت میں سے ایک دن اس شخص کو بھیجے گا، جس کا نام میرے نام کے موافق ہوگا اور جس کے والد کا نام میرے والد کے نام کے موافق ہوگا وہ زمین کو عدل اور انصاف سے اس طرح بھر دے گا جس طرح زمین پہلے ظلم اور بے انصافی سے بھری ہوئی تھی۔

(سنن ابوداؤد رقم الحدیث: ۴۲۸۲، سنن الترمذی رقم الحدیث: ۲۲۳۱، مسند احمد ج ۳ص ۲۸۔۲۷)

marfat.com
Marfat.com

......عجز وانکساری اختیار کریں......

marfat.com
Marfat.com

فہرست

صفحہ نمبر	نام عنوان	نمبر شمار
607	تکبر کی مذمت	1
607	اچھے کپڑوں اور اچھی جوتی کا استعمال تکبر نہیں	2
608	تکبر میری چادر ہے	3
608	جس نے تکبر سے کپڑا لٹکایا	4
608	تکبر سے چلنے والا دھنسا دیا گیا	5
608	تین کام کرنے والا متکبر نہیں	6
609	اللہ جس کو اونچا کرتا ہے اس کو نیچا بھی کر دیتا ہے	7
610	جو اللہ کے سامنے عاجزی کرتا ہے، اللہ اسے اونچا کر دیتا	8
610	دوسروں کو چھوٹا سمجھنے والا اور ظلم کرنے والا متکبر ہے	9
610	لوگوں کی دو ہی قسمیں ہیں پرہیزگار اور گناہ گار	10
611	جنت اور دوزخ میں مباحثہ	11
612	تکبر سے بری تو جنت میں	12
612	کیسا برا بندہ ہے وہ بندہ	13

marfat.com
Marfat.com

تکبر کی مذمت:

عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

قیامت کے دن تکبر کرنے والوں کو چیونٹیوں کی صورت میں اٹھایا جائے گا، ان کو ہر طرف سے ذلت اور رسوائی گھیر لے گی، ان کو دوزخ کے قید خانہ کی طرف ہانک کر لے جایا جائے گا، جس کا نام بولس ہے، جس میں ہر طرف اور اوپر تلے آگ ہوگی، ان کو دوزخیوں کے جسموں سے نکلی ہوئی پیپ اور خون کا آمیزہ پلایا جائے گا۔

(سنن الترمذی رقم الحدیث: ۲۴۹۲، مسند الحمیدی رقم الحدیث: ۵۹۸، مصنف ابن ابی شیبہ ۹۰ ص، مسند احمد ج ۲ ص ۱۷۹، السنن الکبریٰ للنسائی رقم الحدیث: ۸۸۰۰)

رسول اللہ ﷺ کے آزاد شدہ غلام حضرت نافع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:۔

مسکین متکبر، بوڑھا زانی اور اپنے عمل سے اللہ تعالیٰ پر احسان جتانے والا جنت میں داخل نہیں ہوگا۔

(مجمع الزوائد، ج ۶، ص ۲۵۶)

اچھے کپڑوں اور اچھی جوتی کا استعمال تکبر نہیں:

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
جس شخص کے دل میں رائی کے دانہ برابر بھی تکبر ہو وہ جنت میں داخل نہیں ہوگا، ایک شخص نے کہا ایک انسان یہ چاہتا ہے کہ اس کے کپڑے خوبصورت ہوں اس کی جوتی خوبصورت ہو، آپ نے فرمایا اللہ جمیل ہے اور جمال سے محبت کرتا ہے، تکبر حق کا انکار کرنا اور لوگوں کو حقیر جاننا ہے۔

(صحیح مسلم رقم الحدیث: ۹۱، سنن ابوداؤد رقم الحدیث: ۴۰۹۱، سنن الترمذی رقم الحدیث: ۱۹۹۹۔۱۹۹۸)

marfat.com
Marfat.com

تکبر میری چادر ہے:

حضرت ابو سعید اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے عزت میری ازار (تہبند) ہے اور کبریاء (یعنی تکبر) میری چادر ہے جس شخص نے بھی ان کو مجھ سے چھیننے کی کوشش کی میں اس کو عذاب دوں گا۔

(مسند حمیدی رقم الحدیث: ۱۱۴۹، مسند احمد ج ۲ ص ۲۴۸، صحیح مسلم رقم الحدیث: ۲۶۲۰، سنن ابو داؤد رقم الحدیث: ۴۰۹۰، سنن ابن ماجہ رقم الحدیث: ۴۱۷۴)

جس نے تکبر سے کپڑا لٹکایا:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
جس شخص نے تکبر سے (قدموں کے نیچے) کپڑا لٹکایا، اللہ عزوجل قیامت کے دن اس طرف نظر (رحمت) نہیں فرمائے گا۔

(صحیح البخاری رقم الحدیث: ۵۷۸۳، صحیح مسلم رقم الحدیث: ۲۰۸۵، موطا امام مالک رقم الحدیث: ۵۷۰، مسند احمد ج ۲ ص ۵۶)

تکبر سے چلنے والا دھنسا دیا گیا:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
پچھلی امتوں میں ایک آدمی اتراتا ہوا ایک حلہ (ایک قسم کی دو چادریں) پہن کر چل رہا تھا اس نے اپنے بالوں میں سیدھی کنگھی کی ہوئی تھی وہ تکبر سے چل رہا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے اس کو زمین میں دھنسا دیا وہ قیامت تک زمین میں گڑگڑاہٹ کے ساتھ دھنستا رہے گا۔

(مسند احمد ج ۲ ص ۳۹۰، صحیح مسلم رقم الحدیث: ۲۰۸۸، صحیح البخاری رقم الحدیث: ۵۷۸۸)

تین کام کرنے والا متکبر نہیں:

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، انہوں نے لوگوں سے کہا تم مجھے کہتے ہو کہ مجھ میں تکبر ہے، حالانکہ میں گدھے پر سواری کرتا ہوں اور چوڑی چادر پہنتا ہوں اور بکری کا دودھ دوہتا ہوں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

marfat.com
Marfat.com

جو شخص یہ کام کرے گا اس میں بالکل تکبر نہیں ہوگا۔

(سنن الترمذی رقم الحدیث: ۲۰۰۱، جامع الاصول رقم الحدیث: ۸۲۲۵)

اللہ جس کو اونچا کرتا ہے اسے نیچا بھی کر دیتا ہے:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی کا نام عضباء تھا اور وہ تمام سواریوں میں ہمیشہ سب سے آگے رہتی تھی اور کوئی اس سے آگے نہیں نکل سکتا تھا، ایک مرتبہ ایک اعرابی ایک اونٹ پر سوار تھا وہ عضباء سے آگے نکل گیا تو مسلمانوں کو اس سے بہت رنج ہوا اور انہوں نے افسوس سے کہا: عضباء پیچھے رہ گئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ نے اپنے اوپر یہ لازم کر لیا ہے کہ جس چیز کو دنیا میں سر بلند کرتا ہے اس کو (ایک بار) سرنگوں بھی کرتا ہے۔

(صحیح البخاری رقم الحدیث: ۲۸۷۲، سنن ابو داؤد رقم الحدیث: ۴۸۰۳، سنن النسائی رقم الحدیث: ۳۵۹۰، مسند احمد رقم الحدیث: ۱۲۰۳۳، صحیح ابن ماجہ حبان رقم الحدیث: ۷۰۳)

جودی پہاڑ اللہ کی بارگاہ میں خضوع اور خشوع کیا تو اللہ تعالیٰ نے اس کو یہ عزت اور سرفرازی عطا فرمائی کہ حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی اس پہاڑ پر لنگر انداز ہوئی اور مخلوق میں اللہ تعالیٰ کی یہی سنت جاری ہے کہ جو اس کے سامنے تواضع اور عاجزی کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو سرفراز اور بلند کرتا ہے اور جو اکڑتا ہے، فخر کرتا ہے اور تکبر کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو ذلیل اور خوار کرتا ہے، نیز جو شخص ہمیشہ کامیاب اور سرفراز رہتا ہے اور کبھی ناکام نہ ہوتا ہو اور لوگ اس کو ناقابل شکست اور ناقابل تسخیر سمجھتے ہوں اللہ تعالیٰ اس کو ایک مرتبہ ناکام کر دیتا ہے اور یہ واضح کر دیتا ہے کہ ہمیشہ سر بلند رہنے والی صرف اللہ عزوجل کی ذات ہے۔

(ملخصاً تبیان القرآن از علامہ غلام رسول سعیدی)

marfat.com

Marfat.com

جو اللہ کے سامنے عاجزی کرتا ہے، اللہ اسے اونچا کر دیتا ہے:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
صدقہ کسی مال میں کمی نہیں کرتا، اور معافی مانگنے سے اللہ بندے کی عزت کرت زیادہ کرتا ہے، اور جو شخص بھی اللہ کی بارگاہ میں تواضع کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو سر بلند کرتا ہے۔
(صحیح مسلم رقم الحدیث: ۲۵۸۸، مسند احمد رقم الحدیث: ۹۰۱۸)

دوسروں کو چھوٹا سمجھنے والا اور ظلم کرنے والا متکبر ہے:

حضرت عیاض بن حمار رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے درمیان قیام فرما ہوئے اور آپ نے خطبہ دیا اور فرمایا:
اللہ نے میری طرف یہ وحی کی ہے کہ تم تواضع اور انکسار کرو حتیٰ کہ کوئی شخص دوسرے پر فخر نہ کرے اور کوئی شخص دوسرے پر ظلم نہ کرے۔
(صحیح مسلم رقم الحدیث: ۲۸۶۵، سنن ابن ماجہ رقم الحدیث: ۴۱۷۹)

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:۔
ہمیشہ آدمی اپنے آپ کو بڑا سمجھتا رہتا ہے حتیٰ کہ اس کو متکبرین میں لکھ دیا جاتا ہے اور اس کو متکبرین کا عذاب پہنچتا ہے۔
(سنن الترمذی، رقم الحدیث: ۲۰۰۷، جامع الاصول، رقم الحدیث: ۸۲۱۳)

لوگوں کی دو ہی قسمیں ہیں، پرہیزگار اور گناہ گار:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فتح مکہ کے دن خطبہ دیا اور فرمایا:۔
اے لوگو! بے شک اللہ عزوجل نے تم سے زمانہ جاہلیت کے بوجھ کو اتار دیا ہے اور تمہارے باپ دادا کی بڑائی کو ختم کر دیا ہے، اب لوگوں کی دو قسمیں ہیں، نیک پرہیزگار، وہ اللہ عزوجل کے نزدیک کریم ہے اور فاجر بدبخت، وہ اللہ عزوجل کے نزدیک ذلیل ہے، تمام

marfat.com
Marfat.com

لوگ آدم کی اولاد ہیں اور اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو مٹی سے پیدا کیا تھا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

اے لوگو! ہم نے تم کو ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا ہے اور ہم نے تمہاری مختلف قومیں اور قبیلے بنائے تا کہ تم ایک دوسرے کی شناخت کرو، بے شک اللہ کے نزدیک تم میں سب سے زیادہ عزت والا وہ ہے جو سب سے زیادہ متقی ہو۔

(سنن الترمذی، رقم الحدیث: ۳۲۷۷، صحیح ابن خزیمہ، رقم الحدیث: ۲۷۸۱، جامع الاصول، رقم الحدیث: ۸۲۱۴)

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:۔

بے شک تمہارا رب ایک ہے اور تمہارا باپ واحد ہے، پس کسی عربی کو عجمی پر اور کسی گورے کو کالے پر تقویٰ کے سوا اور کسی وجہ سے فضیلت نہیں ہے، اور مسند بزار میں اس طرح ہے: تمہارا باپ ایک ہے اور تمہارا دین ایک ہے۔ تمہارا باپ آدم ہے اور آدم کو مٹی سے پیدا کیا تھا۔

(المعجم الاوسط، ج ۵، رقم الحدیث: ۴۱۴۳، مسند البزار، رقم الحدیث: ۲۰۴۴، ۳۵۸۴، حافظ الہیثمی نے لکھا ہے کہ مسند البزار کی سند صحیح ہے، مجمع الزوائد، ج ۸، ص ۱۶۰)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے دو غلام تھے ایک حبشی تھا دوسرا نبطی تھا۔ دونوں نے ایک دوسرے کو برا کہا اور نبی کریم ﷺ سن رہے تھے، ایک نے دوسرے سے کہا اے نبطی، دوسرے نے اس کو کہا اے حبشی۔ آپ ﷺ نے فرمایا:۔

تم دونوں اس طرح نہ کہو، تم دونوں (سیدنا) محمد ﷺ کے اصحاب میں سے ہو۔

(مسند ابو یعلی، ج ۷، رقم الحدیث: ۴۱۴۶، مجمع الزوائد، ج ۸، ص ۸۶، المطالب العالیہ، رقم الحدیث: ۲۵۲۴، اتحاف السادۃ المہرۃ، ج ۷، رقم الحدیث: ۶۱۰۷)

جنت اور دوزخ میں مباحثہ:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:۔

marfat.com
Marfat.com

دوزخ اور جنت نے مباحثہ کیا، دوزخ نے کہا:
مجھ میں متکبر اور متجبر (یعنی ظلم کرنے والے) لوگ داخل کیے گئے ہیں اور جنت نے کہا:
مجھے کیا پرواہ ہے جب کہ مجھ میں صرف کمزور، عاجز اور متواضع لوگ داخل کیے گئے ہیں۔
(الحدیث)، صحیح مسلم، المنافقین: ۳۵ (۲۸۴۶)، صحیح البخاری، رقم الحدیث: ۴۸۵۰)

تکبر سے بری تو جنت میں:

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:۔
وہ شخص جنت میں داخل کیا جائے گا جو اس حال میں مرا کہ وہ ان تین چیزوں سے بری تھا: تکبر، خیانت اور قرض۔
(سنن الترمذی، رقم الحدیث: ۱۵۷۸، مسند احمد، ج ۸، رقم الحدیث: ۲۲۴۳۲)

حضرت حارثہ بن وھب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے:۔
کیا میں تم کو اہل جنت کی خبر نہ دوں؟ ہر کمزور شخص جس کو بے حد کمزور سمجھا جاتا ہو اگر وہ اللہ پر (کسی کام کی) قسم کھالے تو اللہ اس کی قسم ضرور پورا کرے گا، اور کیا میں تم کو اہل دوزخ کی خبر نہ دوں، ہر سرکش، اکڑ کر چلنے والا متکبر۔
(صحیح البخاری، رقم الحدیث: ۶۶۵۷، صحیح مسلم، رقم الحدیث: ۲۸۵۳، سنن ابن ماجہ، رقم الحدیث: ۴۱۱۶)

کیسا برا بندہ ہے وہ بندہ:

ضرت نعیم بن حماز الغطفانی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:۔
کیسا برا بندہ ہے وہ بندہ جو بڑا بنے اور تکبر کرے اور الکبیر المتعال (اللہ تعالیٰ جو حقیقتاً سب سے بڑا ہے) کو بھول جائے، اور کیسا برا بندہ ہے وہ بندہ جو دین کے بدلہ میں دنیا لے، اور کیسا برا بندہ ہے وہ بندہ جو لہو ولعب میں وقت گزارے اور قبروں کو اور جسم کے بوسیدہ ہونے کو بھول جائے، اور کیسا برا بندہ ہے وہ بندہ جو شبہات سے حرام مال کو حلال کرے، اور کیسا برا بندہ ہے وہ بندہ جس کو خواہش (نفس) گمراہ کردے، اور کیسا برا ہے وہ بندہ جو اس چیز میں رغبت کرے جو اس کو ذلیل کردے۔
(سنن الترمذی، رقم الحدیث: ۲۴۵۶، مجمع الزوائد، ج ۱۰، ص ۲۳۴)

marfat.com
Marfat.com

......عقائد قرآن وسنت کے مطابق کرلیں......

marfat.com
Marfat.com

فہرست

نمبر شمار	نام عنوان	صفحہ نمبر
1	عقائد درست کرنے کی اہمیت	616
2	آپ ﷺ خاتم النبیین ہیں	619
3	حضرت کرماں والے رحمۃ اللہ علیہ کا ختم نبوت کے منکر کو	631
4	رسول اللہ ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے علم غیب عطا فرمایا	632
5	وسیلہ	655
6	قرآن مجید میں وسیلے کا حکم	655
7	رسول اللہ ﷺ کا خود اپنے وسیلہ سے دعا فرمانا	655
8	مشکل میں اللہ کے نیک بندوں کو پکارنا شرک نہیں	659
9	نبی کریم ﷺ امت کے اعمال اور احوال جانتے ہیں	662
10	نبی کریم ﷺ اللہ کی عطا سے فائدہ پہنچاتے ہیں	666
11	اللہ والوں کے تبرکات میں بھی نفع ہوتا ہے	668
12	اولیاء اللہ کی پہچان اور فضائل	672
13	اللہ والے حضور نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں رہتے ہیں	680
14	آپ آنکھ جھپکنے کی دیر بھی کبھی مجھ سے اوجھل نہیں ہوئے	681
15	اولیاء کی کرامات حق ہیں	681

marfat.com
Marfat.com

16	طریقت کیا ہے؟اور مرشد کون؟	685
17	اتباع کا پہلا درجہ	685
18	اتباع کا دوسرا درجہ	686
19	اتباع کا تیسرا درجہ	686
20	اتباع کا چوتھا درجہ	686
21	اتباع کا پانچواں درجہ	687
22	اتباع کا چھٹا درجہ	687
23	اتباع کا ساتواں درجہ	687
24	مرشد کامل کیسا ہو؟	688
25	طریقت کے آداب وشرائط	689
26	ہمارے شیخ طریقت کا ارشاد	692

marfat.com
Marfat.com

عقائد درست کرنے کی اہمیت:

اللہ تعالٰی کی بارگاہ میں درست عقائد کے بغیر اعمال کی قبولیت ممکن ہی نہیں ہے۔اسی لئے کفار کے نیک اعمال کا اجر انہیں دنیا میں ہی دے دیا جاتا ہے اور آخرت میں ان کا کوئی حصہ نہیں ہے۔حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی احمد فاروقی سرہندی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

''سب سے پہلے آدمی کو نجات پانے والے فرقے اہل سنت و جماعت کی رائے کے مطابق جو کہ مسلمانوں کی سب سے بڑی جماعت ہے عقیدے کا درست کرنا ضروری ہے تاکہ آخرت کی کامیابی اور نجات متصور ہو سکے۔(یعنی درست عقیدے کے بغیر تو آخرت کی کامیابی کا تصور بھی نہیں کیا جاسکتا)۔بداعتقادی جو اہل سنت کے عقیدے کے خلاف ہے، زہر قاتل ہے۔جو ابدی موت اور ہمیشہ ہمیشہ کے عذاب تک پہنچاتی ہے۔ہاں عمل میں اگر کوئی کوتاہی اور سستی ہو تو اس کی بخشش کی امید ہو سکتی ہے۔لیکن اگر عقیدہ کی سستی ہو تو اس کی معافی کی امید نہیں ہے۔

''اللہ تعالٰی شرک کو معاف نہیں کریں گے اور اس کے علاوہ جو گناہ ہیں، وہ جسے چاہیں معاف کر دیں۔''(سورۃ نساء)

اہل سنت و جماعت کے عقائد کو مختصر طور پر لکھا جاتا ہے۔ان کے عقیدہ کے مطابق اپنے عقیدہ کو صحیح کریں۔اور اس دولت پر اللہ تعالٰی سے عاجزی اور زاری سے استقامت سے دعا کریں۔

اللہ تعالٰی اپنی قدیم ذات کے ساتھ موجود ہے اور تمام اشیاء اس کے پیدا کرنے سے وجود میں آئی ہیں۔

اللہ تعالٰی اکیلا ہے۔اس کا کوئی شریک نہیں، نہ وجوب وجود میں اور نہ عبادت کے مستحق

marfat.com
Marfat.com

ہونے میں۔(وجوب وجود سے مراد یہ ہے کہ اسے اپنا وجود قائم رکھنے کے لئے کسی کی ضرورت نہیں وہ بذات خود قائم ہے، اور مخلوق میں سے کوئی بھی ایسا نہیں ہوسکتا)۔

اللہ تعالیٰ کی صفات نقص اور عیب سے پاک ہیں۔جسم، وقت، جگہ اور سمت کی اس بارگاہ میں کوئی گنجائش نہیں۔کیونکہ یہ سب اس کی مخلوق ہیں۔اس کے لئے محدود ہونا نقص ہے۔وہ لامحدود ہے۔چھوٹا اور لمبا ہونا، وسیع اور تنگ ہونا بھی اس کے لئے نقص اور عیب ہے۔ہاں وہ وسعت اور فراخی والا ہے لیکن وہ وسعت نہیں جو ہماری سمجھ میں آتی ہے۔وہ احاطہ کرنے والا ہے لیکن وہ احاطہ نہیں جس کا ادراک کیا جا سکے۔وہ قریب ہے لیکن وہ قریب نہیں جو ہماری سمجھ میں آتا ہے۔وہ ہمارے ساتھ ہے لیکن اس طرح نہیں جس طرح دوسری چیزیں ہمارے ساتھ ہیں۔ہم ایمان لاتے ہیں، وہ فراخی والا ہے، احاطہ کرنے والا ہے، قریب ہے اور ہمارے ساتھ ہے، لیکن ان صفات کی کیفیات کو ہم نہیں جان سکتے کہ وہ کیسی ہیں۔

اللہ تعالیٰ کسی چیز کے ساتھ متحد نہیں، اللہ تعالیٰ کسی چیز میں حلول بھی نہیں کرتا اور نہ ہی کوئی چیز اس میں حلول کرسکتی ہے۔اللہ تعالیٰ جز اور حصے ہونے سے پاک ہے۔اس کی ذات وصفات بے شبیہ اور بے نمونہ ہیں۔ہم صرف اتنا جانتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے اسماء اور صفات کاملہ کے ساتھ موجود ہے اس طرح جس طرح اس نے آپ اپنی تعریف کی ہے۔جو بھی چیز ہماری عقل اور سمجھ میں آئے یا ہمارے تصور میں آئے وہ اس سے پاک ہے

قرآن مجید اللہ تعالیٰ کا کلام ہے جو حروف اور آواز کے لباس میں آیا ہے اور ہمارے نبی حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ پر نازل ہوا ہے۔اسی طرح وہ کتابیں اور صحیفے جو پہلے انبیاء علیہم السلام پر نازل ہوئے وہ سب اللہ تعالیٰ کا کلام ہیں۔(سوا ان کے جن میں لوگوں نے تبدیلی کردی)

marfat.com
Marfat.com

انبیاء کرام علیہم السلام اللہ تعالیٰ کی طرف سے مخلوق کی طرف بھیجے ہوئے ہیں تاکہ وہ لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی طرف دعوت دیں اور انہیں گمراہی سے راہ راست پر لائیں۔ انہوں نے جو کچھ بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے بیان کیا وہ حق اور سچ ہے۔ اس میں غلطی اور جھوٹ کی بالکل گنجائش نہیں ہوسکتی۔ ہمارے نبی جناب محمد مصطفیٰ ﷺ تمام نبیوں سے آخری نبی ہیں۔ قیامت کے قریب حضرت عیسیٰ علیہ السلام جو نزول فرمائیں گے تو وہ امتی کی حیثیت سے رہیں گے اور آپ کی شریعت پر ہی عمل کریں گے۔

انبیاء اور اللہ کے نیک بندے اللہ کے اذن سے قیامت کے دن مومنوں کی شفاعت کریں گے۔ پہلے سید الانبیاء ﷺ، پھر دوسرے انبیاء علیہم السلام اور پھر اللہ کے نیک بندے شفاعت فرمائیں گے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے: ''میری شفاعت امت میں سے کبیرہ گناہ والوں کے لئے ہے''

پل صراط کو دوزخ کی پشت پر رکھا جائے گا۔ مومن اس پر سے گزر کر جنت میں چلے جائیں گے اور کافروں کے پاؤں لڑکھڑا جائیں گے، وہ دوزخ میں گر پڑیں گے۔ بہشت جو کہ مومنوں کی نعمتوں کے لئے ہے اور دوزخ جو کافروں کو سزا دینے کے لئے بنائی گئی ہے۔ دونوں مخلوق ہیں اور ہمیشہ ہمیشہ باقی رہیں گی۔

حساب کتاب کے بعد جب مومن جنت میں چلے جائیں گے اور کافر دوزخ میں تو نہ مومن جنت سے باہر آئیں گے اور نہ کافر دوزخ سے۔

فرشتے اللہ تعالیٰ کے مکرم بندے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی نافرمانی نہیں کرسکتے۔ انہیں جو حکم دیا جاتا ہے وہ کرتے ہیں۔ وہ عورت اور مرد ہونے سے پاک ہیں اور ان میں اپنی نسل آگے بڑھانے کا سلسلہ نہیں ہے۔ ان میں سے بعض کو اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغام انبیاء علیہم السلام تک پہنچانے کے لئے منتخب فرمایا۔ انہوں نے بغیر کسی خطا اور خلل کے اللہ تعالیٰ کے پیغام

marfat.com
Marfat.com

اس کے انبیاء علیہم السلام تک پہنچائے۔

(حصہ ہفتم، دفتر دوم، مکتوب نمبر:۶۷)

آپ ﷺ خاتم النبیین ہیں

قرآن مجید میں ارشاد پاک ہے۔

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ

ترجمہ: محمد (ﷺ) تم میں سے کسی مرد کے باپ نہیں ہیں، اور لیکن وہ رسول ہیں اور خاتم النبیین ہیں۔

حضور سیدنا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں۔ خاتم النبیین کا مطلب یہ ہے کہ آپ آخری نبی ہیں اور آپ کے بعد کوئی نبی آنے والا نہیں ہے۔ اس کے علاوہ قرآن مجید کے اس ارشاد کا کوئی دوسرا مطلب نہیں ہے کیونکہ اسی پر پوری امت مسلمہ کا اتفاق ہے اور نبی کریم ﷺ کے واضح ارشادات سے بھی یہی معلوم ہوتا ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
میری مثال اور مجھ سے پہلے انبیاء کی مثال اس شخص کی طرح ہے، جس نے بہت حسین وجمیل ایک گھر بنایا، مگر اس کے کونے میں ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دی، لوگ اس گھر کے گرد گھومنے لگے اور تعجب سے یہ کہنے لگے، اس نے یہ اینٹ کیوں رکھی ہے آپ نے فرمایا میں (قصر نبوت کی) وہ اینٹ ہوں اور میں خاتم النبیین ہوں۔

(صحیح البخاری رقم الحدیث:۳۵۳۵، صحیح مسلم رقم الحدیث:۲۲۸۶)

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
بے شک اللہ نے میرے لیے تمام روئے زمین کو لپیٹ دیا اور میں نے اس کی مشارق اور مغارب کو دیکھا لیا۔ (پھر فرمایا) عنقریب میری امت میں تیس کذاب (یعنی جھوٹے) ہوں گے، ان میں سے ہر ایک کا یہ خیال ہوگا کہ وہ نبی ہے، حالانکہ میں خاتم النبیین ہوں

marfat.com

Marfat.com

اور میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔

(سنن ابوداؤد رقم الحدیث:۴۲۵۲، صحیح مسلم رقم الحدیث:۲۸۸۹، سنن الترمذی رقم الحدیث:۲۲۰۲، سنن ابن ماجہ رقم الحدیث:۳۹۵۲، صحیح البخاری رقم الحدیث:۱۲۱ا۷ میں ہے عنقریب تیس کذاب نکلیں گے ان میں سے ہر ایک کا یہ خیال ہوگا کہ وہ رسول اللہ ہے)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

میری اور مجھ سے پہلے نبیوں کی مثل اس شخص کی طرح ہے جس نے گھر بنا کر مکمل کیا اور اس میں ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دی، پس میں آیا اور میں نے اس اینٹ کو رکھ کر اس گھر کو مکمل کر دیا۔

(مسند احمد ج ۳ ص ۹، اس حدیث کی سند صحیح ہے)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے چھ وجوہ سے انبیاء پر فضیلت دی گئی ہے:

(۱) مجھے جوامع الکلم عطا کیے گئے۔

(۲) اور رعب سے میری مدد کی گئی ہے۔

(۳) اور میرے لیے مال غنیمت کو حلال کر دیا گیا ہے۔

(۴) اور تمام روئے زمین کو میرے لیے آلہ طہارت اور نماز کی جگہ بنا دیا گیا ہے۔

(۵) اور مجھے تمام مخلوق کی طرف (نبی بنا کر) بھیجا گیا ہے۔

(۶) اور مجھ پر نبیوں کو ختم کیا گیا ہے۔

(صحیح مسلم رقم الحدیث:۵۲۳، سنن الترمذی رقم الحدیث:۱۵۵۳، سنن ابن ماجہ رقم الحدیث:۵۶۷)

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا تم میرے لیے ایسے ہو جیسے حضرت موسیٰ کے لیے ہارون تھے، مگر میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔

(صحیح بخاری رقم الحدیث:۴۴۱۶، صحیح مسلم رقم الحدیث:۲۴۰۴، سنن ترمذی رقم الحدیث:۳۷۳۱)

marfat.com
Marfat.com

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

بنی اسرائیل کا ملکی نظام ان کے انبیاء چلایا کرتے تھے، جب بھی کوئی نبی فوت ہو جاتا تو اس کا قائم مقام دوسرا نبی ہو جاتا، اور بے شک میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا، اور میرے بعد بکثرت خلفاء ہوں گے۔

(صحیح البخاری رقم الحدیث: ۳۴۵۵، صحیح مسلم رقم الحدیث: ۱۸۴۲، سنن ابن ماجہ رقم الحدیث: ۲۸۷۱)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

بے شک رسالت اور نبوت منقطع ہو چکی ہے، پس میرے بعد کوئی نبی ہوگا نہ رسول ہوگا۔

(سنن الترمذی رقم الحدیث: ۲۲۷۲)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ہم آخر ہیں (یعنی سب سے بعد میں ہیں) اور قیامت کے دن سابق (سب سے آگے) ہوں گے۔

(صحیح البخاری رقم الحدیث: ۸۷۶، صحیح مسلم رقم الحدیث: ۸۵۵، سنن النسائی رقم الحدیث: ۱۳۶۷)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:
میں آخر الانبیاء ہوں اور میری مسجد آخر المساجد ہے (یعنی انبیاء کی مساجد میں سے آخری ہے)

(صحیح مسلم رقم الحدیث: ۱۳۹۴)

حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
میں پیدائش میں سب سے پہلا ہوں اور بعثت میں سب سے آخر ہوں۔

(کنز العمال رقم الحدیث: ۳۱۹۱۶_۳۲۱۲۶)

marfat.com
Marfat.com

حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

بے شک میں اللہ کے نزدیک خاتم النبیین تھا اور بے شک (اس وقت) آدم اپنی مٹی میں گندھے ہوئے تھے۔

(مسند احمد ج ۴ ص ۱۲۷، المعجم الکبیر ج ۱۸، رقم الحدیث: ۲۵۲، مسند البزار رقم الحدیث: ۲۳۶۵)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تمام رسولوں کا قائد ہوں اور فخر نہیں اور میں خاتم النبیین ہوں اور فخر نہیں۔

(سنن الدارمی رقم الحدیث: ۵۰، کنز العمال رقم الحدیث: ۳۱۸۳)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس آئے گویا ہمیں رخصت فرما رہے ہوں پھر تین بار فرمایا میں محمد نبی امی ہوں اور میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔

(مسند احمد ج ۲ ص ۱۷۲)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ حدیث معراج میں بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انبیاء علیہم السلام کے سامنے فرمایا تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جس نے مجھے رحمۃ للعالمین بنایا اور تمام لوگوں کے لیے بشیر و نذیر بنایا، مجھ پر قرآن مجید نازل کیا جس میں ہر چیز کا بیان ہے اور میری امت کو تمام امتوں سے بہتر بنایا جو لوگوں کے نفع کے لیے بنائی گئی ہیں، اور میری امت کو معتدل امت بنایا اور میری امت کو اول اور آخر بنایا، اور اس نے میرا سینہ کھول دیا، میرا بوجھ اتار دیا اور میرے لیے میرا ذکر بلند کیا اور مجھ کو افتتاح کرنے والا اور (نبیوں کو) ختم کرنے والا بنایا۔

(مسند البزار رقم الحدیث: ۵۵، مجمع الزوائد ج ۱ ص ۷۱)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ حدیث معراج میں بیان کرتے ہیں کہ جب

marfat.com
Marfat.com

آپ بیت المقدس پہنچے، آپ نے اپنی سواری کو ایک بڑے پتھر کے ساتھ باندھ دیا پھر آپ نے مسجد میں داخل ہو کر فرشتوں کے ساتھ نماز پڑھی، نماز کے بعد نبیوں نے حضرت جبریل سے پوچھا یہ آپ کے ساتھ کون ہیں؟ انہوں نے کہا یہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں۔

(المواہب اللدنیہ ۲ ص ۳۶۲)

حضرت علی رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے شمائل بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں آپ کے دو کندھوں کے درمیان مہر نبوت تھی اور آپ خاتم النبیین تھے۔

(سنن الترمذی رقم الحدیث: ۳۶۳۸، شمائل ترمذی رقم الحدیث: ۱۹۔۷،)

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے (فتنہ دجال کے متعلق ایک طویل حدیث میں) فرمایا:

میں آخری نبی ہوں اور تم آخری امت ہو۔

(سنن ابن ماجہ رقم الحدیث: ۴۰۷۷)

حضرت ابوقتیلہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ حجۃ الوداع میں فرمایا:

میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے اور تمہارے بعد کوئی امت نہیں ہے سو تم اپنے رب کی عبادت کرو اور پانچ وقت نمازیں پڑھو، اپنے مہینہ کے روزے رکھو، اپنے احکام کی اطاعت کرو اور اپنے رب کی جنت میں داخل ہو جاؤ۔

(المعجم الکبیر ج ۲۲ رقم الحدیث: ۷۹۷ ج ۸ رقم الحدیث: ۷۵۳۵۔۷۶۱۷)

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ابوذر! پہلے رسول آدم ہیں اور آخری رسول محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ہیں۔

(کنز العمال رقم الحدیث: ۳۲۲۶۹)

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

marfat.com
Marfat.com

نے فرمایا اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو عمر بن الخطاب ہوتے۔

(سنن الترمذی رقم الحدیث: ۳۶۸۶، مسند احمد ج ۴ ص ۵۴)

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ میرے کئی اسماء ہیں، میں محمد ہوں اور میں احمد ہوں اور میں ماحی (مٹانے والا) ہوں اللہ میرے سبب سے کفر کو مٹائے گا، اور میں حاشر (جمع کرنے والا) ہوں کہ لوگ میرے قدموں پر اٹھائے جائیں گے اور میں عاقب (آخر میں مبعوث ہونے والا) ہوں، جس کے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔

(صحیح البخاری رقم الحدیث: ۳۵۳۲، صحیح مسلم رقم الحدیث: ۲۳۵۴، سنن الترمذی رقم الحدیث: ۲۸۴۰)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں احمد ہوں، اور میں محمد ہوں، اور حاشر ہوں اور مقفی (سب نبیوں کے بعد مبعوث ہونے والا) اور خاتم ہوں۔

(المعجم الصغیر رقم الحدیث: ۱۵۶، مجمع الزوائد رقم الحدیث: ۱۴۰۶۲)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں قیامت کے ساتھ ان دو انگلیوں کی طرح مبعوث کیا گیا ہوں۔

(صحیح البخاری رقم الحدیث: ۶۵۰۵)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صبح کی نماز سے فارغ ہو کر فرماتے تھے کیا تم میں سے کسی نے آج رات کوئی خواب دیکھا ہے؟ پھر فرماتے میرے بعد نبوت میں سے صرف اچھے خواب باقی رہ گئے ہیں۔

(سنن ابوداؤد رقم الحدیث: ۵۰۱۷)

اسماعیل بن ابی خالد کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہ سے پوچھا کیا آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صاحبزادے حضرت ابراہیم کو دیکھا تھا؟ انہوں نے کہا وہ کم سنی میں فوت ہو گئے اور اگر ان کے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

marfat.com
Marfat.com

کے بعد زندہ رہنا مقدر ہوتا تو وہ نبی ہوتے لیکن آپ کے بعد کوئی نبی مبعوث نہیں ہوگا۔

(سنن ابن ماجہ رقم الحدیث: ۱۵۱۰، صحیح البخاری رقم الحدیث: ۶۱۹۴)

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ اگر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بیٹے حضرت ابراہیم زندہ ہوتے تو سچے نبی ہوتے۔

(مسند احمد ج ۳ ص ۱۳۳، الجامع الصغیر رقم الحدیث: ۷۴۵۳، کنز العمال رقم الحدیث: ۳۲۲۰۴)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نبوت میں سے صرف مبشرات باقی بچے ہیں، مسلمانوں نے پوچھا یا رسول اللہ! مبشرات کیا ہیں۔ آپ نے فرمایا اچھے خواب۔

(صحیح البخاری رقم الحدیث: ۶۹۹۰)

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت میں ستائیس دجال اور کذاب ہوں گے، ان میں سے چار عورتیں ہوں گی اور میں خاتم النبیین ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔

(مسند احمد ج ۵ ص ۳۹۶، اس حدیث کی سند صحیح ہے)

حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ ایک طویل حدیث کے آخر میں بیان کرتے ہیں کہ ان کے باپ اور چچا ان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی سے آزاد کرانے کے لیے آئے اور آپ سے کہا آپ جو چاہے اس کی قیمت لے لیں اور اس کو ہمارے ساتھ بھیج دیں! آپ نے ان سے فرمایا میں تم سے یہ سوال کرتا ہوں کہ تم لا الہ الا اللہ کی شہادت دو اور یہ کہ میں خاتم الانبیاء والرسل ہوں میں اس کو تمہارے ساتھ بھیج دوں گا، انہوں نے اس پر عذر پیش کیا اور دیناروں کی پیش کش کی، آپ نے فرمایا اچھا زید سے پوچھو اگر وہ تمہارے ساتھ جانا چاہے تو میں اس کو تمہارے ساتھ بلا معاوضہ بھیج دیتا ہوں، حضرت زید نے کہا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نہ تو اپنے باپ کو ترجیح دوں گا اور نہ اپنی اولاد کو، یہ

marfat.com
Marfat.com

سن کر حضرت زید کے والد حارثہ مسلمان ہو گئے اور کہا:

اشهد ان لا اله الا الله و اشهد ان محمدا عبده ورسوله

اور ان کے باقی رشتہ داروں نے کلمہ پڑھنے سے انکار کر دیا۔

(المستدرک رقم الحدیث: ۴۹۴۶)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں ایک ہزار یا اس سے زائد انبیاء کا خاتم ہوں۔

(المستدرک رقم الحدیث: ۴۱۶۸، ایک ہزار سے زائد کا مطلب ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء ہیں جیسا کہ المستدرک رقم الحدیث: ۴۱۶۸ میں اس کی وضاحت ہے)

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے درد ہو گیا تو میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، آپ نے مجھے اپنی جگہ کھڑا کیا اور خود نماز پڑھنے لگے اور مجھ پر اپنی چادر کا پلہ ڈال دیا، پھر فرمایا اے ابو طالب کے بیٹے! تم ٹھیک ہو گئے اور اب تم کو کوئی تکلیف نہیں ہے، میں نے اللہ تعالیٰ سے جس چیز کا سوال کیا ہے، تمہارے لیے بھی اس چیز کا سوال کیا ہے، اور میں نے اللہ تعالیٰ سے جس چیز کا سوال کیا ہے، اللہ تعالیٰ نے مجھے وہ عطا فرما دی سوا اس کے کہ مجھ سے کہا گیا کہ آپ کے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔

(المعجم الاوسط رقم الحدیث: ۷۹۱۳، حافظ الہیثمی نے کہا اس حدیث کے رجال صحیح ہیں، مجمع الزوائد ج ۹ ص ۱۱۰)

بہز بن حکیم اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ہم قیامت کے دن ستر امتوں کو مکمل کریں گے ہم ان میں سب سے آخری اور سب سے بہتر امت ہیں۔

(سنن ابن ماجہ رقم الحدیث: ۴۲۸۷، مسند احمد ج ۴ ص ۴۴۷، سنن دارمی رقم الحدیث: ۲۷۶۲)

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں حضرت عباس بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ نے آپ سے ہجرت کرنے کی اجازت طلب کی، آپ نے ان سے فرمایا:

marfat.com

Marfat.com

آپ اسی جگہ ٹھہریں جہاں آپ ہیں، کیونکہ اللہ تعالیٰ آپ پر اس طرح ہجرت کو ختم کرے گا جس طرح مجھ پر نبوت کو ختم کیا ہے۔

(المعجم الکبیر رقم الحدیث: ۵۸۲۸، مجمع الزوائد ج ص ۲۶۹، اس کی سند میں اسماعیل بن قیس متروک ہے)

حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم یہ آیت پڑھتے:

واذاخذنا من النبیین میثاقھم ومنک ومن نوح (الاحزاب: ۷)

تو آپ فرماتے مجھ سے خیر کی ابتداء کی گئی ہے اور میں بعثت میں سب نبیوں میں آخر ہوں۔

(مصنف ابن ابی شیبہ رقم الحدیث: ۳۱۷۵۳)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب مجھے آسمانوں کی معراج کرائی گئی تو میرے رب عزوجل نے مجھے اپنے قریب کیا حتیٰ کہ میرے اور اس کے درمیان دو کمانوں کے سروں کا فاصلہ رہ گیا یا اس سے بھی زیادہ نزدیک، بلکہ اس سے بھی زیادہ نزدیک، اللہ عزوجل نے فرمایا اے میرے حبیب! اے محمد! کیا آپ کو اس کا غم ہے کہ آپ کو سب نبیوں کا آخر بنایا ہے، میں نے کہا اے میرے رب! نہیں! فرمایا: آپ اپنی امت کو میرا سلام پہنچا دیں اور ان کو خبر دیں کہ میں نے ان کو آخری امت بنایا ہے تاکہ میں دوسری امتوں کو ان کے سامنے شرمندہ کروں اور ان کو کسی امت کے سامنے شرمندہ نہ کروں۔

(الفردوس بماثور الخطاب رقم الحدیث: ۵۳۲۱ کنز العمال رقم الحدیث ۳۲۱۱۱، تاریخ بغداد ج ۵ ص ۱۳۰، تاریخ دمشق الکبیر ج ۳ ص ۲۹۶، ۲۹۵، رقم الحدیث: ۸۱۱)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جب حضرت آدم علیہ السلام کو ہند میں اتارا گیا تو وہ گھبرائے پس جبریل علیہ السلام نے نازل ہو کر اذان دی، (اللہ اکبر، اللہ اکبر، اشھد ان لاالہ الا اللہ دوبار،

marfat.com
Marfat.com

اشھد ان محمد الرسول اللہ دوبار، حضرت آدم علیہ السلام نے پوچھا محمد (ﷺ) کون ہیں؟ حضرت جبریل نے کہا وہ آپ کی اولاد میں سے آخری نبی ہیں۔

(تاریخ دمشق الکبیر ج ۷ ص ۳۰۹، رقم الحدیث: ۱۹۷۹)

حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ نے ایک طویل حدیث روایت کی ہے اس کے آخر میں ہے: فرشتے قبر میں مردہ پر سوال کریں گے تیرا رب کون ہے؟ تیرا دین کیا ہے اور تیرا نبی کون ہے؟ وہ کہے گا میرا رب اللہ وحدہ لاشریک ہے اور اسلام میرا دین ہے اور (سیدنا) محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) میرے نبی ہیں اور وہ خاتم النبیین ہیں، فرشتے کہیں گے تم نے سچ کہا۔

(علامہ جلال الدین سیوطی، الدر المنثور ج ۸ ص ۴۳ بحوالہ مسند ابویعلی)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے شفاعت کبریٰ کے متعلق ایک طویل حدیث روایت کی ہے اس کے آخر میں ہے حضرت عیسیٰ علیہ السلام فرمائیں گے میں شفاعت کا اہل نہیں ہوں، میری اللہ کے سوا پرستش کی گئی ہے، آج مجھے صرف اپنی فکر ہے، یہ بتاؤ کہ اگر کسی سیل بند برتن میں کوئی چیز ہو تو کیا کوئی شخص سیل توڑے بغیر اس کو کھول سکتا ہے؟ لوگوں نے کہا نہیں، حضرت عیسیٰ نے فرمایا پس (سیدنا) محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) خاتم النبیین ہیں اور وہ یہاں موجود ہیں اللہ نے ان کو اگلی، پچھلی ہر طرح کی معافی دے دی ہے۔

(مسند ابویعلی رقم الحدیث: ۲۳۲۸، مسند احمد ج ۱ ص ۲۸۱)

حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گوہ سے پوچھا میں کون ہوں؟ تو اس نے کہا آپ رسول رب العلمین اور خاتم النبیین ہیں۔

(المعجم الصغیر رقم الحدیث: ۹۴۸، مجمع الزوائد رقم الحدیث: ۱۴۰۸۶)

ایاس بن سلمہ بیان کرتے ہیں کہ مجھ سے میرے والد نے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ابوبکر تمام لوگوں سے افضل ہیں مگر وہ نبی نہیں ہیں۔

marfat.com
Marfat.com

(الکامل لابن عدی ج ۶ ص ۴۸۴)

حضرت ابوالطفیل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
میرے رب کے پاس میرے دس نام ہیں، حضرت ابوالطفیل نے کہا مجھے ان میں سے آٹھ یاد ہیں، محمد، احمد، ابوالقاسم، الفاتح (نبوت کا افتتاح کرنے والا) الخاتم (نبوت کو ختم کرنے والا) العاقب (جس کے بعد کوئی نبی نہ آئے) الحاشر، الماحی (شرک کو مٹانے والا)۔

(دلائل النبوت لابی نعیم ج ۱ ص ۶۱، رقم الحدیث: ۲۰)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
جب حضرت موسیٰ علیہ السلام پر تورات نازل کی گئی تو انہوں نے اس میں اس امت کا ذکر پڑھا پس انہوں نے کہا:

اے میرے رب! میں نے تورات کی الواح میں پڑھا ہے کہ ایک امت تمام امتوں کے آخر میں ہوگی اور قیامت کے دن سب پر مقدم ہوگی اس کو میری امت بنا دے فرمایا وہ امت احمد (ﷺ) ہے۔

(دلائل النبوت لابی نعیم ج ۱ ص ۶۸ رقم الحدیث: ۳۱)

حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے مدینہ کے ٹیلوں میں سے ایک ٹیلے پر دیکھا ایک یہودی کے پاس آگ کا شعلہ تھا، لوگ اس کے گرد جمع تھے اور وہ یہ کہہ رہا تھا یہ احمد (ﷺ) کا ستارہ ہے جو طلوع ہو چکا ہے یہ صرف نبوت کے موقع پر طلوع ہوتا ہے اور انبیاء میں سے اب صرف احمد (ﷺ) کا آنا باقی رہ گیا ہے۔

(دلائل النبوت لابی نعیم ج ۱ ص ۷۶۔۷۵، رقم الحدیث: ۳۵)

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت زید بن خارجہ انصاری رضی اللہ عنہ جب فوت ہو گئے تو ان پر جو کپڑا تھا اس کے نیچے سے آواز آ رہی تھی، لوگوں نے ان کے سینہ اور چہرہ سے کپڑا اٹھایا تو ان کے منہ سے آواز آ رہی تھی:

marfat.com
Marfat.com

محمد رسول اللہ النبی الامی خاتم النبیین ہیں ان کے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔

(رسائل ابن ابی الدنیا ج ۳ ص ۳۸۸)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ معراج کی ایک طویل حدیث روایت کرتے ہیں اس میں ہے کہ مسجد اقصیٰ میں نبیوں نے حضرت جبریل سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق پوچھا تو انہوں نے کہا:

هذا محمد رسول الله خاتم النبيين

ترجمہ: ''یہ محمد اللہ کے رسول خاتم النبیین ہیں''۔

(مسند البزار ج ا ص ۴۰، رقم الحدیث: ۵۵، مجمع الزوائد ج ا ص ۶۹)

اسی روایت میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام نبیوں کے خطبات کے بعد یہ خطبہ پڑھا:

ترجمہ: ''تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جس نے مجھے تمام جہانوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا اور تمام لوگوں کے لیے ثواب کی بشارت دینے والا اور عذاب سے ڈرانے والا بنا کر بھیجا اور مجھ پر قرآن نازل کیا جس میں ہر چیز کا بیان ہے اور میری امت کو تمام امتوں میں بہتر اور کامل بنایا جس کو لوگوں کے سامنے بھیجا گیا اور میری امت کو (قیامت میں) اول اور (دنیا میں) آخر بنایا اور میرے سینہ کو کھول دیا اور مجھے نبوت کی ابتداء کرنے والا اور نبوت کو ختم کرنے والا بنایا۔

(مسند البزار ج ا ص ۴۱، رقم الحدیث: ۵۵، مجمع الزوائد ج ا ص ۶۹)

اور اس حدیث کے آخر میں ہے اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا:

ترجمہ: ''میں نے آپ کو خلیل بنایا، اور تورات میں لکھا ہوا ہے محمد رحمان کے حبیب ہیں اور میں نے آپ کو تمام لوگوں کے لئے رسول بنایا اور آپ کی امت کو اول اور آخر بنایا اور جب تک آپ کی امت یہ گواہی نہ دے کہ آپ میرے بندے اور میرے رسول ہیں ان کا

marfat.com

Marfat.com

جائز نہیں ہوگا، اور میں نے آپ کو پیدائش میں تمام نبیوں سے پہلے بنایا اور دنیا میں سب سے آخر میں بھیجا اور آپ کو نبوت کی ابتداء کرنے والا اور نبوت کو ختم کرنے والا بنایا"۔

(مسند البزار ج ۱ ص ۴۴، رقم الحدیث: ۵۵، مجمع الزوائد ج ۱ ص ۱۷)

حضرت ابن زمل رضی اللہ عنہ نے ایک خواب دیکھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس خواب کی تعبیر بیان کرتے ہوئے فرمایا:

رہی وہ اونٹنی جس کو تم نے خواب میں دیکھا اور یہ دیکھا کہ میں اس اونٹنی کو چلا رہا ہوں تو اس سے مراد قیامت ہے، نہ میرے بعد کوئی نبی ہوگا اور نہ میری امت کے بعد کوئی امت ہوگی۔

(دلائل النبوۃ ج ۷ ص ۱۳۸ المعجم الکبیر رقم الحدیث: ۸۱۴۶، کنز العمال رقم الحدیث: ۴۲۰۱۸ تفسیر ابن کثیر ج ۴ ص ۳۱۵)

حضرت کرماں والے رحمۃ اللہ علیہ کا ختم نبوت کے منکر کو سمجھانے کا منفرد انداز:

آپ کی خدمت میں مرزا غلام احمد قادیانی جھوٹے نبی کے پیروکار بھی حاضر ہوتے۔ حضرت کرماں والا شریف میں مرزئیوں کا ایک گھرانہ تھا آپ اکثر ان کو بہت دلنشیں پیرائے میں سمجھاتے ایک مرتبہ ایک مرزئی کو سچے نبی کی علامات بتاتے ہوئے ارشاد فرمایا:

(۱) سچے نبی کا نام دو ناموں کا مجموعہ نہیں ہوتا (جیسے مرزا غلام احمد کا نام "غلام" اور "احمد" کا مجموعہ ہے)

(۲) سچے نبی کی پیشین گوئی کبھی جھوٹی نہیں ہو سکتی (مرزا غلام احمد کی بہت سی پیشین گوئیاں غلط ثابت ہو چکی ہیں جیسے محمدی بیگم کے ساتھ شادی نہ ہونے کا قصہ)

(۳) سچے نبی کا کوئی انسان استاد نہیں ہوتا اور وہ براہ راست اللہ تعالیٰ سے علم حاصل کرتا ہے (مرزا غلام احمد قادیانی حصول علم کے لئے مختلف اداروں میں مختلف استادوں سے پڑھتا رہا)

(۴) سچا نبی طاقت کی گولیاں نہیں کھاتا اللہ تعالیٰ اسے ... کی طاقت دے کر

marfat.com

بھیجتا ہے (مرزا غلام احمد قادیانی قوت باہ کی طاقت کی گولیاں کھاتا تھا)

(۵) سچے نبی کا مدفن وصال کی جگہ پر ہوتا ہے (مرزا غلام احمد قادیانی کی قبر اس کے مرنے کی جگہ پر نہیں ہے)

رسول اللہ ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے علم غیب عطا فرمایا

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

مَا كَانَ اللّٰهُ لِيُطْلِعَكُمْ عَلَى الْغَيْبِ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَجْتَبِي مِنْ رُّسُلِهٖ ..الخ (سورۃ النساء آیت: 179)

''اللہ کی شان یہ نہیں کہ غیب پر کسی کو اطلاع دے، ہاں اللہ اپنے جن رسولوں کو چن لیتا ہے''

عَالِمُ الْغَيْبِ فَلَا يُظْهِرُ عَلٰى غَيْبِهٖ اَحَدًا اِلَّا مَنِ ارْتَضٰى مِنْ رَّسُوْلٍ...الخ

''عالم الغیب اپنے غیب کا کسی پر اظہار نہیں فرماتا مگر جس رسول کو پسند کر لے'' (سورۃ الجن 27-26)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو جس قدر غیوب پر مطلع فرمایا گیا تھا اس حوالے سے احادیث کا ایک سمندر ہے جس کی گہرائی کا اندازہ نہیں کیا جا سکتا اور آپ کا یہ معجزہ ان معجزات میں سے ہے جو ہم کو یقینی طور معلوم ہیں، کیونکہ وہ احادیث معناً متواتر ہیں اور ان کے راوی بہت زیادہ ہیں۔

(الشفاء ج ۱، ص ۲۴۹)

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم میں تشریف فرما ہوئے اور قیامت تک جو امور پیش ہونے والے تھے آپ نے ان میں سے کسی کو نہ چھوڑا اور وہ سب امور بیان کر دیئے جس نے ان کو یاد رکھا اس نے یاد رکھا اور جس نے ان کو بھلا دیا اس نے بھلا دیا، اور میرے ان اصحاب کو ان کا علم ہے، ان میں سے کئی ایسی چیزیں واقع ہوئیں جن کو میں بھول چکا تھا جب میں نے ان کو دیکھا تو وہ یاد آ گئیں، جیسے کوئی شخص غائب ہو جائے تو اس کا چہرہ دیکھ کر اس کو یاد آ جاتا ہے کہ اس نے اس کو دیکھا تھا۔

(صحیح البخاری رقم الحدیث: ۶۶۰۴، صحیح مسلم رقم الحدیث: ۲۸۹۱، سنن ابوداؤد رقم الحدیث: ۴۲۴۰)

marfat.com
Marfat.com

حضرت ابوزید عمرو بن الخطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو صبح کی نماز پڑھائی اور منبر پر رونق افروز ہوئے، پھر آپ نے ہمیں خطبہ دیا حتیٰ کہ ظہر آ گئی، آپ منبر سے اترے اور نماز پڑھائی، پھر منبر پر رونق افروز ہوئے اور ہمیں خطبہ دیا حتیٰ کہ عصر آ گئی، پھر آپ منبر سے اترے اور نماز پڑھائی، پھر منبر پر تشریف فرما ہوئے اور ہم کو خطبہ دیا حتیٰ کہ سورج غروب ہو گیا، پھر آپ نے ہمیں ما کان وما یکون (جو ہو چکا ہے اور جو ہونے والا ہے) کی خبریں دیں، پس ہم میں سے زیادہ عالم وہ تھا جو سب سے زیادہ حافظہ والا تھا۔

(صحیح مسلم الجنۃ: ۲۶ (۲۸۹۲) ۷۱۳۴، مسند احمد ج ۳، ص ۳۱۵، مسند عبد بن حمید رقم الحدیث: ۱۰۲۹، البدایہ والنہایہ ج ۶، ص ۱۹۲

حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم میں تشریف فرما ہوئے اور آپ نے ہمیں مخلوق کی ابتداء سے خبریں دینی شروع کیں، حتیٰ کہ اہل جنت اپنے ٹھکانوں میں داخل ہو گئے اور اہل دوزخ اپنے ٹھکانوں میں داخل ہو گئے جس نے اس کو یاد رکھا اس نے یاد رکھا اور جس نے اس کو بھلا دیا اس نے بھلا دیا۔

(صحیح البخاری رقم الحدیث: ۳۱۹۲، امام ترمذی نے کہا اس باب میں حضرت حذیفہ، حضرت ابو مریم، حضرت زید اور حضرت مغیرہ بن شعبہ سے احادیث مروی ہیں انہوں نے ذکر کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو قیامت تک ہونے والے امور بیان کر دیئے، سنن الترمذی رقم الحدیث: ۲۱۹۸)

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس حال میں چھوڑا کہ فضا میں جو بھی اپنے پروں سے اڑنے والا پرندہ تھا آپ نے ہمیں اس سے متعلق علم کا ذکر کیا۔

(مسند احمد ج ۵، ص ۱۵۳، مسند احمد رقم الحدیث: ۲۱۲۵۸، المعجم الکبیر رقم الحدیث: ۱۶۴۷، مسند البزار رقم الحدیث: ۱۴۷، صحیح ابن حبان رقم الحدیث: ۳۲۵، اس حدیث کے راوی صحیح ہیں۔ مجمع الزوائد ج ۸، ص ۲۶۴)

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ عزوجل نے تمام روئے زمین کو میرے لیے سکیڑ دیا ہے، سو میں نے اس کو مشارق اور

marfat.com
Marfat.com

مغارب کو دیکھ لیا، اور میری امت کی حکومت عنقریب وہاں تک پہنچے گی جہاں تک کہ زمین میرے لیے سکیڑ دی گئی تھی اور مجھے سرخ اور سفید دو خزانے دیئے گئے ہیں۔

(صحیح مسلم الفتن ۱۹ (۲۸۸۹) ۱۲۵،۷ ۱۲۶،۷ ،سنن ابوداؤد رقم الحدیث: ۴۲۵۲، سنن ترمذی رقم الحدیث: ۲۱۸۳، سنن ابن ماجہ رقم الحدیث: ۳۹۵۲)

سعید بیان کرتے ہیں کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے دوات پکڑی اور رسول اللہ ﷺ کے پیچھے پیچھے گئے، رسول اللہ ﷺ نے ان کی طرف دیکھ کر فرمایا:

اے معاویہ! اگر تم کو کسی علاقہ کا والی بنا دیا جائے تو اللہ سے ڈرنا اور عدل کرنا۔

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا مجھے اس وقت سے یہ یقین تھا کہ مجھے کسی منصب کا والی بنایا جائے گا اور اس کی وجہ رسول اللہ ﷺ کا یہ ارشاد تھا۔

(مسند احمد، ج ۴، ص ۱۰۱، دلائل النبوۃ، ج ۶، ص ۴۴۶، البدایہ والنہایہ، ج ۸، ص ۱۲۳)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

خلافت مدینہ میں ہوگی اور ملوکیت شام میں۔

(سنن ابوداؤد، رقم الحدیث: ۴۸۸۸، دلائل النبوۃ، ج ۶، ص ۴۴۷)

حضرت ام حرام رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ ان کے گھر آئے انہوں نے آپ ﷺ کو کھانا کھلایا اور آپ ﷺ کا سر سہلایا، رسول اللہ ﷺ سو گئے، پھر ہنستے ہوئے بیدار ہوئے، میں نے عرض کیا:

یا رسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ کو کس چیز نے ہنسایا؟

آپ ﷺ نے فرمایا:

مجھے میری امت کے کچھ لوگ دکھائے گئے جو سمندر کے راستے جہاد کریں گے۔ حضرت ام حرام رضی اللہ عنہا نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ اللہ تعالیٰ مجھے ان میں سے کر دے آپ ﷺ نے ان کے لیے دعا کی، پھر سو گئے۔ پھر آپ ﷺ ہنستے ہوئے

marfat.com
Marfat.com

بیدار ہوئے، میں نے عرض کیا:

یارسول اللہ ﷺ! کس بات پر ہنس رہے ہیں؟

فرمایا:

مجھے میری امت کے کچھ لوگ دکھائے گئے جو اللہ کی راہ میں جہاد کریں گے (بخاری کی روایت میں ہے: میری امت کا جو پہلا لشکر قیصر کے شہر میں جہاد کرے گا وہ بخشا ہوا ہے۔) میں نے کہا یارسول اللہ ﷺ! میرے لیے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مجھے ان میں سے کردے۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

تم پہلے لشکر میں سے ہو۔ حضرت ام حرام بنت ملحان رضی اللہ عنہا حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے زمانے میں سمندر کے راستہ جہاد میں گئیں وہ اپنی سواری سے گرگئیں، ان کو سمندر سے نکالا گیا تو شہید ہو چکی تھیں۔

(صحیح البخاری، رقم الحدیث: ۲۷۸۸، صحیح مسلم، الجہاد: ۱۶۰ (۱۹۱۲) ۴۸۵۱، سنن ابن داؤد، رقم الحدیث: ۲۴۹۱، سنن الترمذی، رقم الحدیث: ۱۶۵۲، سنن النسائی، رقم الحدیث: ۳۱۷۱)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

میری امت کی ہلاکت قریش کے لڑکوں کے ہاتھوں ہوگی، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا اگر تم چاہو تو میں بنو فلاں، اور بنو فلاں کا نام لوں۔

(صحیح البخاری، رقم الحدیث: ۳۶۰۵، ۳۶۰۴، صحیح مسلم، الفتن: ۷۴ (۲۹۱۷) ۷۱۹۲)

حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نبی کریم ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ آپ ﷺ کے پاس ایک شخص آیا جس نے فاقہ کی شکایت کی، پھر دوسرا شخص آیا جس نے راستہ کے ڈاکوؤں کی شکایت کی۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

اے عدی! کیا تم نے الحیرہ دیکھا ہے، میں نے کہا میں نے اس کو دیکھا تو نہیں لیکن مجھے اس کی خبر دی گئی ہے، آپ ﷺ نے فرمایا:

marfat.com
Marfat.com

اگر تمہاری زندگی دراز ہوئی تو تم ایک مسافرہ کو دیکھو گے جو الحیرہ سے سفر کر کے کعبہ کا طواف کرے گی اور اس کو اللہ کے سوا اور کسی کا خوف نہیں ہوگا، میں نے اپنے دل میں کہا پھر اس شہر کے ڈاکو کہاں چلے جائیں گے جنہوں نے شہروں میں فتنہ اور فساد کی آگ بھڑکا دی ہے۔ (پھر فرمایا) اور اگر تمہاری زندگی دراز ہوئی تو تم دیکھو گے کہ ایک شخص مٹھی بھر سونا یا چاندی لے کر نکلے گا اور اس کو لینے والے کو ڈھونڈے گا اور اسے کوئی شخص نہیں ملے گا جو اس کو قبول کر لے، اور تم میں سے ضرور ایک شخص قیامت کے دن اللہ سے اس حال میں ملاقات کرے گا کہ اس کے اور اللہ کے درمیان کوئی ترجمان نہیں ہوگا جو ترجمہ کرے، اللہ تعالیٰ فرمائے گا کیا میں نے تمہاری طرف کوئی رسول نہیں بھیجا تھا جس نے تم کو تبلیغ کی؟ وہ کہے گا کیوں نہیں! اللہ تعالیٰ فرمائے گا کیا میں نے تم کو مال نہیں دیا تھا جو تم سے زائد تھا؟ وہ کہے گا کیوں نہیں! پھر وہ اپنی دائیں طرف دیکھے گا تو صرف جہنم نظر آئے گا اور بائیں طرف دیکھے گا تو صرف جہنم نظر آئے گا۔ حضرت عدی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ آگ سے بچو، خواہ کھجور کے ایک ٹکڑے (کے صدقہ) سے، اور جس کو کھجور کا ٹکڑا نہ ملے تو وہ کوئی نیک بات کہہ دے، حضرت عدی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے ایک مسافرہ کو دیکھا جس نے الحیرۃ سے سفر کر کے خانہ کعبہ کا طواف کیا اور اس کو اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کا خوف نہیں تھا، اور میں ان لوگوں میں سے تھا جنہوں نے کسریٰ بن ہرمز کے خزانوں کو کھولا اور اگر تمہاری زندگی دراز ہوئی تو تم ضرور وہ نشانی دیکھ لو گے جو نبی کریم ﷺ نے فرمائی تھی کہ ایک آدمی مٹھی بھر (سونا یا چاندی) لے کر نکلے گا۔

(صحیح البخاری، رقم الحدیث: ۳۵۹۵، دلائل النبوۃ، ج ۶، ص ۳۲۳)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

کسریٰ فوت ہو گیا ... اس کے بعد کوئی کسریٰ نہیں ہے اور جب قیصر ہلاک ہو جائے گا تو

marfat.com
Marfat.com

اس کے بعد کوئی قیصر نہیں ہوگا اور اس ذات کی قسم جس کے قبضہ وقدرت میں میری جان ہے تم ضرور ان کے خزانوں کو اللہ کی راہ میں خرچ کرو گے۔

(صحیح البخاری، رقم الحدیث: ۳۰۲۷، صحیح مسلم، الفتن: ۷۵ (۲۹۱۸) ۱۹۴۷، سنن الترمذی، رقم الحدیث: ۲۲۲۳)

حسن بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس کسریٰ کی پوستین لائی گئی اور ان کے سامنے رکھ دی گئی، اور قوم میں حضرت سراقہ بن مالک بن جعشم رضی اللہ عنہ بھی تھے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت سراقہ رضی اللہ عنہ کے ہاتھوں میں کنگن دیکھے تو فرمایا الحمد للہ! امام شافعی نے کہا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت سراقہ رضی اللہ عنہ کو یہ کنگن اس لیے پہنائے تھے کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت سراقہ رضی اللہ عنہ کی کلائیوں کو دیکھتے ہوئے فرمایا تھا، گویا کہ تمہارے ہاتھ کسریٰ کے کنگن پہنے ہوئے ہیں، امام شافعی نے کہا جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کسریٰ کے کنگن حضرت سراقہ رضی اللہ عنہ کو پہنائے تو کہا تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں، جس نے کسریٰ بن ہرمز سے کنگن چھین کر سراقہ بن جعشم کو پہنا دیے جو بنو مدلج کا ایک اعرابی ہے۔

(دلائل النبوۃ، ج ۶، ص ۳۲۶۔۳۲۵)

حضرت انس اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
بے شک اللہ عزوجل نے دنیا کو میرے لیے اٹھالیا اور میں دنیا کی طرف اور قیامت تک دنیا میں جو کچھ ہونے والا ہے اس کو اس طرح دیکھ رہا ہوں جیسے اپنے ہاتھوں کی ہتھیلیوں کو دیکھ رہا ہوں، جو اللہ عزوجل کے حکم سے روشن ہیں، اس نے اپنے نبی کے لیے ان کو روشن کیا، جس طرح پہلے نبیوں کے لیے روشن کیا تھا۔

(حلیۃ الاولیاء، ج ۶، ص ۱۰۱، الجامع الکبیر، رقم الحدیث: ۴۸۴۹، کنز العمال، رقم الحدیث: ۳۱۸۱۰، ۳۱۹۷۹، مجمع الزوائد، ج ۸، ص ۲۸۷)

حضرت عبداللہ بن حوالہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے

marfat.com
Marfat.com

پاس بیٹھے ہوئے تھے، ہم نے آپ ﷺ سے سامان کی کمی، غربت اور افلاس کی شکایت کی۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

تمہیں خوش خبری ہو کیونکہ مجھے تم پر اشیاء کی قلت کی بہ نسبت اشیاء کی کثرت کا زیادہ خوف ہے، بخدا یہ دین تم میں رہے گا حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ تمہارے لیے سرزمین فارس، سرزمین روم اور سرزمین حمیر فتح کر دے گا۔ (الحدیث)

(دلائل النبوۃ، ج ۶، ص ۳۲۷)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نبی کریم ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ آپ ﷺ پر سورہ جمعہ نازل ہوئی جب آپ ﷺ نے یہ آیت پڑھی:

''اور وہ نبی ان میں سے دوسروں کو بھی (کتاب و حکمت کی تعلیم دیتے ہیں اور ان کا باطن صاف کرتے ہیں) جو ابھی ان سے لاحق نہیں ہوئے۔ (الجمعہ: ۳)

تو ایک شخص نے پوچھا یا رسول اللہ ﷺ! یہ لوگ کون ہیں! نبی کریم ﷺ نے اس کو جواب نہیں دیا، حتیٰ کہ اس نے دو یا تین مرتبہ سوال کیا اور ہم میں حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ بھی تھے تو نبی کریم ﷺ نے حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ پر اپنا ہاتھ رکھا اور فرمایا:

اگر ایمان ثریا (ستارے) کے پاس بھی ہو تو ان کی طرف کے لوگ اس کو حاصل کر لیں گے۔

(صحیح البخاری، رقم الحدیث: ۴۸۹۷، صحیح مسلم، فضائل الصحابہ: ۲۳۰ (۲۵۴۶) ۶۳۷۹، سنن الترمذی، رقم الحدیث: ۳۳۱۷)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

بنو اسرائیل کا ملکی نظام ان کے نبی چلاتے تھے، جب ایک نبی فوت ہو جاتا تو اس کی جگہ دوسرا نبی آ جاتا، اور میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا اور عنقریب خلفاء ہوں گے اور بہت ہوں گے، صحابہ نے پوچھا پھر آپ ﷺ کیا حکم دیتے ہیں۔ فرمایا:

پہلے کی بیعت سے وفا کرو، پھر پہلے کی، اور ان کے حقوق ادا کرو، کیونکہ اللہ عزوجل ان

marfat.com
Marfat.com

سے سوال کرے گا کہ انہوں نے عوام کے ساتھ کس طرح معاملہ کیا۔

(صحیح البخاری، رقم الحدیث: ۲۴۵۵، صحیح مسلم، الامارہ: ۴۴ (۱۸۴۲) ۴۶۹۱، سنن ابن ماجہ، رقم الحدیث: ۲۸۷۱)

حضرت سفینہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

خلافت تیس سال رہے گی پھر اللہ جس کو چاہے گا ملک دے دے گا۔

(سنن ابوداؤد، رقم الحدیث: ۴۶۴۶، مسند احمد، ج ۵، ص ۴۴، دلائل النبوت، ج ۶، ص ۳۴۱)

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی خلافت دو سال چار ماہ رہی (دس دن کم تھے) حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت دس سال چھ ماہ چار دن رہی، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی خلافت بارہ دن کم بارہ سال رہی اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خلافت دو یا تین ماہ کم پانچ سال رہی۔

(دلائل النبوت، ج ۶، ص ۳۴۲-۳۴۱)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے اپنے مرض الموت میں فرمایا:

میرے لیے ابوبکر کو اور اپنے بھائی کو بلاؤ کیونکہ مجھے یہ خوف ہے کہ کوئی (خلافت کی) تمنا کرنے والا تمنا کرے گا اور کہے گا کہ میں (خلافت کے) زیادہ لائق ہوں اور اللہ اور مومنین ابوبکر کے غیر کا انکار کر دیں گے۔

(صحیح مسلم، فضائل الصحابہ: ۱۱، (۲۳۸۷) ۶۰۶۴، سنن ابن ماجہ، رقم الحدیث: ۱۴۶۵،)

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ احد پہاڑ پر چڑھے (ایک راوی کا خیال ہے کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے حراء پہاڑ کہا تھا) اور آپ ﷺ کے ساتھ حضرت ابوبکر، حضرت عمر اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہم تھے۔ وہ پہاڑ لرزنے لگا۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: (اے پہاڑ!) ساکن ہو جا، تجھ پر ایک نبی، ایک صدیق اور دو شہید ہیں۔

(صحیح البخاری، رقم الحدیث: ۳۶۷۵، ۳۶۸۶، ۳۶۹۹، سنن الترمذی، رقم الحدیث: ۳۷۱۷، سنن ابوداؤد، رقم الحدیث: ۴۶۵۱)

marfat.com

Marfat.com

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب یہ آیت نازل ہوئی:

''اے ایمان والو! نبی کریم ﷺ کی آواز پر اپنی آوازوں کو بلند نہ کرو۔'' (الحجرات:۲)

تو حضرت ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ اپنے گھر میں بیٹھ گئے اور کہا میں اہل دوزخ سے ہوں اور نبی کریم ﷺ کی مجلس میں حاضر نہیں ہوئے، نبی کریم ﷺ نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے ان کے متعلق پوچھا اور فرمایا: اے ابو عمرو! ثابت کا کیا حال ہے؟ کیا وہ بیمار ہے؟ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے کہا وہ میرا پڑوسی ہے اور مجھے اس کی بیماری کا کوئی علم نہیں، پھر حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے ان سے رسول اللہ ﷺ کے دریافت کرنے کا ذکر کیا، حضرت ثابت رضی اللہ عنہ نے کہا یہ آیت نازل ہو چکی ہے اور تمہیں معلوم ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے سامنے میری آواز سب سے اونچی ہے، پس میں اہل دوزخ سے ہوں، حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے اس بات کا ذکر کیا آپ ﷺ نے فرمایا:

بلکہ وہ اہل جنت میں سے ہے۔

(صحیح البخاری، رقم الحدیث: ۴۸۴۶۔ امام مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ جب حضرت ثابت رضی اللہ عنہ ہمارے درمیان چلتے تھے تو ہم یقین کرتے تھے کہ یہ جنتی ہیں۔ (رقم الحدیث: ۳۱۰) حضرت ثابت رضی اللہ عنہ مسیلمہ کذاب کے خلاف جہاد کرتے ہوئے شہید ہوئے۔ دلائل النبوۃ، ج ۶، ص ۳۵۵، المستدرک، ج ۳، ص ۲۳۴، مجمع الزوائد، ج ۹، ص ۳۲۲)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ مجھ سے یہ بیان کیا گیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ایک دن میں سویا ہوا تھا تو میں نے خواب میں دیکھا کہ میرے ہاتھوں میں سونے کے دو کنگن رکھے گئے ہیں، میں ان سے گھبرا گیا اور مجھ کو وہ ناگوار لگے پھر مجھے اجازت دی گئی کہ میں ان کو پھونک سے اڑا دوں، سو میں نے پھونک مار کر ان کو اڑا دیا۔ عبید اللہ نے کہا ان میں سے ایک عنسی تھا جس کو فیروز نے یمن میں قتل کیا اور دوسرا مسیلمہ تھا۔

(صحیح البخاری، رقم الحدیث: ۷۰۳۴، صحیح مسلم، الرؤیا: ۲۲، (۲۲۷۴) ۵۸۲۶، سنن الترمذی، رقم الحدیث: ۲۲۹۹)

marfat.com
Marfat.com

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: شیطان اس سے مایوس ہوگیا ہے کہ جزیرہ عرب میں نمازی اس کی عبادت کریں لیکن وہ ان میں اختلاف اور نزاع پیدا کرنے کے لیے مایوس نہیں ہے۔

(صحیح مسلم، المنافقین: ۶۵ (۲۸۱۲) ۶۹۷۰، سنن الترمذی، رقم الحدیث: ۱۹۴۴)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی صاحبزادی سیدتنا فاطمہ زہراء رضی اللہ عنہا کو بلایا اور ان سے سرگوشی کی وہ رونے لگیں، پھر دوبارہ سرگوشی کی تو وہ ہنسنے لگیں، حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا رسول اللہ ﷺ نے کیا سرگوشی کی تھی جس پر آپ رضی اللہ عنہا روئیں اور پھر سرگوشی کی تو آپ رضی اللہ عنہا ہنسیں، حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا آپ ﷺ نے مجھ سے سرگوشی کر کے مجھے اپنی وفات کی خبر دی تو میں روئی پھر سرگوشی کر کے یہ خبر دی کہ آپ ﷺ کے اہل میں سے سب سے پہلے میں آپ ﷺ کے ساتھ لاحق ہوں گی تو پھر میں ہنس دی۔

(صحیح البخاری، رقم الحدیث: ۳۶۲۵، صحیح مسلم، فضائل صحابہ: ۹۸ (۲۴۵۰) ۶۱۹۶)

حضرت ام ورقہ بنت عبداللہ بن الحارث رضی اللہ عنہا کی ملاقات کے لیے رسول اللہ ﷺ تشریف لے جاتے اور آپ ﷺ نے ان کا نام الشہیدۃ رکھا تھا، وہ قرآن کی حافظہ تھیں، جب رسول اللہ ﷺ غزوہ بدر کے لیے تشریف لے گئے تو انہوں نے کہا آپ ﷺ مجھے اجازت دیں تو میں بھی آپ ﷺ کے ساتھ جاؤں اور زخمیوں کی مرہم پٹی اور بیماروں کی تیمارداری کروں، شاید اللہ تعالیٰ مجھے شہادت عطا فرمائے، آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ تم کو شہادت عطا فرمائے گا اور آپ ﷺ ان کو الشہیدہ کہتے تھے، اور نبی کریم ﷺ نے ان کو حکم دیا تھا کہ وہ اپنے گھر کی خواتین کی امامت کیا کریں، ان کو مال غنیمت میں سے ایک باندی اور ایک غلام ملا تھا، جن کو انہوں نے مدبر کر دیا تھا (یعنی ان سے کہہ دیا تھا کہ

marfat.com
Marfat.com

میرے مرنے کے بعد تم آزاد ہو) حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں ان دونوں نے حضرت ام ورقہ رضی اللہ عنہا کو قتل کر دیا اور دونوں بھاگ گئے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے حکم سے ان کو پکڑ لیا گیا اور ان دونوں کو سولی پر لٹکایا، مدینہ میں ان کو سب سے پہلی سولی دی گئی تھی، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا رسول اللہ ﷺ نے سچ فرمایا تھا، آپ ﷺ فرماتے تھے چلو الشہیدہ کی زیارت کے لیے چلیں۔

(مسند احمد، ج ۱۸، رقم الحدیث: ۲۷۱۵۸، ۲۷۱۵۷، اس حدیث کی سند صحیح ہے، المستدرک، ج ۱، ص ۱۶۱، رقم الحدیث: ۵۹۲، صحیح ابن خزیمہ، ج ۳، ص ۸۹، رقم الحدیث: ۱۶۷۶، سنن کبریٰ للبیہقی، ج ۳، ص ۱۳۰، دلائل النبوۃ، ج ۶، ص ۳۸۱)

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے اپنے گھر میں وضو کیا اور سوچا آج میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ رہوں گا، آپ ﷺ مسجد میں نہیں تھے، میں آپ ﷺ کی تلاش میں نکلا آپ ﷺ اریس نامی کنویں کی منڈیر پر کنویں میں ٹانگیں لٹکائے ہوئے بیٹھے تھے، میں اس کے دروازہ پر چلا گیا اور میں نے سوچا کہ میں آج رسول اللہ ﷺ کا دربان بنوں گا، تھوڑی دیر بعد کسی نے دروازہ کھٹکھٹایا میں نے پوچھا کون ہے، آنے والے نے کہا ابوبکر! میں نے کہا ٹھہریں، پھر رسول اللہ ﷺ سے ان کے لیے اجازت طلب کی آپ ﷺ نے فرمایا: ان کو اجازت دے دو، اور ان کو جنت کی بشارت دو، حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ آ کر رسول اللہ ﷺ کی دائیں جانب منڈیر پر ٹانگیں لٹکا کر بیٹھ گئے۔ تھوڑی دیر بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دروازے پر دستک دی، میں نے کہا ٹھہریں اور رسول اللہ ﷺ سے ان کے لیے اجازت طلب کی، آپ ﷺ نے فرمایا: ان کو اجازت دے دو اور ان کو جنت کی بشارت دے دو، وہ آ کر رسول اللہ ﷺ کی بائیں جانب منڈیر پر ٹانگیں لٹکا کر بیٹھ گئے۔ اس کے بعد حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے دروازہ پر دستک دی، میں نے کہا ٹھہریں اور رسول اللہ ﷺ سے ان کے لیے اجازت طلب کی، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

marfat.com
Marfat.com

ان کو اجازت دے دو، اور جنت کی بشارت دو ان مصائب اور فتنوں کے ساتھ جو ان کو لاحق ہوں گے۔

(صحیح البخاری، رقم الحدیث: ۳۶۹۳، صحیح مسلم، فضائل الصحابۃ: ۲۹ (۲۴۰۳) ۶۰۹۷، سنن الترمذی، رقم الحدیث: ۳۷۱۰)

حضرت مرہ بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فتنوں کا ذکر کیا اور بتایا کہ وہ عنقریب واقع ہونے والے ہیں، اس وقت ایک شخص کپڑے سے اپنے آپ کو ڈھانپے ہوئے گزرا، نبی کریم ﷺ نے فرمایا: یہ شخص اس وقت ہدایت پر ہوگا، میں نے کھڑے ہو کر دیکھا تو وہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ تھے، میں نے پھر آپ ﷺ کی طرف رخ کر کے پوچھا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں!

(سنن الترمذی، رقم الحدیث: ۳۷۲۴، صحیح ابن حبان، رقم الحدیث: ۶۹۱۴، مصنف ابن ابی شیبہ، ج ۱۲، ص ۴۰، المعجم الکبیر، ج ۲۰، ص ۷۵۲، مسند احمد، ج ۷، رقم الحدیث: ۲۰۳۷۴)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فتنوں کا ذکر کیا۔ پھر آپ ﷺ نے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے متعلق فرمایا کہ یہ شخص فتنوں میں مظلوماً قتل کیا جائے گا۔

(سنن الترمذی، رقم الحدیث: ۳۷۲۸)

ابو سہلہ بیان کرتے ہیں کہ جن دنوں میں حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ اپنے گھر میں محصور تھے۔ انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے ایک عہد لیا تھا اور میں اس پر صابر ہوں۔

(سنن الترمذی، رقم الحدیث: ۳۷۳۱، سنن ابن ماجہ، رقم الحدیث: ۱۱۳)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کے متعلق فرمایا:

جس وقت وہ خندق کھود رہے تھے آپ ﷺ نے ان کے سر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے فرمایا: اے ابن سمیہ افسوس ہے! تم کو ایک باغی گروہ قتل کرے گا۔

marfat.com
Marfat.com

(صحیح مسلم، الفتن: ۷۰۔ ۱(۲۹۱۵) ۷۱۸۷)

حضرت فضالہ بن ابی فضالہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں اپنے والد حضرت ابو فضالہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی عیادت کے لیے گیا، میرے والد نے کہا کاش آپ رضی اللہ عنہ کی جگہ مجھے اجل آجاتی! حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے یہ عہد لیا تھا کہ میں اس وقت تک نہیں مروں گا حتیٰ کہ مجھے امیر بنا دیا جائے اور میری یہ داڑھی خون سے رنگین ہو جائے یعنی میں شہید ہو جاؤں، حضرت علی رضی اللہ عنہ شہید کر دیے گئے اور حضرت ابو فضالہ رضی اللہ عنہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی طرف سے لڑتے ہوئے جنگ صفین میں شہید ہوئے۔

(اس حدیث کی سند صحیح ہے۔ مسند احمد، ج ۱ رقم الحدیث: ۸۰۲، الطبقات الکبریٰ، ج ۳، ص ۳۴، مجمع الزوائد، ج ۹، ص ۱۳۷۔ ۱۳۶، دلائل النبوت، ج ۶، ص ۴۳۸)

حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے دیکھا رسول اللہ ﷺ منبر پر بیٹھے ہوئے تھے اور حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما آپ ﷺ کے پہلو میں تھے آپ ﷺ کبھی لوگوں کی طرف متوجہ ہوتے اور کبھی ان کی طرف متوجہ ہوتے، آپ ﷺ نے فرمایا: میرا یہ بیٹا سردار ہے، امید ہے کہ اللہ اس کے سبب سے مسلمانوں کی دو جماعتوں میں صلح فرما دے گا۔

(صحیح البخاری، رقم الحدیث: ۲۷۰۴، مشکوٰۃ، رقم الحدیث: ۶۱۴۴، مسند احمد، ج ۵، ص ۴۹)

عمار بن ابی عمار بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا میں نے خواب میں دیکھا کہ نبی کریم ﷺ کے بال بکھرے ہوئے اور غبار آلود ہیں اور آپ ﷺ دو پہر کے وقت ایک شیشی اٹھائے ہوئے ہیں جس میں خون بھرا ہوا ہے، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ پر میرے ماں باپ فدا ہوں یہ کیا چیز ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ حسین اور ان کے اصحاب کا خون ہے میں آج دن سے لے کر اب تک یہ خون جمع کرتا رہا

marfat.com
Marfat.com

ہوں۔ ہم نے وہ دن یاد رکھا پھر معلوم ہوا کہ حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کو اسی دن شہید کیا گیا تھا۔

(مسند احمد، ج ۲، رقم الحدیث: ۲۱۶۵، ج ۳، رقم الحدیث: ۲۵۵۳، اس حدیث کی سند صحیح ہے)

حضرت عباس بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے اپنے بیٹے حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ کو کسی کام سے رسول اللہ ﷺ کے پاس بھیجا، انہوں نے آپ ﷺ کے پاس ایک شخص کو بیٹھے ہوئے دیکھا تو وہ لوٹ آئے۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے کہا میں نے اپنے بیٹے کو آپ ﷺ کے پاس کسی کام سے بھیجا تھا وہ آپ ﷺ کے پاس ایک شخص کو دیکھ کر لوٹ آئے، اور بات نہ کر سکے، آپ ﷺ نے فرمایا: تم کو معلوم ہے وہ شخص کون تھا، وہ شخص جبریل علیہ السلام تھے اور (حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما) اس وقت تک فوت نہیں ہوں گے جب تک نابینا نہ ہو جائیں اور ان کو علم دیا جائے گا۔

(مسند احمد، رقم الحدیث: ۲۶۷۹، ۲۸۴۸، طبع جدید، المعجم الکبیر، رقم الحدیث: ۱۰۵۸۴، ۱۲۸۳۶، مسند احمد کی سند صحیح ہے)

حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

عنقریب تم مصر کو فتح کرو گے اور یہ وہ زمین ہے جس میں قیراط کا ذکر کیا جاتا ہے تم وہاں کے رہنے والوں کے ساتھ خیر خواہی کرنا کیونکہ ان کا ذمہ اور رحم ہے۔ (ذمہ سے مراد حرمت اور حق ہے اور رحم سے مراد یہ ہے کہ حضرت ہاجرہ رضی اللہ عنہا، حضرت اسماعیل علیہ السلام کی والدہ مصری تھیں)

(صحیح مسلم، فضائل الصحابہ، ۲۲۷، (۲۵۴۳) ۶۳۷۵، مسند احمد، ج ۶، ص ۱۷۴)

حضرت ابو واقد لیثی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب حنین کی طرف گئے تو مشرکین کے ایک درخت کے پاس سے گزرے جس کو ذات انواط کہا جاتا تھا، جس پر وہ اپنے ہتھیار لٹکاتے تھے۔ مسلمانوں نے کہا یا رسول اللہ ﷺ! ہمارے لیے بھی

marfat.com
Marfat.com

ایک ایسا ذات انواط بنا دیجئے جیسا ان کے لیے ذات انواط ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: سبحان اللہ! یہ تو ایسا ہے جیسا حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قوم نے کہا تھا ہمارے لیے بھی ایسا خدا بنا دیں جیسے ان کے خدا ہیں، اس ذات کی قسم! جس کے قبضہ وقدرت میں میری جان ہے تم ضرور اپنے سے پہلے لوگوں کے طریقوں پر سوار ہو گے۔

(سنن الترمذی، رقم الحدیث، ۲۱۸۷)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ ہر سو سال کے سر پر (صدی کی انتہا یا ابتداء پر) اس امت کے لیے اس شخص کو مبعوث کرے گا جو ان کے لیے ان کے دین کی تجدید کرے گا۔ (یعنی بدعات کو مٹائے گا اور جن احکام پر مسلمانوں نے عمل کرنا چھوڑ دیا تھا ان پر عمل کروائے گا۔)

(سنن ابوداؤد، رقم الحدیث: ۴۲۹۱)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی آخری زندگی میں ایک رات میں عشاء کی نماز پڑھائی اور جب سلام پھیر لیا تو فرمایا: مجھے یہ بتاؤ یہ کون سی رات ہے کیونکہ اس کے ایک سو سال بعد ان لوگوں میں سے کوئی زندہ نہیں رہے گا جو روئے زمین پر اب زندہ ہیں۔

(صحیح البخاری، رقم الحدیث: ۶۰۱، صحیح مسلم، فضائل الصحابہ، رقم الحدیث: ۲۱۷، (۲۵۳۷) ۶۳۶۱، سنن ابو داؤد، رقم الحدیث: ۴۳۴۸، سنن الترمذی، رقم الحدیث: ۲۲۵۸)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ اہل خیبر میں سے ایک یہودیہ نے ایک بھنی ہوئی بکری میں زہر ملا دیا پھر وہ نبی کریم ﷺ کو پیش کی۔ نبی کریم ﷺ نے اس بکری کی ایک دستی لی اور اس میں سے کھایا اور آپ ﷺ کے اصحاب میں سے ایک جماعت نے بھی اس میں سے کھایا، پھر نبی کریم ﷺ نے اپنے اصحاب سے کہا اپنے ہاتھ روک لو، اور نبی ﷺ نے اس یہودیہ کو بلوایا اور فرمایا کیا تم نے اس بکری میں زہر ملایا تھا؟

marfat.com
Marfat.com

اس نے کہا ہاں! آپ ﷺ کو کس نے خبر دی؟ نبی کریم ﷺ نے اپنے ہاتھ میں پکڑے ہوئے دست کی طرف اشارہ کیا مجھے اس نے خبر دی ہے۔ اس نے کہا ہاں، آپ ﷺ نے فرمایا تم نے کس لیے ایسا کیا تھا؟ اس نے کہا میں نے سوچا اگر یہ نبی ہیں تو ان کو اس زہر سے نقصان نہیں ہوگا اور اگر یہ نبی نہیں ہیں تو ہماری خلاصی ہو جائے گی۔ نبی کریم ﷺ نے اس کو معاف کر دیا اور اس کو سزا نہیں دی، اور آپ ﷺ کے بعض اصحاب جنہوں نے اس بکری کا گوشت کھایا تھا وہ فوت ہو گئے اور نبی کریم ﷺ نے اس بکری سے کھائے ہوئے گوشت کی وجہ سے پیٹھ کے اوپر گردن کے نیچے فصد لگوائی۔ بنو بیاضہ کے آزاد شدہ غلام نے یہ فصد لگائی تھی۔

(سنن داری، رقم الحدیث: ۶۸، سنن ابو داؤد، رقم الحدیث: ۴۵۱۰، الادب المفرد، رقم الحدیث: ۲۴۳)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب خیبر فتح ہو گیا تو رسول اللہ ﷺ کو ایک بکری تحفہ میں پیش کی گئی جو زہر سے آلود تھی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

یہاں جتنے یہودی ہیں ان سب کو جمع کرو، یہودیوں کو جمع کیا گیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں تم سے ایک چیز کے متعلق سوال کرتا ہوں؟ کیا تم مجھ سے سچ بولو گے؟ انہوں نے کہا ہاں !اے ابوالقاسم! تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

تمہارا باپ کون ہے؟ انہوں نے کہا: ہمارا باپ فلاں ہے۔ پس رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم نے جھوٹ بولا بلکہ تمہارا باپ فلاں ہے۔ تب یہودیوں نے کہا آپ ﷺ نے سچ کہا اور نیک کام کیا، پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں تم سے ایک چیز کے متعلق سوال کرتا ہوں کیا تم مجھے سچ سچ بتا دو گے؟ انہوں نے کہا ہاں !اے ابوالقاسم، اور اگر ہم نے جھوٹ بھی بولا تو آپ ﷺ کو ہمارے جھوٹ کا علم ہو جائے گا جیسا کہ آپ ﷺ کو ہمارے باپ کے متعلق علم ہو گیا۔ تب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اہل دوزخ کون ہیں؟ انہوں نے کہا ہم اس میں تھوڑی دیر رہیں گے، پھر ہمارے بعد تم لوگ دوزخ میں جاؤ گے! تب رسول اللہ ﷺ نے

marfat.com
Marfat.com

فرمایا تم دوزخ میں دفع ہو جاؤ، بہ خدا ہم تمہارے بعد اس میں کبھی نہیں جائیں گے، پھر آپ ﷺ نے فرمایا اگر میں تم سے کسی چیز کے متعلق سوال کروں تو کیا سچ سچ بتاؤ گے؟ انہوں نے کہا ہاں! آپ ﷺ نے فرمایا تم نے اس بکری میں زہر ملایا تھا؟ انہوں نے کہا ہاں! آپ ﷺ نے پوچھا تم کو اس کام پر کس چیز نے برانگیختہ کیا؟ انہوں نے کہا ہم نے یہ ارادہ کیا تھا کہ اگر آپ ﷺ جھوٹے ہیں تو ہم کو آپ ﷺ سے نجات مل جائے گی اور اگر آپ ﷺ نبی ہیں تو یہ زہر آپ ﷺ کو ضرر نہیں دے گا۔

(صحیح البخاری، رقم الحدیث: ۵۷۷۷، مسند احمد، ج ۲، ص ۴۵۱)

انصار کے ایک آدمی سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک جنازہ میں گئے، آپ ﷺ قبر کھودنے والے کو وصیت فرما رہے تھے کہ پیروں کی جانب سے قبر کو کشادہ کرو، اور سر کی جانب سے قبر کو کشادہ کرو، جب آپ ﷺ واپس ہوئے تو ایک عورت کی طرف سے دعوت دینے والا آیا، آپ ﷺ نے اس کی دعوت کو قبول کر لیا اور ہم بھی آپ ﷺ کے ساتھ تھے، پس کھانا لایا گیا، آپ ﷺ نے اپنا ہاتھ رکھا، پھر قوم نے اپنا ہاتھ رکھا، سب نے کھایا، ہم نے رسول اللہ ﷺ کی طرف دیکھا آپ ﷺ اپنے منہ میں ایک لقمہ چبا رہے تھے، آپ ﷺ نے فرمایا مجھے یہ علم ہوا ہے کہ یہ اس بکری کا گوشت ہے جس کو اس کے مالک کی مرضی کے بغیر لیا گیا ہے، پھر اس عورت کو بلایا گیا اس نے کہا یا رسول اللہ ﷺ! میں نے کسی کو نقیع (بکریاں فروخت کرنے کی جگہ، منڈی کی طرف بھیجا، تا کہ میرے لیے بکری خرید لی جائے، تو بکری نہیں ملی، میں نے اپنے پڑوسی کو پیغام بھیجا جس نے ایک بکری خریدی تھی کہ وہ بکری مجھے قیمت کے عوض بھیج دے تو وہ پڑوسی نہیں ملا، میں نے اس کی بیوی کو پیغام بھیجا تو اس نے وہ بکری مجھے بھیج دی، تب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یہ کھانا قیدیوں کو کھلا دو۔

(سنن ابوداؤد، رقم الحدیث: ۳۳۳۲، مسند احمد، ج ۵، ص ۲۹۳)

marfat.com
Marfat.com

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ (جنگ بدر کے دن) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

کل یہ فلاں کے گرنے کی جگہ ہے اور آپ ﷺ نے زمین پر ہاتھ رکھا اور کل یہ فلاں کے گرنے کی جگہ ہے اور زمین پر ہاتھ رکھا اور کل یہ فلاں کے گرنے کی جگہ ہے اور زمین پر ہاتھ رکھا۔ پھر حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کہا اس ذات کی قسم جس کے قبضہ وقدرت میں میری جان ہے جس جگہ رسول اللہ ﷺ نے ہاتھ رکھا تھا کوئی شخص اس سے بالکل متجاوز نہیں ہوا (اسی جگہ گر کر مرا) پھر رسول اللہ ﷺ کے حکم سے ان کو گھسیٹ کر بدر کے کنویں میں ڈال دیا گیا۔ مسلم اور نسائی کی روایت میں ہے کل رسول اللہ ﷺ ہمیں کفار بدر کے گرنے کی جگہیں بتارہے تھے اور فرمارہے تھے، کل فلاں یہاں گرے گا۔ انشاء اللہ۔

(سنن ابوداؤد، رقم الحدیث: ۲۶۸۱، صحیح مسلم، المنافقین: ۷۵(۲۸۷۲)۷۰۸۸، سنن نسائی، رقم الحدیث: ۲۰۷۳)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ایک سفر سے تشریف لائے اس وقت بڑے زور سے آندھی چلی لگتا تھا کہ سوار دفن ہو جائیں گے، تب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ایک منافق کی موت کی وجہ سے یہ آندھی بھیجی گئی ہے، جب ہم مدینہ کو پہنچے تو ایک بہت بڑا منافق مر چکا تھا۔

(صحیح مسلم، المنافقین: ۱۵(۲۷۸۲)۶۹۰۸، مسند احمد، ج ۳، ص ۳۱۵)

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ سے کچھ چیزوں کے متعلق سوال کیا گیا جن کو آپ ﷺ نے ناپسند کیا، جب بکثرت سوال کیے گئے تو آپ ﷺ غضب ناک ہوئے پھر آپ ﷺ نے لوگوں سے کہا تم جو چاہتے ہو مجھ سے سوال کرو، ایک شخص نے کہا میرا باپ کون ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا تمہارا باپ سالم ہے شیبہ کا آزاد کردہ غلام، جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ کے چہرے پر غضب کے آثار دیکھے تو عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ ہم اللہ عزوجل سے توبہ کرتے ہیں۔

marfat.com
Marfat.com

(صحیح البخاری، رقم الحدیث: ۹۲، ۷۲۹۱)

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے جنگ خیبر کے دن فرمایا کل میں یہ جھنڈا ضرور اس شخص کو دوں گا جس کے ہاتھوں پر اللہ تعالیٰ فتح عطا فرمائے گا، وہ اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہوگا اور اللہ اور اس کا رسول اس سے محبت کرتے ہیں، وہ تمام رات مسلمانوں نے اس بے چینی میں گزاری کہ آپ ﷺ کس کو جھنڈا عطا فرماتے ہیں، صبح کو تمام مسلمان رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور سب کو اس جھنڈے کے عطا کیے جانے کی امید تھی، آپ ﷺ نے پوچھا علی بن ابی طالب کہاں ہیں؟ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ ان کی آنکھوں میں تکلیف ہے، پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ کو مسلمانوں نے بلایا، وہ لائے گئے، رسول اللہ ﷺ نے ان کی آنکھوں میں لعاب دہن ڈالا اور ان کے لیے دعا کی، وہ تندرست ہو گئے گویا کہ ان کی آنکھوں میں کبھی تکلیف ہی نہ تھی، آپ ﷺ نے ان کو جھنڈا عطا فرمایا، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا یا رسول اللہ ﷺ! میں ان سے اس وقت تک قتال کروں گا حتیٰ کہ وہ ہماری طرح (مسلمان) نہ ہو جائیں، آپ ﷺ نے فرمایا اطمینان سے جانا، حتیٰ کہ تم ان کے علاقہ میں پہنچ جاؤ، پھر ان کو اسلام کی دعوت دینا، اور ان کو یہ بتانا کہ ان پر اللہ کا کیا حق واجب ہے، اللہ کی قسم! اللہ تمہارے سبب سے کسی ایک شخص کو ہدایت دے دے تو وہ تمہارے لیے سرخ اونٹوں سے بہتر ہے۔

(صحیح البخاری، رقم الحدیث: ۳۷۰۱، ۳۰۰۹، صحیح مسلم، فضائل الصحابہ: ۳۴ (۲۴۰۶) ۶۱۰۶)

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حجۃ الوداع میں میری اس بیماری میں عیادت کی جس کی وجہ سے میں موت کے کنارے پہنچ گیا تھا، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ دیکھ رہے ہیں کہ مجھے کتنی تکلیف ہے اور میں مال دار ہوں اور میری صرف ایک بیٹی ہے کیا میں اپنا دو تہائی مال صدقہ کر دوں؟ آپ ﷺ

marfat.com

Marfat.com

نے فرمایا: نہیں! میں نے کہا کیا نصف مال صدقہ کردوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں، پھر آپ ﷺ نے فرمایا: تہائی مال صدقہ کرو، تہائی مال بہت ہے، اگر تم اپنے وارثوں کو خوشحال چھوڑو تو وہ اس سے بہتر ہے کہ تم ان کو فقراء چھوڑو اور وہ لوگوں کے آگے ہاتھ پھیلائیں، اور تم اللہ کی رضا جوئی کے لیے جو خرچ بھی کرو گے تم کو اس میں اجر دیا جائے گا حتیٰ کہ تم جو لقمہ اپنی بیوی کے منہ میں رکھو گے اس پر بھی اجر ملے گا، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! کیا میں اپنے احباب کے پیچھے رہ جاؤں گا۔ (یعنی حج کے بعد ان کے ساتھ مدینہ نہ جاسکوں گا؟) آپ ﷺ نے فرمایا تم ہرگز پیچھے نہیں رہو گے، تم اللہ کی رضا جوئی کے لیے جو بھی کرو گے، تمہارے درجے اس سے زیادہ اور بلند ہوں گے اور شاید کہ تم بعد میں زندہ رہو اور تم سے ایک قوم کو فائدہ اور دوسری کو نقصان ہو، اے اللہ! میرے اصحاب کی ہجرت کو قائم رکھ اور ان کو ان کی ایڑیوں پر نہ لوٹا، لیکن سعد بن خولہ پر افسوس ہے، حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے کہا رسول اللہ ﷺ نے ان پر اس لیے افسوس کیا کہ وہ مکہ میں ہی فوت ہوگئے تھے۔ (حضرت سعد رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے وصال کے بعد تک زندہ رہے انہوں نے ایران کو فتح کیا جس سے مسلمانوں کو نفع اور مجوسیوں کو نقصان ہوا۔)

(صحیح البخاری، رقم الحدیث: ۴۴۰۹، صحیح مسلم، الوصیۃ: ۵، (۱۶۲۸) ۴۱۳۱، سنن ابو داؤد، رقم الحدیث: ۲۸۶۴، سنن الترمذی، رقم الحدیث: ۲۱۲۳، سنن ابن ماجہ، رقم الحدیث: ۲۷۰۸، سنن النسائی، رقم الحدیث: ۳۶۲۶)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس وقت تک قیامت قائم نہیں ہوگی جب تک کہ تم اس قوم سے جنگ نہ کرو جو بالوں والے چمڑے کی جوتیاں پہنیں گے اور حتیٰ کہ تم ترکوں سے قتال نہ کرو، جن کی آنکھیں چھوٹی ہوں گی اور ناک چپٹی ہوگی اور ان کے چہرے ہتھوڑوں سے کوٹی ہوئی ڈھالوں کی مانند ہوں گے۔

(صحیح البخاری، رقم الحدیث: ۳۵۸۷، صحیح مسلم، الفتن: ۶۲ (۲۹۱۲) ۷۱۷۷، سنن ابو داؤد، رقم الحدیث: ۴۳۰۴، سنن

marfat.com
Marfat.com

الترمذی، رقم الحدیث:۲۲۲۲، سنن ابن ماجہ، رقم الحدیث:۴۰۹۶)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے:

تم یہود سے قتال کرو گے اور تم ان پر مسلط ہو جاؤ گے، حتیٰ کہ ایک پتھر یہ کہے گا کہ اے مسلمان! میرے پیچھے ایک یہودی ہے۔ اس کو قتل کر دو۔

(صحیح البخاری، رقم الحدیث:۳۵۹۳، صحیح مسلم، الفتن ۷۹(۲۹۲۲)۷۲۰۲)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہم سے غزوہ ہند کا وعدہ کیا کہ اگر میں اس غزوہ کو پالوں تو میں اس میں اپنی جان اور مال کو خرچ کروں اگر میں اس میں شہید ہو گیا تو میں سب سے افضل شہید ہوں گا اور اگر میں لوٹ آیا تو میں جہنم سے آزاد ہوں گا۔

(سنن النسائی، رقم الحدیث:۳۱۷۴،۳۱۷۳)

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ تشریف لے گئے اور اہل احد پر نماز جنازہ پڑھی، پھر آپ ﷺ منبر کی طرف مڑ گئے، (یعنی مسجد کی طرف تشریف لے گئے) آپ ﷺ نے فرمایا: میں تمہارا پیش رو ہوں، اور میں تم پر گواہ ہوں، اور بے شک اللہ کی قسم! میں اب بھی اپنے حوض کی طرف ضرور دیکھ رہا ہوں، اور بے شک مجھے تمام روئے زمین کے خزانوں کی چابیاں عطا کی گئی ہیں، اور بیشک اللہ کی قسم! مجھے یہ خوف نہیں ہے کہ میرے بعد تم (سب) مشرک ہو جاؤ گے البتہ مجھے یہ خوف ہے کہ میرے بعد تم دنیا میں رغبت کرو گے۔

(صحیح البخاری، رقم الحدیث:۱۳۴۴، صحیح مسلم، الفتن:۳۰(۲۲۹۶)۵۸۶۴، سنن ابوداؤد، رقم الحدیث:۳۲۲۳،۳۲۲۴، سنن النسائی، رقم الحدیث:۱۹۵۴)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے جنگ بدر کے دن اہل جاہلیت کا فدیہ چار سو (درہم) مقرر کیا، اور حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے یہ دعویٰ

marfat.com

Marfat.com

کیا کہ ان کے پاس بالکل مال نہیں ہے، تب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

اچھا تو وہ مال کہاں ہے جو تم نے اور ام الفضل نے مل کر دفن کیا تھا اور تم نے کہا تھا کہ اگر میں اس مہم میں کام آگیا تو یہ مال میرے ان بیٹوں کا ہے: الفضل، عبداللہ اور قثم۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے کہا اللہ کی قسم! مجھے اب یقین ہو گیا کہ آپ ﷺ واقعی اللہ کے رسول ہیں، اس بات کا میرے اور ام الفضل کے سوا کسی کو علم نہیں تھا۔

(سبل الہدیٰ والرشاد، ج ۴، ص ۶۹)

امام ابن سعد، عبداللہ بن حارث بن نوفل سے روایت کرتے ہیں کہ جب جنگ بدر کے دن نوفل کو قید کیا گیا تو نبی کریم ﷺ نے ان سے فرمایا اپنی جان کے فدیہ میں وہ نیزہ دو جو جدہ میں ہے، انہوں نے کہا اللہ کی قسم! اللہ کے بعد میرے علاوہ کسی کو یہ علم نہیں تھا کہ میرے پاس جدہ میں نیزہ ہے۔

(سبل الہدیٰ والرشاد، ج ۴، ص ۶۹)

عاصم بن زید السکونی بیان کرتے ہیں کہ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو جب نبی کریم ﷺ نے یمن کی طرف بھیجا، ان کے ساتھ نبی کریم ﷺ بھی باہر نکلے، آپ ﷺ ان کو وصیت فرما رہے تھے، حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سوار تھے اور نبی کریم ﷺ ان کے ساتھ پیدل چل رہے تھے۔ جب آپ ﷺ نصیحت سے فارغ ہوئے تو فرمایا:

اے معاذ! امید ہے کہ اس سال کے بعد تم مجھ سے ملاقات نہیں کرو گے اور شاید کہ تم میری مسجد اور میری قبر کے پاس سے گزرو، رسول اللہ ﷺ کی جدائی کے خیال سے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ رونے لگے، نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

اے معاذ مت روؤ کیونکہ (آواز سے) رونا شیطان کا کام ہے۔

(مسند احمد، ج ۱۶، رقم الحدیث: ۲۱۹۵۳، دلائل النبوت للبیہقی، ج ۵، ص ۴۰۵-۴۰۴)

ان احادیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب کو ان کے دشمنوں

marfat.com
Marfat.com

پر غلبہ کی خبر دی اور مکہ مکرمہ، بیت المقدس، یمن، شام اور عراق کی فتوحات کی خبریں دیں اور امن کی خبر دی اور یہ کہ کل خیبر حضرت علی کے ہاتھوں سے فتح ہوگا، اور آپ کی امت پر دنیا کی جو فتوحات کی جائیں گی اور وہ قیصر و کسریٰ کے خزانے تقسیم کریں گے، اور ان کے درمیان جو فتنے پیدا ہوں گے، اور امت میں جو اختلاف پیدا ہوگا اور وہ پچھلی امتوں کے طریقے پر چلیں گے، اور کسریٰ اور قیصر کی حکومتیں ختم ہو جائیں گی اور پھر ان کی حکومت قائم نہیں ہوگی اور یہ کہ روئے زمین کو آپ کے لیے لپیٹ دیا گیا ہے اور آپ نے اس کے مشارق اور مغارب کو دیکھ لیا ہے اور یہ کہ آپ کی امت کا ایک گروہ قیامت تک حق پر قائم رہے گا اور آپ نے بنو امیہ اور حضرت معاویہ کی حکومت کی خبر دی اور اہل بیت کی آزمائش اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کی شہادت کی خبر دی، آپ کے اہل بیت میں سب سے پہلے حضرت سیدتنا فاطمہ زہراء رضی اللہ عنہا کی وفات کی خبر دی، اور یہ کہ آپ کے بعد صرف تیس سال تک خلافت رہے گی، اور پھر بادشاہت ہو جائے گی۔ تیس دجالوں کے خروج کی خبر دی، قریش کے ہاتھوں امت کی ہلاکت کی خبر دی، قدریہ اور رافضیہ کے ظہور کی خبر دی، اہل فارس کے دین حاصل کرنے کی خبر دی، اپنی گمشدہ اونٹنی کی خبر دی، جنگ بدر میں کافر کس جگہ گر کر مریں گے یہ خبر دی، حضرت حسن کے صلح کرانے کی خبر دی، حضرت سعد کی حیات کے متعلق خبر دی اور یہ خبر دی آپ کی ازواج میں سے جس کے ہاتھ زیادہ لمبے ہوں گے وہ آپ کے وصال کے بعد آپ سے سب سے پہلے ملیں گی۔ حضرت زید بن صوحان کے ہاتھ کے متعلق پیش گوئی کی، سراقہ کے لیے سونے کے کنگنوں کی خبر دی اور بہت باتوں کی خبر دی۔

اگر یہ کہا جائے کہ آپ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہ پر تہمت کے واقعہ میں پریشان کیوں ہوئے، آپ کی مبارک جوتی میں سانپ تھا آپ نے اسے ظاہر نہیں کیا تو

marfat.com
Marfat.com

اس کا جواب یہ ہے کہ آپ کے ہر کام میں حکمت ہے اور اس کا مطلب یہ نہیں کہ آپ کو ان باتوں کی خبر نہیں تھی۔ اس کی مثال یوں ہے کہ جیسے میں اس وقت پڑھ رہا ہوں اور آپ بیٹھے سن رہے ہیں اب اگر کوئی کہے ہم بیٹھے ہیں اس لئے چل نہیں سکتے یا کھڑے ہیں تو بیٹھ نہیں سکتے تو اس کو کہا جائے گا کہ ہم کسی حکمت کے تحت بیٹھے ہیں اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ ہم چل نہیں سکتے یا ہمارے اندر چلنے کی صلاحیت نہیں ہے۔

...... وسیلہ ......

قرآن مجید میں وسیلہ کا حکم:

يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَابْتَغُوا إِلَيْهِ الْوَسِيلَةَ وَجَاهِدُوا فِي سَبِيلِهِ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ (سورۃ المائدہ آیت: 35)

ترجمہ: اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور اس کی طرف وسیلہ تلاش کرو اور اس کی راہ میں جہاد کرو تاکہ تم کامیاب ہو جاؤ۔

رسول ﷺ کا خود اپنے وسیلہ سے دعا فرمانا:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب حضرت علی رضی اللہ عنہ کی والدہ فاطمہ بنت اسد بن ہاشم رضی اللہ عنہ فوت ہوگئیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کی لحد کھودنے سے فارغ ہو گئے تو آپ ان کی لحد میں لیٹ گئے اور یہ دعا کی:
اللہ ہی زندہ کرتا ہے اور وہی مارتا ہے، اور وہی زندہ ہے جسے موت نہیں آئے گی، اے اللہ! اپنے نبی اور مجھ سے پہلے انبیاء کے وسیلہ سے میری ماں فاطمہ بنت اسد کی مغفرت فرما، ان کو قبر میں سوالوں کے صحیح جواب دینے کی توفیق عطا فرما، ان کی قبر کو وسیع کر، بلاشبہ تو سب سے زیادہ رحم فرمانے والا ہے پھر آپ نے ان کی نماز جنازہ پڑھی اور آپ نے،

marfat.com
Marfat.com

حضرت عباس نے اور حضرت ابو بکر صدیق نے ان کو قبر میں اتارا۔

(مجمع الزوائد ج ۹ ص ۲۵۷۔ ۲۵۶، وفاء الوفاء ج ۳ ص ۸۹۹، ۸۹۸، اس حدیث کو امام طبرانی نے کبیر اور اوسط میں روایت کیا ہے، شیخ ناصر الدین البانی نے بھی اس حدیث کا ذکر کیا ہے۔ توسل: ص ۱۰۲)

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلہ سے دعا کرنا خود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بھی سنت ہے۔

حضرت عثمان بن حنیف بیان کرتے ہیں کہ ایک نابینا شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، اس نے عرض کیا آپ اللہ سے دعا کیجئے کہ اللہ تعالیٰ میری آنکھیں ٹھیک کردے، آپ نے فرمایا اگر تم چاہو تو میں اس کام کو مؤخر کردوں اور یہ تمہارے لیے بہتر ہوگا اور اگر تم چاہو تو (ابھی) دعا کردوں، اس نے کہا آپ دعا کردیجئے، آپ نے فرمایا اچھی طرح وضو کرو، دو رکعت نماز پڑھو اس کے بعد یہ دعا کرو۔

''اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں۔ اور محمد نبی رحمت (صلی اللہ علیہ وسلم) کے وسیلہ سے تیری طرف متوجہ ہوتا ہوں۔ اے محمد! (صلی اللہ علیہ وسلم) میں آپ کے وسیلہ سے اس حاجت میں اپنے رب کی طرف متوجہ ہوا ہوں تاکہ میری یہ حاجت پوری ہو، اے اللہ! نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو میرے لیے شفاعت کرنے والا بنادے۔

(سنن ابن ماجہ ص ۹۹، جامع ترمذی ص ۵۱۵، مسند احمد ج ۴ ص ۱۳۸، مستدرک ج ۱ ص ۵۱۹، مختصر تاریخ دمشق ج ۳ ص ۳۰۴، امام ابن ماجہ، امام ترمذی، امام احمد اور امام حاکم نے اس حدیث کو عمارہ بن خزیمہ بن ثابت کی سند سے روایت کیا ہے اور امام بیہقی اور امام ابن السنی نے اس حدیث کو اس سند کے علاوہ ابو امامہ بن سہل بن حنیف کی سند سے بھی روایت کیا ہے اس روایت میں یہ اضافہ ہے:

قال عثمان : فواللہ ما تفرقنا و لا طال الحدیث حتی دخل الرجل و کانہ لم یکن بہ ضر قط

ترجمہ: ''حضرت عثمان بن حنیف نے کہا بخدا ابھی ہم اس مجلس سے اٹھے نہیں تھے اور نہ ابھی سلسلہ گفتگو دراز ہوا تھا کہ وہ (نابینا) شخص اس حال میں داخل ہوا کہ اس کی آنکھ میں کوئی تکلیف نہیں تھی''۔ (عمل الیوم واللیلہ ص ۲۰۲)

علامہ نووی نے اس حدیث کو امام ابن ماجہ اور امام ترمذی کے حوالوں سے بیان کیا اور اس میں بھی یا محمد کے الفاظ ہیں، علامہ نووی نے لکھا ہے کہ امام ترمذی نے اس حدیث کو حسن لکھا ہے۔ امام نسائی نے اس حدیث کو کبریٰ ج ۶ ص ۱۶۹ میں روایت کیا ہے۔ امام محمد جزری نے اس حدیث کو امام ترمذی، امام حاکم اور امام نسائی کے حوالوں سے ذکر کیا اور اس میں بھی ''یا

marfat.com

Marfat.com

محمدؐ" کے الفاظ ہیں۔ (الاذکار ص ۱۶۷)

حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص اپنے کسی کام سے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے پاس جاتا تھا اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اس کی طرف متوجہ نہیں ہوتے تھے، اور نہ اس کے کام کی طرف دھیان دیتے تھے، ایک دن اس شخص کی حضرت عثمان بن حنیف سے ملاقات ہوئی، اس نے حضرت عثمان بن حنیف سے اس بات کی شکایت کی، حضرت عثمان بن حنیف نے اس سے کہا:

تم وضو خانہ جا کر وضو کرو، پھر مسجد میں جاؤ اور وہاں دو رکعت نماز پڑھو، پھر یہ کہو:

اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اور ہمارے نبی، نبی رحمت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلہ سے تیری طرف متوجہ ہوتا ہوں، اے محمد ﷺ! میں آپ کے واسطے سے آپ کے رب عزوجل کی طرف متوجہ ہوا ہوں تاکہ وہ میری حاجت روائی کرے۔ اور اپنی حاجت کا ذکر کرنا پھر میرے پاس آنا تاکہ میں تمہارے ساتھ جاؤں وہ شخص گیا اور اس نے حضرت عثمان بن حنیف کے بتائے ہوئے طریقہ پر عمل کیا پھر وہ حضرت عثمان بن عفان کے پاس گیا دربان نے ان کے لیے دروازہ کھولا اور ان کو حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے پاس لے گیا، حضرت عثمان نے اس کو اپنے ساتھ مسند پر بٹھایا اور پوچھا تمہارا کیا کام ہے؟ اس نے اپنا کام ذکر کیا۔ حضرت عثمان نے اس کا کام کر دیا اور فرمایا تم نے اس سے پہلے اب تک اپنے کام کا ذکر نہیں کیا تھا اور فرمایا جب بھی تمہیں کوئی کام ہو تو تم ہمارے پاس آ جانا۔ پھر وہ شخص حضرت عثمان کے پاس سے چلا گیا اور جب اس کی حضرت عثمان بن حنیف سے ملاقات ہوئی تو اس نے کہا اللہ تعالیٰ آپ کو جزاء خیر دے، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ میری طرف متوجہ نہیں ہوتے تھے اور میرے معاملہ میں غور نہیں کرتے تھے حتیٰ کہ آپ نے ان سے میری سفارش کی، حضرت عثمان بن حنیف نے کہا بخدا! میں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے کوئی بات نہیں کی، لیکن ایک مرتبہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں

marfat.com
Marfat.com

موجود تھا، آپ کے پاس ایک نابینا شخص آیا اور اس نے اپنے نابینا ہونے کی آپ سے شکایت کی۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم اس پر صبر کرو گے؟ اس نے کہا یا رسول اللہ مجھے راستہ دکھانے والا کوئی نہیں ہے اور مجھے بڑی مشکل ہوتی ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا تم وضو خانے جاؤ اور وضو کرو، پھر دو رکعت نماز پڑھو، پھر ان کلمات سے دعا کرو، حضرت عثمان بن حنیف نے کہا ابھی ہم الگ نہیں ہوئے تھے اور نہ ابھی زیادہ باتیں ہوئی تھیں کہ وہ نابینا شخص آیا اس حال میں کہ اس کی آنکھیں روشن تھیں۔

(یہ حدیث صحیح ہے۔ الترغیب والترہیب ج ۱ ص ۴۷۶۔۴۷۴، مجمع الزوائد ج ۲ ص ۲۷۹)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں ایک سال قحط پڑ گیا تو حضرت بلال بن حارث مزنی رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ پر حاضر ہوئے اور عرض کیا اپنی امت کے لیے بارش کی دعا کیجئے۔

حافظ ابن ابی شیبہ اپنی سند کے ساتھ روایت کرتے ہیں:

مالک الدار، جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے وزیر خوراک تھے وہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں (ایک بار) لوگوں پر قحط آ گیا، ایک شخص (حضرت بلال بن حارث مزنی) رسول اللہ صلی اللہ کی قبر مبارک پر گیا اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! اپنی امت کے لیے بارش کی دعا کیجئے کیونکہ وہ (قحط سے) ہلاک ہو رہے ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس شخص کے خواب میں تشریف لائے اور فرمایا:

عمر (رضی اللہ عنہ) کے پاس جاؤ اور ان کو سلام کہو اور یہ خبر دو کہ تم پر یقیناً بارش ہو گی، اور ان سے کہو تم پر سوجھ بوجھ لازم ہے، تم پر سوجھ بوجھ لازم ہے۔ پھر وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس گئے اور ان کو یہ خبر دی حضرت عمر رضی اللہ عنہ رونے لگے اور کہا:

اے اللہ! میں صر[illegible]ی چیز کو ترک کرتا ہوں جس سے میں عاجز ہوں۔

(المصنف ج ۱۲ ص ۳۲، البدایہ والنہایہ ج ۷ ص ۹۲۔۹۱، الکامل فی التاریخ ج ۲ ص ۳۹۰، فتح الباری ج ۲ ص ۴۹۶۔

marfat.com
Marfat.com

۴۹۵،اس حدیث کو حافظ ابن کثیر اور حافظ ابن حجر عسقلانی نے سنداً صحیح قرار دیا ہے)

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب لوگ قحط میں مبتلا ہوتے تو حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کے وسیلے سے بارش کی دعا کرتے اور یہ عرض کرتے۔ اے اللہ! ہم اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلہ سے بارش کی دعا کیا کرتے تھے، تو، تو ہم پر بارش برساتا تھا (اب) ہم اپنے نبی کے عم (محترم) کو تیری طرف وسیلہ پیش کرتے ہیں، تو، تو ہم پر بارش نازل فرما۔ حضرت انس نے کہا پھر لوگوں پر بارش ہوتی۔

(امام محمد بن اسماعیل بخاری متوفی ۲۵۶ھ، صحیح البخاری، ج ا، رقم الحدیث: ۱۰۱۰)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص اپنے گھر سے نماز پڑھنے کے لیے نکلا اور اس نے یہ دعا کی، اے اللہ! تجھ پر سائلین کا جو حق ہے میں اس کے وسیلہ سے سوال کرتا ہوں، کیونکہ میں بغیر اکڑنے اور اترانے اور بغیر دکھانے اور سنانے کے (محض) تیری ناراضگی کے ڈر اور تیری رضا کی طلب میں نکلا ہوں، سو میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ تو جہنم سے مجھے اپنی پناہ میں رکھنا اور میرے گناہوں کو بخش دینا اور بلاشبہ تیرے سوا کوئی گناہوں کو نہیں بخشے گا۔ (سو جو شخص یہ دعا کرے گا) اللہ تعالیٰ اس کی طرف متوجہ ہوگا اور ستر ہزار فرشتے اس کے لیے استغفار کریں گے۔

(امام ابوعبداللہ محمد بن یزید ابن ماجہ متوفی ۲۷۳ھ، سنن ابن ماجہ، رقم الحدیث: ۷۷۸، مسند احمد ج، ج ۱۰، رقم الحدیث: ۱۱۰۹۹)

عبدالرحمن بن یزید روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کو خوب علم تھا کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ان میں سب سے زیادہ قریب اللہ عزوجل کی طرف وسیلہ ہے۔

(مسند احمد، ج ۵، ص ۳۹۵، اس حدیث کی سند صحیح ہے، مسند احمد، ج ۱۶ رقم الحدیث: ۲۳۲۰۱)

مشکل میں اللہ کے نیک بندوں کو پکارنا شرک نہیں

امام ابن ابی شیبہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

marfat.com
Marfat.com

کراماً کاتبین کے علاوہ اللہ تعالیٰ نے فرشتے مقرر کیے ہیں جو درختوں سے گرنے والے پتوں کو لکھ لیتے ہیں جب تم میں سے کسی شخص کو سفر میں کوئی مشکل پیش آئے تو وہ یہ ندا کرے۔

''اے اللہ کے بندو تم پر اللہ رحم فرمائے میری مدد کرو۔''

(المصنف ج ۱۰ ص ۳۹۰)

حافظ ابو بکر دینوری ابن السنی اپنی سند کے ساتھ روایت کرتے ہیں:

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

جب تم میں سے کسی ایک شخص کی سواری ویران زمین میں بھاگ جائے تو وہ یہ ندا کرے:

اے اللہ کے نیک بندو! اس کو روک لو، اے اللہ کے نیک بندو اس کو روک لو، کیونکہ زمین میں اللہ عزوجل کے کچھ روکنے والے ہیں جو اس کو روک لیتے ہیں۔

(عمل الیوم واللیلہ ص ۱۶۲)

امام بزار اپنی سند کے ساتھ روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

کراماً کاتبین کے سوا، اللہ تعالیٰ کے فرشتے ہیں جو درخت سے گرنے والے پتوں کو لکھ لیتے ہیں، جب تم میں سے کسی شخص کو جنگل کی سرزمین میں کوئی مشکل پیش آئے تو وہ یہ ندا کرے:

اے اللہ کے نیک بندو! میری مدد کرو۔

(کشف الاستار عن زوائد البزار ج ۴ ص ۳۴)

حضرت عتبہ بن غزوان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جب تم میں سے کوئی شخص کسی چیز کو گم کردے جب کہ وہ کسی اجنبی جگہ پر ہو تو اس کو یہ کہنا چاہیے:

''اے اللہ کے بندو میری مدد کرو۔''

کیونکہ اللہ کے کچھ ایسے بندے ہیں جن کو ہم نہیں دیکھتے۔

marfat.com
Marfat.com

(مجمع الزوائد ج ۱۰ ص ۱۳۲)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
کراماً کاتبین کے سوا اللہ کے فرشتے ہیں جو درخت سے گرنے والے پتوں کو لکھ لیتے ہیں جب کسی ویران زمین پر کسی کو مشکل پیش آئے تو وہ یہ ندا کرے:۔

''اے اللہ کے نیک بندو میری مدد کرو۔''

(مجمع الزوائد ج ۱۰ ص ۱۳۲)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
جب تم میں سے کسی ایک کی سواری کسی ویران زمین میں بھاگ جائے تو وہ یہ ندا کرے:

''اے اللہ کے نیک بندو روک لو۔''

کیونکہ زمین میں اللہ تعالیٰ کے روکنے والے ہیں جو اس کو عنقریب روک لیں گے۔

(اس حدیث کو امام ابو یعلی اور طبرانی نے روایت کیا ہے اور طبرانی کی روایت میں یہ اضافہ ہے وہ اس کو تمہارے لیے روک لیں گے۔ مجمع الزوئد ج ۱۰ ص ۱۳۲)

صحابہ کرام اور تابعین رضی اللہ عنھم کے زمانے میں مسلمانوں کا یہ طریقہ تھا کہ وہ مصیبت اور تکلیف کے وقت ''یا محمد'' کہہ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پکارتے تھے۔
جنگ یمامہ میں جب مسیلمہ کذاب اور مسلمانوں کے درمیان گھمسان کی لڑائی ہو رہی تھی، اس کا نقشہ کھینچنے کے بعد علامہ ابن اثیر لکھتے ہیں:
پھر حضرت خالد بن ولید نے (دشمن کو) للکارا اور للکارنے والوں کو دعوت (قتال) دی پھر مسلمانوں نے معمول کے مطابق یا محمداہ کہہ کر نعرہ لگایا، پھر وہ جس شخص کو بھی للکارتے اس کو قتل کر دیتے تھے۔

(الکامل فی التاریخ ج ۲ ص ۲۴۶)

حافظ ابن کثیر بھی جنگ کے اس منظر کو نقل کرنے کے بعد لکھتے ہیں:
پھر حضرت خالد نے مسلمانوں کے معمول کے مطابق نعرہ لگایا اور اس زمانہ میں ان کا

marfat.com
Marfat.com

معمول یا محمد کا نعرہ لگانا تھا۔

(البدایہ والنہایہ ج ۶ ص ۳۲۴)

حافظ ابن اثیر اور ابن کثیر نے یہ وضاحت کی ہے کہ عہد صحابہ اور تابعین میں شدائد اور ابتلاء کے وقت یا محمداہ کہنے کا معمول تھا۔ حافظ ابن حجر عسقلانی نے مطالب عالیہ میں ذکر کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر عیسیٰ میری قبر پر کھڑے ہو کر" یا محمد" کہیں تو میں ان کو ضرور جواب دوں گا۔

(المطالب العالیہ ج ۴ ص ۳۴۹)

نبی کریم ﷺ امت کے اعمال اور احوال جانتے ہیں

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وَيَكُونَ الرَّسُولُ عَلَيْكُمْ شَهِيدًا

اور یہ رسول تم پر گواہ ہو جائیں۔

بکثرت احادیث میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر پچھلی امتیں پیش کی گئیں اور اس امت کے افعال اور اعمال آپ پر پیش کیے گئے اور چونکہ آپ سب کے احوال اور افعال پر مطلع ہیں اس لیے سب کے متعلق گواہی دیں گے۔ قرآن مجید میں ہے:

فَكَيْفَ إِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ بِشَهِيدٍ وَجِئْنَا بِكَ عَلَىٰ هَٰؤُلَاءِ شَهِيدًا (النساء:۴۱)

ترجمہ: "اس وقت کیا حال ہوگا جب ہم ہر امت سے ایک گواہ لائیں گے اور آپ کو ان (سب) پر گواہ بنا کر لائیں گے۔

علامہ بیضاوی نے لکھا ہے کہ ہر نبی اپنی امت کے فاسد عقائد اور برے اعمال کے خلاف گواہی دے گا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تمام نبیوں کی گواہی کی سچائی پر گواہی دیں گے۔ اس آیت سے معلوم ہوا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تمام امتوں کے احوال کو جانتے ہوں گے، کیونکہ بغیر علم کے گواہی جائز نہیں ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے تمام

marfat.com
Marfat.com

امتوں کے احوال اور افعال پر مطلع فرمایا ہے اور ان کی دنیا اور آخرت کا آپ کو علم عطا فرمایا ہے، اور خصوصاً آپ کی امت کے اعمال قبر انور میں آپ پر پیش کیے جاتے ہیں۔

امام احمد بن حنبل روایت کرتے ہیں:

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کی نماز پڑھائی پھر وہاں چاشت کے وقت تک بیٹھے رہے، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہنسے، پھر اسی جگہ بیٹھے رہے پھر آپ نے ظہر، عصر، مغرب اور عشاء پڑھیں اور اس دوران کسی سے بات نہ کی، پھر گھر تشریف لے گئے، لوگوں نے حضرت ابوبکر سے کہا آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا نہیں کہ آج کا دن آپ نے غیر معمولی طور پر گزارا، حضرت ابوبکر نے پوچھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

دنیا اور آخرت کے امور میں سے جو کچھ بھی ہونے والا تھا وہ سب مجھ پر آج پیش کیا گیا، تمام اولین اور آخرین کو ایک میدان میں جمع کیا گیا لوگ گھبرا کر حضرت آدم کے پاس گئے اس حال میں کہ وہ لوگ منہ تک پسینے میں ڈوبے ہوئے تھے۔ الحدیث

(مسند احمد ج ۱ ص ۴، مسند ابوعوانہ ج: ص ۱۷۷۔۱۷۶)

امام مسلم روایت کرتے ہیں:

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھ پر امت کے اچھے اور برے (تمام) اعمال پیش کیے جاتے ہیں، میں نے نیک اعمال میں دیکھا کہ نجاست کو راستہ سے ایک طرف کر دیا گیا، اور برے اعمال میں دیکھا کہ ناک کی رینٹ کو مسجد میں ڈال دیا گیا اور اس کو دفن نہیں کیا گیا۔

(صحیح مسلم ج ۱ ص ۲۰۷)

بکر بن عبداللہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری حیات تمہارے لیے بہتر ہے تم باتیں کرتے ہو اور تمہارے لیے حدیث بیان کی جاتی ہے اور جب

marfat.com
Marfat.com

میں وفات پا جاؤں گا تو میری وفات تمہارے لیے بہتر ہوگی مجھ پر تمہارے اعمال پیش کیے جائیں گے۔ جب میں نیک عمل دیکھوں گا تو اللہ تعالیٰ کی حمد کروں گا اور جب میں برا عمل دیکھوں گا تو تمہارے لیے استغفار کروں گا۔

(الطبقات الکبری ج ۲ ص ۱۹۴، الجامع الصغیر اص ۵۸۲، یہ حدیث حسن ہے۔)

حضرت عبداللہ بن مسعود بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ کے کچھ فرشتے سیاحت کرنے والے ہیں وہ مجھے میری امت کا سلام پہنچاتے ہیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری حیات تمہارے لیے بہتر ہے تم باتیں کرتے ہو اور تمہارے لیے حدیث بیان کی جاتی ہے اور میری وفات تمہارے لیے بہتر ہے، تمہارے اعمال مجھ پر پیش کیے جاتے ہیں۔ میں جو نیک عمل دیکھتا ہوں اس پر اللہ تعالیٰ کی حمد کرتا ہوں، اور میں جو برا عمل دیکھتا ہوں اس پر اللہ تعالیٰ سے استغفار کرتا ہوں۔

(البدایہ والنہایہ ج ۵ ص ۲۷۵، مجمع الزوائد ج ۹ ص ۲۴ اس کی سند صحیح ہے)

امام عبداللہ بن عدی روایت کرتے ہیں:

خراش بن عبداللہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

میری حیات تمہارے لیے بہتر ہے اور میری موت تمہارے لیے بہتر ہے، حیات اس لیے بہتر ہے کہ میں تم سے حدیث بیان کرتا ہوں، اور میری موت اس لیے بہتر ہے کہ ہر پیر اور جمعرات کو تمہارے اعمال مجھ پر پیش کیے جاتے ہیں۔ سو جو نیک عمل ہوتے ہیں میں ان پر اللہ کی حمد کرتا ہوں اور جو برے عمل ہوتے ہیں تو میں تمہارے لیے استغفار کرتا ہوں۔

(الکامل فی ضعفاء الرجال، ج ۳ ص ۹۲۵، اس حدیث کو امام ابن جوزی نے حضرت انس کی روایت سے ذکر کیا ہے، اس روایت میں ہر جمعرات کو عرض اعمال کا ذکر ہے پیر کا ذکر نہیں ہے، الوفاء ص ۸۱۰)

امام ابو داؤد روایت کرتے ہیں:

حضرت اوس بن اوس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

marfat.com
Marfat.com

تمہارے دنوں میں سب سے زیادہ فضیلت والا دن جمعہ ہے، اس دن مجھ پر بہت زیادہ صلوۃ (درود) پڑھا کرو، کیونکہ تمہاری صلوۃ مجھ پر پیش کی جاتی ہے، ہم نے عرض کیا: یارسول اللہ ہماری صلوۃ آپ پر کیسے پیش کی جائے گی حالانکہ آپ کا جسم بوسیدہ ہو چکا ہوگا؟ آپ نے فرمایا اللہ نے انبیاء کے اجسام کھانے کو زمین پر حرام کر دیا ہے۔

(سنن ابوداؤد ج ا ص ۱۵۰،۱۱۴)

امام ابوداؤد روایت کرتے ہیں: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھ پر میری امت کے (نیک کاموں کے) اجر پیش کیے گئے ہیں حتی کہ مسجد سے کوڑا کرکٹ نکال کر پھینکنے کا اجر پیش کیا گیا، اور میری امت کے گناہ پیش کیے گئے تو میں نے اس سے بڑا کوئی گناہ نہیں دیکھا کہ کسی شخص کو قرآن مجید کی کوئی سورت یا کوئی آیت دی گئی ہو اور اس نے اس کو بھلا دیا۔

(سنن ابوداؤد ج ا ص ٦٦)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد آپ کی امت پر جو کچھ ہونے والا تھا وہ آپ پر پیش کر دیا۔

(امام طبرانی، المعجم الکبیر ج ۱۰ ص ۲۷۷)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھ پر میری امت کو پیش کیا گیا اور ان میں تابع (یعنی پیروی کرنے والا) ہو یا متبوع (یعنی جس کی پیروی کی جائے) مجھ پر کوئی پوشیدہ نہیں رہا۔

(مجمع الزوائد ج ا ص ۷۲)

تابع وہ لوگ جو کسی کے ماتحت ہوتے ہیں جیسے مرید پیر کے، شاگرد استاد کے، بیٹا باپ کے، بیوی شوہر کے، نوکر افسر کے اور رعایا بادشاہ کے ماتحت ہوتی ہے۔ اسی طرح یہ لوگ جن کے ماتحت ہوتے ہیں وہ متبوع کہلائیں گے۔

marfat.com
Marfat.com

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھ پر تمام امتیں پیش کی گئیں، ایک نبی کے ساتھ ایک جماعت گزری ایک نبی کے ساتھ ایک اور دو آدمی گزرے۔

(امام ابونعیم، حلیۃ الاولیاء ج ۴ ص ۳۰۲)

نبی کریم ﷺ اللہ تعالیٰ کی عطا سے نفع پہنچاتے ہیں

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

وَمَا نَقَمُوا اِلَّا اَنْ اَغْنَاهُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُه مِنْ فَضْلِه (التوبہ:۷۴)

ترجمہ: ''اور ان کو صرف یہ نا گوار ہوا کہ اللہ اور اس کے رسول نے ان کو اپنے فضل سے غنی کر دیا''۔

دوسرے مقام پر ارشاد ہے:

ترجمہ: ''اور کیسا اچھا ہوتا اگر وہ اس چیز پر راضی ہو جاتے جو ان کو اللہ اور اس کے رسول نے عطا کی اور وہ یہ کہتے کہ ہمیں اللہ کافی ہے، عنقریب ہم کو اللہ اپنے فضل سے عطا کرے گا اور اس کا رسول''۔(التوبہ:۵۹)

وَاِذْ تَقُوْلُ لِلَّذِیْ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاَنْعَمْتَ عَلَیْهِ (الاحزاب:۳۷)

ترجمہ: ''اور جب آپ اس شخص سے کہتے تھے جس پر اللہ نے انعام کیا اور آپ نے انعام کیا''۔

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ خیبر کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

کل میں جھنڈا اس شخص کے ہاتھوں میں دوں گا جس کے ہاتھوں پر اللہ خیبر کو فتح کرے گا، وہ اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہوگا اور اللہ اور اس کا رسول اس سے محبت کرتا ہوگا،

marfat.com
Marfat.com

پھر مسلمانوں نے رات اس طرح گزاری کہ وہ ساری رات بے قرار رہے کہ کس کو آپ صبح جھنڈا عطا فرمائیں گے۔ صبح کو سب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جا پہنچے، ان میں سے ہر شخص کو یہ امید تھی کہ آپ اس کو جھنڈا عطا فرمائیں گے۔ آپ نے فرمایا:

علی بن ابی طالب کہاں ہیں؟

عرض کیا یا رسول اللہ! ان کی آنکھوں میں تکلیف ہے۔ آپ نے فرمایا ان کو بلاؤ۔ ان کو لایا گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی آنکھوں میں لعاب دہن ڈالا اور ان کی لیے دعا کی۔ وہ تندرست ہو گئے گویا کہ ان کی آنکھوں میں کبھی درد تھا ہی نہیں۔ آپ نے ان کو جھنڈا عطا فرمایا۔ حضرت علی نے کہا یا رسول اللہ! میں ان سے قتال کرتا رہوں گا حتیٰ کہ وہ ہماری طرح (مسلمان) ہو جائیں۔ آپ نے فرمایا تم اپنی مہم پر روانہ رہو حتیٰ کہ تم ان کے علاقے میں پہنچ جاؤ، پھر تم ان کو سلام کی دعوت دو اور ان کو بتاؤ کہ ان پر اللہ کے کیا حقوق واجب ہیں۔ اللہ کی قسم! اگر اللہ تمہاری وجہ سے کسی ایک شخص کو ہدایت دے دے تو یہ تمہارے لیے سرخ اونٹوں سے بہتر ہے۔

(صحیح البخاری رقم الحدیث: ۴۲۱۰ صحیح مسلم رقم الحدیث: ۲۴۰۶)

حضرت قتادہ بن نعمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک کمان ہدیہ کی گئی، جنگ احد کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کمان مجھے عطا فرما دی۔ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حفاظت کے لیے آپ کے سامنے اس کمان سے تیر مارتا رہا حتیٰ کہ وہ کمان ٹوٹ گئی، پھر بھی میں آپ کے سامنے کھڑا رہا اور آپ کے چہروں کی طرف آنے والے تیروں کے سامنے اپنا چہرہ کرتا رہا حتیٰ کہ ایک تیر میری آنکھ کے ڈھیلے پر لگا۔ وہ ڈھیلا میرے چہرے پر لٹک گیا۔ میں اس ڈھیلے کو اپنی ہتھیلی میں رکھ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچا۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو دیکھا تو آپ کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے

marfat.com

Marfat.com

اے اللہ! قتادہ نے اپنے چہرے سے تیرے نبی کے چہرے کی حفاظت کی ہے، پس اس کی اس آنکھ کو اس کی دونوں آنکھوں میں سے سب سے حسین اور سب سے تیز نظر والی بنادے تو حضرت قتادہ کی وہ آنکھ دونوں آنکھوں میں زیادہ حسین اور زیادہ تیز نظر والی تھی۔

(المعجم الکبیر ج ۱۹ ص ۸، مسند ابو یعلی رقم الحدیث: ۱۵۴۹، دلائل النبوۃ لابی نعیم رقم الحدیث: ۴۱۷، المستدرک ج ۳ ص ۲۹۵، السیرۃ النبویہ لابن کثیر ج ۳ ص ۶۶)

حارث بن عبید اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ جنگ احد میں حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کی آنکھ زخمی ہو گئی۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر لعاب دہن لگا دیا تو وہ دونوں آنکھوں میں زیادہ صحیح تھی۔

(مسند ابو یعلی رقم الحدیث: ۱۵۵۰، مجمع الزوائد ج ۸ ص ۲۹۸)

اللہ والوں کے تبرکات میں بھی نفع ہوتا ہے

حضرت اسماء رضی اللہ عنہا کے آزاد کردہ غلام عبداللہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت اسماء کو بتایا کہ حضرت عبداللہ بن عمر مطلقاً ریشم کو حرام کہتے ہیں تو انہوں نے کہا: یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جبہ ہے، انہوں نے ایک طیالیسہ کسروانیہ جبہ نکالا جس میں ریشم کے پیوند لگے ہوئے تھے اور اس کے سامنے اور پیچھے کے چاک پر یا آستینوں پر ریشم کے بیل بوٹے بنے ہوئے تھے۔ حضرت اسماء نے کہا یہ جبہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس تھا، جب وہ فوت ہو گئیں تو میں نے اس پر قبضہ کر لیا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس کو پہنا کرتے تھے، ہم بیماروں کے لیے اس کو دھوتے ہیں اور اس (کے دھوون) سے ان کے لیے شفا طلب کی جاتی ہے۔

(صحیح مسلم رقم الحدیث: ۲۰۶۹، مسند احمد رقم الحدیث: ۲۷۴۸۱)

ہم آپ کے جبہ کو دھو کر اس کا دھوون بیماروں کو پلاتے تھے اور ان کے بدنوں پر ملتے تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آثار سے برکت حاصل کرتے تھے تو رسول اللہ صلی اللہ

marfat.com
Marfat.com

علیہ وسلم کی برکت سے اللہ تعالیٰ بیماروں کو شفا عطا فرماتا تھا۔

(نسیم الریاض ج ۳ ص ۱۳۴)

قاضی عیاض بن موسیٰ متوفی ۵۴۴ ھ اپنی سند کے ساتھ روایت کرتے ہیں: ابو القاسم بن میمون بیان کرتے ہیں کہ ہمارے پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پیالوں میں سے ایک پیالہ تھا، ہم بیماروں کے لیے اس میں پانی ڈالتے تھے اور وہ اس سے شفا حاصل کرتے تھے۔

(الشفاء ج ۱، ص ۲۴۶)

علامہ خفاجی نے لکھا ہے:

بیمار اس پیالہ میں پانی ڈال کر پیتے تھے اور شفا طلب کرتے تھے اور اس پانی سے آپ کے آثار برکت سے ان کو شفا حاصل ہوتی تھی۔

(نسیم الریاض ج ۳، ص ۱۳۴)

عثمان بن عبد اللہ بن موہب بیان کرتے ہیں کہ میرے گھر والوں نے ایک برتن میں پانی ڈال کر مجھے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس بھیجا، اسرائیل نے تین انگلیوں کو ملایا یعنی وہ چاندی سے ملمع کی ہوئی ایک چھوٹی سی ڈبیا تھی تین انگل جتنی، اس میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک بالوں میں سے کچھ بال تھے، جب کسی انسان کو نظر لگ جاتی یا اس کو اور کوئی بیماری ہو جاتی تو وہ آپ کے پاس ایک برتن بھیج دیتا۔ میں نے گھنٹی کی شکل کی ایک ڈبیا دیکھی اس میں سرخ رنگ کے بال تھے۔

(صحیح البخاری رقم الحدیث: ۵۸۹۶، مشکوۃ رقم الحدیث: ۴۸۶۸)

جو شخص بیمار ہو جاتا وہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس ایک برتن بھیجتا، وہ اس برتن میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ان مبارک بالوں کو رکھتیں پھر اس برتن میں پانی ڈالتیں اور ان کا دھوون اس بیمار کو پلاتیں، یا وہ آدمی شفا طلب کرنے کے لیے اس پانی سے غسل کرتا اور اس کو اس پانی کی برکت حاصل ہوتی۔

(حافظ شہاب الدین احمد ابن حجر عسقلانی متوفی ۸۵۲ ھ، فتح الباری ج ۱۰، ص ۳۵۳)

marfat.com
Marfat.com

امام احمد بن علی بن مثنیٰ تمیمی متوفی ۳۰۷ھ اپنی سند کے ساتھ روایت کرتے ہیں: عبدالحمید بن جعفر اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ہم نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک عمرہ کیا، آپ نے اپنے سر کے بال منڈوائے لوگ آپ کے بال لینے کی طرف جھپٹے، میں نے آپ کی پیشانی کے بالوں کی طرف سبقت کی۔ میں نے آپ کے بالوں کو لے کر ان کو اپنی ٹوپی میں رکھ لیا اور میں نے ان بالوں کو ٹوپی کے اگلے حصہ میں رکھا، اس کے بعد میں جس جنگ میں بھی گیا مجھے فتح حاصل ہوئی۔

(مسند ابو یعلیٰ ج ۱۳، رقم الحدیث: ۷۱۸۳، حافظ ابن حجر عسقلانی متوفی ۸۵۲ھ، المطالب ج ۴، رقم الحدیث: ۴۰۴۴)

عبدالحمید جعفر اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ جنگ یرموک کے دن حضرت خالد بن ولید کی ٹوپی گم ہوگئی، حضرت خالد نے کہا: اس ٹوپی کو ڈھونڈو، لوگوں کو وہ ٹوپی نہیں ملی۔ حضرت خالد نے پھر کہا: اس ٹوپی کی تلاش کرو، تو لوگوں کو وہ ٹوپی مل گئی، وہ ایک پرانی ٹوپی تھی، حضرت خالد نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرہ کیا اور اپنا سر منڈوایا، مسلمان آپ کے بالوں کی طرف جھپٹے، میں نے آپ کی پیشانی کے بالوں کی طرف سبقت کی اور ان بالوں کو میں نے اس ٹوپی میں رکھ لیا، پھر میں جس جنگ میں بھی گیا یہ ٹوپی میرے ساتھ رہی اور مجھے فتح عطا کی گئی۔

(امام ابو القاسم سلیمان احمد طبرانی متوفی ۳۶۰ھ، المعجم الکبیر ۴، رقم الحدیث: ۳۸۰۴)

حضرت یوسف علیہ السلام کی قمیض سے حضرت یعقوب علیہ السلام کی آنکھوں کی شفایابی کا تو ایک واقعہ ہے اور ہمارے نبی سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑوں، آپ کے برتنوں اور آپ کے بالوں سے حصول شفاء کے متعدد واقعات ہیں اور یہ آپ کے مبارک بالوں کی برکت تھی کہ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو ہر جنگ میں فتح حاصل ہوتی تھی۔

حضرت عمر کے زمانہ میں (۱۸ھ میں) جب عام قحط پڑا تو حضرت بلال بن حارث کے گھر والوں نے ان سے کہا وہ بکری ذبح کریں، انہوں نے کہا اس میں کچھ نہیں

marfat.com
Marfat.com

ہے۔ گھر والوں کے اصرار پر جب بکری کو ذبح کیا تو اس کی ہڈیاں سرخ تھیں۔ انہوں نے پکارا یا محمداہ، خواب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت ہوئی، آپ نے فرمایا: عمر کو میرا سلام کہو اور اس سے کہنا میرا عہد تمہارے ساتھ پورا ہونے والا ہے، اس کی گرہ سخت ہے اے عمر! تم سمجھ داری سے کام لو، اے عمر! تم سمجھ داری سے کام لو۔ پھر حضرت عمر نے نماز استسقاء پڑھی۔

(البدایہ والنہایہ ج ۵ ص ۱۶۷، الکامل فی التاریخ ج ۲ ص ۱۸۹، المنتظم لابن الجوزی ج ۳ ص ۱۵۷)

حضرت بلال بن حارث مزنی کی اس صحیح حدیث میں یہ تصریح ہے کہ قحط کے ایام میں انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک پر جا کر آپ کو پکارا اور آپ نے ان کو بارش کی خوش خبری دی، حضرت بلال بن حارث مزنی نے محضر صحابہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا پیغام حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو سنایا اور تمام صحابہ نے اس پر عمل کیا اور اس میں یہ دلیل ہے کہ وصال کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے استمداد اور آپ سے مدد طلب کرنے پر تمام صحابہ کا اجماع تھا، اور اس حدیث میں مصائب میں وفات یافتہ بزرگوں سے مدد طلب کرنے کے جواز کی قوی اصل ہے۔

علامہ یحییٰ بن شرف شافعی متوفی ۶۷۶ ھ لکھتے ہیں:

عتبی سے منقول ہے کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک کے پاس بیٹھا ہوا تھا، ایک اعرابی آیا اور اس نے کہا: السلام علیکم یا رسول اللہ! میں نے اللہ تعالیٰ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: اور اگر بے شک وہ لوگ جنہوں نے اپنی جانوں پر ظلم کیا تھا، تیرے پاس آتے پس وہ اللہ سے معافی مانگتے اور ان کے لیے رسول بھی اللہ تعالیٰ سے معافی طلب کرتے تو وہ ضرور اللہ تعالیٰ کو توبہ قبول کرنے والا مہربان پاتے۔ (النساء: ۶۴) پس میں آپ کے پاس اپنے گناہوں کی معافی طلب کرتا ہوا اور آپ سے شفاعت طلب کرتا ہوا آپ کے پاس آیا ہوں۔ پھر اس نے آپ کی مدح سرائی میں دو شعر پڑھے، پھر وہ شخص چلا گیا۔ (عتبی کہتے

marfat.com
Marfat.com

ہیں) میری آنکھوں سے آنسو بہنے لگے، پھر میں نے خواب میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی، آپ نے فرمایا: جا کر اس اعرابی سے ملو اور اس کو بشارت دو کہ اللہ تعالیٰ نے اس کی مغفرت کر دی ہے۔

(الاذکار ص ۱۸۵، شفاء السقام ص ۶۲، تفسیر الثعالبی ج ۲ ص ۲۵۷، تفسیر ابن کثیر ج ۱ ص ۵۸۹)

حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے صحیح روایت ہے کہ جب انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک پر اپنا چہرہ رکھا تو کسی نے اس پر انکار کیا۔ انہوں نے کہا میں کسی اینٹ یا پتھر کے پاس نہیں آیا، میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا ہوں جیسا کہ عنقریب آئے گا، اس سے معلوم ہوا کہ اس آیت (النساء: ۶۴) کا حکم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد بھی باقی ہے لہذا جس شخص نے کوئی گناہ کر کے اپنی جان پر ظلم کر لیا ہو اس کو چاہیے کہ وہ آپ کی قبر مبارک کی زیارت کرے اور آپ کی قبر کے پاس اللہ تعالیٰ سے استغفار کرے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی اس کے لیے استغفار فرمائیں گے۔

(اعلاء السنن ج ۵ ص ۵۴۴)

عتبی کی اس نقل صحیح سے بھی یہ واضح ہو گیا کہ وفات کے بعد انبیاء علیہم السلام اور اسی طرح اولیاء کرام سے مدد طلب کرنا جائز ہے۔

اولیاء اللہ کی پہچان اور فضائل

امام ابو جعفر محمد بن جریر طبری متوفی ۳۱۰ھ اپنی سند کے ساتھ روایت کرتے ہیں: سعید بن جبیر بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا گیا کہ اولیاء اللہ کون ہیں؟ تو آپ نے فرمایا:

یہ وہ لوگ ہیں کہ جب یہ دکھائی دیں تو اللہ یاد آ جائے۔

(جامع البیان رقم الحدیث: ۱۳۷۲۵، ج ۱۱ ص ۱۷۱)

marfat.com
Marfat.com

حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
اللہ کے بعض بندوں میں سے ایسے انسان ہیں جو نبی ہیں نہ شہید (لیکن) اللہ کے نزدیک ان کا مرتبہ دیکھ کر انبیاء اور شہداء بھی ان کی تحسین کریں گے۔ صحابہ نے کہا:
یا رسول اللہ! ہمیں خبر دیں وہ کون لوگ ہیں؟ آپ نے فرمایا:
یہ لوگ وہ ہیں جو لوگوں سے محض اللہ کی وجہ سے محبت کرتے ہیں حالانکہ وہ لوگ ان کے رشتہ دار ہوتے ہیں اور نہ ان کو ان سے کوئی مالی فائدہ حاصل ہوتا ہے، اللہ کی قسم ان کے چہرے منور ہوں گے، اور بے شک وہ نور پر فائز ہوں گے (بعض روایت میں ہے وہ نور کے منبر پر ہوں گے) اور جب لوگ خوف زدہ ہوں گے تو انہیں غم نہیں ہوگا، پھر آپ نے اس آیت کو پڑھا:

اَلَاۤ اِنَّ اَوْلِیَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَلَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ۔

(سنن ابوداؤد رقم الحدیث: ۳۵۲۸، حلیۃ الاولیاء ج ا ص ۳۶، شعب الایمان رقم الحدیث: ۸۹۹۸)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

بے شک اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے جس شخص نے میرے ولی سے عداوت رکھی، میں اس سے اعلان جنگ کر دیتا ہوں، جس چیز سے بھی بندہ میرا قرب حاصل کرتا ہے اس میں سب سے زیادہ محبوب مجھے وہ عبادت ہے جو میں نے اس پر فرض کی ہے اور میرا بندہ ہمیشہ نوافل سے میرا تقرب حاصل کرتا رہتا ہے، حتیٰ کہ میں اس کو اپنا محبوب بنا لیتا ہوں، اور جب میں اس کو اپنا محبوب بنا لیتا ہوں تو میں اس کے کان ہو جاتا ہوں جن سے وہ سنتا ہے اور میں اس کی آنکھیں ہو جاتا ہوں جن سے وہ دیکھتا ہے، میں اس کے ہاتھ ہو جاتا ہوں جن سے وہ پکڑتا ہے اور اس کے پیر ہو جاتا ہوں جن سے وہ چلتا ہے اور اگر وہ مجھ سے سوال کرے تو میں اس کو ضرور عطا کرتا ہوں، اور اگر وہ مجھ سے پناہ طلب کرے تو میں اس کو ضرور پناہ دیتا

marfat.com
Marfat.com

ہوں، اور میں جس کام کو بھی کرنے والا ہوں کسی کام میں اتنا تردد (اتنی تاخیر) نہیں کرتا جتنا تردد (جتنی تاخیر) میں مومن کو روح قبض کرنے میں کرتا ہوں۔ وہ موت کو نا پسند کرتا ہے اور میں اسے رنجیدہ کرنے کو نا پسند کرتا ہوں۔

(صحیح البخاری رقم الحدیث: ۶۵۰۲، حافظ ابن حجر عسقلانی متوفی ۸۵۲ھ اور حافظ محمود بن احمد عینی متوفی ۸۵۵ھ نے لکھا ہے کہ عبدالواحد کی روایت میں یہ اضافہ ہے کہ میں اس کا دل ہو جاتا ہوں جس سے وہ سوچتا ہے اور میں اس کی زبان ہو جاتا ہوں جس سے وہ کلام کرتا ہے۔ فتح الباری ج ۱۱ ص ۳۴۴، عمدۃ القاری ج ۲۳ ص ۹۰)

امام رازی اس حدیث کی تشریح میں فرماتے ہیں:

بندہ جب عبادات پر دوام (یعنی ہمیشگی) کرتا ہے تو وہ اس مقام پر پہنچ جاتا ہے جس کے متعلق اللہ تعالیٰ نے فرمایا میں اس کی آنکھ ہو جاتا ہوں اور اس کے کان ہو جاتا ہوں پس جب اللہ کا نور جلال اس کے کان ہو جاتا ہے تو وہ قریب اور دور سے سن لیتا ہے اور جب اس کا نور جلال اس کی آنکھ ہو جاتا ہے تو وہ قریب اور دور کو دیکھ لیتا ہے اور جب اس کا نور اس کے ہاتھ ہو جاتا ہے تو وہ مشکل اور آسان چیزوں پر اور قریب اور دور کی چیزوں کے تصرف پر قادر ہو جاتا ہے۔

(تفسیر کبیر ج ۷ ص ۴۳۶)

اللہ کا ولی اس کا محبوب ہو کر اس مقام پر پہنچ جاتا ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی صفات کا مظہر ہو جاتا ہے، لیکن بندہ، بندہ ہی رہتا ہے خدا نہیں ہو جاتا جیسے آئینہ میں کسی چیز کا عکس ہو تو آئینہ وہ چیز نہیں بن جاتا بلکہ اس کی صورت کا مظہر ہو جاتا ہے۔ بلا تشبیہ و تمثیل جب بندۂ کامل کی اپنی صفات فنا ہو جاتی ہیں تو وہ اللہ کی صفات کا مظہر ہو جاتا ہے۔ جیسے اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کا واقعہ بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

ترجمہ: ''پھر جب موسیٰ آگ کے پاس آئے تو انہیں میدان کے داہنے کنارے سے برکت والے مقام میں ایک درخت سے ندا کی گئی کہ اے موسیٰ! بے شک میں ہی اللہ ہوں تمام

marfat.com
Marfat.com

جہانوں کا پروردگار" (القصص: ۳۰)

دکھائی تو یہی دے رہا تھا کہ درخت کلام کر رہا ہے اور اسی درخت سے آواز آرہی تھی کہ میں ہی اللہ ہوں تمام جہانوں کا پروردگار لیکن اس کا مطلب یہ نہیں کہ وہ درخت خدا بن گیا بلکہ درخت اللہ تعالیٰ کی صفت کلام کا مظہر بن گیا تھا کیونکہ اللہ جل مجدہ نے اس درخت میں تجلی فرمائی تھی، اور وہ اللہ تعالیٰ کی پہچان کے لیے واسطہ بن گیا تھا۔ جب ایک درخت اللہ کی صفت کلام کا مظہر بن سکتا ہے اور اس کی معرفت کے لئے واسطہ بن سکتا ہے تو بندہ جو اشرف المخلوقات اور حضور جناب محمد مصطفیٰ ﷺ کی امت کا ولی ہے اللہ کا قرب حاصل کر کے اللہ کی صفت سمع اور صفت بصر کیوں نہیں ہو سکتا!

زید بن اسلم اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ایک دن حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد میں گئے، وہاں دیکھا کہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک کے پاس بیٹھے ہوئے رو رہے تھے۔ انہوں نے کہا تم کس وجہ سے رو رہے ہو؟ حضرت معاذ نے کہا میں اس وجہ سے رو رہا ہوں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ تھوڑا سا ریا بھی شرک ہے اور بے شک جس شخص نے بھی میرے ولی سے عداوت رکھی اس نے اللہ سے اعلان جنگ کر دیا، بے شک اللہ ان نیک متقی بندوں سے محبت کرتا ہے جو چھپے رہتے ہیں، اگر وہ غائب ہوں تو ان کو تلاش نہیں کیا جاتا، اور اگر وہ حاضر ہوں تو ان کو بلایا نہیں جاتا، نہ پہچانا جاتا ہے، ان کے دل ہدایت کے چراغ ہیں اور وہ ہر غبار آلود اندھیروں سے نکل آتے ہیں۔

(سنن ابن ماجہ رقم الحدیث: ۳۰۸۹، المعجم الکبیر ج ۲۰ رقم الحدیث: ۳۲۱، ص ۱۵۴)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جس نے میرے ولی کو ایذا پہنچائی، اس سے میری جنگ حلال ہو گئی۔

(حلیۃ الاولیاء رقم الحدیث: ۲، ص ۳۵، اتحاف السادۃ المتقین ج ۸ ص ۴۷۷)

marfat.com
Marfat.com

حضرت عمرو بن الجموع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے:

میرے اولیاء میرے بندے اور میرے محبوب ہیں، یہ میری مخلوق میں سے وہ لوگ ہیں جو میرا ذکر کرتے ہیں اور میں ان کا ذکر کرتا ہوں۔

(مسند احمد ج ۳ ص ۴۳۰ حلیۃ الاولیاء رقم الحدیث: ۵)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ کتنے لوگ ہیں جن کے بال بکھرے ہوئے غبار آلود ہوتے ہیں، وہ بوسیدہ چادریں پہنے ہوئے ہوتے ہیں، ان کی طرف توجہ نہیں کی جاتی۔ وہ اگر اللہ پر (کسی کام کے کرنے کی) قسم کھائیں تو اللہ ان کی قسم سچی کر دے گا، ان میں سے براء بن مالک ہیں۔

(سنن الترمذی رقم الحدیث: ۳۸۵۴)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ جب کسی بندے سے محبت کرتا ہے تو جبرئیل کو بلا کر فرماتا ہے میں فلاں سے محبت کرتا ہوں تم اس سے محبت کرو، پس اس سے جبرئیل محبت کرتا ہے، پھر وہ آسمان میں ندا کرتا ہے کہ اللہ فلاں سے محبت کرتا ہے تم بھی اس سے محبت کرو، پس آسمان والے اس سے محبت کرتے ہیں، پھر زمین میں اس کے لیے مقبولیت رکھ دی جاتی ہے، اور جب وہ کسی بندے سے بغض رکھتا ہے تم اس سے بغض رکھو، تو آسمان والے اس سے بغض رکھتے ہیں پھر زمین میں اس کے لیے بغض رکھ دیا جاتا ہے۔

(صحیح مسلم رقم الحدیث: ۲۶۳۷، صحیح البخاری رقم الحدیث: ۷۴۸۵، سنن الترمذی رقم الحدیث: ۳۱۶۱)

شریح بن عبید بیان کرتے ہیں کہ عراق میں حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے سامنے اہل شام کا ذکر کیا گیا۔ لوگوں نے کہا اے امیر المومنین! ان پر لعنت کیجئے، آپ نے کہا نہیں، کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ابدال شام

marfat.com
Marfat.com

میں ہوں گے اور وہ چالیس مرد ہیں، جب بھی ان میں سے ایک شخص فوت ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی جگہ دوسرے شخص کو اس کا بدل بنا دیتا ہے، ان کی وجہ سے بارش ہوتی ہے، ان کی وجہ سے دشمنوں کے خلاف مدد حاصل ہوتی ہے، ان کی وجہ سے اہل شام سے عذاب دور کیا جاتا ہے۔

(مسند احمد رقم الحدیث: ۸۹۶، اس کی سند حسن ہے)

اس حدیث کی تقویت اور ائمہ کے درمیان اس کے مشہور ہونے کی دلیل یہ ہے کہ امام شافعی نے ایک شخص کے متعلق فرمایا، ہم اس کو ابدال میں شمار کرتے ہیں، اور امام بخاری نے ایک اور شخص کے متعلق فرمایا، اس کے ابدال میں سے ہونے کے متعلق کوئی شک نہیں کرتا، ان کے علاوہ نقاد، حفاظ اور ائمہ نے بہت سے لوگوں کے متعلق فرمایا کہ وہ ابدال میں سے ہیں۔

(امام شمس الدین سخاوی متوفی ۹۰۲ھ، المقاصد الحسنہ ص ۳۳)

حضرت عبادہ بن الصامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:
اس امت میں تیس ابدال ایسے ہیں جو خلیل الرحمن (علیہ السلام) کی مثل ہیں، جب بھی ان میں سے کوئی شخص فوت ہوتا ہے تو اللہ اس کی جگہ دوسرے شخص کو بدل بنا دیتا ہے۔

(مسند احمد رقم الحدیث: ۲۲۵۴۰، اس کی سند حسن ہے)

حضرت عبادہ الصامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
میری امت میں ہمیشہ تیس ایسے شخص رہیں گے جن کی وجہ سے زمین قائم رہے گی، ان ہی کی وجہ سے بارش ہوتی ہے اور ان ہی کی وجہ سے تمہاری مدد کی جاتی ہے۔ قتادہ نے کہا کہ مجھے امید ہے کہ حسن (بصری) اس میں سے ہیں۔

(اتحاف السادۃ المتقین ج ۸ ص ۳۸۶)

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

marfat.com
Marfat.com

زمین ہرگز چالیس ایسے آدمیوں سے خالی نہیں رہے گی جو خلیل الرحمٰن (علیہ السلام) کی مثل ہیں، ان ہی کی وجہ سے تم پر بارش ہوتی ہے اور ان ہی کی وجہ سے تمہاری مدد کی جاتی ہے، جب ان میں سے ایک شخص فوت ہوتا ہے تو اللہ اس کی جگہ دوسرا بدل پیدا فرما دیتا ہے۔

(المعجم الاوسط رقم الحدیث: ۴۱۱۳، مجمع الزوائد ج ۱۰ ص ۶۳، علامہ زبیدی نے کہا اس حدیث کی سند صحیح ہے، اتحاف السادۃ المتقین ج ۸ ص ۳۸۵)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں تین سو شخص ایسے ہیں جن کے دل حضرت آدم علیہ السلام کے دل کے موافق ہیں اور اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں چالیس ایسے شخص ہیں جن کے دل حضرت موسیٰ علیہ السلام کے موافق ہیں اور اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں سات ایسے شخص ہیں جن کے دل حضرت ابراہیم علیہ السلام کے موافق ہیں اور اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں پانچ ایسے شخص ہیں جن کے دل حضرت جبرئیل علیہ السلام کے موافق ہیں اور اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں تین ایسے شخص ہیں جن کے دل حضرت میکائیل علیہ السلام کے موافق ہیں اور اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں ایک ایسا شخص ہے جس کا دل حضرت اسرافیل علیہ السلام کے موافق ہے۔ جب ایک شخص فوت ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ تین میں سے اس کا بدل لے آتا ہے اور جب تین میں سے کوئی فوت ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ پانچ میں سے اس کا بدل لے آتا ہے اور جب کوئی پانچ میں سے فوت ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ سات میں سے اس کا کوئی بدل لے آتا ہے اور جب تین سو میں سے سے کوئی فوت ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ عام لوگوں میں سے اس کا بدل لے آتا ہے ان ہی کی وجہ سے اللہ تعالیٰ زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے، بارش برساتا ہے اور فصل اگاتا ہے اور مصائب کو دور کرتا ہے۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا، ان کی وجہ سے کیسے زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے؟ تو حضرت عبداللہ نے فرمایا:

marfat.com

Marfat.com

وہ اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں کہ امتوں میں کثرت ہو تو بہت لوگ پیدا ہوتے ہیں اور وہ ظالم اور جابر لوگوں کے خلاف دعا کرتے ہیں تو وہ ہلاک کر دیئے جاتے ہیں، وہ بارش کی دعا کرتے ہیں تو بارش ہوتی ہے، وہ اللہ سے دعا کرتے ہیں تو زمین فصل اگاتی ہے، وہ دعا کرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ بلاؤں اور مصائب کو ٹال دیتا ہے۔

(امام ابونعیم احمد بن عبداللہ الاصفہانی المتوفی ۴۳۰ھ، حلیۃ الاولیاء رقم الحدیث: ۱۶، ج ۱ ص ۴۰، کنز العمال رقم الحدیث: ۳۴۵۹۱)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ہر صدی میں میری امت کے بہترین افراد پانچ سو ہوں گے اور ابدال چالیس ہوں گے، نہ پانچ سو میں کمی ہوگی نہ چالیس میں، جب ان میں سے کوئی شخص فوت ہو گیا تو اللہ تعالیٰ اس کی جگہ پانچ سو سے بدل دے گا، اور اس کی جگہ چالیس میں سے داخل کر دے گا، صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہمیں ان کے اعمال پر رہنمائی فرمائیں۔ آپ نے فرمایا: جو ان پر ظلم کرے گا وہ اس کو معاف کر دیں گے، اور بدی کا جواب نیکی سے دیں گے، اور اللہ نے جو ان کو دیا ہے اس سے وہ لوگوں کے ساتھ حسن سلوک کریں گے۔

(حلیۃ الاولیاء ج ۱ ص ۳۹ رقم الحدیث: ۱۱۵ اتحاف السادۃ المتقین ج ۸ ص ۳۸۶)

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جس شخص میں تین خصلتیں ہوں وہ ان ابدال میں سے ہے جن کی وجہ سے دنیا قائم ہے، وہ تقدیر پر راضی رہتے ہیں، اللہ کی حرام کی ہوئی چیزوں پر صبر کرتے ہیں اور اللہ کی وجہ سے غضب ناک ہوتے ہیں۔

(الفردوس بماثور الخطاب رقم الحدیث: ۲۴۵۷ اتحاف السادۃ المتقین ج ۸ ص ۳۸۷)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

زمین ایسے تین آدمیوں سے ہرگز خالی نہیں ہوگی جو حضرت ابرہیم خلیل الرحمٰن کی مثل ہیں،

marfat.com

Marfat.com

ان ہی کی وجہ سے لوگ عافیت میں رہتے ہیں اوران ہی کی وجہ سے ان کورزق دیا جاتا ہے اوران ہی کی وجہ سے ان پر بارش ہوتی ہے۔

(اس حدیث کی سند حسن ہے، اتحاف السادۃ المتقین ج۸ص ۳۸۷)

حضرت ام سلمہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ایک خلیفہ کی موت کے وقت اختلاف ہوگا پھر ایک شخص (مہدی) اہل مدینہ سے نکل کر مکہ کی طرف بھاگتا ہوا جائے گا، پھر اہل مکہ اس کو زبردستی امام بنائیں گے اور رکن اور مقام کے درمیان اس سے بیعت کریں گے، اس کی طرف شام سے ایک لشکر بھیجا جائے گا، اس لشکر کو مکہ اور مدینہ کے درمیان مقام بیدا میں زمین میں دھنسا دیا جائے گا، جب لوگ یہ واقعہ دیکھ لیں گے تو اس شخص کے پاس شام کے ابدال آئیں گے اور اہل عراق کی جماعتیں آئیں گی اور وہ سب اس کے ہاتھ پر بیعت کرلیں گے۔

(الحدیث، سنن ابوداؤد رقم الحدیث:۴۲۸۶)

اللہ والے حضور نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں رہتے ہیں:

حضرت سید محمد اسماعیل شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ حضرت کرماں والے روحانی طور پر ہروقت رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں رہتے تھے۔آپ فرمایا کرتے:

''رسول اللہ (ﷺ) کی بڑی شان ہے، رسول اللہ (ﷺ) کی بڑی شان ہے رسول اللہ (ﷺ) کی بڑی شان ہے''۔

اتنی بار فرماتے کہ سانس ختم ہوجاتا۔یوں لگتا جیسے بارگاہ نبوی میں حاضر ہوں اور کمالات نبوت سے فیض یاب ہورہے ہوں۔ایک بار تحدیث نعمت کے طور پر فرمایا:

''اللہ کے کچھ بندے ایسے ہیں جنہیں مہینے بعد رسول اللہ ﷺ کی زیارت نصیب ہوتی ہے، کچھ کو ہفتے بعد آپ کی بارگاہ میں حاضری میسر آتی ہے، کچھ ایسے ہوتے ہیں جو روزانہ حضور نبی کریم ﷺ کی کچہری میں حاضر ہوتے ہیں، میاں صاحب (یعنی پیرو مرشد حضرت

marfat.com
Marfat.com

میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ) کی مہربانی سے ہمارا تو چوبیس گھنٹے ہی سوچ لگا رہتا ہے"۔(یعنی ہر وقت بارگاہ نبوت میں حاضری رہتی ہے)

آپ آنکھ جھپکنے کی دیر بھی کبھی مجھ سے اوجھل نہیں ہوئے:

امام محمد یوسف نبہانی رحمۃ اللہ علیہ نے "جامع کرامات اولیاء" میں اور سید محمود آلوسی بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے "روح المعانی" میں نقل کیا ہے کہ حضرت احمد بن عمر انصاری ابو العباس مرسی مالکی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے:

"چالیس سال کا عرصہ گزر چکا ہے کہ میں حضور سید المرسلین علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نگاہوں سے اوجھل نہیں ہوا۔اگر آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام آنکھ جھپکنے کی دیر بھی مجھ سے اوجھل ہو جائیں تو میں اپنے آپ کو مسلمان نہ سمجھوں"۔

ہوسکتا ہے کسی کے ذہن میں شیطان یہ وسوسہ پیدا کرے کہ اتنے بڑے دعویٰ کو کسی دلیل کے بغیر کیسے تسلیم کیا جا سکتا ہے؟۔اس کا جواب یہ ہے کہ واقعی اتنے بڑے دعویٰ کو دلیل کے بغیر تسلیم نہیں کیا جا سکتا لیکن یہ بات ایسے شخص کے حق میں کہی جا سکتی ہے جسے ہم جانتے نہ ہوں اور اس کی سچائی کے بارے ہمیں کوئی شک ہو۔لیکن اگر شخصیات ایسی ہوں کہ جن کا تقویٰ اور بزرگی تسلیم شدہ ہو، جن کی صداقت کا اک زمانہ گواہ ہو، جنہیں دیکھنے سے خدا یاد آتا ہو، جن کا ہر کام شریعتِ مطہرہ کے مطابق ہو، جن کی کرامات بارش کے قطروں سے بھی زیادہ ہوں، وہ کوئی بات کہیں اور وہ بات خلاف شریعت بھی نہ ہو تو اس بات کو مان لینے میں کوئی حرج نہیں ہے کیونکہ ان کی کتابِ زندگی کا ایک ایک حرف سچائی کے نور سے چمک رہا ہے اور ان کے فضائل تواتر کے ساتھ ثابت ہیں اور یہی چیز ان کے دعویٰ کی سچائی پر دلیل ہے۔

اولیاء اللہ کی کرامات حق ہیں

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

marfat.com

Marfat.com

دس جاسوس بھیجے اور حضرت عاصم بن ثابت انصاری رضی اللہ عنہ کو ان کا امیر بنایا۔ جس وقت وہ عسفان اور مکہ کے درمیان ایک مقام پر پہنچے تو ہذیل کے ایک قبیلہ بن لحیان میں ان کا ذکر کیا گیا تو انہوں نے سو تیر اندازوں کا ایک دستہ ان کے تعاقب میں روانہ کیا، وہ ان کے قدموں کے نشانات کا پیچھا کرتے ہوئے گئے، حتیٰ کہ جس منزل میں ٹھہر کر انہوں نے کھجوریں کھائیں تھیں وہاں پہنچ گئے۔ انہوں نے کہا:

یہ یثرب کی کھجوریں ہیں، پھر وہ ان نشانات پر چل پڑے حتیٰ کہ حضرت عاصم اور ان کے اصحاب کو ان کے آنے کا پتہ چل گیا، ان کافروں نے ان کا محاصرہ کر لیا اور مسلمانوں سے کہا:

تم اپنے آپ کو ہمارے حوالے کر دو، ہم تم سے وعدہ کرتے ہیں کہ ہم تم میں سے کسی کو قتل نہیں کریں گے۔ حضرت عاصم بن ثابت نے کہا:

میں کسی کافر کے وعدہ پر ہتھیار نہیں ڈالوں گا، پھر دعا کی:

اے اللہ! ہمارے حال سے ہمارے نبی ﷺ کو مطلع فرمادے۔

کافروں نے تیر مارنے شروع کیے اور حضرت عاصم کو شہید کر دیا اور تین صحابہ ان کی امان کے وعدہ پر ان کے پاس آ گئے۔ ان میں حضرت خبیب، حضرت زید بن دثنہ اور ایک اور صحابی تھے جب کافروں نے ان کو باندھنا شروع کر دیا تو تیسرے صحابی نے کہا:

یہ پہلی عہد شکنی ہے، اللہ کی قسم! میں تمہارے ساتھ نہیں جاؤں گا۔ میرے لیے ان شہداء میں نمونہ ہے۔ (حضرت عاصم کے ساتھ جو بقیہ سات شہید ہو گئے تھے) انہوں نے ان کو گھسیٹ کر لے جانا چاہا مگر انہوں نے انکار کر دیا۔ وہ حضرت خبیب اور حضرت زید بن دثنہ کو لے گئے حتیٰ کہ ان کو جنگ بدر کے بعد بیچ دیا۔ بنو الحارث بن عامر بن نوفل نے حضرت خبیب کو خرید لیا۔ حضرت خبیب نے حارث بن عامر کو جنگ بدر میں قتل کر دیا تھا،

marfat.com
Marfat.com

حضرت خبیب ان کے ہاں کئی دن قید رہے حتیٰ کہ ان لوگوں نے حضرت خبیب کو قتل کرنے کا ارادہ کرلیا۔ حضرت خبیب نے حارث کی بیٹی سے استرا مانگا تا کہ اس سے بال صاف کریں۔ اس کا بچہ ان کے پاس چلا گیا۔ اور وہ اس سے غافل تھی۔ اس نے دیکھا کہ وہ بچہ حضرت خبیب کی ران پر بیٹھا ہے اور اُسترا ان کے ہاتھ میں ہے، وہ بہت ڈری۔ حضرت خبیب اس کے ڈر کو جان گئے، انہوں نے کہا:

کیا تم کو یہ ڈر ہے کہ میں اس کو قتل کردوں گا، میں ایسا نہیں کروں گا۔

اس نے کہا:

اللہ کی قسم! میں نے خبیب سے بہتر کوئی قیدی نہیں دیکھا۔ اللہ کی قسم میں نے ایک دن دیکھا ان کے ہاتھ میں انگوروں کا ایک خوشہ تھا جس سے وہ کھا رہے تھے، اور وہ زنجیروں سے بندھے ہوئے تھے اور ان دنوں مکہ میں کوئی پھل نہ تھا۔ وہ یہ کہتی تھی کہ یہ وہ رزق تھا جو اللہ تعالیٰ نے خبیب کو دیا تھا، جب وہ لوگ حضرت خبیب کو قتل کرنے کے لیے حرم سے باہر لے گئے تو ان سے حضرت خبیب رضی اللہ عنہ نے کہا:

مجھے دو رکعت نماز پڑھنے دو۔ انہوں نے ان کو چھوڑ دیا۔ حضرت خبیب نے دو رکعت نماز پڑھی اور فرمایا:

اللہ کی قسم! اگر تم یہ گمان نہ کرتے کہ میں موت سے ڈر رہا ہوں تو میں نماز میں زیادہ دیر لگاتا، پھر دعا کی: اے اللہ! ان سب کو قتل کردے اور ان میں سے کسی کو زندہ نہ چھوڑ، پھر انہوں نے دو شعر پڑھے، ان کا ترجمہ یہ ہے:

"جب میں حالت اسلام میں قتل کیا جارہا ہوں تو مجھے کیا پرواہ ہوسکتی ہے۔
میں جس پہلو پر گروں میرا گرنا اللہ ہی کے لیے ہوگا، اور میرا مرنا اللہ کی رضا کے لیے ہے اور

marfat.com
Marfat.com

مجھے اپنے اعضاء کے کٹنے کا غم نہیں اگر اللہ چاہے گا تو ان کٹے ہوئے اعضاء کو مبارک کر دے گا۔"

پھر ابو سروعہ عقبہ بن الحارث نے کھڑے ہو کر ان کو قتل کر دیا اور حضرت خبیب وہ پہلے شخص تھے جنہوں نے ظلماً قتل کیے جانے سے پہلے نماز پڑھنے کی سنت قائم کی۔ جب کافروں کو پتہ چلا کہ حضرت عاصم بن ثابت کو بھی قتل کر دیا ہے تو جن کافروں کے کسی بڑے آدمی کو حضرت عاصم نے قتل کیا تھا تو انہوں نے لوگوں کو بھیجا کہ وہ ان کے جسم سے کچھ حصہ کاٹ کر لے آئیں۔ اللہ تعالیٰ نے شہد کی مکھیوں کو بھیج دیا، شہد کی مکھیاں ایک سائبان کی طرح ان کے جسم پر چھا گئیں، انہوں نے اس لاش کی حفاظت کی اور وہ کافر اس سے کچھ حصہ کاٹ کر لے جانے میں ناکام رہے۔

(صحیح البخاری رقم الحدیث:۳۰۸۶)

اس حدیث میں اولیاء اللہ کی کرامات کا ثبوت ہے کیونکہ اس حدیث میں یہ بیان ہے کہ حضرت خبیب زنجیروں میں جکڑے ہوئے تھے اور انگور کے خوشے سے انگور کھا رہے تھے حالانکہ اس وقت مکہ میں کوئی پھل موجود نہ تھا نیز اس حدیث میں حضرت عاصم بن ثابت رضی اللہ عنہ کی کرامت کا بھی ثبوت ہے، شہد کی مکھیاں ایک سائبان کی طرح ان کی لاش پر چھا گئیں اور کفار ان کی لاش کی بے حرمتی کرنے میں ناکام اور نامراد رہے۔ اس حدیث میں یہ ثبوت بھی ہے کہ مسلمانوں کو کفار کے وعدہ پر اعتماد نہیں کرنا چاہیے اور ان کی امان میں خود کو ان کے حوالے کرنے سے بہتر ہے کہ ان کے خلاف لڑ کر شہید ہو جائے جیسا کہ حضرت عاصم اور ان کے ساتھیوں نے کیا۔ نیز اگر مسلمان کفار کے ہاتھوں قید ہو جائے تو دوران قید اس کو ایسے اخلاق کا مظاہرہ کرنا چاہیے کہ دشمن بھی اس کے اخلاق سے متاثر ہو، جیسا کہ حضرت خبیب کے اخلاق سے ان کے دشمن متاثر ہوئے۔ شہادت سے پہلے دو رکعات نماز پڑھنا اور یہ سنت حضرت خبیب رضی اللہ عنہ نے قائم کی اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم

marfat.com
Marfat.com

نے اس کو برقرار رکھا۔

طریقت کیا ہے؟ اور مرشد کون؟

اللہ تعالیٰ نے حضور نبی کریم ﷺ کی اتباع کا حکم فرمایا ہے۔قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

ترجمہ: (یارسول اللہ ﷺ) آپ فرمائیے! اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہو تو میری اتباع کرو پھر اللہ تم سے محبت فرمائے گا۔

حضور نبی کریم ﷺ کی ظاہری اتباع کا نام شریعت ہے اور باطنی اتباع کا نام طریقت ہے۔آپ ﷺ کی باطنی اتباع کے لئے ایک ایسی کامل شخصیت کی ضرورت ہوتی ہے جو اللہ تعالیٰ اور حضور نبی کریم ﷺ کی بارگاہ تک پہنچنے کے لئے وسیلہ ہو۔جس طرح علماء نے نبی کریم ﷺ کی ظاہری اتباع کے لئے روایات کو وسیلہ بنایا اسی طرح صوفیا نے باطنی اتباع کے لئے مرشد کامل کا وسیلہ اختیار کیا ہے اور مرشد کی ضرورت اس شعبے میں اتنی ہی ہے جتنی کہ حضور نبی کریم ﷺ کی باطنی اتباع کی ضرورت ہے۔اسی پر امت مسلمہ کا عملی اجماع ہے۔امام ربانی، حضرت مجدد الف ثانی احمد فاروقی سرہندی رحمۃ اللہ علیہ نے نبی کریم ﷺ کی اتباع کے سات درجے بیان فرمائے ہیں۔آپ فرماتے ہیں:

اتباع کا پہلا درجہ:

اتباع سنت کا پہلا درجہ عوام اہل اسلام کا ہے جو کہ شریعت کے احکام اور سنت کی پیروی سے وابستہ ہے جب کہ اس کے ساتھ دل کی تصدیق تو ہو لیکن اطمینان نفس ابھی حاصل نہ ہوا ہو۔کیونکہ اطمینان نفس درجہ ولایت کے ساتھ تعلق رکھتا ہے اور علماء ظاہر اور وہ زاہد اور عابد لوگ جن کا معاملہ ابھی اطمینان نفس کے ساتھ وابستہ نہیں ہوا، سب اسی درجہ اتباع میں شریک ہیں۔اور اتباع کی ظاہری صورت کے حصول میں سب برابر ہیں اور چونکہ نفس اس مقام میں کفر اور انکار سے آزاد نہیں ہوتا تو لازمی طور پر یہ خاص درجہ اتباع

marfat.com
Marfat.com

کی صرف صورت رکھتا ہے۔ اور اتباع کی یہ صورت حقیقی متابعت کی طرح آخرت میں کامیابی اور خلاصی کا ذریعہ ہے۔ اور جہنم کے عذاب سے نجات اور جنت کے داخلے کی بشارت دینے والی ہے۔ خداوند تعالیٰ نے اپنی کمال بخشش سے نفس کے انکار کا کوئی اعتبار نہیں کیا اور صرف دل کی تصدیق پر کفایت فرمائی ہے۔ نجات کا دارومدار اسی تصدیق پر رکھا ہے۔

اتباع کا دوسرا درجہ:

اتباع کا دوسرا درجہ رسول اللہ ﷺ کے اقوال و اعمال کی اتباع ہے۔ جو کہ باطن سے تعلق رکھتا ہے۔ اس میں اخلاق کی تہذیب اور رذیل صفات کی مدافعت اور امراض باطنی اور معنوی بیماریوں کا ازالہ ہے۔ جو کہ طریقت کے مقام سے متعلق ہے۔ اور اتباع کا یہ درجہ ان ارباب سلوک کے ساتھ خاص ہے۔ جنہوں نے صوفیاء کے طریقہ کو اپنے شیخ سے اخذ کیا ہو۔ اور سیر الی اللہ کے صحراؤں اور بیابانوں کو قطع کر رہے ہوں۔

اتباع کا تیسرا درجہ:

اتباع کا تیسرا درجہ آنحضرت علیہ وعلی آلہ الصلوٰۃ والسلام کے احوال اور اذواق اور مواجید کی متابعت ہے۔ یہ درجہ ولایت خاصہ کے مقام سے تعلق رکھتا ہے۔ اور یہ ان ارباب ولایت کے ساتھ خاص ہے۔ جو کہ مجذوب سالک ہوں، یا سالک مجذوب۔

اتباع کا چوتھا درجہ:

اتباع کا چوتھا درجہ وہی ہے جو کہ پہلے درجہ میں تھا لیکن پہلے درجے میں اس کی صورت تھی اور اس درجہ میں اتباع کی حقیقت ہے۔ اور یہ چوتھا درجہ علماء راسخین کے ساتھ مخصوص ہے۔ جنہیں نفس کے اطمینان کے بعد متابعت کی دولت میسر آ گئی ہے۔ اولیاء اللہ (قدس تعالیٰ اسرارہم) کو ہر چند تمکین قلب کے بعد ایک طرح کا اطمینان نفس حاصل ہوتا ہے۔ لیکن نفس کو کمال درجہ کا اطمینان کمالات نبوت کے حصول سے حاصل ہوتا ہے۔ جو کہ بطریق وراثت علمائے راسخین کو کمالات حاصل ہوتے ہیں۔

marfat.com
Marfat.com

اتباع کا پانچواں درجہ:

اتباع کا پانچواں درجہ آنحضرت علیہ وعلی آلہ الصلوۃ والسلام کے کمالات کی اتباع کا ہے۔ان کمالات کے حصول میں علم اور عمل کو کوئی دخل نہیں ہے۔ بلکہ یہ صرف اللہ تعالیٰ کے فضل و احسان سے وابستہ ہے۔اور یہ نہایت ہی بلند مقام ہے۔ پہلے ذکر شدہ مراتب کو اس مرتبہ سے کوئی نسبت ہی نہیں ہے۔

اتباع کا چھٹا درجہ:

اتباع کا چھٹا درجہ آنحضرت علیہ وعلی آلہ الصلوۃ والسلام کے ان کمالات کی اتباع ہے۔جو آنحضرت علیہ وعلی آلہ الصلوۃ والسلام کے مقام محبوبیت کے ساتھ مخصوص ہیں۔جس طرح درجہ پنجم میں کمالات کا فیضان صرف فضل اور احسان سے تھا۔اسی طرح اس چھٹے درجہ میں آنحضرت ﷺ کے کمالات کا فیضان صرف محبت سے ہے جو کہ پہلے والے فضل اور احسان سے بلند ہے۔اور متابعت کا یہ درجہ بھی بہت ہی کم لوگوں کو نصیب ہوتا ہے۔

اتباع کا ساتواں درجہ:

اتباع کا ساتواں درجہ وہ ہے۔جو نزول و ہبوط سے تعلق رکھتا ہے۔اور متابعت کا یہ ساتواں درجہ پہلے تمام درجات کا جامع ہے۔اس لئے کہ اس مقام میں نزول بھی تصدیق قلب اور اطمینان نفس ہے۔اور جسم کے عناصر اربعہ کا اعتدال بھی اس میں ہے کہ وہ سرکشی اور نافرمانی سے بعض آجاتے ہیں۔یوں سمجھیں کہ پہلے درجات اس متابعت کے اجزاء تھے۔اور یہ درجہ ان کے لحاظ سے کل کی حیثیت رکھتا ہے۔

اس مقام میں پہنچ کر تابع (مرید) اپنے متبوع (یعنی نبی کریم ﷺ) سے اس طرح کی مشابہت پیدا کر لیتا ہے۔کہ گویا پیروی (متبعیت) کا نام درمیان سے اٹھ جاتا ہے۔اور تابع سے اپنے متبوع کا امتیاز دور ہو جاتا ہے۔اور ایسا معلوم ہوتا ہے۔کہ تابع اپنے متبوع کی طرف سے جو کچھ بھی حاصل کرتا ہے۔وہ اصل سے براہ راست حاصل کرتا ہے۔گویا دونوں ایک ہی چشمے سے پانی پیتے ہیں۔

عجب معاملہ ہے کہ اس مقام میں جتنا بھی گہری نظر سے مطالعہ کیا جائے۔پیروی

marfat.com

Marfat.com

کی نسبت بالکل معلوم نہیں ہوتی۔ اور تابعیت اور متبوعیت کا کوئی امتیاز نظر نہیں آتا۔ بس اتنا ہے کہ تابع اپنے آپ کو طفیلی سمجھتا ہے اور اپنے آپ کو نبی ﷺ کے کمالات کا وارث جانتا ہے۔

قصہ مختصر یہ کہ جو دولت بھی آئی ہے۔ وہ اصل میں انبیاء علیہم الصلوات کے لئے آئی ہے۔ اور امتوں کی سعادتمندی اس میں ہے کہ انبیاء علیہم الصلوات والتسلیمات کے طفیل اس دولت سے فائدہ حاصل کریں۔ اور ان کا بچا ہوا تناول فرمائیں۔

کامل اتباع کرنے والا وہ شخص ہے۔ جو ان سات درجات ہیں، پوری طرح اتباع سے آراستہ ہو۔

(مکتوب نمبر 54 مکتوبات امام ربانی، حصہ ہفتم، دفتر دوم)

مرشد کامل کیسا ہو؟

امام ربانی، حضرت مجدد الف ثانی احمد فاروقی سرہندی رحمۃ اللہ علیہ آداب طریقت کے بارے لکھتے ہیں:

پیر ایسا (ہونا) چاہیے جو جذبہ اور سلوک کی دولت سے مشرف ہوا ہو اور فنا و بقا کی سعادت سے بہرہ ور ہو اور سیر الی اللہ اور سیر فی اللہ اور سیر عن اللہ باللہ اور سیر فی الاشیاء باللہ (یعنی طریقت کے مختلف درجات) کو انجام تک پہنچایا ہو اور اگر اس کا جذبہ اس کے سلوک پر مقدم ہے اور مرادوں کی تربیت سے تربیت یافتہ ہے، تو اس کا وجود سرخ گندھک (یعنی کیمیا) کی طرح ہے۔ اس کی کلام دوا اور اس کی نظر شفا ہے۔ مردہ دل اس کی توجہ شریف سے زندہ ہوتے ہیں اور مرجھائی ہوئی جانیں اس کے لطیف التفات سے تازہ ہوتی ہیں اور اگر اس قسم کا صاحب دولت نہ ملے تو سالک مجذوب بھی غنیمت ہے، وہ بھی ناقصوں کی تربیت کر سکتا ہے اور فنا و بقا کی دولت تک پہنچا سکتا ہے۔ اور اگر خدا جل شانہ کی عنایت سے کسی طالب (یعنی مرید) کو اس طرح کا پیر کامل مل جائے تو چاہیے کہ

marfat.com
Marfat.com

اس کے وجود شریف کو غنیمت سمجھے اور اپنے آپ کو ہمہ تن اُس کے حوالہ کر دے۔ اور اپنی سعادت کو اُس کی رضا مندی میں جانے اور اپنی بدبختی کو اُس کی ناراضگی میں سمجھے۔ حاصل کلام یہ کہ اپنی نفسانی خواہشات کو اُس کی رضا کے تابع کر دے۔ حدیث نبوی علیہ وعلیٰ آلہٖ الصلوٰۃ والتسلیمات میں ہے:

''تم میں سے کوئی اُس وقت تک مومن نہیں ہو سکتا، جب تک کہ اس کی خواہش اُس امر کے تابع نہ ہو جائے جس کو میں لایا ہوں''

اور جان لے کہ آداب صحبت کی رعایت اور شرائط کو مدنظر رکھنا اس راہ کی ضروریات میں سے ہے تاکہ فائدہ اٹھانے اور فائدہ پہنچانے کا راستہ کھل جائے ورنہ صحبت سے کوئی نتیجہ پیدا نہ ہوگا اور مجلس سے کوئی فائدہ حاصل نہ ہوگا، بعض ضروری آداب وشرائط بیان کیے جاتے ہیں۔ چاہیے کہ غور سے سنیں۔

طریقت کے آداب وشرائط:

طالب (یعنی مرید) کو چاہیے کہ اپنے دل کی توجہ تمام اطراف سے پھیر کر اپنے پیر کی طرف کر لے اور پیر کی خدمت میں، اُس کی اجازت کے بغیر نوافل واذکار میں مشغول نہ ہو اور اُس کے حضور میں اُس کے سوا کسی اور کی طرف توجہ نہ کرے اور بالکل اُسی کی طرف متوجہ ہو کر بیٹھا رہے۔ حتیٰ کہ جب تک وہ امر نہ کرے، ذکر میں بھی مشغول نہ ہو اور اُس کے حضور میں نماز فرض وسنت کے سوا کچھ ادا نہ کرے۔

کسی بادشاہ کی نسبت نقل کرتے ہیں کہ اُس کا وزیر اُس کے سامنے کھڑا تھا۔ اتفاقاً وزیر کی نظر اپنے کپڑوں پر پڑی اور وہ اپنے ہاتھ سے درست کرنے لگا۔ اسی حال میں بادشاہ کی نظر اُس وزیر پر پڑی اور دیکھا کہ غیر کی طرف متوجہ ہے۔ لہٰذا جھڑک کر فرمایا کہ میں یہ برداشت نہیں کر سکتا کہ تو میرا وزیر ہو اور میرے سامنے جامہ کے بند کی

marfat.com
Marfat.com

طرف توجہ کرے۔ تو سوچنا چاہیے کہ جب حقیر دنیا کے وسائل کے لیے اتنے چھوٹے آداب ضروری ہیں تو وصول الی اللہ کے وسائل کے لیے ان آداب کی رعایت نہایت ہی کامل طور پر ضروری ہوگی۔ اور جہاں تک ہو سکے مرید ایسی جگہ کھڑا نہ ہو کہ اُس کا سایہ پیر کے کپڑے یا پیر کے سایہ پر پڑے۔ اور پیر کے مصلے پر پاؤں نہ رکھے اور اُس کے وضو کی جگہ میں وضو نہ کرے۔ اور اُس کے برتنوں کو استعمال نہ کرے اور اُس کے سامنے پانی نہ پیئے اور کھانا نہ کھائے اور کسی کے ساتھ بات نہ کرے۔ بلکہ کسی اور کی طرف توجہ نہ کرے۔ اور پیر کی غیر حاضری میں جس طرف کہ وہ ہو اُس طرف پاؤں دراز نہ کرے۔ اور تھوک بھی اُس طرف نہ پھینکے اور جو کچھ پیر سے صادر ہو اُسے درست سمجھے خواہ ظاہر میں درست معلوم نہ ہو۔ پیر جو کچھ کرتا ہے، الہام سے کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے اذن سے کرتا ہے۔ اس صورت میں اعتراض کی گنجائش نہیں، اگر بعض صورتوں میں اُس کے الہام میں خطا واقع ہو جائے تو یہ الہامی خطا مثل خطائے اجتہادی ہے۔ اس پر ملامت و اعتراض کرنا جائز نہیں اور نیز چونکہ مرید کو پیر سے محبت پیدا ہو جاتی ہے، محب کی نظر میں محبوب سے جو کچھ صادر ہوتا ہے، محبوب ہی معلوم ہوتا ہے۔ پس اعتراض کی گنجائش نہیں اور چھوٹے بڑے ہر طرح کے امور کھانے پینے اور سونے اور اطاعت کرنے میں پیر کی پیروی کرے۔ (کیونکہ پیر ظاہر اور باطن میں حضور نبی کریم ﷺ کی اتباع کرتا ہے، اس لئے پیر کی اتباع دراصل حضور نبی کریم ﷺ کی اتباع ہی ہوتی ہے۔ اگر پیر اپنے عمل کے خلاف مرید کو کوئی حکم دے تو مرید کو چاہیے کہ حکم پر عمل کرے۔ طیبی غفرلہٗ) اور پیر کی حرکات و سکنات میں کسی اعتراض کو دخل نہ دے۔ خواہ وہ اعتراض رائی کے دانے کی مقدار ہو۔ کیونکہ اعتراض کا نتیجہ سوائے محرومی کے کچھ نہیں ہے اور تمام مخلوقات میں سب سے بد بخت وہ شخص ہے جو اُس بزرگ کے عیب تلاش کرنے والا ہے، حق تعالیٰ ہم کو اس بڑی بلا سے نجات دے اور اپنے پیر سے خوارق و کرامات طلب نہ کرے۔ اگرچہ وہ طلب، خطرات اور وسواس کے طریق پر

marfat.com
Marfat.com

ہو۔ کیا تو نے کبھی سنا ہے کہ کسی مومن نے کسی پیغمبر سے معجزہ طلب کیا ہو۔ کفار و منکر ہی معجزے کے طالب ہوا کرتے ہیں۔

اگر دل میں شبہ پیدا ہو تو بغیر توقف کے عرض کرے۔ اگر حل نہ ہو تو اپنا قصور سمجھے اور کوئی عیب پیر کی طرف عائد نہ کرے اور جو واقعہ پیش آئے، پیر سے پوشیدہ نہ رکھے اور واقعات کی تعبیر اُسی سے دریافت کرے۔ اور اپنے کشف پر ہرگز اعتماد نہ کرے۔ کیونکہ اس دنیا میں حق و باطل اور صواب و خطا ملے جلے ہیں اور بغیر ضرورت و بغیر اجازت پیر سے جدا نہ ہو۔ کیونکہ غیر کو اس پر اختیار کرنا ارادت کے خلاف ہے اور اپنی آواز کو اُس کی آواز پر بلند نہ کرے اور بلند آواز سے اُس سے بات نہ کرے، کیونکہ یہ بے ادبی ہے اور جو فیوض و فتوحات حاصل ہوں، اُن کو پیر ہی سے تصور کرے۔ غرض الطریق کلہ ادب'' (یعنی طریقت ساری کی ساری ادب ہے) مثل مشہور ہے، کوئی بے ادب خدا تک نہیں پہنچا۔ اور اگر مرید آداب میں سے بعض کی رعایت میں اپنے آپ کو قصور وار جانے اور اُسے کما حقہ ادا نہ کر سکے اور کوشش سے بھی اُسے پورا نہ کر سکے تو معاف ہے لیکن کوتاہی کا اقرار ضروری ہے۔ اگر نعوذ باللہ آداب کی رعایت نہ کرے اور اپنے آپ کو قصور وار بھی نہ جانے تو ان بزرگوں کی برکتوں سے محروم ہے۔

(پیر کی) خوارق و کرامات مریدوں کو جذب کرنے کے لیے نہیں ہیں، (بلکہ) مرید روحانی اور باطنی مناسبت سے کھنچے چلے آتے ہیں اور جو شخص ان بزرگواروں سے نسبت نہیں رکھتا، وہ ان کے کمالات کی دولت سے محروم رہتا ہے، اگرچہ ہزارہا معجزے اور خوارق و کرامات دیکھے، ابوجہل اور ابولہب کا حال اس بات کا شاہد ہے۔ حق تعالیٰ کفار کے متعلق فرماتا ہے۔

''خواہ یہ لوگ کتنے ہی آیات و معجزات دیکھیں، ان پر ایمان نہیں لائیں گے، حتیٰ کہ وہ تیرے پاس آتے ہیں تو جھگڑتے ہیں اور کافر لوگ کہتے ہیں کہ یہ تو پہلے لوگوں کے قصے کہانیاں ہیں۔''

marfat.com
Marfat.com

(مکتوبات شریف، جلد اول، مکتوب شریف نمبر 292)

امام ابوالقاسم عبدالکریم بن ھوازن قشیری رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

مسلمان پر لازم ہے کہ وہ صحیح العقیدہ عالم باعمل متبع شریعت کے ہاتھ پر بیعت ہو کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

علماء انبیاء کے وارث ہیں۔

(سنن ابن ماجہ رقم الحدیث: ۲۲۳، صحیح البخاری، کتاب العلم)

اور مریدین ایسے عالم کے سامنے ایسے ہیں جیسے امت نبی کے سامنے ہوتی ہے پس مرید کی شرط یہ ہے کہ وہ ایسے شخص کی اجازت کے بغیر سانس بھی نہ لے، اور جس نے ایسے شیخ کی مخالفت کی وہ صدق کی بو بھی نہیں پا سکے گا ، اور اگر اس سے کوئی مخالفت سرزد ہو جائے تو وہ اس (شیخ) سے معذرت کرے اور جب مرید شیخ سے معذرت کرے تو شیخ پر واجب ہے کہ وہ اس کی تقصیر معاف کر دے، کیونکہ مریدین شیخ کی اولاد کے قائم مقام ہیں۔ شیخ پر واجب ہے کہ وہ اپنے احوال اور واردات سے اپنے مریدین پر توجہ کرے۔

(لطائف الاشارات ج ۲ ص ۳۷۶۔۳۷۵)

ہمارے شیخ طریقت کا ارشاد:

ہمارے شیخ طریقت مرشد العصر، شیخ المشائخ قبلۂ عالم باباجی سید میر طیب علی شاہ بخاری دامت برکاتہم العالیہ فرماتے ہیں:

کسی مرشد کا بیعت ہونے سے پہلے خوب تحقیق کر لینی چاہیے (کہ اس کا سلسلہ طریقت حضور نبی کریم ﷺ تک جڑا ہوا ہو، اور اس کا ظاہر شریعت کے خلاف نہ ہو) جب تحقیق مکمل ہو جائے تو پھر اگر بیعت ہونا چاہے تو بیعت ہو جائے۔ اب جب کہ بیعت ہو گیا تو گویا شیخ کو تسلیم کر لیا، تسلیم کرنے کے بعد تحقیق نہیں کرنی چاہیے۔ کیونکہ تسلیم کرنے کے بعد تحقیق کرنا گمراہی کی طرف لے جاتا ہے۔

marfat.com
Marfat.com

......علمِ نافع حاصل کیجئے......

marfat.com
Marfat.com

فہرست

صفحہ نمبر	نام عنوان	نمبر شمار
697	قرآن مجید میں اہل علم کی فضیلت	1
697	طالب علم کے لئے آسمان وزمین والے استغفار کرتے ہیں	2
698	جس کے ساتھ اللہ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے	3
698	دو افراد کے ساتھ رشک جائز ہے	4
699	علم نافع کا ثواب مرنے کے بعد بھی جاری رہتا ہے	5
699	جب اللہ تعالیٰ علم واپس لے گا	6
700	فقیہ، شیطان پر بھاری	7
700	علم حاصل کرنا فرض ہے	8
700	منافق میں دو خصلتیں نہیں ہو سکتیں	9
700	طالب علم اللہ کی راہ میں رہتا ہے	10
700	حصول علم غلطیوں کا کفارہ بن جاتا ہے	11
701	علم کو چھپانے والا	12
701	حصول علم میں اخلاص ضروری ہے	13
701	دین کی بات سن کر آگے پہنچانی چاہیے	14

marfat.com
Marfat.com

702	ہر سو سال بعد ایک مجدد پیدا ہوگا	15
702	جسے علم حاصل کرتے ہوئے موت آگئی	16
702	عالم کی عابد پر فضیلت	17
703	دین کا عالم نفع پہنچاتا ہے	18
703	علم کی بات موقع محل کے مطابق کرو	19
703	علم سیکھنے کے لئے رات کو جاگنا	20
704	مجھے معلم بنا کر بھیجا گیا	21
704	جس نے چالیس حدیثیں یاد کر لیں	22
704	علم حاصل کرنے والے کا پیٹ کبھی نہیں بھرتا	23
705	علم حاصل کر کے دنیا تک پہنچنے والے	24
705	علم سکھانے میں اہل علم کی ذمہ داری	25
706	علم کو ضائع کرنا	26
706	اصل اہل علم کون ہیں؟	27
706	علم پر عمل کرنا آگ پر چلنے سے مشکل	28
707	سب سے اچھے بھی علماء اور برے بھی	29
708	علم کی دو قسمیں	30
708	علم نافع حاصل کر کے آنا	31
708	علم نہ ہو تو کہے اللہ زیادہ جاننے والا ہے	32

marfat.com

Marfat.com

709	علم، دین ہے	33
709	قاریوں کو تنبیہ	34
709	عمل نہ کرنے سے علم چلا جائے گا	35
710	علم سیکھو اور سکھاؤ	36
710	جو علم فائدہ نہ دے اس کی مثال	37

marfat.com
Marfat.com

قرآن مجید میں اہل علم کی فضیلت:

اللہ تعالیٰ کا قرآن مجید فرقان حمید میں ارشاد پاک ہے:

هَلْ يَسْتَوِي الَّذِيْنَ يَعْلَمُوْنَ وَالَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ

ترجمہ: کیا علم والے اور بے علم برابر ہو سکتے ہیں؟

اِنَّمَا يَخْشَى اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمٰٓؤُا

ترجمہ: بے شک اسکے بندوں میں سے علم والے ہی اللہ سے ڈرنے والے ہیں۔

طالب علم کے لئے آسمان اور زمین والے استغفار کرتے ہیں:

حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے:

جو آدمی علم کی طلب میں کسی راستہ پر چلا، اللہ اس کو جنت کے راستہ پر چلائے گا اور طالب علم کی رضا کے لیے فرشتے اپنے پر رکھتے ہیں، اور آسمانوں اور زمینوں کی تمام چیزیں عالم کے لیے استغفار کرتی ہیں حتیٰ کے پانی میں مچھلیاں بھی، اور عالم کی فضیلت عابد پر اس طرح ہے جیسے چاند کی فضیلت تمام ستاروں پر ہے اور بے شک علماء انبیاء کے وارث ہیں اور انبیاء درہم اور دینار کے وارث نہیں بناتے وہ صرف علم کا وارث بناتے ہیں پس جس نے علم کو حاصل کیا اس نے بڑے حصے کو حاصل کیا۔

(سنن الترمذی رقم الحدیث: ۲۶۸۲۔ سنن ابوداؤد رقم الحدیث: ۳۶۴۱، سنن ابن ماجہ رقم الحدیث: ۲۲۳، مسند احمد ج ۵ ص ۱۹۶، سنن داری رقم الحدیث: ۳۴۹، صحیح ابن حبان رقم الحدیث: ۸۸)

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے دو آدمیوں کا ذکر کیا گیا ایک ان میں سے عابد تھا اور دوسرا عالم تھا، تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

بے شک اللہ اور اس کے فرشتے اور تمام آسمانوں اور زمینوں والے حتیٰ کہ چیونٹی اپنے بل

marfat.com
Marfat.com

میں اور حتیٰ کہ مچھلی بھی، یہ سب نیکی کی تعلیم دینے والے کے لیے استغفار کرتے ہیں۔

(سنن الترمذی رقم الحدیث: ۲۶۸۵، المعجم الکبیر رقم الحدیث: ۷۹۱۱)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ ﷺ نے فرمایا:۔

اللہ تعالیٰ نے مجھ پر وحی بھیجی کہ جس نے حصول علم کے لئے کوئی راستہ اختیار کیا تو میں اس کے لئے جنت کا راستہ آسان کردوں گا۔ اور اگر کسی کی آنکھیں لوں گا تو جنت اس کے لیے مقرر کردوں گا اور علم کو عبادت پر فضیلت حاصل ہے اور دین کی بنیاد پرہیزگاری ہے۔

(مشکوٰۃ، کتاب العلم، الفصل الثالث، بحوالہ بیہقی فی شعب الایمان)

حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:۔

جس نے علم حاصل کرنا شروع کیا اور اس کو مکمل کرلیا اس کو دوہرا ثواب ہے اور ارادہ کرکے حاصل نہ کرسکا تب بھی اس کو ثواب سے حصہ ملے گا۔

(مشکوٰۃ، کتاب العلم، الفصل الثالث، بحوالہ دارمی)

جس کے ساتھ اللہ بھلائی کا ارادہ فرمائے:

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جس کے ساتھ اللہ خیر کا ارادہ فرماتا ہے اس کو دین کی فقہ (سمجھ) عطا فرمادیتا ہے۔

(صحیح البخاری رقم الحدیث: ۷۰، صحیح مسلم رقم الحدیث: ۲۸۲۱، سنن الترمذی رقم الحدیث: ۲۸۵۵)

دو افراد کے ساتھ رشک جائز ہے:

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:۔

رشک دو افراد کے سوا کسی سے بھی مناسب نہیں ایک تو وہ جسے اللہ تعالیٰ نے دولت سے نوازا اور اس کو راہ حق میں خرچ کرنے کی توفیق دی، دوسرا وہ جس کو اللہ تعالیٰ نے

marfat.com

Marfat.com

قرآن مجید میں اہل علم کی فضیلت:

اللہ تعالیٰ کا قرآن مجید فرقان حمید میں ارشاد پاک ہے:

هَلْ يَسْتَوِى الَّذِيْنَ يَعْلَمُوْنَ وَالَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ

ترجمہ: کیا علم والے اور بے علم برابر ہو سکتے ہیں؟

اِنَّمَا يَخْشَى اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمٰٓؤُا

ترجمہ: بے شک اسکے بندوں میں سے علم والے ہی اللہ سے ڈرنے والے ہیں۔

طالب علم کے لئے آسمان اور زمین والے استغفار کرتے ہیں:

حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے:

جو آدمی علم کی طلب میں کسی راستہ پر چلا، اللہ اس کو جنت کے راستہ پر چلائے گا اور طالب علم کی رضا کے لیے فرشتے اپنے پر رکھتے ہیں، اور آسمانوں اور زمینوں کی تمام چیزیں عالم کے لیے استغفار کرتی ہیں حتیٰ کے پانی میں مچھلیاں بھی، اور عالم کی فضیلت عابد پر اس طرح ہے جیسے چاند کی فضیلت تمام ستاروں پر ہے اور بے شک علماء انبیاء کے وارث ہیں اور انبیاء درہم اور دینار کے وارث نہیں بناتے وہ صرف علم کا وارث بناتے ہیں پس جس نے علم کو حاصل کیا اس نے بڑے حصے کو حاصل کیا۔

(سنن الترمذی رقم الحدیث: ۲۶۸۲۔ سنن ابوداؤد رقم الحدیث: ۳۶۴۱، سنن ابن ماجہ رقم الحدیث: ۲۲۳، مسند احمد ج ۵ ص ۱۹۶، سنن دارمی رقم الحدیث: ۳۴۹، صحیح ابن حبان رقم الحدیث: ۸۸)

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سامنے دو آدمیوں کا ذکر کیا گیا ایک ان میں سے عابد تھا اور دوسرا عالم تھا، تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

بے شک اللہ اور اس کے فرشتے اور تمام آسمانوں اور زمینوں والے حتیٰ کہ چیونٹی اپنے بل

marfat.com

Marfat.com

فقیہ شیطان پر بھاری:

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:۔

ایک فقیہ شیطان پر ہزار عابدوں سے بھی بھاری ہے۔

(مشکوۃ، کتاب العلم، الفصل الثانی، بحوالہ ترمذی، ابن ماجہ)

علم حاصل کرنا فرض ہے:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ:۔

علم کا حاصل کرنا ہر مسلمان مرد، عاقل و بالغ پر فرض ہے اور نا اہل کو پڑھانے والا ایسا ہے جیسا کہ خنزیر کو زر و جواہر کے ہار پہنا دے۔

(مشکوۃ، کتاب العلم، الفصل الثانی، بحوالہ ابن ماجہ)

منافق میں دو خصلتیں نہیں ہو سکتیں:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:۔

منافق میں دو خصلتیں جمع نہیں ہوتیں حسن خلق اور دین کی سمجھ بوجھ۔

(مشکوۃ، کتاب العلم، الفصل الثانی، بحوالہ ترمذی)

طالب علم اللہ کی راہ میں رہتا ہے:

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:۔

جو شخص حصول علم کے لئے گھر سے نکلا وہ جب تک واپس نہ آئے راہ خدا میں رہتا ہے۔

(مشکوۃ، کتاب العلم، الفصل الثانی، بحوالہ ترمذی و داری)

حصول علم غلطیوں کا کفارہ بن جاتا ہے:

حضرت سخبرہ اسدی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:۔

marfat.com
Marfat.com

حکمت (سمجھ بوجھ) عطا فرمائی اور وہ اس سے فیصلے کرتا اور تعلیم دیتا ہے۔

(ریاض الصالحین، کتاب العلم، بحوالہ بخاری و مسلم)

علم نافع کا ثواب مرنے کے بعد بھی جاری رہتا ہے:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:۔

انسان کے مرنے کے بعد اس کے عمل منقطع ہو جاتے ہیں مگر صدقہ جاریہ اور ایسا علم جس سے دوسرے فائدہ اٹھاتے ہوں، نیک اولاد جو والدین کے لئے دعائیں کرتی ہو۔

(ریاض الصالحین، کتاب العلم، بحوالہ مسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:۔

مرنے کے بعد مومن کو جن اعمال خیر سے فائدہ ہوتا ہے ان میں علم بھی ہے جس کو اس مرنے والے نے سکھایا اور عام کیا یا نیک اولاد چھوڑی یا قرآن کریم کسی کو دیا۔ مسجد یا سرائے بنائی یا نہر کھدوائی یا اپنی صحت کی حالت میں اپنے مال سے صدقہ دیا تو اس کو مرنے کے بعد اس سے فائدہ ہوگا۔

(مشکوۃ، کتاب العلم، الفصل الثالث، بحوالہ ابن ماجہ، بیہقی فی شعب الایمان)

جب اللہ تعالیٰ علم واپس لے گا:

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:۔

اللہ تعالیٰ لوگوں سے علم کو جب واپس لینا چاہے گا تو ان سے چھیننے کا نہیں بلکہ علم کو اس طرح واپس لے گا کہ اہل علم کو اپنے یہاں بلا لے گا اور جب دنیا میں عالم باقی نہ رہیں گے تو لوگ اپنا سردار جہلاء کو بنا لیں گے اور جب ان سے فتویٰ طلب کیا جائے گا تو وہ بغیر علم کے فتویٰ دے کر خود بھی گمراہ ہوں گے اور دوسروں کو بھی گمراہ کریں گے۔

(مشکوۃ، کتاب العلم، الفصل الاول، بحوالہ بخاری و مسلم)

marfat.com
Marfat.com

اللہ ﷺ سے سنا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا:۔
اللہ تعالیٰ اس کو خوش و خرم رکھے جس نے مجھ سے حدیث کو سن کر من وعن نقل کیا۔ اور بعض سننے والے سنانے والے سے زیادہ یادداشت رکھتے ہیں۔

(مشکوۃ، کتاب العلم، الفصل الثانی، بحوالہ ترمذی)

ہر سو سال بعد ایک مجدد پیدا ہوگا:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں جو کچھ بھی رسول اللہ ﷺ کے وسیلہ سے جانتا ہوں (اس میں یہ ہے) کہ اللہ تعالیٰ اس امت میں ہر سو سال کے بعد ایسے شخص کو پیدا فرمائے گا جو اُن کے لیے اُن کے دین کو تازہ کرے گا۔

(مشکوۃ، کتاب العلم، الفصل الثانی، بحوالہ ترمذی)

جسے علم حاصل کرتے ہوئے موت آگئی:

حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:۔
اسلام کو زندہ کرنے کے لیے جس نے علم حاصل کرنا شروع کیا اور حصول علم کے دوران اس کی موت آگئی تو اس کے اور انبیاء (علیہم السلام) کے درجات میں جنت میں صرف ایک درجہ کا فرق ہوگا۔

(مشکوۃ، کتاب العلم، الفصل الثالث، بحوالہ دارمی)

عالم کی عابد پر فضیلت:

حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے بنی اسرائیل کے دو افراد کے بارے میں دریافت کیا گیا۔ ان میں سے ایک عالم تھے جو فرض نماز ادا کر کے بیٹھتے اور لوگوں کو دینی تعلیم دیتے اور دوسرے کا حال یہ تھا کہ دن کو روزہ رکھتے اور رات کو قیام کرتے تھے۔ اس پر سرکار ﷺ نے ارشاد فرمایا:

marfat.com
Marfat.com

جو علم حاصل کرتا ہے تو یہ عمل اُس کی ماضی کی غلطیوں کا کفارہ بن جاتا ہے۔

(مشکوٰۃ، کتاب العلم، الفصل الثانی، بحوالہ ترمذی، دارمی)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:۔
مومن بھلائی کی باتیں سننے سے شکم سیر نہیں ہوتا اور اس کی انتہائی منزل جنت ہوتی ہے۔

(مشکوٰۃ، کتاب العلم، الفصل الثانی، بحوالہ ترمذی)

علم کو چھپانے والا:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:۔
اگر کسی شخص سے علمی بات معلوم کی گئی اور اس نے اس کو چھپایا تو قیامت کے دن اس کے منہ میں آگ کی لگام دی جائے گی۔

(مشکوٰۃ، کتاب العلم، الفصل الثانی، بحوالہ احمد، ابوداؤد، ترمذی)

حصول علم میں اخلاص ضروری ہے:

حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:۔
جو شخص علم حاصل کرتا ہے کہ اس کی وجہ سے علماء پر فخر کرے یا ان پڑھوں سے جھگڑا کرے یا یہ سوچے کہ لوگ اس کی طرف متوجہ ہوں گے تو اللہ تعالیٰ اس کو جہنم میں ڈالے گا۔

(مشکوٰۃ، کتاب العلم، الفصل الثانی، بحوالہ ترمذی)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:۔
جو شخص اللہ تعالیٰ کی رضامندی کے حصول کی بجائے دنیاوی فوائد کے لئے علم حاصل کرتا ہے تو اس کو قیامت کے دن جنت کی ہوا بھی نہ لگے گی۔

(مشکوٰۃ، کتاب العلم، الفصل الثانی، بحوالہ احمد، ابوداؤد، ابن ماجہ)

دین کی بات سن کر آگے پہنچانی چاہئے:

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول

marfat.com

Marfat.com

جاگنا، پوری رات (کسی اور نفلی عبادت کے لئے) جاگنے سے بہتر ہے۔

(مشکوۃ، کتاب العلم، الفصل الثالث، بحوالہ دارمی)

مجھے معلم بنا کر بھیجا گیا:

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مسجد نبوی میں دو گروہوں کو دیکھ کر فرمایا یہ دونوں گروہ خیر پر ہیں۔ لیکن ان میں سے ایک گروہ دوسرے پر فضیلت رکھتا ہے۔ ان میں سے جو اللہ تعالیٰ سے کچھ طلب کر رہے ہیں اور اس سے لو لگائے ہوئے ہیں ان کو اللہ تعالیٰ چاہے تو دیدے اور چاہے تو نہ دے۔ لیکن جو لوگ فقہ یا کوئی دوسرا علم سیکھتے ہیں اور بے پڑھوں کو سکھاتے ہیں یہ زیادہ بہتر ہیں۔ درحقیقت مجھے بھی اللہ تعالیٰ نے معلم بنا کر بھیجا ہے۔ اس کے بعد سرکار ﷺ اسی معلمین کی جماعت میں بیٹھے۔

(مشکوۃ، کتاب العلم، الفصل الثالث، بحوالہ دارمی)

جس نے چالیس حدیثیں یاد کرلیں:

حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا گیا کہ علم کی حد کیا ہے جس کو حاصل کر کے انسان فقیہ بن سکے؟ سرکار ﷺ نے فرمایا:۔ میری امت کے جس شخص نے دین کے معاملات میں چالیس حدیثیں یاد کرلیں تو اللہ تعالیٰ اس کو فقیہ اٹھائے گا اور میں قیامت میں اس کا شفیع اور گواہ ہوں گا۔

(مشکوۃ، کتاب العلم، الفصل الثالث، بحوالہ بیہقی فی شعب الایمان)

علم حاصل کرنے والے کا پیٹ کبھی نہیں بھرتا:

عون رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: دو حریص کبھی شکم سیر نہیں ہوتے۔ ایک علم حاصل کرنے والا اور دوسرا دنیا کو حاصل کرنے

marfat.com
Marfat.com

عالم کو اس عابد پر جو دن کو روزہ رکھ کر رات کو عبادت کرتا ہے اتنی ہی فضیلت حاصل ہے جتنی کہ مجھے تمہارے ادنیٰ آدمی پر حاصل ہے۔

(مشکوٰۃ، کتاب العلم، الفصل الثانی، بحوالہ دارمی)

دین کا عالم نفع پہنچاتا ہے:

حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:۔

اچھا شخص وہ ہے جو دین کا علم رکھتا ہو۔ اگر اس سے معلومات کی جائیں تو نفع پہنچاتا ہے اور اگر اس سے بے پرواہی برتی جائے تو وہ بھی غیرت نفس کا اظہار کرتا ہے۔

(مشکوٰۃ، کتاب العلم، الفصل الثالث، بحوالہ رزین)

علم کی بات موقع محل کے مطابق کرو:

حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا:

لوگوں کو ہفتہ میں ایک مرتبہ وعظ کہو اگر اس پر راضی نہ ہوں تو دو بار خطاب کرو اور اگر بہت ہی زیادہ ضرورت ہو تو ہفتہ میں صرف تین مرتبہ۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

قرآن کا نام لے کر لوگوں کو تنگ نہ کرو میں یہ نہیں چاہتا کہ تم کسی جگہ جاؤ اور وہاں لوگ باتوں میں مشغول ہوں اور تم وہاں قصہ خوانی کر کے ان کی گفتگو کو کاٹ کر انہیں پریشان کرو۔ ایسے وقت خاموش رہو اور جب وہ خواہش کریں تو ان کو نصیحت کی باتیں بتاؤ اور دعا میں عبارت آرائی سے پرہیز کرو۔ کیونکہ مجھے معلوم ہے کہ رسول خدا ﷺ اور صحابہ کرام علیہم الرضوان کا یہ عمل نہ تھا۔

(مشکوٰۃ، کتاب العلم، الفصل الثالث، بحوالہ بخاری)

علم سیکھنے کے لئے رات کو جاگنا:

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ علم سکھانے کے لئے تھوڑی رات

marfat.com
Marfat.com

جس نے صرف آخرت کو اپنا مقصود بنا لیا تو دنیا کے مقصد کے لئے اللہ تعالیٰ اس کو کافی ہے اور جس کے مقاصد دنیا کی طرح پراگندہ ہو گئے تو اللہ تعالیٰ کو یہ پرواہ نہیں کہ وہ کس جنگل میں مرتا ہے۔

(مشکوٰۃ، کتاب العلم، الفصل الثالث، بحوالہ ابن ماجہ، بیہقی فی شعب الایمان)

علم کو ضائع کرنا:

حضرت اعمش رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:۔
علم کے لئے آفت (نسیان) بھولنا ہے اور اس کو ضائع کرنا یہ ہے کہ نااہلوں کے سامنے رکھا جائے۔

(مشکوٰۃ، کتاب العلم، الفصل الثالث، بحوالہ دارمی)

اصل اہل علم کون ہے؟

حضرت سفیان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جناب عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت کعب رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: صاحبان علم کون ہیں؟ تو انہوں نے کہا کہ جو علم کے مطابق عمل کرتے ہیں۔ پھر معلوم کیا: کون سی چیز علم کو علماء کے دل سے نکالتی ہے؟ تو جناب کعب رضی اللہ عنہ نے کہا: لالچ۔

(مشکوٰۃ، کتاب العلم، الفصل الثالث، بحوالہ دارمی)

علم پر عمل کرنا آگ پر چلنے سے مشکل:

حضرت داتا گنج بخش علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:
''حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں'' میں نے تیس سال مجاہدہ کیا مگر مجھے کوئی کام علم حاصل کرنے اور اس پر عمل کرنے سے مشکل معلوم نہیں ہوا۔'' الغرض آگ پر چلنا آسان ہے مگر علم کے مطابق عمل کرنا مشکل۔ جاہل کے لئے ہزار بار پل صراط کو طے

marfat.com
Marfat.com

والا اور یہ دونوں برابر نہیں۔ صاحب علم تو رضائے خداوندی کے لیے کوشاں ہوتا ہے اور دنیا کو حاصل کرنے والا سرکشی میں غرق رہتا ہے۔ اس کے بعد حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے یہ آیت پڑھی:

''بیشک انسان اس لئے سرکشی کرتا ہے تا کہ خود کو بے پرواہ دیکھے''

پھر اس کے بعد انہوں نے یہ آیت پڑھی:

''اللہ تعالیٰ سے خوف رکھنے والے بندوں میں عالم ہی ہیں۔

(مشکوۃ، کتاب العلم، الفصل الثالث، بحوالہ بیہقی فی شعب الایمان، دارمی)

علم حاصل کر کے دنیا تک پہنچنے والے:

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:۔ میری امت کے کچھ لوگ دین کی سمجھ اور قرآنی علوم حاصل کر کے یہ کہیں گے کہ ہم امراء کی صحبت حاصل کر کے ان کے ذریعہ دنیا تک رسائی حاصل کریں گے اور اپنے دین کو محفوظ رکھیں گے لیکن ایسا ممکن نہ ہوگا کیونکہ خاردار درخت سے کانٹا ہی حاصل کیا جا سکتا ہے۔ اس طرح ان کے قرب سے کٹتے ہی چلے جائیں گے۔ اس موقع پر محمد بن صباح نے کہا ہے کہ وہ اس سے گناہوں کو مراد لیتے تھے۔

(مشکوۃ، کتاب العلم، الفصل الثالث، بحوالہ ابن ماجہ)

علم سکھانے میں اہل علم کی ذمہ داری:

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ اگر اہل علم اپنے علم کی حفاظت کرتے ہوئے اس کو صرف اہل لوگوں کو سکھائیں تو اپنے زمانہ کے سردار بن جائیں۔ لیکن اگر علم دنیا داروں کو سکھایا تا کہ دنیا حاصل کرلیں تو انہیں ذلت ہوگی۔ ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا کہ:

marfat.com
Marfat.com

علم کی دو قسمیں:

حضرت حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

علم کی دو قسمیں ہیں۔قلبی اور لسانی۔علم نافع کا تعلق تو قلب سے ہے اور زبانی علم ابن آدم پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے حجت (یعنی دلیل) ہے۔

(مشکوۃ، کتاب العلم، الفصل الثالث، بحوالہ دارمی)

علم نافع حاصل کر کے آنا:

جب حضرت صاحب حضرت کرماں والے رحمۃ اللہ علیہ جب اعلیٰ دینی تعلیم کے حصول کیلئے گھر سے روانہ ہونے لگے تو آپ کے شفیق چچا پیر سید قطب الدین شاہ بخاری رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا:

''برخوردار! وہ علم حاصل کر کے آنا جس سے مخلوق خدا کو نفع پہنچے نہ کہ وہ علم جو خشک ہو اور صرف قیل وقال تک محدود ہو۔''

یہ بات آپ کے دل میں نقش ہو گئی تھی کہ علم وہی فائدہ مند ہے جس سے عمل صالح کی راہیں ہموار ہوں اور پھر آپ نے ایسا ہی علم حاصل کیا جس سے اللہ تعالیٰ کی بیشمار مخلوق کو فائدہ پہنچا۔

علم نہ ہو تو کہے اللہ زیادہ جاننے والا ہے:

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے لوگوں سے فرمایا:

جو علم رکھتا ہے تو وہ کچھ کہے اور جو شخص علم نہ رکھنے کے بعد یہ کہہ دے کہ اللہ تعالیٰ زیادہ جاننے والا ہے تو یہ بات بھی علم ہی کی وجہ سے ہے اور اس کو صاف طور پر یہ کہنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ جانتا ہے۔اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی پاک ﷺ سے فرمایا:۔

تم فرمادو میں اس پر تم سے اجر نہیں چاہتا اور نہ میں تکلف کرنے والوں سے ہوں۔

marfat.com
Marfat.com

کرنا ایک علمی مسئلہ کو سیکھنے سے زیادہ مشکل ہے۔ فاسق کے لئے ایک علمی مسئلہ پر عمل کرنا جہنم میں کھڑے ہونے سے زیادہ مشکل ہے۔

(کشف المحجوب، اثبات علم)

سب سے اچھے بھی علماء برے بھی:

حضرت احوص بن حکیم رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے شر کے بارے میں معلوم کیا تو سرکار ﷺ نے فرمایا:۔

مجھ سے شر کے بارے میں نہیں بلکہ خیر کے بارے میں معلوم کرو۔ یہ کلمات آپ ﷺ نے تین مرتبہ فرمائے اس کے بعد فرمایا:۔

بروں میں سب سے برے بھی علماء ہیں اور اچھوں میں سب سے بہتر بھی علماء ہی ہیں۔

(مشکوۃ، کتاب العلم، الفصل الثالث، بحوالہ دارمی)

حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے نزدیک وہ عالم سب سے برا ہے جس نے اپنے علم سے کسی کو فائدہ نہیں پہنچایا۔

(مشکوۃ، کتاب العلم، الفصل الثالث، بحوالہ دارمی)

حضرت زیاد بن حُدَیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھ سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا:

کیا تمہیں معلوم ہے کہ اسلام (کی عمارت) کو کون سی چیز گرا دیتی ہے۔ میں نے کہا مجھے معلوم نہیں۔ تو انہوں نے فرمایا:

عالم کی لغزش، منافق کا کتاب اللہ کے بارے میں جھگڑا کرنا اور گمراہ سرداروں کا حکم جاری کرنا۔ (یعنی فتویٰ دینا)

(مشکوۃ، کتاب العلم، الفصل الثالث، بحوالہ دارمی)

marfat.com
Marfat.com

یہ علم کے چلے جانے کا وقت ہے۔ میں نے عرض کیا کہ علم کیسے جاتا رہے گا؟ جبکہ ہم قرآن کی تلاوت کرتے ہیں، اپنی اولاد کو پڑھاتے ہیں اور وہ اپنی اولاد کو پڑھائیں گے اور یہ سلسلہ قیامت تک جاری رہے گا۔ میری بات پر سرکار ﷺ نے فرمایا:۔

تیری ماں تجھ کو گم کرے میں تو تجھ کو مدینہ کے عقلمندوں میں سے سمجھتا تھا۔ کیا یہ یہودی اور نصرانی تورات وانجیل نہیں پڑھتے لیکن وہ اس کے احکام میں سے کسی پر عمل نہیں کرتے۔

(مشکوۃ، کتاب العلم، الفصل الثالث، بحوالہ احمد، ترمذی، ابن ماجہ۔ لیکن دارمی نے اس حدیث کو حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے)

علم سیکھو اور سکھاؤ:

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ مجھ سے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:۔

علم سیکھو اور لوگوں کو سکھاؤ۔ فرائض (تقسیم ترکہ) کا علم حاصل کرو اور دوسروں کو بتاؤ۔ قرآن پڑھو اور دوسروں کو پڑھاؤ کیونکہ میرا وصال ہونے والا ہے۔ علم کم ہوتا جائے گا۔ اس کے بعد فتنے ظاہر ہوں گے یہاں تک کہ دو شخص فرض کے بارے میں اختلاف کریں گے اور کوئی ان کے درمیان فیصلہ کرنے والا نہ ہوگا۔

(مشکوۃ، کتاب العلم، الفصل الثالث، بحوالہ دارمی، دارقطنی)

جو علم فائدہ نہ دے اس کی مثال:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:۔

اس علم کی مثال جس سے فائدہ حاصل نہ ہوتا ہو ایسی ہے جیسا کہ کوئی خزانہ جس میں سے اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ نہیں کیا جاتا۔

(مشکوۃ، کتاب العلم، الفصل الثالث، بحوالہ احمد، دارمی)

marfat.com
Marfat.com

(مشکوۃ، کتاب العلم، الفصل الثالث، بحوالہ بخاری و مسلم)

علم، دین ہے:

حضرت ابن سیرین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ یہ علم دین ہے پس دیکھو کہ تم اس کو کس سے حاصل کرتے ہو۔

(مشکوۃ، کتاب العلم، الفصل الثالث، بحوالہ صحیح مسلم)

قاریوں کو تنبیہ:

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

اے قاریوں کے گروہ! استقامت حاصل کرو کیونکہ تمہیں آگے بڑھنے کی کافی صلاحیت دی گئی ہے اگر تم دائیں بائیں ہو گئے تو دُور کی گمراہی میں جا پڑو گے۔

(مشکوۃ، کتاب العلم، الفصل الثالث، بحوالہ صحیح بخاری)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:۔

اللہ تعالیٰ کی جُبّ حزن سے پناہ مانگو۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا جُبّ حزن کیا ہے؟ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:۔ جہنم میں ایک وادی ہے جس سے جہنم روزانہ چار سو مرتبہ پناہ مانگتی ہے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا اس میں کون جائے گا؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا:۔

ریاکار قرآن پڑھنے والے اعمال میں ریاکاری کرنے والے۔

(مشکوۃ، کتاب العلم، الفصل الثالث، بحوالہ ترمذی البتہ ابن ماجہ نے اس میں یہ اضافہ بھی کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان قاریوں کو ناپسند فرماتا ہے جو امراء کی صحبت اختیار کرتے ہیں۔)

عمل نہ کرنے سے علم چلا جائے گا:

حضرت زیاد بن لبید رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے کسی بات کو بیان کرتے ہوئے فرمایا:۔

marfat.com
Marfat.com

فہرست

صفحہ نمبر	نام عنوان	نمبر شمار
714	غیبت کی ممانعت قرآن مجید میں	1
714	غیبت کیا ہے؟	2
714	غیبت والے کا نماز اور روزہ	3
715	غیبت کا کفارہ	4
715	اگر اس بات کو سمندر میں ڈال دی جائے	5
716	بندہ کبھی اللہ کی ناراضگی کی کوئی بات بول دیتا ہے	6
716	نجات کیسے ہوگی	7
716	تمام اعضاء زبان سے کہتے ہیں	8
716	مسلمان بھائی کو گالی دینا	9
717	کسی پر فسق یا کفر کی تہمت لگانا	10
717	مجرم پہل کرنے والا ہے	11
717	قیامت میں سب سے برا دو منہ والا	12
718	بہت تعریف کرنے والے	13
718	مومن لعنت کرنے والا نہیں ہوتا	14
719	جو اپنے بھائی کو کسی گناہ کی ملامت کرے	15

marfat.com

Marfat.com

غیبت اور دوسری بیماریوں سے زبان کو بچائیں

marfat.com
Marfat.com

غیبت کی ممانعت قرآن مجید میں:

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وَلَا يَغْتَبْ بَعْضُكُمْ بَعْضًا اَيُحِبُّ اَحَدُكُمْ اَنْ يَّاْكُلَ لَحْمَ اَخِيْهِ مَيْتًا فَكَرِهْتُمُوْهُ (الحجرات:12)

ترجمہ: اور ایک دوسرے کی غیبت نہ کیا کرو کیا تم میں سے کوئی پسند کرے گا کہ وہ اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھائے؟ تو یہ تمہیں گوارا نہ ہوگا۔

غیبت کیا ہے؟

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ غیبت کیا چیز ہے؟ صحابہ نے عرض کیا: اللہ اور اس کے رسول زیادہ جاننے والے ہیں، آپ نے فرمایا تم اپنے بھائی کے اس وصف کا ذکر کرو جس کو وہ ناپسند کرتا ہو، آپ سے عرض کیا گیا یہ بتایئے اگر میرے بھائی میں وہ عیب ہو جس کو میں بیان کرتا ہوں، آپ نے فرمایا اگر تمہارے بھائی میں وہ عیب ہو جس کو تم بیان کرتے ہو تب ہی تو تم اس کی غیبت کرو گے، اور اگر اس میں وہ عیب نہ ہو تو پھر تم اس پر بہتان باندھو گے۔

(صحیح مسلم، رقم الحدیث:۲۵۸۹، سنن ابوداؤد، رقم الحدیث:۴۸۷۴)

غیبت والے کا نماز اور روزہ:

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ دو آدمیوں نے ظہر یا عصر کی نماز پڑھی اور دونوں روزہ دار تھے۔ جب نبی کریم ﷺ نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا: اپنا وضو اور اپنی نماز دہراؤ اور اپنے اس روزے کے بدلے کسی اور دن روزہ رکھنا۔ عرض گزار ہوئے یا رسول اللہ ﷺ! یہ کیوں؟ فرمایا کہ تم نے فلاں کی غیبت کی ہے۔

(مشکوٰۃ، باب حفظ اللسان والغیبۃ والشتم، الفصل الثالث، بحوالہ بیہقی)

marfat.com
Marfat.com

16	اپنے بھائی کو مصیبت میں دیکھ کر خوش نہ ہو	719
17	مجھے نقل اتارنا پسند نہیں	719
18	فوت شدہ لوگوں کی نیکیاں بیان کرو	720
19	جو اپنے مسلمان بھائی کی بے عزتی کرتا ہے	720

marfat.com
Marfat.com

بندہ کبھی اللہ کی ناراضگی کی کوئی بات بول دیتا ہے:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:۔

بندہ اللہ تعالیٰ کی رضامندی کا کوئی لفظ کہہ دیتا ہے، جس کو اُس نے اہمیت نہیں دی ہوتی لیکن اُس کے باعث اللہ تعالیٰ اُس کا درجہ بلند کر دیتا ہے اور بندہ اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا ایک لفظ کہہ دیتا ہے جس کی اُسے پرواہ نہیں ہوتی لیکن وہ اُسے جہنم میں لے جاتا ہے۔

(بخاری۔ اور بخاری و مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ جہنم میں اتنا نیچے لے جاتا ہے جتنا شرق و مغرب کے درمیان فاصلہ ہے)

نجات کیسے ہوگی؟

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! نجات کیسے ہوگی؟ آپ نے فرمایا:

اپنی زبان بند رکھو، اور اپنے گناہوں پر روؤ۔

(مسند احمد: ج ۸ رقم الحدیث: ۲۲۲۹۸)

تمام اعضا زبان سے کہتے ہیں:

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جب ابن آدم صبح کرتا ہے تو اس کے تمام اعضاء زبان کا انکار کرتے ہیں اور کہتے ہیں تو ہمارے متعلق اللہ سے ڈر کیونکہ ہم تیرے ساتھ ہیں، اگر تو سیدھی رہی تو ہم سیدھے رہیں گے اور اگر تو ٹیڑھی ہوگئی تو ہم ٹیڑھے ہو جائیں گے۔

(سنن ترمذی، رقم الحدیث: ۲۴۱۵)

مسلمان بھائی کو گالی دینا:

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:۔

marfat.com
Marfat.com

حضرت ابو سعید خدری اور حضرت جابر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:۔

غیبت زنا سے بھی زیادہ سخت ہے۔لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ ﷺ! غیبت زنا سے سخت تر کس طرح ہے؟ فرمایا: زانی اللہ تعالیٰ سے توبہ کر لیتا ہے۔ دوسری روایت میں ہے کہ توبہ کر لیتا ہے تو اللہ تعالیٰ اُسے معاف فرما دیتا ہے۔لیکن غیبت کرنے والے کو معاف نہیں کیا جاتا جب تک وہ معاف نہ کرے جس کی غیبت کی ہے اور حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت میں فرمایا: زانی توبہ کر لیتا ہے لیکن غیبت کرنے والے کی توبہ نہیں۔

(مشکوٰۃ، باب حفظ اللسان والغیبۃ والشتم، الفصل الثالث، بحوالہ بیہقی)

غیبت کا کفارہ:

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:۔

غیبت کا کفارہ یہ ہے کہ جس کی غیبت کی ہے اُس کے لیے استغفار کرے اور کہے کہ اے اللہ! ہمیں اور اُسے بخش دے۔

(مشکوٰۃ، باب حفظ اللسان والغیبۃ والشتم، الفصل الثالث، بحوالہ بیہقی)

اگر اس بات کو سمندر میں ڈال دیا جائے:

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا آپ کے لیے صفیہ کا اتنا اتنا (قد) کافی ہے! ان کا ارادہ تھا کہ ان کا قد چھوٹا ہے، آپ نے فرمایا:

تم نے ایسا کلمہ کہا ہے کہ اگر اس کو سمندر میں ڈال دیا جائے تو اس سے سارا پانی آلودہ ہو جائے گا۔

(سنن ابوداؤد: ۴۸۷۵)

marfat.com
Marfat.com

(مشکوٰۃ، باب حفظ اللسان والغیبۃ والشتم، الفصل الاول، بحوالہ بخاری و مسلم)

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جنت میں چغل خور داخل نہیں ہوگا۔

(سنن ابوداؤد، رقم الحدیث: ۴۸۷۲)

بہت تعریف کرنے والے:

حضرت مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:۔

جب تم بہت تعریف کرنے والوں کو دیکھو تو اُن کے منہ میں مٹی ڈال دیا کرو۔

(مشکوٰۃ، باب حفظ اللسان والغیبۃ والشتم، الفصل الاول، بحوالہ مسلم)

حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں ایک آدمی نے دوسرے کی تعریف کی۔آپ ﷺ نے تین دفعہ فرمایا:۔تم پر افسوس! تم نے اپنے بھائی کی گردن کاٹ دی۔اگر تم میں سے کسی کی تعریف کرنی پڑ ہی جائے تو کہے:۔ میں فلاں کو ایسا سمجھتا ہوں اور حساب لینے والا اللہ تعالیٰ ہے، جبکہ وہ اُس کی نظر میں ایسا ہو اور اللہ تعالیٰ کے مقابلے پر کسی کی صفائی بیان نہ کرے۔

(مشکوٰۃ، باب حفظ اللسان والغیبۃ والشتم، الفصل الاول، بحوالہ بخاری و مسلم)

مومن لعنت کرنے والا نہیں ہوتا:

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:۔

مومن طعنہ دینے والا، لعنت کرنے والا، فحش گو اور بے غیرت نہیں ہوتا۔

(مشکوٰۃ، باب حفظ اللسان والغیبۃ والشتم، الفصل الاول، بحوالہ ترمذی)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:۔

مومن لعنت کرنے والا نہیں ہوتا، ایک اور روایت ہے، مومن کے لیے مناسب نہیں ہے کہ

marfat.com
Marfat.com

مسلمان کو گالی دینا فسق اور اُسے قتل کرنا کفر ہے۔

(مشکوۃ، باب حفظ اللسان والغیبۃ والشتم، الفصل الاول، بحوالہ بخاری و مسلم)

کسی پر فسق یا کفر کی تہمت لگانا:

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:۔

کوئی آدمی دوسرے پر فسق یا کفر کی تہمت نہ لگائے ورنہ اُسی پر لوٹتی ہے جبکہ اُس کا ساتھی ایسا نہ ہو۔

(مشکوۃ، باب حفظ اللسان والغیبۃ والشتم، الفصل الاول، بحوالہ بخاری)

مجرم پہل کرنے والا ہے:

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:۔

جس نے کسی کے کفر کا دعویٰ کیا یا اللہ کا دشمن کہا اور وہ ایسا نہ ہو تو کہنے والے پر لوٹے گا۔

(مشکوۃ، باب حفظ اللسان والغیبۃ والشتم، الفصل الاول، بحوالہ بخاری و مسلم)

حضرت انس اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:۔

دو گالی گلوچ کرنے والوں میں مجرم پہل کرنے والا ہے۔ جب تک مظلوم زیادتی نہ کرے۔

(مشکوۃ، باب حفظ اللسان والغیبۃ والشتم، الفصل الاول، بحوالہ و مسلم)

قیامت میں سب سے برا دومنہ والا:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:۔

تم قیامت میں سب سے بُرا دومنہ والے آدمی کو دیکھو گے جو ایک کے منہ پر کچھ کہتا ہے اور دوسرے کے منہ پر کچھ۔

marfat.com
Marfat.com

فہرست

صفحہ نمبر	نام عنوان	نمبر شمار
724	قرآن مجید میں حلال کھانے کا حکم	1
724	سب سے بہتر کھانا	2
724	حرام کھانے والے کی دعا مقبول نہیں ہوتی	3
725	کسب حلال سوال کرنے سے بہتر ہے	4
725	سب سے پاکیزہ پیشہ	5
725	قرب قیامت میں حلال وحرام کی پرواہ نہیں ہوگی	6
726	رزق حلال طلب کرنا ہر مسلمان پر واجب ہے	7
726	کاروبار کا ایک اصول	8
726	جو گوشت حرام سے پیدا ہوا وہ دوزخ میں ہے	9
727	جو چیز شک میں ڈالے اسے چھوڑ دو	10
727	رزق حلال کمانے والے کی بخشش	11
727	معاش کی پریشانی، گناہوں کا کفارہ	12
727	شراب سے متعلق دس آدمیوں پر لعنت	13
728	حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے زکوٰۃ کے دودھ کی الٹی کردی	14
728	حرام کا کپڑا پہن کر نماز نہیں ہوتی	15
728	رزق حلال کی تلاش کرنے والا اللہ کی راہ میں ہے	16

marfat.com

Marfat.com

وہ لعنت کرنے والا بنے۔

(مشکوۃ، باب حفظ اللسان والغیبۃ والشتم، الفصل الاول، بحوالہ ترمذی)

حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سُنا:۔

بہت لعنت کرنے والے قیامت کے روز نہ گواہ ہوں گے اور نہ شفاعت کرنے والے۔

(مشکوۃ، باب حفظ اللسان والغیبۃ والشتم، الفصل الاول، بحوالہ مسلم)

جو اپنے بھائی کو کسی گناہ کی ملامت کرے:

حضرت خالد بن معدان رضی اللہ عنہ نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:۔

جو اپنے بھائی کو کسی گناہ کی وجہ سے ملامت کرے تو اُس وقت تک وہ نہیں مرے گا جب تک اُس گناہ کو نہ کرلے جبکہ اُس نے (اس ملامت کی) توبہ کرلی ہو۔

(مشکوۃ، باب حفظ اللسان والغیبۃ والشتم، الفصل الثانی، بحوالہ ترمذی)

اپنے بھائی کو مصیبت میں دیکھ کر خوش نہ ہو:

حضرت واثلہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:۔

اپنے بھائی کو مصیبت میں مبتلا دیکھ کر خوشی کا اظہار نہ کرو۔ مبادا اللہ تعالیٰ اُس پر رحم فرمائے اور تمہیں مبتلا کردے۔

(مشکوۃ، باب حفظ اللسان والغیبۃ والشتم، الفصل الثانی، بحوالہ ترمذی)

مجھے نقل اتارنا پسند نہیں:

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:۔

مجھے یہ پسند نہیں کہ کسی کی نقل اُتاروں اگرچہ مجھے اتنا کچھ ملے۔

marfat.com

Marfat.com

قرآن مجید میں حلال کھانے کا حکم:

اللہ تعالیٰ کا قرآن مجید میں ارشاد ہے:

يَآاَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا كُلُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَارَزَقْنٰكُم (البقرۃ:۱۷۲)

ترجمہ: اے ایمان والو! جو کچھ ہم نے تمہیں دیا ہے اس میں سے حلال رزق کھاؤ۔

سب سے بہتر کھانا:

حضرت مقدام بن معدیکرب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جو شخص اپنے ہاتھ سے کمائی کر کے کھاتا ہو اس سے بہتر طعام کوئی نہیں کھاتا اور اللہ کے نبی حضرت داؤد علیہ السلام اپنے ہاتھ سے کمائی کر کے کھاتے تھے۔

(صحیح البخاری رقم الحدیث:۲۰۷۲)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی علیہ وسلم نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ اس مومن سے محبت کرتا ہے جو کوئی (جائز) پیشہ کرتا ہو۔

(المعجم الکبیر رقم الحدیث:۱۳۲۰۰، شعب الایمان رقم الحدیث، الجامع الصغیر رقم الحدیث:۱۸۷۳، الکامل لابن عدی ج ا ص ۳۲۹، المعجم الاوسط رقم الحدیث:۹۰۹۷۔ مجمع الزوائد رقم الحدیث:۶۲۳۱)

حرام کھانے والے کی دعا مقبول نہیں ہوتی:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:۔ بے شک اللہ تعالیٰ پاک ہے اور نہیں قبول فرماتا مگر پاک کو اور بے شک اللہ تعالیٰ نے ایمان والوں کو اسی بات کا حکم فرمایا ہے جس کا رسولوں کو حکم دیا تھا یعنی فرمایا:۔

اے رسل! پاک چیزوں سے کھاؤ اور نیک عمل کرو (۲۳:۵۱) اور فرمایا:

اے ایمان والو! پاک چیزوں سے کھاؤ جو ہم نے تمہیں روزی دی (۲:۱۷۲)

پھر ایک آدمی کا ذکر فرمایا جو طویل سفر کرتا ہے بال بکھرے ہوئے اور غبار آلود ہیں۔ اپنے

marfat.com
Marfat.com

729	حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کپڑا بیچا کرتے	17
730	کسب حلال کا کوئی پیشہ بھی گھٹیا نہیں	18
731	سود سخت حرام ہے	19
733	مقروض کو مہلت دینے اور قرض معاف کرنے کی فضیلت	20
735	اپنی پیداوار کو ایک سال کے لئے جمع کرنا	21

marfat.com
Marfat.com

رزق حلال طلب کرنا ہر مسلمان پر واجب ہے:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رزق حلال کو طلب کرنا ہر مسلمان پر واجب ہے۔

(المعجم الاوسط رقم الحدیث:۶۸۰۵)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: زمین کے گوشے گوشے سے رزق کو طلب کرو۔ امام بیہقی نے کہا اس سے مراد کھیتی باڑی کرنا ہے۔

(شعب الایمان رقم الحدیث:۱۲۳۳، المعجم الاوسط رقم الحدیث:۸۰۹۳، مسند ابویعلیٰ رقم الحدیث:۴۳۸۴)

کاروبار کا ایک اصول:

نافع بیان کرتے ہیں کہ میں شام کی طرف اور مصر کی طرف سامان تجارت لے کر جاتا تھا، اللہ تعالیٰ نے مجھے اس میں بہت اچھا اور زیادہ رزق عطا فرماتا تھا، ایک بار عراق کی طرف سامان تجارت لے کر گیا تو میں اصل پونجی بھی کھو بیٹھا، پھر میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ کے پاس گیا تو انھوں نے فرمایا:
اے میرے بیٹے! اپنی تجارت کو لازم رکھو کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے جب تمہارے لئے رزق کا کوئی دروازہ کھول دیا جائے تو اسی پر لازم رہو۔

(شعب الایمان رقم الحدیث:۱۲۴۳)

جو گوشت حرام سے پیدا ہوا وہ جہنم میں ہے:

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:۔
وہ گوشت جنت میں داخل نہیں ہوگا جو حرام سے پیدا ہُوا ہے اور ہر وہ گوشت جو حرام سے پیدا ہُوا ہے اُس کے لیے جہنم ہی زیادہ مناسب ہے۔

(مشکوٰۃ، باب الکسب وطلب الحلال، الفصل الثانی، بحوالہ احمد، دارمی، بیہقی فی شعب الایمان)

marfat.com
Marfat.com

ہاتھوں کو آسمان کی طرف اٹھا کر کہتا ہے: اے رب! اے رب! حالانکہ اس کا کھانا حرام، اس کا پینا حرام، اس کا لباس حرام اور اسے حرام غذا کھلائی جاتی ہے۔ بھلا اس کی التجا کیسے قبول کی جائے!

(صحیح مسلم ج ا ص ۳۲۶)

کسب حلال سوال کرنے سے بہتر ہے:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے کوئی شخص لکڑیاں کاٹ کر اپنی پشت پر لاد کر لائے، وہ اس سے بہتر ہے کہ وہ لوگوں سے سوال کرے کوئی اس کو دے اور کوئی اس کو منع کر دے۔

(صحیح البخاری رقم الحدیث: ۲۰۷۴، صحیح مسلم رقم الحدیث: ۱۰۴۲، سنن النسائی رقم الحدیث: ۲۵۸۴، سنن الترمذی رقم الحدیث: ۶۸۰، مسند احمد رقم الحدیث: ۵۱۳۷)

سب سے پاکیزہ پیشہ:

حضرت سعید بن عمیر انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا گیا کہ کون سا پیشہ سب سے زیادہ پاکیزہ ہے۔ آپ نے فرمایا: کسی شخص کا اپنے ہاتھ سے کمانا اور ہر جائز بیع (خرید و فروخت، تجارت) ایک روایت میں ہے کسب حلال۔

(سنن کبریٰ للبیہقی ج ۵ ص ۲۶۳، شعب الایمان رقم الحدیث: ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، المستدرک ج ۲ ص ۱۰، حاکم نے کہا یہ حدیث صحیح ہے اور ذہبی نے اس کی موافقت کی۔)

قرب قیامت میں حلال وحرام کی پرواہ نہیں ہوگی:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:۔ لوگوں پر ایسا زمانہ بھی آئے گا جبکہ آدمی پرواہ نہیں کرے گا کہ وہ جو حاصل کر رہا ہے وہ حلال سے ہے یا حرام سے۔

(مشکوٰۃ، باب الکسب وطلب الحلال، الفصل الاول، بحوالہ بخاری)

marfat.com
Marfat.com

والے اور جس کے لیے خریدی جائے۔

(مشکوۃ، باب الکسب وطلب الحلال، الفصل الثانی، بحوالہ ترمذی، ابن ماجہ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے کتے کی قیمت اور گانے والی کی کمائی سے منع فرمایا ہے۔

(مشکوۃ، باب الکسب وطلب الحلال، الفصل الثانی، بحوالہ شرح السنۃ)

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے زکوۃ کے دودھ کی الٹی کردی:

زید بن اسلم سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دودھ پیا اور اُسے پسند فرمایا۔ پلانے والے سے فرمایا کہ یہ دودھ تم نے کہاں سے حاصل کیا؟ اُس نے آپ رضی اللہ عنہ کو بتایا کہ میں ایک پانی کی جگہ سے گزرا، جس کا نام بھی لیا تو وہاں زکوۃ کے اُونٹ تھے جنہیں لوگ پانی پلا رہے تھے۔ اُنہوں نے میرے لیے اُن کا دودھ دوہا تو میں نے اپنے برتن میں ڈال لیا۔ یہ وہی تھا۔ پس حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنا ہاتھ اندر داخل کیا اور اُس کی قے کردی۔

(مشکوۃ، باب الکسب وطلب الحلال، الفصل الثالث، بحوالہ بیہقی فی شعب الایمان)

حرام کا کپڑا پہن کر نماز نہیں ہوتی:

حضرت ابنِ عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ جس نے دس درہم کا کپڑا خریدا اور اُس میں ایک درہم حرام کا ہے تو اللہ تعالیٰ اُس آدمی کی نماز قبول نہیں کرے گا جب تک وہ اُس کے جسم پر رہے گا۔ پھر اپنی دو انگلیاں اپنے دونوں کانوں میں داخل کر کے فرمایا کہ یہ دونوں بہرے ہو جائیں اگر میں نے نبی کریم ﷺ کو یہی فرماتے نہ سُنا ہو۔

(مشکوۃ، باب الکسب وطلب الحلال، الفصل الثالث، بحوالہ بیہقی فی شعب الایمان)

رزق حلال کی تلاش کرنے والا اللہ کی راہ میں ہے:

حضرت ایوب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب نے ٹیلے کی چوٹی سے قریش کے ایک آدمی کو آتے ہوئے دیکھا۔ صحابہ نے کہا یہ شخص

marfat.com
Marfat.com

جو چیز شک میں ڈالے اسے چھوڑ دو:

حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے اِس بات کو یاد رکھا ہے کہ جو بات تجھے شک میں ڈالتی ہے اُسے چھوڑ کر اُس بات کی طرف ہو جا جو تجھے شک میں نہیں ڈالتی کیونکہ سچائی میں اطمینان اور جھوٹ میں شک ہے۔

(مشکوٰۃ، باب الکسب وطلب الحلال، الفصل الثانی، بحوالہ احمد، ترمذی، نسائی، دارمی)

رزق حلال کمانے والے کی بخشش:

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا جو شخص شام تک اپنے ہاتھوں سے کام کرتا تھک گیا، اس کی مغفرت کردی جائے گی۔

(المعجم الاوسط رقم الحدیث: ۶۲۳۸، مجمع الزوائدج ۴ ص ۶۳)

معاش کی پریشانی سے گناہوں کا کفارہ:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علی وسلم نے فرمایا:
بعض گناہ ایسے ہیں جن کا کفارہ نماز، روزے، حج اور عمرہ سے نہیں ہوتا۔ مسلمانوں نے پوچھا یارسول اللہ ﷺ! پھر ان گناہوں کا کفارہ کن چیزوں سے ہوتا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: طلب معاش کی فکر اور پریشانی سے۔

(المعجم الاوسط رقم الحدیث: ۱۰۲)

شراب سے متعلق دس آدمیوں پر لعنت:

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے شراب سے متعلق دس آدمیوں پر لعنت فرمائی ہے:۔

اِس کے بنانے والے، بنوانے والے، پینے والے، اُٹھانے والے، جس کے لیے اُٹھا کر لائی جائے، پلانے والے، فروخت کرنے والے، اِس کی قیمت کھانے والے، خریدنے

marfat.com
Marfat.com

بیت المال سے کھائے گی اور ابو بکر مسلمانوں کے دینی اور ملکی امور انجام دے گا۔

(صحیح البخاری رقم الحدیث: ۲۰۷۰)

عطا بن السائب بیان کرتے ہیں جب حضرت ابو بکر کو خلیفہ بنایا گیا تو حضرت ابو بکر اپنے کاندھے پر کپڑوں کی گٹھڑی رکھ کر کپڑے بیچنے کے لیے بازار نکل گئے، ان کی حضرت عمر اور حضرت ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہما سے ملاقات ہوئی تو انہوں نے پوچھا اے خلیفہ رسول! آپ کہاں جا رہے ہیں؟ آپ نے کہا: بازار۔ ان دونوں نے کہا یہ آپ کیا کر رہے ہیں؟ آپ مسلمانوں کے خلیفہ بن چکے ہیں۔ آپ نے کہا: پھر میں اپنے اہل وعیال کو کہاں سے کھلاؤں گا؟ ان دونوں نے کہا چلیے! ہم آپ کے لیے وظیفہ مقرر کر دیتے ہیں۔ پھر انہوں نے آپ کے لیے ہر روز آدھی بکری اور سر اور پیٹ چھپانے کا لباس مقرر کیا۔

(الطبقات الکبری ج ۳ ص ۱۸۴)

کسب حلال کا کوئی پیشہ بھی گھٹیا نہیں:

آج کل جو شخص پھیری لگا کر کندھے پر گٹھڑی رکھ کر کپڑا بیچتا ہے، اس کو گھٹیا خیال کرتے ہیں مگر حضرت ابو بکر ﷺ یہی کام کرتے تھے۔ امام احمد بن عمر الخصاف (المتوفی ۲۶۱ ھ) بہت بڑے فقیہ اور عابد و زاہد تھے، ان کی فقہ میں بہت تصانیف ہیں، عربی میں خصاف موچی کو کہتے ہیں یہ جوتیوں کی مرمت کرتے ہیں، علامہ احمد بن محمد بن احمد القدوری بہت بڑے فقیہ ہیں عربی میں مٹی کی ہنڈیا بیچنے والے کو القدوری کہتے ہیں علامہ محمد بن احمد الحصیری (المتوفی ۵۴۶ ھ) ایک فقیہ ہیں عربی میں الحصیری اس شخص کو کہتے ہیں جو چٹائی بنتا ہے۔ امام ابو بکر ابن علی الحدادی (المتوفی ۸۰۰ ھ) بہت بڑے عالم تھے۔ انہوں نے مختصر القدوری کی شرح لکھی ہے۔ عربی میں حداد لوہار کو کہتے ہیں، اس لیے ان کو حدادی کہتے ہیں۔

marfat.com
Marfat.com

کتنا طاقتور ہے، کاش اس کی طاقت اللہ کی راہ میں خرچ ہوتی۔ اس پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"کیا صرف وہی شخص اللہ کے راستہ میں ہے جو قتل کر دیا جائے؟ پھر فرمایا: جو شخص اپنے گھر والوں کو سوال سے روکنے کے لیے حلال کی طلب میں نکلے وہ بھی اللہ کے راستہ میں ہے اور جو شخص اپنے آپ کو سوال سے روکنے کے لیے حلال کی طلب میں نکلے، وہ بھی اللہ کے راستہ میں ہے۔ البتہ جو شخص (صرف) مال کی طلب میں نکلے، وہ شخص شیطان کے راستہ میں ہے۔"

(مصنف عبدالرزاق ج ۵ ص ۲۷۲۔۲۷۱ شعب الایمان رقم الحدیث: ۱۰۳۷۷)

حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے ایک شخص گزرا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب نے اس کی قوت اور اطمینان کو دیکھ کر کہا یا رسول اللہ! کاش یہ شخص اللہ کی راہ میں ہوتا، پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اگر یہ شخص اپنے چھوٹے بچوں کے لیے کسب معاش کر رہا ہے تو بھی یہ اللہ کی راہ میں ہے اور اگر یہ اپنے بوڑھے ماں باپ کے لیے کسب معاش کر رہا ہے تو بھی یہ اللہ کی راہ میں ہے، اور اگر یہ دکھاوے اور فخر کے لیے نکلا ہے تو پھر یہ شیطان کے راستے میں نکلا ہے۔

(المعجم الکبیر ج ۱۹ ص ۱۲۹ رقم الحدیث: ۲۸۲، مجمع الزوائد ج ۴ ص ۳۲۵، شعب الایمان رقم الحدیث: ۸۷۱۰، ۸۷۱۱)

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کپڑا بیچا کرتے:

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ بیان کرتی ہیں کہ جب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو خلیفہ بنایا گیا تو انہوں نے فرمایا:

میری قوم کو معلوم ہے کہ میرا پیشہ میرے اہل و عیال کی کفالت سے عاجز نہیں ہے لیکن اب میں مسلمانوں کے ملکی انتظام سنبھالنے میں مشغول ہو گیا ہوں، تو اب ابوبکر کی اولاد اس

marfat.com
Marfat.com

چھپائے، عادی شرابی، سودخور، ناحق مال یتیم کھانے والا اور ماں باپ کا نافرمان۔

(امام حاکم نے کہا اس حدیث کی سند صحیح ہے بحوالہ الدر المنثور ج ۱ ص ۳۶۷)

حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

انسان سود کا جو ایک درہم وصول کرتا ہے وہ اللہ کے نزدیک اسلام میں تینتیس بار زنا کرنے سے زیادہ سخت ہے۔

(امام طبرانی بحوالہ الدر المنثور ج ۱ ص ۳۶۷)

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

سود کے بہتر درجہ ہیں اور سب سے کم درجہ یہ ہے کہ انسان اپنی ماں کے ساتھ بدکاری کرے۔

(امام طبرانی، معجم اوسط بحوالہ الدر المنثور ج ۱ ص ۳۶۷)

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جس قوم میں زنا اور سود کی کثرت ہو جاتی ہے، اس قوم پر اللہ کا عذاب حلال ہو جاتا ہے۔

(امام ابو یعلی بحوالہ الدر المنثور ج ۱ ص ۳۶۷)

حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

جس قوم میں سود کی کثرت ہوتی ہے اس قوم پر قحط مسلط کر دیا جاتا ہے، اور جس قوم میں رشوت کی کثرت ہوتی ہے، اس پر رعب طاری کر دیا جاتا ہے۔

(امام احمد بحوالہ الدر المنثور ج ۱ ص ۳۶۷)

امام ابن ماجہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس رات مجھے معراج کرائی گئی مجھے ایک ایسی قوم کے پاس سے گزارا گیا جن کے پیٹ کوٹھڑیوں کی طرح تھے ان کے پیٹوں میں باہر سے سانپ دکھائی دے رہے تھے میں نے پوچھا اے جبرائیل! یہ کون ہیں؟ کہا: یہ لوگ سود کھانے والے ہیں۔

(سنن ابن ماجہ، رقم الحدیث: ۲۲۷۳)

marfat.com
Marfat.com

آج کل کندھے پر گٹھڑی رکھ کر کپڑا بیچنے والے، جوتیوں کی مرمت کرنے والے، مٹی کے برتن بنانے والے، چٹائی بنانے والے اور لوہار کو حقیر اور کمتر آدمی سمجھا جاتا ہے اور پوش علاقوں میں رہنے والے ایسے لوگوں سے سلام لینے کو تیار نہیں ہوتے لیکن مسلمانوں کے سنہری دور میں یہ لوگ مسلمانوں کے امام تھے۔ اس زمانہ میں کسی بھی پیشہ کو صرف حصول رزق کا ذریعہ سمجھا جاتا تھا اور کسی پیشہ کو خسیس اور باعث عار نہیں سمجھا جاتا تھا۔ اب عزت اور ذلت کا معیار اور اس کے پیمانے بدل گئے ہیں۔ اب ذخیرہ اندوزی کرنے والے، سودی کاروبار کرنے والے، اسمگلنگ کرنے والے، نقلی دوائیں بنا کر بیچنے والے اور ناجائز اور حرام ذرائع سے مال بنا کر کوٹھیوں میں رہنے والے، بینک بیلنس والے عزت دار ہیں اور رزق حلال کے حصول کے لیے پھیری لگانے والا، لوہے کا کام کرنے والا، چٹائی بنانے والا، مٹی کے برتن بنانے والا اور جوتی کی مرمت کرنے والا حقیر اور ذلیل ہے۔ جو لوگ اللہ اور اس کے رسول کے نزدیک عزت والے ہیں، وہ اس دور کے لوگوں کے نزدیک ذلت والے ہیں۔

(تبیان القرآن از علامہ غلام رسول سعیدی)

سود سخت حرام ہے:

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سود کھانے والے، سود کھلانے والے، سود پر گواہی دینے والے اور سود کے لکھنے والے پر لعنت کی ہے اور فرمایا یہ سب برابر ہیں۔

(امام مسلم، امام بیہقی بحوالہ الدر المنثور ج ۱ ص ۳۶۷)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ پر حق ہے کہ وہ چار آدمیوں کو جنت میں داخل نہ کرے اور ان کو جنت کی نعمتیں نہ

marfat.com
Marfat.com

شخص کو پیش کیا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ اس سے پوچھے گا تم نے دنیا میں کیا کیا؟ وہ کہے میں نے دنیا میں ایک ذرہ برابر بھی نیکی نہیں کی۔ تین بار یہی مکالمہ ہوگا، تیسری بار وہ کہے گا میں دنیا میں اپنا فاضل مال دے دیا کرتا تھا، (یعنی وہ رقم جو کاروبار میں نہیں لگائی ہوئی تھی) میں لوگوں کو چیزیں فروخت کرتا امیر آدمی پر آسانی کرتا اور غریب کو مہلت دیتا، اللہ تعالیٰ فرمائے گا ہم تم سے زیادہ معاف کرنے کے حقدار ہیں، میرے بندے سے درگزر کرو، پھر اس کو بخش دیا جائے گا۔

(امام احمد، امام بخاری اور امام مسلم بحوالہ الدر المنثور ج ا ص ۳۶۹۔۳۶۸)

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
جس شخص کا کسی آدمی پر کوئی حق ہو اور وہ اس کو موخر (یعنی لیٹ) کردے تو اس کو ہر روز صدقہ کا اجر ملے گا۔

(امام احمد بحوالہ الدر المنثور ج ا ص ۳۶۹۔۳۶۸)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
جو شخص یہ چاہتا ہو کہ اس کی دعا قبول کی جائے اور اس کی مصیبت دور کی جائے وہ تنگ دست کے لیے کشادگی کرے۔ (یعنی جب تک اس غریب آدمی کے پاس اپنا قرض چکانے کے لئے پیسے نہ ہوں اس پر نرمی ہی کرے)

(امام احمد بحوالہ الدر المنثور ج ا ص ۳۶۹۔۳۶۸)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
جس شخص نے تنگ دست کو کشادگی تک مہلت دی اللہ تعالیٰ اس کو گناہوں سے توبہ کرنے کی مہلت دے گا۔

(امام طبرانی بحوالہ الدر المنثور ج ا ص ۳۶۹۔۳۶۸)

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ نے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
جس نے تنگ دست کو مہلت دی اس کو ہر دن قرض کے برابر صدقہ کا اجر ملے گا، پھر میں

marfat.com
Marfat.com

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
سود کے ستر گناہ ہیں اور ان میں سب سے ہلکا یہ ہے کہ کوئی شخص اپنی ماں کے ساتھ زنا کرے۔

(سنن ابن ماجہ، رقم الحدیث: ۲۲۷۴)

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک صبح کو اپنا خواب بیان فرمایا کہ مجھے جبرائیل اور میکائیل لے گئے میں نے دیکھا کہ خون کا ایک دریا ہے جس کے وسط میں ایک شخص کھڑا ہوا ہے اور دریا کے کنارے ایک شخص ہاتھ میں پتھر لیے ہوئے کھڑا ہے، جب دریا میں کھڑا ہوا شخص کنارے کی طرف آنے کی کوشش کرتا ہے تو کنارے پر کھڑا ہوا شخص اس کے منہ پر پتھر مارتا ہے اور اس کو پھر دریا کے وسط میں دھکیل دیتا ہے اور وہ جب بھی دریا سے نکلنے کی کوشش کرتا ہے اس کے ساتھ یہی ہوتا ہے اور قیامت تک ہوتا رہے گا، مجھے جبرائیل اور میکائیل نے بتایا کہ خون کے دریا میں ڈوبے ہوئے لوگ سود خور تھے۔

(صحیح بخاری ج ا ص ۱۸۵)

اس حدیث میں سود خوروں کے عذاب کا بیان ہے اور چونکہ یہ لوگ دنیا میں غریبوں کی رگوں سے خون نچوڑتے تھے اس لیے ان کو خون کے دریا میں ڈبویا گیا۔ اللہ تعالیٰ اپنے حبیب کریم ﷺ کے صدقے ہمیں محفوظ فرمائے۔

مقروض کو مہلت دینے اور قرض معاف کرنے کی فضیلت:

حضرت ابوالیسر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
جس شخص نے تنگ دست کو مہلت دی یا اس کو معاف کر دیا اللہ اس کو اس دن اپنے سائے میں رکھے گا جس دن اس کے سائے کے سوا اور کسی کا سایہ نہیں ہوگا۔

(امام احمد، امام مسلم، امام ابن ماجہ بحوالہ الدر المنثور ج ا ص ۳۶۹۔۳۶۸)

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے روایت کیا ہے کہ اللہ عزوجل کے سامنے ایک

marfat.com
Marfat.com

(صحیح البخاری رقم الحدیث: ۵۳۵۷، صحیح مسلم رقم الحدیث: ۱۷۵۷، سنن ابوداؤد رقم الحدیث: ۲۹۶۵، سنن النسائی رقم الحدیث: ۱۷۱۹، السنن الکبریٰ للنسائی رقم الحدیث: ۱۱۵۷۶)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پھلوں یا غلہ کی نصف پیداوار کے عوض خیبر کی زمین دی، آپ ہر سال ازواج مطہرات کو سو وسق طعام دیتے تھے (ایک وسق ۲۵۵ کلو گرام کے برابر ہے) جس میں اسی (۸۰) وسق کھجوریں اور بیس (۲۰) وسق جو ہوتے تھے، حضرت عمر جب خلیفہ ہوئے اور انہوں نے اموال خیبر کی تقسیم کی تو انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج کو اختیار دیا کہ وہ زمین اور پانی میں سے ایک حصہ لے لیں یا وہ ہر سال مقررہ وسق لے لیں، ازواج مطہرات میں اختلاف ہوا، بعض ازواج نے زمین اور پانی کو اختیار کیا اور بعض ازواج نے مقررہ وسق طعام لینے کو اختیار کیا، حضرت عائشہ اور حضرت حفصہ رضی اللہ ان میں سے تھیں جنہوں نے زمین اور پانی لینے کو اختیار کیا۔

(صحیح مسلم کتاب المساقاۃ باب: ۱، رقم الحدیث: ۲، رقم الحدیث بلا تکرار، ۱۵۵۱)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فعل اپنے نفس کے لیے بالکل نہیں تھا بلکہ اپنے اہل وعیال کے لیے تھا۔ اس حدیث شریف سے معلوم ہوا کہ اپنے اہل وعیال کے لیے ایک سال کے رزق کو ذخیرہ کرنا اور جمع کرنا جائز ہے، اور یہ ذخیرہ اندوزی نہیں ہے۔

جب پورے سال کے لیے گھر میں طعام کا ذخیرہ ہوتا تھا تو اس میں سے آپ ضرورت مندوں پر خرچ بھی کرتے رہتے تھے اور بعض اوقات اتنا خرچ ہو جاتا تھا کہ آپ کے اہل وعیال کے لیے کچھ بھی باقی نہ بچتا تھا، اسی وجہ سے حدیث میں ہے:

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہو گیا اور آپ کی زرہ تیس صاع جو کے عوض ایک یہودی کے پاس رہن رکھی ہوئی تھی۔

(صحیح البخاری رقم الحدیث: ۲۹۱۶، سنن النسائی رقم الحدیث: ۴۶۰۹، سنن ابن ماجہ رقم الحدیث: ۲۴۳۶، ایک صاع قریباً چار کلو گرام ہوتا ہے)

marfat.com
Marfat.com

نے آپ سے سنا کہ جس نے تنگ دست کو مہلت دی اس کو ہر دن اس قرض کے دوگنے صدقہ کا اجر ملے گا، میں نے عرض کیا:

یا رسول اللہ ﷺ پہلے تو آپ نے قرض کے برابر صدقہ کا اجر فرمایا تھا، اور اب آپ نے دگنے صدقہ کے اجر کا فرمایا ہے، آپ ﷺ نے فرمایا:

جب تک قرض کی میعاد (یعنی مدت) پوری نہیں ہوگی اس کو ہر روز اس قرض کے برابر صدقہ کا اجر ملے گا اور جب میعاد پوری ہو جائے گی اور وہ اس کو اور مہلت دے گا تو پھر اس کو ہر روز اس کے دگنے صدقہ کا اجر ملتا رہے گا۔

(مسند احمد ج ۵ ص ۳۶۰، سنن ابن ماجہ ص ۱۷۴، شعب الایمان ج ۷ ص ۵۳۸)

امام احمد، امام دارمی اور امام بیہقی نے شعب الایمان میں حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جس شخص نے مقروض کو مہلت دی یا اس کو معاف کر دیا وہ قیامت کے دن عرش کے سایہ میں ہوگا۔

(مسند احمد ج ۲ ص ۳۵۹ سنن دارمی ج ۲ ص ۱۷۹، شعب الایمان ج ۷ ص ۵۳۵)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے روایت کیا ہے کہ جس شخص نے کسی تنگ دست کو مہلت دی یا اس کا قرض معاف کر دیا اللہ تعالیٰ اس کو جہنم کی تپش سے محفوظ رکھے گا۔

(امام احمد بحوالہ الدر المنثور ج ۱ ص ۳۶۹۔۳۶۸)

اپنی پیداوار کو ایک سال کے لئے جمع کرنا:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے گھر والوں کو ایک سال کا طعام اور غلہ فراہم کر دیتے تھے، جیسا کہ یہ حدیث مبارک ہے:

حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بنی نضیر کے کھجور کے باغ فروخت کر دیتے تھے اور اپنے گھر والوں کے لیے ایک سال کا رزق محفوظ کر کے رکھتے تھے۔

marfat.com
Marfat.com

فہرست

صفحہ نمبر	نام عنوان	نمبر شمار
739	آپ ﷺ مسکرایا کرتے تھے	1
739	آپ ﷺ یوں مسکراتے تھے	2
739	میرے تو اور بھی گناہ ہیں	3
740	تم مجھ سے فرشتے ہو کر مذاق کرتے ہو؟	4
740	حضرت علی رضی اللہ عنہ ہنس دیئے	5
741	اونٹ نہیں اونٹنی کا بچہ	6
741	بوڑھی عورتیں جنت میں نہیں جائیں گی	7
742	کیا پورا ہی اندر آجاؤں؟	8

marfat.com
Marfat.com

......مسکرانا نہ چھوڑیں......

marfat.com
Marfat.com

کرے گا، اور وہ اپنے بڑے بڑے گناہوں سے ڈر رہا ہوگا، پھر کہا جائے گا اس کے ہر گناہ کے بدلہ میں اس کو نیکی دے دو، وہ کہے گا میرے تو اور بھی گناہ ہیں جن کو میں اس وقت یہاں نہیں دیکھ رہا، حضرت ابوذر نے کہا پھر میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس قدر ہنستے ہوئے دیکھا کہ آپ کی داڑھیں ظاہر ہوگئیں۔

(صحیح مسلم الایمان: ۱۹۰، رقم الحدیث: ۳۱۵-۳۱۴، سنن الترمذی رقم الحدیث: ۲۵۹۶، مسند احمد ج ۵ ص ۱۷۵، ۱۷۰)

تم مجھ سے فرشتے ہو کر مذاق کرتے ہو؟

حضرت عبداللہ بن مسعود بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

میں اس شخص کو پہچانتا ہوں جس کو سب سے آخر میں دوزخ سے نکالا جائے گا، وہ پیٹھ کے بل گھسٹتا ہوا دوزخ سے نکلے گا، اس سے کہا جائے گا جنت میں داخل ہوجا، وہ جنت میں داخل ہونے کے لیے جائے گا، تو دیکھے گا سب نے اپنے اپنے ٹھکانے بنالیے ہیں، اس سے کہا جائے گا: کیا تم کو وہ وقت یاد ہے جب تم دوزخ میں تھے؟ وہ کہے گا جی ہاں! پھر اس سے کہا جائے گا تمنا کرو تو وہ تمنا کرے گا، پھر اس سے کہا جائے گا جو تم نے تمنا کی ہے وہ بھی اور اس سے دنیا کا دس گنا زائد لے لو وہ کہے گا کیا تم مجھ سے مذاق کر رہے ہو؟ حالانکہ تم فرشتے ہو! حضرت عبداللہ نے کہا میں نے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس قدر ہنسے کہ آپ کی داڑھیں ظاہر ہوگئیں۔

(صحیح البخاری رقم الحدیث: ۶۵۷۱، ۷۵۱۱، صحیح مسلم الایمان: ۱۸۶، رقم الحدیث: ۳۰۹، ۳۰۸، سنن الترمذی رقم الحدیث: ۲۵۹۵، سنن ابن ماجہ رقم الحدیث: ۴۳۳۹)

حضرت علی رضی اللہ عنہ ہنسے:

علی بن ربیعہ بیان کرتے ہیں کہ میں اس موقع پر حاضر تھا جب حضرت علی رضی اللہ عنہ کے سوار ہونے کے لیے ان کے پاس سواری لائی گئی جب انہوں نے اپنا پیر رکاب

marfat.com
Marfat.com

آپ ﷺ مسکرایا کرتے:

حضرت عبداللہ بن حارث بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ کسی کو مسکراتے ہوئے نہیں دیکھا۔

(سنن الترمذی رقم الحدیث:۳۶۴۱، مسند احمد ج ۴ ص ۱۹۱،۱۹۰، شرح السنۃ رقم الحدیث:۳۵۹۶)

حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب سے میں اسلام لایا ہوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھ سے اوجھل نہیں ہوئے اور آپ جب بھی مجھے دیکھتے تھے ہنستے تھے۔

(صحیح البخاری رقم الحدیث:۳۰۳۵-۳۰۳۶، صحیح مسلم رقم الحدیث:۲۴۷۵، سنن ترمذی رقم الحدیث:۳۸۲۰)

آپ ﷺ یوں مسکراتے تھے:

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کبھی اس طرح ہنستے ہوئے نہیں دیکھا کہ آپ کے منہ کا اندرونی حصہ حلق تک نظر آئے آپ صرف مسکرایا کرتے تھے۔ (یعنی اکثر اوقات)

(صحیح البخاری رقم الحدیث:۶۰۹۲، صحیح مسلم رقم الحدیث: ۸۹۹، سنن ابوداؤد رقم الحدیث:۵۰۹۸)

میرے تو اور بھی گناہ ہیں:

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

بے شک میں اس شخص کو ضرور جانتا ہوں جو (گناہ گار مسلمانوں میں) سب سے پہلے جنت میں داخل ہوگا اور میں اس شخص کو ضرور جانتا ہوں جو سب سے آخر میں دوزخ سے نکالا جائے گا، ایک شخص کو قیامت دن لایا جائے گا اور کہا جائے گا اس کے سامنے اس کے چھوٹے چھوٹے گناہ پیش کرو اور اس سے اس کے بڑے بڑے گناہ چھپائے جائیں گے، اس سے کہا جائے گا تو نے فلاں دن یہ کام کیا تھا؟ وہ اقرار کرے گا اور کسی گناہ کا انکار نہیں

marfat.com
Marfat.com

فرمایا کوئی بوڑھی عورت جنت میں نہیں جائے گی۔اس نے عرض کیا: یہ کس لئے، جب کہ وہ تو قرآن مجید پڑھتی ہیں؟۔فرمایا تو کیا تم قرآن مجید میں یہ نہیں پڑھتیں:

''ہم نے ان عورتوں کو اچھی اٹھان اٹھایا تو انہیں کنواریاں بنایا''(56-35-34)

یعنی آپ کے کہنے کا مطلب تھا کہ بوڑھی عورتیں جوان ہو کر جنت میں جائیں گی۔

(مشکوۃ، باب المزاح، الفصل الثانی بحوالہ رزین، شرح السنہ)

کیا پورا ہی اندر آ جاؤں؟:

حضرت عوف بن مالک اشجعی نے فرمایا کہ غزوۂ تبوک کے موقع پر میں رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوا جبکہ آپ چمڑے کے خیمے میں جلوہ افروز تھے۔ میں نے سلام عرض کیا تو آپ نے جواب دیتے ہوئے فرمایا: اندر آ جاؤ۔ میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ کیا پورا ہی اندر آ جاؤں؟ فرمایا: پورے ہی اندر آ جاؤ۔تو میں اندر داخل ہو گیا۔عثمان بن ابو عاتکہ نے کہا کہ انہوں نے پورا اندر داخل ہونے کی بات اس لئے کہی تھی کہ خیمہ چھوٹا تھا۔

(مشکوۃ، باب المزاح، الفصل الثانی بحوالہ ابو داؤد)

marfat.com
Marfat.com

میں رکھا تو کہا بسم اللہ، اور جب سواری کی پشت پر سیدھے ہو کر بیٹھ گئے تو کہا الحمد للہ، پھر کہا:

سُبْحَانَ الَّذِی سَخَّرَلَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِیْنَ وَاِنَّا اِلٰی رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ (الزخرف:۱۳)

پھر تین دفعہ کہا الحمد لله اور تین دفعہ کہا الله اکبر ، سُبْحَانَکَ اِنِّی ظَلَمْتُ نَفْسِی فَاغْفِرْلِی فَاِنَّهٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْت ، پھر ہنسے۔ میں نے ان سے پوچھا: اے امیر المومنین! آپ کس وجہ سے ہنسے ہیں؟ انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح کرتے ہوئے دیکھا ہے، جس طرح میں نے کیا ہے، پھر آپ ہنسے، میں نے پوچھا:

یا رسول اللہ ﷺ! آپ کس وجہ سے ہنسے ہیں؟ آپ نے فرمایا، بے شک تمہارا رب اپنے بندے سے اس وقت خوش ہوتا ہے جب وہ دعا کرتا ہے:

رَبِّ اغْفِرْلِی ذُنُوْبِی

''اے میرے رب میرے گناہ بخش دے''

کیونکہ بندے کو یقین ہوتا ہے کہ اس کے سوا اور کوئی اس کے گناہوں کو نہیں بخشے گا۔

(سنن ابوداؤد رقم الحدیث: ۲۶۰۲، سنن الترمذی رقم الحدیث: ۳۴۴۶، مسند احمد ج ۱ ص ۹۷)

اونٹ نہیں اونٹنی کا بچہ:

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ سے سواری مانگی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میں تمہیں اونٹ کے بچے پر سوار کروں گا۔ اس نے کہا: میں اونٹ کے بچے کا کیا کروں گا؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اونٹ کو اونٹنی ہی تو جنتی ہے۔

(مشکوۃ، باب المزاح، الفصل الثانی بحوالہ ترمذی، ابوداؤد)

بوڑھی عورتیں جنت میں نہیں جائیں گی:

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے ہی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ایک بوڑھی عورت سے

marfat.com

Marfat.com

فہرست

نمبر شمار	نام عنوان	صفحہ نمبر
1	قرآن مجید میں مہمان نوازی کا ذکر	745
2	جو اللہ اور قیامت پر ایمان رکھے وہ مہمان کی عزت کرے	746
3	مہمان میزبان سے اپنا حق لے لے	747
4	ایک صحابی کی مہمان نوازی	748
5	جو مہمان نوازی نہ کرے اس کی بھی مہمان نوازی کرو	749
6	کھانا کھلانے والے کی طرف بھلائی دوڑتی ہوئی آتی ہے	749
7	اپنا کھانا پرہیزگاروں کو کھلاؤ	749
8	نبی کریم ﷺ کا ثرید سے بھرا ٹب	750
9	مل کر کھانے سے برکت دی جاتی ہے	750
10	مل کر کھاتے ہوئے ایک ساتھ کھانا بند کریں	750
11	بھوک اور جھوٹ کو جمع نہ کرو	751
12	مہمان کو چھوڑنے دروازے تک جاؤ	751
13	مہمان میزبان کو گناہ میں مبتلا نہ کرے	752

marfat.com

Marfat.com

......مہمان نوازی کریں......

marfat.com
Marfat.com

آخری دن پر ایمان رکھتا ہے وہ صلہ رحمی کرے۔

(مشکوٰۃ، باب الضیافۃ، الفصل الاول، بحوالہ صحیح مسلم، وصحیح بخاری)

جو اللہ اور قیامت پر ایمان رکھے وہ مہمان کی عزت کرے:

حضرت ابو شریح رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میرے کانوں نے سنا اور میری آنکھوں نے دیکھا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا:

جو شخص اللہ پر اور آخرت پر ایمان رکھتا ہو وہ مہمان کی عزت کرے اور اس کو جائزہ دے۔ صحابہ ﷺ نے پوچھا: یا رسول اللہ ﷺ! جائزہ کیا ہے؟ فرمایا: ایک دن اور ایک رات اس کی زیادہ خاطر اور مدارت کرے اور تین دن اس کی ضیافت کرے (یعنی کھانا کھلائے) اور اس سے زیادہ دن اس کی طرف سے صدقہ ہیں اور جو شخص اللہ پر اور قیامت پر ایمان رکھتا ہو وہ اچھی بات کہے یا خاموش رہے۔

(صحیح مسلم، کتاب اللقطہ: ۱۴ رقم بلا تکرار: ۱۷۲۶، سنن ابو داؤد رقم الحدیث: ۳۷۴۸، سنن الترمذی رقم الحدیث: ۱۹۶۸، ۱۹۶۷، سنن ابن ماجہ رقم الحدیث: ۱۹۷۵)

حضرت ابو شریح خویلد بن عمرو خزاعی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے رسول کریم ﷺ سے سنا آپ ﷺ فرماتے تھے:

جو شخص اللہ تعالیٰ اور قیامت پر ایمان رکھتا ہے وہ مہمان کی اچھی طرح تواضع کرے۔ صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! یہ کب تک ہے؟ فرمایا ایک دن اور ایک رات اور ضیافت تین دن تک ہے اور اس سے زائد صدقہ ہے۔

(مشکوٰۃ، باب الضیافۃ، الفصل الاول، بحوالہ صحیح بخاری ومسلم)

قاضی عیاض بن موسیٰ مالکی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

جائزہ کا مطلب ہے مہمان کو تحفہ وغیرہ پیش کرنا، ایک قول یہ ہے کہ تین دن مہمان کو کھانا کھلانے کے بعد اس کو روانہ کرے اور اس کے سفر کے لیے ایک دن ایک رات کا زادراہ

marfat.com
Marfat.com

قرآن مجید میں مہمان نوازی کا ذکر:

حضرت ابراہیم علیہ السلام بہت مہمان نواز تھے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی مہمان نوازی کا ذکر کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

هَلْ اَتٰکَ حَدِیْثُ ضَیْفِ اِبْرَاهِیْمَ الْمُکْرَمِیْنَ. اِذْ دَخَلُوْا عَلَیْهِ فَقَالُوْا سَلٰمًا قَالَ سَلٰمٌ قَوْمٌ مُّنْکَرُوْنَ فَرَاغَ اِلٰۤی اَهْلِهٖ فَجَآءَ بِعِجْلٍ سَمِیْنٍ. فَقَرَّبَهٗۤ اِلَیْهِمْ قَالَ اَلَا تَاْکُلُوْنَ.

ترجمہ: (اے محبوب ﷺ) کیا آپ کے پاس (حضرت) ابراہیم (علیہ السلام) کے معزز مہمانوں کی خبر آئی؟ جب وہ ان کے پاس آکر بولے کہ ''سلام'' تو ابراہیم نے کہا ''سلام'' (ابراہیم علیہ السلام نے دل میں کہا) یہ تو ناشناس لوگ ہیں۔ پھر ابراہیم (علیہ السلام) گھر گئے اور ایک فربہ (بھنا ہوا) بچھڑا لے آئے۔ مہمانوں کے پاس رکھا تو کہا تم کھاتے کیوں نہیں؟

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

جو شخص اللہ تعالیٰ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہے اسے مہمان کی خاطر تواضع کرنی چاہیے اور جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت پر ایمان رکھتا ہے اسے چاہیے کہ صلہ رحمی کرے اور اللہ تعالیٰ اور قیامت پر ایمان رکھنے والے کو چاہیے کہ اچھی بات کہے یا خاموش رہے۔

(مشکوٰۃ، باب الضیافۃ، الفصل الاول، بحوالہ صحیح مسلم، وصحیح بخاری)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

جو اللہ اور آخری دن پر ایمان رکھتا ہے وہ اپنے مہمان کی عزت کرے، جو اللہ اور آخری دن پر ایمان رکھتا ہے وہ اپنے ہمسائے کو تکلیف نہ دے، جو اللہ اور آخری دن پر ایمان رکھتا ہے وہ اچھی بات کہے یا خاموش رہے۔ ایک روایت میں ہمسائے کی جگہ ہے کہ جو اللہ اور

marfat.com
Marfat.com

ایک صحابی رضی اللہ عنہ کی مہمان نوازی:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ دن یا رات میں باہر نکلے تو حضرت ابو بکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی مل گئے۔ فرمایا:

تم دونوں کو اِس وقت کس چیز نے تمہارے گھروں سے نکالا۔ وہ عرض گزار ہوئے: بھوک نے۔ فرمایا:

قسم ہے اُس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے، مجھے بھی اُسی چیز نے نکالا ہے جس نے تمہیں نکالا لہٰذا کھڑے رہو۔

انصار سے ایک آدمی کے گھر تشریف لے گئے تو وہ گھر میں موجود نہ تھا۔ جب اُس کی بیوی نے دیکھا تو خوش آمدید اور مرحبا کہا۔ رسول اللہ ﷺ نے اُس سے فرمایا:

فلاں کہاں ہے؟ عرض گزار ہوئی کہ ہمارے لیے میٹھا پانی لینے گئے ہیں۔ جب انصاری آیا تو اُس نے رسول اللہ ﷺ کو اور آپ ﷺ کے دونوں ساتھیوں سمیت دیکھا تو کہا:۔

سب تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں کہ آج مجھ سے بڑھ کر عزت والے مہمان کسی کے پاس نہیں۔

راوی کا بیان ہے کہ وہ گیا اور اُن کے لیے ایک گچھا لے کر حاضر ہوا جس میں کچی، خشک اور تازہ کھجوریں تھیں۔ عرض گزار ہوا کہ اس میں سے تناول فرمایئے۔ پھر اُس نے چھری پکڑی۔ رسول اللہ ﷺ نے اُس سے فرمایا کہ دودھ والے جانور سے بچنا۔ (یعنی دودھ والے جانور کو ذبح نہ کرنا) تو اُس نے اُن کے لیے ذبح کیا۔

اُنہوں نے بکری کا گوشت اور اُس گچھے سے کھجوریں کھائیں اور پانی پیا۔ جب شکم سیر ہو کر لوٹ آئے تو رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابو بکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما سے فرمایا:۔

marfat.com
Marfat.com

پیش کرے، یہ جائزہ ہے۔ تین دن سے زیادہ ٹھہرنا اس لیے حرام ہے کہ میزبان اس کی ضیافت کے لیے کسی ناجائز ذریعہ کو تلاش نہ کرے، یا تنگ آ کر مہمان سے کوئی ناجائز بات نہ کرے۔ ایک قول یہ ہے کہ مہمان کے لیے تین دن سے زیادہ قیام کرنا اس وقت حرام ہے جب اس کو یہ علم ہو کہ میزبان کے پاس تین دن سے زیادہ اس کو کھلانے کے جائز وسائل نہیں ہیں اور اس کی وجہ سے میزبان کسی حرام کام میں مبتلا ہو جائے۔ (تین دن سے زیادہ کی مہمان نوازی ضرورت مند پر صدقہ ہے، اور جو غنی ہو اس کے لیے میزبان کی رضا اور خوشی کے بغیر مزید قیام کرنا حرام ہے۔

(قاضی عیاض بن موسیٰ مالکی، اکمال المعلم بفوائد مسلم ج ۶ ص ۲۲)

مہمان میزبان سے اپنا حق لے لے:

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں عرض گزار ہوا۔ آپ ﷺ ہمیں بھیجتے ہیں تو ہم ایسی قوم کے پاس اُترتے ہیں کہ وہ ہماری ضیافت نہیں کرتے، پس کیا حکم ہے؟ آپ ﷺ نے ہم سے فرمایا:

اگر تم ایسی قوم کے پاس اُترو جو تمہارے لیے وہ چیز دینے کا حکم دیں جو مہمان کے لائق ہے تو قبول کرلو اور اگر ایسا نہ کریں تو ان سے مہمان کا اُتنا حق لے لو جو اُن کے لیے مناسب ہوتا ہو۔

(مشکوٰۃ، باب الضیافۃ، الفصل الاول، بحوالہ صحیح بخاری و مسلم)

حضرت مقدام بن معدیکرب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سُنا:۔

جو مسلمان کسی قوم کا مہمان ہو اور صبح تک مہمانی سے محروم رہے تو ہر مسلمان پر اُس کا حق ہے یہاں تک کہ وہ اپنی مہمانی اُس کے مال اور زراعت سے حاصل کرے۔

(مشکوٰۃ، باب الضیافۃ، الفصل الثانی، بحوالہ دارمی، ابوداؤد)

marfat.com

Marfat.com

اپنی رسّی کی طرف لوٹ آتا ہے۔ بیشک مؤمن جب بھول جائے تو اپنے ایمان کی طرف لوٹ آتا ہے لہٰذا تم اپنا کھانا پرہیزگاروں کو کھلاؤ اور اُن لوگوں کو جو ایمان کے لحاظ سے معروف ہوں۔

(مشکوٰۃ، باب الضیافۃ، الفصل الثانی، بحوالہ بیہقی)

نبی کریم ﷺ کا ثرید سے بھرا ٹب:

حضرت عبداللہ بن بُسر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ کا ایک بہت بڑا ٹب تھا۔ جس کو چار آدمی اٹھاتے تھے اور اُسے ''غرّاء'' کہا جاتا تھا۔ چاشت کے وقت جب آپ ﷺ نمازِ چاشت ادا کر لیتے تو اُس ٹب کو لایا جاتا جس میں ثرید بنایا ہوا ہوتا۔ سب اُس کے گرد جمع ہو جاتے۔ جب لوگ زیادہ ہوتے تو رسول اللہ ﷺ دوزانو بیٹھتے۔ ایک اعرابی نے کہا یہ کیسا بیٹھنا ہے؟ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:
اللہ تعالیٰ نے مجھے متواضع (یعنی عاجز) بندہ بنایا ہے، مجھے متکبر و سرکش نہیں بنایا۔ پھر فرمایا: اِس کے کناروں سے کھاؤ اور اِس کی بلندی کو چھوڑ دو کیونکہ اُس میں برکت ہوتی ہے۔

(مشکوٰۃ، باب الضیافۃ، الفصل الثانی، بحوالہ ابوداؤد)

مل کر کھانے سے برکت دی جاتی ہے:

وحشی بن حرب رضی اللہ عنہ اپنے والد ماجد سے اور وہ، اُن کے جدِّ امجد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے اصحاب رضی اللہ عنہم عرض گزار ہوئے:۔
یا رسول اللہ ﷺ! ہم کھاتے ہیں اور سیر نہیں ہوتے؟ فرمایا: شاید تم الگ الگ کھاتے ہو؟ عرض کی: جی ہاں۔ فرمایا: اپنے کھانے پر اکٹھے ہو جایا کرو اور اللہ کا نام لیا کرو، تمہیں برکت دی جائے گی۔

(مشکوٰۃ، باب الضیافۃ، الفصل الثانی، بحوالہ ابوداؤد)

مل کر کھاتے ہوئے ایک ساتھ کھانا بند کریں:

marfat.com
Marfat.com

قسم ہے اُس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے! تم سے قیامت کے روز اِن نعمتوں کے متعلق پوچھا جائے گا۔ تمہیں بھوک نے اپنے گھروں سے نکالا اور تم واپس نہیں لوٹے کہ تمہیں نعمتیں مل گئیں۔

(مشکوٰۃ، باب الضیافۃ، الفصل الاول، بحوالہ صحیح مسلم)

جو مہمان نوازی نہ کرے اس کی بھی مہمان نوازی کرو:

ابوالاحوص جشمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اُن کے والد ماجد رضی اللہ عنہ نے فرمایا:۔

میں عرض گزار ہوا:

یارسول اللہ ﷺ ! کیا ارشاد ہے اس بارے میں کہ جب میں ایک آدمی کے پاس جاؤں تو نہ وہ میری مہمانی کرے اور نہ ضیافت۔ پھر اس کے بعد وہ میرے پاس آئے تو کیا میں اُس کی مہمانی کروں یا بدلہ دُوں؟ فرمایا:

اُس کی مہمانی کرو۔

(مشکوٰۃ، باب الضیافۃ، الفصل الثانی، بحوالہ ترمذی)

کھانا کھلانے والے کی طرف بھلائی دوڑتی ہوئی آتی ہے:

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:۔

جس گھر میں کھانا کھلایا جائے بھلائی اُس کی طرف کوہان کی طرف جانے والی چھری سے زیادہ تیزی کے ساتھ دوڑتی ہے۔

(مشکوٰۃ، باب الضیافۃ، الفصل الثالث، بحوالہ ابن ماجہ)

اپنا کھانا پرہیز گاروں کو کھلاؤ:

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:۔

مؤمن کی اور ایمان کی مثال گھوڑے جیسی ہے جو اپنی رسّی کے مطابق دوڑتا رہتا ہے، پھر

marfat.com

Marfat.com

مہمان میزبان کو گناہ میں مبتلا نہ کرے:

حضرت ابوشریح الخزاعی ﷛ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مہمان نوازی تین دن ہے اور جائزہ (خاطر مدارت) ایک دن ہے اور کسی مسلمان کے لیے یہ جائز نہیں ہے کہ وہ اپنے بھائی کے پاس اتنے دن قیام کرے کہ اس کو گناہ میں مبتلا کرے۔ صحابہ ﷛ نے پوچھا: یارسول اللہ ﷺ! وہ اس کو گناہ میں کیسے مبتلا کرے گا؟

فرمایا:

وہ اس کے پاس ایسی حالت میں قیام کرے کہ اس کے پاس اس کی مہمان نوازی کے لیے کچھ نہ ہو۔

(صحیح مسلم رقم الحدیث: ۱۵، ۱۷۲۶، ۴۴۳۵)

marfat.com
Marfat.com

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما راویت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:۔

جب دستر خوان بچھا دیا جائے تو دستر خوان اٹھانے تک کوئی آدمی کھڑا نہ ہو اور نہ اپنا ہاتھ اٹھائے اگرچہ شکم سیر ہو گیا ہو، یہاں تک کہ سب فارغ نہ ہو جائیں یا عذر بیان کر دے ورنہ اُس کا ساتھی شرمسار ہو گا اور اپنا ہاتھ روک لے گا اور ہو سکتا ہے کہ اُسے ابھی کھانے کی ضرورت ہو۔

(مشکوٰۃ، باب الضیافۃ، الفصل الثالث، بحوالہ ابن ماجہ اور بیہقی فی شعب الایمان)

حضرت جعفر بن محمد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اُن کے والد ماجد رضی اللہ عنہ نے فرمایا:۔

رسول اللہ ﷺ جب لوگوں کے ساتھ کھانا کھاتے تو اُن سے آخر میں کھانا بند کرتے۔

(مشکوٰۃ، باب الضیافۃ، الفصل الثالث، بحوالہ ابن ماجہ اور بیہقی فی شعب الایمان)

بھوک اور جھوٹ کو جمع نہ کرو:

حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ کے حضور کھانا پیش کیا گیا۔آپ ﷺ نے ہمارے سامنے رکھ دیا۔ ہم عرض گزار ہوئے کہ ہمیں تو خواہش نہیں ہے۔آپ ﷺ نے فرمایا:

بھوک اور جھوٹ کو جمع نہ کرو۔

(مشکوٰۃ، باب الضیافۃ، الفصل الثالث، بحوالہ ابن ماجہ)

مہمان کو چھوڑنے دروازے تک جاؤ:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:۔

سنت یہ ہے کہ آدمی اپنے مہمان کے ساتھ گھر کے دروازے تک جائے۔

(مشکوٰۃ، باب الضیافۃ، الفصل الثالث، بحوالہ ابن ماجہ)

marfat.com
Marfat.com

فہرست

صفحہ نمبر	نام عنوان	نمبر شمار
756	قرآن مجید میں نماز قائم کرنے کا حکم	1
756	پانچ بار غسل کرنے سے کیا جسم پر کوئی میل رہے گا؟	2
757	شیطان تین گرہیں لگاتا ہے	3
757	نماز پڑھنے سے گناہ معاف ہوجاتے ہیں	4
759	آدھی رات کے قیام کا ثواب	5
759	سمندر کی جھاگ کے برابر بھی گناہوں کی بخشش	6
760	فرشتوں کی نمازوں پر گواہی	7
760	اذان اور اول صف کا اجر	8
761	فجر اور عشاء منافقوں پر بھاری ہے	9
761	جو فجر کے لئے نکلا	10
761	حفاظت نماز کی تاکید	11
764	نماز کو باجماعت ادا کریں	12
765	کسی کو بغیر تحقیق برا نہ کہیں	13
766	نماز کو چھوڑنے والوں کے لیے وعیدیں	14
768	پانچ نمازوں کے مستحب اوقات	15
769	فجر کا مستحب وقت	16

marfat.com
Marfat.com

......نماز قائم کریں......

marfat.com
Marfat.com

[illegible] نماز

[illegible] کرے ادا

[illegible] کی طہارت یہ ہے کہ اس

[illegible] سے پاک ہو [illegible]

[illegible] پاک ہو اور [illegible]

[illegible] اعظم یعنی اللہ تعالیٰ کے

Marfat.com

17	ظہر کا مستحب وقت	769
18	عصر کا مستحب وقت	770
19	مغرب کا مستحب وقت	770
20	عشاء کا مستحب وقت	770
21	سجدہ کی فضیلت، ربیعہ مانگو کیا مانگتے ہو	771
22	انسان جب سجدہ کرتا ہے تو شیطان روتا ہے	772
23	سجدے کے اعضاء کو جلانا دوزخ پر حرام ہے	772
24	سجدہ کرتے ہوئے بندے کو دیکھنا اللہ کو محبوب ہے	772
25	مسجد بنانے کے فضائل	773
26	جس کا دل مسجد میں لگا رہا اللہ اسے اپنے سائے میں رکھے گا	774
27	مسجد میں نماز پڑھنے کی فضیلت	774
28	زیادہ دور سے آکر مسجد میں نماز پڑھنے کی فضیلت	775
29	فرض نمازوں کے بعد سب سے افضل تہجد ہے	777
30	آدھی رات کو اٹھنا، رات میں قبولیت کی گھڑی	778
31	رات کے آخری حصے میں رحمت پکارتی ہے	779
32	اللہ اس شخص پر رحم فرمائے	779
33	جنت میں داخل کرنے والا عمل	779
34	تہجد کس وقت افضل ہے؟	780
35	آپ کے قدم مبارک سوجھ جاتے	780

marfat.com
Marfat.com

کہنیوں سمیت دھویا، پھر اپنے سر کا مسح کیا، پھر تین مرتبہ اپنے پیروں کو ٹخنوں سمیت دھویا، پھر کہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جس نے میرے اس وضو کی مثل وضو کیا، پھر اس نے دو رکعت نماز پڑھی کہ اس نماز میں اس نے اپنے آپ سے باتیں نہیں کیں (دل میں از خود خیال آنا ممنوع نہیں ہے، ممنوع یہ ہے کہ انسان خود دنیاوی باتوں کو سوچنا اور ان میں غور و فکر کرنا شروع کر دے) تو اس کے تمام پچھلے گناہوں کو معاف کر دیا جائے گا۔

(صحیح البخاری رقم الحدیث: ۱۵۹، صحیح مسلم رقم الحدیث: ۲۲۶، سنن ابوداؤد رقم الحدیث: ۱۰۶، سنن النسائی رقم الحدیث: ۸۴)

حضرت ابو یسر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میرے پاس ایک عورت کھجوریں خریدنے کے لیے آئی، میں نے اس سے کہا اس سے زیادہ اچھی کھجوریں میرے گھر میں ہیں، پھر میں نے اس سے نفسانی خواہش کا ارادہ کیا اور اس کا بوسہ لے لیا، پھر میں نے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے اس واقعہ کا ذکر کیا، انہوں نے فرمایا تم اپنے اوپر پردہ رکھو، اللہ سے توبہ کرو اور کسی سے یہ واقعہ بیان نہیں کرنا، لیکن مجھ سے صبر نہ ہو سکا، میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے اس واقعہ کا ذکر کیا، انہوں نے (بھی) کہا اپنا پردہ رکھو، توبہ کرو کسی کو نہ بتاؤ، مجھ سے پھر صبر نہ ہو سکا، میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ کو اس واقعہ کی خبر دی۔ آپ نے پوچھا کیا تم نے اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے کسی غازی کے گھر والوں کی اس کی غیر موجودگی میں خبر گیری کی ہے؟ میں نے کہا نہیں! (امام ابن جریر کی روایت میں ہے پھر پوچھا کیا تم نے کسی غازی کو جہاد کا سامان مہیا کیا ہے؟ میں نے کہا نہیں!) حتیٰ کہ میں نے یہ تمنا کی کہ کاش میں اس وقت اسلام لایا ہوتا (یعنی یہ گناہ کرنے کے بعد) اور میں نے یہ گمان کر لیا کہ میں دوزخیوں میں سے ہوں۔ راوی نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بڑی دیر تک سر جھکائے بیٹھے رہے حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ نے آپ پر اس آیت کی وحی نازل فرمائی:

"اور صبح شام نماز قائم کریں اور (ابتدائی) رات کے کچھ حصوں میں، بے شک نیکیاں

marfat.com

Marfat.com

... کوئی میل باقی ہے ...

... تیری کرو بھی میل باقی ہے

ورنہ گوشت اور ہڈی کے ساتھ ... کرتا ...

(صحیح البخاری رقم الحدیث ... صحیح مسلم رقم الحدیث ... ۱۲۰۲)

نماز پڑھنے سے گناہ معاف ہو جاتے ہیں

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

اِنَّ الْحَسَنٰتِ ...

اور ...

حضرت ابن عباس، محمد بن کعب قرظی ... حضرت ابن مسعود،

حضرت سلمان فارسی ...

... ہیں

Marfat.com

رضی اللہ عنہما کو مغرب کے بعد چھ رکعات نماز پڑھتے ہوئے دیکھا، اور انہوں نے کہا میرے حبیب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مغرب کے بعد چھ رکعات پڑھتے تھے۔ اور آپ نے فرمایا جس نے مغرب کے بعد چھ رکعات پڑھیں اس کے گناہ بخش دیئے جائیں گے خواہ اس کے گناہ سمندر کے جھاگ کے برابر ہوں۔

(المعجم الاوسط رقم الحدیث: ۸۳۳، المعجم الصغیر رقم الحدیث: ۹۰۰)

فرشتوں کی نمازوں پر گواہی:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:۔

تم میں فرشتوں کی جماعتیں صبح و شام آتی ہیں اور نماز فجر و عصر میں اکٹھی ہوتی ہیں (صبح کی جماعت شام کو اور شام کی جماعت صبح کو واپس جاتی ہے) جب پہلی (صبح والی) جماعت واپس جاتی ہے تو رب تعالیٰ عالم الغیب ہونے کے باوجود دریافت فرماتا ہے: تم میرے بندے کو کس حال میں چھوڑ آئے ہو؟ فرشتے عرض کرتے ہیں کہ جب ہم پہنچے تو وہ مصروف نماز تھے اور اب جب آئے ہیں تو بھی مصروف نماز تھے۔

(مشکوٰۃ المصابیح بحوالہ بخاری و مسلم)

اذان اور اول صف کا اجر:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھ سے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:۔

اگر لوگوں کو یہ معلوم ہو جائے کہ اذان اور صف اول میں کتنا اجر ہے اور انہیں اس کا موقع نہ ملے تو اس کا اجر حاصل کرنے کے لیے قرعہ اندازی کریں اور اگر ان کو نماز ظہر کی حاضری کا اجر معلوم ہو جائے تو اس کی طرف پہل کرنے کی کوشش کریں۔ اسی طرح انہیں نماز فجر اور عشاء کا اجر معلوم ہو جائے تو چاہے پیٹھ کے بل گھسٹ کر آنا پڑے ضرور حاضر ہوں۔

(مشکوٰۃ المصابیح بحوالہ بخاری و مسلم)

marfat.com
Marfat.com

گناہوں کو ختم کر دیتی ہیں، یہ نصیحت قبول کرنے والوں کے لئے نصیحت ہے۔" (ھود:۱۱۴)

حضرت ابو یسر نے کہا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ پر اس آیت کی تلاوت فرمائی۔ (یعنی آپ ﷺ نے نماز پڑھنے کا حکم دیا) آپ ﷺ کے اصحاب نے پوچھا یا رسول اللہ ﷺ! یہ آیت اس کے ساتھ خاص ہے یا تمام لوگوں کے لیے عام ہے؟ آپ نے فرمایا کہ تمام لوگوں کے لیے عام ہے۔

(سنن الترمذی رقم الحدیث: ۳۱۱۵، المعجم الکبیر ج۹، رقم الحدیث: ۲۷۱، جامع البیان رقم الحدیث: ۱۴۴۸۰)

یہاں حضرت ابو یسر کا اپنی غلطی پر شدید احساس ندامت قابل تقلید ہے۔ اپنے آپ کو گناہوں کی آلودگی سے پاک کرنے کی سچی اور انتہائی مخلصانہ کوشش ان کے تقویٰ اور پرہیزگاری کے عظیم معیار کا پتہ دے رہی ہے۔ اس جگہ اگر شیطان یہ وسوسہ پیدا کرے کہ کیا صحابہ کرام بھی اس قسم کے فحش کام کرتے تھے؟ تو اس کا جواب یہ ہے، کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی خطائیں تکمیلِ دین کا ذریعہ تھیں، جس صحابی رضی اللہ عنہ سے یہ لغزش ہوئی، ان کی اس لغزش کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے سورۂ ھود (آیت: ۱۱۴) نازل فرمائی اور قیامت تک کی امت کے لیے یہ رحمت عام ہوئی کہ نیکیاں گناہوں کے مٹنے کا ذریعہ بن گئیں۔

آدھی رات کے قیام کا ثواب:

حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے:

جس شخص نے عشاء کی نماز جماعت کے ساتھ پڑھی اس نے گویا آدھی رات تک قیام کیا اور جس نے صبح کی نماز جماعت کے ساتھ پڑھی اس نے گویا ساری رات قیام کیا۔

(صحیح مسلم رقم الحدیث: ۶۵۶، سنن ابوداؤد رقم الحدیث: ۵۵۵، سنن الترمذی رقم الحدیث: ۲۲۱)

سمندر کی جھاگ کے برابر گناہوں کی بخشش:

محمد بن عمار بن یاسر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عمار بن یاسر

marfat.com
Marfat.com

سے آخر میں رہے گی وہ نماز ہے، اور سب سے پہلے جس چیز کا حساب لیا جائے گا وہ نماز ہے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا میرے بندوں کی نمازوں کو دیکھو اگر وہ مکمل ہوں تو مکمل لکھ دی جائیں گی، اور اگر وہ ناقص ہوں تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا دیکھو کیا اس کے نوافل ہیں؟ اگر نوافل ہوں گے تو فرائض کی کمی نوافل سے پوری کر دی جائے گی۔ پھر فرمائے گا: دیکھو! اس کی زکوٰۃ پوری ہے؟ اگر زکوٰۃ پوری ہوئی تو پوری لکھ دی جائے گی اور اگر ناقص ہوئی تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: دیکھو! اس نے کوئی صدقہ کیا ہے؟ اگر اس نے صدقہ کیا ہوگا تو اس صدقہ سے اس کی زکوٰۃ پوری کر دی جائے گی۔

(امام ابو یعلی بحوالہ الدر المنثور ج ۱ ص ۲۹۸۔۲۹۴)

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے روایت کیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

قیامت کے دن جس چیز کا سب سے پہلے بندے سے حساب لیا جائے گا وہ نماز ہے، اگر نماز درست ہوئی تو باقی عمل بھی درست ہوں گے اور اگر نماز فاسد ہو تو باقی عمل بھی فاسد ہوں گے۔

(امام طبرانی بحوالہ الدر المنثور ج ۱ ص ۲۹۸۔۲۹۴)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

جو شخص امانت دار نہ ہو اس کا کوئی ایمان نہیں، جس کا وضو نہ ہو اس کی کوئی نماز نہیں اور جس کی نماز نہ ہو اس کا کوئی دین نہیں، دین میں نماز ایسی ہے جیسے جسم میں سر ہے۔

(امام طبرانی بحوالہ الدر المنثور ج ۱ ص ۲۹۸۔۲۹۴)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جس کی نماز نہ ہو اس کا اسلام میں کوئی حصہ نہیں۔

(امام بزار بحوالہ الدر المنثور ج ۱ ص ۲۹۸۔۲۹۴)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

قیامت کے دن جو شخص پانچ نمازیں لے کر آیا جن کے وضو، ان کے او[illegible] اور ان کے

marfat.com
Marfat.com

فجر اور عشاء منافقوں پر بھاری ہے:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:۔
منافقین پر کوئی نماز فجر اور عشاء سے زیادہ بھاری نہیں مگر انہیں اس کا اجر معلوم ہو جائے تو ضرور حاضر ہوں اگر چہ پیٹھ کے بل گھسٹ کر ہی کیوں نہ ہو۔

(مشکوۃ المصابیح بحوالہ بخاری ومسلم)

جو فجر کے لئے نکلا:

حضرت سلمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا حضور علیہ السلام نے فرمایا:۔
جو نماز فجر کے لیے نکلا وہ ایمان کے جھنڈے کو لے کر نکلا۔لیکن جو بازار کی طرف چلا وہ شیطانی جھنڈا لے کر نکلا۔(یعنی فجر کو چھوڑ کر)

(مشکوۃ المصابیح بحوالہ بخاری ومسلم)

حفاظت نماز کی تاکید:

حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آکر عرض کیا مجھے کوئی ایسا عمل بتایئے جو مجھے جنت کے قریب اور دوزخ سے دور کر دے،آپ ﷺ نے فرمایا:
اللہ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو، نماز قائم کرو اور زکوۃ ادا کرو اور رشتہ داروں سے نیک سلوک کرو، جب وہ شخص چلا گیا تو آپ نے فرمایا اگر اس شخص نے اس پر عمل کیا تو جنت میں داخل ہو جائے گا۔

(امام بخاری، امام مسلم، امام نسائی بحوالہ الدر المنثور ج ا ص ۲۹۸-۲۹۴)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
اللہ تعالیٰ نے دین کی جس چیز کو سب سے پہلے لوگوں پر فرض کیا وہ نماز ہے،اور جو چیز سب

marfat.com
Marfat.com

تمہیں معلوم ہے کہ تمہارے رب نے کیا فرمایا ہے؟ ہم نے کہا نہیں! آپ نے فرمایا: تمہارا رب یہ فرماتا ہے کہ جس شخص نے نماز اپنے وقت میں پڑھی، اس کی حفاظت کی اور اس کے حق کو معمولی سمجھ کر ضائع نہ کیا اس کے ساتھ میرا یہ وعدہ ہے کہ میں اس کو جنت میں داخل کروں گا، اور جس شخص نے نماز اپنے وقت میں نہیں پڑھی۔ اس کی حفاظت نہیں کی، اور اس کے حق کو معمولی جان کر ضائع کیا، اس کے ساتھ میرا کوئی وعدہ نہیں ہے، اگر میں چاہوں تو اس کو عذاب دوں اور اگر میں چاہوں تو اس کو معاف کر دوں۔

(امام احمد، امام طبرانی، امام ابن مردویہ بحوالہ الدر المنثور ج ا ص ۲۹۸-۲۹۴)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

جنت کی چابی نماز ہے۔

(امام دارمی بحوالہ الدر المنثور ج ا ص ۲۹۸-۲۹۴)

حضرت مولا علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نماز دین کا ستون ہے۔

(امام دیلمی بحوالہ الدر المنثور ج ا ص ۲۹۸-۲۹۴)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے روایت کیا ہے کہ ایک شخص نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! کون سی چیز دین میں سب سے زیادہ محبوب ہے؟ آپ نے فرمایا: نماز کو اپنے وقت میں پڑھنا، جس شخص نے نماز کو چھوڑ دیا اس کا کوئی دین نہیں۔ نماز دین کا ستون ہے۔

(امام بیہقی، شعب الایمان بحوالہ الدر المنثور ج ا ص ۲۹۸-۲۹۴)

نماز کو باجماعت ادا کریں:

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں جس شخص کو اس سے خوشی ہو کہ وہ کل اللہ تعالیٰ سے حالت اسلام میں ملاقات کرے، اسے چاہیے کہ جب ان نمازوں کی اذان ہو تو وہ ان کی حفاظت کرے۔ امام ابوداؤد کی روایت یہ ہے کہ جب اذان ہو تو پانچوں نمازوں کی حفاظت کرو، کیونکہ جماعت سنت ہے اور اللہ تعالیٰ نے اپنے

marfat.com
Marfat.com

رکوع اور سجود کی اس نے حفاظت کی ہوئی ہو، (یعنی سنت کے مطابق وضو کیا ہو، وقت پر نماز پڑھی ہو اور رکوع، سجود ارکان نماز کو صحیح طریقے سے سنت کے مطابق ادا کیا ہو) اس شخص کے ساتھ اللہ کا عہد ہے کہ وہ اس کو عذاب نہیں دے گا، اور جس نے ان میں سے کسی چیز میں کمی کی اس کے ساتھ اللہ کا کوئی عہد نہیں ہے۔ اگر اللہ چاہے تو اس پر رحم فرمائے اور چاہے تو اس کو عذاب دے۔

(امام طبرانی بحوالہ الدر المنثور ج ا ص ۲۹۸_۲۹۴)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
جس نے تین چیزوں کی حفاظت کی وہ یقیناً (اللہ کا) ولی ہے اور جس نے ان کو ضائع کیا وہ یقیناً (اللہ کا) دشمن ہے، نماز، روزہ اور جنابت۔

(امام طبرانی بحوالہ الدر المنثور ج ا ص ۲۹۸_۲۹۴)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
جس شخص نے اپنے وقت میں نماز پڑھی اور اس کے لیے مکمل وضو کیا اور نماز کے قیام، خشوع، رکوع اور سجود کو پوری طرح ادا کیا تو وہ نماز سفید اور روشن ہوگی اور اس شخص سے کہے گی اللہ تیری بھی اس طرح حفاظت کرے جس طرح تو نے میری حفاظت کی ہے، اور جس نے وقت نکلنے کے بعد نماز پڑھی اس کے لیے [illegible] نہیں کیا اور نہ اس کے خشوع، رکوع اور سجود کو پوری طرح ادا کیا تو وہ نماز سیاہ اندھیری ہوگی اور کہے گی اللہ تجھے بھی اس طرح ضائع کرے جس طرح تو نے مجھے ضائع کیا ہے حتی کہ جب اللہ چاہے گا اس نماز کو پرانے کپڑے میں لپیٹ کر اس شخص کے منہ پر مار دے گا۔

(امام طبرانی بحوالہ الدر المنثور ج ا ص ۲۹۸_۲۹۴)

حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک دن ہم ظہر کی نماز کے انتظار میں بیٹھے ہوئے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور فرمایا: کیا

marfat.com
Marfat.com

کی ایک مجلس کے پاس سے گزرا میں نے ان کو سلام کیا اور انہوں نے میرے سلام کا جواب دیا۔ جب میں چلا گیا تو ایک شخص نے میرے متعلق کہا: میں اللہ کے لیے اس شخص سے بغض رکھتا ہوں! یا رسول اللہ ﷺ! اس شخص کو بلائیے اور اس سے بغض کی وجہ معلوم کیجئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص کو بلایا تو اس نے اعتراف کیا کہ اس نے یہ کہا تھا۔ اس نے کہا یہ شخص میرا پڑوسی ہے بخدا! میں نے اس کو فرض نماز کے سوا اور کوئی نماز پڑھتے نہیں دیکھا جس کو ہر نیک اور بد پڑھتا ہے۔ اس نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ! اس سے پوچھئے کبھی میں نے نماز کو وقت سے موخر کر کے پڑھایا اس کے وضو میں کوئی کمی کی، یا رکوع اور سجود میں کوئی کوتاہی کی؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے دریافت کیا تو اس نے کہا: نہیں۔ پھر اس نے کہا یا رسول اللہ ﷺ میں نے اس شخص کو رمضان کے سوا اور کوئی روزہ رکھتے نہیں دیکھا، جس مہینہ میں ہر نیک و بد روزہ رکھتا ہے، اس نے کہا یا رسول اللہ ﷺ اس سے پوچھئے میں نے کبھی روزہ کے حق میں کوتاہی کی یا کمی کی؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے پوچھا تو اس نے کہا: نہیں۔ پھر اس نے کہا یا رسول اللہ ﷺ! میں نے زکوۃ کے سوا اس کو کبھی اللہ کی راہ میں مال خرچ کرتے ہوئے نہیں دیکھا اور زکوۃ تو ہر نیک اور بد ادا کرتا ہے۔ اس نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ اس سے پوچھئے میں نے کبھی زکوۃ کی ادائیگی میں کوئی کوتاہی یا کمی کی۔ اس نے کہا: نہیں۔ آپ ﷺ نے (اعتراض کرنے والے سے) فرمایا: اٹھو! یہ تم سے بہتر ہے۔

(امام احمد، امام طبرانی بحوالہ الدر المنثور ج ا ص ۲۹۸_۲۹۴)

نماز کو چھوڑنے والوں کے لئے وعیدیں:

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہے ان سے پوچھا گیا اسلام کا کون سا درجہ افضل ہے؟ آپ نے فرمایا نماز اور جس نے نماز نہیں پڑھی اس کا کوئی دین نہیں، جس نے نماز کو ترک کیا اس نے کفر کیا۔

marfat.com
Marfat.com

نبی ﷺ کی سنت کو شریعت بنا دیا ہے، اور ہمارے زمانے میں منافق کے سوا اور کوئی جماعت کو نہیں چھوڑتا تھا۔ ہم نے دیکھا ہے کہ ایک آدمی دو آدمیوں کے سہارے سے چل کر صف میں جا کر کھڑا ہوتا تھا۔ ہر شخص کے لیے اس کے گھر میں نماز کی جگہ ہوتی ہے اور اگر تم نے اپنے گھروں میں نماز پڑھی اور اپنی مسجدوں کو چھوڑ دیا تو تم اپنی نبی کی سنت کو ترک کرو گے اور اگر تم نے اپنے نبی ﷺ کی سنت کو (کم درجہ جانتے ہوئے یا اہانت کرتے ہوئے) چھوڑ دیا تو تم کافر ہو جاؤ گے۔

(امام مسلم، امام ابوداؤد، امام نسائی اور امام ابن ماجہ، امام ابوداؤد بحوالہ الدر المنثور ج ا ص ۲۹۸۔۲۹۴)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت کے دن بندے کے عمل سے جس چیز کا سب سے پہلے حساب لیا جائے گا وہ اس کی نماز ہے۔ اگر وہ صحیح ہوئی تو وہ کامیاب اور کامران ہو گیا اور اگر وہ فاسد ہوئی تو وہ ناکام اور نامراد ہو گیا اور اگر اس کے فرض میں کچھ کمی ہوئی تو رب فرمائے گا، دیکھو میرے بندہ کا کوئی نفل ہے جس سے اس کا فرض پورا کیا جائے، پھر باقی اعمال کے ساتھ بھی یہی معاملہ ہو گا۔

(امام ترمذی، امام نسائی، امام ابن ماجہ، امام حاکم نے اس حدیث کی سند کو صحیح کہا ہے۔ بحوالہ الدر المنثور ج ا ص ۲۹۸۔۲۹۴)

کسی کو بغیر تحقیق برا نہ کہیں:

حضرت ابوالطفیل عامر بن واثلہ رضی اللہ عنہ نے روایت کیا ہے کہ ایک شخص لوگوں کی ایک جماعت کے پاس سے گزرا اور ان کو سلام کیا، لوگوں نے اس کے سلام کا جواب دیا، جب وہ گزر گیا تو ان میں سے ایک شخص نے کہا بخدا! میں اس شخص سے اللہ کے لیے بغض رکھتا ہوں، لوگوں نے کہا: تم نے بہت بری بات کی ہے۔ اے فلاں شخص! جاؤ اس کو بلا کر لاؤ، وہ شخص اس کو بلا کر لے آیا، اور اس کو بتایا کہ اس کے متعلق کیا کہا گیا ہے۔ وہ شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں گیا اور کہا یا رسول اللہ ﷺ! میں مسلمانوں

marfat.com
Marfat.com

امام اصفہانی حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جس نے عمداً نماز کو ترک کیا اللہ اس کے عمل کو ضائع کر دیتا ہے اور اس کا ذمہ اللہ سے بری ہو جاتا ہے حتی کہ وہ اللہ سے توبہ کرلے۔

(امام ابن حبان، امام اصفہانی بحوالہ الدر المنثور ج ۱ ص ۲۹۸_۲۹۴)

حضرت مولا علی رضی اللہ عنہ نے روایت کیا کہ جس نے نماز نہیں پڑھی وہ کافر ہے اور ایک روایت ہے کہ اس نے کفر کیا۔ امام مالک نے نافع سے روایت کیا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے عمال (گورنروں) کی طرف لکھا کہ میرے نزدیک تمہارے کاموں میں سب سے اہم کام نماز ہے۔ جس نے نماز کی حفاظت کی اس نے اپنے دین کی حفاظت کی اور جس نے نماز کو ضائع کیا وہ باقی دین کو زیادہ ضائع کرنے والا ہے۔

(امام ابن ابی شیبہ، مصنف، امام بخاری بحوالہ الدر المنثور ج ۱ ص ۲۹۸_۲۹۴)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جس نے بغیر عذر کے دو نمازوں کو جمع کیا اس نے گناہ کبیرہ کیا۔

(امام ترمذی اور امام حاکم بحوالہ الدر المنثور ج ۱ ص ۲۹۸_۲۹۴)

حضرت نوفل بن معاویہ نے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جس کی ایک نماز فوت ہو گئی گویا اس کے اہل اور مال ہلاک ہو گئے۔

(امام نسائی، امام ابن حبان بحوالہ الدر المنثور ج ۱ ص ۲۹۸_۲۹۴)

پانچوں نمازوں کے مستحب اوقات:

طلوع فجر کے بعد جب سفیدی ہو جائے تو فجر کا مستحب وقت ہوتا ہے، ظہر کی نماز کو گرمیوں میں ٹھنڈا کر کے اور ایک مثل سائے (یعنی جب چیزوں کا سایہ ایک گنا ہو جائے) تک مؤخر (یعنی لیٹ) کر کے پڑھنا مستحب ہے، عصر کی نماز کو مؤخر (یعنی لیٹ) کر کے سورج کے زرد ہونے سے پہلے پڑھنا مستحب ہے، مغرب کی نماز کو غروب آفتاب

marfat.com

Marfat.com

(امام طبرانی بحوالہ الدر المنثور ج ا ص ۲۹۸_۲۹۴)

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ نے روایت کیا ہے کہ میرے محبوب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے سات چیزوں کی نصیحت فرمائی:

اللہ کے ساتھ بالکل شرک نہ کرو خواہ تمہارے ٹکڑے ٹکڑے کر دیئے جائیں، یا تم کو جلا دیا جائے یا تم کو سولی پر چڑھا دیا جائے، اور نماز کو عمداً (یعنی جان بوجھ کر) ترک نہ کرو کیونکہ جس نے عمداً (یعنی جان بوجھ کر) نماز کو ترک کیا وہ ملت اسلام سے نکل گیا، اور گناہ نہ کرو، کیونکہ اس میں اللہ کی ناراضگی ہے اور شراب نہ پیو کیونکہ یہ تمام برائیوں کی جڑ ہے۔

(امام طبرانی بحوالہ الدر المنثور ج ا ص ۲۹۸_۲۹۴)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے روایت کیا کہ سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب رضی اللہ عنہم نماز کے سوا اور کسی چیز کے ترک کو کفر نہیں کہتے تھے۔

(امام ترمذی، امام حاکم بحوالہ الدر المنثور ج ا ص ۲۹۸_۲۹۴)

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

کفر اور ایمان کے درمیان نماز ہے جس نے نماز کو ترک کیا اس نے شرک کیا۔

(امام طبرانی بحوالہ الدر المنثور ج ا ص ۲۹۸_۲۹۴)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جب ان کی آنکھوں میں تکلیف ہوگئی تو ان سے کہا گیا کہ ہم آپ کا علاج کرتے ہیں آپ چند دن نماز چھوڑ دیں، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا نہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جس شخص نے نماز چھوڑ دی وہ اللہ سے اس حال میں ملاقات کرے گا کہ اللہ اس پر غضب ناک ہوگا۔

(امام بزار، امام طبرانی بحوالہ الدر المنثور ج ا ص ۲۹۸_۲۹۴)

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

بارش کے دن جلدی نماز پڑھ لو، کیونکہ جس نے نماز کو ترک کیا اس نے کفر کیا۔

marfat.com
Marfat.com

عصر کا مستحب وقت:

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

یہ منافق کی نماز ہے وہ سورج کو دیکھتا رہتا ہے، حتی کہ جب سورج شیطان کے دو سینگوں کے درمیان ہو جاتا ہے (یعنی زرد ہو جاتا ہے) تو وہ کھڑا ہو کر چار ٹھونگیں مار لیتا ہے اور اللہ کا بہت کم ذکر کرتا ہے۔

(صحیح مسلم ج ا ص ۲۲۵)

اس حدیث پاک سے معلوم ہوا کہ سورج کے زرد ہونے سے پہلے عصر کی نماز پڑھ لینی چاہئے۔

مغرب کا مستحب وقت:

امام ابوداؤد روایت کرتے ہیں:

حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جب تک میری امت مغرب کی نماز کو ستاروں کے نکلنے تک مؤخر (یعنی لیٹ) نہیں کرے گی وہ خیر پر رہے گی یا فرمایا نیکی پر رہے گی۔

(سنن ابوداؤد ج ا ص ۶۰)

اس حدیث مبارک سے معلوم ہوا کہ مغرب کی نماز سورج غروب ہوتے ہی اول وقت میں پڑھنا مستحب (یعنی شریعت میں پسندیدہ) ہے۔

عشاء کا مستحب وقت:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اگر مجھے اپنی امت پر دشوار نہ ہوتا تو میں اس کو یہ حکم دیتا کہ وہ عشاء کی نماز کو تہائی یا نصف رات تک مؤخر (یعنی لیٹ) کرے۔

(جامع ترمذی ص ۵۱)

marfat.com
Marfat.com

کے فوراً بعد پڑھنا مستحب ہے، اور عشاء کی نماز کو تہائی رات تک مؤخر (یعنی لیٹ) کر کے پڑھنا مستحب ہے۔

فجر کی نماز کا مستحب وقت:

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

سفیدی پھیلنے کے بعد فجر کی نماز پڑھو اس میں زیادہ اجر ہے۔

(جامع ترمذی ص ۴۹ اور حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ ہم منہ اندھیرے نماز پڑھتے تھے، یہ عمل اس حدیث سے منسوخ ہے نیز یہ حدیث قولی ہے اور حضرت عائشہ کی حدیث فعلی ہے اور حدیث قولی حدیث فعلی پر راجح ہے۔)

اس حدیث شریف سے معلوم ہوا کہ جب طلوع فجر کے بعد سفیدی ہو جائے تو اس وقت فجر کی نماز کا مستحب وقت ہوتا ہے۔

ظہر کی نماز کا مستحب وقت:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
جب گرمی شدید ہو تو نماز کو ٹھنڈا کرو، کیونکہ گرمی کی شدت جہنم کے بھڑکنے سے ہوتی ہے۔

(جامع ترمذی ص ۵۰)

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا مؤذن ظہر کی اذان دینے لگا تو آپ نے فرمایا:

ٹھنڈا کرو، ٹھنڈا کرو اور فرمایا گرمی کی شدت جہنم کے بھڑکنے سے ہوتی ہے۔ سو نماز کو ٹھنڈے وقت میں پڑھو، (حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں) حتیٰ کہ ہم نے ٹیلوں کا سایہ دیکھا۔

(صحیح بخاری ج ۱ ص ۷۷۔۷۶)

ان احادیث مبارکہ سے معلوم ہوا کہ ظہر کا وقت دو مثل سائے تک رہتا ہے (یعنی جب چیزوں کا سایہ دوگنا ہو جائے) اور ایک مثل سائے سے ظہر کا وقت ختم نہیں ہوتا۔

marfat.com
Marfat.com

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھا، میں آپ کے وضو اور طہارت کے لیے پانی لایا۔ آپ نے مجھ سے فرمایا: مانگو!

میں نے عرض کیا: میں آپ سے جنت میں آپ کی رفاقت مانگتا ہوں۔

آپ ﷺ نے فرمایا: اس علاوہ بھی کچھ مانگنا چاہتے ہو؟

میں نے عرض کیا: یہ کافی ہے۔

آپ نے فرمایا: پھر کثرت سے سجدے کر کے اپنے نفس پر میری مدد کرو۔

(صحیح مسلم رقم الحدیث: ۴۸۹، سنن ابوداؤد رقم الحدیث: ۱۳۲۰ سنن النسائی رقم الحدیث: ۱۱۳۷)

انسان جب سجدہ کرتا ہے تو شیطان روتا ہے:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب ابن آدم سجدہ تلاوت کی آیت تلاوت کر کے سجدہ کرتا ہے تو شیطان الگ جا کر روتا ہے اور کہتا ہے ہائے میرا عذاب! ابن آدم کو سجدہ کرنے کا حکم دیا گیا تو اس نے سجدہ کیا۔ تو اس کو تو جنت ملے گی، اور مجھے سجدہ کرنے کا حکم دیا گیا تو میں نے انکار کیا تو مجھے دوزخ ملے گی۔

(صحیح مسلم رقم الحدیث: ۸۱، سنن ابن ماجہ رقم الحدیث: ۱۰۵۲)

سجدے کے اعضا کو جلانا دوزخ پر حرام ہے:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ایک طویل حدیث مروی ہے اس میں ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اعضاء سجود کے جلانے کو اللہ تعالیٰ نے دوزخ پر حرام کر دیا ہے۔

(صحیح البخاری رقم الحدیث: ۸۰۶، صحیح مسلم رقم الحدیث: ۱۸۲، سنن النسائی رقم الحدیث: ۱۱۴۰)

سجدہ کرتے ہوئے بندے کو دیکھنا اللہ کو محبوب ہے:

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

marfat.com
Marfat.com

اس حدیث مبارک سے معلوم ہوا کہ عشا کی نماز دیر سے پڑھنا مستحب (یعنی شریعت میں پسندیدہ) ہے۔

جن اوقات میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نمازیں پڑھی ہیں، اور جن اوقات میں آپ نے نماز پڑھنے کی تلقین کی ہے اور ترغیب دی ہے ان ہی اوقات میں نماز پڑھنا مستحب (یعنی شریعت میں پسندیدہ) ہے۔

سجدہ کی فضیلت:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بندہ اپنے رب کے سب سے زیادہ قریب اس وقت ہوتا ہے جب وہ سجدہ کر رہا ہو پس تم (سجدہ میں بہت دعا کیا کرو۔

(صحیح مسلم رقم الحدیث: ۴۸۲، سنن ابوداؤد رقم الحدیث: ۸۷۵، سنن النسائی رقم الحدیث: ۸۳۷)

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا مجھے وہ عمل بتایئے جس سے اللہ مجھے جنت میں داخل کر دے یا میں نے عرض کیا مجھے وہ عمل بتایئے جو اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ محبوب ہو۔ آپ خاموش رہے۔ میں نے پھر سوال کیا، آپ خاموش رہے۔ جب میں نے تیسری بار سوال کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا:

تم اللہ تعالیٰ کے لیے کثرت سے سجدے کیا کرو،، کیونکہ تم جب بھی اللہ کے لیے سجدہ کرو گے تو اللہ اس سجدہ کی وجہ سے تمہارا ایک درجہ بلند کرے گا اور تمہارا ایک گناہ مٹا دے گا۔

(صحیح مسلم رقم الحدیث: ۴۸۸، سنن الترمذی رقم الحدیث: ۳۸۹، ۳۸۸، سنن ابن ماجہ رقم الحدیث: سنن النسائی رقم الحدیث: ۱۱۳۸)

ربیعہ مانگو کیا مانگتے ہو؟

حضرت ربیعہ بن کعب اسلمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں ایک رات رسول

marfat.com
Marfat.com

جس کا دل مسجد میں لگا رہا اسے اللہ اپنے سائے میں رکھے گا:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
سات آدمیوں کو اللہ تعالیٰ اس دن اپنے سایہ میں رکھے گا جس دن اللہ کے سوا اور کسی کا سایہ نہیں ہوگا (۱) امام عادل، (۲) جو شخص اللہ کی عبادت میں جوان ہوا، (۳) جس شخص کا دل مسجد سے نکلنے کے بعد بھی مسجد میں لگا رہا حتیٰ کہ وہ دوبارہ مسجد میں آیا، (۴) وہ دو آدمی جو اللہ کی محبت میں جمع ہوئے اور اللہ کی محبت میں الگ الگ ہوئے، (۵) جس شخص نے تنہائی میں بیٹھ کر اللہ کو یاد کیا اور اس کی آنکھوں نے آنسو بہائے، (۶) جس شخص کو خوبصورت عورت نے گناہ کی دعوت دی اور اس نے کہا میں اللہ سے ڈرتا ہوں، (۷) جس شخص نے چھپا کر صدقہ دیا حتیٰ کہ بائیں ہاتھ کو پتا نہ چلا کہ دائیں ہاتھ نے کیا دیا ہے۔

(صحیح البخاری رقم الحدیث: ۶۶۰، ۱۴۲۳، صحیح مسلم رقم الحدیث: ۱۰۳۱)

مسجد میں نماز پڑھنے کی فضیلت:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
انسان کو اپنے گھر میں نماز پڑھنے سے ایک نماز کا اجر ملتا ہے اور قبائل کی (یعنی جامع) مسجد میں نماز پڑھنے سے پچیس نمازوں کا اجر ملتا ہے اور میری مسجد (یعنی مسجد نبوی) میں نماز پڑھنے سے پچاس ہزار نمازوں کا اجر ملتا ہے اور مسجد حرام میں نماز پڑھنے سے ایک لاکھ نمازوں کا اجر ملتا ہے۔

(سنن ابن ماجہ رقم الحدیث: ۱۴۱۳)

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
جو اندھیروں میں چل کر مسجدوں تک جاتے ہیں انہیں قیامت کے دن نور تام (یعنی مکمل نور) کی بشارت دے دو۔

(سنن ابو داؤد رقم الحدیث: ۵۶۱، سنن الترمذی رقم الحدیث: ۲۲۳، المعجم الکبیر ج ۲ رقم الحدیث: ۵۸۰۰)

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

marfat.com

Marfat.com

بندہ کا جو حال اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ محبوب ہے وہ یہ ہے کہ اللہ بندے کو سجدہ کرتے ہوئے دیکھے اور اس کا چہرہ مٹی میں لتھڑا ہوا ہو۔

(المعجم الاوسط رقم الحدیث: ۶۰۷۲، ج ۷ ص ۴۴)

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتی ہیں افلح نامی ہمارا ایک غلام تھا، جب وہ سجدہ کرتا تو مٹی کو پھونک مار کر اڑاتا، آپ نے فرمایا:

اے افلح! اپنے چہرے کو خاک آلود کرو۔

(سنن الترمذی رقم الحدیث: ۳۸۱، مسند احمد ج ۶ ص ۳۰۱)

مسجد بنانے کے فضائل:

جب لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد (مسجد نبوی کو) از سر نو بنانے کے سلسلہ میں بہت اعتراض کیے تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

تم نے بہت اعتراض کیے ہیں اور میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جس شخص نے اللہ کی رضا کی طلب کے لیے مسجد بنائی اللہ اس کے لیے جنت میں گھر بنائے گا۔

(صحیح البخاری رقم الحدیث: ۴۵۰، صحیح مسلم رقم الحدیث: ۵۳۳، سنن ابن ماجہ رقم الحدیث: ۷۳۶، سنن الترمذی رقم الحدیث: ۳۱۸)

حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جس نے اس لیے مسجد بنائی تاکہ اس میں اللہ کا ذکر کیا جائے اللہ اس کے لیے جنت میں گھر بنائے گا۔

(سنن الترمذی رقم الحدیث: ۱۶۳۵، سنن النسائی رقم الحدیث: ۳۱۴۵، مسند احمد ج ۴ ص ۳۸۶)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جو شخص صبح کو مسجد میں جائے یا شام کو مسجد میں جائے، اللہ تعالیٰ اس کے لیے ہر صبح اور شام کو جنت سے مہمانی تیار کرتا ہے۔

(صحیح البخاری رقم الحدیث: ۶۶۲، صحیح مسلم رقم الحدیث: ۶۶۹)

marfat.com
Marfat.com

کہ وہ زیادہ قدم چل کر مسجد میں آتا ہے اور زیادہ قدم چلنے کا اجر و ثواب لکھ لیا جاتا ہے۔

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اہل مدینہ میں سے ایک شخص تھا جس کا گھر سب سے زیادہ مسجد سے دور تھا وہ تمام نمازیں مسجد میں آ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پڑھتا تھا، میں نے اس سے کہا کاش تم ایک دراز گوش خرید لو اور سخت گرمی میں اور اندھیر راتوں میں اس پر سوار ہو کر آیا کرو، اس نے کہا اللہ کی قسم! مجھے یہ پسند نہیں ہے کہ میرا گھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد سے متصل ہو، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بات کی خبر دی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے اس کا سبب دریافت کیا تو اس نے کہا یا نبی اللہ ﷺ! تاکہ میرے گھر سے مسجد آنے اور مسجد سے واپس گھر جانے کا اجر و ثواب لکھا جائے، آپ نے فرمایا:

تم نے جو نیت کی ہے اللہ تعالیٰ نے تم کو اس کا ثواب عطا فرما دیا۔

(مسند احمد رقم الحدیث: ۲۱۱۷۴)

امام ابن مردویہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جب تم میں سے کوئی شخص اپنے گھر سے دوسرے کے گھر تک (کسی نیک مقصد کے لیے) چل کر جاتا ہے تو ہر قدم پر اللہ ایک نیکی لکھتا ہے اور ایک گناہ مٹا دیتا ہے۔

(الدر المنثور ج ۷ ص ۴۴)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب تم کسی شخص کو مسجد کی حفاظت کرتے ہوئے دیکھو تو اس کے ایمان کی گواہی دو، کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

ترجمہ: بے شک اللہ کی مساجد کو وہی لوگ آباد کرتے ہیں جو اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتے ہیں۔ (التوبہ: ۱۸)

(سنن الترمذی رقم الحدیث: ۲۶۱۷، سنن ابن ماجہ رقم الحدیث: ۸۰۲، سنن الدارمی رقم الحدیث: ۱۲۲۳)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

marfat.com

Marfat.com

کہ اللہ فرماتا ہے:

مجھے اپنی عزت اور جلال کی قسم! میں زمین والوں کو عذاب دینے کا ارادہ کرتا ہوں پھر میں ان لوگوں کو دیکھتا ہوں جو میرے گھروں کو آباد رکھتے ہیں اور جو میری وجہ سے آپس میں محبت رکھتے ہیں اور جو صبح کے وقت اٹھ کر مجھ سے استغفار کرتے ہیں تو میں ان سے عذاب کو پھیر دیتا ہوں۔

(تفسیر ابن کثیر ج ۲ ص ۳۸۳)

زیادہ دور سے آ کر مسجد میں نماز پڑھنے کی فضیلت:

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ کہ بنو سلمہ نے یہ ارادہ کیا کہ وہ مسجد کے قریب منتقل ہو جائیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ کے خالی کیے جانے کو ناپسند فرمایا، اور یہ ارشاد فرمایا:

اے بنو سلمہ! تم اپنے قدموں کے نشانات میں ثواب کی نیت کیوں نہیں کرتے! سو وہ اپنے گھروں میں برقرار رہے۔ (یعنی وہ مسجد کے قریب منتقل نہ ہوئے)

(شرح السنہ رقم الحدیث: ۴۷۰، صحیح البخاری رقم الحدیث: ۱۸۸۷، سنن ابن ماجہ رقم الحدیث: ۷۸۴، مسند احمد ج ۳ ص ۱۰۶، صحیح مسلم رقم الحدیث: ۶۶۵، صحیح ابن حبان رقم الحدیث: ۲۰۴۲)

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

نماز پڑھنے کا سب سے زیادہ اجر اس شخص کو ملتا ہے جو سب سے زیادہ دور سے نماز پڑھنے کے لیے مسجد میں آتا ہے، پھر اس کے بعد اس کو زیادہ اجر ملتا ہے جو اس کے بعد زیادہ دور سے نماز پڑھنے کے لیے مسجد میں آتا ہے، اور جو نماز کا انتظار کرتا رہتا ہے حتیٰ کے امام کے ساتھ نماز پڑھتا ہے، اس کو اس شخص سے زیادہ پڑھنے کا اجر ملتا ہے جو اپنی نماز پڑھ کر سو جاتا ہے۔

(صحیح البخاری رقم الحدیث ۶۵۱، صحیح مسلم رقم الحدیث: ۶۶۲، مسند ابو یعلیٰ رقم الحدیث: ۷۲۹۴، سنن کبریٰ للبیہقی ج ۳ ص ۶۴)

جو شخص زیادہ دور سے نماز پڑھنے کے لیے مسجد میں آتا ہے اس کو زیادہ اجر اس لیے ملتا ہے

marfat.com
Marfat.com

(سنن ابوداؤد رقم الحدیث: ۱۳۰۴)

آدھی رات کو اٹھنا:

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر میں تھا، میں سفر کرتے ہوئے آپ کے بہت قریب ہو گیا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! مجھے ایسا عمل بتائے جو مجھے جنت میں داخل کر دے اور مجھ کو دوزخ سے دور کر دے۔ آپ نے فرمایا:

تم نے مجھ سے بہت عظیم چیز کے متعلق سوال کیا ہے اور یہ چیز اسی پر آسان ہو گی جس کے لیے اللہ اس کو آسان کر دے گا، تم اللہ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ بناؤ اور نماز قائم رکھو اور زکوٰۃ ادا کرتے رہو، اور رمضان کے روزے رکھو اور بیت اللہ کا حج کرو، پھر فرمایا: کیا میں تم کو خیر کے دروازوں کی رہنمائی نہ کروں؟ روزہ ڈھال ہے اور صدقہ اس طرح گناہوں کو مٹا دیتا ہے جس طرح پانی آگ کو بجھا دیتا ہے اور آدھی رات کو اٹھ کر آدمی کا نماز پڑھنا، پھر آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی:

ترجمہ: ''ان کی کروٹیں ان کے بستروں سے الگ رہتی ہیں، وہ اپنے رب کی خوف اور امید کے ساتھ عبادت کرتے ہیں اور جو کچھ ہم نے ان کو دیا ہے اس میں سے وہ (ہماری راہ میں) خرچ کرتے ہیں''۔ (السجدہ: ۱۶)

(سنن الترمذی رقم الحدیث: ۲۶۱۶، مصنف عبدالرزاق رقم الحدیث: ۲۰۳۰۳)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ جب درد یا کسی اور وجہ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تہجد کی نماز قضا ہو جاتی تو آپ دن میں بارہ رکعت پڑھتے تھے۔

(صحیح مسلم، صلوٰۃ المسافرین: ۱۴۰، رقم الحدیث: ۱۷۱۲، سنن الترمذی رقم الحدیث: ۴۴۵، سنن النسائی رقم الحدیث: ۱۷۹۰)

رات میں قبولیت کی گھڑی:

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ رات میں ایک ایسی ساعت ہے کہ جب کوئی مسلمان شخص اللہ

marfat.com
Marfat.com

جب تم جنت کے باغات سے گزرو تو اس میں چرا کرو کہا گیا یا رسول اللہ! جنت کے باغات کون سے ہیں؟ آپ نے فرمایا: مساجد۔ پوچھا گیا ان میں چرنا کس طرح ہے؟ فرمایا:

سبحان اللہ والحمدللہ ولا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر (کہنا)

(سنن الترمذی رقم الحدیث:۳۵۰۹)

فرض نماز کے بعد سب سے افضل نماز تہجد ہے:

اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں ارشاد فرماتا ہے:

ترجمہ: ''بے شک متقی لوگ جنتوں اور چشموں میں ہوں گے وہ ان نعمتوں کو لے رہے ہوں گے جو ان کے رب نے ان کو عطا فرمائی ہیں۔ وہ اس سے پہلے (دنیا میں) نیکی کرنے والے تھے وہ رات کو بہت کم سویا کرتے تھے اور رات کے آخری حصہ میں بہ وقت سحر استغفار کیا کرتے تھے''۔(الذاریات:۱۸۔۱۵)

ایک اور مقام پر اللہ تعالیٰ نیک مسلمانوں کی صفات بیان کرتے ہوئے فرماتا ہے:

ترجمہ: ''ان کی کروٹیں ان کے بستروں سے الگ رہتی ہیں، وہ اپنے رب کی خوف اور امید کے ساتھ عبادت کرتے ہیں اور جو کچھ ہم نے ان کو دیا ہے اس میں سے وہ (ہماری راہ میں) خرچ کرتے ہیں''۔(السجدہ:۱۶)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: رمضان کے مہینہ کے بعد اللہ کے مہینہ محرم کے روزے سب سے افضل ہیں اور فرض نماز کے بعد سب سے افضل تہجد کی نماز ہے۔

(صحیح مسلم رقم الحدیث:۱۱۶۳، سنن الترمذی رقم الحدیث: ۴۳۸، سنن ابوداؤد رقم الحدیث: ۲۴۲۹، سنن ابن ماجہ رقم الحدیث:۱۷۴۲، سنن النسائی رقم الحدیث:۱۶۱۳۔۱۶۱۴)

عبداللہ بن ابی قیس بیان کرتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: رات کے قیام کو نہ چھوڑو، کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کے قیام کو ترک نہیں کرتے تھے اور جب آپ بیمار ہوتے یا تھکے ہوئے ہوتے تو بیٹھ کر نماز پڑھ لیتے تھے۔

marfat.com
Marfat.com

اللہ ﷺ! مجھے ایسے عمل کی خبر دیجئے کہ جب میں اسے کرلوں تو جنت میں داخل ہو جاؤں،

آپ ﷺ نے فرمایا:

تم بلند آواز سے سلام کرو، کھانا کھلاؤ، رشتہ داروں سے نیک سلوک کرو اور جب لوگ سوئے ہوئے ہوں تو رات کو اٹھ کر نماز پڑھو، پھر سلامتی کے ساتھ جنت میں داخل ہو جاؤ۔

(سنن الترمذی رقم الحدیث: ۱۵۸۴، سنن ابن ماجہ رقم الحدیث: ۱۳۳۴ سنن الدارمی رقم الحدیث: ۱۴۶۰)

تہجد کس وقت افضل ہے:

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا کہ تہجد کی نماز کس وقت پڑھنا افضل ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا بقیہ رات کے درمیان یا آدھی رات میں، اور اس کو پڑھنے والے کم ہیں۔

(مسند احمد رقم الحدیث: ۲۱۴۴۷)

آپ کے قدم مبارک سوج جاتے:

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں اس قدر قیام کرتے تھے کہ آپ کے پیر مبارک سوج جاتے تھے، آپ سے کہا گیا، یا رسول اللہ ﷺ آپ اس قدر کوشش کیوں کرتے ہیں حالانکہ آپ تو یقیناً بخشے ہوئے ہیں۔ آپ نے فرمایا:

کیا میں اللہ کا شکر گزار بندہ نہ بنوں؟

(صحیح البخاری رقم الحدیث: ۴۸۳۶، ۴۸۳۷، صحیح مسلم رقم الحدیث: ۲۸۱۹ سنن الترمذی رقم الحدیث: ۴۱۲)

marfat.com
Marfat.com

تعالیٰ سے اس ساعت میں سوال کرے گا، خواہ وہ دنیا کی کسی خیر کا سوال کرے یا آخرت کی، تو اللہ تعالیٰ اس کو وہ عطا کر دے گا، اور یہ عطا پوری رات رہتی ہے۔

(صحیح مسلم، صلاۃ المسافرین: الرقم الحدیث: ۱۷۳۹)

رات کے آخری حصے میں رحمت پکارتی ہے:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
ہمارا رب تبارک وتعالیٰ ہر رات کو آسمان دنیا کی طرف نازل ہوتا ہے (یعنی اپنی رحمت سے توجہ فرماتا ہے) جب رات کا آخری تہائی حصہ باقی رہ جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کوئی ہے جو مجھ سے دعا کرے تو میں اس کی دعا قبول کروں، کوئی ہے جو مجھ سے سوال کرے تو میں اس کو عطا کروں، کوئی ہے جو مجھ سے مغفرت طلب کرے تو میں اس کی مغفرت کر دوں؟ وہ فجر روشن ہونے تک یونہی فرماتا رہتا ہے، ترمذی کی روایت بھی اسی طرح ہے۔

(صحیح البخاری رقم الحدیث: ۱۱۴۵، صحیح مسلم رقم الحدیث: ۷۵۸، سنن ابو داؤد رقم الحدیث: ۱۳۱۴، ۴۷۳۳، سنن الترمذی رقم الحدیث: ۳۴۹۸، سنن ابن ماجہ رقم الحدیث: ۱۳۶۶)

اللہ اس شخص پر رحم فرمائے:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
اللہ تعالیٰ اس شخص پر رحم فرمائے جو رات کو بیدار ہو کر نماز پڑھے اور اپنی اہلیہ کو بیدار کرے کہ وہ نماز پڑھے، اگر وہ اٹھنے سے انکار کرے تو اس کے منہ پر پانی چھڑکے اور اللہ تعالیٰ اس عورت پر رحم فرمائے جو رات کو اٹھ کر نماز پڑھے، اور اپنے شوہر کو بیدار کرے تاکہ وہ نماز پڑھے اگر وہ اٹھنے سے انکار کرے تو اس کے منہ پر پانی چھڑکے۔

(مسند احمد رقم الحدیث: ۹۵۹۳، سنن ابو داؤد رقم الحدیث: ۱۳۰۸، سنن النسائی رقم الحدیث: ۱۶۱۰)

جنت میں داخل کرنے والا عمل:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول

marfat.com
Marfat.com

فہرست

صفحہ نمبر	نام عنوان	نمبر شمار
783	قرآن مجید میں وعدہ پورا کرنے کا حکم	1
783	منافق کی تین نشانیاں	2
783	منافق کی چار نشانیاں	3
784	بحرین کے مال سے دینے کا وعدہ	4
784	تیرہ اونٹنیاں دینے کا وعدہ	5
785	نبی کریم ﷺ تین دن ایک ہی جگہ کھڑے رہے	6
785	وعدہ پورا کرنے کی کوشش واجب ہے	7
785	بچوں کے ساتھ کیا گیا وعدہ بھی پورا کیا جائے	8
786	وعدہ کرنے والے کا ایک نماز کا وقت انتظار کیا جائے	9

marfat.com
Marfat.com

......وعدہ پورا کریں......

marfat.com
Marfat.com

(ریاض الصالحین، باب الوفاء، بحوالہ بخاری ومسلم)

بحرین کے مال سے دینے کا وعدہ:

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں نبی کریم ﷺ نے مجھے ارشاد فرمایا تھا:

اگر بحرین سے مال آیا تو تجھے اتنا اتنا اور اتنا دوں گا۔ چنانچہ آپ ﷺ کے وصال مبارک تک مال بحرین نہ آیا۔ پھر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے زمانے میں بحرین کا مال آیا تو ان کے حکم سے اعلان کیا گیا کہ جس شخص سے نبی کریم ﷺ نے وعدہ فرمایا ہو یا آپ ﷺ کے ذمہ کسی کا قرض ہو تو وہ ہمارے پاس آئے۔ چنانچہ میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ نبی کریم ﷺ نے مجھے یوں فرمایا تھا۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے دونوں ہتھیلیوں سے مجھے مال دینا شروع کیا۔ میں نے شمار کیا تو وہ پانچ سو تھے۔ پھر فرمایا اس سے دوگنا اور لے لو۔

(مشکوۃ، باب الوعد، الفصل الاول، بحوالہ بخاری ومسلم)

تیرہ اونٹنیاں دینے کا وعدہ:

حضرت ابوجُحیفہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ سفید رنگ اور عمر رسیدہ تھے۔ حسن بن علی رضی اللہ عنہما آپ ﷺ سے مشابہت رکھتے تھے۔ آپ ﷺ نے ہمارے لیے تیرہ اُونٹنیوں کا حکم فرمایا تھا۔

ہم لینے گئے تو آپ ﷺ کی وفات کی خبر ملی اور کوئی چیز نہ مل سکی۔ جب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور فرمایا:

جس سے رسول اللہ ﷺ نے کوئی وعدہ فرمایا ہو تو آ جائے۔ پس میں آپ رضی اللہ عنہ کی طرف گیا اور اُنھیں یہ بات بتائی تو اُنھوں نے دینے کا حکم فرمایا۔

(مشکوۃ، باب الوعد، الفصل الثانی، بحوالہ الترمذی)

marfat.com
Marfat.com

قرآن مجید میں وعدہ پورا کرنے کا حکم:

اللہ تعالیٰ کا قرآن مجید میں ارشاد پاک ہے:

اَوفُوْا بِالْعَهْدِ اِنَّ الْعَهْدَ كَانَ مَسْئُوْلًا (17-34)

ترجمہ: وعدہ پورا کرو بے شک وعدہ (پورا کرنے) کے بارے سوال کیا جائے گا۔

یا ایھا الذین اوفوا بالعقود (المائدہ:1)

ترجمہ: اے ایمان والو! اپنے قول پورے کرو

منافق کی تین نشانیاں:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ ارشاد نے فرمایا:
منافق کی تین نشانیاں ہیں۔ بات کرے تو جھوٹ کہے۔ وعدہ کرے تو خلاف ورزی کرے۔ اس کے پاس امانت رکھی جائے تو خیانت کا مرتکب ہو۔

(ریاض الصالحین، باب الوفاء، بحوالہ بخاری ومسلم)

صحیح مسلم کی روایت میں یہ اضافہ ہے" اگر چہ روزہ رکھے، نماز پڑھے اور دعویٰ اسلام کرے۔

منافق چار نشانیاں:

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

جس میں (درج ذیل) چار باتیں ہوں وہ خالص منافق ہوگا اور جس میں ان میں سے ایک بات پائی جائے اس میں نفاق کی ایک خصلت پائی گئی یہاں تک کہ اسے چھوڑ دے۔
امانت رکھی جائے تو خیانت کرے، بات کرے تو جھوٹ بولے، وعدہ کرے تو توڑ دے اور جھگڑا کرے تو بیہودہ بکے۔

marfat.com
Marfat.com

وعدہ کرنے والے کا ایک نماز کا وقت انتظار کیا جائے:

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
جو کسی آدمی سے وعدہ کرے اور اُن میں سے ایک نماز کے وقت تک نہ آئے اور جانے والا نماز پڑھنے چلا جائے تو اُس پر کوئی گناہ نہیں۔

(مشکوۃ، باب الوعد، الفصل الثالث، بحوالہ رزین)

marfat.com
Marfat.com

نبی کریم ﷺ تین دن ایک ہی جگہ کھڑے رہے:

حضرت عبداللہ بن ابو الحمساء رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ اعلانِ نبوت سے پہلے میں نے نبی کریم ﷺ کے ساتھ ایک سودا کیا تھا اور میری طرف کچھ بقایا رہ گیا تھا۔ میں نے وعدہ کیا کہ ابھی آتا ہوں آپ ﷺ اسی جگہ رہیں۔ میں بھول گیا۔ تین روز کے بعد مجھے یاد آیا تو آپ ﷺ اُسی جگہ پر موجود تھے۔ فرمایا:

تم نے مجھ پر مشقت ڈال دی۔ میں یہاں تین دن سے تمہارا انتظار کررہا ہوں۔

(مشکوٰۃ، باب الوعد، الفصل الثانی، بحوالہ ابوداؤد)

وعدہ پورا کرنے کی کوشش واجب ہے:

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

جب آدمی اپنے بھائی سے وعدہ کرے اور اُس کی نیت وعدہ پورا کرنے کی ہو لیکن ایفائے عہد نہ کرسکے اور مقررہ وقت پر نہ آسکے تو اُس پر کوئی گناہ نہیں۔

(مشکوٰۃ، باب الوعد، الفصل الثانی، بحوالہ ابوداؤد، ترمذی)

بچوں کے ساتھ کیا گیا وعدہ بھی پورا کیا جائے:

حضرت عبداللہ بن عامر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میری والدۂ محترمہ نے ایک روز مجھے بلایا اور حضور ﷺ ہمارے گھر جلوہ افروز تھے۔ والدۂ ماجدہ نے فرمایا:

اِدھر آؤ، تمہیں کچھ دُوں گی۔ رسول اللہ ﷺ نے اُن سے فرمایا کہ تمہارا اِسے کیا دینے کا ارادہ ہے؟

عرض گزار ہوئیں: میرا ارادہ ہے کہ اسے کھجوریں دُوں۔

رسول اللہ ﷺ نے اُن سے فرمایا:

اگر تم اسے کوئی چیز نہ دیتیں تو تمہارے اُوپر گناہ لکھا جاتا۔

(مشکوٰۃ، باب الوعد، الفصل الثانی، بحوالہ ابوداؤد، بیہقی فی شعب الایمان)

marfat.com

Marfat.com

وَعَلٰى اٰلِهِ الطَّيِّبِيْنَ وَاَصْحَابِهِ الطَّاهِرِيْنَ وَاَزْوَاجِهِ الطَّاهِرَاتِ اُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِيْنَ الْمُعَظَّمِيْنَ وَاَوْلِيَآءِ مِلَّتِهِ الْكَامِلِيْنَ الْعَارِفِيْنَ وَعُلَمَآءِ اُمَّتِهِ الرَّاشِدِيْنَ الْمُرْشِدِيْنَ وَعَلَيْنَا مَعَهُمْ يَآاَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ ط اَللّٰهُ اَكْبَر ط لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ ط اَللّٰهُ اَكْبَرُ ط وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ وَاَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِيْكَ لَهٗ اِلٰهًا وَّاحِدًا اَحَدًا صَمَدًا فَرْدًا قَيُّوْمًا مَّلِكًا جَبَّارًا لِّلذُّنُوْبِ غَفَّارًا وَّلِلْعُيُوْبِ سَتَّارًا وَّ اَشْهَدُ اَنَّ سَيِّدَنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اَرْسَلَهٗ بِالْهُدٰى وَ دِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ وَكَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا۔ اَللّٰهُ اَكْبَر ط اَللّٰهُ اَكْبَر ط لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَر ط اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ اَمَّا بَعْدُ ۔۔

فَيَآ اَيُّهَا الْمُؤْمِنُوْنَ رَحِمَنَا وَرَحِمَكُمُ اللّٰهُ ط اِعْلَمُوْا اَنَّ يَوْمَكُمْ هٰذَا يَوْمٌ عَظِيْمٌ ط اَلَا وَلِلصَّآئِمِ فَرْحَتَانِ فَرْحَةٌ عِنْدَ الْاِفْطَارِ وَفَرْحَةٌ عِنْدَ لِقَآءِ الرَّحْمٰنِ اَلَا وَ اِنَّ فِي الْجَنَّةِ بَابًا يُقَالُ لَهُ الرَّيَّانُ لَايَدْخُلُهٗ اِلَّا الصَّآئِمُوْنَ اَللّٰهُ اَكْبَرُ ط اَللّٰهُ اَكْبَرُ ط لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ ط اَللّٰهُ اَكْبَرُ ط وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ ط بَارَكَ اللّٰهُ لَنَا وَلَكُمْ فِى الْقُرْاٰنِ الْعَظِيْمِ وَنَفَعَنَا وَاِيَّاكُمْ بِالْاٰيٰتِ وَالذِّكْرِ الْحَكِيْمِ ط اِنَّهٗ تَعَالٰى مَلِكٌ كَرِيْمٌ جَوَّادٌ بَرٌّ رَّءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ط اَقُوْلُ قَوْلِىْ هٰذَا وَاَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ لِىْ وَلَكُمْ وَلِسَآئِرِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمٰتِ اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ط اَللّٰهُ اَكْبَرُ ط اَللّٰهُ اَكْبَرُ ط لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ ط

marfat.com
Marfat.com

خطبہ عید الفطر:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدَ الشَّاكِرِيْنَ اَلْحَمْدُلِلّٰهِ كَمَا نَقُوْلُ وَ خَيْرًا مِّمَّا نَقُوْلُ اَلْحَمْدُلِلّٰهِ قَبْلَ كُلِّ شَيْءٍ اَلْحَمْدُلِلّٰهِ مَعَ كُلِّ شَيْءٍ اَلْحَمْدُلِلّٰهِ كَمَا يَنْبَغِيْ بِجَلَالِ وَجْهِهِ الْكَرِيْمِ ط اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ كَمَا حَمِدَهُ الْاَنْبِيَآءُ وَالْمُرْسَلُوْنَ وَالْمَلٰٓئِكَةُ الْمُقَرَّبُوْنَ وَعِبَادُ اللّٰهِ الصّٰالِحُوْنَ. اَللّٰهُ اَكْبَرُ ط اَللّٰهُ اَكْبَرُ ط لَآاِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ ط اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ وَاَفْضَلُ صَلَوَاتِ اللّٰهِ وَاَزْكٰى تَحِيَّاتِ اللّٰهِ عَلٰى خَيْرِ خَلْقِ اللّٰهِ وَسِرَاجِ اُفُقِ وَقَاسِمِ رِزْقِ اللّٰهِ وَاِمَامِ حَضْرَةِ اللّٰهِ وَزِيْنَةِ عَرْشِ اللّٰهِ وَعُرُوْسِ مَمْلُكَةِ اللّٰهِ ط نَبِيِّ الْاَ نْبِيَآءِ عَظِيْمِ الرَّجَآءِ عَمِيْمِ الْجُوْدِ وَالْعَطَآءِ مَاحِي الذُّنُوْبِ وَالْخَطَآءِ حَبِيْبِ رَبِّ الْاَرْضِ وَالسَّمَآءِ الَّذِىْ كَانَ نَبِيًّا وَّ اٰدَمُ بَيْنَ الطِّيْنِ وَالْمَاءِ ط نَبِيِّ الْحَرَمَيْنِ اِمَامِ الْقِبْلَتَيْنِ سَيِّدِ الْكَوْنَيْنِ وَسِيْلَتِنَا فِى الدَّارَيْنِ صَاحِبِ قَابَ قَوْسَيْنِ الْمُزَيَّنِ بِكُلِّ زَيْنِ الْمُنَزَّهِ مِنْ كُلِّ عَيْبٍ وَّ شَيْنٍ جَدِّالْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ دُرِّاللّٰهِ الْمَكْنُوْنِ سِرِّاللّٰهِ الْمَخْزُوْنِ نُوْرِ الْاَ فْئِدَةِ وَالْعُيُوْنِ سُرُوْرِالْقَلْبِ الْمَحْزُوْنِ عَالِمِ مَا كَانَ وَمَا يَكُوْنُ سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ خَاتَمِ النَّبِيِّيْنَ اَكْرَمِ الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰ خِرِيْنَ قَائِدِالْغُرِّ الْمُحَجَّلِيْنَ مَعْدَنِ اَنْوَارِاللّٰهِ وَمَخْزَنِ اَسْرَارِ اللّٰهِ وَخَزَآئِنِ رَحْمَتِ اللّٰهِ نَبِيِّنَا وَحَبِيْبِنَا وَشَفِيْعِنَا وَغَيْثِنَاوَغِيَا ثِنَا وَ مُغِيْثِنَا وَعَوْنِنَا وَمُعِيْنِنَا وَوَ كِيْلِنَا وَكَفِيْلِنَا سَيِّدِ نَا وَمَوْ لَانَا وَمَلْجَا ءِنَا وَ مَاْ وٰ ىٰلَنَا مُحَمَّدٍ رَّسُوْلِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

marfat.com
Marfat.com

الْإِمَامِ أَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَإِمَامِ الْوَاصِلِيْنَ إِلٰى رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ أَبِى
الْحَسَنِ عَلِيِّ بْنِ أَبِىْ طَالِبٍ كَرَّمَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَجْهَهُ الْكَرِيْمَ ط وَعَلٰى
ابْنَيْهِ الْكَرِيْمَيْنِ السَّعِيْدَيْنِ الشَّهِيْدَيْنِ الْقَمَرَيْنِ الْمُنِيْرَيْنِ النَّيِّرَيْنِ
الزَّاهِرَيْنِ الْبَاهِرَيْنِ الطَّيِّبَيْنِ الطَّاهِرَيْنِ سَيِّدَيْنَا أَبِى مُحَمَّدِ نِ الْحَسَنِ
وَأَبِى عَبْدِ اللّٰهِ الْحُسَيْنِ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا وَعَلٰى أُمِّهِمَا سَيِّدَةِ
النِّسَآءِ الْبَتُوْلِ الزَّهْرَآءِ صَلَوَاتُ اللّٰهِ تَعَالٰى وَسَلَامُهُ عَلٰى أَبِيْهَا
الْكَرِيْمِ وَعَلَيْهَا وَعَلٰى بَعْلِهَا وَابْنَيْهَا وَ عَلٰى عَمَّيْهِ الشَّرِيْفَيْنِ
الْمُطَهَّرَيْنِ مِنَ الْاَدْنَاسِ سَيِّدَيْنَا أَبِىْ عُمَارَةَ حَمْزَةَ وَأَبِى الْفَضْلِ
الْعَبَّاسِ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا وَعَلٰى سَآئِرِ فِرَقِ الْاَنْصَارِ
وَالْمُهَاجِرَةِ وَعَلَيْنَا مَعَهُمْ اَللّٰهُ اَكْبَرُ ط لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ ط
اَللّٰهُ اَكْبَرُ ط وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ. اَللّٰهُمَّ انْصُرْ مَنْ نَصَرَ دِيْنَ سَيِّدِ نَا وَمَوْلَانَا
مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ ط
وَبَارَکَ وَسَلَّمَ رَبَّنَا يَامَوْلَانَا وَاجْعَلْنَا مِنْهُمْ وَاخْذُلْ مَنْ خَذَلَ دِيْنَ
سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ
اَجْمَعِيْنَ وَبَارَکَ وَسَلَّمَ رَبَّنَا يَامَوْلٰنَا وَلَا تَجْعَلْنَا مِنْهُمْ اَللّٰهُ اَكْبَرُ ط
اَللّٰهُ اَكْبَرُ ط لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ ط اَللّٰهُ اَكْبَرُ ط وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ
ط اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِيْتَآءِ ذِى الْقُرْبٰى وَيَنْهٰى عَنِ
الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ط وَلَذِكْرُ اللّٰهِ
تَعَالٰى اَعْلٰى وَاَوْلٰى وَاَجَلُّ وَاَعَزُّ وَاَهَمُّ وَاَتَمُّ وَ اَعْظَمُ وَاَكْبَرُ ط

marfat.com
Marfat.com

دوسرا خطبہ شروع کرنے سے پہلے سات بار امام منبر پر کھڑے اَللّٰهُ اَکْبَر آہستہ کہے یہ سنت ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَعِيْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنُؤْمِنُ بِهٖ وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْهِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْهُ فَلَا هَادِيَ لَهٗ ط وَنَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِيْكَ لَهٗ نَشْهَدُ اَنَّ سَيِّدَنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ بِالْهُدٰى وَ دِيْنِ الْحَقِّ اَرْسَلَهٗ ط صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ اَبَدًا لَّا سِيَّمَا عَلٰى اَوَّلِهِمْ بِالتَّصْدِيْقِ وَاَفْضَلِهِمْ بِالتَّحْقِيْقِ الْمَوْلَى الْاِمَامِ الصِّدِّيْقِ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا الْاِمَامِ اَبِيْ بَكْرِنِ الصِّدِّيْقِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ ط وَعَلٰى اَعْدَلِ الْاَصْحَابِ مُزَيِّنِ الْمِنْبَرِ وَالْمِحْرَابِ الْمُوَافِقِ رَأْيُهٗ بِالْوَحْيِ وَالْكِتَابِ سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا الْاِمَامِ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَغَيْظِ الْمُنَافِقِيْنَ اِمَامَ الْمُجَاهِدِيْنَ فِيْ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ اَبِيْ حَفْصٍ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ وَعَلٰى جَامِعِ الْقُرْاٰنِ كَامِلِ الْحَيَآءِ وَالْاِيْمَانِ مُجَهِّزِ جَيْشِ الْعُسْرَةِ فِي رِضَى الرَّحْمٰنِ سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا الْاِمَامِ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ اِمَامِ الْمُتَصَدِّقِيْنَ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ اَبِيْ عَمْرٍو عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ وَعَلٰى اَسَدِ اللّٰهِ الْغَالِبِ اِمَامِ الْمَشَارِقِ وَالْمَغَارِبِ حَلَّالِ الْمُشْكِلَاتِ وَالنَّوَآئِبِ دَفَّاعِ الْمُعْضَلَاتِ وَالْمَصَآئِبِ اَخِي الرَّسُوْلِ وَزَوْجِ الْبَتُوْلِ سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا

marfat.com
Marfat.com

وَعَلٰى اٰلِهِ الطَّيِّبِيْنَ وَاَصْحَابِهِ الطَّاهِرِيْنَ وَاَزْوَاجِهِ الطَّاهِرَاتِ اُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِيْنَ الْمُعَظَّمِيْنَ وَاَوْلِيَآءِ مِلَّتِهِ الْكَامِلِيْنَ الْعَارِفِيْنَ وَعُلَمَآءِ اُمَّتِهِ الرَّاشِدِيْنَ الْمُرْشِدِيْنَ وَعَلَيْنَا مَعَهُمْ يَآاَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ ط اَللّٰهُ اَكْبَر ط لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ ط اَللّٰهُ اَكْبَرُ ط وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ وَاَشْهَدُ اَنْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَاشَرِيْكَ لَهُ اِلٰهًاوَّاحِدًا اَحَدًا صَمَدًا فَرْدًا قَيُّوْمًا مَّلِكًا جَبَّارًا لِّلذُّنُوْبِ غَفَّارًا وَّلِلْعُيُوْبِ سَتَّارًا وَّ اَشْهَدُ اَنَّ سَيِّدَنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدًاعَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اَرْسَلَهٗ بِالْهُدٰى وَ دِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ وَكَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا۔ اَللّٰهُ اَكْبَرط اَللّٰهُ اَكْبَر ط لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرط اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ اَمَّابَعْدُ ۔

فَيَآ يُّهَاالْمُؤْمِنُوْنَ رَحِمَنَا وَرَحِمَكُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى ط اِعْلَمُوْٓا اَنَّ يَوْمَكُمْ هٰذَا يَوْمٌ عَظِيْمٌ ط قَالَ شَفِيْعُ الْمُذْنِبِيْنَ رَسُوْلُ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ اَيَّامِ نِ الْعَمَلُ الصَّالِحُ فِيْهِنَّ اَحَبُّ اِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى مِنْ هٰذِهِ الْاَيَّامِ الْعَشْرِ وَقَالَ مَا عَمِلَ ابْنُ اٰدَمَ مِنْ عَمَلٍ يَوْمِ النَّحْرِ اَحَبُّ اِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى مِنْ اِهْرَاقِ الدَّمِ وَاِنَّهٗ لَيَأْتِيْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِقُرُوْنِهَا وَاَشْعَارِهَا وَاَظْلَافِهَا وَاِنَّ الدَّمَ لَيَقَعُ مِنَ اللّٰهِ تَعَالٰى بِمَكَانٍ قَبْلَ اَنْ يَّقَعَ بِالْاَرْضِ فَطِيْبُوْا بِهَا نَفْسًا ط اَللّٰهُ اَكْبَرُ ط اَللّٰهُ اَكْبَرُ ط لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ ط اَللّٰهُ اَكْبَرُ ط وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ ط اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ط فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهٗ ط وَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَهٗ ط اَللّٰهُ اَكْبَرُ ط اَللّٰهُ اَكْبَرُ ط لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ

marfat.com
Marfat.com

خطبہ عیدالضحیٰ:

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ حَمْدَ الشَّاکِرِیْنَ اَلْحَمْدُلِلّٰہِ کَمَا نَقُوْلُ وَ خَیْرًا مِّمَّا نَقُوْلُ
اَلْحَمْدُلِلّٰہِ قَبْلَ کُلِّ شَیْءٍ اَلْحَمْدُلِلّٰہِ مَعَ کُلِّ شَیْءٍ اَلْحَمْدُلِلّٰہِ کَمَا
یَنْبَغِیْ بِجَلَالِ وَجْھِہِ الْکَرِیْمِ ط اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کَمَا حَمِدَہُ الْاَنْبِیَآءُ
وَالْمُرْسَلُوْنَ وَالْمَلٰٓئِکَۃُ الْمُقَرَّبُوْنَ وَعِبَادُ اللّٰہِ الصّٰلِحُوْنَ. اَللّٰہُ اَکْبَرُ
ط اَللّٰہُ اَکْبَرُ ط لَآاِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ ط اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ
وَاَفْضَلُ صَلَوَاتِ اللّٰہِ وَاَزْکیٰ تَحِیَّاتِ اللّٰہِ عَلٰی خَیْرِ خَلْقِ اللّٰہِ
وَسِرَاجِ اُفُقٍ وَقَاسِمِ رِزْقِ اللّٰہِ وَاِمَامِ حَضْرَۃِ اللّٰہِ وَزِیْنَۃِ عَرْشِ اللّٰہِ
وَعُرُوْسِ مَمْلَکَۃِ اللّٰہِ ط نَبِیِّ الْاَنْبِیَآءِ عَظِیْمِ الرَّجَآءِ عَمِیْمِ الْجُوْدِ
وَالْعَطَآءِ مَاحِی الذُّنُوْبِ وَالْخَطَآءِ حَبِیْبِ رَبِّ الْاَرْضِ وَالسَّمَآءِ
الَّذِیْ کَانَ نَبِیًّا وَّ اٰدَمُ بَیْنَ الطِّیْنِ وَالْمَاءِ ط نَبِیِّ الْحَرَمَیْنِ اِمَامِ
الْقِبْلَتَیْنِ سَیِّدِ الْکَوْنَیْنِ وَسِیْلَتِنَا فِی الدَّارَیْنِ صَاحِبِ قَابَ قَوْسَیْنِ
الْمُزَیَّنِ بِکُلِّ زَیْنِ الْمُنَزَّہِ مِنْ کُلِّ عَیْبٍ وَّ شَیْنٍ جَدِّ الْحَسَنِ
وَالْحُسَیْنِ دُرِّاللّٰہِ الْمَکْنُوْنِ سِرِّاللّٰہِ الْمَخْزُوْنِ نُوْرِ الْاَفْئِدَۃِ وَالْعُیُوْنِ
سُرُوْرِالْقَلْبِ الْمَحْزُوْنِ عَالِمِ مَا کَانَ وَمَا یَکُوْنُ سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
خَاتَمِ النَّبِیّٖنَ اَکْرَمِ الْاَوَّلِیْنَ وَالْاٰخِرِیْنَ قَائِدِالْغُرِّ الْمُحَجَّلِیْنَ مَعْدَنِ
اَنْوَارِ اللّٰہِ وَمَخْزَنِ اَسْرَارِ اللّٰہِ وَخَزَآئِنِ رَحْمَتِ اللّٰہِ نَبِیِّنَا وَحَبِیْبِنَا
وَشَفِیْعِنَا وَغَیْثِنَا وَغِیَاثِنَا وَ مُغِیْثِنَا وَعَوْنِنَا وَمُعِیْنِنَا وَوَکِیْلِنَا وَکَفِیْلِنَا
سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَمَلْجَاءِنَا وَمَاْوٰنَا مُحَمَّدٍ رَّسُوْلِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

marfat.com
Marfat.com

الْمَشَارِقِ وَالْمَغَارِبِ حَلَّالِ الْمُشْكِلَاتِ وَالنَّوَآئِبِ دَفَّاعِ الْمُعضَلَاتِ وَالْمَصَآئِبِ اَخي الرَّسُوْلِ وَزَوْجِ الْبَتُوْلِ سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا الْاِمَامِ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَاِمَامِ الْوَاصِلِيْنَ اِلٰى رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ اَبِى الْحَسَنِ عَلِيِّ بْنِ اَبِىْ طَالِبٍ كَرَّمَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَجْهَهُ الْكَرِيْمَ ط وَعَلٰى ابْنَيْهِ الْكَرِيْمَيْنِ السَّعِيْدَيْنِ الشَّهِيْدَيْنِ الْقَمَرَيْنِ الْمُنِيْرَيْنِ النَّيِّرَيْنِ الزَّاهِرَيْنِ الْبَاهِرَيْنِ الطَّيِّبَيْنِ الطَّاهِرَيْنِ سَيِّدَيْنَا اَبِى مُحَمَّدِ نِ الْحَسَنِ وَاَبِى عَبْدِ اللّٰهِ الْحُسَيْنِ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا وَعَلٰىٓ اُمِّهِمَا سَيِّدَةِ النِّسَآءِ الْبَتُوْلِ الزَّهْرَآءِ صَلَوَاتُ اللّٰهِ تَعَالٰى وَسَلَامُهُ عَلٰىٓ اَبِيْهَا الْكَرِيْمِ وَعَلَيْهَا وَعَلٰى بَعْلِهَا وَابْنَيْهَا وَ عَلٰى عَمَّيْهِ الشَّرِيْفَيْنِ الْمُطَهَّرَيْنِ مِنَ الْاَدْنَاسِ سَيِّدَيْنَا اَبِىْ عُمَارَةَ حَمْزَةَ وَاَبِى الْفَضْلِ الْعَبَّاسِ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا وَعَلٰى سَآئِرِ فِرَقِ الْاَنْصَارِ وَالْمُهَاجِرَةِ وَعَلَيْنَا مَعَهُمْ اَللّٰهُ اَكْبَر ط لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ ط اَللّٰهُ اَكْبَرُ ط وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ. اَللّٰهُمَّ انْصُرْ مَنْ نَّصَرَ دِيْنَ سَيِّدِ نَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ ط وَبَارِكْ وَسَلِّمْ رَبَّنَا يَامَوْلَانَا وَاجْعَلْنَا مِنْهُمْ وَاخْذُلْ مَنْ خَذَلَ دِيْنَ سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ رَبَّنَا يَامَوْلٰنَا وَلَا تَجْعَلْنَا مِنْهُمْ اَللّٰهُ اَكْبَرُ ط اَللّٰهُ اَكْبَرُ ط لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَر ط اَللّٰهُ اَكْبَرُ ط وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ ط اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِيْتَآءِ ذِى الْقُرْبٰى وَيَنْهٰى عَنِ

marfat.com
Marfat.com

اَکْبَرُ ط اَللّٰہُ اَکْبَرُ ط وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ بَارَکَ اللّٰہُ لَنَا وَلَکُمْ فِی الْقُرْاٰنِ الْعَظِیْمِ وَنَفَعَنَا وَ اِیَّاکُمْ بِالْاٰیَاتِ وَالذِّکْرِ الْحَکِیْمِ ط اِنَّہٗ تَعَالٰی مَلِکٌ کَرِیْمٌ جَوَادٌ بَرٌّرَؤُوْفٌ رَّحِیْمٌ ط

یہ پہلا خطبہ پڑھ کر تین آیات کا اندازہ بیٹھے پھر اٹھ کر دوسرا خطبہ شروع کرے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنُؤْمِنُ بِہٖ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ ط وَنَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَاشَرِیْکَ لَہٗ نَشْھَدُ اَنَّ سَیِّدَ نَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ بِالْھُدٰی وَ دِیْنِ الْحَقِّ اَرْسَلَہٗ ط صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ وَبَارَکَ وَسَلَّمَ اَبَدًا لَا سِیَّمَا عَلٰی اَوَّلِھِمْ بِالتَّصْدِیْقِ وَاَفْضَلِھِمْ بِالتَّحْقِیْقِ الْمَوْلَی الْاِمَامِ الصِّدِّیْقِ اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا الْاِمَامِ اَبِیْ بَکْرِنِ الصِّدِّیْقِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ ط وَعَلٰی اَعْدَلِ الْاَصْحَابِ مُزَیِّنِ الْمِنْبَرِ وَالْمِحْرَابِ الْمُوَافِقِ رَاْیُہٗ بِالْوَحْیِ وَالْکِتَابِ سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا الْاِمَامِ اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَغَیْظِ الْمُنَافِقِیْنَ اِمَامَ الْمُجَاھِدِیْنَ فِیْ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ اَبِیْ حَفْصٍ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ وَعَلٰی جَامِعِ الْقُرْاٰنِ کَامِلِ الْحَیَآءِ وَالْاِیْمَانِ مُجَھِّزِ جَیْشِ الْعُسْرَۃِ فِیْ رِضَی الرَّحْمٰنِ سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا الْاِمَامِ اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ اِمَامِ الْمُتَصَدِّقِیْنَ لِرَبِّ الْعٰلَمِیْنَ اَبِیْ عَمْرٍو عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ وَعَلٰی اَسَدِاللّٰہِ الْغَالِبِ اِمَامِ

marfat.com
Marfat.com

وَ الذِّكْرِ الْحَكِيْمِ ○ اِنَّهٗ تَعَالٰى جَوَّادٌ كَرِيْمٌ مَلِكٌ بَرٌّ رَّءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ○

☆ اگر کھڑے ہیں تو بیٹھ جائیں، اگر بیٹھیں ہیں تو کھڑے ہو جائیں اور پھر کم از کم تین آیات پڑھنے کے وقت کے مطابق توقف کریں پھر درج ذیل دوسرا خطبہ پڑھیں۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِىْ حَمْدًا كَثِيْرًا وَّ سَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَّ اَصِيْلًا ○ وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا مُبَشِّرًا وَّ نَذِيْرًا ○ وَ نَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ سَمِيْعًا قَدِيْرًا ○ وَ نَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَ اٰلِهٖ وَسَلَّمَ ○ مُخَاطَبُ نَحْنُ نَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْقُرْاٰنَ تَنْزِيْلًا ○ اِنَّ اللّٰهَ وَ مَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ ○ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ○ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ مَنْ قَعَدَ وَقَامَ ○ وَ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ مَنْ صَلّٰى وَصَامَ ○ وَ صَلِّ عَلٰى جَمِيْعِ الْاَنْبِيَآءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ وَ عَلَى الْمَلٰٓئِكَةِ الْمُقَرَّبِيْنَ وَ عَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِيْنَ ○ وَالْحِمْنَا مَعَهُمْ بِرَحْمَتِكَ يَآ اَرْحَمَ الرّٰحِمِيْنَ ○ اَللّٰهُمَّ وَ فِّقْ لِاَمِيْرِ الزَّمَانِ بِاَنْوَاعِ الْبَرَكَاتِ وَالْاِحْسَانِ ○ اَللّٰهُمَّ انْصُرْ مَنْ نَّصَرَ دِيْنَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ اٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَ جْعَلْنَا مِنْهُمْ وَ خْذُلْ مَنْ اَعْرَضَ دِيْنَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ اٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَ لَا تَجْعَلْنَا مِنْهُمْ ○ عِبَادَ اللّٰهِ رَحِمَكُمُ اللّٰهُ ○ اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَ الْاِحْسَانِ وَ اِيْتَآءِ ذِى الْقُرْبٰى وَ يَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَ الْمُنْكَرِ وَ الْبَغْيِ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ○ اُذْكُرُ اللّٰهَ يَذْكُرْكُمْ وَ ادْعُوْهُ يَسْتَجِبْ لَكُمْ ○ وَلَذِكْرُ اللّٰهِ تَعَالٰى اَعْلٰى وَ اَوْلٰى وَ اَجَلُّ وَ اَعَزُّ وَ اَتَمُّ وَ اَهَمُّ وَ اَعْظَمُ وَ

marfat.com
Marfat.com

الفحشاءِ وَالمُنكرِ وَالبغي يعظكم لعلكم تذكّرون ط وَلذكرُ اللهِ

تعالىٰ اعلىٰ واولىٰ واجلّ واعزّ واهمّ واتمّ واعظم واكبر ط

خطبہ جمعہ:

الحمد للهِ الذی جعل الجمعة رقاب الشهورِ والاوان ○ ربّ العالمين

الذی ربّنا فی الدنيا بنعم الالوانِ ○ الرحمٰنِ الرحيمِ فی القبورِ و الميدان

○ مالک يوم الدين فيه يحكم بالعدلِ و الفضلِ والبرهانِ ○ اياک نعبد

حق المعبودية فی کلّ حينٍ و انٍ ○ و اياک نستعين علی الاعداءِ من

الجنّ و الشيطنِ ○ اهدنا الصراط المستقيم بالاستقامة علی التوحيد

والايمانِ ○ صراط الذين انعمت عليهم بالهداية الی سبيل الجنانِ ○

غير المغضوبِ عليهم من اهلِ الكفرِ والشرک و الطغيانِ ○ ولا الضالّين

من اهلِ الهوٰءِ و البدعِ و العصيانِ ○ امين اجابة للهِ تعالیٰ و لرسولِهٖ صلّی

اللهُ تعالیٰ عليه و الهٖ وسلّم ○ شوقًا الی لقاءِ الرحمٰنِ و نشهد ان لا اله الّا

اللّٰه وحده لا شريک له الهًا واحدًا صمدًا قادرًا قهّارًا مّلكًا جبّارًا ○

للذنوبِ غفّارًا و للعيوبِ ستّارًا و نشهد انّ محمّدًا عبده ورسوله صلّی اللهُ

تعالیٰ عليهِ و الهٖ و اصحابهٖ و بارک وسلّم ○ امّا بعد فاعوذ باللهِ من

الشيطٰنِ الرجيم ○ بسمِ اللهِ الرحمٰنِ الرحيم ○

اپنے موضوع کے مطابق قرآن پاک کی کوئی بھی آیت پڑھ لیں مثلاً وَ مَا اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ ○

بارک اللهُ لنا ولكم فی القرانِ العظيمِ ○ و نفعنا و اياكم بالايات

marfat.com
Marfat.com

دعا بمعہ ترجمہ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی آلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ بَارِکْ وَ سَلِّمْ وَصَلِّ عَلٰی جَمِیْعِ الْاَنْبِیَاءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ وَ عَلٰی مَلٰئِکَتِکَ الْمُقَرَّبِیْنَ وَ عَلٰی عِبَادِکَ الصّٰلِحِیْنَ وَ عَلٰی اَھْلِ طَاعَتِکَ اَجْمَعِیْنَ وَ اَرْحَمْنَا مَعَھُمْ بِرَحْمَتِکَ یَآ اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ ○ اَللّٰھُمَّ یَارَبِّ بِجَاہِ نَبِیِّکَ الْمُصْطَفٰی وَحَبِیْبِکَ الْمُرْتَضٰی طَھِّرْ قُلُوْبَنَا مِنْ کُلِّ وَصْفٍ یُّبَاعِدُنَا عَنْ مُشَاھِدَتِکَ وَ مَحَبَّتِکَ وَاَمِتْنَا عَلَی السُّنَّۃِ وَ الْجَمَاعَۃِ وَالشَّوْقِ اِلٰی لِقَائِکَ یَا ذَاالْجَلَالِ وَالْاِکْرَام ○

ترجمہ : اے اللہ درود بھیج، ہمارے سردار محمد ﷺ پر اور آپ کی تمام اولاد پر، اور تمام انبیاء و مرسلین اور تمام مقرب فرشتوں پر اور نیک بندوں پر اپنی رحمت بھیج اور تمام تابع فرمان بندوں پر اور اے سب رحم کرنے والوں سے زیادہ رحم کرنے والے، ان کے ساتھ ہمیں بھی نواز دے۔

اے اللہ، اے ہمارے پروردگار! اپنے برگزیدہ اپنے پیارے نبی ﷺ کے جاہ وجلال کا صدقہ اور اپنے چنے ہوئے حبیب کا صدقہ ہمارے دلوں کو اُن تمام باتوں سے پاک و صاف کردے جو تیرے مشاہدہ اور محبت سے ہمیں دور کرتی ہیں۔ اور اے جلال و عزت والے پروردگار! ہمیں اپنی ملاقات کا شوق عطا فرما اور مذھب اہلسنت پر ہمارا خاتمہ فرما

خدایا بدہ شوق ذاتِ رسول ﷺ	بدردِ محمد ﷺ مرا کن قبول

اے خدائے پاک! ہمیں رسول کریم ﷺ کی ذات کا شوق عطا فرما۔ اور آپ ﷺ کے درد و محبت کے ساتھ قبول فرمالے۔

شب و روز در عشق حضرت بدار	ہمہ عمر در وصل احمد گزار

دن رات ہمیں حضور ﷺ کے عشق میں مشغول رکھ اور ہمیں تمام عمر آپ کا قرب نصیب فرما

حیاتی مماتی ہمہ وقت ما	عطا کن وصال مرا مصطفٰے ﷺ

زندگی میں اور مرنے کے بعد ہمیشہ مصطفٰے ﷺ کا قرب نصیب فرما

نداریم غیر از تو فریاد رس	توئی عاصیاں را خطا بخش و بس

(اے اللہ) ہم تیرے علاوہ کسی کو (حقیقی) فریاد رس نہیں سمجھتے۔ صرف اور صرف تو ہی

marfat.com
Marfat.com

﴿خطبہ نکاح﴾

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَ نَسْتَعِیْنُہٗ وَ نَسْتَغْفِرُہٗ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَ
مِنْ سَیِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ وَ
اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ ط یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا
اتَّقُوا اللّٰہَ حَقَّ تُقٰتِہٖ وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ۰ یٰٓاَیُّھَاالنَّاسُ اتَّقُوا رَبَّکُمُ
الَّذِیْ خَلَقَکُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَۃٍ وَّ خَلَقَ مِنْھَا زَوْجَھَا وَ بَثَّ مِنْھُمَا رِجَالًا کَثِیْرًا
وَّنِسَآءً ط وَاتَّقُوا اللّٰہَ الَّذِیْ تَسَآءَلُوْنَ بِہٖ وَالْاَرْحَامَ ط اِنَّ اللّٰہَ کَانَ عَلَیْکُمْ
رَقِیْبًا ۰ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ وَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِیْدًا ۰ یُّصْلِحْ لَکُمْ
اَعْمَالَکُمْ وَیَغْفِرْ لَکُمْ ذُنُوْبَکُمْ ط وَ مَنْ یُّطِعِ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا
عَظِیْمًا ۰ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلنِّکَاحُ مِنْ سُنَّتِیْ وَقَالَ فِیْ
مَقَامٍ آخَرَ فَمَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِیْ فَلَیْسَ مِنِّیْ ط سُبْحَانَ رَبِّکَ رَبِّ الْعِزَّۃِ عَمَّا
یَصِفُوْنَ ۰ وَسَلَامٌ عَلَی الْمُرْسَلِیْنَ ۰ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۰

marfat.com
Marfat.com

اور حضرت خواجہ امیر الدین رحمۃ اللہ علیہ ولی کامل کے صدقے میں جو حضرت خضر علیہ السلام کی مانند کامل پیر اور بڑے بزرگ ہیں۔

وز برائے حضرت شیر محمد بدر عید	آنکہ از تیغ محبت کرد بسمل ہر کہ دید

اور حضرت میاں شیر محمد رحمۃ اللہ علیہ کے صدقے میں جو عید کا چاند ہیں، کہ جو بھی آپ کو دیکھتا ہے وہ آپ کی محبت بھری نظر سے آپ پر قربان ہو جاتا ہے۔

وز برائے حضرت خواجہ ماسید محمد اسماعیل شاہ	در دو عالم ہست ذات پاک او مارا پناہ

اور حضرت خواجہ سید محمد اسمٰعیل شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے صدقے میں، کہ دونوں جہاں میں اُن کی ذات پاک ہے جو ہم کو پناہ دینے والی ہے۔

نور چشم مصطفٰے و سید عالی مقام	می نوازد خلق را از لطف خاص و فیضِ عام

جو نبی کریم ﷺ کی آنکھوں کا نور اور عالی مقام سید ہیں، اور اپنے لطفِ خاص اور فیضِ عام سے تمام مخلوق کو نواز رہے ہیں۔

ظاہر باطن ہو برائے خدا	چاہیں خدا سے نہ سوائے خدا

ہمارا ظاہر و باطن خدا کے لیے ہو اور ہم خدا کی ذات کے علاوہ کچھ نہیں چاہتے

دیدہ بینا ہو ہر اک موئے تن	محوِ تجلی رہے روح و بدن

(اُن کے طفیل) ہمارے جسم کا ہر ایک بال دیدۂ بینا بن جائے اور روح و جسم ہمیشہ اُس نور اور تجلی کے دیدار میں مشغول رہے۔

اے مرے مولا مرے والی ولی	کر عطا مجھ کو بہ طفیلِ نبی ﷺ
اور جو مسلمان بھائی ہیں میرے	ان کو بھی تو اپنے فضل سے رتبہ دے

صَلَوٰاتُ اللهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَاَنْبِيَآءِهٖ وَرُسُلِهٖ وَحَمَلَةِ عَرْشِهٖ وَ جَمِيْعِ اُمَّتِهٖ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَشَفِيْعِنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰٓى اٰلِهٖ اَصْحَابِهٖ وَاَزْوَاجِهٖ وَ اَهْلِ بَيْتِهٖ وَعِتْرَتِهٖ وَعَشِيْرَتِهٖ اَجْمَعِيْنَ بِرَحْمَتِكَ يَآ اَرْحَمَ الرّٰحِمِيْنَ ۝

اللہ تعالیٰ اور اُس کے فرشتوں اور اُس کے نبیوں اور اُس کے رسولوں اور اُس کے عرش کے اٹھانے والوں اور نبی ﷺ کی تمام امت کے صلوٰۃ وسلام ہوں ہمارے سردار، مولا اور شفیع وحبیب حضرت محمد ﷺ اور آپکے تمام صحابہ، ازواج اور آپ کے اہل بیت اور آپکے جمیع خاندان اور آپکی اولاد پر۔ اے سب رحم کرنے والوں سے بڑھ کر رحم کرنے والے! ہم تیری رحمت کے محتاج ہیں۔

marfat.com
Marfat.com

ہمارے قصور معاف فرمانے والا ہے۔

نگہدار مارا زراہ خطا	خطا در گزارو صوابم نما

خطا کی راہ پر چلنے سے ہماری حفاظت فرما اور ہماری خطاؤں کو معاف فرما کر بھلائی کی طرف راہنمائی فرما۔

اے خاصہ خاصان رسل وقت دعا ہے	امت پہ تیری آ کے عجب وقت پڑا ہے

اے تمام نبیوں سے برگزیدہ اور جید رسول ﷺ! دعا کرنے کا وقت ہے۔
آپ کی امت پر عجیب وقت آ گیا ہے۔

زمہجوری بر آمد جان عالم	ترحم یا نبی اللہ ﷺ ترحم

آپ کی جدائی میں دنیا کی جان پر بنی ہوئی ہے، رحم فرمائیں، اے اللہ کے نبی (صلی اللہ علیک وسلم)! ہم پر رحم فرمائیں

تو ابر رحمتی آن بہ کہ گاہے	کنی بر حال لب خشکاں نگاہے

آپ رحمت حق کا بادل ہیں، ہم لب خشک حال خادموں پر نگاہ رحمت فرمائیے۔

ہمہ انبیاء در پناہ تواند	مقیم در بارگاہ تواند

تمام کے تمام نبی آپ کی پناہ میں ہیں اور آپ کی بارگاہ میں حاضر ہیں

تو مہر منیری ہمہ اختراند	تو سلطان ملکی ہمہ چاکراند

آپ روشن چاند اور تمام انبیاء ستارے ہیں۔ آپ خدا کی خدائی کے سلطان ہیں اور باقی سب آپ کے غلام ہیں۔

وَ كُلُّ وَلِيٍّ لَهُ قَدَمٌ وَ اِنِّي	عَلٰی قَدَمِ النَّبِيِّ بَدْرِ الْكَمَالِ

یہ قصیدہ غوثیہ حضرت غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کا شعر ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ ہر ولی میرے (نقش) قدم پر ہے۔ اور میں براہ راست بدر کامل نبی یعنی حضور نبی کریم ﷺ کے (نقش) قدم پاک پر ہوں۔

گنج بخش فیض عالم مظہر نور خدا	ناقصاں را پیر کامل کاملاں را رہنما

حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ تمام دنیا کو فیض پہنچا رہے ہیں اور نور خدا کے مظہر ہیں، ناقص لوگوں کے لیے کامل پیر اور کاملوں کے راہنما ہیں۔

وز ہمائے حضرت خواجہ امیر الدین ولی	آنکہ چوں خضر است پیر کامل مرد جلی

marfat.com
Marfat.com

فرمانِ مُرشد کریم

صاحبانِ طریقت سجادہ نشین یا پیرانِ عظام اگر لوگوں کی ارواح کو پاک کر رہے ہیں اور ان کا تزکیہ کر رہے ہیں تو پھر تو وہ اپنی مسند کا حق ادا کر رہے ہیں، اور اگر ان کا مقصد صرف ضیافت، سلام کروانا، نذرانے وصول کرنا اور اپنی (انا) کو تسکین دینا ہے، کبھی اجتماع دیکھ کر، کبھی نعرے سن کر کبھی القاب سُن کر تو میں سمجھتا ہوں کہ وہ اپنی مسند کا حق ادا نہیں کر رہے بلکہ یہ رہبانیت ہے، جو اللہ والے ہوتے ہیں وہ لوگوں کا تزکیہ کرتے ہیں.

۲۸ فروری ۲۰۰۶ء کو حضرت کرمانوالہ شریف میں منعقدہ سالانہ محفل عرس کی دوسری نشست سے باباجی سید سید طیب علی شاہ بخاری سجادہ نشین آستانہ عالیہ حضرت کرمانوالہ شریف کی تقریر سے ایک اقتباس

کرمانوالہ بک شاپ

Marfat.com